سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(سوموار 3، منگل، 4، بدھ 5، جمعرات 6، جمعتہ المبارک، 7۔دسمبر 2018)

(یوم الاثنین 24، یوم الثلاثہ 25، یوم الاربعاء 26، یوم الخمیس 27، یوم الجمع 28۔ربیع الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پانچواں اجلاس

سوموار،3۔دسمبر 2018

جلد 5 : شمارہ: 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	9
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	10

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	11
	تعزیت		
7۔	امیر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہابؒ اور معزز وزیر جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	11
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	12
9۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	-----------	33
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	34
	پوائنٹ آف آرڈر		
11۔	معزز ممبر کو 7 کلب روڈ چیف منسٹر ہاؤس کے اندر جانے سے روکنا	-----------	42
	توجہ دلاؤ نوٹس		
12۔	رحیم یار خان میں دو بہنوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی	-----------	45
	پوائنٹ آف آرڈر		
13۔	شوگر ملیں جلد از جلد چلانے کا مطالبہ	-----------	47
14۔	اپوزیشن کے ممبران کو پنجاب ہاؤس و دیگر شہروں میں کمرے الاٹ کرنے کا مطالبہ	-----------	50
15۔	کورم کی نشاندہی	-----------	58
	منگل، 4-دسمبر 2018		
	جلد 5 : شمارہ 2		
16۔	ایجنڈا	-----------	63
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	65
18۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	-----------	66

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
		سوالات (محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ، آبپاشی اور زراعت)
67	------------	19۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات
100	------------	20۔ غیرنشان زدہ سوالات اوران کے جوابات
		تحاریک التوائے کار
129	------------	21۔ قلعہ گجر سنگھ لاہور میں واقع مکان قبضہ مافیا سے واگزار کرانے کا مطالبہ
		22۔ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسر زاور سینئر ڈاکٹرز کی
130	------------	ڈی جی خان ہسپتال میں تعیناتی سے طلباء کو پریشانی کا سامنا
131	------------	23۔ گوجرانوالہ میں زائد المیعاد اور ممنوعہ ادویات کی سر عام فروخت
		24۔ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسر زاور سینئر ڈاکٹرز کی
132	------------	ڈی جی خان ہسپتال میں تعیناتی سے طلباء کو پریشانی کا سامنا (---جاری)
		غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
		قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)
134	------------	25۔ پنجاب کے ٹائلٹ سے محروم علاقوں کو ٹائلٹ کی سہولت دینے کا مطالبہ
136	------------	26۔ بھکاریوں کو روزگار فراہم کرنے کا مطالبہ
		27۔ صوبائی اسمبلی پنجاب میں محفل میلاد منعقد کرانے پر
137	------------	جناب سپیکر کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا
138	------------	28۔ سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنے اور آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ
140	------------	29۔ کورم کی نشاندہی
		30۔ سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنے
141	------------	اور آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ (---جاری)
		31۔ میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21۔ارب روپے مختص کرنے پر
142	------------	حکومت کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	بدھ، 5-دسمبر 2018		
	جلد 5 : شمارہ 3		
32-	ایجنڈا	-----------	147
33-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	149
34-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	150
	سوالات (محکمہ جات ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن)		
35-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	151
36-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	185
37-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	189
	تحاریک التوائے کار		
38-	پرائیویٹ کلینیکل لیبارٹریز کی ناجائز منافع خوری (---جاری)	-----------	201
39-	گوجرانوالہ میں زائد المیعاد ممنوعہ ادویات کی سر عام فروخت (---جاری)	-----------	202
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
40-	خوراک و زراعت پر عام بحث	-----------	203
	جمعرات، 6-دسمبر 2018		
	جلد 5 : شمارہ 4		
41-	ایجنڈا	-----------	251
42-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	253
43-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	254
	سوالات (محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور اور ٹرانسپورٹ)		
44-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	255
45-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	274

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
46۔	تجاوزات کی آڑ میں قبضہ میں لی گئی فصلوں کو واپس کرنے کا مطالبہ	------------	280
	توجہ دلاؤ نوٹس		
47۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	284
	تحاریک التوائے کار		
48۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	284
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
49۔	خوراک، زراعت اور پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ 2012 پر عام بحث (۔۔۔ جاری)	------------	285
	جمعتہ المبارک، 7۔دسمبر 2018		
	جلد 5 : شمارہ 5		
50۔	ایجنڈا	------------	333
51۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	335
52۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	336
	سوالات (محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور تحفظ ماحول)		
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	337
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	351
55۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	353
	تحاریک التوائے کار		
56۔	خصوصی بچوں کے سکولوں کی تعمیر کا مطالبہ	------------	359

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
57۔	صحت پر عام بحث -----------	362
58۔	کورم کی نشاندہی -----------	363
59۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(33)/2018/1876. Dated: 28th November, 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar,** *Governor of the Punjab*, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 3rd December 2018 at 2:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore."

Lahore **MOHAMMAD SARWAR**
Dated: 27th November, 2018 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3-دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

حیثیت خواتین پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر بحث

ایک وزیر حیثیت خواتین پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے	پی پی۔274
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر/ وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، داخلہ *
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
6۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27، 29۔اگست، 12۔ ستمبر اور 18۔اکتوبر 2018 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

7۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
9۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری، تحفظ ماحول*
12۔	جناب محمد اجمل	: وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن، آبپاشی*، ٹرانسپورٹ*، داخلہ*
14۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ*
17۔	مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	: وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	: وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	: وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	: وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

7

26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔	جناب شوکت علی لا لیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*
32۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی	:	سید علی عمران رضوی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمینٹری افیئرز اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

سوموار،3۔دسمبر 2018

(یوم الاثنین،24۔ربیع الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ
شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا
تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ
بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

سورۃ المآئدۃ آیات 8 تا 9

اے ایمان والوں!اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہے (8) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے (9)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میری زندگی میری آبرو یہ عطائے یادِ رسولؐ ہے
جو یہ درد ہے تو قرارِ جاں ہے اگر یہ زخم ہے تو پھول ہے
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں میرے بگڑے کام سنور گئے
جہاں تیری یاد ہے دلنشیں وہیں رحمتوں کا نزول ہے
یہی آرزو ہے جو سرخرو ملے دو جہان کی آبرو
میں کہوں غلام ہوں آپؐ کا وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے تیرے لب پہ انجم خُوش نوا
کبھی حمد ربّ جلیل ہے کبھی نعت پاک رسولؐ ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے — پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے — پی پی-29
3. جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے — پی پی-274
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے — ڈبلیو-331

تعزیت

امیر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہابؒ اور معزز وزیر جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! قریب کے عرصہ میں عالم اسلام کی عظیم شخصیت، جن کی ساری زندگی اشاعت دین، خدمت دین، حضورؐ، صحابہؓ کرام اور اہل بیت کی محبتیں بتانے میں گزری، میری مراد حاجی عبدالوہابؒ جن کا انتقال ہو گیا تھا۔ میں چاہوں گا کہ ہم تمام مل کر اُن کی بلندئ درجات کے لئے دعا کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حاجی عبدالوہابؒ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہمارے معزز وزیر جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ بھی وفات پا چکی ہیں اُن کے لئے بھی دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد معاویہ نے ایوان میں دعائے مغفرت کرائی)

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سوالات ہیں۔ وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ یہاں پر نہیں ہیں تو لوکل گورنمنٹ کے سوالات defer کر دیئے گئے ہیں۔ جی، سوال نمبر 46 جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 46 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*46: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی میں سال 2013 تا 2018 میں کتنے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بھرتی کئے گئے؟

(ب) کیا تمام بھرتیاں قانون کے مطابق ہوئیں؟

(ج) کیا یہ بھرتیاں آڈیٹر جنرل آف پاکستان سے مشاورت کے بعد کی گئیں؟

(د) اگر یہ بھرتیاں غیر قانونی تھیں تو اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا کوئی عہدہ موجود نہیں ہے۔ فروری 2015 میں ایک اسامی "چیف فنانشل آفیسر" کا اشتہار شائع کیا گیا جس کے لئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ یا کاسٹ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ کے حامل افراد سے درخواستیں طلب کی گئیں۔ اس اسامی کے لئے ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔

(ب) چیف فنانشیل آفیسر کی بھرتی مروجہ قانون کے مطابق ہوئی۔

(ج) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جو کہ کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 32 کے تحت قائم ہوئی۔اس کمپنی میں کسی شخص کی بھرتی کے لئے آڈیٹر جنرل آف پاکستان سے مشاورت کی ضرورت نہیں ہے۔

(د) درج بالا جوابات سے واضح ہے کہ یہ بھرتی قانون کے عین مطابق تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ بھرتی قانون کے مطابق ہوئی ہے تو انکوائری کس حوالے سے کی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اکاؤنٹنٹ کی بھرتی کے حوالے سے کوئی انکوائری نہیں ہو رہی۔ پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے مختلف معاملات ہیں جس کے کچھ کیسز نیب میں بھی زیر سماعت ہیں اُن میں کچھ گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 221 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چوبرجی چوک تا سمن آباد موڑ ملتان روڈ پر یوٹرن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*221: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اورنج لائن ٹرین کے لئے ملتان روڈ لاہور چوبرجی چوک تا سمن آباد موڑ پر پٹڑی کی تعمیر اونچائی پر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ایریا میں عام ٹریفک کے لئے ون وے سڑک تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اورنج لائن ٹرین پٹڑی کی تعمیر سے قبل چوبرجی چوک تا پل نالہ سمن آباد تین چار یوٹرن تھے جبکہ سڑک کی تعمیر نو کرتے ہوئے تمام یوٹرن ختم کردیئے گئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان یوٹرن کو ختم کرنے سے اس سڑک کے ساتھ قائم کالونیوں کے مکینوں کو نہ صرف مشکلات کا سامنا ہے بلکہ انہیں ہر بار تقریباً دو سے اڑھائی کلومیٹر اضافی فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان یوٹرن کے خاتمہ سے پل نالہ سمن آباد اور چوبرجی چوک ٹریفک بہت زیادہ جام رہتی ہے؟

(و) کیا حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اس علاقے میں دو سے تین یوٹرن بنانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) اورنج لائن ٹرین تعمیراتی منصوبہ سے قبل چوبرجی چوک تا سمن آباد دو یوٹرن موجود تھے۔ پہلا یوٹرن گرلز پرائمری سکول چوبرجی کوارٹرز اور دوسرا گرین بلڈنگ سٹاپ (خود ساختہ عوام الناس) پر واقع تھا۔ دونوں ہی یوٹرن کو بھاری مشینری کی نقل و حرکت کے دوران کسی بھی غیر معمولی واقعہ سے بچنے کے لئے عوام الناس کی حفاظت کے پیش نظر عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔

(د) تعمیراتی کاموں کے دوران عوام الناس کو سہولت فراہم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دو متبادل راستے موجود ہیں۔

(i) چوبرجی کوارٹرز اور اسلامیہ پارک کے درمیان لنک روڈ۔

(ii) شام نگر روڈ اور ایل او ایس نالہ کے متوازی سڑک۔

(ہ) یہ درست ہے لیکن یوٹرن تعمیر ہونے کے بعد ٹریفک کا بہاؤ بہتر ہو جائے گا۔

(و) جی ہاں! حکومت نے اس مسئلے کے حل کے لئے ٹریفک پولیس اور کنسلٹنٹ نیسپاک کے ساتھ مل کر تین یوٹرن بنانے کے لئے ڈیزائن تیار کر رکھے ہیں جو کہ منصوبہ مکمل ہونے سے پہلے بنا دیئے جائیں گے۔ ان تین یوٹرن کے مقامات درج ذیل ہیں:

(i) گرلز پرائمری سکول چوبرجی کوارٹرز کے برعکس۔
(ii) ایل او ایس نالہ۔
(iii) لٹن روڈ پولیس سٹیشن کے برعکس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ منصوبہ کب تک مکمل کر رہے ہیں اور اس منصوبے کو کب funding ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ یہ دونوں یوٹرن گنجان آبادیوں کے درمیان ہیں اور وہاں پر ہیوی مشینری کام کر رہی تھی جس کی وجہ سے آئے دن حادثات ہو رہے تھے جس کی وجہ سے یہ یوٹرن عارضی طور پر بند کئے گئے تھے ابھی بھی وہاں پر electrical and mechanical work ہو رہا ہے۔ اُس کے اوپر اورنج لائن ٹرین کی کیبل بچھ رہی ہے جس کے لئے بھاری مشینری ہر وقت وہاں پر آتی جاتی ہے اور اس سے وہاں پر ابھی بھی حادثات کا اندیشہ ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ اگلے ایک ماہ کے اندر یہ کام مکمل ہو جائے گا تو ان یوٹرن کو پبلک کے لئے کھول دیا جائے گا اور ان یوٹرن کی منظوری بھی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر موصوف کی طرف سے ایک ماہ کا ٹائم دیا جا رہا ہے یہ تینوں یوٹرن کے حوالے سے ہے یا جو پہلے دو یوٹرن تھے اُن کو کھولنے کا ٹائم دیا جا رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک ماہ کے اندر یہ تینوں یوٹرن انشاء اللہ کھول دیئے جائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ویسے تو تیس دنوں میں ان کے تیس یوٹرن بنتے ہیں لیکن چلیں تین یوٹرن پر گزارا کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 355 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 417 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم میں گھروں کی تعمیر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*417: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کب شروع کی گئی؟

(ب) اس سکیم کے تحت اب تک کتنے گھر تعمیر ہو چکے ہیں اور کتنے گھر زیر تعمیر ہیں؟

(ج) حکومت مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنی رقم مختص کر رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی مارچ 2010 میں تشکیل دی گئی جس کا مقصد پنجاب میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کا قیام تھا۔

(ب) اس سکیم کے تحت گھروں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- آشیانہ قائد لاہور 1754 گھر۔
- آشیانہ فیصل آباد 106 گھر۔
- آشیانہ ساہیوال 125 گھر۔
- آشیانہ اقبال لاہور میں تاحال کوئی گھر تعمیر نہیں ہوا۔

(ج) حکومت نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! وزیر موصوف جز (الف) اور جز (ب) کا جواب پڑھ کر سنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب misprint ہو گیا ہے۔ یہ سوال پچھلی دفعہ آیا تھا اور محکمہ سے کہا گیا تھا کہ اس سوال کے جواب کی تصحیح کریں اور یہ تصحیح کرنے کے لئے لکھ کر بھی بھجوایا گیا تھا لیکن کسی وجہ سے اس کی تصحیح نہیں ہو سکی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے خود ہی مان لیا اور اس حوالے سے مزید بحث سے بچ گئے ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ اس سوال کے جواب کے جز (ج) کے اندر بتایا گیا ہے کہ حکومت نے مالی سال 19-2018 کے اندر اس سکیم کے لئے کوئی پیسے مختص نہ کئے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں پر 2 ہزار سے زائد گھروں کی تعمیر ہو چکی ہے اور وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ رہ رہے ہیں اور یہ دو اور تین مرلہ کے گھروں کی سکیم ہے۔ اس ہاؤسنگ سکیم میں جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے وہاں پر بُرے حالات ہیں وہاں پر بجلی ہے اور نہ سڑکوں کی repair ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے جو سوال دیا ہے اس سوال کو pending کر دیا گیا ہے۔ میرے خیال میں جب یہ سوال دوبارہ آئے گا تو آپ اس وقت اس پر بات کر لیجئے گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں باقی سوالات کا جواب دے سکتا ہوں۔ انہوں نے توجہ دلائی ہے بہت اچھی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں۔ یہ سوال pending کر دیا گیا ہے۔ آپ بیٹھیں۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 604 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-112 کے علاقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی تفصیلات

*604: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-112 فیصل آباد کے علاقہ جات بڑا شیر سنگھ والا، پرانی آبادی، آغا ٹاؤن، بابر کالونی، جگو ٹاؤن، بغداد سٹی، ملویاں والا، رفیق کالونی، چراغ کالونی، سجاد ٹاؤن، باؤ والا اور رشید آباد میں میٹھا پانی دستیاب نہ ہے مجبوراً ان علاقہ جات کے رہائشی مضر صحت اور کھارا پانی پینے پر مجبور ہیں جبکہ یہ علاقہ جات چالیس سال سے زائد عرصہ سے آباد ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان علاقہ جات میں میٹھا پانی فراہم کرنے اور واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) (واسا فیصل آباد):

فیصل آباد کا زیر زمین پانی کھارا ہے فیصل آباد کے شہریوں کے لئے فیصل آباد سے تقریباً 30 کلومیٹر دور چنیوٹ کے قریب ٹیوب ویل لگا کر پانی مہیا کیا جاتا ہے جو کہ فیصل آباد کے تقریباً 70 فیصد کے قریب آبادی کو دیا جا رہا ہے مذکورہ آبادیاں فیصل آباد کے out skirt میں واقع ہیں جس کے لئے نئے واٹر ریسورس کی ضرورت ہے اس کے لئے 20MGD کا واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ جھنگ برانچ پر تجویز کیا گیا ہے جن کے لئے واسا فیصل آباد نے فارن فنڈز کی مدد کے لئے منصوبہ تجویز کیا ہوا ہے جو کہ فنڈز کے منتظر ہیں جن کے شروع ہونے سے ان آبادیوں کو پانی مہیا کیا جا سکتا ہے۔

(ب) (پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ):

گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ 13 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ فیصل آباد شہر میں لگا رہا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں جن علاقہ جات کا ذکر کیا تھا ان میں بڑا شیر سنگھ والا، پرانی آبادی، آغا ٹاؤن، بابر کالونی، جگو ٹاؤن، بغداد سٹی، ملویاں والا، رفیق کالونی، چراغ کالونی، سجاد ٹاؤن، باؤ والا اور رشید آباد اور اس کے ساتھ ملحقہ آبادیاں شامل ہیں۔ اس پر گورنمنٹ کا جواب آیا ہے کہ ابھی ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہم نے پچھلے دور حکومت میں وہاں پینے کے پانی کے لئے فرنچ پراجیکٹ کو منظور کرایا تھا۔ اس وقت میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ تھے۔ اس منصوبے کو drop کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے تقریباً 30 لاکھ کی آبادی جو شہر کے ساتھ منسلک ہے اور ڈسٹرکٹ میں بھی یہ آبادیاں آتی ہیں وہ متاثر ہوں گی۔ پینے کا صاف پانی ان کے منشور میں بھی شامل رہا ہے کہ یہ پینے کا پانی لوگوں کو مہیا کریں گے لیکن یہ تو پہلی سکیموں کو ہی کاٹ رہے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب بتائیں گے کہ پینے کے پانی کی یہ سکیم کس وجہ سے drop کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پینے کے پانی کی کوئی سکیم drop نہیں کی گئی۔ فیصل آباد eastern sides کے لئے 30MGD ملین گیلن پانی یومیہ دینا ہے۔ اس کی کل رقم 15۔ ارب روپے ہے، 12۔ ارب فرنچ ڈویلپمنٹ بنک نے دینا ہے اور 3۔ ارب روپے گورنمنٹ نے دینے ہیں۔ اس پر بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ اس کی ECNEC سے منظوری ہو چکی ہے اس کی final stage ہے۔ آئندہ ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ میں اس کے ٹینڈرز اخبارات میں آ جائیں گے۔ اس طرح کی پانی کی کسی سکیم کو drop نہیں کیا گیا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ آغا ٹاؤن، بابر کالونی، جگو ٹاؤن، بغداد سٹی، ملویاں والا، رفیق کالونی اور اس سے ملحقہ آبادیوں میں کیا حکومت میٹھا پانی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ وہاں آپ کے متعلقہ ایم ڈی واسا کہہ رہے ہیں کہ پینے کے پانی کی یہ سکیم drop کر دی گئی ہے۔ یہاں پر جواب میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم فلٹریشن پلانٹ لگا رہے ہیں جبکہ ان تمام علاقوں میں ان کی تفصیل کے اندر ہے کہ ٹینکی والا پارک نزد ڈی ٹائپ کالونی۔ اب ڈی ٹائپ کالونی شہر کے دوسری طرف ہے۔ یہ مجھے بتا دیں کہ ان علاقوں میں انہوں نے کوئی ایک بھی فلٹریشن پلانٹ لگانے کی سکیم دی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! 13 فلٹریشن پلانٹس فیصل آباد میں لگائے جا رہے ہیں جن میں سے تین مکمل ہو چکے ہیں اور چھ کا صرف الیکٹرک کنکشن رہتا ہے اور باقی چار پلانٹس پر کام جاری ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی کی دس سال حکومت رہی ہے اور پچھلے دس سالوں میں اگر یہ کام نہیں ہو سکا تو یہ ہمیں کم از کم دس ماہ تو دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! فیصل آباد میں پینے کے صاف پانی کے حوالے سے چیخ و پکار سمجھ آتی ہیں لیکن میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ میں نے پہلے جو جواب دیا ہے اس کو یہ تسلی سے پڑھ لیں کہ 20MGD کا واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ جھنگ برانچ پر تجویز کیا گیا ہے جس کے لئے واسا نے foreign funds کے لئے منصوبہ تجویز کیا ہوا ہے اور فنڈز کے منتظر ہیں۔ یہ فنڈز منظور ہونے سے ان آبادیوں کو پانی مہیا کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ جو فلٹریشن پلانٹس لگنے ہیں یا کوئی surface water treatment plant لگانا ہے تو اس کے لئے بھی وقت درکار ہے۔ اس کی feasibility بنتی ہے اور اس کے بعد اس کی consultation ہوتی ہے۔ یہ کم از کم چھ آٹھ ماہ کا process ہے پھر اس کے لئے funding ہوتی ہے اور پھر وہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر جناب محمد طاہر پرویز نے تو اپنے دور میں تو کچھ نہیں کیا ہم اس کے لئے انشاء اللہ کر رہے ہیں۔ یہ صرف پورے فیصل آباد کے لئے نہیں بلکہ پورے پنجاب کو آئندہ پانچ سالوں میں ایک ایک گوٹھ، ایک ایک گاؤں میں اور ایک ایک قصبے میں صاف پانی پہنچائیں گے۔ یہ تو سیاست کرتے رہے ہیں کہ صاف پانی کمپنی بنا دی 6۔ ارب روپیہ خرچ ہو گیا کروڑوں روپے دفاتر پر لگ گئے اور ایک بوند میٹھا پانی نہیں ملا۔ آج صاف پانی کمپنی کے CEO بھی اندر ہیں اور FIRs بھگت رہے ہیں۔ اربوں روپے کے خرچے کے بعد بھی کام صفر ہوا ہے لیکن میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ پانچ سالوں میں پورے پنجاب کے اندر صرف باتیں نہیں ہوں گی، شعبدہ بازی نہیں ہو گی ہم پینے کا پانی پورے پنجاب میں پہنچائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ نے on the floor of the House وعدہ کیا ہے کہ It will take six to seven months ہمیں امید ہے کہ چھ سے سات ماہ میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک پلانٹ کی installation اور تعمیر مکمل ہونے تک اٹھارہ اٹھارہ ماہ کا وقت مقرر ہے۔ یہ کام شروع ہو جائے گا اور دوسرے کی feasibility study جاری ہے۔ ہمارے فلٹریشن پلانٹس تیزی سے لگ رہے ہیں صرف فیصل آباد نہیں پنجاب کے تمام شہروں کے اندر لگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا یہ وعدہ ہے کہ فیصل آباد کو ہم top priority پر پینے کا پانی دیں گے۔ ان کی دس سال سے حکومت تھی اور فیصل آباد میں بہت سے بااثر ایم پی ایز، ایم این ایز اور وزراء تھے۔ ہمارا تو ایک ایم پی اے تھا اگر یہ شہر کو پینے کا پانی فراہم نہیں کر سکے تو ملبہ ہمارے اوپر نہ ڈالیں۔ ہمیں موقع دیں ہم ضرور پانی دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے ابھی دو ضمنی سوال رہتے ہیں ابھی میں نے ایک کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں سوال کر رہا تھا تو منسٹر صاحب نے پچھلی داستانیں سنانا شروع کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر ان کی سنی ہیں تو پھر میری بھی سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہاں پر جس طرح لوگوں کو گمراہ کیا گیا اور جس طرح اس ایوان کو گمراہ کیا گیا ہے۔ وہ فرنچ کمپنی funding سے بھاگ رہی ہے جس کمپنی کا یہ نام لے رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فرنچ پراجیکٹ کے ساتھ جو پارٹی منسلک تھی اس نے تو ہمیں جواب دے دیا ہے اور جو پچھلا پراجیکٹ تھا جس پر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم دس سال حکومت میں رہے ہیں اور ہم نے کیا کیا ہے تو جو 30 لاکھ لوگوں کو فیصل آباد میں پانی مل رہا ہے وہ میاں محمد شہباز شریف اور ہماری حکومت کی کارکردگی کی بدولت مل رہا ہے۔ وہ بھی فرنچ پراجیکٹ تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ جو سات ماہ کے وقت کا ذکر کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طاہر صاحب! آپ کو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کیا یہ سات ماہ کے اندر اس منصوبے کو مکمل کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! on the floor of the House کھڑے ہو کر اس طرح کی غلط بیانی نہیں کرنی چاہئے۔ کوئی فرنچ کمپنی نہیں بھاگی ہاں ان کے دور میں kickbacks اور کمیشن اتنی بھاری مانگی جاتی تھی کہ کوئی باہر کی کمپنی آنے کو تیار نہیں تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب international level and fame کی تمام کمپنیاں پاکستان میں investment کرنا چاہتی ہیں۔ یہاں سے کوئی فرنچ کمپنی نہیں بھاگی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آئندہ چند ہفتوں میں اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ اس وقت یہ منصوبہ tendering process میں ہے اور فرنچ کمپنی کے تعاون سے 15۔ارب روپے کی لاگت سے آئندہ دو تین ماہ کے اندر on ground اس پر working شروع ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ضمنی سوال کا صحیح جواب آنا چاہئے لیکن تقریر اُدھر سے بھی نہ ہو اور اِدھر سے بھی نہ ہو۔ میرا بڑا particular ضمنی سوال ہے۔ ایک طرف میاں صاحب یہ طعنہ مار رہے ہیں کہ کسی نے دس سال کچھ نہیں کیا۔ اپنے خود کے جواب کے اندر یہ لکھتے ہیں کہ 70 فیصد آبادی کو صاف پانی دیا جا رہا ہے۔ یا پھر یہ جھوٹ اور غلط بیانی کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ kindly ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال ہی کر رہی ہوں۔ میں rapid fire نہیں کروں گی بلکہ اظہارِ سوال کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا particular سوال ہے۔ انہوں نے بتایا کہ feasibility پر 18 ماہ کا ٹائم لگتا ہے تو میری ان سے گزارش یہ ہے کہ specifically جو 70 فیصد آبادی کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے جو پچھلی حکومتوں نے کیا جس پر بقول اِن کے 18/18 مہینے لگے لیکن اب یہ بتائیں کہ انہوں نے کون سا نیا پراجیکٹ announce کیا ہے اور کون سی نئی کمپنی کو ملک کے اندر لے کر آئے ہیں جو فیصل آباد کو پانی فراہم کرے گی؟ یہ ہمارے پراجیکٹس پر تختی لگا کر اپنے پراجیکٹس نہ بتائیں بلکہ مجھے یہ صرف ایک پراجیکٹ بتائیں جو اِن کی گورنمنٹ نے خود بنایا ہے۔ اگر ہماری گورنمنٹ کی تختی کے اوپر تختی لگانی ہے تو ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری محترمہ بہن یہ بات کر رہی ہیں کہ 70 فیصد پانی دیا جا رہا ہے اس کے باوجود بھی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ پھر بھی نااہلی ہے کہ دس سال کے اندر پورے فیصل آباد شہر کو پینے کا پانی نہیں دے سکے۔ یہ کیا کارکردگی ہے اور ہم سے یہ تین مہینے کے اندر طلب کر رہے ہیں کہ باقی 30 فیصد کام مکمل کرو۔ سوال کرتے ہوئے ذرا سوچ لیا کریں۔

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہان صاحب! پلیز بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایشیئن انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ بنک ہمارے ساتھ joint venture میں ہے۔ وہ نہ صرف فیصل آباد بلکہ لاہور کے اندر بھی Surface Water Treatment Plant لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے جیسے آپ سے عرض کیا ہے کہ آئندہ چند ماہ کے اندر ایک پراجیکٹ پر کام شروع ہو جائے گا اور دوسرے پراجیکٹ پر کام جاری ہے جو جھنگ کینال کے اوپر یہ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانا چاہ رہے ہیں۔ فلٹریشن پلانٹ جلدی لگتا ہے لیکن ٹریٹمنٹ پلانٹ پر 15/20۔ارب روپیہ لاگت آتی ہے جس کی proper study کرنے کے بعد feasibility report بنتی ہے، پھر یہ ECNEC میں جائے گا وہاں سے approve ہو کر واپس آئے گا اور تب اُس پر کام شروع ہو گا۔ ایک نہیں بلکہ international fame کی درجنوں کمپنیاں یہاں آکر عوامی منصوبوں میں investment کرنا چاہتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! چونکہ منسٹر صاحب نے خود بات کر دی ہے تو ظاہر ہے میرا اس میں سے ضمنی سوال نکلتا ہے۔ گورنر پنجاب lead لے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کسی کمپنی کو لائیں گے اور کئی ٹی وی پروگرام کے اندر categorically announce کر چکے ہیں کہ اس طرح کے پراجیکٹس کو وہ lead کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قانون اور آئین کے مطابق کیا گورنر پنجاب کسی ایگزیکٹو اتھارٹی کو استعمال کرتے ہوئے کسی پراجیکٹ کی سرپرستی کر سکتے ہیں؟ میں نے بڑا سادہ سوال پوچھا تھا کہ ہم نے 70 فیصد لوگوں کو پانی دے دیا تو آپ کو یہاں پہنچ کر باقی 30 فیصد لوگوں کے

لئے بڑا درد آیا ہے لہٰذا بتا دیجئے کہ 30 فیصد کے لئے آپ کا اپنا کوئی پراجیکٹ announce ہوا ہے؟ میرا سادہ سا سوال تھا لیکن ان کو سوائے طعنے مارنے کے کوئی جواب نہیں ملا۔ میرا اب سوال یہ ہے کہ گورنر پنجاب کس حیثیت میں announcement کرتے پھر رہے ہیں اور کس قانون کے تحت واٹر پراجیکٹ lead کرنے کی بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گورنر پنجاب اس کو سپروائز کر رہے ہیں۔ (شیم شیم)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks.

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بات سن لیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں international fame کی مختلف NGOs اور لوگ جو عطیہ کرنا چاہتے ہیں وہ بھی شامل ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تمام ممبران منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is not the way. Please be seated.

آپ ہاؤس کا decorum خراب کر رہے ہیں۔ آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں اُس کے بعد میں آپ کو مائیک دیتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گورنر پنجاب نے اگر publically یہ کہا ہے کہ میں پینے کے صاف پانی کے سلسلے میں حکومت کی مدد کروں گا، انٹرنیشنل فورم، ادارے اور NGOs سے امداد لے کر دوں گا اور محکمے کو facilitate کروں گا تو یہ کوئی بُری بات نہیں ہے۔ گورنر ایک صوبے کا ہیڈ ہے۔ صوبے کے عوام کے لئے اگر اِن کے دَور میں خیال نہیں آیا، انہوں نے مٹی کے باوے بٹھائے ہوئے تھے لیکن یہاں کوئی گورنر اگر عوام کی ویلفیئر کے لئے کام کرنا چاہتا ہے تو یہ hooting کر رہے ہیں اور رولز اینڈ ریگولیشن کی

بات کر رہے ہیں۔ عوام کی خدمت کے لئے اگر وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہم welcome کریں گے۔ ایک پانی کا شعبہ نہیں بلکہ کسی شعبے میں بھی پنجاب کے عوام کے لئے اگر وہ contribute کرنا چاہتے ہیں تو ہم انہیں welcome کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، ملک احمد خان!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔ ملک محمد احمد خان! میں نے آپ کو مائیک دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے مائیک ملک محمد احمد خان کو دیا ہے۔ ملک محمد احمد خان! If you don't want to ask any question تو پھر میں اگلے سوال پر آ جاتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ان کو سوال کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میں نے مائیک آپ کو دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ہی نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Thank you very much آپ کے تین سوال آ چکے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا ہے تو اس کا جواب لینا میرا right ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: No, this is not the way and I am coming to the next question.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! انہیں ایک سوال کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ میں نے مائیک آپ کو دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری دست بدستہ درخواست ہے کہ آپ چونکہ کرسی پر براجمان ہیں اور ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں سوال کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے انہیں تین ضمنی سوال کرنے دیئے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہماری یہ درخواست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، معذرت۔اب اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب آنا چاہئے۔ میری particular بات ہے کہ آئین اور قانون کے تحت ہی پنجاب حکومت نے چلنا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is not the way and you can't dictate the Chair. You sit down please.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کیا جواب دینے کے لئے گورنر کو آنا پڑے گا؟ پنجاب کے اس ہاؤس کو آئین اور قانون کے تحت چلانا ہے اور گورنر پنجاب کے پاس کوئی ایگزیکٹو اتھارٹی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ Chair کو dictate نہیں کر سکتیں۔ You please sit down.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں سوال کر رہی ہوں اور کیا میرے سوال کا جواب نہیں دینا؟

MR DEPUTY SPEAKER: No, I won't give you the mic. I am clear on it.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کیوں پارٹی بن رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! سوال نمبر 610 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بلک (Bulk) واٹر سپلائی پراجیکٹ مری
کو دریائے جہلم سے بحال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*610: محترمہ عابدہ بی بی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلک(Bulk)واٹر سپلائی پراجیکٹ مری کو دریائے جہلم سے بحال کرنے کا فیصلہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ منصوبہ(Bulk Water Supply Project)سیاحوں اور ملحقہ آبادی کو پہاڑی مقام پر صاف پانی کی فراہمی کے لئے 2002 سے شروع کیا گیا تھا جو نامعلوم وجوہات کی بناء پر روک دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کی دوبارہ بحالی کے لئے مالی سال 18-2017 میں 1.8 بلین روپے مختص کئے گئے تھے مگر تاحال مذکورہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا؟

(د) کیا حکومت نے اس منصوبہ کی بحالی کے لئے مالی سال 19-2018 میں فنڈز مختص کئے ہیں، اگر جواب ہاں ہے تو یہ منصوبہ کب تک شروع ہو جائے گا، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے۔ بلک واٹر سپلائی پراجیکٹ دریائے جہلم سے مری کو 2014 میں بحال کرنے کا فیصلہ ہوا۔

(ب) درست نہ ہے۔یہ منصوبہ 2005 میں شروع کیا گیا اور اس پر 2011 تک ٹھیکیدار نے کام جاری رکھا۔ اس کے بعد 2012 میں سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس منصوبہ کو بند کر دیا۔

(ج) درست نہ ہے۔ سال 18۔2017 کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں اس منصوبہ کے لئے 20 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 10 ملین روپے جاری کئے گئے جو کہ خرچ نہ ہو سکے کیونکہ پراجیکٹ انتظامی منظوری تخمینہ لاگت 8923 ملین روپے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے درکار تھی۔

(د) سالانہ ترقیاتی بجٹ 19۔2018 میں اس پراجیکٹ کے لئے 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ 5 لاکھ روپے جاری کئے گئے تیسرا تخمینہ لاگت 8923 ملین روپے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں منظوری درکار ہے جس کی منظوری کے بعد پراجیکٹ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! مری میں 2005 میں بلک واٹر سپلائی کا ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا جس پر اربوں روپے لگائے گئے تھے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اربوں روپے لگانے کے بعد 2005 سے 2012 تک اُس پر کام کیا گیا جس میں ٹھیکیداروں نے کروڑوں روپے کھائے اور یہ پراجیکٹ بند ہو گیا۔ اُس وقت اس پراجیکٹ کی لاگت اور اب جو لاگت آتی ہے اس میں کروڑوں روپے زیادہ ہو گئے ہیں۔ 18-2017 میں 20 ملین روپے اس پراجیکٹ کے لئے مختص کئے گئے تھے جو کہ جاری نہیں ہوئے کیونکہ اس کے لئے تقریباً 89 ملین روپے چاہئے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ ہمارا اتنا زیادہ پیسا جو ضائع ہو رہا ہے اُس کا کیا ہو گا، کیا کوئی حساب کتاب کرے گا کہ جو اربوں روپے ضائع ہوئے ہیں، اُس کے جو ذمہ داران اور ٹھیکیدار تھے، اس میں کروڑوں روپے کھائے گئے ہیں اور وہ پراجیکٹ اس وقت بند پڑا ہوا ہے اور پائپوں کو زنگ لگ رہا ہے؟ پانچ چھ سال اس پراجیکٹ کے بارے میں کسی نے کیوں نہیں سوچا کہ یہ پراجیکٹ بہت ضروری تھا جس سے نہ صرف مری میں پانی کی کمی پوری ہونی تھی بلکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کی کمی بھی پوری کر سکتے تھے۔ کیا اس پر کوئی کمیٹی بنے گی یا جیسے ہماری حکومت نے ابھی دس لاکھ روپے رکھے ہیں تو ان پیسوں سے کیا ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا سوال آ گیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس بارے میں پہلے ہی ہاؤس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو اس سارے مسئلے کو inquire کر رہی ہے۔ ابھی میری بہن نے یہ سوال اٹھایا ہے تو واقعی یہ انتہائی افسوسناک پہلو ہے کہ یہ منصوبہ جو مری اور اس کے آس پاس کی آبادیوں کو پانی کی فراہمی کے سلسلے میں 2005 میں شروع ہوا تھا۔ اس وقت اس منصوبے کی لاگت ایک ارب 97 کروڑ روپے تھی۔ اس کے بعد یہ منصوبہ دوبارہ revise ہوا اور اس میں مزید کچھ علاقے add ہوئے تو اس کی پرائس 2- ارب 67 کروڑ روپے ٹھہری لیکن بدقسمتی سے 2009 میں جب نئی حکومت آئی تو اس نے اس منصوبے کو cap کر دیا اور یہ منصوبہ بند کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کے پائپ آج بھی اس پورے علاقے کے اندر پڑے ہیں جس میں سے تین کلو میٹر پائپ زیر زمین ہے جو کہ نصب بھی کیا جا چکا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قومی جرم پچھلے حکمرانوں نے مری کے لوگوں کے ساتھ کیا ہے اور اسی لئے بدترین

شکست کا سامنا انہیں کرنا پڑا ہے۔ سابق وزیر اعظم ہوتے ہوئے شاہد خاقان عباسی بھی اپنا الیکشن ہار گئے ہیں اور راجہ اشفاق سرور جو سدا بہار منسٹر سمجھے جاتے تھے، وہ بھی اپنا الیکشن loose کر گئے ہیں کیونکہ مری کے عوام بوند بوند پانی کو ترس کر رہ گئے ہیں۔ اگر یہ منصوبہ اپنی original رفتار کے ساتھ جاری رہتا تو یہ 2۔ ارب 67 کروڑ روپے سے مکمل ہو سکتا تھا لیکن آج اس حکومت کو یہ credit جاتا ہے کہ ہم نے فوری طور پر اس علاقے کا visit کیا، وہاں جا کر دیکھا، لوگوں کو اعتماد میں لیا، وہاں کے مقامی لوگوں اور منتخب عوامی نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی اور از سر نو اس منصوبے کو شروع کیا گیا ہے لیکن بدقسمتی سے اب اس منصوبے کے اوپر تقریباً 9۔ارب روپے لاگت آئے گی یعنی 8۔ارب 92 کروڑ روپے ہے۔ پنجاب کے عوام کے ساتھ، مری کے عوام کے ساتھ اور اس علاقے میں بسنے والے لوگوں کے ساتھ یہ اتنی بڑی زیادتی ہوئی کہ جو منصوبہ 09-2008 یا 2010 میں دو، اڑھائی ارب روپے سے مکمل ہو رہا تھا تو اس منصوبے کو deliberately زیر التواء ڈال کر اسے cap کیا گیا اور آج اس منصوبے کی اتنی شدید ضرورت ہے کہ ہم 9۔ارب روپے سے اسے دوبارہ شروع کرنے جا رہے ہیں۔ میری بہن نے جو ضمنی سوال کیا تھا تو اس کے لئے ایک انکوائری کمیٹی بٹھائی ہے جو اس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے کہ کیا محرکات تھے جن کی بناء پر اس منصوبے کو بند کیا گیا؟

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! ایوان کی اطلاع کے لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ منصوبہ میرے حلقے سے متعلقہ ہے تو میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں تاکہ پورا ایوان اس سے آگاہ رہے۔ اس منصوبے کے لئے 132 کے وی کا گرڈ سٹیشن بننا تھا جس کے لئے حکومت پنجاب نے ساری رقم واپڈا کو دے دی تھی۔ صرف 2013 کا الیکشن جیتنے کے لئے وہاں کے ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان نے تقریباً 75 فیصد رقم وہاں سے draw کروائی جس سے village electrification میں لے کر گئے جس کی وجہ سے یہ منصوبہ deterioration کا شکار ہوا اور پھر آہستہ آہستہ ایک کمیٹی بنی جس کے head شاہد خاقان عباسی، ممبران میں راجہ اشفاق سرور اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے آج کل بیمار ہیں، ان کے بھائی، ان کے دوسرے بھائی

اور باقی ملازمین تھے۔ اس کمیٹی کی recommendation پر وزیراعلیٰ پنجاب نے اس سکیم کو cap کرنے کا order دیا جو کہ اس علاقے کے عوام کے ساتھ سراسر ظلم وزیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں پچھلے دنوں چیف منسٹر سے بھی بات ہوئی۔ میں میاں محمودالرشید کا انتہائی مشکور وممنون ہوں کہ یہ پیدل چل کر دریا کے کنارے اس جگہ تک گئے جہاں آج دن تک کبھی کوئی منسٹر نہیں گیا تھا اور سارا سلسلہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد انہوں نے اس معاملے کو دوبارہ process میں ڈالا۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پایۂ تکمیل تک ضرور پہنچے گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ چودھری صاحب! اب تشریف رکھیں اور آپ کو وقفہ سوالات مکمل ہونے کے بعد وقت ملے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال تو جز (د) سے متعلق ہے لیکن اس سے پہلے جتنے ضمنی سوالات ہوئے تو مجھے صرف آپ سے ایک وضاحت چاہئے کہ ابھی اس حلقے کے معزز ایم پی اے نے کون سا ضمنی سوال کیا ہے؟ مجھے صرف آپ سے اس کی وضاحت چاہئے چونکہ آپ ایک ٹھیک کام کر رہے ہیں کہ ممبران کو پابند کر رہے ہیں کہ وہ اپنی گفتگو ضمنی سوالات تک رکھیں اور اسی طرح متعلقہ منسٹر اپنا جواب بھی اسی حد تک یعنی اس کے جواب تک رکھیں لیکن معزز ممبر نے کوئی سوال نہیں کیا بلکہ ایک تقریر فرمائی ہے۔ جو ہو سکتا ہے کہ متعلقہ منسٹر کو کرنی چاہئے تھی اس لئے میری گزارش ہے کہ آئندہ بھی ابھی اس ہاؤس میں Questions Hour چلنے ہیں تو آپ کا روّیہ، مجھے امید ہے کہ آپ بڑے energetic ہیں اور درست سمجھتے ہیں۔ آپ کا ادھر بھی روّیہ وہی ہونا چاہئے اور اُدھر بھی وہی ہونا چاہئے۔ آپ نے پورے پانچ منٹ کی تقریر میں ایک بار بھی معزز ممبر کو نہیں پوچھا کہ آپ کا ضمنی سوال ہے کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کو بھی موقع دیا ہے تو آپ بھی بات کر رہے ہیں اور آپ کو بھی میں نے مائیک دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جی، یہ میرے ذہن میں ہے کہ آپ نے مجھے مائیک دیا ہے تو آپ کی مہربانی لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ جب ادھر سے آپ کہتے ہیں کہ ضمنی سوال تک محدود رہیں تو انہوں نے کوئی ضمنی سوال پوچھا ہی نہیں ہے بلکہ پانچ منٹ کی ایک تقریر کی ہے اور اس کے بعد وہ بیٹھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے ہے کہ انہوں نے پوری تفصیل بتائی کہ یہ منصوبہ کب شروع ہوا، پھر ماضی کی حکومت نے اس کو کب بند کر دیا، ہم اس صوبے کے ساتھ اور اس منصوبے کے ساتھ بھی ہیں اور بڑے بلند و بانگ دعوے ہیں تو جز (د) جو ہے وہ ان کے دعوؤں کی نفی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب جز (د) پڑھ دیں کیونکہ یہ ان کے دعوے کو پوری طرح بے نقاب کر رہا ہے تو منسٹر صاحب اس سوال کے جز (د) کو پڑھ دیں تاکہ اس ایوان کو پتا چلے کہ ان کی سنجیدگی کا اس صوبے کے حوالے سے اور مستقبل کے حوالے سے کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پراجیکٹ میں ہم نے دس لاکھ روپے مختص کئے ہیں جبکہ پانچ لاکھ روپے جاری کئے گئے ہیں اور تیسرا تخمینہ 8923 ملین روپے کی محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے منظوری درکار ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے سوال تو کر دیا اور اب جس بھونڈے طریقے سے اس منصوبے کو cap کیا گیا اور ختم کیا گیا اس کا ایک المناک پہلو یہ ہے کہ SIEMENS جو اس منصوبہ کی تعمیراتی کمپنی تھی، جس کے پاس اس منصوبے کا ٹھیکہ تھا، اس کے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے واجبات ابھی تک pending پڑے ہیں۔ اس کمپنی نے وہاں پر جو کام کیا تھا وہ work out ہونا ہے کہ ان کے کتنے پیسے حکومت کی طرف بنتے ہیں؟ اس کے consultants NESPAK کی بھی کروڑوں روپے کی consultancy fee pending ہے اور پچھلے دور حکومت میں دس سال تک دونوں کمپنیاں در جنوں بار دھکے کھاتی رہی ہیں لیکن کسی نے ان کو منہ

نہیں لگایا اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو address نہیں کیا۔ ہم نے address کیا ہے اور ان تین مہینوں کے اندر میں تین meetings کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر! دو دفعہ میں اس "بلک واٹر سپلائی منصوبے" پر جہاں سے یہ منصوبہ شروع ہوتا ہے وہاں سے لے کر اوپر تک گیا ہوں۔ ہمیں ان سارے معاملات کو finalize کرنے کے لئے چار سے چھ ماہ درکار ہیں اس لئے ہم نے فنڈز بھاری مقدار میں نہیں رکھے۔ ان چھ مہینوں کے اندر SIEMENS نامی تعمیراتی کمپنی اگر فارغ ہونا چاہتی ہے اور اس نے جتنا کام کیا ہے، جتنی ان کی liabilities ہیں، ان کو clear کرنا پڑے گا۔ ایک third party اس سارے پروگرام کو valuate کر رہی ہے۔ اسی طرح NESPAK کی consultancy کی فیس اور واجبات ہیں، پھر نئے سرے سے دس سال تک پائپ اگر زمین میں اسی طرح سے دفن رہیں اور کھلے پڑے رہے، اس کو examine کروایا جا رہا ہے کہ اب ان کی حالت کیا ہے آیا وہ استعمال کے قابل ہیں اور specifications کے مطابق پورا اترتے ہیں؟ اس ساری study کے اوپر چار سے چھ ماہ درکار ہیں اس لئے ہم نے یہ ٹوکن رقم رکھی ہے تاکہ یہ پراجیکٹ شروع ہو جائے، یہ cap نہ ہو اور یہ بند نہ ہو۔ جب یہ ساری study مکمل ہو جائے گی تو آئندہ مالی سال کے اندر انشاء اللہ اس کے لئے کافی بڑی مقدار میں رقم رکھ کر ہماری کوشش ہے کہ وفاقی حکومت سے بھی matching grant لیں، آدھے پیسے حکومت پنجاب دے اور اس منصوبے کو ہم جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

لاہور: ملتان روڈ یونین کونسل نمبر 79 کی گلیوں میں گٹروں کا گندا پانی کھڑا رہنے سے متعلقہ تفصیلات

*355: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مہاجر آباد ملتان روڈ لاہور (یونین کونسل نمبر 79) کی مدینہ سٹریٹ، نور سٹریٹ، رشید سٹریٹ، زاہد سٹریٹ اور مجید سٹریٹ میں ہر وقت گٹر کا گندا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ مہاجر آباد کے مکین بارہا اس تکلیف کے ازالے کے لئے محکمہ کے افسران و اہلکاران کو شکایات کر چکے ہیں لیکن ان کی تکلیف کا کوئی مستقل ازالہ نہیں ہوا؟

(ج) کیا حکومت اس علاقہ کے رہائشیوں کا دیرینہ مسئلہ حل کرنے کے لئے درج بالا سٹریٹس کے سیوریج سسٹم کو ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مہاجر آباد ملتان روڈ لاہور (یونین کونسل نمبر 79) کی مدینہ سٹریٹ، نور سٹریٹ، رشید سٹریٹ، زاہد سٹریٹ اور مجید سٹریٹ میں کبھی کبھار سیور بند ہونے کی وجہ سے پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ متذکرہ بالا گلیوں سے جب بھی عوام الناس کی طرف سے کوئی شکایت آتی ہیں تو اس کا تدارک کیا جاتا ہے یہ کہ ان گلیوں سے گار نکالنے کا سلسلہ بھی جاری ہے جس سے سیوریج کے نظام میں مزید بہتری آ جائے گی۔

(ج) درج بالا سٹریٹس کا سیوریج سسٹم ٹھیک کام کر رہا ہے۔ ان گلیوں سے گار نکالنے کا سلسلہ بھی جاری ہے جس سے سیوریج کے نظام میں مزید بہتری آ جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

فیصل آباد: واسا کا سال 18-2017 کے بجٹ اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

20: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا فیصل آباد کا سال 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) کتنی رقم سال 19-2018 کی خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کتنی رقم سے کون کون سے منصوبہ جات مکمل کئے گئے ہیں اور کتنے جاری ہیں، ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) نعمت آباد روڈ تا سیف آباد روڈ پر جگہ جگہ گندے پانی کے جوہڑ بنے ہوئے ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے ایک سال سے اس روڈ پر کام جاری ہے، اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، کتنا بجٹ اس منصوبہ کے لئے مختص ہے، کتنا کام ہوا ہے، کتنا بقایا ہے، بقایا کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا فیصل آباد کا سال 18-2017 کا بجٹ 3600.746 ملین تھا جبکہ رواں سال 19-2018 کا تخمینہ 4869.011 ملین ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رواں مالی سال 19-2018 میں اب تک کے غیر ترقیاتی اخراجات مبلغ 547.922 ملین ہیں جبکہ رواں مالی سال میں ابھی تک ترقیاتی مد میں مبلغ 93.438 ملین روپے آئے تھے جس میں سے مبلغ 73.049 ملین روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 18-2017 میں کل 16 منصوبہ جات میں سے 4 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جن کی کل لاگت 761.85 ملین تھی جبکہ باقی منصوبہ جات رواں مالی سال میں جاری رہیں گے۔ ترقیاتی کاموں کی تفصیل برائے مالی سال 18-2017 کی پراگریس رپورٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رواں مالی سال 19-2018 کے

لئے چھ منصوبہ جات جن کی لاگت مبلغ 46733.000 ملین ہے تجویز کئے گئے ہیں تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) اس علاقہ کے لئے کوئی مناسب ٹرنک سیور نہ تھا۔ پچھلے مالی سال میں نعمت آباد روڈ تا ڈسپوزل ورکس ڈجکوٹ ڈرین ایک ٹرنک سیور "21 تا "36 لگائی گئی ہے۔ اس سے علاقہ میں کچھ حد تک ریلیف آ گیا ہے۔

مزید برآں یہ آبادی بغیر کسی منصوبہ بندی کے غیر قانونی طور پر بنائی گئی ہے اور یہ ارد گرد کے علاقہ جات سے تقریباً 4 فٹ نیچی ہے۔

علاقہ کے سیور کی بہتری کے لئے ایک منصوبہ موجودہ مالی سال میں تجویز کیا گیا ہے جو کہ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس سے اس علاقہ کے سیوریج سسٹم میں مزید بہتری آئے گی۔

(ہ) اس روڈ پر ضرورت کے مطابق 2.00 ملین کی سیوریج لائنوں کے منصوبہ جات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ متعلقہ جگہ پر کنسٹرکشن روڈ سے متعلقہ کوئی کام واسا فیصل آباد نے نہیں کروایا ہے۔

صوبہ بھر میں بے گھر اور غریب لوگوں کے لئے سستے گھر مہیا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

25: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں بے گھر اور غریب لوگوں کے لئے سستے گھر مہیا کرنے کا کوئی پروگرام ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو وضاحت فرمائیں؟

(ب) صوبہ میں کتنے لوگ بے گھر ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پرائم منسٹر کے وژن کے مطابق حکومت آئندہ پانچ سالوں میں پچاس لاکھ گھر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ انتہائی غریب اور متوسط آمدن والے گھرانوں کو قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے جائیں گے۔ اِس سلسلہ میں ابتدائی طور پر ملک بھر میں سات اضلاع کا انتخاب کیا گیا ہے جس میں پنجاب کا ضلع فیصل آباد شامل ہے۔ حکومت نے نادرہ کے

تعاون سے رجسٹریشن کا آغاز کر دیا ہے جو 21-دسمبر 2018 تک جاری رہے گا۔ پرائم منسٹر کی ہدایت کے مطابق اس پروگرام میں حکومت کا کوئی پیسا خرچ نہ ہوگا جبکہ حکومت، پرائیویٹ سرمایہ کاروں کو سہولت دے گی۔

مزید یہ کہ صوبہ کے تمام محکموں سے مل کر ایک لینڈ بنک بنایا جارہا ہے۔ جس میں تمام خالی سرکاری اراضی کی شناخت کی جائے گی۔

(ب) سٹیٹ بنک آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق اِس وقت ملک بھر میں 90 لاکھ گھروں کی کمی ہے۔ جس میں سے ایک اندازہ کے مطابق 40 سے 50 فیصد گھروں کی کمی پنجاب میں ہے۔

لاہور کی یونین کونسل نمبر 71 اور یونین کونسل نمبر 94 میں سیوریج سے متعلقہ تفصیلات

85: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی یونین کونسل نمبر 71 اور یونین کونسل نمبر 94 میں مہاجر آباد، نوناریاں، رستم پارک اور سوڈیوال کی گلیوں میں مون سون کی بارشیں شروع ہوتے ہی گٹروں کا گندا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس سے وہاں کے رہائشی مستقل طور پر پریشان رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 94 میں تھانہ نواں کوٹ روڈ پر پورا سال ہر وقت گندا پانی کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشی سخت اذیت میں مبتلا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان علاقوں کی گلیوں میں گندا پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے مون سون کی بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے سیوریج سے گار نہ نکالا جاتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا علاقوں کی گلیوں میں سے مکمل طور پر گار نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 94 مہاجر آباد، نوناریاں، رستم پارک اور اس کی گلیوں میں بہت زیادہ بارش ہونے سے کچھ دیر کے لئے پانی کھڑا ہوتا ہے تاہم بارش رکنے کے بعد بارشی پانی کی نکاسی ہو جاتی ہے اور جہاں تک یونین کونسل نمبر 71 میں جو ایریا ہیں وہ بند کے پار ہے اور وہاں کا سیوریج نظام MCL کے زیرِ نگرانی ہے جبکہ محکمہ واسا وہاں کے بلز میں بھی سیوریج کے چارجز وصول نہیں کرتا لہٰذا یونین کونسل نمبر 71 کے سیوریج کے نظام کی نگرانی محکمہ MCL کی ذمہ داری ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ یونین کونسل نمبر 94 ٹھانہ نواں کوٹ روڈ پر پورا سال ہر وقت گندا پانی کھڑا رہتا ہے۔ کبھی کبھی سیور بند ہونے کی وجہ سے پانی باہر آجاتا ہے جس کا فوری طور پر تدارک کر دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے۔ مون سون کی بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے ان علاقوں کی گلیوں کے سیوریج سسٹم کی مکمل طور پر صفائی کروادی جاتی ہے۔ چونکہ مون سون بارشوں کی شدت کافی زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہاں پر بارش کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جو کہ بارش رکنے کے بعد اس کا نکاس ہو جاتا ہے۔

(د) متذکرہ بالا علاقوں کی گار مون سون کی بارشوں سے پہلے نکال لی جاتی ہیں اور گار نکالنے کا سلسلہ شیڈول کے مطابق سارا سال جاری رہتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔79 میں واٹر سپلائی اور ڈرینج / سیوریج سکیمز کی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

92: رانا منور حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔79 ضلع سرگودھا میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے تحت جاری ترقیاتی سکیموں کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی واٹر سپلائی سکیمز پر کام جاری ہے اور ان کی لاگت کیا ہے نیز ان کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) کتنی ڈرینج اینڈ سیوریج سکیمز منظور ہوئیں کب تک مکمل ہوں گی اور کتنی فنڈنگ ہوئی ہے؟

(د) سلانوالی سٹی کی واٹر سپلائی سکیم کو مکمل ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے، اس کی ٹینکی اب تک کام کیوں نہیں کر رہی اور اس پر کل لاگت کتنی آئی ہے؟

(ہ) کب تک سلانوالی سٹی کی واٹر سپلائی سکیم اور ٹینکی کام شروع کر دے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف)

نام سکیم	تخمینہ لاگت
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 61 جنوبی	15.000 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 129 جنوبی	23.594 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 119 جنوبی	17.002 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 111/107 شمالی	17.193 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 140 جنوبی	12.961 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 165 شمالی	10.673 ملین
رورل ڈرینج سکیم چک نمبر 132/136 جنوبی	29.657 ملین
رورل ڈرینج سکیم چک نمبر 129/125 شمالی	32.611 ملین
رورل ڈرینج سکیم چک نمبر 130/128 جنوبی	33.563 ملین
رورل ڈرینج سکیم چک نمبر 46 جنوبی	20.000 ملین

(ب) چھ واٹر سپلائی سکیمز پر کام جاری ہے ان کا تخمینہ لاگت 96.423 ملین ہے۔ باقی ماندہ فنڈز 41.722 ملین سے سکیمز اسی سال مکمل کی جا سکتی ہیں۔

(ج) 4 رورل ڈرینج سکیمز 18-2017 میں منظور ہوئیں اور ان پر کام جاری ہے ان کا تخمینہ لاگت 115.831 ملین ہے۔ ان سکیمز پر 58.301 ملین فنڈز جاری ہو چکے ہیں اگر حکومت بقیہ مانندہ فنڈز 57.530 ملین جاری کر دے تو سکیمز اسی سال مکمل کی جا سکتی ہیں۔

(د) متعلقہ نہ ہے کیونکہ یہ سکیم 2001 اور 2006 میں پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ فنڈ کمپنی نے مکمل کی جس کا تخمینہ لاگت 13.700 ملین اور 9.500 ملین تھا۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے کیونکہ یہ سکیم ہذا 2001 اور 2006 میں پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ فنڈ کمپنی نے مکمل کی جس کا تخمینہ لاگت 13.700 ملین اور 9.500 ملین تھا۔

شیخوپورہ شہر کی آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت دینے سے متعلقہ تفصیلات

131: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر شیخوپورہ شہر کی 45 فیصد آبادی کو جو واٹر سپلائی کیا جارہا ہے وہ مضر صحت ہے؟

(ب) کیا حکومت اس شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) شیخوپورہ شہر کی 45 فیصد آبادی کو جو پانی مہیا کیا جا رہا ہے وہ متعلقہ میونسپل کمیٹی شیخوپورہ سر انجام دے رہی ہے۔ ان تمام ٹیوب ویل کی پانی کے معیار کو جانچنے کے لئے ٹیسٹ رپورٹ جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن شیخوپورہ کی لیبارٹری نے کی ہے۔ بمطابق رپورٹس پانی مضر صحت نہیں ہے۔

(ب) شیخوپورہ شہر کی کل آبادی بمطابق مردم شماری 2017، 473129 افراد پر مشتمل ہے، شیخوپورہ شہر کو صاف پانی میسر کرنے کے لئے مختلف ادوار میں اب تک 44 ٹیوب ویل لگائے گئے جو کہ چالو حالت میں ہیں اور لوگوں کو صاف پانی مہیا ہو رہا ہے۔ جن کا ٹوٹل ڈسچارج 82.5 کیوسک بنتا ہے۔

شیخوپورہ شہر کی موجودہ آبادی جس کے لئے مطلوبہ ڈسچارج 98.56 کیوسک بنتا ہے جبکہ موجودہ ٹیوب ویلز سے 82.5 کیوسک پانی مہیا ہو رہا ہے۔ باقی ماندہ ضرورت پوری کرنے کے لئے حکومت نے 2017 میں شیخوپورہ شہر کے لئے (پروویژن آف واٹر سپلائی اینڈ سیوریج / ڈرینج) سکیم منظور کی ہے، جس میں 2 کیوسک صلاحیت کے 4 مزید ٹیوب ویل نصب کئے جانے ہیں جس سے پانی کی موجودہ کمی پوری ہو جائے گی۔

چنیوٹ: پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے دفتر کے کرایہ پر ہونے اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

167: جناب محمد الیاس: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع چنیوٹ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا دفتر اپنی ذاتی زمین میں قائم ہے یا کرایہ کی بلڈنگ میں ہے، اگر کرایہ کی بلڈنگ میں ہے تو حکومت کب تک اس کی اپنی بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز چنیوٹ میں کون کون سی اسامیاں محکمہ ہذا میں کب سے خالی پڑی ہیں، ان پر بھرتی کب تک ہوگی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

ضلع چنیوٹ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا دفتر کرایہ کی بلڈنگ میں ہے۔

2009 میں جب چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا گیا تو اس کے بعد 2011 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا دفتر ضلعی سطح پر قائم کیا گیا اور اس وقت سے دفتر کی بلڈنگ کرایہ پر ہے حکومت پنجاب اپنے طریق کار اور قوانین کے مطابق دفاتر کی بلڈنگ تعمیر کرتی ہے۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن چنیوٹ میں ایک ڈیٹا انٹری آپریٹر اور تین سب انجینئرز کی اسامیاں خالی ہیں جن پر تعیناتی / بھرتی حکومت پنجاب نے اپنی پالیسی کے تحت کرنی ہے۔

راولپنڈی: گاؤں سیدی یونین کونسل نرڑ تحصیل کہوٹہ کو پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

215: محترمہ منیرہ یامین ستی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گاؤں سیدی یونین کونسل نرڑ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے لئے فراہمی آب کی سکیم کو کب مکمل کیا جائے گا نیز اس سکیم کی اصل رقم 75 لاکھ روپے میں سے اب تک کتنا خرچ کیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

رورل واٹر سپلائی سکیم سیری کے لئے حکومتِ پنجاب نے سپلیمنٹری گرانٹ 7.438 ملین برائے مالی سال 2017-18 منظور کی تھی۔ تمام قواعد وضوابط مکمل ہونے کے بعد ٹھیکیدار کو 6.144 ملین کا ورک آرڈر جاری کیا گیا۔ ٹھیکیدار نے درج ذیل کام مکمل کر دیئے ہیں۔

1۔ پانی کے سورس کا کام مکمل کر دیا ہے۔

2۔ ایک عدد ٹینکی 4x4 کی سورس پر بنادی گئی ہے۔

3۔ ایک عدد حفاظتی دیوار بھی بنادی گئی ہے۔

4۔ سپرنگ سورس سے لے کر پہلے سے موجود ٹینک تک پانی کی پائپ لائن بچھادی گئی ہے۔

5۔ پمپنگ مشینری موقع پر موجود ہے۔

6۔ ایک عدد پمپ ہاؤس بنادیا گیا ہے۔

مین پائپ لائن:

1۔ پانی کی مین پائپ لائن 2½ G.I Pipe 1580 فٹ جو کہ آبادی تک بچھادی گئی ہے۔

ڈسٹری بیوشن پائپ لائنیں بچھادی گئی ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ 2½ کی جی آئی پائپ لائن 1460 فٹ بچھادی گئی ہے۔

2۔ 1½ کی جی آئی پائپ لائن 1920 فٹ بچھادی گئی ہے۔

3۔ 1" کی جی۔آئی پائپ لائن 4000 فٹ بچھادی گئی ہے۔

واپڈا کا ڈیمانڈ نوٹس 30-05-2018 کو جمع کروادیا گیا تھا۔ اس وقت تک واٹر سپلائی سکیم سیری پر 3.113 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جیسے ہی واپڈا کا کنکشن لگے گا سکیم مکمل طور پر چلادی جائے گی۔ جس سے مقامی آبادی پانی کی بنیادی سہولت سے فیض یاب ہو سکے گی۔

1۔ سکیم پر زیادہ بچت اس وجہ سے ہوئی کہ ٹینکی کے لئے جو جگہ مختص کی گئی تھی وہ جگہ نہ مل سکی پھر دوبارہ جو جگہ ٹینکی کے لئے فائنل کی گئی اُس جگہ پر ٹینکی کے ڈیزائن کے مطابق بلاسٹنگ کی ضرورت تھی لیکن وہاں پر مقامی آبادی نے بلاسٹنگ کرنے پر اعتراض کرتے ہوئے ٹینکی کا کام شروع نہ کرنے دیا۔

2۔ مین پائپ لائن کا روٹ تبدیل ہونے کی وجہ سے پائپ لائن کی لمبائی میں واضح کمی آ گئی۔

مندرجہ بالا وجوہات کی وجہ سے سکیم پر لاگت میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے جس طریقے سے کارروائی کو conduct کیا ہے۔ طے شدہ بات یہ ہے کہ تین ضمنی سوالات ہوں گے اور پہلا حق سوال کرنے والے کا ہوگا۔ اگر وہ دو سوالات کر کے ہٹ جاتا ہے تو تیسرا ضمنی سوال کوئی اور ممبر کرے گا لیکن اگر وہ ممبر تین ہی سوال کرنا چاہے تو وہ تین سوال ہی کر سکے گا۔ سوال واضح نظر آنا چاہئے آپ اُس کو monitor کر ہی رہے ہیں لیکن یہ پہلا right اُس کا ہے جس نے سوال کیا ہے اس کو مہربانی کر کے اپنی نظر میں رکھئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز ممبر کو 7-کلب روڈ چیف منسٹر ہاؤس کے اندر جانے سے روکنا

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج عاجز 12 بج کر 50 منٹ پر 7۔کلب کسی ضرورت کے تحت گیا میں نے اپنا تعارف بھی کروایا، اپنا پی پی نمبر بھی بتایا، میں نے اپنا اسمبلی کا کارڈ بھی دکھایا لیکن جب انہوں نے اپنی کتاب میں دیکھا تو شاید وہاں پر پی پی کے ساتھ (ن) لیگ لکھا ہوا تھا مجھے انکار کر دیا اور کہا گیا کہ آپ اندر نہیں جا سکتے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ میں آج 12 بج کر 50 منٹ پر وہاں گیا ہوں میں نے عملے کو بار بار اسمبلی کا کارڈ دکھایا ایک طرف تو یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ریاست مدینہ قائم کی جائے گی اور اُس کا طریق کار یہاں پر قائم کیا جائے گا کیا ریاست مدینہ کا یہ شیوا ہے کہ ایک عوامی نمائندہ، عوامی خدمت گزار جس نے اپنا کارڈ بھی دکھایا لیکن اندر نہیں جانے دیا؟

جناب سپیکر! میں آپ سے التماس کروں گا کہ اس کی انکوائری کی جائے کہ مجھے کس بناء پر اندر نہیں جانے دیا گیا، کیا 7۔کلب، وزیر اعلیٰ ہاؤس مخصوص لوگوں کے لئے ہے؟ جو عوامی خدمت گزار ہیں اُن کے لئے اُس کو بند کر دیا گیا ہے ریاست مدینہ تو یہ ہے کسی سائل کے لئے دروازہ بند نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ معزز ممبر جو کچھ فرما رہے ہیں۔ 7۔کلب آفس نہیں ہے چیف منسٹر کی رہائش گاہ ہے اور اُن کی رہائش گاہ پر وہی جا سکتا ہے جس کو ملاقات کے لئے بلایا جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 8۔کلب

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے 7۔کلب کا فرمایا ہے میں اُس کا جواب دے رہا ہوں۔۔۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 8۔کلب کا، 8۔کلب کا کہا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اب معزز ممبر میری گزارش سن لیں، جواب سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 8۔کلب گیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے 7۔کلب کا کہا تھا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 8۔کلب گیا ہوں۔ 8۔کلب کے دروازے پر گیا ہوں میں نے انہیں کہا میں 1985 سے ممبر اسمبلی منتخب ہو رہا ہوں 7۔کلب میرے علم میں نہیں تھا کہ رہائش گاہ ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چیف منسٹر آج لاہور میں موجود ہی نہیں ہیں تو یہ معزز ممبر کس کے پاس گئے تھے ان کو کس کے پاس بھیجا جاتا؟ یہ 7۔کلب گئے ہیں 7۔کلب کا فرما رہے ہیں وہ اُن کی پرائیویٹ رہائش گاہ ہے اُس میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مدینہ کی ریاست کی بات کی کیا یہ حلف دے کر کہہ سکتے ہیں کہ پچھلے دس سال میں 7۔کلب یا 8۔کلب میں ان کو کسی نے گھسنے دیا تھا؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پچھلے tenure میں کسی عوامی نمائندے کو روکا گیا ہو تو بتائیں؟ حضرت صاحب نے فرمادیا ہے کہ صرف تحریک انصاف کے ممبر جا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی دوسرا ممبر وہاں نہیں جا سکتا؟ میں 1985 سے ممبر اسمبلی چلا آرہا ہوں ایک نہیں پورا پاکستان جانتا ہے جو ممبر موٹر سائیکل پر آتا رہا ہے اس معاملہ کی انکوائری کے لئے کمیٹی بنائی جائے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس سے پہلے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر صرف ایک منٹ چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! لاہور کے اندر ہمارا ایک ثقافتی ورثہ گورنر ہاؤس ہے اس کی دیواروں کو گرایا جا رہا ہے میں اس حوالے سے محسوس کرتا ہوں کہ وہ عمارت ہمارا ثقافتی ورثہ ہے کہیں یہ نہ ہو کہ وہ کسی لیڈر کی ضد کی بھینٹ چڑھ جائے، دیواریں گرا کر یا تو عوام کے لئے اُوپن کر دیا جائے اگر یہ نہیں کرنا تو وہاں پر جنگلا لگانے کا مقصد سمجھ سے بالاتر ہے کہ آپ اُس ثقافتی بلڈنگ کی دیواریں گرا رہے ہیں کروڑوں روپے کا جنگلا وہاں پر لگا رہے ہیں اور اُس کے بعد کیا ہو گا کہ آپ درجنوں اور سینکڑوں کی تعداد میں سکیورٹی اہلکار اس کی سکیورٹی کے لئے تعینات کریں گے یہ قطعی طور پر پنجاب کے لوگوں کے لئے، اس شہر کے لوگوں کے لئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ آپ کسی جلسہ میں کسی مقام پر ضد کر بیٹھے ہیں کہ ہم نے اُس کی دیواروں کو گرانا ہے مقصد یہ تھا کہ جب

وہ دیواریں گریں گی تو یہاں کے رہنے والے لوگ جب دل چاہیں آسکتے اور جا سکتے ہیں لیکن آپ ضد پوری کرنے کے لئے دیوار گرا رہے ہیں اور جنگلا لگا رہے ہیں یہ بالکل میری سوچ سے بالاتر ہے کہ یہ کام کیوں کیا جا رہا ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اُس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات رجسٹر ہو چکی ہے آپ کو لاء منسٹر نے جواب دے دیا ہے آپ مہربانی فرما کر بیٹھ جائیں۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 21 ہے۔

رحیم یار خان میں دو بہنوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی

21: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 7۔نومبر 2018 کی خبر کے مطابق رحیم یار خان، صادق آباد کے علاقہ میں جاگیردار / وڈیروں کی جانب سے دو بہنوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعد ازاں زیادتی کا شکار لڑکیوں کو ان کے چچا نے دیگر رشتہ داروں کے ساتھ مل کر قتل کر دیا، کیا مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اس واقعہ کی تفتیش کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ

(الف) اس کا جواب یہ ہے کہ واقعہ درست ہے اور اس سلسلے میں مقدمہ نمبر 221/18 مورخہ 05-11-2018 بجرم 365/b تھانہ بھونگ درج ہو چکا ہے۔ یہ مقدمہ تین ملزمان کے خلاف درج کیا گیا جس میں ایک ملزم گرفتار ہو چکا ہے دو نے ضمانت قبل از گرفتاری کروائی ہوئی ہے جن کی آئندہ تاریخ پیشی 10-12-2018 ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے اور اس سلسلے میں مقدمہ نمبر 222/18 مورخہ 05-11-2018 بجرم 302/311/34 تھانہ بھونگ درج ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں دو ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا چکا ہے اور اس کا چالان بھی مکمل ہو چکا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ بارہا دفعہ یہاں پر ذکر ریاست مدینہ کا ہوتا ہے اور حوالہ بھی دیا جاتا ہے آپ کا تعلق بھی انہی علاقوں سے ہے۔ یہ ہمیشہ سے رہا ہے وہاں پر وڈیرے اور لوگ طاقتور ہیں اُن کی طاقت پر جب یہ پرچے درج ہو جاتے ہیں تو کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ مدعی کو اپنے اثر کے ذریعے پرچے واپس لینے کے لئے پریشرائز کرتے ہیں اور اکثر یہ روایت رہی ہے کہ اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ زیادتی بھی اُن بچیوں کے ساتھ ہوئی اور honour killing کے نام پر قتل بھی انہی کو کیا گیا۔ اس میں سب سے بڑا flaw یہ ہے کہ اکثر یہ ہوا ہے کہ زیادتی کے پرچوں میں دہشت گردی کی دفعات لگائی جاتی ہیں۔ منسٹر صاحب! یہ بھی پتا چلا ہے کہ دہشت گردی کی دفعات اس میں شامل نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش یہ تھی کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ اس میں ریاست خود مدعی بنتی تاکہ جو مدعی لوگ ہیں اُن کو طاقت ملتی اور اُن پر کوئی ناجائز پریشر نہ ڈالا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کسی کا اثر لینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ملزمان سارے گرفتار ہو چکے ہیں اور اس میں مدعی ریاست ہی ہے اور پراسیکیوشن کو ریاست ہی آگے لے کر چلے گی اور انشاءاللہ تعالیٰ قانون کے مطابق ملزموں کو قرار واقعی سزا دلائی جائے گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے آپ سے گزارش کی تھی اب میں یہاں حکومتی بنچز پر بیٹھا ہوں ہماری سیٹوں کا کوئی تعین کر دیں۔ یا اسمبلی میں بیٹھنے کی جگہ نہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! یہی بات جب میٹنگ ہوئی تھی اُس میں discuss ہو چکی ہے اب اُس کو کیوں repeat کرنا چاہتے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس کو indicate کر دیتے کم از کم میں بھی کہیں بیٹھ کر بات کر لیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! ایک بات میٹنگ میں ہو چکی ہے آپ اُس کو کیوں repeat کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! عملدرآمد ہو جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عملدرآمد ہو جائے گا آپ کی سیٹ کہاں ہے آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سیٹ ہے ہی کوئی نہیں، پتا ہی کوئی نہیں۔ سر مینوں کوئی دسے تاں پتا لگے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جس وقت سیٹ reserve ہو اگر کوئی معزز ممبر اپنی سیٹ کے بغیر بات کرے گا تو اُس کی بات سنی جائے گی اور نہ رجسٹر ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہماری ایڈوائزری کمیٹی میں یہی discussion ہوئی ہے اور یہ طے پایا ہے کہ جو پارٹی parliamentary لیڈرز کو ان کی مرضی کے مطابق سیٹ دی جائے گی۔ شاہ صاحب! آپ کی سیٹ کہاں پر allotted ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے تو پتا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں اور پھر بات کریں۔

شوگر ملیں جلد از جلد چلانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ crushing season delay ہو گیا ہے، کاشتکار بہت پریشان ہیں، جو ملیں 10۔نومبر کو چلنی تھیں اب سننے میں آ رہا ہے کہ وہ 15۔دسمبر کو چلیں گی۔ اس سے ہماری گندم کی بجائی لیٹ ہو رہی ہے اور کاشتکار بہت پریشان ہے۔ میں یہاں بات تو کر رہا ہوں لیکن ایگریکلچر منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اگر باہر ہیں تو ان کو بلا لیں کیونکہ جواب تو انہوں نے ہی دینا ہے، میں ٹھہر کر بات کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ بات پوری کرلیں یہاں وزیر قانون موجود ہیں وہ آپ کے notes لے لیں گے۔
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلے دنوں کھاد کی قیمتیں بھی غیر اعلانیہ طور پر بڑھائی گئیں اور بجلی کی قیمتوں میں بھی اضافہ کیا گیا۔ پنجاب کے کسان کا پہلے ہی بہت بُرا حال تھا اور ان چیزوں سے اس کی مزید تباہی ہو گئی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ kindly ان کے notes لے لیں۔ جی، شاہ صاحب!
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ حکومت کو حکم کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کی ruling حکم ہی ہے۔ آپ حکم دیں کہ crushing season فوراً start کیا جائے اور ایسے لوگ جن کی غلط پالیسیوں کا خمیازہ کسان بھگتتا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اس میں کوئی سٹیک ہولڈر موجود نہیں ہوتا وہاں ٹائی والا اور پینٹ کوٹ والا بابو ہماری کسانوں کی پالیسیاں بنا رہا ہوتا ہے جس کو ہمارے مسائل کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔ اس کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ کاشتکار کتنی مشکل سے اپنی زمین کو بوتا ہے، سردیوں کی طویل راتوں میں جاگ کر پانی لگاتا ہے اور اپنی فصل پروان چڑھاتا ہے۔ جب اس کی برداشت کا ٹائم آتا ہے تو اس کے فیصلے کرنے والوں کی میٹنگز ہی ختم نہیں ہوتیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دو ہفتوں سے ہم سن رہے ہیں کہ کین کمشنر کی میٹنگ ہو رہی ہے، سیکرٹری ایگریکلچر کی میٹنگ ہو رہی ہے اور فلاں کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ ملوں کے مالک ہمیشہ اقتدار میں رہتے ہیں۔ آج ان کی حکومت ہے کل جن کی حکومت تھی وہ بھی شوگر ملوں کے مالک تھے۔

جناب سپیکر! ہمارے حال پر بھی کوئی رحم کیا جائے ہم بہت نقصان میں ہیں۔ اس وقت یہ حالات ہو گئے ہیں کہ لوگوں کے پاس اپنے بچوں کی فیسیں بھی نہیں ہیں، علاج کے لئے پیسے نہیں ہیں اور لوگ بلوں کی ادائیگی کے لئے اپنے جانور فروخت کر رہے ہیں۔ آپ چھوٹے اضلاع میں جا کر کاشتکاروں کو دیکھیں کوئی سڑک پر بیٹھا ہے، کوئی ڈی سی آفس کے باہر احتجاج کر رہا ہے اور کوئی ڈی پی او آفس کے باہر احتجاج کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آج اس کا کوئی مثبت حل نکالیں ورنہ پھر ہم بھی احتجاج کی طرف ہی جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے جو ریمارکس دیئے ہیں وہ بہت ہی valid ہیں۔ وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں میرے خیال میں انہوں نے آپ کی بات نوٹ کر لی ہے اور انشاء اللہ grievances دُور کئے جائیں گے۔یہاں زیادہ تر طبقہ زمینداروں کا ہے اور زمینداروں کو اس طرح کی پریشانیاں آتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ کی طرف سے اس پر جلد از جلد جواب آ جائے گا۔

جناب تیمور علی لالی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لالی صاحب!

جناب تیمور علی لالی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ شاہ صاحب نے جو بات کی ہے میں اس کی کچھ تائید کرتا ہوں اور کچھ ان کی معلومات میں اضافہ بھی کرنا چاہتا ہوں۔ گورنمنٹ کی طرف سے جب شوگر مل مالکان کو زور دیا گیا کہ crushing season start کیا جائے تو وہ پٹیشن میں چلے گئے ہیں اور ان کو 30۔نومبر تک کا حق حاصل تھا۔ میں ان کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ کاشتکاروں کا اس وقت نقصان ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ایک اہم مسئلہ ہے کیونکہ میں خود کاشتکار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس وقت گنّے کی فصل mature ہو چکی ہے، لیٹ ہونے سے اس کا وزن کم ہو گا جس سے کاشتکار کو نقصان ہو گا۔ جب crushing season late start کیا جاتا ہے تو اس سے گندم کی بجائی کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ شوگر مل والے crushing season تاخیر سے شروع کر کے رش بڑھاتے ہیں تاکہ رش کی وجہ سے یہ من مانی کر کے گنّے کی فصل سے کٹوتی کر سکیں اور من مانی کا ریٹ دے سکیں۔ آپ بھی چونکہ اسی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کو پتا ہے کہ کاشتکار مجبور ہوتا ہے۔ جب وہ سال بھر محنت کر کے فصل تیار کرتا ہے تو مل مالکان crushing season تاخیر سے شروع کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مل مالکان کی ایک monopoly بنی ہوئی ہے گورنمنٹ کے بار بار کہنے کے باوجود انہوں نے crushing season start نہیں کیا۔ ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے گنّے کی فصل آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لالی صاحب! Next time we will make sure کہ ایگریکلچر منسٹر صاحب یہاں موجود ہوں اور آپ کے positive points اور باقی ممبران نے جو بات کی ہے ان کا جواب دیں گے۔ اس پر ہم general debate بھی کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ایک دو دن میں ہی ہو زیادہ late نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس پر پرسوں debate کی جائے گی اور ابھی بھی جو ممبران بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

اپوزیشن کے ممبران کو پنجاب ہاؤس و دیگر شہروں میں کمرے الاٹ کرنے کا مطالبہ

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں الحمد للہ تیسری بار اس معزز ہاؤس کا ممبر بنا ہوں۔ میں نے پچھلی حکومتوں میں روایت دیکھی ہے کہ پنجاب اسمبلی کا کوئی ممبر چاہے وہ ٹریژری بنچز سے ہو یا اپوزیشن سے ہو جب بھی پنجاب ہاؤس میں reservation کے لئے کوئی request بھیجتا ہے چاہے وہ اسلام آباد کے لئے ہو، راولپنڈی کے لئے ہو، کراچی کے لئے ہو یا مری کے لئے ہو تو اس کی request کو ہمیشہ honour دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس میں آج تک کبھی کوئی discrimination نہیں دیکھی لیکن اس دفعہ ہمارے اپوزیشن بنچز کے ایم پی اے صاحبان جن کو اسلام آباد یا راولپنڈی میں کوئی کام ہوتا ہے جب بھی انہیں reservation کے لئے request بھیجی تو ان کی request کو honour نہیں کیا گیا۔ کیا یہ پنجاب ہاؤس اسلام آباد، لاہور یا کراچی صرف ٹریژری بنچز کے لئے ہے؟

جناب سپیکر! ہمیں بتا دیا جائے کہ اپوزیشن بنچز سے کوئی ممبر کمپٹرولر کو request نہ بھیجے۔ کمپٹرولر صاحبان کہتے ہیں کہ ہمیں message کریں، message کے بعد کہتے ہیں کہ اپنے letter head pad پر فیکس کریں۔ یہاں جتنے بھی اپوزیشن ممبران ہیں وہ آپ کو بتائیں گے کہ ہماری کسی بھی request کو honour نہیں کیا جاتا۔ اگر ہماری entitlement ہے تو ہماری request کو honour ملنی چاہئے۔ آپ Custodian of the house ہیں اور آپ کی responsibility بنتی ہے کہ آپ اس کو make sure کریں کہ کوئی بھی ممبر جب بھی request بھیجے تو اس کو reservation ضرور ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ ہمارے معزز ممبر ہیں اور میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ اگر وہاں پر rooms available ہوتے ہیں تو پھر مل جاتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی دو تین مرتبہ یہ problem آیا کہ مجھے بھی rooms نہیں ملے کیونکہ وہاں ہمارے ممبران کے guests نے stay کیا ہوا تھا۔ ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ آپ کو اس طرح کے مسئلے در پیش نہ آئیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام ممبران تشریف رکھیں منسٹر صاحب اس کا جواب دینا چاہتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پہلے میں اپنے بھائی کو correct کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ فرمایا کہ کسی دور میں ایسا نہیں ہوا۔ میں نے بطور لیڈر آف دی اپوزیشن پچھلے tenure میں تین مرتبہ attempt کی لیکن مجھے reservation نہیں ملی اس کے بعد میں ہوٹل میں جا کر ٹھہرتا رہا ہوں۔ کمپٹرولر نے میری ٹیلیفون کال لینے سے انکار کیا۔

جناب سپیکر! آج یہ میرٹ کی بات کرتے ہیں، انہیں entitlement کا خیال آگیا ہے۔ ہم بھی یہاں اپوزیشن کے لوگ تھے لیکن اس کے باوجود جس طرح آپ نے کہا ہے، پنجاب ہاؤس میں پچھلے دور میں کیا ہوتا رہا ہے؟ آصف کرمانی اور پرویز رشید سے پانچ پانچ سال تک کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔ پنجاب ہاؤس میں ان کی فری بورڈنگ تھی، پنجاب ہاؤس میں full ان کی خوراکیں تھیں، ان کے ناشتے، چرغے اور حلوے مانڈے تھے۔ آپ جا کر دیکھیں ذرا! ہم پنجاب ہاؤس کا آڈٹ کروا رہے ہیں، 70 لاکھ روپے سے زیادہ جناب پرویز رشید کی طرف due ہیں جو وہاں فری رہ رہے تھے اور یہ جو آصف کرمانی ہے جو سپیشل اسسٹنٹ ٹو پرائم منسٹر رہے ہیں ان پر 65 لاکھ کے قریب واجبات ہیں۔ اپوزیشن کا کوئی ایک بندہ یہ بتائے کہ کیا پنجاب ہاؤس کی entitlement ہونے کے باوجود مری، راولپنڈی اور اسلام آباد کے اندر انہوں نے کبھی کسی کو accommodate کیا لیکن ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں جن کی entitlement بنتی ہے وہاں جگہ ہوگی تو ہم ضرور انہیں accommodate کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ فلاں بندے کا اتنا due ہے اس کا حق نہیں تھا تو یہاں اس ملک میں خیبر پختونخوا کے ہیلی کاپٹر کی جناب عمران خان کو entitlement نہیں تھی لیکن وہ use کرتے رہے ہیں اور آج وہ کیس کورٹ کے اندر ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ کس منہ کے ساتھ بات کرتے ہیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! یہ ہمارے سوال کا جواب دے دیں یا یہ استعفیٰ دے دیں یا میں استعفیٰ دے دوں گا۔ اگر مسلم لیگ (ن) کے درجنوں لوگ اور چیلے جن کی entitlement نہیں تھی وہاں پر سارا سارا سال پنجاب ہاؤس کے کمروں پر براجمان تھے ان کے رشتہ دار، ان کے ملازم اور وہ شاہی خاندان، ان کے ڈرائیورز اور ڈرائیوروں کی اولادیں ان کے پاس پورا پنجاب ہاؤس ہوتا تھا۔ یہ اس کا مجھے جواب دے دیں۔

جناب سپیکر! میرا چیلنج ہے کہ میں درجنوں لوگوں کے بقایاجات لاکر دوں گا جنہوں نے واجبات بھی ادا نہیں کئے، لاکھوں روپے کے واجبات ادا کئے بغیر وہ فارغ ہو گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! شکریہ

جناب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کا مائیک on کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا، میں ایک تصحیح کر دوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please, No cross talk.

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرتا ہوں، یہ میرے معزز ممبر ہیں۔ رانا صاحب اور ہم اکٹھے پچھلی اسمبلی میں بھی colleague رہے ہیں۔ پنجاب ہاؤس کے حوالے سے میں correction ضرور کروں گا شاید ان کے علم میں نہ ہو۔ یہ ایک پنجاب ہاؤس نہیں بلکہ پورے پنجاب میں جہاں کہیں بھی کوئی گورنمنٹ آفس تھا یا کوئی ریسٹ ہاؤسز تھے پچھلے پانچ سالوں میں پی ٹی آئی ممبران کا ادھر داخلہ بند تھا۔

جناب سپیکر! یہ میں آپ کو fact پر بات بتا رہا ہوں، میں نے خود رابطہ کیا ہے اور میں خود پچھلی اسمبلی میں ممبر تھا۔ یہ بات کہنا کہ یہ precedent نہیں ہے لیکن ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کا ازالہ ہونا چاہئے۔ میں یہ آپ سے گزارش کروں گا جس طرح ہمارے منسٹر میاں محمود الرشید پہلے یہ بات کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ privilege ممبر کا ہوتا ہے۔ میں اپنے دوستوں اور بھائیوں کو یاد دلاؤں کہ 18 یا 19۔ اگست 2013 کو غالباً I don't know مجھے اب یاد نہیں ہے رانا مشہود احمد خان ادھر بات کر رہے تھے تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم تمام اسمبلی کو برابر لے کر چلیں گے اور ہم تمام اپوزیشن ممبران کو برابر لے کر چلیں گے۔ DDC Committees میں بھی ساتھ رکھیں گے، ان کو privilege بھی پورا دیں گے اور ہم سب یہ کچھ کریں گے۔ اس سے پہلے میاں محمد شہباز شریف یہ دو تین دن پہلے فرما چکے تھے اور میں نے on the floor of the House یہ بات کہی تھی کہ آپ لوگ یہ ہاؤس کے floor پر کہہ رہے ہیں تو کیا یہ آپ کی commitment سمجھیں۔ رانا مشہود احمد خان اب اس وقت اسمبلی میں موجود نہیں ہیں تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہماری یہ commitment ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے جو ان کی طرف سے پچھلے پانچ سال میں ہوتی رہی ہے۔ یہ جو ہمارے ممبرز کا privilege ہے وہ equal privilege ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک نیا example set کریں۔ دل بڑا کرنا چاہئے۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! جی ہاں! یہ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں اور میں صرف دو منٹ لوں گا۔ ہمارے DPOs اور DCOs اس وقت ہماری بات نہیں سنتے تھے، ہمارے فون نہیں attend کرتے تھے لیکن وہ بات اب ختم ہو چکی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ چلیں اور اپنی ہٹ دھرمی ختم کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے 35 سال کام کیا ہے۔ اب ہم تین مہینے سے آئے ہیں اور پنجاب کی حکومت کو ابھی یہ ذہنی طور پر تسلیم نہیں کر رہے کہ تخت لاہور ٹرانسفر ہو چکا ہے اور تخت لاہور عوام کے پاس آ چکا ہے۔ یہ میرے بھائی ہیں اور میں نے خود ان کے ساتھ اپوزیشن گزاری ہے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری بہن اگر اپنی باری میں بولیں گی تو میں عرض کروں گا کہ مجھے دو منٹ بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر! میں اب اپنے اصل پوائنٹ پر آؤں گا، میں نے یہ بات کہہ دی ہے اور یہ ایک ضمناً بات چلی ہے۔ اب میں گنّے کے حوالے سے بات کروں گا کہ پچھلی دفعہ گنّے کے سیزن میں اپوزیشن کے بنچوں سے ان بھائیوں سے گزارش کرتے رہے تھے۔ یہ ایک مافیا ہے اس مافیا کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہے۔ اب اصل جو پوزیشن ہے وہ یہ ہے کہ پچھلی دفعہ 100 روپے میں گنّا خرید گیا، 100 روپے میں ہمارے کپڑے اتارے گئے اور ہم کسانوں کو ننگا کیا گیا۔ اس وقت جو ہماری گورنمنٹ کے ساتھ کسانوں کی نمائندگی کر رہا ہے اس میں ہم 180 روپے قیمت پر لڑائی کر رہے ہیں۔ اگر 180 روپے ہمارے ریٹ نہ بنے تو ہم blackmail ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اب گورنمنٹ سے میری یہ submission ہے اور یہ ایگریکلچر based صوبہ ہے اگر آپ 1948 کی طرف جائیں تو اس وقت GDP میں ایگریکلچر کا 50 فیصد سے above حصہ تھا تو اب میرے خیال میں یہ 4.5 رہ چکا ہے تو میں اتنا یہ عرض کروں گا کہ ہم CPR کو چیک کا درجہ دیں اور اگر چیک کا درجہ دے کر CPR valid نہیں ہوتی تو ایک کام ہو جائے کہ جو چیک باؤنس ہونے پر پرچے ہوتے ہیں۔ 489F کی دفعہ لگتی ہے وہ ہماری CPR پر لگا دی جائے تو کسانوں کو payment بھی صحیح ہو گی اور انشاء اللہ ملیں بھی صحیح ٹائم پر چلیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف 40 سیکنڈ لوں گی۔ ہم سارے آپس میں بہن بھائی ہیں اور اس میں کوئی دوسری بات ہی نہیں ہے۔

I made a call for reservation because I belong to Pindi and I wanted accommodation for 2 to 3 days

جناب سپیکر! مجھے انہوں نے سوال کیا اور کہا کہ آپ مسلم لیگ (ن) کی ایم پی اے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ ہاں جی which was very surprising. پھر انہوں نے کہا کہ اب آپ اس نمبر پر فون کریں۔ پھر سیکرٹری اسمبلی کے پاس فیکس گیا، میرا مطلب ہے کہ I don't want

لیکن یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے اور میں 35 سیکنڈ پر اپنی بات disrespect to anybody ختم کرنا چاہتی ہوں۔ شکریہ

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ last point of order ہے۔ اس کے بعد ایجنڈے پر آتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ضروری بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! وہ آپ کے colleague بات تو کر لیں۔

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ اگر کوئی مہمان اسمبلی کے اندر آنا چاہے تو ہمیشہ ایک دو مہمانوں کو اجازت مل جاتی تھی۔ اگر کسی کام سے یا کسی دوست سے ملنا ہے مگر آج میں نے خود request کی ہے تو انہوں نے کہا کہ (ن) لیگ والوں کے کسی مہمان کو اجازت نہیں ملے گی۔ یہ مدینہ کی ریاست ہے یا یہ بنی گالہ کی ریاست ہے؟

جناب سپیکر! یہ میں آپ سے پوچھنا چاہ رہا ہوں اور آپ مجھے یہ بتا دیں کہ کیوں اس طرح کی discrimination ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہماری طرف سے کوئی ایسے آرڈر نہیں ہیں۔

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پھر اس کی انکوائری کرائیں، پہلے معزز ممبر نے کہا کہ 8۔کلب پر گئے ہیں تو انہوں نے داخل نہیں ہونے دیا۔ 8۔کلب کسی کی ذاتی جاگیر ہے؟ یہ گورنمنٹ کا آفس ہے اور وہاں ہر بندہ جا سکتا ہے۔ اگر ہمارا کام جائز نہ ہو تو بے شک پی ٹی آئی والے نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے 8۔کلب والے matter کا جواب دے دیا ہے۔ پلیز، اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پھر ہمارے مہمانوں کو کیوں بند کیا جا رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے ریاست مدینہ اور سو دن کے ایجنڈے کی بات ہوئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے سو دن کے ایجنڈے اور

ریاست مدینہ میں کہیں یہ بھی درج ہے کہ انہوں نے چوتھے اور چھٹے سکیل کے چھوٹے چھوٹے ملازمین کو تبدیل کر کے دور دراز علاقوں میں بھیجنا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔ میں specific بات کروں گا اسی floor پر میاں محمود الرشید کھڑے ہو کر باتیں کیا کرتے تھے کہ ان کے جیتے ہوئے لوگوں کو accommodate نہیں کیا جاتا بلکہ ان سے ہارے ہوئے لوگوں کو accommodate کیا جاتا ہے۔ آج یہ ہو رہا ہے کہ ہم سے جو لوگ ہارے ہوئے ہیں وہ چوتھے اور چھٹے سکیل کے ڈرائیورز اور کانسٹیبلز کو ڈیرہ غازی خان کے لئے ٹرانسفر آرڈر تھمارہے ہیں اور کسی کو راجن پور بھیج رہے ہیں۔ کیا یہ ریاست مدینہ ہے، کیا اس ریاست مدینہ کے لئے وزیراعظم نے یہ وعدہ کیا تھا؟ آج discrimination ہو رہی ہے میں specific ہیلتھ کے شعبے کی بات کروں گا کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ساہیوال سے ایک چھٹے سکیل کے ملازم کو ڈیرہ غازی خان بھیجا گیا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں EDO اور CEO ہیلتھ سے بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس سلسلے میں کوئی تحریک التوائے کار دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! دو دن بعد ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے مجھے کہا کہ آپ سے ہارے ہوئے بندے کی خواہش پر یہ کام ہو رہا ہے۔ کیا یہ ریاست مدینہ ہے؟

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point آچکا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنی بات wind up کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جلدی کریں اور within thirty seconds اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ڈی جی/1122، ڈپٹی کمشنر ساہیوال اور CEO ہیلتھ ساہیوال کو بلا کر پوچھا جائے کہ ان بندوں کا کیا قصور ہے اور ایک direction دی جائے کہ جیسے ریاست مدینہ میں ہمارے نبی پاکؐ نے کسی سے بدلہ نہیں لیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اس سلسلے میں ایک تحریک التوائے کار لے آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ بھی کسی سے بدلہ نہ لیں اور سب کو smoothly کام کرنے دیا جائے اور نئے پاکستان کی بنیاد اچھے کاموں سے کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ direction دے کر انہیں بلالیں تو یہ آپ کی مجھ پر مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ طریق کار کے مطابق تحریک التوائے کار لے کر آئیں اس کے بعد دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! گورنر ہاؤس کی دیواریں گرانے کے حوالے سے جو بات raise کی گئی تھی اس پر معزز وزیر قانون نے جواب نہیں دیا۔ 1885 کے Historical Buildings Act کے مطابق heritage buildings گرانے کی اجازت لینا پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا حکومت نے اجازت لی ہے؟ اور اس پر کتنا بجٹ لگ رہا ہے؟ ہماری اطلاع کے مطابق اس جنگلے پر چھ کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ مزید برآں کیا یہ بجٹ فیڈرل گورنمنٹ دے رہی ہے یا صوبائی گورنمنٹ دے رہی ہے۔ لاء منسٹر صاحب اس پر highlight کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ذرا ان سے بھی پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ لاہور کی گیارہ historical sites تھیں جو انہوں نے اورنج لائن ٹرین کے لئے کھدائی کر کے ختم کیں انہوں نے یہ سب کچھ Antiquities Act کے خلاف کیا جس پر سپریم کورٹ کو action لے کر کام رکوانا پڑا۔ ذرا یہ اس Antiquities Act کے متعلق بھی ہمیں تھوڑا سا بتاتے چلیں۔ اس بارے میں جب شہباز شریف سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نئی historical sites بنا دیں گے۔ محترمہ جو گورنر ہاؤس کے متعلق بات کر رہی ہیں میں اس سلسلے میں عرض کرتی ہوں کہ پاکستان میں جتنے بھی گورنر ہاؤسز ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، اب ہم تحاریک التوائے کار کی طرف آتے ہیں۔

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! میں اقلیتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ کرسمس کا سیزن ہے جس کے لئے فیڈرل گورنمنٹ نے پورے پاکستان میں 26-دسمبر کو چھٹی کا اعلان کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ بھی 26-دسمبر کو چھٹی کا اعلان کرے اور سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اقلیتوں کے چرچز، مندر اور گوردواروں کی repairing اور maintenance کے لئے بجٹ وقف کیا جائے تاکہ اقلیتیں بھی سرخرو ہو سکیں اور ان کے کام ہو سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ جناب محمد رضوان کی تحریک التوائے کار ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Please be seated. دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اور نماز مغرب کا وقت بھی ہو گیا ہے لہٰذا پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے
اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)
(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 40
کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! آپ سب اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔

The House is adjourned to meet on Tuesday the 4th December 2018 at 11:00 clock morning. Thank you

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

منگل،4۔دسمبر2018

(یوم الثلاثہ،25۔ربیع الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 2

63

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، آبپاشی اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ راجہ یاور کمال خان:
سردار فاروق امان اللہ دریشک:
سردار احمد علی خان دریشک:
محترمہ سبین گل خان:

پنجاب کی 17 فیصد عوام ٹائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔ٹائلٹ سے محروم علاقوں میں راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سر فہرست ہیں جہاں تقریباً 40 فیصد سے بھی زیادہ عوام اس سہولت سے محروم ہیں۔
یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب بھر کے عوام کو بالخصوص دیہی عوام کو یہ سہولت فراہم کرنے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

2۔ سیدہ زہرا نقوی:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں گلی محلوں، ٹریفک سگنلز اور چوراہوں پر بھیک مانگنے والے افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

3۔ جناب ساجد احمد خان:

یہ ایوان صوبائی اسمبلی پنجاب کی 90 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں محفل عید میلادالنبیؐ منعقد کرنے پر اظہار مسرت کرتا ہے اور اس مبارک محفل کے انعقاد کا آغاز کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویز الٰہی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔یہ ایوان اس یقین کا اظہار بھی کرتا ہے کہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

64

4۔	محترمہ حناپرویزبٹ:	اس ایوان کی رائے ہے کہ سموگ سے بچاؤ کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں نیزاس حوالے سے آگاہی مہم چلائی جائے۔
5۔	سید یاور عباس بخاری: جناب محمد ندیم قریشی: محترمہ شاہدہ احمد: محترمہ ساجدہ بیگم:	یہ ایوان عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21-ارب روپے مختص کرنے پر موجودہ حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس پراجیکٹ سے متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ مالی سال کے اختتام تک اس مختص شدہ رقم کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ اس کے ثمرات پنجاب کی عوام تک پہنچ سکیں۔

65

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

منگل، 4-دسمبر 2018

(یوم الثلاثہ، 25-ربیع الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 12 بج کر 9 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ ٱسۡمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلۡ
تُؤۡثِرُونَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا ﴿١٦﴾ وَٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰٓ ﴿١٧﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَفِي ٱلصُّحُفِ ٱلۡأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

سُوۡرَةُ الأعلی آیات14تا19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا (15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے(18) (یعنی) ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں(19)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لمحہ لمحہ شمار کرتے ہیں
آپؐ کا انتظار کرتے ہیں
اس پہ راضی خدا کی ذات ہوئی
مصطفیؐ سے جو پیار کرتے ہیں
میں خطا بار بار کرتا ہوں
وہ کرم بار بار کرتے ہیں
ان کے غم میں ظہوری چین ملے
چارہ گر بے قرار کرتے ہیں

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ، آبپاشی اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ، آبپاشی اور زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 14 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گندم کے بیج کی مفت فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*14: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں گندم کی پیداوار میں اضافہ کے لئے مفت بیج کی فراہمی کے بارے میں کوئی پالیسی موجود ہے تو سال 17-2016 میں کتنے کسان اس سے مستفید ہوئے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

پنجاب میں زیادہ تر کاشتکار کم رقبہ والے اور غریب ہیں جو کہ گندم کی نئی اقسام کا تصدیق شدہ اور اچھی کوالٹی کا بیج خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے بلکہ اپنا گھریلو بیج ہی کاشت کرتے ہیں جو پیداوار اور کوالٹی کے لحاظ سے بہتر نہیں ہوتا۔ اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے 16-2015 میں حکومت پنجاب، محکمہ زراعت (توسیع) نے پنجاب میں تصدیق شدہ اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی گندم کی نئی اقسام کا تصدیق شدہ بیج قرعہ اندازی کے ذریعے کاشتکاروں میں مفت تقسیم کرنے کا پروگرام شروع کیا جس کے تحت 17-2016 میں گندم کے بیج کے 50 کلوگرام والے 98 ہزار 159 تھیلے بذریعہ قرعہ اندازی 2 تھیلے فی کاشتکار پنجاب کے تمام اضلاع کے تمام گاؤں کے 57 ہزار 260 کاشتکاروں میں تقسیم کئے گئے۔

سال 15-2014 میں پنجاب میں گندم کی اوسط پیداوار 29.95 من فی ایکڑ تھی جبکہ دیگر اقدامات اور اس پروگرام کی بدولت سال 16-2015 میں 30.62 من فی ایکڑ اور سال 17-2016 میں 33.31 من فی ایکڑ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرے دو تین ضمنی سوالات ہیں لیکن میں اس چیز کی وضاحت منسٹر صاحب سے چاہوں گا کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ 17-2016 میں ایک کاشتکار کو دو تھیلے فی کس دیئے گئے تھے جس کی وجہ سے گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اچھا خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا اور بہت بڑی تعداد میں گندم کے بیج کے 50 کلو گرام کے تھیلے تقسیم کئے گئے ہیں۔ مجھے جو انفارمیشن دی گئی ہے اسی کے مطابق 57260 کاشتکاروں میں یہ تھیلے تقسیم کئے گئے ہیں تو اگر میں اس کو 2 سے multiply کرتا ہوں تو میرے سامنے ایک لاکھ 14520 تھیلے کی figure آتی ہے جبکہ یہاں دی گئی انفارمیشن کے مطابق 98160 تھیلے تقسیم ہوئے۔ 16360 تھیلے کہاں گئے کیونکہ وہ اس تحریری جواب میں نہیں بتائے گئے اور ایک جگہ پر بتایا گیا ہے کہ 98 ہزار تھیلے دو تھیلے فی کاشتکار کے حساب سے تقسیم ہوئے ہیں تو یہ باقی تھیلے کہاں گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جو تھیلے تقسیم ہوئے ہیں وہ میرٹ پر تقسیم ہوئے ہیں۔ اس وقت اس حوالے سے ایک کمیٹی بنتی تھی جس کے لئے ہر گاؤں کی مسجد میں اعلان ہوتا تھا جس میں امام صاحب، ایگریکلچر فیلڈ اسسٹنٹ، زمیندار اور پٹواری قرعہ اندازی کے ذریعے بیج کے تھیلے تقسیم کرتے تھے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر جو فرما رہے ہیں کہ 16 ہزار تھیلے کم ہیں تو ان کے تخمینے میں فرق ہے کیونکہ 57 ہزار سے زائد کاشتکاروں میں میرٹ پر یہ تھیلے تقسیم ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں حساب لگانے میں کوئی فرق آ رہا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ابھی دیکھ لیں کہ 57260 کو اگر 2 سے multiply کریں تو ایک لاکھ 14520 تھیلے بنتے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جو ہمارا آبپاشی والا علاقہ ہے وہاں پر دو تھیلے فی کاشتکار تقسیم ہوتے ہیں اور بارانی علاقے میں ایک تھیلہ فی کاشتکار تقسیم ہوتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں کسی تفصیل میں نہیں جارہا بلکہ جو مجھے جواب دیا گیا ہے اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ دو تھیلے فی کاشتکار تقسیم ہوئے ہیں تو 57260 کو 2 سے multiply کریں تو ایک لاکھ 14520 تھیلے بنتے ہیں جبکہ جواب میں ہے کہ 98 ہزار تھیلے ہم نے کاشتکاروں کو دیئے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! معزز ممبر کو شاید سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ میں عرض کر رہا ہوں کہ دو تھیلے فی کاشتکار آبپاشی والے علاقے کے لئے اور ایک تھیلہ فی کاشتکار بارانی علاقے کے لئے ہے اور اگر اس کی calculation کریں تو 98 ہزار figure بنتی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! دو تھیلوں کو 57260 سے multiply کر کے اس کا جواب منسٹر صاحب دے دیں کہ کتنے تھیلے بنتے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! معزز ممبر اسے صرف ایک مسئلہ بنا رہے ہیں۔۔۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! نہیں کوئی مسئلہ نہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 12 کروڑ عوام کا ہے اور یہاں پر محکمہ کی طرف سے آیا ہوا تحریری جواب سرے سے غلط ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر detail چاہئے تو ان کو دے دیتے ہیں۔۔۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھے detail نہیں چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ معزز ممبر کو detail دے دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں detail نہیں مانگ رہا مجھے جو جواب دیا گیا ہے اُس میں بتایا گیا ہے کہ دو تھیلے فی کاشتکار تقسیم ہوئے ہیں۔ یہاں پر 57 ہزار 208 کاشتکاروں کو یہ تقسیم کئے ہیں یہ ایک لاکھ 14 ہزار بنتے ہیں مگر انہوں نے بتایا ہوا کہ 98 ہزار تقسیم کئے ہیں۔

جنابب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کے اپنے جواب کے اندر 16 ہزار تھیلوں کی کمی ہے جو جواب انہوں نے دیا ہے وہ تھیلے کدھر گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتا رہا ہوں بارانی علاقوں کے لئے ایک تھیلا دیا گیا 2 تھیلے نہیں دیئے گئے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پھر جو جواب دیا گیا ہے یہ غلط تصور کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ مہربانی کر کے معزز ممبر کو details provide کر دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں detail نہیں مانگ رہا آپ سمجھ لیں یہ آج تیسری دفعہ ہونے جا رہا ہے۔ اسمبلی کے اندر پہلے بھی جس دن سوال و جواب کا دن تھا اُس میں بھی منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا جو میں جواب دے رہا ہوں وہ ٹھیک ہے اور جو آپ کے پاس printed ہے وہ غلط ہے۔ اُس کے بعد کل معزز وزیر میاں محمود الرشید نے بڑی عقل مندی کا ثبوت دیا انہوں نے خود ہی accept کر لیا کہ جواب غلط ہے آپ نے سوال pending فرما دیا۔ آج پھر یہاں پر سراسر غلط جواب آیا ہے اُس کی کوئی ذمہ داری لینے کے لئے تیار بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! kindly آپ اس چیز کو چیک کر لیں اور جناب نصیر احمد کی بات کچھ نہ کچھ حد تک درست ہے۔ منسٹر صاحب! آپ کے محکمہ والے ایوان میں موجود ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہیں چاہئے وہ نوٹس لے لیں اور آپ کو proper طریقے سے اس پر prepare کریں تاکہ آئندہ کوئی مسئلہ نہ آئے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر صاحب! اس سوال کو pending کر دیں؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے آپ کی بات کو پورا honour کیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری حضرات بیٹھے ہیں میں نے انہیں کہہ دیا ہے اس کو نوٹ کر لیں۔ اس سوال کو ہم نے pending کر دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ نے درست فیصلہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ next time نہیں ہوگا we will make sure آپ کو proper answer ملے گا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر next time اس طرح ہو تو میری آپ سے گزارش ہے اس کو باقاعدہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ ایوان کا وقت ضائع نہ ہو اور کاشتکار جن کی یہ امانت ہے اُن کو یہ امانت اُن کے گھروں تک پہنچائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی درستی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اب یہ سوال pending ہو گیا ہے آپ بیٹھ جائیں۔ شکریہ۔ جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 99 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ کے زیر انتظام مویشی فارموں کے نام اور ریسرچ ورک سے متعلقہ تفصیلات

*99: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کی طرف سے کتنے فارم موجود ہیں، ان کے نام، قیام اور مقامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ فارموں میں ریسرچ ورک بھی کیا جاتا ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ پرائیویٹ فارموں کے قیام کے لئے پرائیویٹ لوگوں کو بھی کوئی سہولت اور معاونت فراہم کرتا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کے 20 فارم ہیں ان کے نام، قیام اور مقامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! مذکورہ فارموں میں تعلیمی ادارے اور محکمہ لائیوسٹاک ریسرچ کرتا ہے فارموں میں اینیمل بریڈنگ، نیوٹریشن، لائیوسٹاک مینجمنٹ اور میڈیسن جیسے عنوانات پر ریسرچ کی جاتی ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ پرائیویٹ فارموں کے قیام کے لئے تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔ محکمہ فزیبلٹی، خوراک، بریڈ اور ادویات و بیماریوں کے بارے میں معاونت کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! جز(الف) میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کے 20 فارم ہیں تو آپ کی وساطت سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ کے اندر جو 20 فارم ہیں یہ صوبہ کے لوگوں کی جو دودھ اور گوشت کی ضروریات ہیں اُن کو کتنے فیصد پورا کرتے ہیں اور جو باقی ماندہ ہیں کس طرح سے محکمہ نے اُس کا بندوبست کیا ہے کہ وہ صوبہ کے لوگوں کے لئے دودھ اور گوشت کی پیداوار کو یقینی بنایا جا سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ جو فارم ہیں یہ صوبہ کے لوگوں کے دودھ اور گوشت کی ضرورت پورا کرنے کے لئے نہیں ہیں یہ تجرباتی اور ریسرچ فارم ہیں یہاں پر experiment کیا جاتا ہیں اگر ہم اس کی شرح نکالیں گے تو 00001. کچھ اس طرح نکلے گی۔ یہاں پر تجربہ کیا جاتا ہے اور پھر باہر انفارمیشن disseminate ذمہ داروں کو کی جاتی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! ابھی اگلا سوال نہیں ابھی تو اسی سوال پر بات ہو گی اگر جز(الف) دیکھیں تو اس میں پوچھا گیا ہے صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کی طرف سے کتنے فارم موجود ہیں ان کا کام دودھ کی پیداوار کو بڑھانا اور گوشت کی پیداوار کو بڑھانا ہے تاکہ صوبہ کے اندر جو رہنے والے لوگ ہیں اُن کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے تو یہ محکمہ کی ذمہ داری ہے۔ محکمہ کا تو کام ہی یہ ہے کہ وہ پبلک کو facilitate کریں یہ دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھا کر محکمے کی اور عوام کی ضروریات کو کس طرح سے پورا کرتے ہیں چونکہ ultimately تو یہ محکمہ کی ہی ذمہ داری ہے کسی نے باہر سے آکر تو اس کو پورا نہیں کرنا اس سلسلے میں منسٹر صاحب ذرا وضاحت فرما دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میری گزارش ہے جس طرح ایگریکلچر یونیورسٹی ہے، ایگریکلچر کے ریسرچ فارمز ہیں وہاں پر گندم کا بیج بنایا جاتا ہے پھر وہ بیج زمینداروں کو دیا جاتا ہے۔ زمیندار اُس بیج کو multiply کرتے ہیں کھیتوں میں بیج لگاتے ہیں پیداوار کو بڑھاتے ہیں تو جو معزز ممبر کا سوال ہے سرکاری فارموں کا مقصد گوشت یا دودھ باقاعدہ بنانا، بیچنا اور مارکیٹ میں سپلائی کرنا نہیں ہے اُن کا مقصد جو لوگ اس شعبے سے منسلک ہیں اُن کو بہترین نسل کے جانور میسر کرنا ہے تاکہ وہ اس سے استفادہ کر سکیں اور صوبے اور ملکی ضرورت کو پورا کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اگر محکمہ اس طرح سے اپنی جان چھڑائے گا تو پھر جو صوبہ کے لوگوں کی ضروریات ہیں وہ کس نے پوری کرنی ہے؟ یہ تو حکومت وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے آپ کو clear بتا دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! clear نہیں ہے وہ تو زراعت پر لے گئے ہیں کہ وہ بیج تیار کرتے ہیں، یہاں پر بیج کی بات نہیں ہو رہی، یہاں پر تو دودھ اور گوشت کی بات ہو رہی ہے تو دودھ اور گوشت کے حوالے سے بات کریں بیج کی بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے دودھ اور گوشت کے بارے میں آپ کو بتایا ہے شاید آپ نے سنا نہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے بالکل سنا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں نے زراعت کی مثال دی ہے معزز ممبر سمجھیں کہ اگر اچھا semen فارم پر میسر ہو گا اور جناب کی کوئی اچھی قیمتی گائے ہے اُس کو ہم artificially inseminate کر دیں گے تو آپ کی گائے ماشاءاللہ اچھا دودھ دینے لگ جائے گی پھر جناب وہ دودھ بیچیں گے، ملک کے لوگ پئیں گے جناب بھی خوشحال ہوں گے اور علاقے اور محکمے کی نیک نامی بھی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں تو اپنی بات نہیں کر رہا کہ میری گائے دودھ دینے لگ جائے گی میں تو پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! معزز ممبر جیسے جتنے گائے والے لوگ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کی گائے کے بارے میں مثال دی ہے۔ اب تشریف رکھیں۔ جی، اگلا سوال۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ابھی تو ایک سوال ہی ہوا ہے۔ ایک جز پر ہی بات ہوئی ہے ابھی تو آگے بات ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے تین ضمنی سوال کر لئے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ابھی تو ایک ہی ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ایک اور ضمنی سوال کر لیں last one

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں ارشاد فرمایا ہے کہ جی، ہاں! مذکورہ فارموں میں تعلیمی ادارے اور محکمہ لائیو سٹاک ریسرچ کرتا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تعلیمی اداروں سے کیا مراد ہے، جو پبلک سیکٹر کے تعلیمی ادارے ہیں یہ وہ ریسرچ کرتے ہیں یا جو پرائیویٹ سیکٹر کے تعلیمی ادارے ہیں وہ بھی ریسرچ کرتے ہیں اور پھر جب ریسرچ کی جاتی ہے تو اس پر اخراجات بھی اُٹھتے ہیں تو وہ اخراجات کون ادا کرتا ہے، کیا محکمہ اُن سے کوئی اخراجات لیتا ہے اور اگر لیتا ہے تو گزشتہ سال کے اندر کتنی انکم محکمہ کو حاصل ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جو ریسرچ کے متعلق بات ہے اس میں میری گزارش ہے کہ ہماری محکمہ لائیو سٹاک کی ایک یونیورسٹی ہے جس کا نام University of Veterinary Sciences ہے اس کے سٹوڈنٹس ریسرچ کرتے ہیں اور جو محکمہ کے افسران ہیں وہ ان فارمز پر مختلف ریسرچ کرتے ہیں۔ ہمارے محکمے میں جو تمام ڈاکٹرز ہیں وہ Veterinary University کے پڑھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جو معزز ممبر پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس کے اخراجات کیا ہوئے ہیں تو اس سوال میں detail پوچھی ہی نہیں گئی وہ میں مکمل ان کے ساتھ شیئر کر سکتا ہوں اگر نیا سوال کرنا چاہیں تو اُس شکل میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اُن کے کہنے کا مقصد تھا وہ اخراجات bear کون کرتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اگر یونیورسٹی ریسرچ کرے گی تو وہ bear کرے گی اگر حکومت پنجاب ریسرچ کرے گی تو وہ bear کرے گی بجٹ کے اندر انہیں allocate کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ clear نہیں کیا گیا کہ کون اخراجات برداشت کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا تو دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! وہ ایک اندازہ بتا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس سلسلے میں ایک نیا سوال دیں اور اُس کی detail آپ کو منسٹر صاحب دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ تعلیمی ادارے ریسرچ کرواتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اسی سے related ہے ویسے آپ custodian ہیں جیسے آپ کا حکم ہے سر آنکھوں پر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ kindly ایک fresh question دے دیں۔ آپ کا بہت شکریہ جی، اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 119 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے ڈیم سے متعلقہ تفصیلات

*119: جناب نصیر احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے کون کون سے بڑے مقامات یا ڈیم موجود ہیں؟

(ب) پانی کے ذخائر بڑھانے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی گئی ہے وضاحت کریں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف)

1۔ پاکستان میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے درج ذیل بڑے ڈیم موجود ہیں:

Name of Dam	Design live storage Capacity (MAF)	Existing live storage capacity (MAF)	%age reduction in capacity
Terbela Dam	9.3	6.0	35 percent
Mangla Dam	7.75	7.39	One percent
Chesma	0.9	0.3	67 percent

2۔ صوبہ پنجاب میں سمال ڈیمز آرگنائزیشن کے تحت اب تک 58 سمال ڈیمز مکمل ہو چکے ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں پانی کے ذخائر بڑھانے کے لئے بڑے ڈیمز کی منصوبہ بندی وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے تاہم آٹھ سمال ڈیمز، سمال ڈیمز آرگنائزیشن کی نگرانی میں زیر تعمیر ہیں جن کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سوال صوبوں میں پانی کے ذخائر کے حوالے سے ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ پورے پاکستان کا بڑا حساس issue ہے اس پر وزیر اعظم پاکستان اور معزز چیف جسٹس سپریم کورٹ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر فرد کی اس حساس issue کے ساتھ دلچسپی بھی ہے اور اُس پر گہری نظر بھی رکھے ہوئے ہے اب جب یہ سوال آتے ہیں تو بنیادی مقصد یہی ہے کہ جن معاملات پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے ہم اُن پر گہری نظر بھی رکھیں اور اس ہاؤس میں ان پر سیر حاصل گفتگو بھی ہو۔

جناب سپیکر! میرے پاس اس پر بحث کرنے کے لئے انفارمیشن کے دو ذرائع ہیں۔ ایک ذریعہ وہ ہے جو اسمبلی کے اندر جواب دیا جاتا ہے اور دوسرا ان کی official website ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ صوبے میں اب تک کتنے ڈیمز مکمل ہو چکے ہیں؟ مجھے جواب دیا گیا کہ صوبہ پنجاب میں سمال ڈیمز آرگنائزیشن کے تحت اب تک 58 سمال ڈیمز مکمل ہو چکے ہیں۔ اس پر مزید

تحقیق کرنے کے لئے میں نے جب official website open کی جو دس دن پہلے update کی گئی تھی تو اس میں یہ انفارمیشن دی گئی ہے کہ پنجاب کے اندر ابھی 12 ڈیمز بنے ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں آپ کے اِس جواب کو درست تصور کروں جو یہاں اسمبلی میں دیا گیا ہے یا سرکاری ویب سائٹ کی دی گئی معلومات کو درست تصور کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے گزارش ہے کہ یہ اسی لکھے ہوئے جواب کو درست تصور کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے comments چاہوں گا کہ اتنا بڑا source جو انہوں نے چند دن پہلے update کیا ہے وہاں 12 ڈیمز ہیں اور انہوں نے کس قدر آسانی کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ آفیشل ویب سائٹ کو جھوٹ تصور کیا جائے اور اس ایوان میں دیئے گئے جواب کو ٹھیک تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں اپنے اگلے سوال پر جاؤں مجھے اس چیز کا جواب چاہئے کہ کیا وہ اس ویب سائٹ کو disown کرتے ہیں، کیا یہ ویب سائٹ اس محکمے کی نہیں ہے اگر یہ اس محکمے کی ہے تو اس کی مکمل انکوائری کی جانی چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! معزز ممبر کے دوسرے ضمنی سوال کا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ویب سائٹ updated نہ ہو لیکن جو august House میں جواب آتا ہے وہ updated ہوتا ہے لہٰذا یہی جواب صحیح ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرا دوسرا ضمنی سوال نہیں ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ اس کو مذاق میں نہ لیا جائے کیونکہ یہ ایک سنجیدہ issue ہے یہ جس سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسے نہ کریں Please order in the House

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سرکاری ویب سائٹ ہے جس سے یہ بالکل قطع تعلقی کا اظہار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس پر proper inquiry کی جائے کہ جب اس ایوان کے اندر جواب آتا ہے تو اس میں 58 ڈیمز ہیں اور جب portal میں جایا جاتا ہے تو وہاں 12 ڈیمز ہیں یہ 46 ڈیموں کا فرق ہے۔ یہ اس ایوان کے ساتھ مذاق کیا جارہا ہے اور 12 کروڑ لوگوں کے ساتھ مذاق کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کو چلانے والے لوگ کیا پاکستان سے کہیں باہر بیٹھے ہیں؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ ویب سائٹ پر جو انفارمیشن دی جاتی ہے وہ update نہیں کی جاتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ منسٹری کو اس چیز میں seriously دیکھنا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن وآبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر کی میرے دل میں بہت قدر اور عزت ہے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک نئی ویب سائٹ بھی بنائی جارہی ہے۔ انہوں نے صوبہ میں پانی کے ذخیرہ جات کے بارے میں پوچھا تھا لیکن میں انہیں وہ چیزیں بھی بتانا چاہتا ہوں جو انہوں نے نہیں پوچھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی تھوڑی detail دے دیں۔ نصیر احمد صاحب! آپ ذرا بیٹھ جائیں اور ان سے details لینے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن وآبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چونکہ ان کے تینوں سوال مکمل ہو چکے ہیں اور یہ اپنا حق کھو چکے ہیں لیکن میں پھر بھی ان کو ساری detail بتاتا ہوں۔ جز (الف) میں پوچھا تھا کہ صوبہ میں پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے کون کون سے بڑے مقامات پر ڈیم موجود ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے جو بڑے ڈیم کا پوچھا ہے وہ تربیلا ڈیم، منگلا ڈیم اور چشمہ بیراج ہے۔ ہم نے اس کی تفصیل ملین، ایکڑ فٹ کے حساب سے بھی دے دی ہے۔ ہم نے اس کی existing live storage بھی بتا دی گئی ہے اور جتنی percentage reduction ہے وہ بھی بتا دی گئی ہے۔ یہ صرف انفارمیشن کے لئے ہے ویسے یہ ہمارے purview میں نہیں آتا۔ یہ واپڈا کے پاس ہے لیکن چونکہ انہوں نے سوال کیا ہے اس لئے ہم نے ان کی convenience کے لئے جواب پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا سوال سمال ڈیمز کے بارے میں ہے وہ 58 ہیں۔ اگر یہ چیلنج کرتے ہیں کہ یہ جواب مکمل نہیں ہے تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جواب ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہوا ہے یہ

مکمل ہے اور ہم ان کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ایک سوال جو انہوں نے نہیں پوچھا لیکن میں پھر بھی بتا رہا ہوں۔ درج ذیل ڈیمز کے PC-1 منظور ہو چکے ہیں اور ان پر بہت جلد کام شروع ہو جائے گا۔

1۔ دَدو چا ڈیم تحصیل و ضلع راولپنڈی

2۔ پپن ڈیم تحصیل و ضلع راولپنڈی

درج ذیل ڈیمز اگلے پانچ سالوں میں بنانے کا ارادہ ہے۔

1۔ لاوا ڈیم، تحصیل لاوا چکوال

2۔ بگڑالا ڈیم، تحصیل سوہاوا ضلع جہلم

3۔ ماڑی ڈیم، تحصیل فتح جھنگ ضلع اٹک

4۔ لونڈا میرا ڈیم، تحصیل و ضلع راولپنڈی

5۔ چراغ ڈیم، تحصیل و ضلع اسلام آباد۔

جناب سپیکر! جو معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے محکمہ نے اس سے زیادہ جواب دیا ہے۔ میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور معزز ممبر کا بھی مشکور ہوں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے اسے خود ہی تین سوال بنا دیئے ہیں میں تو پہلے سوال سے آگے گیا ہی نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر احمد صاحب! منسٹر صاحب نے بڑی detail سے جواب دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں تو detail میں جا ہی نہیں رہا، میری گزارش سن لیں۔ابھی ہمارے سمال ڈیمز راولپنڈی، اٹک اور جہلم کو پانی دے رہے ہیں اور لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں آبادی ان سے پانی حاصل کرتی ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کیا مجھے ہر مرتبہ ان ڈیمز پر بحث کرنے کے لئے پورا سال انتظار کرنا پڑے گا؟ میرے پاس ایک source of information ہے جس کو منسٹر صاحب نے own ہی نہیں کیا اور وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ update ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اتنی بحث ہونے کے بعد اس کا نتیجہ یہ تو ضرور نکلنا چاہئے کہ جنہوں نے یہاں پر غلط انفارمیشن دی ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ چلیں، ان کی بات مان لیتے ہیں کہ چھ مہینے گزرنے کے بعد بھی ابھی تک اس کو update نہیں کیا حالانکہ انہوں

نے دس دن پہلے update کیا ہے۔ کیا اس پر انکوائری نہیں ہونی چاہئے کہ دس دن پہلے جو ویب سائٹ کو update کر رہے ہیں وہ اس پر 12 ڈیمز لکھ رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اس غلط جواب کو justify کرنے کی بجائے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے یہ ضرور پوچھیں کہ اسمبلی میں جواب آنے سے پہلے ویب سائٹ پر اس کو update کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ ایک تو انہوں نے کہا کہ میرے تین سوال نہیں ہوئے۔ میں ہر سوال کے ساتھ بولتا رہا ہوں کہ یہ پہلا سوال ہے، یہ دوسرا سوال ہے اور یہ تیسرا سوال ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہر سوال کا جواب دیا ہے یہاں پر ریکارڈ موجود ہے اس کو چلا لیں آپ کو پتا چل جائے گا کہ میں ہر سوال کے ساتھ بولتا رہا ہوں کہ میں معزز ممبر کے دوسرے اور تیسرے سوال کا جواب دے رہا ہوں۔ یہ غلط کہہ رہے ہیں کہ محکمہ نے صحیح جواب نہیں دیا ہے۔ میں ان کا چیلنج قبول کرتا ہوں، میں ان کے ساتھ محکمے کو بٹھاؤں گا اگر محکمہ غلط ثابت ہوا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! چیلنج ہو چکا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پھر میری گزارش ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے اور exact information کے ساتھ اس کا جواب دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ pending نہیں ہوگا جو سوال آپ کا relevant تھا اس کو میں نے pending کر دیا ہے لیکن اس سوال کی پوری detail دے دی گئی ہے۔ اگر آپ مزید انفارمیشن چاہتے ہیں تو وزیر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں اس میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! بیٹھ جائیں میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔ شکریہ

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اس سے relevant بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال میں جو پانی کے ذخائر بڑھانے کے لئے پوچھا گیا تھا اور اس کی جو detail آئی ہے اس سے فاضل ممبر مطمئن نہیں ہوئے لیکن اس سے relevant بات یہ ہے کہ ---

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں پانی کی بہت shortage ہے اور نہری پانی کو بار بار rotation programme میں لایا جاتا ہے۔ یہ پانی جب جہلم سے نکلتا ہے تو ہیڈ رسول پر آتا ہے وہاں پانی روک لیا جاتا ہے اور کئی کئی مہینوں تک کے لئے نہریں بند کر دی جاتی ہیں۔ اس میں منڈی بہاؤالدین، سرگودھا، جھنگ اور خاص طور پر فیصل آباد کے اضلاع میں نہروں کو کئی کئی مہینے اور کئی کئی ہفتے بند رکھا جاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے اور اس وقت ہم پانی کو rotation programme میں لا رہے ہیں۔ جب یہ rotation programme بنتا ہے تو اس میں ایک discrimination کی جاتی ہے جس کو میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں محکمہ بھی بیٹھا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ سوال کریں، آپ نے تقریر شروع کر دی ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں تقریر نہیں کر رہا ہوں بلکہ بہت اہم بات کر رہا ہوں کیونکہ زمیندار بہت پریشان ہیں اور 60 فیصد زمینداروں نے صرف اس rotation programme کی وجہ سے ابھی تک گندم کاشت نہیں کی۔ اس پروگرام میں یہ ہوتا ہے کہ brackish line area کو پانی نہیں دیا جاتا، جہاں sweet water zone ہے وہاں پانی فراہم کیا جاتا ہے حالانکہ وہاں پہلے ہی زمین میں اچھا پانی موجود ہوتا ہے اور لوگ اپنی cultivation زمینی پانی سے کر سکتے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ discrimination کیوں ہو رہی ہے اور brackish line area کو کیوں edge نہیں دیا جاتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے یہ fresh question بنتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ اس بارے میں fresh question کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بھی موجود ہیں اور محکمہ بھی موجود ہے یہ بڑا اہم issue ہے اس وقت پنجاب کے زمیندار بڑے پریشان ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا مائیک بند کر دیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پنجاب کے اکثر علاقوں میں ابھی تک گندم کی کاشت نہیں ہو سکی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ Thank you very much. اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 79 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت کا کسانوں کو ڈی اے پی کھاد کی مد میں سبسڈی دینے سے متعلقہ تفصیلات

*79: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت از راہِ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت صوبہ کے کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے سبسڈی دیتی ہے اگر ہاں تو یہ سبسڈی کس کس مد میں دی جاتی ہے؟

(ب) کیا کھاد کی مد میں بھی حکومت کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے؟

(ج) اس وقت ڈی اے پی کھاد کی فی بوری کھاد جنوبی پنجاب، وسطی پنجاب اور شمالی و بارانی پنجاب کے اضلاع میں اس کا کنٹرول ریٹ کیا ہے اور مارکیٹ میں کس قیمت پر دستیاب ہے؟

(د) حکومت نے سبسڈی کی مد میں سال 17-2016 اور 18-2017 میں کتنی رقم ضلع وار فراہم کی، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی، ہاں! حکومت صوبہ کے کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے درج ذیل مدات میں سبسڈی دیتی ہے۔

1۔ کھاد، بیج اور زرعی مشینری۔

2۔ پوٹھوہار اور بارانی علاقے میں پانی اور زمینی وسائل کا تحفظ۔

3۔ نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی اور پہلے سے اصلاح شدہ کھالہ جات کی اضافی پختگی۔

4۔ غیر نہری علاقہ جات میں ٹیوب ویلوں اور دوسرے ذرائع آبی کی اصلاح و پختگی۔
5۔ ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی تنصیب اور اس کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی۔
6۔ غیر موسمی سبزیوں کی کاشت کے لئے ٹنل کی تنصیب۔
7۔ کپاس کے کھیتوں سے زائد بارشی پانی کی نکاسی اور آبپاشی کے لئے تالابوں کی تعمیر۔
8۔ کپاس کے کھیتوں سے زائد بارشی پانی کے لئے sunkun field کی تشکیل۔
9۔ کپاس کے کھیتوں سے زائد بارشی پانی کی نکاسی کے لئے پمپوں (Portable Water Pump) کی فراہمی۔
10۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے مدنظر چنے کی کامیاب کاشت کے لئے سپر نکلر سسٹم کی تنصیب۔

(ب) جی، ہاں! حکومت کھاد کی مد میں بھی کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے۔

(ج) اکتوبر 2018 میں ڈی اے پی کھاد کی فی بوری قیمتیں (روپوں میں) درج ذیل ہیں:

کھاد و کمپنی	جنوبی پنجاب	وسطی پنجاب	شمالی و بارانی پنجاب
ڈی اے پی (فوجی فرٹیلائزر کمپنی)	3600 سے 3700	3600 سے 3700	3600 سے 3700
ڈی اے پی (اینگرو فرٹیلائزر)	3600	3600	3600
ڈی اے پی (فاطمہ فرٹیلائزر)	3550	3570	3590

(نوٹ) درج بالا تمام کھادیں مارکیٹ میں کنٹرول ریٹ پر دستیاب ہیں۔

(د) محکمہ زراعت نے سال 2016-17 اور 2017-18 میں سبسڈی کی مد میں جو رقم فراہم کی اس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ پنجاب حکومت نے مالی سال 2016-17 کے دوران کھادوں پر سبسڈی کی مد میں وفاقی حکومت کے جاری کردہ پروگرام میں 50 فیصد کے حساب سے 12۔ارب 83 کروڑ 8 لاکھ 45 ہزار روپے ادا کئے۔ محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع نے مالی سال 2017-18 میں پنجاب کے تمام اضلاع میں رجسٹرڈ کاشتکاروں کو کھادوں پر براہ راست سبسڈی فراہم کی۔ اس سلسلے میں کھاد کی ہر بوری میں ایک کوپن فراہم کیا گیا جس پر درج پوشیدہ نمبر اپنے شناختی کارڈ نمبر کے ہمراہ موبائل فون کے ذریعے بھیج کر کسانوں نے سبسڈی وصول کی۔ مالی سال 2017-18 کے دوران ڈی اے پی کھاد پر سبسڈی کی مد میں 75 کروڑ 2 لاکھ 48 ہزار 478 روپے جبکہ NP, NPK, SSP کھادوں کی مد میں 2 کروڑ 92 لاکھ 31 ہزار 445 روپے سبسڈی فراہم کی گئی۔ تاہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ سبسڈی کے کوپن کھاد کی بوریوں میں بند کر دیئے جاتے ہیں اس لئے سبسڈی کی تفصیل ضلع وار مرتب نہیں کی جاتی۔

2۔ گندم کی کنگی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کا بیج مفت فراہم کرنے کے لئے سال 2016-17 میں 23 کروڑ 57 لاکھ 54 ہزار روپے اور سال 2017-18 میں 18 کروڑ 39 لاکھ 83 ہزار روپے کی سبسڈی فراہم کی گئی۔ گندم کی 50 کلو گرام بیج والی بوری پر 2016-17 میں 98159 بوریوں پر اور 2017-18

میں75000بوریوں پر سبسڈی فراہم کی گئی۔ ضلع وار بوریوں کی تقسیم کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ کپاس کے علاقوں میں کپاس کا تصدیق شدہ بیج فراہم کرنے کے لئے سال 2017-18 میں ایک کروڑ99لاکھ99ہزار روپے کی سبسڈی دی گئی۔اس طرح کپاس کے 6 کلوگرام بیج والے تھیلے پر2017-18 میں10000 تھیلوں پر سبسڈی فراہم کی گئی۔ ضلع وار تھیلوں کی تقسیم کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4۔ سورج مکھی اور کینولہ کا بیج فراہم کرنے کے لئے سال 2017-18 میں59کروڑ 38لاکھ 60ہزار روپے کی سبسڈی دی گئی۔28431مستفید کاشتکاروں کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

5۔ دالوں کا بیج فراہم کرنے کے لئے سال 2016-17 میں7لاکھ16ہزار روپے اور سال2017-18 میں64 لاکھ 13 ہزار روپے کی سبسڈی فراہم کی گئی۔اس سلسلہ میں2016-17 میں10 کلوگرام والے تھیلے پر دال ماش اور دال مسور کے1697 تھیلوں اور2017-18 میں12464 تھیلوں پر سبسڈی فراہم کی گئی۔ ضلع وار تھیلوں کی تقسیم کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

6۔ مشینری کی مد میں سال2016-17 میں45کروڑ34لاکھ16ہزار200روپے کی سبسڈی قرعہ اندازی کے ذریعے فراہم کی گئی۔ ضلع وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

7۔ محکمہ زراعت کے شعبہ فیلڈ کے تحت بارانی اضلاع میں زمینی کٹاؤ کو روکنے اور بارشی پانی کو تالابوں اور چھوٹے ڈیمز میں جمع کرنے کے لئے سبسڈی پر کام ہو رہا ہے جس کے تحت سال2016-17 میں14کروڑ46 لاکھ65ہزار روپے جبکہ سال 2017-18 میں27کروڑ87لاکھ روپے خرچ کئے گئے اور جس کی ضلع وار تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

8۔ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے جز(الف) میں سیریل نمبر3تا10 میں درج مدات میں سال2016-17 میں5۔ارب 66کروڑ87لاکھ40ہزار روپے اور سال2017-18 میں5۔ارب 4کروڑ71 لاکھ 90 ہزار روپے سبسڈی فراہم کی، ضلع وار تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جب یہ فہرست مرتب کی جاتی ہے تو یہ rules of procedure کے تحت ہی کی جاتی ہے اور اس میں question number wise ہوتے ہیں یعنی جس سوال کا نمبر پہلے آتا ہے تو وہ سوال پہلے فہرست میں شامل ہوتا ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ مسلسل ایسے ہے کہ جو پہلے سوال آنے چاہئیں ان کو بعد ڈال دیا جاتا ہے اور یہ deliberately کیا جاتا ہے۔ یہ دیکھیں کہ سوال نمبر 79 ہے اس سے پہلے سوال نمبر 119 ہے پھر اس سے پہلے سوال نمبر 99 آگیا ہے لیکن سوال نمبر 79 کو پہلے آنا چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: kindly آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ rules of procedure کی violation ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محکمہ change ہے آپ مہربانی فرما کر ضمنی سوال کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا کھاد کی مد میں بھی حکومت کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے تو جواب ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جی ہاں، حکومت کھاد کی مد میں بھی کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو موجودہ مالی سال ہے اس میں حکومت نے کسانوں کو کھاد کی مد میں سبسڈی دینے کے لئے کتنی رقم رکھی ہے اور فی بوری کتنی سبسڈی دی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم نے اس سال 7-ارب روپے کی سبسڈی رکھی ہے، ہم تقریباً ڈی اے پی پر 500 روپے سبسڈی دیں گے۔ پچھلی گورنمنٹ 300 روپے سبسڈی دیتی تھی اور ہم نے 200 روپے سبسڈی بڑھا دی ہے۔ پچھلی دفعہ سبسڈی 5-ارب روپے کی تھی اور ہم نے اس دفعہ 7-ارب روپے رکھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا ضمنی سوال۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے بہت سارے اپنے کسان بھائیوں سے پوچھا ہے اس کی تصدیق اور تحقیق کی ہے لیکن مجھے کسی نے بھی یہ جواب نہیں دیا کہ کسی بھی کھاد کی مد میں کوئی سبسڈی دی جا رہی ہے۔ اب جو محکمہ نے جواب دیا ہے اس کی 3600 روپے تک قیمت پہنچ چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب نےon the floor of the Houseاس بات کو بتایا ہےthat means relevantبات ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! چلیں، منسٹر صاحب یہ جواب پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ جواب پڑھ نہیں سکتے۔ یہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ حقائق نہیں ہیں ناں، حقائق اس کے برعکس ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم سبسڈی دے رہے ہیں لیکن مارکیٹ میں جو کھادavailableہے وہاں پر کسانوں کو کوئی سبسڈی نہیں دی جا رہی۔ یہ پھر کس طرح سے پتا چلے گا کہ کون جھوٹ بول رہا ہے؟ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ یہ بڑا اہم سوال ہے، کسانوں کا معاملہ ہے اور پورے صوبے کی زراعت کا معاملہ ہے یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! اس بات کوmake sureکریں کہ کسانوں کوproperطریقے سے سبسڈی ملے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہmake sureکرنے کے لئے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ سوال کمیٹی کے سپرد نہیں ہو سکتا۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم کسانوں کو جو سبسڈی دیتے ہیں وہall over the Punjabدیتے ہیں یہ کسی مخصوص ضلع کو نہیں دیتے۔ ہمارا کھاد فیکٹری کے ساتھagreementہوتا ہے اور وہ پورےall over the Punjabمیںsubsidy spread ہوتی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thanks you.

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! کہیں پر بھی سبسڈی نہیں مل رہی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thanks you.

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے تین ضمنی سوال پوچھ لئے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک ضمنی سوال کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک پر دو دو ضمنی سوال پوچھے جا رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آخری ضمنی سوال!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ دس مدات ہیں جن میں یہ سبسڈی دیتے ہیں اور پھر جز (د) کے جواب میں یہ آٹھ مدات بتائی گئی ہیں جن میں یہ سبسڈی گورنمنٹ کسانوں کو دیتی ہے۔ اس طرح یہ ٹوٹل اٹھارہ مدات ہیں جن میں گورنمنٹ کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں سے کون کون سی مدات ختم کر دی گئی ہیں جس پر سبسڈی نہیں دی جا رہی اور کون کون سی ایسی نئی مدات ہیں جو کسانوں کو سبسڈی دینے کے لئے شامل کی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں ایک سے دس مدات ہیں جس میں مختلف سکیموں میں سبسڈی دے رہے تھے ان میں ہم نے نمبر 5، 6، 7، 8 اور 9 ختم کر دی ہیں اور وہ ختم بھی اس لئے کی ہیں کہ وہ ہمارا پائلٹ پراجیکٹ تھا۔ اب ہم نے اس کو analyze کرنا ہے کہ اس سے کسانوں کو کتنا فائدہ ہوا ہے اور اگر ہم اس کو آگے repeat کریں تو اس میں ہمارے کسان بھائیوں کو کتنا اور فائدہ ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال نہیں. sorry اب ہم اگلے سوال پر ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 532 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی۔198 میں ویٹرنری سنٹرز اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*532: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریز کتنی کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری سنٹرز میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ مزید سنٹر وار تعینات ڈاکٹرز و عملہ کی تفصیلات بتائیں۔ کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا موجودہ ویٹرنری سنٹرز / ہسپتال / ڈسپنسریز علاقہ و جانوروں کی تعداد کے مد نظر ضروریات کو پورا کرتے ہیں اگر نہیں تو کس کس علاقہ / گاؤں / U.C میں کمی ہے نیز حکومت اس کی تعمیر کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی-198 ضلع ساہیوال میں مرکز شفاء خانہ حیوانات کی تعداد 12 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

a)	CVD 93/9-L	b)	CVD 98/9-L
c)	CVH 91/9-L	d)	CVD 111/9-L
e)	CVD 112/9-L	f)	CVD 96/6-R
g)	CVD 87/6-R	h)	CVD 114/9-L
i)	CVD KAMEER	j)	CVD 133/9-L
k)	CVD 118/9-L 1	l)	CVD 91/6-R

(ب) ان ویٹرنری سنٹرز میں روزانہ اوسطاً 204 جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ سنٹر وار تعینات ڈاکٹرز و عملہ کی تفصیلات درج ذیل ہے۔ کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

نمبر شمار	نام شفاء خانہ حیوانات و مقام	نام سٹاف
1	CVD 93/9-L	ڈاکٹر عائشہ افضل، ویٹرنری آفیسر، مناسب علی ویٹرنری اسسٹنٹ، شاہد اقبال اے آئی ٹی
2	CVD 98/9-L	ڈاکٹر عمیر اشتیاق، ویٹرنری آفیسر، محمد اشتیاق اے آئی ٹی، محمد اسلم وی اے
3	CVD 111/9-L	ڈاکٹر حافظ نازیہ پروین ویٹرنری آفیسر، محمد ادریس، وی اے، ذیشان سیف الملوک اے آئی ٹی
4	CVD 112/9-L	ڈاکٹر افراز شاہد نیازی، ویٹرنری آفیسر، لیئق اویس وی اے، ایاز حمد علی وی اے، جعفر علی اے آئی ٹی
5	CVD 96/6-R	ڈاکٹر اظہر ریاض، ویٹرنری آفیسر، امانت علی وی اے، محمد تنویر اے آئی ٹی
6	CVD 87/6-R	ڈاکٹر یاسر فیاض، ویٹرنری آفیسر، محمد شمس اقبال وی اے، یونس گل اے آئی ٹی
7	CVD 114/9-L	منیر افضل، اے آئی ٹی، عباس احمد وی اے، محمد عبدالقدیر وی اے
8	CVD 133/9-L	ڈاکٹر یوسف غفور، ویٹرنری آفیسر، غلام مصطفٰی وی اے، عبدالرزاق اے آئی ٹی

9	CVD 118/9-L	ڈاکٹر عابد حسین، ویٹرنری آفیسر، محمد مرتضیٰ وی اے، محمد بلال وی اے، ندیم اسلم اے آئی ٹی
10	CVD 91/6-R	ڈاکٹر محمد عرفان، ویٹرنری آفیسر، مدثر فرید چشتی، وی اے، طالب حسین، اے آئی ٹی
11	CVD KAMEER	ڈاکٹر مدثر احمد، ویٹرنری آفیسر، محمد یاسین، وی اے، خادم حسین، اے آئی ٹی
12	CVH 91/9-L	ڈاکٹر مبشر افتخار، ویٹرنری آفیسر، عثمان احمد، اے آئی ٹی، محمد فیصل شریف، وی اے

(ج) جی، ہاں! قائم شدہ ویٹرنری سنٹرز علاقہ اور آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پی پی-198 ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریز کتنی اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: kindly اپنا موبائل off کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا موبائل نہیں ہے ان کا چیک کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، مائیک آپ کا on ہے تو موبائل بھی آپ کا on ہو گا ان کا مائیک تھوڑا on ہے۔ چلیں! آپ ضمنی سوال کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کا موبائل ضبط کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مراد راس صاحب! No, cross talk.

جناب محمد ارشد ملک: جناب مراد راس صاحب اگر تسیں ہالی وی نیں رجے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ چیئر سے بات کریں۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں جو پوچھا تھا تو کیا یہ جواب درست ہے جو جواب محکمہ کی طرف سے آیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا پوچھا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟ منسٹر صاحب ذرا بتا دیں کہ یہ جو جواب آیا ہے یہ درست ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ماشاءاللہ آپ ذرا مجھے well prepared لگ رہے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یقیناً یہ جواب درست ہے جو ہم نے on the floor of the House دیا ہے وہ ٹھیک جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پھر گننا شروع ہو جاتے ہیں، یہ بھی ذرا چھوٹے دل کے لوگ ہیں یہ گنتے ہیں کہ ضمنی سوال کتنے ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دل پر نہ لیں ہمارا دل بہت بڑا ہے۔ آپ چیئر سے بات کریں چیئر کا دل بہت بڑا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے اور یہ میرا وہی ضمنی سوال ہے کہ اس میں محکمہ کا جواب غلط ہے۔ انہوں نے جتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں بتائی ہیں وہ یہ غلط بتا رہے ہیں تو کیا یہ درست بتانا چاہتے ہیں؟ یا میں بتادوں کہ انہوں نے کتنے ہسپتال کم لکھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو that means آپ سوال بھی خود کریں گے اور اپنے سوال کا جواب بھی خود دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ جواب درست ہے۔ یہ جواب درست نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ چلیں! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کتنی کہاں کہاں ہیں اور جواب ہے کہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں مرکز شفاخانہ حیوانات کی تعداد 12 ہے جن کی تفصیل آگے درج ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ساری چیزیں تو آگے detail میں دی ہوئی ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! وہ فرما رہے ہیں کہ ان کی تعداد 12 نہیں ہے بلکہ یہ 14 ہیں یا 6 ہیں تو وہ فرما دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مرکز شفاخانہ حیوانات کی تعداد 13 ہے اور انہوں نے 79/5R کو miss کیا ہے۔ دیکھیں! اگر انہوں نے ہمارے ساتھ یہی کرنا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ لوگوں نے کیا تھا؟

MR DEPUTY SPEAKER: Murad Raas Sb! No, cross talk.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ نے اس طرح بدلہ لینا ہے تو ہم سوال نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! لیکن آپ کو یہ جواب دینا پڑے گا۔ اگر آپ نے ریاست مدینہ قائم کرنی ہے تو اس میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ جواب غلط دے رہا ہے، یہ میرا سوال نہیں ہے یہ اس معزز ایوان کا سوال ہے۔ اس میں ان کی دلچسپی نہیں ہے اور یہ جو غلط جواب دے رہے ہیں تو اس پر آپ کیا ایکشن لیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے on the floor of the House اس بات کو detail میں بتا دیا ہے۔ اگر آپ کی کوئی reservations ہیں، آپ ریکارڈ نکال کر لے آئیں اور منسٹر صاحب سے آکر ملیں۔ thank you very much. اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) کے متعلق گزارش ہے کہ۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں. No point of order پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ جی، ملک صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ان ویٹرنری ہسپتالوں میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب بتا دیں کہ سنٹر وار روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میرے پاس detail ہے، میں معزز ممبر کو دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب سے سنٹر وار detail لے لیں۔ اگر نہیں ہے تو نیا سوال ڈال دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرے پاس تفصیل ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میرے پاس سنٹر وار detail ہے میں وہ کاغذ معزز ممبر کو دے دیتا ہوں یہ تسلی سے اسے پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب سے detail لے سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے detail لے لیتا ہوں۔ اب میں تیسرا ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا یہ چوتھا سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال میں یہ تیسرا جز ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ موجودہ ویٹرنری سنٹرز، ہسپتال اور ڈسپنسریز میں جانوروں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے کس علاقے، گاؤں اور یونین کونسل میں کمی ہے جس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں قائم شدہ ویٹرنری سنٹرز علاقہ اور آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں ۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہسپتال، ویٹرنری سنٹرز اور ڈسپنسریز کی تعداد 12 ہے لیکن میں نے انہیں بتایا ہے کہ یہ 13 ہیں۔ پی پی۔198 میں 17 یونین کونسلز اور ایک میونسپل کمیٹی ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک CDD یا CVH ہو گا اس لحاظ سے تو یہ deficiency ہے لیکن محکمہ کہہ رہا ہے کہ کوئی کمی نہیں ہے لہذا میں اس جواب سے کس طرح مطمئن ہو جاؤں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ ہر یونین کونسل کے اندر ایک ہسپتال ہونا چاہئے۔ یہ ایک relative سی discussion ہے۔ کسی یونین کونسل میں جانور نہیں ہوتے، ہمارے صوبے

میں کتنی ڈسپنسریاں ہیں اور over all ہر ضلع کے اندر ایک ڈسپنسری average کتنے جانور دیکھ رہی ہے۔ ہمارے صوبہ میں ایک ڈسپنسری تقریباً پندرہ ہزار جانوروں کو cater کر رہی ہے۔ معزز ممبر کے علاقے میں تقریباً تیرہ ہزار جانوروں پر ایک ڈسپنسری ہے، میرے خیال میں ان کے علاقے میں باقی صوبے کی average سے قدرے بہتر ہے۔ معزز ممبر یہ تو فرما سکتے ہیں کہ اس average کو مزید بہتر کریں اور اسے دس ہزار پر لے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ شکریہ۔ آپ کے تین سوال ہو چکے ہیں۔ اب اگلا سوال ہوگا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس سے related ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں لیکن No more question اگلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔ جی، جناب محمد ایوب خان!

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 294 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: حلقہ پی پی۔120 کے زرعی رقبہ کو ٹیل پر پانی فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*294: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ لوئر گوگیرہ برانچ، ترکھانی، مونگی اور کھیکھی distributary کی ٹیلوں پر موجود زرعی رقبہ پر پورا پانی نہیں پہنچ رہا، وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ حلقہ میں جتنا زرعی رقبہ ٹیل پر واقع ہے وہاں پر نہری پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیرالدین):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لوئر گوگیرہ برانچ، مونگی اور کھیکھی ڈسٹی کی ٹیلوں پر موجود رقبہ پر پانی کی فراہمی کم ہے۔ صرف ترکھانی راجباہ کی ٹیلوں پر پانی کی کمی موگہ جات کے ٹوٹنے، پانی چوری میں اضافے کی وجہ سے ہے جس کی روک تھام کے لئے محکمہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پرچہ پولیس، تاوان کی کارروائی کر رہا ہے اور اس کے علاوہ ٹوٹے ہوئے موگہ جات کی بروقت مرمت کر کے ٹیلوں پر پانی فراہم کر رہا ہے۔ کھیکھی ڈسٹی، مونگی ڈسٹی اور ترکھانی ڈسٹی کی خریف سیزن کی گیجز وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی تمام رقبہ جات جو کہ سی سی اے میں شامل ہیں، چاہے وہ راجباہ کے شروع میں ہے یا ٹیلوں پر، تمام رقبہ جات کو ان کی منظور شدہ مقدار کا پانی فراہم کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! محکمے نے جواب کے جز (الف) میں کہا ہے کہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پرچہ اور تاوان کی کارروائی ہو رہی ہے۔ منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس موجودہ مالی سال میں ان تینوں راجباہ جن کا سوال کیا ہے میں پانی چوری کی کتنی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور کتنا تاوان وصول کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ جز (الف) میں ہے کہ ڈسٹری بیوٹری کی ٹیلوں پر زرعی رقبوں پر پانی نہیں پہنچ رہا وجوہات سے آگاہ کیا جائے۔ جواب میں وجوہات سے آگاہ کر دیا گیا ہے لیکن اگر معزز ممبر تفصیل پوچھ رہے ہیں تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ترکھانی راجباہ میں پانی چوری کی وجہ سے ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا اس پر محکمہ پانی چوری کے خلاف تھانے میں کارروائی کر رہا ہے جس کی تفصیل فائل میں ہے۔ ترکھانی، مونگی اور کھیکھی ڈسٹی پر پانی چوروں کے خلاف کارروائی کی گئی، ترکھانی میں پانی چوروں کے خلاف 90، مونگی میں 20 اور کھیکھی میں 8 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ 90،20 اور 8 مقدمات درج ہوئے ہیں لیکن تاوان کے بارے میں نہیں بتایا کہ کتنا تاوان وصول ہوا ہے۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں ان کی disposal کیا ہوئی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر گادھی صاحب نے جو سوال کیا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ جب مقدمہ درج ہو جاتا ہے تو تاوان کی وصولی کا ایک لمبا process ہوتا ہے جسے مکمل ہونے میں سال سے بھی زیادہ لگ جاتا ہے۔ تاوان وصولی کا ایک process ہوتا ہے لیکن وہ process ابھی تک شروع نہیں ہوا۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! ابھی میرا پہلا ضمنی سوال ہی چل رہا ہے منسٹر صاحب نے کہا کہ تاوان کا process شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی وصول نہیں ہوا۔ اتنا تو بتا سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے پانی چوری کیا ہے اور آپ نے ان پر اتنے مقدمات درج کئے ہیں ان پر کتنا تاوان ڈالا گیا ہے جس کی وصولی ہونا باقی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! واقعی صوبہ پنجاب کے اندر عرصہ دراز سے یہ ایک بڑی افسوسناک صورتحال ہے کہ موگوں کو توڑا جاتا ہے اور ٹیل والے بڑے disturb رہتے ہیں۔ شروع والے لوگ موگے توڑتے ہیں اور بعض اوقات تو وہ راجباہ اور مائنرز کو بھی توڑتے ہیں چونکہ پچھلے دور میں سیاسی پریشر زیادہ ہوتا تھا اس وجہ سے پانی چوری کرنے والوں کے خلاف process نہیں ہوتا تھا۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سال کے اندر موگے توڑے گئے، دس سال کے اندر یہ کلچر دیا گیا کہ اگر آپ مضبوط ہیں تو موگوں کو توڑا جائے لیکن اب ان سو دنوں کے اندر اندر یہ نیا کلچر دے دیا گیا ہے کہ جو کسی کے ساتھ زیادتی کرے گا اسے معاف نہیں کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! مجھے کسی سوال کا جواب نہیں ملا۔ منسٹر صاحب تو ابھی تک اپوزیشن سے نکل ہی نہیں رہے۔ میرا سوال تھا کہ موجودہ مالی سال میں پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور موجودہ مالی سال میں پچھلی گورنمنٹ تھی اور نہ ہی یہ معاملہ پچھلے دس سالوں کا تھا بلکہ یہ ان کا دور ہے اور ان کی حکومت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ ان کی حکومت نے پانی چوری کے کتنے پرچے درج کئے ہیں اور ان پر کتنا تاوان وصول کیا گیا ہے اور ان مقدمات کی disposal کیا ہے۔ مجھے اس کا جواب دیں لیکن منسٹر صاحب کیا جواب دے رہے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! تینوں ڈسٹیز پر پانی چوری کے جو پرچے درج ہوئے ہیں میں نے ان کی تعداد بتادی ہے کہ 90، 20 اور 8 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور اب بھی بتا دیتا ہوں کہ میں نے on the floor of the house بتایا ہے۔ اگر معزز ممبر تاوان کی تفصیل چاہتے ہیں تو جیسے ہی ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو تاوان کی وصولی مکمل ہو جائے گی تو اس وقت fresh question پر میں پوری تفصیل دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، شکریہ

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! آپ نے دوسرے ضمنی سوال سے پہلے کہا کہ اگلا سوال کریں لیکن مجھے تو پہلے ضمنی سوال کا جواب بھی نہیں ملا۔ آپ اس سوال کو کمیٹی میں refer کر دیں تاکہ کمیٹی میں اس کی چھان بین ہو سکے ورنہ منسٹر صاحب اس کا صحیح جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک fresh question دے دیں تو منسٹر صاحب آپ کو اس کی ساری تفصیل دے دیں گے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! اگر کوئی نئی چیز پوچھنی ہو تو fresh question بنتا ہے لیکن یہ تو اسی سوال کا حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اب تک جتنے بھی سوال کئے ہیں اگر انہیں یہ خود recall کر سکتے ہیں تو میں ہر بات کا جواب دے چکا ہوں۔ میں نے پہلے سوال کا جواب دیا دوسرے میں انہوں نے پوچھا کہ کتنے پرچے درج ہوئے ہیں وہ بھی بتا دیا ہے اب معزز ممبر تاوان کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، میں اس سلسلے میں دو دفعہ بتا چکا ہوں کہ تاوان کا ایک process ہوتا ہے جو ایکسئین کے پاس جاتا ہے۔ تاوان کی مد میں جو رقوم

وصول ہوں گی وہ بھی ان کو بتا دوں گا لیکن اس وقت نہیں بتایا جا سکتا چونکہ اس کے لئے fresh question کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 86 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں آڑھتیوں کے رجسٹرڈ کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*86: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر زراعت ازراہِ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں 17-2016 تا 18-2017 میں رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) آڑھتیوں کو رجسٹرڈ کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا صوبہ کے رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی قانون بنایا گیا ہے اگر ان کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی قانون ہے تو اس کی تفصیل فراہم کریں نیز اس کا دائرہ کار کیا ہے؟

(د) غیر رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کے لئے کیا قانون ہے اور کیا اس قانون پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) پنجاب میں 17-2016 میں لائسنسی / رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کی تعداد 24 ہزار 332 تھی جبکہ سال 18-2017 میں لائسنسی / رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کی تعداد 25 ہزار 380 ہے۔

(ب) پنجاب کی تمام 135 مارکیٹ کمیٹیاں "پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978" اور "پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس جنرل رولز 1979" کے تحت کام کر رہی ہیں۔ ہر مارکیٹ کمیٹی اپنی حدود میں کام کرنے والے آڑھتی حضرات کو زیر دفعہ 5 اور 6 اور زیر قواعد 5، 6 اور 7 کے تحت لائسنس جاری کرتی ہے۔ آرڈیننس اور جنرل رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبہ میں رجسٹرڈ شدہ آڑھتی حضرات کے کاروبار کو باقاعدہ بنانے کے لئے "پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978" اور "پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس جنرل رولز 1979" بنائے گئے ہیں۔ اس قانون کے زیر دفعہ 19 اور زیر قاعدہ 36 اور 38 کے تحت کاروباری حضرات سے مارکیٹ فیس وصول کی جاتی ہے۔ قاعدہ 66 میں آڑھتی حضرات اور منڈی میں کام کرنے والے دیگر کارکنوں کا معاوضہ مقرر کیا گیا ہے جبکہ قاعدہ 75 میں قواعد کی خلاف ورزی پر جرمانہ مقرر کیا گیا ہے نیز اس قانون کا دائرہ کار تمام زرعی اجناس کی خرید و فروخت کرنے والوں پر ہوتا ہے۔

(د) غیر رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 34 اور زیر قاعدہ 56 اور 75 کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں یہ سوال دے کر آڑھتیوں کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتی تھی۔ میرا تعلق ساؤتھ پنجاب سے ہے اور وہاں کی main فصلیں گندم اور کپاس ہیں۔ محکمہ کی طرف سے مجھے جو جواب مہیا کیا گیا ہے۔ میں نے اسے تفصیل سے پڑھا ہے۔ ہماری تمام کی تمام منڈیاں بے رونق، ویران ہو رہی ہیں اور وہاں پر کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہمارے پرائیویٹ آڑھتی جگہ جگہ اڈے لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ہر علاقے میں ہماری منڈیاں fail ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہر یونین کونسل میں پانچ سے آٹھ غیر رجسٹرڈ آڑھتی کام کر رہے ہیں جو کہ غریبوں کو بہت بُرے طریقے سے لوٹ رہے ہیں۔ یہ آڑھتی کسانوں کی فصل کو بہت سستے داموں خریدتے ہیں جبکہ انہیں مہنگے داموں کھاد اور ادویات مہیا کرتے ہیں جس کی وجہ سے کسان غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ دو سے بارہ ایکڑ زمین کا مالک اپنی زمین اسی آڑھتی کو بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ تمام منڈیوں کی باقاعدہ حدود ہوتی ہیں اور وہاں پر کام کرنے والے لوگ رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ رجسٹریشن کا طریق کار میں نے پڑھ لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایسے آڑھتی جو کہ منڈی کی حدود سے باہر کام کر رہے ہیں کیا وہ رجسٹرڈ آڑھتیوں کے بٹھائے ہوئے نمائندے ہیں یا اپنے طور پر privately کام کر رہے ہیں اور حکومت کی اس حوالے سے کیا پالیسی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! محترمہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ غیر قانونی آڑھتی منڈیوں سے باہر کاروبار کرتے ہیں۔ ہمارے مروجہ قانون کے تحت ایسے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ حکومت اس قانون میں ترمیم کر رہی ہے اور اس جرمانے کی رقم کو بڑھا کر پچاس ہزار روپے کرنے کی تجویز ہے۔ یہ ترمیمی قانون عنقریب ایوان میں منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ آڑھتیوں کے حوالے سے محترمہ نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل درست ہے اور ہم بھی ایسا ہی محسوس کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان غیر قانونی آڑھتیوں کا راستہ ضرور روکیں گے اور ان کے لئے جرمانے کی رقم کو بڑھایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے ایک جامع پالیسی بنائی جائے تاکہ لوکل اور چھوٹے کسانوں کو support مل سکے کیونکہ ان غیر قانونی آڑھتیوں کی وجہ سے لوکل اور چھوٹے کسانوں کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہم بہت جلد اس مروجہ قانون میں تبدیلی لا رہے ہیں اور نئے قانون میں ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں میں ایمرجنسی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

7:جناب نصیر احمد: کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتال کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں شام /رات کے وقت ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے یا نہیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف)

(i) ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں کی کل تعداد 24 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تحصیل	ہسپتال کا نام اور پتا
1-	کینٹ	آرائے بازار
2-		برکی
3-		گھوونڈ
4-		پڑھانہ
5-		ہڈیارہ
6-		ہیر
7-	شالامار	ہربنس پورہ
8-		تقی پور
9-		منہالہ
10-		جلو
11-		بھسین
12-		ہانڈو گجراں
13-	سٹی	شاہدرہ
14-		اے آئی سیکشن، ویٹرنری یونیورسٹی اے آئی سیکشن
15-	ماڈل ٹاؤن	جیابگا
16-		کاہنہ نو
17-		رکھ چندرائے

18-	رائیونڈ	ٹھوکر نیاز بیگ
19-		رائیونڈ
20-		چوہنگ
21-		علی رضا آباد
22-		مانگا منڈی
23-		شاکے بھٹیاں
24-		مل

(ب) ضلع لاہور میں ہسپتال سرکاری اوقات کار کے مطابق صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

جھنگ شہر کے لئے حفاظتی بند کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

15: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر سے ملحقہ حفاظتی بند ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بند کی مرمت کروانے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) درست نہ ہے۔ جھنگ شہر سے ملحقہ حفاظتی جھنگ فلڈ بند اور ٹھٹہ ماہلہ فلڈ بند پر بحالی کا کام پراجیکٹ امپلیمنٹیشن یونٹ (PIU) لاہور نے کروایا ہے اور کام مکمل ہو چکا ہے دونوں فلڈ بند بالکل درست حالت میں ہیں۔

(ب) دونوں حفاظتی فلڈ بندوں کی مرمت کر دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

34: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت نے ضلع گوجرانوالہ میں سال 17-2016 اور 18-2017 میں زراعت کی ترقی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں اور کون سی مشینری خریدی گئی ہے؟

(ب) مشینری کی خریداری کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیا اور کتنا خرچ کیا گیا؟

(ج) محکمہ زراعت گوجرانوالہ میں کس کس سکیل کا کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، تفصیلات سے کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت نے ضلع گوجرانوالہ میں سال 17-2016 اور 18-2017 میں زراعت کی ترقی کے لئے جو اقدامات اٹھائے ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ 17-2016 میں قرعہ اندازی کے ذریعے 50 فیصد سبسڈی پر یونین کونسل کی سطح پر 90 کاشتکاروں کو 89 ڈسک ہیرو، 88 روٹاویٹر، 41 ربیع ڈرل اور 37 چیزل ہل دیئے گئے۔

2۔ کاشتکاروں کو بلا سود قرضے فراہم کرنے کی سکیم کا اعلان کیا اس سکیم کے تحت 17-2016 میں 5239 کسانوں کو 43 کروڑ 59 لاکھ 25 ہزار روپے کا قرضہ دیا جبکہ 18-2017 میں 8308 کسانوں کو 56 کروڑ 17 لاکھ 21 ہزار روپے کا قرضہ دیا گیا۔

3۔ رجسٹریشن پروگرام برائے حصول کسان کارڈ کا مقصد گوجرانوالہ کے تمام کاشتکاروں کا ڈیٹا اکٹھا کر کے ان کو کمپیوٹرائزڈ کرنا ہے تاکہ مستقبل میں جس بھی سبسڈی کا حکومت اعلان کرے اس کا فائدہ براہ راست کسانوں کو پہنچے۔ رجسٹرڈ کسانوں کو موبائل فون ٹیلی نار کمپنی کے ذریعے مہیا کئے جا رہے ہیں۔ 17-2016 میں 37290 کسانوں کو رجسٹر کیا گیا جبکہ 18-2017 میں 22315 کسانوں کو رجسٹر کیا گیا۔ رجسٹریشن مکمل ہونے پر ہر کسان کو کسان کارڈ کا اجرا بھی کیا جائے گا۔

4۔ کاشتکاروں کو جدید زرعی توسیع کے پروگراموں سے مستفید کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے Extension Services 2.0 منصوبے کا آغاز کیا ہے اس منصوبے کے تحت کسانوں کو تکنیکی راہنمائی کے علاوہ ان کے کھیتوں سے محکمہ زراعت توسیع گوجرانوالہ کا فیلڈ سٹاف مٹی کے نمونے لے کر مٹی و پانی چیک کرنے والی لیبارٹری کو بھجوا رہا ہے۔ 17-2016 میں 23528 مٹی کے نمونے لئے جبکہ 18-2017 میں 24958 مٹی کے نمونے لئے گئے۔

5۔ علاقے کے کسانوں کو متعارف کروانے کے لئے دھان کی پنیری بذریعہ رائس ٹرانسپلانٹر مشین کھیت میں منتقلی کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔

6۔ دھان کے مڈھوں کو جلائے بغیر اور کھیت کی تیاری کئے بغیر ایک نئی مشین happy seeder کے ذریعے گندم کی کاشت کرنے کا بہترین تجربہ کیا گیا اس طرح کسانوں کو فی ایکڑ 6000 روپے کی بچت ہوئی اور لاگت میں کمی آئی۔

7- گرین سیکر ایک نئی مشین ہے جو فصل کو بالکل صحیح مقدار میں یوریا ڈالنے کا تعین کرتی ہے جس سے آدھی بوری یوریا کی فی ایکڑ بچت آتی ہے۔ اس ٹیکنالوجی سے کاشتکاروں کو متعارف کروایا جا رہا ہے۔
8- گندم کو کھیلیوں پر کاشت کرنے کے کامیاب تجربات کئے گئے جس سے پانی کی 40 فیصد بچت ہوتی ہے اور وتر نہ ہونے کی صورت میں بھی گندم کاشت کرکے پانی لگایا جا سکتا ہے۔ اس طرح 4تا5 من فی ایکڑ زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔
9- 2016-17 میں کسانوں کی طرف سے مہیا کردہ مٹی کے 1302 نمونہ جات اور پانی 127 نمونہ جات کا تجزیہ اور علاج تجویز کیا گیا اور 2017-18 میں کسانوں کی طرف سے مہیا کردہ مٹی کے 1374 نمونہ جات اور پانی کے 257 نمونہ جات کا تجزیہ اور علاج تجویز کیا گیا۔
10- 2016-17 میں فراہم کردہ کھادوں کے 72 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا اور 2017-18 میں کھادوں کے 62 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔
11- 2016-17 میں FCO-1971 کے 982 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جن میں سے 70 ملاوٹ شدہ تھے جبکہ 2017-18 میں 1198 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جن میں سے 31 ملاوٹ شدہ نکلے۔
12- 2016-17 میں گورنمنٹ کی منظور شدہ سکیم extension 2.0 کے تحت شعبہ توسیع زراعت کی طرف سے مہیا کردہ مٹی کے 22045 نمونہ جات اور 2017-18 میں مٹی کے 17927 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔
13- 200 نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی۔
14- 544 ایکڑ اراضی پر ڈرپ / سپرنکلر کی تنصیب کی گئی۔
15- 207 ایکڑ ڈرپ سسٹم کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب کی گئی۔
16- 52 ایکڑ پر ٹنل سسٹم کی تنصیب کی گئی۔
17- 165 کاشتکاروں کو لیزر لینڈ لیولر یونٹس کی مالی اعانت پر بذریعہ قرعہ اندازی فراہمی۔
18- دھان، گندم، سبزیات وغیرہ کے کل 8000 سپاٹ فیلڈز کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی اور ضرر رساں کیڑوں و بیماریوں کے بروقت انسداد کے لئے زمینداروں کی راہنمائی کی گئی۔
19- 679 پیسٹی سائیڈ ڈیلرز کی سال میں دو مرتبہ 3تا15 یوم کے لئے زرعی زہروں کے محفوظ استعمال، ذخیرہ کرنے کی بابت تربیت کی گئی۔
20- مذکورہ سالوں میں زرعی زہروں کے معیار کو جانچنے کے لئے کل 349 نمونہ جات دکانداروں سے حاصل کئے گئے اور برائے تجزیہ لیبارٹری بھجوائے گئے۔

21۔ غیر معیاری نمونہ جات پر 4 پرچے درج کروائے گئے اور موقع پر 5 افراد کو حوالہ پولیس کیا گیا۔

22۔ غیر معیاری زہروں کی روک تھام کے لئے خفیہ چھاپے مارے گئے جن میں 16 لاکھ 50 ہزار روپے مالیت کی تقریباً 16 ہزار کلو گرام / لٹر دوائی قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کی گئی۔

23۔ 17-2016 اور 18-2017 میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے بورنگ کرنے سے پہلے بذریعہ رزیسٹیوٹی میٹر زیر زمین پانی کی کوالٹی جاننے کے لئے 275 عدد ٹیسٹ کئے گے۔

24۔ پاور وینچ اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے 248 ٹیوب ویلز کے لئے 35688 فٹ ڈرلنگ کی گئی۔

25۔ 17-2016 میں 90 ایکڑ پر 17 عدد مچھلی فارم بنائے گئے اور 55 ایکڑ رقبہ ہموار کیا گی جبکہ 18-2017 میں 124 ایکڑ پر 15 عدد مچھلی فارم بنائے گئے اور 171 ایکڑ رقبہ ہموار کیا گیا۔

خریدی گئی مشینری کی تفصیل پیش خدمت ہے:

نمبر شمار	نام مشینری	تعداد مشینری
1	ٹرالی (ہیڈرالک)	1
2	بیک ٹائپ برش کٹر	2
3	گرین موائسچر میٹر	1
4	سوائل موائسچر میٹر	4
5	ڈینمو	1
6	منی ویٹ تھریشر	1
7	رائس ٹرانسپلانٹر	1
8	نیپ سیک سپرے مشین	2
9	سولر ٹیوب ویل	1
10	گراس کٹر	1
11	پاور سپریئر	2
12	لو۔ ٹنل	2 ایکڑ
13	کھالہ (پی وی سی پائپ)	939 میٹر
14	الیکٹرک بیلنس	4
15	روٹاویٹر	1

16	بارڈر ڈسک	1
17	لیزر لیولر یونٹ	1
18	ڈرینج پمپ	1
19	لان موور (ٹی۔ایم)	1
20	ڈبل رو ہینڈ ڈرل	1
	ٹوٹل	27

(ب) محکمہ زراعت گوجرانوالہ میں خریدی گئی مشینری کے فنڈز کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

کل فنڈ	خرچ شدہ فنڈ	بقایا فنڈ
61لاکھ 06ہزار 5روپے	61لاکھ 3ہزار 373روپے	2ہزار 632روپے

(ج) گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کے سکیل 1 تا 19 کی کل 893 اسامیاں ہیں جن میں سے 236 اسامیاں خالی ہیں باقی 657 اسامیوں پر سٹاف کام کر رہا ہے۔ شعبہ وار تفصیل مع خالی عرصہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب میں زیر زمین پانی کی سطح کو بڑھانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

76: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں زیر زمین پانی کی سطح کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) آئندہ سال حکومت اس کے لئے کسی منصوبے کا آغاز کرنا چاہتی ہے تو تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف)

1۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل قائم کیا ہے۔ یہاں صوبہ پنجاب کے کینال کمانڈ ایریا میں سال میں دو دفعہ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کا ڈیٹا لیا جاتا ہے۔ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کے نقشہ جات بنا کر پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر رکھے جاتے ہیں۔

2۔ اولڈ میلسی کینال ریچارج سکیم

مقاصد: ہیڈ اسلام پر سیلاب کے پانی کو اولڈ میلسی کینال (جو کہ 1965 سے بند تھی) میں ذخیرہ کر کے زیر زمین پانی میں شامل کرنا ہے اور ریچارج کی صلاحیت اور رفتار کو بڑھانے کے لئے اضافی کنویں بنائے گئے ہیں۔ زیر زمین پانی کی مانیٹرنگ کے لئے مزید پیزومیٹر لگائے جا رہے ہیں۔

3۔ زیر زمین پانی کو ریگولیٹ کرنے کے لئے قانون سازی کی جا رہی ہے۔

4۔ پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لئے پنجاب واٹر پالیسی 2018 بنائی گئی ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔

5۔ کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لئے (2 عدد) سیمینار اور پورے پنجاب میں 6 عدد ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

(ب) بارش، سیلاب اور اضافی پانی کو زیر زمین پانی میں شامل کرنے کے لئے مناسب طریقے ڈھونڈنے پر ریسرچ جاری ہے۔ پورے پنجاب میں اس طرح کی مناسب جگہیں تلاش کر کے وہاں پر اضافی پانی کو زیر زمین پانی میں شامل کیا جائے گا تاکہ زیر زمین پانی کی سطح اوپر آ جائے۔ اس کے علاوہ کسانوں اور دیگر لوگوں میں آگاہی بیدار کی جا رہی ہے کہ پانی کو بچت کے ساتھ مناسب طریقے سے استعمال کریں۔

لائیو سٹاک میں جنیٹک ٹیکنالوجی کے استعمال اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

86: جناب نصیر احمد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیو سٹاک میں جدت پیدا کرنے کے لئے جنیٹک ٹیکنالوجی کا استعمال کب سے ہو رہا ہے؟

(ب) اب تک اس کی وجہ سے کس قدر افادیت حاصل ہوئی ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں دودھ کی پیداوار میں خود مختاری حاصل کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) حکومتی وعدے کے مطابق لائیوسٹاک کے اندر جنیٹک ٹیکنالوجی کے استعمال کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) لائیوسٹاک میں جدت پیدا کرنے کے لئے جنیٹک ٹیکنالوجی کا استعمال 1980کی دہائی سے ہو رہا ہے۔

(ب) ہم جنیٹک ٹیکنالوجی میں بہت ابتدائی مراحل میں ہیں۔اس وجہ سے اب تک اس کی وجہ سے خاطر خواہ افادیت حاصل نہ ہوئی ہے۔

(ج) حکومت نے ولائتی نسل کے نر جانوروں کے سیمن کی 30لاکھ doses امپورٹ کی تاکہ صوبہ میں موجود بے نسلی گائیوں کی دودھ کی پیداواری صلاحیت بہتر کی جائے۔

(د) موجودہ حکومت نے جینیٹک ٹیکنالوجی کو بڑھانے کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔

گوجرانوالہ: زراعت کالونی میں افسران واہلکاران کی رہائشوں سے متعلقہ تفصیلات

88: چودھری اشرف علی: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایگریکلچر کالونی گوجرانوالہ کا کل رقبہ کتنا ہے مذکورہ کالونی میں کل کتنی رہائش گاہیں کس کس category کی ہیں؟

(ب) مذکورہ رہائش گاہوں میں کون کون سے افسران واہلکاران کب سے رہائش پذیر ہیں؟

(ج) مذکورہ کالونی میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(د) مذکورہ کالونی میں رہائش گاہوں اور سڑکوں کی (R&M) مرمت و تعمیر کی مد میں سال 2015-16، 2016-17 اور 2017-18 میں کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ کالونی میں رہائش پذیر افسران واہلکاران سے مذکورہ سالوں میں کتنی رقم ہاؤس رینٹ وغیرہ کی مد میں وضع کی گئی یا وصول کی گئی سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کی 2 کالونیاں ہیں جن کا کل رقبہ 12 ایکڑ 4 کنال 13 مرلے ہے۔ اس میں کالونی نمبر 1 کا رقبہ 12 ایکڑ اور کالونی نمبر 2 کا رقبہ 4 کنال 13 مرلے۔ مذکورہ کالونیوں میں کل 70 رہائش گاہیں ہیں۔ Category Wise رہائش گاہوں کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نمبر شمار	کیٹیگری	کالونی نمبر 1	کالونی نمبر 2	کل تعداد
1	A	07	01	08
2	B	15	01	16
3	C	09	01	10
4	D	21	02	23
5	E	13	00	13
	میزان	65	05	70

(ب) مذکورہ رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افسران و اہلکاران کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ کالونیوں میں بجلی، پانی، سوئی گیس اور مسجد کی سہولیات میسر ہیں۔

(د) مذکورہ کالونیوں میں رہائش گاہوں اور سڑکوں کی (M&R) مرمت و تعمیر کی مد میں مذکورہ سالوں میں کل 44 لاکھ 92 ہزار 627 روپے خرچ کئے گئے۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	سال	خرچ شدہ رقم (روپوں میں)
1	2015-16	12,13,000
2	2016-17	13,00,00
3	2017-18	31,49,627
	میزان	44,92,627

(ہ) مذکورہ کالونیوں میں رہائش پذیر افسران و اہلکاران سے مذکورہ سالوں میں کل ایک کروڑ 92 ہزار 855 روپے ہاؤس رینٹ کی مد میں وضع کئے۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	سال	ہاؤس رینٹ کٹوتی 1
1	2015-16	31,00,961
2	2016-17	34,23,255
3	2017-18	35,68,639
	میزان	1,00,92,855

محکمہ امور پرورش حیوانات کے فارموں پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

100: چودھری اشرف علی: کیاوزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے زیرانتظام چلنے والے فارم صوبہ میں کس علاقہ میں کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں فارم وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ فارموں کے کتنے کتنے رقبہ پر ناجائز قابضین نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے نیز یہ قبضہ کس کس افسر کی تعیناتی کے دوران ہوا فارم وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ فارموں کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اوران اقدامات کی بدولت کس کس فارم کا رقبہ واگزار کروایا گیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

(د) ناجائز قابضین کی وجہ سے محکمہ کو سالانہ کتنا نقصان اٹھانا پڑتا ہے فارم وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ فارموں کی گزشتہ تین سال کی آمدن واخراجات کی تفصیل مدواراور فارم وار بیان فرمائیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے زیرانتظام 20 تجرباتی فارم کام کر رہے ہیں ان فارمز کا رقبہ وعلاقہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ فارموں پر جن جن ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ فارموں کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے محکمہ نے قانونی چارہ جوئی کی ان اقدامات کی بدولت کسی سے فارم کا رقبہ ابھی تک واگزار نہیں کرایا گیا۔

(د) ناجائز قابضین کی وجہ سے محکمہ کو سالانہ جو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔اس کی فارم وار تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ فارموں کی گزشتہ تین سال کی آمدن واخراجات کی تفصیل مدوار (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: پی پی-198 میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے حفاظتی سنٹر کی تعداد اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

103: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-198 ضلع ساہیوال میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے جو ویٹرنری سنٹرز بنائے گئے ہیں ان کی مکمل تعداد اور تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) جن یونین کونسلز میں ویٹرنری سنٹرز بنائے گئے ہیں وہاں روزانہ کی بنیاد پر کتنے جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ کیا سنٹر وار ڈاکٹرز و عملہ موجود ہیں، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا قائم شدہ ویٹرنری سنٹرز علاقہ اور آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں اگر نا کافی ہیں تو کیوں اور حکومت کب تک نئے ویٹرنری سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی-198 ضلع ساہیوال میں مرکز شفاء خانہ حیوانات کی تعداد 12 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

a)	CVD 93/9-L	b)	CVD 98/9-L
c)	CVH 91/9-L	d)	CVD 111/9-L
e)	CVD 112/9-L	f)	CVD 96/6-R
g)	CVD 87/6-R	h)	CVD 114/9-L
i)	CVD KAMEER	j)	CVD 133/9-L
k)	CVD 118/9-L1	l)	CVD 91/6-R

(ب) ان ویٹرنری سنٹرز میں روزانہ اوسطاً بارہ جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ جی، ہاں! سنٹر وار ڈاکٹر و عملہ موجود ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں! قائم شدہ ویٹرنری سنٹرز علاقہ اور آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں۔

پنجاب میں لائیوسٹاک تجرباتی فارم اور مویشیوں
کی تعداد واخراجات سے متعلقہ تفصیلات

107: چودھری اشرف علی: کیاوزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں حکومت کے زیرانتظام کتنے لائیوسٹاک تجرباتی فارم کہاں کہاں پر واقع ہیں اور یہ فارم کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں، فارم وار تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارم پر کون کون سے جانور اور مویشی موجود ہیں جانوروں / مویشیوں کی تعداد اقسام ودیگر تفصیلات فارم وار بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارمز کے قیام کے اغراض مقاصد بیان فرمائیں؟

(د) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارمز سے حکومت کو سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں کتنی آمدنی کس کس مد میں حاصل ہوئی، فارم وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ لائیو سٹاک تجرباتی فارمز کے لئے حکومت نے سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں کتنا بجٹ کس کس مد کے لئے مختص کیا فارم وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک کے زیرانتظام 20 تجرباتی فارم کام کر رہے ہیں ان فارمز کا رقبہ، محل وقوع اور تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) لائیوسٹاک تجرباتی فارمز پر جانوروں کی اقسام و تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)
1۔ علاقائی (لوکل نسل) کے جانوروں کا تحفظ
2۔ بہتر نسل کے نر جانوروں کی پیداوار
3۔ بہتر نسل اور بہترین خواص کے حامل نر و مادہ جانوروں کی پیداوار
4۔ پرجنی ٹیسٹنگ پروگرام کے لئے جانوروں کی خاص تعداد کے حامل ہرڈ کا ہونا
5۔ جانوروں و چارہ جات میں بڑھوتری و جدید ٹیکنیکس پر ریسرچ
6۔ ادویات / ویکسین کا جانوروں پر تجربہ و ٹرائل
7۔ تعلیمی و ریسرچ ادارہ جات کے لئے ریسرچ کے مواقع فراہم کرنا

(د) حکومت کے زیر انتظام تجرباتی فارموں سے حکومت کو 17-2016 اور سال 18-2017 میں جو آمدن ہوئی کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت کے زیر انتظام تجرباتی فارموں سے حکومت کو 17-2016 اور سال 18-2017 کے لئے جو فنڈ دیئے ان کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: ماموں کانجن شہر میں سیم نالہ کے پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

110: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد شہر کے درمیان سے جو سیم نالہ گزرتا ہے اس نالہ کے اوپر جو پل تعمیر ہیں ان کی میعاد پوری ہو چکی ہے اور کسی وقت بھی یہ انسانی جانوں کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں کیا ان کی دوبارہ تعمیر کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

پاک پی ڈبلیو ڈی ڈویژن فیصل آباد کی ایک سکیم برائے تعمیر ڈرینج سسٹم برائے سیم نالہ ماموں کانجن جس کا تخمینہ لاگت 502.890 ملین روپے ہے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے منظور ہو چکی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس سکیم میں سمندری مین ڈرین کی برجی نمبری 395+48 اور 500+50 پر موجود خستہ حالت پلوں کو دوبارہ از سر نو تعمیر کرنا شامل ہے۔

فیصل آباد کے دیہات چک نمبر 205، 206 اور 207 گ ب میں نہری پانی فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

111: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سمندری کے چک نمبر 205 گ ب، چک نمبر 206 گ ب اور چک نمبر 207 گ ب نہری پانی سے محروم ہیں؟

(ب) حکومت ان دیہات کو نہری پانی کا مناسب بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ تحصیل سمندری کے چک نمبر 205 گ ب، 206 گ ب اور چک نمبر 207 گ ب نہری پانی سے محروم ہیں۔ یہ چکوک راجباہ سروالی مائنر سے سیراب ہوتے ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

پانی کی کمی اور اس کا لیول کم ہونے سے متعلقہ تفصیلات

113: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اس وقت فی کس کتنا پانی رہ گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بھی Aquifer Level بہت نیچے چلا گیا ہے اور صوبہ میں اس وقت Aquifer Level کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں بھی پانی کی مقدار میں دن بدن کمی واقع ہو رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں Ground Water کو سٹور کرنے کا کوئی خاطر خواہ نظام موجود نہیں ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی کی مقدار میں تیزی سے کمی واقع ہونے کی وجہ سے صوبہ میں خشک سالی کا شدید خطرہ ہے؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت Aquifer Level بہتر کرنے اور پانی کی کمی کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) صوبہ میں اس وقت فی کس تقریباً (Surface and Sub Surface water) (1000 cubic meter/year) سے کم پانی رہ گیا ہے۔

(ب) یہ بات بالکل درست ہے کہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں زیر زمین پانی کافی تیزی سے نیچے جارہاہے۔ صوبہ میں Aquifer Level خصوصاً بڑے شہروں میں جیسے لاہور، ملتان، خانیوال، پاکپتن میں پانی کی سطح کافی نیچے جاچکی ہے۔ بعض علاقوں میں پانی کا لیول معمولی کمی بیشی سے برقرار ہے۔ مزید برآں لاہور میں سالانہ 2.5 فٹ اوسطاً پانی نیچے جارہاہے۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں زیر زمین پانی کا لیول تقریباً 135 فٹ تک ریکارڈ کیا گیاہے جو کہ اس وقت سب سے زیادہ ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں پانی کی فراہمی کا انحصار بارشوں اور پہاڑوں پر گلیشئر کے پگھلنے پر ہے۔ پچھلے کچھ سالوں سے بارش میں مسلسل کمی کی وجہ سے نہروں میں پانی کی کمی کا سامناہے۔ جس کی وجہ سے کسانوں کو ٹیوب ویل پر زیادہ انحصار کرنا پڑرہاہے زیر زمین پانی کے زیادہ استعمال کی وجہ سے گراؤنڈواٹر لیول میں بھی مسلسل کمی ہورہی ہے۔

(د) یہ بات بھی درست ہے کہ ابھی تک Water Flood سے Aquifer Recharge کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے تاہم محکمہ انہار نے اولڈ میلسی کینال میں ایک پائلٹ پراجیکٹ شروع کیاہے۔ جس کے تحت Flood Water سے گراؤنڈواٹر کوری چارج کیاجائے گا۔اس کے علاوہ Rain Water harvesting سے Ground Water کوریچارج کرنے پر بھی کام ہورہاہے۔

(ہ) یہ بات درست ہے کہ زیر زمین پانی کی سطح روز بروز نیچے جارہی ہے۔اس وجہ سے خشک سالی کے دوران دستیاب زیر زمین پانی کم سے کم ہوتا جارہاہے۔ صوبہ کے مختلف علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح اوسطاً 0.5 تا 2.0 فٹ سالانہ نیچے جارہی ہے۔ بعض علاقوں میں پانی کا لیول معمولی کمی بیشی سے برقرار ہے

(و)

1۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گراونڈواٹر مینجمنٹ سیل قائم کیاہے۔یہاں صوبہ پنجاب کے کینال کمانڈایریا میں سال میں دو دفعہ گراونڈواٹر لیول اور کوالٹی کا ڈیٹالیا جاتا ہے۔ گراونڈواٹر لیول اور کوالٹی کے نقشہ جات بناکر پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر رکھے جاتے ہیں۔

2۔ زیرزمین پانی کوریگولیٹ کرنے کے لئے قانون سازی کی جارہی ہے۔

3۔ پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لئے پنجاب واٹر پالیسی 2018بنائی گئی ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔

4۔ کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لئے اب تک 2عدد سیمینار اور پورے پنجاب میں 6عدد ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

محکمہ کی طرف سے بیوہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

116: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ کے پروگرام میں بیوہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے پروگرام متعارف کروایا تھا اگر پروگرام متعارف کروایا گیا تھا تو وہ کیا تھا اور کتنے اضلاع میں اس پر کام ہو رہا ہے؟

(ب) اگر پروگرام مستقبل میں جاری رکھا جانا تھا تو کیا موجودہ حکومت اسے جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! محکمہ کے پروگرام میں بیوہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے پروگرام متعارف کروایا گیا تھا۔ پروگرام بیوہ خواتین کو ویہڑیاں، جھوٹیاں اور بھیڑ، بکریاں مہیا کرتا تھا۔ کسی ضلع میں اس پر اب کام نہیں ہو رہا ہے۔

(ب) یہ پروگرام جون 2018 کو ختم ہو چکا ہے۔ موجودہ حکومت اسے جاری رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

کسان package سے متعلقہ تفصیلات

157: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کسان package کی مد میں کتنا بجٹ مالی سال 15-2014 تا مالی سال 18-2017 میں مختص کیا گیا؟

(ب) اس پیسے سے صوبہ کے کتنے کسانوں کو مراعات کس نوعیت کی فراہم کی گئیں؟

(ج) صوبے کے کون کون سے اضلاع میں یہ package کسانوں کو فراہم کیا گیا اور اب اس کا status کیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) کسان package مد میں مالی سال 2014-15 تا مالی سال 2017-18 میں جو بجٹ مختص کیا گیا اس کی سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	مختص بجٹ (ملین روپوں میں)	ریوائز بجٹ (ملین روپوں میں)
1	2014-15	Nil	Nil
2	2015-16	Nil	Nil
3	2016-17	30,000.134	16,951.134
4	2017-18	10,000.000	7,615.000

(ب) اس پیسے سے صوبہ کے کسانوں کو درج ذیل مراعات فراہم کی گئیں۔

1۔ 375165 کسانوں کو ڈی اے پی اور پوٹاش کی کھاد پر سبسڈی دی گئی۔

2۔ 77047 کسانوں کو گندم اور کپاس کے بیج مفت فراہم کئے گئے۔

3۔ 28431 کسانوں کو تیل دار اجناس (کینولہ اور سورج مکھی) پر 5000 روپے فی ایکڑ سبسڈی فراہم کی گئی۔

4۔ 282 کسانوں کو انعامی پیداواری مقابلہ جات برائے فصلات و باغات کے تحت زرعی آلات بطور انعام دیئے گئے۔

5۔ تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات سرگودھا نے 6 اہم فصلوں کی منظور شدہ اقسام (جن میں برسیم، لوسرن، جو، جوار، مکئی اور گوار شامل ہیں) کا 36140 کلو گرام بنیادی بیج (Pre-Basic) پیدا کر کے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے حوالے کیا تاکہ وہ اس سیڈ کی Multiplication کر کے پنجاب کے کسانوں کو مہیا کرے۔

6۔ تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات فیصل آباد لہسن اور ادرک کی پیداواری ٹیکنالوجی مرتب کرنے کی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

7۔ Accreditation of AARI Laboratories for ISO-17025 کے تحت کاشتکاروں کو معیاری اور عالمی معیار کی تجزیہ کی سہولیات کے لئے پنجاب میں 21 لیبارٹریوں کو منظور کروایا گیا۔

8۔ 1394 کسانوں کے کپاس کے کھیتوں میں گلابی سنڈی پر قابو پانے کے لئے گاسی پلور اور جنسی پھندے لگائے گئے۔

9۔ گلابی سنڈی کے نقصان اور اس پر قابو پانے کی آگاہی کے لئے 11 ٹی وی ٹاک شو، 34 ریڈیو پروگرام نشر کئے گئے اور 153000 پمفلٹ چھپوائے گئے۔ اس کے علاوہ گلابی

سنڈی کے مؤثر کنٹرول کے لئے 112 اقسام کے پیغامات بذریعہ ایس ایم ایس کسانوں کو بھجوائے گئے۔

10۔ بذریعہ demonstration پلاٹ آگاہی کے لئے 99 فارم ڈے کا انعقاد کیا گیا۔

11۔ 4 لاکھ 41 ہزار 725 کسانوں کو پنجاب کے تمام اضلاع میں سود سے پاک قرضہ جات دیئے گئے۔

12۔ پورے پنجاب میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر کسان package کی تشہیر کی گئی۔

13۔ 78590 کسانوں کو پنجاب کے تمام اضلاع میں موبائل فون دیئے گئے۔

14۔ بارانی علاقہ جات کے 1314 کسانوں کو زمینی کٹاؤ کی روک تھام اور آبی وسائل کی تعمیر و ترقی کی مراعات دی گئیں۔

15۔ پنجاب کے تمام اضلاع سے منتخب کردہ 200 پرانے بلڈوزروں کی بحالی اور مرمت کی گئی جس سے سالانہ اوسط زرعی زمین کی لیولنگ 34000 ایکڑ سے بڑھ کر 59000 ایکڑ تک پہنچ گئی۔

16۔ صوبہ کے 16750 کسانوں کو کراپ انشورنس فراہم کی گئی۔

(ج) کسان package کے تحت فراہم کئے جانے والے منصوبہ جات کی تفصیل اور ان کا موجودہ سٹیٹس اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	نام پراجیکٹ	علاقہ	سٹیٹس
1	ڈی اے پی اور پوٹاش کھاد کی فراہمی	پنجاب کے تمام اضلاع	جاری رہنے کا امکان ہے۔
2	گندم کے بیج کی فراہمی	پنجاب کے تمام اضلاع	مکمل ہو چکا ہے
3	کپاس کے بیج کی فراہمی	ملتان، خانیوال، وہاڑی، لودھراں، ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خاں، ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، راجن پور، لیہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، بھکر اور میانوالی	مکمل ہو چکا ہے
4	تیل دار اجناس پر فی ایکڑ سبسڈی	پنجاب کے تمام اضلاع	جاری رہنے کا امکان ہے۔
6	Improverment in Breeding and Seed Productioin System of Fodder Crops	شیخوپورہ، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور سرگودھا	جاری ہے۔
7	Improvement of Production Technology in Garlic and Ginger	سیالکوٹ، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور نارووال	جاری ہے۔
8	Accreditation of AARI Laboratories for ISO-17025	لاہور، شیخوپورہ،	مکمل ہو چکا ہے

		گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی اور سرگودھا	
9	کیمونٹی بیسڈ انٹیگریٹڈ پیسٹ مینجمنٹ آف پنک بال ورم	ملتان، خانیوال، وہاڑی، لودھراں، ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خاں، ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، راجن پور، لیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور فیصل آباد	جاری ہے
10	زمینی کٹاؤ کی روک تھام اور آبی وسائل کی تعمیر و ترقی	اٹک، راولپنڈی، جہلم، چکوال، گجرات، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، نارووال اور خوشاب	مکمل ہو چکا ہے
11	پرانے بلڈوزروں کی بحالی	پنجاب کے تمام اضلاع	مکمل ہو چکا ہے
12	Eکریڈٹ سکیم	پنجاب کے تمام اضلاع	جاری ہے
13	کراپ انشورنس	شیخوپورہ، ساہیوال، لودھراں اور رحیم یار خان	جاری ہے۔
14	نظامت زرعی اطلاعات کے تحت تشہیری مہم	پنجاب کے تمام اضلاع	مکمل ہو چکا ہے

سرگودھا بھاگٹانوالہ 74-73 ڈرین پر پلوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

158: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرگودھا بھاگٹانوالہ 73،74 ڈرین کب بنائی گئی اس پر کتنی لاگت آئی اور اس پر تعمیر شدہ پلوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پلوں کی بلندی سڑک سے اونچی رکھی گئی جس کی وجہ سے یہاں ٹریفک کی روانگی متاثر ہو رہی ہے اور عوام الناس کو ان پلوں کی اونچائی کی وجہ سے آمدورفت میں دشواری ہے؟

(ج) کیا حکومت ان پلوں کی درستی کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) یہ ڈرین مالی سال 06-2005 میں بنائی گئی۔ اُس وقت ڈرین پر کل لاگت چوبیس لاکھ سترہ ہزار چھ سو سنتالیس روپے آئی۔ اس ڈرین پر 27 عدد پائپ پُلیاں / پُل بنائے گئے۔

(ب) پُلیوں کی بلندی منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق رکھی گئی ہے۔ پُلیاں سرگودھا تا بھاگٹانوالہ روڈ کے ساتھ ساتھ بائیں طرف تعمیر کی گئیں اور ٹریفک کی روانی کو متاثر نہ کر رہی ہیں۔

(ج) جی، ہاں! اس وقت چک 73-74 ڈرین پر پُلیوں کی ریماڈلنگ / تعمیر نو کا کام جاری ہے۔ یہ کام سالانہ ترقیاتی پروگرام بعنوان Construction of Mateela Drain RD 0+000 to 20+080 میں شامل ہے اور انشاء اللہ جون 2019 تک مکمل ہو جائے گا۔

ضلع چنیوٹ میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

194: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے اور کس کس جگہ ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کا کتنا سٹاف عہدہ وگریڈ وار کام کر رہا ہے؟

(ج) اس ضلع کو سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی مد وار بتائیں؟

(د) اس ضلع میں کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں ویٹرنری ڈاکٹرز اور ویٹرنری اسسٹنٹ کی کتنی کس کس جگہ اسامیاں خالی ہیں؟

(و) اس ضلع میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ز) اس ضلع میں مزید کس کس جگہ ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع چنیوٹ میں 41 شفاء خانہ حیوانات ہیں تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع میں 201 سٹاف تعینات ہے عہدہ اور گریڈ وار تفصیلات (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں

(ج) ضلع چنیوٹ سال 17۔2016 اور 18۔2017 کے دوران جو رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	کل رقم ملین
2016۔17	90.983
2017۔18	114.992

(د) ضلع میں اس وقت کل چار موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ضلع چنیوٹ میں تاحال ویٹرنری ڈاکٹرز اور ویٹرنری اسسٹنٹ کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(و) ضلع چنیوٹ میں تقریباً روزانہ 700 جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(ز) ضلع چنیوٹ میں تاحال محکمہ مزید کوئی ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

196: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کون کون سے شعبہ جات کے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں ان میں گریڈ وار اور عہدہ وار ملازمین کی تفصیل دی جائے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سے منصوبہ جات کس کس شعبہ جات کے چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت نے کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کون کون سے زرعی آلات فراہم کئے ہیں؟

(د) سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا؟

(ہ) اس ضلع میں مزید کتنے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے اور اس مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے شعبہ جات کے دفاتر کے نام اور پتاجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام شعبہ	نام دفتر	پتاجات
توسیع	1۔ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	جھنگ روڈ، چنیوٹ
	2۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	جھنگ روڈ، چنیوٹ
	3۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	نواب چوک، لالیاں
	4۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	پرانا ہسپتال، بھوانہ
ریسرچ	لیبارٹری تجزیہ گاہ برائے پانی و مٹی	چنیوٹ
اصلاح آبپاشی	1۔ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (واٹر مینجمنٹ)	نزد گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج، چنیوٹ۔
	2۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (واٹر مینجمنٹ)	نزد گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج، چنیوٹ۔
	3۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (واٹر نزد مینجمنٹ)	امین پور روڈ، نزد پارک گیٹ بھوانہ ضلع چنیوٹ
	4۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (واٹر مینجمنٹ)	نزد ریلوے سٹیشن، لالیاں ضلع چنیوٹ
پیسٹ وارننگ	دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (پلانٹ پروٹیکشن)	شمس الحسن ٹاؤن عقب جیو موٹرز فیصل آباد جھنگ روڈ بائی پاس چنیوٹ۔ ضلع چنیوٹ
فیلڈ	یونٹ سپروائزر زرعی انجینئرنگ	تحصیل چوک نزد سول ہسپتال کلب روڈ چنیوٹ
کراپ رپورٹنگ سروس	اسسٹنٹ ڈائریکٹر شماریات	گلی نمبر 1 شاہ دولت روڈ عزیز آباد کالونی چنیوٹ
اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ	1۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ)	چنیوٹ
	2۔مارکیٹ کمیٹی چنیوٹ	چنیوٹ
	3۔مارکیٹ کمیٹی لالیاں چنیوٹ	لالیاں
	چنیوٹ	
	لالیاں	

ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے شعبہ جات کے ملازمین کی گریڈ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے جو منصوبہ جات چل رہے ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام شعبہ	منصوبہ جات
شعبہ توسیع اور شعبہ تحقیق	Extension Service 2.O پراجیکٹ کے ذریعے کسانوں کو جدید سہولیات فراہم کرنا۔

شعبہ اصلاح آبپاشی	1۔ عالمی بنک کے تعاون سے جاری "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" 2۔ پنجاب حکومت کا سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت "پانی کی ترسیل کی بہتری کے لئے کھالاجات کی اضافی پختگی" کا منصوبہ۔ 3۔ منافع بخش زراعت کا فروغ بذریعہ موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ٹیکنالوجی package کی فراہمی۔
شعبہ فیلڈ	رقبہ آباد کرنے کے لئے حسب ضرورت سبسڈی پر بلڈوزرز کی فراہمی۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت نے 474 کسانوں کو سبسڈی پر 700 زرعی آلات فراہم کئے ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ میں سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کل 73 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا۔

(ہ) ضلع چنیوٹ میں سال 19-2018 کے دوران مزید 22 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی جائے گی جس کے لئے 16.114 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

بہاولپور: لائیوسٹاک فارم جگیت پیر کے رقبہ اور مویشیوں سے متعلقہ تفصیلات

240: محترمہ ساجدہ یوسف: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیوسٹاک فارم جگیت پیر تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور فارم کب بنایا گیا تھا، اس پر کتنی لاگت آئی تھی اور یہ کب سے بند پڑا ہے، بند ہونے کی وجہ تفصیلاً بتائیں؟

(ب) مذکورہ فارم میں کوئی مویشی نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں، مذکورہ فارم کتنے رقبہ پر محیط ہے اور کیا یہ فارم کبھی کسی کو لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا، تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ فارم ہزاروں ایکڑ پر محیط ہے اگر ہاں تو اس میں کتنا رقبہ زرعی، کتنے پر آبادی اور کتنا مویشیوں کے لئے مختص ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فارم کا رقبہ لیز پر دینے یا مذکورہ فارم کو آپریشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) لائیو سٹاک فارم جگیت پیر تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور 1983 میں بنایا گیا، اس پر 75 لاکھ 76 ہزار لاگت آئی تھی اپنے قیام سے آج تک کام کر رہا ہے۔ یہ فارم کبھی بھی بند نہ ہوا ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ فارم پر مویشی موجود نہ ہیں۔ یہ فارم 5200 ایکڑ پر محیط ہے۔ فارم کا رقبہ کبھی بھی لیز یا ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ فارم ہزاروں ایکٹر پر محیط ہے۔ جس میں 1025 ایکڑ زرعی ہے جبکہ 75 ایکڑ دفاتر، سٹاف کالونی و سٹورز اور مویشیوں کے باڑوں کے لئے مختص ہے۔ 1025 ایکڑ زرعی رقبہ مویشیوں کے چارہ جات کے لئے مختص ہے۔

(د) فارم مذکورہ آپریشنل ہے اور اسے لیز پر دینے کا کوئی ارادہ نہیں۔

بہاولپور کے علاقہ چولستان میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد و بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

265: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) چولستان میں کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ہسپتال ڈسپنسریوں اور موبائل یونٹ میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سال 18-2017 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) حکومت کب تک ان کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں 6 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 3 سول ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) چولستان میں 12 موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں، ڈسپنسریاں اور موبائل یونٹ میں 12 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سال 18-2017 کے اخراجات 128.85 ملین روپے ہیں۔

(ہ) چولستان میں ڈاکٹروں کی کوئی خالی اسامی اور missing facilities نہ ہیں۔

ضلع لیہ میں محکمہ آبپاشی کی اسامیوں اور زرعی رقبہ کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

269: جناب شہاب الدین خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع لیہ میں گریڈ ایک تا گریڈ 17 کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ب) محکمہ آبپاشی کے ضلع لیہ میں کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں، ان پر کتنا عملہ تعینات ہے۔ ان کا عرصہ تعیناتی بتایا جائے؟

(ج) محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز کے ساتھ محکمہ کی کتنی زرعی اراضی موجود ہے اور کون لوگ کاشت کر رہے ہیں۔ عرصہ دس سال 2008 تا 2018 تک کس کی کاشت رہی، اگر ٹھیکہ پر دی گئی ہے تو کتنا revenue حکومت کے خزانہ میں جمع ہوا؟

(د) محکمہ آبپاشی کی نہروں پر کتنے درخت، کون کون سی نہروں پر موجود ہیں۔ کتنے درخت چوری کئے گئے اور کتنے جرمانہ کئے گئے۔ کتنا پیسا قومی خزانہ میں جمع ہوا؟

(ہ) ضلع لیہ میں آبپاشی کے کتنے سب ڈویژن ہیں اور کتنے SDO صاحبان کام کر رہے ہیں۔ ان کا عرصہ تعیناتی بتائی جائیں۔ اسی طرح سب انجینئر جو ضلع ہذا میں تعینات ہیں وہ کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) کینال ڈویژن لیہ میں تین سب ڈویژن، 2۔ بھاگل سب ڈویژن، 2۔ حیات سب ڈویژن اور 3۔ عنایت سب ڈویژن۔ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لیہ میں محکمہ آبپاشی کے سات ریسٹ ہاؤسز ہیں جس کے عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کل اراضی ریسٹ ہاؤس: 329.20 کنال

تمام اراضی محکمہ انہار کے ملازمین اپنے مویشیوں کے چارہ کے لئے کاشت کر رہے ہیں۔ کوئی اراضی کسی غیر متعلقہ شخص کو ٹھیکہ پر نہ دی گئی ہے۔

(د) تمام نہروں پر جو درخت ہیں وہ محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول ہیں اس لئے اس جز کی تفصیل اُن سے متعلقہ ہے۔

(ہ) کینال ڈویژن لیّہ میں تین سب ڈویژن ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لیّہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

272: جناب شہاب الدین خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت کے ضلع لیّہ میں دفاتر اور اس شعبہ کے دفاتر کتنے ہیں اور کتنی اسامیاں عہدہ و گریڈ وار ہیں۔ ان میں سے کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت کے سیڈ فارم اور ریسرچ سنٹر کروڑ کی تفصیل فراہم کریں اور پچھلے دس سال میں کتنے wheat, suger cane & cotton seets متعارف کروائے گئے ان کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع لیّہ میں محکمہ زراعت کے شعبہ جات کے کل 22 دفاتر ہیں۔ جن میں گریڈ 1 تا 19 کی کل 699 اسامیاں ہیں جن میں سے 185 خالی اسامیاں ہیں۔ شعبہ جات کے دفاتر اور اسامیوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے سیڈ فارم اور ریسرچ سنٹر کروڑ کی تفصیل اس طرح سے ہے

1۔ آڈاپٹیو ریسرچ فارم کروڑ اور گورنمنٹ سیڈ فارم کروڑ

- آڈاپٹیو ریسرچ فارم کروڑ زون چار اضلاع (لیہ، بھکر، میانوالی، مظفر گڑھ) پر مشتمل ہے اور انہی اضلاع میں ابتدائی تحقیق کے نتائج کی تصدیق کرنے کے لئے مختلف فصلوں پر تجربات آڈاپٹیو ریسرچ فارم اور کاشتکاروں کی زمین پر لگاتا ہے اور ان تجربات کے نتائج کو پیداواری منصوبہ میں شامل کیا جاتا ہے۔

- آڈاپٹیو ریسرچ فارم اور کاشتکاروں کے کھیت پر لگائے گئے تجربات کے نتائج کو ریسرچ پیپرز کی صورت میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ تمام کاشتکاران اس سے مستفید ہو سکیں اب تک تقریباً چالیس سے زیادہ ریسرچ پیپر شائع ہو چکے ہیں۔
- کپاس، گندم، مونگ، باجرہ کی نئی اقسام کو آڈاپٹیو ریسرچ فارم اور کاشتکاروں کے رقبہ پر تجربات کر کے متعارف کروایا جاتا ہے۔
- آڈاپٹیو ریسرچ فارم پر زرعی تحقیق کے مختلف اداروں کے بیج پیدا کرنے میں معاونت کرتا ہے۔
- گورنمنٹ سیڈ فارم کروڑ پٹہ داروں اور خود کاشتہ رقبہ پر گندم کی مختلف اقسام کے بیجوں کو ملٹی پلائی کرتا ہے اور پنجاب سیڈ کارپوریشن کو کاشتکاروں تک پہنچانے کے لئے بیچتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف فصلوں مثلاً گنا اور کپاس کی پیداواری ٹیکنالوجی کو کاشتکاروں کو متعارف کرواتا ہے۔

2۔ اگرانومک ریسرچ سٹیشن تحصیل کروڑ

- ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے زیر سایہ اگرانومک ریسرچ سٹیشن تحصیل کروڑ ضلع لیّہ میں 85-1984 میں قائم ہوا۔ ادارہ ہذا کے مقاصد درج ذیل ہیں۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں اہم فصلوں کی کاشت کے لئے پانی کی مطلوبہ مقدار کا تعین کرنا اور آبپاشی کے لئے مناسب طریقے کا انتخاب اور موزوں وقت کا تعین کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں اہم فصلوں کی کاشت کے لئے موزوں وقت اور طریقہ کاشت کا تعین کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں اہم فصلوں کے لئے جڑی بوٹیوں کی شناخت اور تدارک کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلات کے لئے اور زیادہ پیداوار کے لئے پودوں کی تعداد کا تعین کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلوں کی مخلوط کاشت کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلات کے لئے مناسب نمی، درجہ حرارت اور بیج کی گہرائی معلوم کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلات کی اقسام کی چھان بین، بلحاظ موسمیاتی تغیر، مناسب بڑھوتری اور پیداوار معلوم کرنا۔

- تھل کے آبپاش علاقوں میں کھڑی کپاس میں گندم کی کاشت کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلات کے لئے کھادوں کی مناسب مقدار معلوم کرنا۔

نوٹ: ادارہ ہذا کے مینڈیٹ میں نئے اقسام کے بیج بنانا نہیں تاہم بریڈنگ انسٹیٹیوٹ نے جو بھی بیج بنائے وہ اس ادارہ نے اپنے علاقے میں متعارف کروائے اور علاقائی مناسبت سے پیداواری ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔

نمبر شمار	نام فصل	پچھلے دس سال کے دوران متعارف شدہ بیجوں کے نام	تفصیل
1	گندم	سحر2006 ،شفق 2006 ،فرید2006، بھکر 2008، معراج 2008، فیصل آباد2008 ،آری2011، آس2011، گلیکسی 2013، جوہر2016، گولڈ2016، اُجالا2016، اناج2017، فخر بھکر2017،مزید ترقی دادہ اقسام۔	بجائی کے اوقات نائٹروجن کا استعمال اجرائے صغیرہ کا استعمال، جڑی بوٹیوں کا کنٹرول، پانی کے اوقات، بجائی کے طریقے، مخلوط کاشت، علاقائی کاشت، موسمی تبدیلیوں کے تناظر میں کاشت۔
2	کپاس	FH-342،MNH-988،MNH-886،FH-142 ،NIBGE-05،NIBGE-06 ،NIAB-1048،NIAB-878،NIBGE-04 Sitara-15-16،NIAB-898،NIAB-545 FH-118 ،FH-114	پانی کے اوقات، کھادوں کا استعمال، پودوں کی تعداد، جڑی بوٹیوں کا کنٹرول، مخلوط کاشت PCCT 3
3	نیشکر	ایس پی ایف۔246	بجائی کی ٹکنیک، مخلوط کاشت

فیصل آباد شہر میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

282: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر میں ویٹرنری ہسپتال کتنے ہیں؟

(ب) اس میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں نیز کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان کا سال 18-2017 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(د) حکومت ان کی missing facilities کو کب تک پُر کرے گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):
(الف) فیصل آباد شہر میں پانچ ویٹرنری ہسپتال ہیں۔
(ب) ان میں سات ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔
(ج) سال 2017-18 کا بجٹ 8.865 ملین روپے ہے۔
(د) مسنگ فسلیٹیز نہ ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ماشاء اللہ بڑے proper طریقے سے آپ ایوان کو چلا رہے ہیں۔ اس سے پہلے بجٹ کے لئے یا حزب اختلاف کی طرف سے دی گئی requisition پر اجلاس بُلایا گیا جبکہ یہ ہمارا regular session ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ ایوان میں ماحول اچھا رہے اور اسی حوالے سے میں جمہوری روایات کا ذکر کروں گا۔ جمہوریت کی وجہ سے ہی ہمیں پاکستان کی یہ ریاست میسر آئی ہے لیکن since the inception of Pakistan ہم پوری طرح سے جمہوریت پر عمل نہیں کر سکے جس کے ہمیں بہت ہولناک اور خوفناک نتائج ملے ہیں۔ اس مرتبہ جیسی تیسی آئی لیکن جمہوری حکومت ہی وجود میں آئی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوریت ہی بہتر نظام حکومت ہے۔ ایوب خان کے دور میں چودھری ظہور الٰہی (مرحوم) کے خلاف بھینس چوری کا پرچہ درج ہوا، اسی طرح نواب اکبر بگٹی پر کئی مقدمات بنائے گئے اور ان سب کا result ہم نے 1971 میں دیکھا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت across the board accountability نہیں ہو رہی ۔ انکوائریاں صحیح طریقے سے نہیں ہو رہیں اور ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف 70 دن گرفتاری اور قید میں گزار چکے ہیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: I am very sorry. This is not a Point of order.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات تو مکمل کر لینے دیں۔ ہمارے قائد کی جو میڈیکل رپورٹس آئیں ہیں ان کے لئے ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔This is not a Point of Order.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے قائد کی رپورٹس کے بارے میں ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا جائے۔کیا یہ جمہوریت ہے کہ آپ میری بات نہیں سُن رہے اور میرا مائیک بند کر دیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ سینئر ممبر ہیں اور ہمیں آپ سے ایسے روّیے کی توقع نہیں۔آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔Please be seated.

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 122/18 جناب محمد رضوان کی ہے۔جناب محمد رضوان! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

قلعہ گجر سنگھ لاہور میں واقع مکان قبضہ مافیا سے واگزار کرانے کا مطالبہ

جناب محمد رضوان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موضع قلعہ گجر سنگھ گلی نمبر 16 مکان نمبر 11 ڈیوس روڈ لاہور پر واقع ایک کنال اراضی جو کہ محمد فریاد ولد رحمت علی 15 مرلہ اور عبدالمجید ولد لال دین رقبہ 5 مرلہ کل رقبہ ایک کنال کے قانونی مالک ہیں جبکہ عرصہ دراز سے قبضہ مافیا محمد اسلم، جان محمد وغیرہ نے اس اراضی پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جو کہ بہت زیادہ سیاسی اثر و رسوخ رکھتے ہیں، غنڈہ گرد عناصر ہیں اور اسی بناء پر محمد فریاد ولد رحمت اور عبدالمجید ولد لال دین وغیرہ جو کہ شریف انسان ہیں ان کی آج تک شنوائی نہیں ہو سکی اور وہ دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ پولیس اور دیگر محکمہ جات میں متعدد بار حصول انصاف کے لئے درخواستیں دے چکے ہیں لیکن قبضہ مافیا نے پولیس کے ساتھ ساز باز کر کے ان کی شنوائی نہیں ہونے دی۔ سائلین کا وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ ہے کہ اُن کو قبضہ مافیا سے چھٹکارا دلایا جائے، اُن کی قانونی زمین واپس دلائی جائے اور ناجائز قابضین کے خلاف فی الفور قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا للذا میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔ جب اس کا جواب آ جائے گا تو میں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 129/18 جناب ظہیر اقبال کی ہے۔ جی، جناب ظہیر اقبال!

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسرز اور سینئر ڈاکٹرز کی ڈی جی خان ہسپتال میں تعیناتی سے طلباء کو پریشانی کا سامنا

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاول وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج، بہاولپور جو کہ بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، لودھراں، مظفر گڑھ اور صوبہ سندھ تک کی عوام کو طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ اس ہسپتال و کالج میں کام کرنے والے پروفیسرز اور دیگر سینئر ترین ڈاکٹرز کی ڈیوٹی ڈی جی خان کے ہسپتال و میڈیکل کالج میں ہفتہ میں تین دن کے لئے لگادی گئی ہے جبکہ یہ وہ ہسپتال ہے جس میں نہ صرف صوبہ پنجاب کے اضلاع بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، لودھراں، مظفر گڑھ کے ساتھ ساتھ صوبہ سندھ و دیگر صوبہ جات کے مریضوں کا علاج بھی کیا جاتا ہے اور اس ہسپتال سے ملحقہ میڈیکل کالج جہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں طالب علم میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی تعلیم کا بھی حرج ہو رہا ہے جبکہ ڈیرہ غازی خان کے ڈومیسائل کے حامل کافی سینئر ترین ڈاکٹرز لاہور، فیصل آباد، ملتان کے علاوہ صوبہ کے دیگر ہسپتال و میڈیکل کالجز میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ حکومت ایسے سینئر ترین ڈاکٹرز جو کہ ڈیرہ غازی خان ضلع کے ڈومیسائل کے حامل ہیں ان کی ڈیوٹی ڈیرہ غازی خان میں لگاتی جس سے اس ضلع کی عوام اور مریضوں و میڈیکل کے طالب علموں کو فائدہ ہوتا ایسا نہ کر کے حکومت وقت نے بہاول وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج بہاولپور کے مریضوں کے ساتھ ساتھ طالب علموں کے لئے بھی مشکلات پیدا کر دی ہیں للذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ اس تحریک التوائے کار پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! رولز کے مطابق متعلقہ وزیر موصوف یا پارلیمانی سیکرٹری نے تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہوتا ہے۔ چونکہ وزیر صحت اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت کے آنے تک اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ منسٹر ہیلتھ کو ایوان میں بلایا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 131/18 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اپنی تحریک پیش کریں۔

گوجرانوالہ میں زائد المیعاد اور ممنوعہ ادویات کی سر عام فروخت

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "قومی فیصلہ گوجرانوالہ" کی اشاعت مورخہ 9- نومبر 2018 کی خبر کے مطابق میڈیکل سٹوروں میں زائد المیعاد ممنوعہ ادویات کی فروخت جاری، اضلاع کی انتظامیہ اور محکمہ صحت کے متعلقہ افسران نے گزشتہ ڈیڑھ سال سے ڈرگ انسپکٹرز کی کارکردگی کی مانیٹرنگ نہیں کی، میڈیکل سٹور مالکان انسانی صحت کے ساتھ سر عام کھیلنے میں مصروف ہیں جبکہ انتظامیہ اور محکمہ صحت خاموش تماشائی بن کر بیٹھے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پابندی کے باوجود گوجرانوالہ ڈویژن کے سینکڑوں میڈیکل سٹوروں میں زائد المیعاد ادویات، نشہ آور اور ممنوعہ ادویات کی فروخت کا سلسلہ رُک نہ سکا۔ ڈرگ انسپکٹرز کاغذی کارروائی کر کے حکام کو مطمئن کرنے لگے۔ اضلاع کی انتظامیہ اور محکمہ صحت کے متعلقہ افسران نے گزشتہ ڈیڑھ سال سے ڈرگ انسپکٹرز کی کارکردگی کی مانیٹرنگ نہیں کی۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، نارووال کے اضلاع میں میڈیکل سٹوروں کی مانیٹرنگ اور چیکنگ کا کوئی مؤثر نظام تشکیل نہ دیا جا سکا جس کے باعث شہری زائد المیعاد ادویات خریدنے پر مجبور ہیں۔ مختلف امراض کے علاج کے لئے فروخت ہونے والی بیشتر کمپنیوں کی ادویات کی مدت میعاد ختم ہو چکی ہوتی ہے جبکہ انہیں کھلے عام فروخت کیا جاتا ہے۔ وزارت صحت نے مدت میعاد ختم ہونے والی ادویات کی فروخت پر پابندی عائد کر رکھی ہے مگر گوجرانوالہ ڈویژن میں بیشتر میڈیکل سٹوروں میں مدت میعاد ختم ہونے کے باوجود زہریلی ادویات کی فروخت کا سلسلہ جاری ہے۔ میڈیکل سٹور مالکان انسانی صحت کے ساتھ

سر عام کھیلنے میں مصروف ہیں جبکہ انتظامیہ اور محکمہ صحت خاموش تماشائی بن کر بیٹھے ہیں۔ چونکہ گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ صحت نے خطرناک، مضر صحت اور زائد المیعاد ادویات کی فروخت کا سلسلہ روکنے کے لئے کوئی مؤثر نظام تشکیل نہ دیا ہے جس کی وجہ سے میڈیکل سٹورز مالکان ناقص، غیر معیاری، جعلی اور زائد المیعاد ادویات کھلے عام فروخت کر رہے ہیں اور یہ ادویات انسانی صحت کو بہتر کرنے کی بجائے انسانی صحت کو خراب کر رہی ہیں جس بناء پر شہریوں میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی نے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے کل تک pending کیا جاتا ہے۔ وزیر صحت صاحبہ ایوان میں تشریف لے آئی ہیں۔ جناب ظہیر اقبال کی تحریک التوائے کار نمبر 129/18 ایوان میں پڑھی جا چکی ہے۔ آپ ایوان میں موجود نہیں تھیں تو میں نے اُن کی تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کر دیا تھا اگر آپ کے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے تو ایوان میں پڑھ دیں۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسرز اور سینئر ڈاکٹرز کی ڈی جی خان ہسپتال میں تعیناتی سے طلباء کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 129/18 کا جواب دینے کے لئے میں prepare ہوں۔ اس وقت جنوبی پنجاب کے علاقوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کا بہت بڑا فقدان ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں وائس چانسلر، نشتر میڈیکل کالج اور پرنسپلز کی آپس میں میٹنگز کر کے سٹاف کو temporarily rotate کرنے کی بات کی ہے۔ ہم نے ابھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اندر according to regions, advertisement دی ہے کہ ڈی جی خان کے اندر جو سینئر ڈاکٹرز اور پروفیسرز آنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم نے ڈی جی خان کے لئے علیحدہ advertisement دے دی ہے، اسی طرح رحیم یار خان، بہاولپور اور ملتان کی علیحدہ advertisement دے دی ہے

یہ صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ Faculties were not complete because of lack of senior professors.

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو تھوڑا سا یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ یہ faculty members صرف علاج معالجہ کے لئے ہی نہیں بلکہ medical students کو پڑھانے کے لئے بھی ہمیں چاہئے ہوتے ہیں۔ اگر ہم اُن required number of کے faculty members lecture and courses نہ کریں تو ہم پر PMDC کے rules and regulations لگ جاتے ہیں اُس چیز کو by pass کرنے کے لئے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ different subjects کے لیکچرز اور دوسری کمی بیشی by rotation پوری کر دیں اس لئے میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ بہاولپور سے جو postings ہوئی ہیں یہ temporarily basis پر ہیں ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو already advertisement بھیج دیا ہے۔ اب ہم جو recruitments کریں گے That is going to be entirely based on region basis. یعنی جو لوگ جس region کے لئے apply کریں گے وہ پھر اُسی region میں ہی رہیں گے، کہیں اور نہیں جائیں گے۔ ہم نے posts کو specify کر دیا ہے کہ یہ posts اسی علاقے کے لئے ہیں۔ موجودہ advertisement کی بنیاد پر جب ساری vacancies fill ہو جائیں گی تو پھر انشاء اللہ ہم کسی کو displace نہیں کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب ظہیر اقبال کی تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آگے اور ایجنڈا بھی ہے۔ اس کا جواب آ چکا ہے rules کے تحت اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ آپ تشریف رکھیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد راجہ یاور کمال خان، سردار فاروق امان اللہ دریشک، سردار احمد علی خان دریشک اور محترمہ سبین گل خان کی طرف سے ہے۔ اس قرارداد کو ان میں سے کوئی بھی ممبر پیش کر سکتا ہے۔ جی، راجہ یاور کمال خان!

پنجاب کے ٹائلٹ سے محروم علاقوں کو ٹائلٹ کی سہولت دینے کا مطالبہ

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب کی 17 فیصد عوام ٹائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔ ٹائلٹ سے محروم علاقوں میں راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سر فہرست ہیں جہاں تقریباً 40 فیصد سے بھی زیادہ عوام اس سہولت سے محروم ہیں۔
یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب بھر کے عوام کو بالخصوص دیہی عوام کو یہ سہولت فراہم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب کی 17 فیصد عوام ٹائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔ ٹائلٹ سے محروم علاقوں میں راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سر فہرست ہیں جہاں تقریباً 40 فیصد سے بھی زیادہ عوام اس سہولت سے محروم ہیں۔
یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب بھر کے عوام کو بالخصوص دیہی عوام کو یہ سہولت فراہم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس کے جواب میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ گاؤں کو ODF یعنی open defecation free کرنے سے مراد یہ ہے کہ دیہاتوں میں رہنے والے افراد اپنے گھروں میں لیٹرین کی تعمیر اور اس کے استعمال کو یقینی

بنائیں۔ وہ ذاتی اور ماحولیاتی صحت و صفائی کی بہتر عادت کو اپنالیں تاکہ گندگی خصوصاً انسانی فضلے سے پیدا ہونے والی خطرناک بیماریوں سے بچا جا سکے۔ پنجاب میں کل 25914 دیہات ہیں جن میں کل آبادی کا 67 فیصد رہائش پذیر ہے۔ اس challenge سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کے اندر صفائی کی بنیادی تعلیم اور شعور سے آگاہی پیدا کی جائے جس پر پنجاب حکومت مختلف منصوبوں کے ذریعے کام کر رہی ہے۔ صوبہ پنجاب میں 2010 کے سیلاب کے بعد کھلی جگہ پر پاخانہ کا تناسب 23 فیصد تھا۔ NGO's نے بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے متاثرہ دیہاتوں میں ODF کے کام کا آغاز کیا اور اس کے بعد 2012 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے کمیونٹی ڈویلپمنٹ یونٹ کے ذریعے یونیسف کے تعاون سے رحیم یار خان میں پہلا پائلٹ پراجیکٹ چلایا جس کے بعد بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے مزید علاقوں میں یہ کام پھیلایا گیا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! نماز ظہر کے لئے 15 منٹ کا وقفہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ نماز پڑھ آئیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! MICS 2014 کے مطابق پنجاب میں کھلے علاقوں میں پاخانہ کا تناسب تقریباً 17 فیصد تک کم ہو گیا تھا۔ اس پراجیکٹ کی اہمیت کے پیش نظر 16-2015 میں حکومت پنجاب نے ADP کے تحت ODF پروگرام کے لئے 400 ملین روپے مختص کئے جس کے تحت 36 اضلاع میں مزید 3360 دیہاتوں کو ODF کرنے کا ہدف ملا۔ اس وقت پنجاب میں مختلف اداروں کی کوششوں سے کل 25914 دیہاتوں میں سے 4958 دیہات ODF ہو چکے ہیں جبکہ مزید 4111 دیہاتوں کے پراجیکٹس چل رہے ہیں جس میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، لوکل گورنمنٹ اور NGO's کی طرف سے پراجیکٹس چلائے جا رہے ہیں جبکہ محکمہ تعلیم، صحت اور مزید محکمہ جات کا کردار بھی اس میں نمایاں ہے۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال کے اختتام پر تقریباً 1958 دیہاتوں کو مزید ODF کیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح یہ کام مرحلہ وار شروع ہوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پنجاب کے تمام دیہات ODF ہو جائیں گے اس لئے میں معزز ممبران کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور محکمہ لوکل گورنمنٹ دونوں اس پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے بہتر نتائج آ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کیا اس کو پاس کر لیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے قرارداد پیش کی، میں نے اس کا جواب دیا اور میں نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کو بہتر کرنے کی مزید کوشش کی جائے گی۔ اگر وہ مطمئن نہیں ہیں تو قرارداد پاس کر لی جائے۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔ میں نے گورنمنٹ کی طرف سے کی جانے والی کاوشیں آپ کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس قرارداد کو پاس کرانے کے لئے ووٹنگ کرالی جائے تو بہتر ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب کی 17 فیصد عوام ٹائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔ٹائلٹ سے محروم علاقوں میں راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سر فہرست ہیں جہاں تقریباً 40 فیصد سے بھی زیادہ عوام اس سہولت سے محروم ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب بھر کے عوام کو بالخصوص دیہی عوام کو یہ سہولت فراہم کرنے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر دوسری قرارداد سیدہ زہرا نقوی کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی قرارداد پڑھیں۔

بھکاریوں کو روزگار فراہم کرنے کا مطالبہ

سیدہ زہرا نقوی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ۔

جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں گلی محلوں، ٹریفک سگنلز اور چوراہوں پر بھیک مانگنے والے افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں گلی محلوں، ٹریفک سگنلز اور چوراہوں پر بھیک مانگنے والے افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ متعلقہ منسٹر نے قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ یہ قرارداد سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے اور منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد جناب ساجد احمد خان کی ہے۔ جی، ساجد صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب میں محفل میلاد منعقد کرانے پر جناب سپیکر کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کی 90 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں محفل عید میلادالنبیؐ منعقد کرانے پر اظہار مسرت کرتا ہے اور اس مبارک محفل کے انعقاد کا آغاز کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویزالٰہی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار بھی کرتا ہے کہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کی 90 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں محفل عید میلادالنبیؐ منعقد کرانے پر اظہار مسرت کرتا ہے اور اس مبارک محفل کے انعقاد کا آغاز کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویزالٰہی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار بھی کرتا ہے کہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس معزز ایوان میں موجود کسی بھی ممبر کو اس بات پر اعتراض نہیں ہے۔ ہم اس اقدام پر سپیکر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اس امید کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ اس سلسلے کو ہمیشہ کے لئے قائم رہنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کی 90 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں محفل عید میلادالنبیؐ منعقد کرانے پر اظہار مسرت کرتا ہے اور اس مبارک محفل کے انعقاد کا آغاز کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویزالٰہی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔
یہ ایوان اس یقین کا اظہار بھی کرتا ہے کہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنے اور آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سموگ سے بچاؤ کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں نیز اس حوالے سے آگاہی مہم چلائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سموگ سے بچاؤ کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں نیز اس حوالے سے آگاہی مہم چلائی جائے۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ سموگ کا دورانیہ 10 سے 20 دن ہر سال اکتوبر سے دسمبر تک ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے آرڈر 23-07-2018 کے تحت سموگ کمیشن رپورٹ کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں متعلقہ محکموں

کے ساتھ سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کی بابت اجلاس منعقد کئے گئے۔ محکمہ تحفظ ماحول نے صوبہ کے36اضلاع میں3۔نومبر2018سے روایتی ٹیکنالوجی کے ساتھ چلنے والے بھٹوں پر پابندی عائد کی اس کے بعد موسمی حالات کے پیش نظر محکمہ موسمیات سپارکو اور سپریم کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ چیئرمین جو کہ ڈاکٹر پرویز حسن ہیں سموگ کمیشن کی مشاورت اور سفارشات کی بنیاد پر حکومت نے پنجاب اینٹوں کے بھٹوں کے لئے تین زون، گرین، بلیو، ییلو اور سرخ تشکیل دیئے۔صرف red zoneمیں آنے والے اضلاع لاہور، شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، خانیوال، ملتان، ننکانہ صاحب، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور نارووال میں روایتی ٹیکنالوجی والے بھٹوں کو چلانے پر مکمل پابندی عائد کی۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب میں سیکشن144کے تحت فصلوں کی باقیات، کوڑا کرکٹ، ٹائر، پلاسٹک، پولی تھین، ربڑ اور چمڑے کی اشیاء جلانے پر یکم اکتوبر سے مکمل پابندی عائد کی۔ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے سموگ کی روک تھام کے لئے متعلقہ محکموں اور ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے724دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چالان کیا۔313دھواں چھوڑنے والے اینٹوں کے بٹھوں کو پابند کیا۔16851گاڑیوں کے بعد میں دوبارہ چالان کئے گئے۔ 259زمینداروں کے خلاف فصلوں کی باقیات اور کوڑا کرکٹ جلانے کی خلاف FIRsدرج ہوئیں۔ Divisional level, District levelاورTehsil levelپر سموگ کمیٹیاں قائم کی گئیں جو کہ اپنے علاقوں میں روزانہ کی بنیاد پر سموگ کے تدارک کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔ محکمہ صحت نے ہسپتالوں میںsmog desksقائم کئے ہیں۔ سموگ سے بچاؤ کے لئے اخبارات میں آگاہی مہم شروع کی گئی۔ فضائی آلودگی کاindexروزانہ کی بنیاد پر ویب سائٹ اور موبائل فون کے ذریعےappپر جاری کروایا گیا۔

جناب سپیکر! یہ امر قابل ذکر ہے کہ پڑوسی ملک پنجاب کی فصلوں کی بقایاجات کو آگ لگائی جاتی ہے اس سے بھیacross the borderسے جو سموگ اور دھواں ہمارے پنجاب میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ سموگ کو کنٹرول کیا جائے کیونکہ یہ ایک دن کا کام نہیں ہے یا یہ سموگ15دن میں نہیں آئی۔ یہ پچھلےconsecutiveدس سالوں کی غلط policies کی وجہ سےsmog enhanceہو رہی ہے۔اس کے علاوہ ہمارے air quality index۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk. This is not the way.

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سےrequestکروں گا کہ یہ تھوڑا سن لیں گے تو پھر ہی ان کو بات کی سمجھ آئے گی۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!آپ تشریف رکھیں کیونکہ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

جناب سعید اکبر خان:جناب سپیکر!آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے، انہی کا دن ہے اور یہ ہی کورم پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔ کورم پوائنٹ آؤٹ کرنا ان کاright ہے۔گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر:ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد

جناب ڈپٹی سپیکر 2بج کر14منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر:گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جی، جناب محمد سبطین خان!

سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنے اور آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تقریباً ساری باتیں کر چکا تھا میں اس کے علاوہ یہ کہنا چاہوں گا کہ اس وقت ہماری air quality index تقریباً 83 پر آ رہی ہے. which is quite satisfactory اور 300 تک satisfactory ہوتی ہے لیکن جب 300 سے above ہوتی تو that is point of concern جہاں سموگ براہ راست انسانی جسم کو affect کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں air monitor systems لگائے ہوئے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر monitor کرتے ہیں اور یہ ویب سائٹ پر بھی ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ سموگ ایک دن میں تو نہیں بڑھی بلکہ یہ پچھلے پانچ سات سالوں سے چلی آ رہی ہے۔ انہوں نے اسے متواتر neglect کیا اور اس پر کوئی کام نہ کیا۔ آپ نے درخت کاٹے اور forest کو concrete جنگل میں تبدیل کر دیا۔ آپ نے ٹرینیں، پل اور سڑکوں پر زیادہ توجہ دی۔ ہر civilized ملکوں میں 25 فیصد ایریا green plantation کے لئے رکھا جاتا ہے لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ پنجاب میں green plantation کا ایریا صرف 3 فیصد ہے۔.Now, we are struggling hard آپ کو پتا ہے کہ .pollution and smog are directly related with forestry جب جنگلات کٹے تو اس نے صرف human life کو affect نہیں کیا بلکہ wildlife کو بھی affect کیا۔ ہمارے zoo میں آدھے جانور رہ گئے اور آدھے ختم ہو گئے ہیں۔ سفاری پارک میں آدھے جانور رہ گئے.this is all because of pollution and smog آج سے چند سال پہلے تک zoo میں ہمارے ہاتھی ہوتے تھے اور شیر ہوتے تھے۔ 2018 کے الیکشن کے بعد آپ نے شیروں کو destroy کر دیا۔ اگر کوئی شیر ہے تو وہ لنگڑا ہو گیا، کسی شیر کی دم کٹ گئی، کسی شیر کے کان کٹ گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس میں سالہا سال کی struggle ہے، اب ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم نے ان زخمی شیروں کو بھی ہسپتالوں میں داخل کیا ہے اور انشاءاللہ.We are working hard (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگلے سال انشاء اللہ سموگ eliminate ہو جائے گی اور مزید حالات بہتری کی طرف جائیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس resolution کی favour کر رہے ہیں یا oppose کر رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس کو پاس کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گورنمنٹ already اس پر کام کر رہی ہے لہٰذا اس قرارداد کو پاس کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سموگ سے بچاؤ کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں نیز اس حوالے سے آگاہی مہم چلائی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد سید یاور عباس بخاری، جناب محمد ندیم قریشی، محترمہ شاہدہ احمد اور محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ ان میں کوئی بھی ممبر اپنی قرارداد پیش کریں۔

میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21-ارب روپے مختص کرنے پر حکومت کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21-ارب روپے مختص کرنے پر موجودہ حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس پراجیکٹ سے متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ مالی سال کے اختتام تک اس مختص شدہ رقم کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ اس کے ثمرات پنجاب کی عوام تک پہنچ سکیں۔"

جناب سپیکر! دوسری درخواست یہ ہے کہ وہ فلٹریشن پلانٹس جو پنجاب کے مختلف حصوں میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ kindly قرارداد پڑھ لیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! قرارداد پڑھ لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے قرارداد مکمل پڑھ لی ہے؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! اس میں ایک لائن رہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب میں وہ تمام فلٹریشن پلانٹس جو گزشتہ عرصہ دراز سے دس سال میں سابقہ ادوار کی حکومتوں نے لوگوں کو پہنچانے تھے وہ کم ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے فنڈ بحال کیا جائے تاکہ پنجاب کی عوام صاف پانی سے فیض یاب ہو سکے اور اس کے اثرات عوام تک پہنچ سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "یہ ایوان عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21-ارب روپے مختص کرنے پر موجودہ حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس پراجیکٹ سے متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ مالی سال کے اختتام تک اس مختص شدہ رقم کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ اس کے ثمرات پنجاب کی عوام تک پہنچ سکیں۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے تو یہ بالکل درست ہے کہ گورنمنٹ نے تقریباً 21-ارب روپیہ اس مقصد کے لئے مختص کیا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس expenditures کو ensure کیا جائے کہ یہ سارا روپیہ خرچ ہونا چاہئے تو میں معزز ممبر کو اور دیگر جو ہمارے ممبران ہیں جنہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے تو میں ان کو حکومت کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مختص شدہ رقم کو خرچ کیا جائے گا اور عوام اس سے استفادہ ضرور کریں گے جو عوام کی بہتری کے لئے یہ رقم مختص کی گئی ہے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ اگر معزز ممبر میری

assurance کے بعد مطمئن ہیں تو بہتر اگر یہ مطمئن نہیں ہیں اور اگر اس قرارداد کو پاس کرنا ہے تو گورنمنٹ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہمارا مقصد رقم مختص کرنا تھا اور assure کرنا تھا کہ اس رقم کو خرچ ہونا چاہئے تو وہ دونوں کام ہم انشاء اللہ تعالیٰ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21-ارب روپے مختص کرنے پر موجودہ حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس پراجیکٹ سے متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ مالی سال کے اختتام تک اس مختص شدہ رقم کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ اس کے ثمرات پنجاب کی عوام تک پہنچ سکیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا للہذا اب اجلاس مورخہ 5-دسمبر 2018 بروز بدھ صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ،5۔دسمبر2018

(یوم الاربعاء،26۔ربیع الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 3

147

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ5-دسمبر2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوالات

(محکمہ جات ہائرایجوکیشن، سکولزایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

خوراک وزراعت پر بحث

ایک وزیر خوراک وزراعت پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

149

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

بدھ، 5-دسمبر 2018

(یوم الاربعاء، 26-ربیع الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ ٱلَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلٗا ﴿٢﴾ نِّصۡفَهُۥٓ أَوِ ٱنقُصۡ مِنۡهُ
قَلِيلًا ﴿٣﴾ أَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ ٱلۡقُرۡءَانَ تَرۡتِيلًا ﴿٤﴾ إِنَّا سَنُلۡقِي
عَلَيۡكَ قَوۡلٗا ثَقِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيۡلِ هِيَ أَشَدُّ وَطۡـٔٗا وَ
أَقۡوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾ إِنَّ لَكَ فِي ٱلنَّهَارِ سَبۡحٗا طَوِيلٗا ﴿٧﴾ وَٱذۡكُرِ ٱسۡمَ رَبِّكَ
وَتَبَتَّلۡ إِلَيۡهِ تَبۡتِيلٗا ﴿٨﴾ رَّبُّ ٱلۡمَشۡرِقِ وَٱلۡمَغۡرِبِ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
فَٱتَّخِذۡهُ وَكِيلٗا ﴿٩﴾

سورة المزمّل آیات 1 تا 9

اے (محمدؐ) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو (1) رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات (2) (قیام) آدھی رات (کیا کرو) (3) یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو (4) ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (5) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی) کو سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے (6) دن کے وقت تو تمہیں اور بہت سے شغل ہوتے ہیں (7) تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ (8) (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ (9)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

تو شاہ خوباں تو جانے جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گی مثال تیری جواب تیرا
تو سب سے اوّل تو سب سے آخر ملا ہے حسن دوام تجھ کو
ہے عمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا
میں تیرے حُسنِ بیاں کے صدقے میں تیری میٹھی زباں کے صدقے
برنگ خوشبو رُتوں میں اُترا ہے کتنا دلکش خطاب تیرا
ہے تو بھی صائم عجیب انساں جو خوف محشر سے ہے ہراساں
ارے تُو جن کی ہے نعتیں پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: No, point of order.

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: No, point of order. We welcome the Canadian delegation here in the visitors Lobby. Now, we start with the Question Hour.

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑا اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No, point of order. میں نے کہہ دیا ہے please be seated Question hour کے وقت no, point of order. Please sit down.

سوالات

(محکمہ جات ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اب ہم سوال take up کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ Please be seated. آپ کو ایک مرتبہ کہہ دیا ہے۔ Please be seated.

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر لئے بغیر نہیں بیٹھوں گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: I can't give you the mic, please be seated.

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! [***] ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کے الفاظ کو expunge کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! آپ expunge نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے پاس آپشنز open ہیں۔

I can use my options. Please sit down.

MR MUHAMMAD ASHRAF RASOOL: Mr Speaker! I will not sit.

MR DEPUTY SPEAKER: Please sit down.

جناب محمد اشرف رسول: آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر سنیں گے تب بیٹھوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! میں نہیں سنوں گا۔ جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے اگست کے دوسرے حصے میں یہ سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں یونیورسٹی آف جھنگ قائم کی گئی ہے اور اس کا دوسرا جزیہ ہے کہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معاویہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 40 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف جھنگ کے لئے مختص کردہ فنڈز کا کسی دوسری مد میں استعمال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*40: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں یونیورسٹی آف جھنگ قائم کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کو فنڈز بھی جاری ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کے مختص فنڈز کسی اور مد میں خرچ کر دیئے گئے ہیں اس لئے یونیورسٹی فنکشنل نہ ہو سکی؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونیورسٹی کو اپنی بلڈنگ میں فنکشنل کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں یونیورسٹی آف جھنگ کا قیام عمل میں لایا گیا اور اس کا ایکٹ مورخہ 16-06-2015 کو پنجاب اسمبلی سے منظور ہوا۔

(ب) مذکورہ یونیورسٹی کو مبلغ 163.780 ملین روپے برائے سال 2017-18 میں فراہم کئے گئے تھے جو کہ کمشنر فیصل آباد کے SDA میں ٹرانسفر کر دیئے گئے تھے۔

(ج) یہ درست نہ ہے تاہم مذکورہ یونیورسٹی کی کلاسز کے عارضی اجراء کے لئے گورنمنٹ غزالی ڈگری کالج جھنگ کو منتخب کیا گیا تھا جس میں سال 2017 سے کلاسز کا اجراء کیا جانا تھا لیکن فنڈز کی بروقت دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے اجراء نہ ہو سکا۔ اب مختص شدہ فنڈز میں سے 3.757 ملین کا R&M کا کام گورنمنٹ غزالی ڈگری کالج جھنگ اور گورنمنٹ کالج آف کامرس جھنگ کے ہاسٹل میں ہو رہا ہے اور 34.790 ملین کی رقم سے گاڑیاں، سٹیشنری اور دیگر مشینری خریدنے کا عمل بھی جاری ہے۔

(د) مذکورہ یونیورسٹی کے لئے 2286 کنال 7 مرلہ قطعہ اراضی ہائر ایجوکیشن کے نام منتقل ہو چکا ہے تاہم یونیورسٹی کی عمارت کی تعمیر کے لئے کم از کم 5-ارب روپے اور تین سال کا عرصہ درکار ہے اس لئے اگر رقم فراہم ہو گئی تو تین سال کے بعد یونیورسٹی اپنی عمارت میں منتقل ہو سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 40 ہے اور میں نے یہ سوال ہائر ایجوکیشن کے ذمہ داران سے کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں یونیورسٹی آف جھنگ قائم کی گئی ہے؟ (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کو فنڈز بھی جاری ہو چکے ہیں؟ (ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کے مختص فنڈز کسی اور مد میں خرچ کر دیئے گئے ہیں اس لئے یونیورسٹی فنکشنل نہ ہو سکی؟ اس کے ساتھ میں نے مزید لکھا ہے کہ اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونیورسٹی کو اپنی بلڈنگ میں فنکشنل کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال جس وقت داخل کروایا تھا اس وقت تک جو پہلی حکومت تھی اس کی طرف سے یونیورسٹی آف جھنگ کے لئے جو فنڈز دیئے گئے تھے اس حوالے سے کچھ چیزیں تشویش ناک تھیں جن کا میں نے اپنے سوال کے اندر ذکر کیا اور جواب کے اندر بتا دیا گیا کہ ہماری یونیورسٹی آف جھنگ کے حوالے سے جو فنڈز تھے وہ یونیورسٹی آف جھنگ پر لگانے کی بجائے مختلف جگہوں پر خرچ کر دیئے گئے جس کا بہر حال مجھے افسوس ہے لیکن اس وقت جو ہماری یونیورسٹی آف جھنگ کی صورتحال ہے وہ کسی درجہ میں اس لحاظ سے تو حوصلہ افزا ہے کہ موجودہ حکومت نے وہاں پر باقاعدہ VC صاحب کو nominate کیا اور انہوں نے joining بھی کر لی ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک اچھی اور حوصلہ افزا خبر ہے لیکن اس کے ساتھ اس حوالے سے ہمیں جو فوری مسئلہ در پیش ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے پاس VC صاحب تو تشریف لے آئے لیکن چوکیدار سے لے کر پڑھنے پڑھانے والوں تک ہمارے پاس ایک روپیہ بھی نہیں ہے اور یہاں پر محترم وزیر تعلیم موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ اس کو آگے بڑھانے کے لئے کم از کم اتنے فنڈز ضرور جاری کریں تاکہ VC صاحب کے آنے کے بعد وہاں اپنی کلاسوں کا کم از کم آغاز کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جب ہم نے یونیورسٹی کا چارٹر دیا تھا تو بڑا clear کیا تھا کہ اس سال ADP میں کوئی بھی نیا پراجیکٹ شروع کرنے کے لئے ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اور next academic year سے جو next fiscal Budget آئے گا اس میں ہم ان کے پیسے مختص کر دیں گے اور وہاں کا جو لوکل سٹاف تھا انہوں نے کہا تھا کہ already کالج موجود ہے جہاں پر اس سال تو گزارہ کر سکتے ہیں۔ ان کی پہلی ڈیمانڈ یہ تھی کہ VC مقرر کیا جائے تاکہ process شروع ہو سکے۔ and process has already been started. انشاء اللہ next fiscal year سے اس کے لئے باقاعدہ allocation شروع ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ! اگلا ضمنی سوال؟

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں اتنا دوبارہ عرض کرنا چاہوں گا کہ VC صاحب کو appoint کیا گیا ہے میں اس پر شکر گزار ہوں لیکن اس میں مسئلہ یہ ہے کہ VC صاحب کے آنے کے بعد جو کلاسیں شروع کرنے کا مرحلہ تھا وہ صرف آنے سے پورا نہیں ہوتا جب تک ہمیں فنڈز

نہ ملیں۔جب تک VC صاحب باقاعدہ کلاسوں میں داخلے نہ کریں اور عملہ بھرتی نہ ہو تو اس وقت تک ہمارا وہاں پر کام نہیں چل سکتا تو بجائے اس کے کہ VC صاحب وہاں پر آ جائیں اور وہ حکومت کے خزانہ سے سوائے اپنی تنخواہ لینے کے اور کوئی کام نہ کر سکیں۔اچھا ہے کہ syndicate مکمل ہو چکی ہے اس میں کرنل غضنفر بھی ہیں ، میں بھی syndicate میں ہوں اور ہماری ایک محترمہ ساجدہ بیگم یہاں پر موجود ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں تو انشاء اللہ ہم بھی عنقریب syndicate کی ایک میٹنگ کریں گے اس میں ہمیں فوری طور پر فنڈز چاہئے ہوں گے تاکہ ہماری کلاسوں کا باقاعدہ آغاز ہو سکے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! تعلیمی سال باقاعدہ اگست میں شروع ہوتا ہے اور مئی جون میں ختم ہوتا ہے۔اب کلاسیں تو ابھی شروع ہو نہیں سکتیں we are right in the middle of the year یہ اپنا homework complete کر لیں اور ہم نے planning اس طرح کی ہوئی ہے کہ ان کی کلاسز شروع ہونے سے پہلے انشاء اللہ ان کو فنڈز مل جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔جناب محمد معاویہ! مزید کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! امید ہے کہ ہم اس کو آگے لے کر چلیں گے بہت شکریہ۔مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 58 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔سوال نمبر 285 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے سکولز اور کرائے کی عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

*285: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کی چاروں تحصیلوں میں قائم 11 میں سے 9 سپیشل ایجوکیشن کے سکولز کرائے کی عمارتوں میں قائم ہیں یہ کون کون سے سکولز ہیں اور کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز کی عمارتیں کرائے کی ہونے کی وجہ سے ان میں سہولیات کا شدید فقدان ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز میں کلاس رومز تنگ و تاریک ہیں اور کھیلوں کے گراؤنڈز بھی موجود نہیں ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز میں سہولیات کے فقدان کی وجہ سے طلباء و طالبات کو گرمی اور سردی کے موسم میں شدید مشکلات کا سامنا رہتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ اس ضمن میں کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق):

(الف) گوجرانوالہ کی چاروں تحصیلوں میں قائم سکولز کی تعداد 14 ہے جس میں سے دس سکولز کرائے کی عمارتوں میں اور چار سکولز اپنی عمارتوں میں قائم ہیں۔ یہ جو جو سکولز ہیں اور جہاں جہاں قائم کئے گئے ہیں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولز کی عمارتیں کرائے کی ہونے کی وجہ سے ان میں سہولیات کا فقدان ہے کیونکہ کرائے کی عمارتیں disable friendly نہیں ہیں جبکہ جو عمارتیں گورنمنٹ کی اپنی زمین پر تعمیر ہیں وہ disable friendly ہیں ان میں سہولیات کا فقدان نہیں ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکولز کی عمارتوں میں پانی، بجلی، فرنیچر، ہوادار کمرے اور بیت الخلاء وغیرہ کی سہولیات میسر ہیں۔ کرائے کی کچھ عمارتوں میں کھیل کے میدان بھی موجود ہیں جبکہ سکولز کی سرکاری عمارتوں میں کھیل کے میدان موجود ہیں۔

(د) سکولز کی عمارتوں میں ہر موسم کے مطابق سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ ہر کلاس روم میں پنکھے موجود ہیں نیز لوڈشیڈنگ کی صورت میں جنریٹر کی بھی سہولت میسر ہے۔ مزید برآں سردیوں میں ہیٹرز کی سہولیات میسر ہیں۔

(ہ) سکولز کی اپنی زمین کے حصول کے لئے محکمہ کوشاں ہے جیسے ہی زمین میسر ہو گی تو محکمہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سکولز کی اپنی عمارتوں کی تعمیر کے لئے سکیمیں منظور کروائے گا اور سرکاری عمارتوں کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ سال 19-2018 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر کامونکی کی تعمیر کی سکیم شامل

کر دی گئی ہے۔ مزید برآں گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر نوشہرہ ورکاں کی سرکاری عمارت 79.518 ملین روپے سے تعمیر کی جارہی ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے۔ اس کے علاوہ کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن نے میونسپل کارپوریشن کی غیر استعمال شدہ بلڈنگ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر برائے ذہنی معذور چلڈرن گوجرانوالہ کے لئے مہیا کی ہے جس کی ضروری مرمت کے بعد سکول وہاں منتقل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز(الف) کا جو جواب ہے اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ گوجرانوالہ کی چاروں تحصیلوں میں قائم سکولز کی تعداد 14 ہے جس میں سے دس سکولز کرائے کی عمارتوں میں اور چار سکولز اپنی عمارتوں میں قائم ہیں اور پھر جز(ب) میں محکمہ نے یہ بات concede کی ہے کہ مذکورہ سکولز کی عمارتیں کرائے کی ہونے کی وجہ سے ان میں سہولیات کا فقدان ہے کیونکہ کرائے کی عمارتیں disable friendly نہیں ہیں تو جب محکمہ خود تسلیم کر رہا ہے کہ کرائے کی عمارتیں ہیں وہ disable friendly نہیں ہیں، سپیشل ایجوکیشن بلکہ اس ایجوکیشن کا تو مقصد ہی یہی ہے کہ جو معاشرے کے افراد ہیں ان کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے معاشرے کا کارآمد فرد بنایا جائے۔ جب محکمہ اس بات سے آگاہ ہے تو پھر اب تک محکمہ نے سکول کی اپنی عمارتیں تعمیر نہ کی ہیں تو اسے محکمہ کی بے حسی کہا جائے، نااہلی کہا جائے یا غفلت اور لاپروائی کہا جائے؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ جہاں تک میری انفارمیشن ہے ان کے لئے اب لفظ special person use کیا جاتا ہے اور disable کا لفظ use نہیں کیا جاتا۔ اب محکمہ تعلیم کا یہ حال ہے تو یہ وضاحت فرمادیں کہ کب تک یہ سکول تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر نے جو بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ موصوف اپنی بات کو دوسرے سوال کے ساتھ mix کر گئے ہیں چونکہ پہلے سوال میں clear تھا کہ سکولز کی تعداد 14 ہے لیکن انہوں نے mix کیا ہے کہ سہولیات کا فقدان ہے۔ ہماری گورنمنٹ کو آئے ہوئے ابھی تین ماہ بھی پورے نہیں ہوئے۔ ہم بڑی speed سے اس پر working کر رہے ہیں یہ سکول already پچھلے دس سالوں سے اسی طرح

rented buildings میں چل رہے ہیں چونکہ بچوں کی تعداد بہت کم ہے۔ سپیشل بچوں کی تعداد کسی جگہ 100 ہے کسی جگہ 50 ہے اور کسی جگہ 70 ہے اس لئے ان کے لئے فوراً مکمل بلڈنگ نہیں بنائی جا سکتی پھر بھی ہماری گورنمنٹ اس پر کام کر رہی ہے اور جو سکول rented buildings میں ہیں انشاء اللہ اگلے مالی سال میں ہم ان میں بہتری لا سکیں گے اور جو بلڈنگز بنا سکے وہ ضرور بنائیں گے اور ہم نے already یہ سکیمیں دی بھی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ سپیشل بچوں کی تعداد بہت کم ہے اس لئے ہم نئی بلڈنگز نہیں بنا سکتے۔ پھر یہ صاف صاف بتا دیں چونکہ یہ جز(ہ) میں فرما رہے ہیں کہ سکول کی اپنی زمین کے حصول کے لئے محکمہ کوشاں ہے۔ اگر ان کا مقصد ہی نہیں ہے اور یہ justify بھی کر رہے ہیں تو پھر یہ کس کے لئے کوشاں ہیں؟ ان کے جواب میں contradiction ہے لہٰذا یہ correction کر دیں کہ کیا یہ بلڈنگ بنانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر بنانا چاہتے ہیں تو پھر کوئی time period بھی دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! معزز ممبر time period پوچھ رہے ہیں۔

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! ہماری گورنمنٹ کا جو tenure ہے ہم اس میں maximum بلڈنگز بنائیں گے لیکن وہاں بنائیں گے جہاں بچوں کی تعداد زیادہ ہے، rented بلڈنگز میں بہت تھوڑے بچے ہیں اس لئے اتنی بڑی بلڈنگ ان کے لئے useful نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہم اپنی گورنمنٹ کے tenure میں maximum سنٹرز بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جہاں پر بچوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں بلڈنگز بنائی جائیں گی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو چار سکول already چل رہے ہیں جہاں پر سرکاری بلڈنگز ہیں ان میں بچوں کی تعداد کتنی ہے اور زیادہ تعداد سے مراد بچوں کی کتنی تعداد ہے؟

جناب سپیکر! جواب کے جز(ہ) میں فرمایا گیا ہے کہ سال 2018-19 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر کامونکی کی تعمیر کی سکیم شامل کر دی گئی ہے لہٰذا

وزیر صاحب یہ بھی فرمادیں کہ جو سکیم شامل کی گئی ہے یہ کس بنیاد پر شامل کی گئی ہے اور وہاں پر کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر fresh question دے دیں تو معزز ممبر کو پوری تفصیل دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں دیا ہوا ہے کہ کامونکی سکول کی سکیم ADP میں شامل کی گئی ہے لہٰذا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ سکیم کس معیار کے تحت شامل کی ہے اور وہاں کتنے بچے پڑھتے ہیں تاکہ ہمیں بھی پتا چلے کہ کتنے بچے ہوں گے تو آپ سکول کی سرکاری بلڈنگ تعمیر کروا سکتے ہیں پھر ہم وہاں پر اتنے بچے لائیں گے۔

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! اس کے لئے پوری تفصیل چاہئے اس لئے یہ fresh question بنتا ہے یا پھر معزز ممبر ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تو ہم ان کو کامونکی سکول کی سکیم کی تفصیل دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جو جواب دے رہے ہیں میرا ضمنی سوال اسی سے related ہے۔ انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ 19-2018 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر کامونکی کی تعمیر کی سکیم شامل کر دی گئی ہے اس لئے میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ کس معیار کے تحت شامل کی گئی ہے اور اس سنٹر میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں اور جو سکیمیں شامل نہیں کی گئیں وہاں کتنے کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! یہاں سٹوڈنٹس کی تعداد 171 ہے اگر معزز ممبر کو پوری تفصیل چاہئے تو ہم انہیں آج کے اجلاس کے بعد پوری feasibility دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ اس سنٹر میں سٹوڈنٹس کی تعداد 171 ہے جن کے لئے یہ سکول تعمیر کیا جا رہا ہے اور یہ ongoing سکیم ہے انشاء اللہ اسی مالی سال میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! وزیر صاحب ذرا یہ بتادیں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ مطمئن نہیں ہوئے تو منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس حوالے سے بات کر لیں۔ انہوں نے کتنی مرتبہ وضاحت کر دی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ تو بتادیں کہ سپیشل بچوں کے لئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے یہی عرض کر رہا ہوں کہ:

You can sit with the minister and you can discuss about your question.

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بچوں کی تعداد تو بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے بتادیا ہے۔ منسٹر صاحب! Repeat it.

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! کامونکی میں جو سنٹر تعمیر ہو رہا ہے یہ ongoing سکیم ہے اور اس میں طلباء کی تعداد 171 ہے۔ اگر معزز ممبر کو اس کی مکمل تفصیل چاہئے جس میں ساری feasibility اور ساری لاگت ہے تو انہیں مہیا کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کو detail provide کر دیں۔

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 358 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کامرس کالج سمن آباد
کرائے کی بلڈنگ میں ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*358: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کامرس کالج سمن آباد لاہور ایک عرصہ سے lower طبقہ کو سستی، معیاری اور ٹیکنیکل تعلیم فراہم کر رہا ہے اور ہر سال کئی سٹوڈنٹس ٹیکنیکل تعلیم سے مستفید ہو کر سرکاری و پرائیویٹ اداروں میں روزگار حاصل کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ادارہ کب معرض وجود میں آیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تعلیمی ادارہ ابھی تک کرائے کی بلڈنگ میں سٹوڈنٹس کو تعلیم فراہم کر رہا ہے جس کی وجہ سے اس ادارے کو کئی بار rented building میں شفٹ کیا گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکرہ بالا ادارے کے لئے سرکاری اراضی خرید کر کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ ادارہ تمام طبقات کے بچوں کو سستی، معیاری تعلیم (انٹر اور ڈگری ان کامرس لیول) کی تعلیم فراہم کر رہا ہے اور ہر سال کئی طلباء وطالبات اس تعلیم سے استفادہ کرنے کے بعد سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) یہ ادارہ 1986۔08۔06 کو قائم ہوا۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ ادارہ 1986۔08۔06 سے کرائے کی بلڈنگ میں ہی تعلیم فراہم کر رہا ہے اور اسے طلباء کی ضروریات کے مطابق مختلف rented buildings میں شفٹ کیا گیا۔

(د) ہائرایجوکیشن اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کر رہا ہے۔ ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو کامرس کالجز میں revamping کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں ہے کہ ہائرایجوکیشن اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کر رہا ہے۔ ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو کامرس کالجز میں revamping کر رہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کمیٹی میں کون لوگ شامل ہیں اور اس میں ابھی تک جو ضروری اقدامات کئے گئے ہیں وہ بھی بیان کر دیں اور جو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ بھی بیان کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائرایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! کامرس کالج کا concept تو obsolete ہو گیا ہے اور ہم نے academician کی ایک کمیٹی بنائی ہے جس میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں، مختلف اکیڈمیوں سے دو تین ایکسپرٹس ہیں، سیکرٹری ہائرایجوکیشن

ہیں اور میں بھی اس کمیٹی میں شامل ہوں۔ ہم اس میں کیمونٹی کالجز کا concept introduce کر رہے ہیں جو سٹوڈنٹس کو ایسی ایجوکیشن دے گا جو دو سال کے بعد directly job market میں آسکیں یا پھر وہ continue کرنا چاہیں تو affiliated ہو گا۔ ہم اس پر ایک جامع پالیسی بنا رہے ہیں۔ اس مالی سال میں کوئی نیا brick and mortar کا کام نہیں کر رہے۔ انشاء اللہ اگلے مالی سال میں we will come up with complete proposals کہ ان کا کیا کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں ایک خاص کالج کے حوالے سے بات کی ہے چونکہ وہ کالج اب تک rented building میں ہے۔ ایک سوال یہ بھی ہے کہ اس کالج کو کب تک اپنی بلڈنگ مل جائے گی یا وہ rented building میں ہی رہے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ سوال specific کالج سے related ہے۔ جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ ہم جامع پالیسی بنا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کالج جو تعلیم دے رہا ہے اس type کی تعلیم کی ضرورت ہی نہ رہے اور ہمیں اسے revamp کرنا پڑے اور اس کا structure change کرنا پڑے اس لئے ہم اسی کے مطابق فیصلہ کریں گے کہ اس rented building میں اس ادارے کو چلتے رہنا چاہئے یا انہیں review کرنے کی ضرورت ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب time frame دے دیں تو بہتر ہو گا اور ہمیں بھی پتا ہو گا کہ اتنے ٹائم تک اس پر فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! kindly کوئی time frame دے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم اس مالی سال میں تو کوئی نیا structure نہیں بنا رہے۔ ہم اسے اگلے سال کی ADP میں شامل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ on the floor of the House یہ commitment کر رہے ہیں لہٰذا اس چیز کو دیکھ لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں کہا گیا ہے کہ ہائر ایجوکیشن اس سلسلے میں ضروری اقدامات کر رہا ہے میری استدعا ہے کہ وزیر موصوف ایوان کو اعتماد میں لیں گے کہ وہ اقدامات کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن ایک جامع پالیسی بنا رہا ہے جس میں کوئی حکومتی ممبران نہیں بلکہ academia کے لوگ ہیں جو اس پر کام کر رہے ہیں جیسے میں نے پہلے کہا ہے کہ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن اور ڈاکٹر عارف بٹ بھی شامل ہیں۔ اگر محترمہ اس کے exact name چاہتی ہیں تو انہیں دیئے جا سکتے ہیں کہ اس کمیٹی میں کون لوگ ہیں۔ اس کمیٹی میں بڑے معزز ممبر موجود ہیں۔ ہم نے اپنے سو دنوں کے بعد ایک complete road map شائع کر دیا ہے جو کچھ دنوں میں available ہو گا اور معزز ممبران کے لئے بھی available ہو گا۔ اس road map میں کیا چیزیں ہو رہی ہیں اس کی کافی لمبی detail ہے وہ ہم انہیں مہیا کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 60 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں یکساں تعلیمی نصاب پر عملدرآمد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*60: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ میں یکساں تعلیمی نصاب کے لئے کوئی پروگرام عملی طور پر چل رہا ہے تو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت اس حوالے سے کوئی قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد نصاب سازی کی ذمہ داری صوبوں کو تفویض کر دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے 2015 میں "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ" جاری کیا۔ مذکورہ ایکٹ کے نتیجے میں حکومت پنجاب نے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (PCTB)" کا ادارہ تشکیل دیا جس کا بنیادی فنکشن نصاب سازی، درسی کتب کی تیاری و فراہمی اور ان سے متعلقہ حکومتی پالیسیوں پر عملدرآمد کرنا ہے۔ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے 2017 میں، مروّجہ طریق کار کے مطابق تمام فریقین کی مشاورت سے "سکیم آف سٹڈیز" جاری کی، جو صوبہ پنجاب کے تمام طلباء کے لئے ابتدائے بچپن کی تعلیم سے لے کر انٹرمیڈیٹ کی سطح تک کے تمام لازمی و اختیاری مضامین اور گروپس کا تعین کرتی ہے۔ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری سکولوں میں، محکمہ سکولز ایجوکیشن، حکومت پنجاب کے منظور شدہ نصاب اور درسی کتب کے مطابق تدریس کا عمل جاری ہے لیکن صوبے کے مختلف پرائیویٹ سکولوں اور دینی مدارس میں حکومت پنجاب کا منظور شدہ نصاب اور اس پر تیار کردہ درسی کتب کی تدریس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا یکساں نصاب کی اہمیت مسلّمہ ہے اور اس کی افادیت سے انکار ممکن نہیں لیکن صوبہ پنجاب کے تمام پرائیویٹ سکولوں اور دینی مدارس کے طلباء کو یکساں نصاب کی تدریس کے لئے حکومتی سطح پر فی الحال کوئی پالیسی وضع نہیں کی گئی۔ معاشرے کے مختلف طبقات میں موجود فاصلوں میں کمی، محرومیوں کے خاتمے اور ایک متحد و مضبوط قوم کے لئے یکساں نصاب کی پالیسی مرتب کرنا نہایت ضروری ہے لہٰذا موجودہ حکومت کا مشن ہے کہ صوبہ بھر کے تمام طلباء کے لئے یکساں تعلیمی نصاب کے نفاذ کے لئے نہ صرف ایک جامع پالیسی وضع کی جائے بلکہ اس پر عملدرآمد کو بھی یقینی بنایا جائے۔

(ب) اس مقصد کے حصول کے لئے حکومتی سطح پر تمام متعلقہ فریقین (Stakeholders) یعنی پرائیویٹ سکولوں کے عہدہ داران و مالکان اور دینی مدارس کے علماکرام وغیرہ کی مشاورت ورائے سے، یکساں تعلیمی نصاب کے نفاذ کی پالیسی وضع کی جائے گی۔ یکساں تعلیمی نصاب کے نفاذ کی پالیسی پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے ایوان میں قانون سازی کے بعد محکمہ سکولز ایجوکیشن ضروری کارروائی عمل میں لائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ سکولوں میں کس طرح یکساں تعلیمی نصاب پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ آخری لائن میں لکھا ہے کہ لہٰذا موجودہ حکومت کا mission ہے کہ صوبہ بھر کے تمام طلباء کے لئے یکساں تعلیمی نصاب کے نفاذ کے لئے نہ صرف ایک جامع پالیسی وضع کی جائے گی بلکہ اس پر عملدرآمد بھی یقینی بنایا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اتنا اچھا مشن کب تک پورا ہونے کا امکان ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کریں گے کہ within one and a half year یعنی مارچ 2020 تک اس کام کو مکمل کر لیں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ August 2019 تک curriculum والا کام ختم کر لیں کیونکہ یہ مکمل ہونے کے بعد نصاب کی کتابیں print ہونے کے لئے جائیں گی اور اس میں بھی وقت لگے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معزز وزیر مہربانی کر کے explain کر دیں کہ کیا سرکاری سکولوں کے curriculum میں کوئی disparity ہے، کیا ایسا ہے کہ کچھ سکولوں میں ایک نصاب اور کچھ سکولوں میں کوئی دوسرا نصاب پڑھایا جا رہا ہے، کیا حکومت کے زیر انتظام چلنے والے مدارس اور سکولوں کے نصاب میں کوئی فرق ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: Very good question.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ بھی ملک محمد احمد خان کی تعریف کر رہے ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اس وقت curriculum کے اندر کچھ problems ہیں کہ اس کو critical thinking or analysis پر نہیں بنایا گیا۔ اس میں ہر چیز رٹّے کے سسٹم کے تحت چل رہی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کے اندر ایسی تبدیلیاں لائی جائیں کہ جس سے بچوں کے اندر creativity لائی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم مدارس کو بھی on board لینا چاہتے ہیں تاکہ سب stakeholders کی مشاورت سے ایک curriculum تشکیل پا سکے۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ پرائیویٹ سکولوں میں بھی یہی curriculum نافذ کیا جائے گا۔ اس وقت گورنمنٹ سکولوں میں الگ سسٹم ہے، مدارس میں مختلف اور پرائیویٹ سکولوں میں علیحدہ curriculum ہے۔ We have to take everybody on board.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ایک uniform system نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! absolutely ہم ایک uniform system اور curriculum نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا واقعی آپ ایسا کرنے لگے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس پر کام شروع ہو چکا ہے اور ہم یہ کام سب کو on board لے کر کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت جو سسٹم چل رہا ہے ہم اس کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! یہاں جواب کے جز (الف) میں دیئے گئے initiatives کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ 2015 میں PCTB کا ادارہ تشکیل دیا گیا اور 2017 میں Scheme of Studies جاری کی گئی لیکن میرا یہ خیال ہے کہ یہاں یکساں تعلیمی نصاب کے حوالے سے بہت زیادہ سیاست ہوتی رہی ہے۔ موجودہ حکومت نے اپنے 100 دنوں کے ایجنڈے میں بھی یکساں تعلیمی نصاب کو شامل کیا ہے لیکن عملی طور پر اس بارے میں کچھ نہیں کیا گیا اور یہاں جواب میں اس بابت کسی بھی initiative کا ذکر نہیں کیا گیا۔ جب آپ نے اپنے 100 دنوں کے ایجنڈے میں یکساں تعلیمی نصاب کو prioritize کر لیا تھا تو پھر اس بارے میں اب تک ایک بھی initiative کیوں نہیں لے سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم نے یہ نہیں کہا تھا کہ 100 دنوں میں curriculum change کر دیں گے بلکہ ہم نے کہا تھا کہ اس کے اُوپر کام شروع ہو گا اور واقعی کام شروع ہو چکا ہے۔ ہم نے یہ نہیں کہا تھا کہ 100 دنوں میں نیا curriculum لائیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے تو آج آپ کو time period بتا دیا ہے کہ اس میں کتنا وقت لگے گا اور اس پر کب implementation ہو گی۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! ابھی وزیر صاحب نے on the floor of the House کہا ہے کہ یکساں تعلیمی نصاب کے حوالے سے کام شروع ہو چکا ہے۔ میں بھی یہی جاننا چاہتی ہوں کہ یہ کس مرحلے میں ہے اور اب تک اس بارے میں کیا initiatives لئے جا چکے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس حوالے سے محترمہ کو ایک time frame بتا دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں نے time frame دے دیا ہے کہ ہم مارچ 2020 تک اس کام کو مکمل کر لیں گے۔ اس بابت ایک کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کمیٹی میں مزید لوگوں کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کمیٹی کے کتنے ممبرز ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس کمیٹی کے سات یا آٹھ ممبرز ہیں اور میں دو مزید ممبران کو شامل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یکساں تعلیمی نصاب کے حوالے سے ایک کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے اور اس کی میٹنگز بھی ہو رہی ہیں۔ اس کمیٹی میں ہم نے نہ صرف پنجاب بلکہ صوبہ سندھ اور خیبر پختونخوا کے ماہرین تعلیم کو بھی شامل کیا ہے۔ At the end of the day یہ نظام پورے ملک میں نافذ ہونا ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ سب سے پہلے صوبہ پنجاب میں اس پر عملدرآمد کیا جائے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی loopholes نہ رہیں۔ ہم تمام stakeholders کی آراء اور ideas لے کر ایک نصاب بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں appreciate کرتا ہوں کہ آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال میں کہا گیا ہے کہ مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے لہٰذا یہاں ایوان میں تفصیل مہیا کی جانی چاہئے تھی اور منسٹر صاحب کو ہمارے ساتھ کچھ تو انفارمیشن share کرنی چاہئے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے آپ کو تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"کیا صوبہ میں یکساں تعلیمی نصاب کے لئے کوئی عملی پروگرام چل رہا ہے تو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی بتایا ہے کہ اس حوالے سے کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے اور working ہو رہی ہے۔ بہت اچھی بات ہے لیکن یہاں ایوان میں جو printed جواب دیا گیا ہے اس میں بھی اس تفصیل کو شامل کرنا چاہئے تھا جو کہ ابھی وزیر صاحب نے بیان فرمائی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اگر ہم کمیٹی میں ہونے والے کام کو ابھی سے پبلک کر دیں گے یا اسمبلی میں بتا دیں گے تو پھر مختلف اطراف سے ideas آنا شروع ہو جائیں گے۔ جب ایک draft تیار ہو جائے گا تو پھر اسے سب کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ اس draft میں معزز ممبران حزب اختلاف یا حزب اقتدار کمی بیشی کر سکیں گے اور معزز ممبران کے point of views لینے کے بعد ہی اس draft کو final کیا جائے گا۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے draft کے حوالے سے بات کی ہے تو مہربانی کر کے یہ بھی بتا دیں کہ یہ draft کب تک تیار ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ .We are working on it اور جب یہ draft تیار ہو جائے گا تو وہ اس معزز ایوان سے share کریں گے۔ منسٹر صاحب نے ایک واضح جواب دے دیا ہے۔ .I think you should be satisfied now

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ کام مارچ 2020 تک مکمل ہو گا تو کیا ہم اس کے draft کے لئے بھی 2020 تک انتظار کریں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے کہوں گا کہ جہاں انہوں نے پچھلے ستّر سال انتظار کیا ہے تو تھوڑا اور انتظار بھی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 576 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد گورنمنٹ کالج یونیورسٹی جھنگ روڈ
مین کیمپس کے رقبہ اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*576: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی جھنگ روڈ مین کیمپس فیصل آباد کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) سرکاری رہائشی کالونی کتنے کوارٹر پر مشتمل ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس کیمپس کی بلڈنگ کی تعمیر کی تحقیقات کروائی گئی تھیں۔ یہ کس نے تحقیقات کی تھیں اور انہوں نے ان میں کیا کیا نقائص کی نشاندہی کی تھی؟

(ہ) ان نقائص کے ذمہ دار ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں اور ذمہ داران کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ کیمپس 37.5 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ب) کمروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عمارت کے نام	کمروں کی تعداد
1	ڈاکٹر ذاکر حسین بلاک	24
2	ڈاکٹر محمد علی بلاک	24
3	بیسک سائنس بلاک	24
4	فزکس بلاک	04
5	ذوالوجی بلاک	08
6	قائداعظم بلاک	10
7	تکبیر بلاک	10
8	میاں محمد یوسف بلاک	24
9	ایچ بلاک	30 دفاتر
10	لائبریری	02
11	ہاسٹل	109
12	گیسٹ ہاوس	12

(ج) مین کیمپس میں کوئی بھی رہائشی کالونی نہیں ہے۔

(د) اولڈ کیمپس میں کچھ عمارتوں کی تعمیرات کے سلسلے میں تحقیقات قومی احتساب بیورو (نیب) میں زیرِ سماعت ہے۔ نیب کی تحقیقات میں نقائص کی نشاندہی کی جائے گی۔

(ہ) اولڈ کیمپس میں کچھ عمارتوں کی تعمیرات کے سلسلے میں مندرجہ ذیل افراد کے خلاف تحقیقات قومی احتساب بیورو (نیب) میں زیرِ سماعت ہے۔

1۔ پروفیسر ڈاکٹر شاہد محبوب رانا، سابق ایکٹنگ وائس چانسلر،

2۔ کرنل (ر) محمد لطیف، ڈائریکٹر پراجیکٹ اینڈ کیمپس ڈویلپمنٹ۔

مزید برآں نیب کی تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں ہی تمام ذمہ داران ملازمین کا تعین ہو سکے گا اور ان کے خلاف محکمانہ کارروائی بھی کی جا سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے میرے سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ main campus میں کوئی بھی رہائشی کالونی نہیں ہے لیکن وہاں پر رہائشی کالونی موجود ہے اس کا جواب دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! وہاں پر officially تو کوئی رہائشی کالونی نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس قوم کے اربوں روپے اس یونیورسٹی پر لگے ہیں اور وزیر موصوف کی انفارمیشن کا یہ حال ہے کہ ان کو یہ نہیں پتا کہ وہاں پر کتنے لیکچرارز، پروفیسرز اور دیگر ملازمین رہائش پذیر ہیں۔ وزیر موصوف میرے ساتھ یونیورسٹی کا visit رکھیں میں ان کو وہاں پر دکھاتا ہوں کہ وہاں پر رہائشی کالونی موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صاحب! آپ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کا visit رکھ لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں) جناب سپیکر! میں ممبر موصوف کے ساتھ visit رکھ لیتا ہوں اور وہاں پر جو کچھ illegal ہوا ہے میرا خیال ہے کہ وہ گزشتہ تین ماہ میں تو نہیں ہوا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کب تک یہ رونا روتے رہیں گے کہ گزشتہ دنوں میں یہ نہیں ہوا، گزشتہ سالوں میں یہ ہوا؟ میرے سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے لہٰذا آپ میرے سوال کو pending کریں، وزیر موصوف میرے ساتھ وہاں پر visit کریں اور وزیر موصوف یہاں آکر آپ کو جو رپورٹ دیں گے پھر آپ اُس کے مطابق کارروائی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف! آپ معزز ممبر کے ساتھ یونیورسٹی کا visit رکھیں۔

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! گورنمنٹ سکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے میرے پاس کچھ ideas ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس وقت یہاں پر صرف ضمنی سوال کیا جا سکتا ہے اگر آپ کے پاس اس حوالے سے کچھ ideas ہیں تو آپ وزیر موصوف کے ساتھ بیٹھ کر share کر سکتی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں پلیز۔ اگلا سوال نمبر 163 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں ابھی اپنے پہلے سوال پر بات کر رہا ہوں اور مجھے اُس سوال کے حوالے سے آپ کے فیصلے کا پتا نہیں چلا کہ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اُس سوال پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ وزیر موصوف آپ کے ساتھ جا کر یونیورسٹی کا visit کریں گے۔ آپ اگلے سوال پر آجائیں کیونکہ وہ سوال dispose of ہو گیا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں غلط بیانی کی گئی ہے لہٰذا میرے سوال کو اُس وقت تک pending کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ kindly اگلے سوال پر آئیں۔ اگر آپ اگلا سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں، نہیں تو میں اس سوال کو بھی dispose of کر دیتا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جب میں اپنے پہلے سوال سے مطمئن نہیں ہوا تو آپ میرے اگلے سوال کو کیسے dispose of کر سکتے ہیں؟ میرا یہ حق بنتا ہے کہ میں اپنے سوال کے متعلق آپ کے توسط سے حکومت سے جواب مانگوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اگلے سوال پر آئیں We are on the next question.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کے جواب میں جو غلط بیانی کی ہے میں اس پر تحریک استحقاق لے آتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تحریک استحقاق لے آئیں۔ آپ کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 586 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد طاہر پرویز نے احتجاجاً سوالات پھاڑ کر
جناب سپیکر کی طرف پھینک دیئے)

MR DEPUTY SPEAKER: This is not the way. This is not the way.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں پر احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Order in the House. You can't dictate me. You can't dictate the Chair. Be seated. I am very polite with you. Sit down. Next question Ch. Iftikhar Hussain…

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جب بھی کوئی سوال put کیا جائے۔ محرک اگر اپنے ضمنی سوال کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا اور وہ اس سوال کو challenge کرتا ہے تو پھر سپیکر صاحب کا یہ کام ہے کہ وہ اس challenge کو قبول کر کے اس سوال کو pending کریں اور پھر اس سوال کا جواب لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسمبلی کے rules ہیں اور محرک کا prerogative ہے کہ اگر وہ اس سوال کو challenge کرتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہاں residential area ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے جواب میں پڑھا ہے کہ نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں اس جواب کو challenge کرتا ہوں کہ وہاں residential area ہے وہاں لیکچرار اور lower grade کے لوگ رہ رہے ہیں۔ یہ بہت سادہ سا سوال ہے آپ اس پر منسٹر صاحب کو direct کریں کہ آپ اس بات پر تسلی کر لیں اس وقت تک ہم اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے ensure کیا ہے کہ He will be visiting that area انہوں نے on the floor of the House ensure کیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ کام نہیں ہے۔ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں۔ اس ہاؤس میں جو جواب آئے وہ صحیح آئے اور اگر اس کو کوئی challenge کرتا ہے اور وہ سوال غلط ہو تو آپ اس پر action لے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ visit کرتے ہیں تو یہ ان کا کام ہے کہ پہلے سوال کا درست جواب لیں۔ محرک نے تو کہا ہے کہ میں وہاں دیکھ کر آیا ہوں کہ وہاں پر residential area ہے۔ آپ نے فرمادیا ہے کہ منسٹر visit کریں تو visit نہیں کرنا بلکہ محکمہ سے صحیح جواب لینا ہے کہ انہوں نے اس highest forum کو کیوں misguide کیا اور کیوں غلط جواب دیا؟ یہ سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے ابھی فرمایا ہے کہ یہ ممبر کا حق ہے کہ وہ سوال کریں اور ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم اس کا جواب دیں اور اپنے جواب میں ہم متعلقہ ممبر کو مطمئن کریں۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے لیکن ابھی تھوڑا سا ابہام پیدا ہوا ہے تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ Chair سوال کو dispose of کر چکی ہے لیکن you can direct Minister concerned کہ یہ visit کریں، اس کے بعد رپورٹ دیں اور وہ رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! یہ بات میں کہہ چکا ہوں۔ Chair نے یہ کہا ہے کہ he will be visiting the area اور اسمبلی کو رپورٹ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کا فرمانا درست ہے جو آپ نے فرمایا ہے کہ منسٹر صاحب visit کریں لیکن اس میں تھوڑا سا مزید اضافہ فرمالیں کہ منسٹر صاحب visit کرنے کے بعد اس ہاؤس میں رپورٹ بھی دیں۔ اس سے معاملہ حل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے دوسری بات اپوزیشن کے ممبران سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ہمارے اس ہاؤس کو معرض وجود میں آئے ہوئے مختصر عرصہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس مختصر عرصہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اچھی روایات کو لے کر آگے نہیں چل رہے۔ میں دونوں اطراف کے ممبران سے التجا کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں ایسی روایات قائم کرنی چاہئیں جن پر کل ہم فخر کر سکیں۔

جناب سپیکر! ابھی اجلاس شروع ہوا تھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! اس طرح سوال dispose of نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ میں نے چار مرتبہ انہیں سوال پوچھنے کے لئے کہا ہے۔ I know the rules. You can't tell me the rules. Be seated. Sit down. اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم اچھی روایات قائم نہیں کر رہے۔ آج جب ہاؤس شروع ہوا تو یہ طے شدہ اصول ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران point of order نہیں ہو گا لیکن ایک معزز ممبر نے point of order پر بات کرنے کی کوشش کی آپ نے allow نہیں کیا اس کے جواب میں جو کچھ کہا گیا میں سمجھتا ہوں وہ کسی طور بھی اس ہاؤس کے شایان شان نہیں ہے اس لئے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کسی ایک فرد کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اجتماعی بات کرنا چاہتا ہوں اور بشمول وزراء، حکومتی ممبران اور اپوزیشن ممبران کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں کہ Chair اور اس ہاؤس کے decorum کا لازمی خیال رکھیں۔ یہاں تھوڑی سی جو misunderstanding ہوئی تھی آپ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے۔ متعلقہ منسٹر دورہ کریں گے، رپورٹ دیں گے جو اسی ہاؤس میں آئے گی اس لئے میں اپوزیشن کے ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ اب اس معاملے کو آگے چلنے دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 163 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے پہلے اسے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال پوچھیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری Chair سے گزارش ہو گی کہ ہم پہلے بھی اس ایوان کے ممبر رہے ہیں لیکن آج تک ایسی روایت نہیں دیکھی جیسے وزیر قانون نے بات کی ہے۔ یہ میری یا میرے سوال کی insult نہیں ہے بلکہ پورے ایوان کی insult ہے کہ اس ہاؤس میں غلط بیانی کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طاہر صاحب! ایک بات clear ہو چکی ہے۔ وہ visit کریں گے اور آپ کی تسلی کے لئے ہاؤس کے اندر رپورٹ پیش کریں گے۔ That is clear. We are clear on it. This is not the way. آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ کے صرف 20 سیکنڈ لوں گا۔ میں نے ایک سوال کیا، اس کی روح کے پیچھے انہوں نے ہاؤس میں لکھ کر جو جواب دیا ہے وہ صحیح ہونا چاہئے۔ یہ مجھ سے زیادہ آپ کا کام بنتا ہے کہ اسے دیکھیں۔ ہم بالکل کسی سے اختلاف نہیں کرتے بلکہ ہم اس ہاؤس کو smoothly چلانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر!آپ یہ دیکھیں کہ جب اتنے بڑے forum پر یہ کہا جائے گا تو وہاں پر میری رپورٹ کے مطابق جھنگ روڈ کیمپس جو چلڈرن ہسپتال کے ساتھ بنا ہے اس پر 5.5-ارب روپے لگے ہیں۔ وہاں پر رہائشی کالونی موجود ہے جس میں کچھ بے ضابطگیاں ہوئی تھیں۔اس میں چیف منسٹر صاحب نے انکوائری کرائی تھی،انکوائری کے بعد وہ NAB نے issue take up کیا جو جواب میں بھی لکھا ہے۔

جناب سپیکر!میری گزارش صرف اتنی ہے کہ متعلقہ منسٹر کو یہ معلوم نہیں کہ ان کے ماتحت ادارے کیا کام کر رہے ہیں اور وہ ان کو کیا جواب دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر!میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ ہاؤس کو chair کرنا بڑا حوصلے کا کام ہے۔ میں بھی آپ کی عمر کا ہوں۔ میرے اندر بھی جذبات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ مجھ سے بہت بڑے ہیں۔آپ مجھے اپنی عمر کا نہ بنائیں۔You must be 50/60. میں آپ سے بہت چھوٹا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!پھر آپ کو احترام کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:میں آپ کا احترام ہی کر رہا ہوں کہ آپ کو مائیک دیا ہوا ہے۔ میں آپ کو بات کرنے کے لئے موقع دے رہا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!سارے ایوان کو معلوم ہے کہ آپ نے کیسے مائیک دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب محمد طاہر پرویز!ایسے ہی ہوتا ہے۔آپ جیسے کریں گے اسی طرح آپ کو مائیک ملے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!جو اپوزیشن کا حق ہے وہ اس کو ملنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 163 ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،چودھری صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے جو ابھی 475-ارب روپے کی بات ہے جو کہ پچھلے دس سالوں میں لگے ہیں تو میں بھی اسی شہر کا رہنے والا ہوں اور یہ بات ٹھیک ہے۔ اس میں بہت گھپلے ہیں تو اس کی انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو گھپلا منسٹر صاحب کی طرف سے ہوا ہے اس کی بھی انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آج تک جو انکوائریاں جڑانوالہ روڈ کی چل رہی ہیں ان کی بھی انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 163 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: گورنمنٹ پرائمری سکول 219 ر۔ب ملویانوالہ میں کلاسز کے اجراء اور کمپیوٹر لیب تعمیر نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*163: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول 219 ر۔ب ملویانوالہ پی پی۔112 ضلع فیصل آباد کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے مگر اس میں کلاسز کا اجراء نہیں ہوا؟

(ب) کیا حکومت اس سکول میں اساتذہ مع دیگر عملہ اور ضروری سامان فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا اس سکول میں کمپیوٹر لیب بھی تعمیر ہوئی ہے یا نہیں، اگر کمپیوٹر لیب تعمیر نہ ہوئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مذکورہ سکول پرائمری سطح کا ہے جس کی عمارت مکمل تعمیر ہو چکی ہے اور آٹھ کمروں پر مشتمل ہے۔ ان کمروں میں باقاعدگی سے کلاسز جاری ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول میں چھ اساتذہ مع دیگر عملہ اور ضروری سامان موجود ہے۔

(ج) جیسے کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ مذکورہ سکول پرائمری سطح کا ہے اور محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق پرائمری سطح کے سکولوں میں کمپیوٹر لیب تعمیر نہیں کی جاتی۔ کمپیوٹر لیب صرف ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں میں قائم کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! گورنمنٹ پرائمری سکول 219 ر۔ب ملویانوالہ پی پی۔112 ضلع فیصل آباد یہ سکول میری constituency میں موجود ہے۔ کچھ دن پہلے میں نے سکول کا وزٹ کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ اگر کسی نے گپ شپ لگانی ہے تو وہ باہر لابی میں چلا جائے۔ معزز ممبر سوال پوچھ رہے ہیں وہ سنیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! گورنمنٹ پرائمری سکول 219 ر۔ب ملویانوالہ پی پی۔112 ضلع فیصل آباد کو پچھلی گورنمنٹ نے اپ گریڈ کیا اور اس کی عمارت مڈل سکول کے لئے بنائی گئی لیکن وہاں پر ابھی تک مڈل کی کلاسز شروع نہیں کی گئیں جبکہ جواب میں صرف پرائمری سکول کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیا منسٹر صاحب یہ ہاؤس کو بتانا پسند کریں گے کہ اس سکول میں جو مڈل کلاسز کے لئے نئی بلڈنگ بنی تھی کیونکہ پرائمری سکول کے لئے تو بلڈنگ پہلے سے ہی موجود ہے تو ان نئے کمروں میں مڈل کلاسز کا اب تک اجراء کیوں نہیں ہوا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ کیا گورنمنٹ پرائمری سکول 219 ر۔ب ملویانوالہ پی پی۔112 ضلع فیصل آباد کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے مگر اس میں کلاسز کا اجراء نہیں ہوا؟ وہاں پر کلاسز شروع ہو چکی ہیں میں نے جواب دینے سے پہلے اس کو دو مرتبہ check کروایا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو وہاں سکولز کی تفصیلات بھی دے دیتا ہوں۔ وہاں سکول میں آٹھ کمرے ہیں۔ جب یہ سوال دیا گیا تھا اس وقت وہاں پر چھ ٹیچرز تھے اور اب وہاں پر ایک ٹیچر کی جگہ خالی ہے۔ اس سکول کا رقبہ ایک کنال اٹھارہ مرلے ہے۔ اس سکول کی boundary wall complete ہے۔ وہاں پر چھ واش روم ہیں۔ NSB 2018-19 کا فنڈ ایک لاکھ 90 ہزار 366

روپے ہے اور وہ استعمال ہو چکا ہے اور اس کا بیلنس 4ہزار روپے ہے۔ یہ ہر اس سکول کی تفصیل ہے جس کا وہ پوچھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال تھا کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے اس سکول کو مڈل سکول کا درجہ دے دیا گیا ہے اور اس کے لئے فنڈز جاری کر دیئے گئے تھے۔ میں نے اس کی تفصیل مانگی ہے کہ وہاں پر مڈل کلاسز کیوں شروع نہیں کی گئیں جبکہ کمرے اور دوسری چیزیں تیار ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں یہ بات نہیں پوچھی کہ اس سکول کو مڈل سکول کا درجہ دیا گیا ہے یا نہیں؟ انہوں نے جو پوچھا تھا وہ ہم نے ان کو بتا دیا ہے۔ اگر یہ مڈل سکول بنانا چاہتے ہیں تو یہ میرے پاس request لے کر آ جائیں تو ہم اس کو دیکھ لیں گے۔ جو سوال انہوں نے پوچھا ہے وہ دیکھیں یہ fresh question دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ اس حوالے سے ایک fresh question دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کو جو انفارمیشن چاہئے وہ ہم بتا دیں گے کیونکہ اس میں تو وہ مڈل سکول کے بارے میں پوچھ ہی نہیں رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ اس حوالے سے ایک fresh question دے دیں تو وہ اس حوالے سے details provide کر دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! .Thank you very much اگلا سوال نمبر 586 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 297 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ :حلقہ پی پی۔120 میں بوائز و گرلز
پرائمری و ایلیمنٹری سکولوں کی چار دیواری سے متعلقہ تفصیلات

*297: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے بوائز اور گرلز پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں کی چار دیواری مکمل ہے اور کتنے سکولوں کی نامکمل ہے ؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے جن پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں کی چار دیواری نامکمل ہے حکومت کب تک ان سکولوں کی چار دیواری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل سکولوں کی چار دیواری مکمل ہے۔

کیٹیگری آف سکولز	تعداد بوائز سکولز	تعداد گرلز سکولز	میزان
گورنمنٹ پرائمری سکول	45	59	104
گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول	22	31	53
گورنمنٹ ہائی سکول	17	28	45
میزان	84	118	202

حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل سکولوں کی چار دیواری نامکمل ہے۔

کیٹیگری آف سکولز	تعداد بوائز سکولز	تعداد گرلز سکولز	میزان
گورنمنٹ پرائمری سکول	20	7	27
گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول	7	0	07
گورنمنٹ ہائی سکول	2	1	03
میزان	29	8	37

(ب) محکمہ سکولز ایجوکیشن نے سال 19-2018 میں سکولوں کی نامکمل چار دیواری تعمیر کرنے کے لئے 223 ملین روپے مختص کئے ہیں۔اس وقت یہ بجٹ منظوری کے مراحل میں ہے۔بجٹ کی منظوری کے بعد حلقہ پی پی۔120 کے سکولوں کی نامکمل چار دیواری مکمل کرنے کے لئے فنڈز جاری کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے ؟

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ میرے حلقے میں ان کی رپورٹ کے مطابق 29 بوائز سکول اور 8 گرلز سکول ہیں جن کی چار دیواریاں مکمل نہیں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 223 ملین روپے کی گرانٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ گرانٹ صوبہ پنجاب کے لئے ہے تو پھر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کتنا حصہ ہے اور اس کی مزید allocation کیا آپ constituency wise کر رہے ہیں یا اس کا کیا procedure ہے، اس کی براہ مہربانی تفصیل بتادیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے جو آخری سوال کیا ہے اس کو repeat کر دیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ چاردیواریوں کے لئے 223 ملین روپے مختص کئے ہیں تو یہ صوبہ پنجاب کے لئے مختص کئے گئے ہیں یا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے کئے گئے ہیں؟ اگر صوبہ پنجاب کے لئے مختص کئے گئے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا اس میں کتنا share ہے اور مزید انہوں نے سکولوں کی چاردیواری کے لئے allocation of fund کے لئے کیا procedure طے کیا ہے کیا یہ constituency wise طے کریں گے یا کیا کوئی اور طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں ان کو details بتادیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ 29 بوائز سکول اور 8 گرلز سکول کی دیواریں نہیں ہیں۔ یہ 223 ملین روپے پورے پنجاب کے لئے ہیں۔ ان کا جو نمبر ہے وہ انہوں نے سوال میں نہیں پوچھا تھا۔

جناب سپیکر! میرے پاس تمام تفصیلات موجود ہیں اگر معزز ممبر جناب محمد ایوب خان چاہتے ہیں تو میں ان کو دے سکتا ہوں کہ ان کے لئے کتنی گرانٹ ہے؟ مگر at the same time ہم نے ان کی missing facilities اس میں ڈال دی ہوئی ہیں۔ ہم نے اس مرتبہ بجٹ 2019-20 میں ان کی missing facilities کے لئے amount رکھ دی ہوئی ہے جو نہی اگلا بجٹ آئے گا ہم تعمیر کر دیں گے۔ اس مرتبہ because of lack of budget ہم missing facilities پر focus نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس کی تفصیل بھی ذرا بتادوں کیونکہ پورے ڈسٹرکٹ میں 172 سکول ہیں جن کی دیواریں خراب ہیں۔ 85 ایسے سکول ہیں جن کی دیواریں ہی نہیں ہیں۔ ان کے سکولوں کا رقبہ بہت بڑا ہے اس لئے کئی جگہوں پر دیواریں بنانے کے لئے بہت بڑا expense آرہا ہے۔ پہلے بھی missing facilities کے لئے بجٹ مختص کیا گیا تو وہ سکول ڈیپارٹمنٹ سے

نکال کر اورنج لائن ٹرین پر لگا دیا۔ جب یہ بجٹ اورنج لائن ٹرین پر لگ گیا تو سکولوں کی دیواریں بن نہیں سکیں۔ اگلے بجٹ میں انشاء اللہ ہم نے ان کے ڈسٹرکٹ کے سکول ڈالے ہوئے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ایوب خان!

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے پورے ایوان کے سامنے کہا ہے کہ میری requirement کے مطابق میرے حلقے کے 29 بوائز سکول اور 8 گرلز سکول موجودہ مالی سال میں ڈال دیئے ہیں کہ ان کی چار دیواریاں مکمل ہو جائیں گی تو میں ان کا شکریہ اس امید سے ادا کرتا ہوں کہ یہ کام اسی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر 306 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دانش سکولوں کے لئے رقبہ اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*306: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دانش سکول پراجیکٹ کے لئے کتنی رقم مالی سال 16-2015 تا 18-2017 کے بجٹ میں مختص کی گئی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) صوبہ بھر میں ان سکولوں کی تعداد کتنی ہے نیز ان کو اراضی کس طریق کار کے تحت دی گئی؟

(ج) کتنے بچے ان سکولوں سے پڑھ کر distinction لے سکے؟

(د) اساتذہ اور سکول پر جتنا running expenditure ہے اس کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) دانش سکولوں کے لئے مالی سال 16-2015 تا 18-2017 کے دوران فراہم کردہ بجٹ کی تفصیل "Annex-A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں اس وقت 14 دانش سکولز کام کر رہے ہیں جن میں سات لڑکوں اور سات لڑکیوں کے سکولز ہیں جبکہ دو سکولز ٹبہ سلطان پور تحصیل میلسی، ضلع وہاڑی میں تکمیل کے آخری مرحلے میں ہیں۔ دانش سکولوں کی تعمیر کے لئے حکومت پنجاب، بورڈ

آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے متعلقہ شہروں کے مضافاتی علاقہ میں سرکاری زمین بغیر قیمت کے الاٹ کی گئی۔

(ج) سال 2017 میں دانش سکولوں کے پہلے بیچ کے 396 بچوں نے انٹرمیڈیٹ مکمل کیا۔ ان میں سے 24 طالب علم مسلح افواج میں منتخب ہونے کے بعد اپنی ٹریننگ مکمل کر رہے ہیں۔ اسی طرح سال 2018 میں دانش سکولوں کے دوسرے بیچ کے 506 طلباء نے انٹرمیڈیٹ مکمل کیا۔ اُن میں سے اب تک 19 طالب علم مسلح افواج میں منتخب ہو چکے ہیں اور 10 بچے آفیسر کیڈر کے ہیں۔ دانش سکولوں کے طلباء نے نہ صرف تدریسی شعبہ میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ غیر نصابی اور کھیلوں کے مقابلوں میں بھی امتیازی کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ مختلف شعبوں میں دانش سکولوں کے طلباء کی جانب سے نمایاں کارکردگی کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایک دانش سکول پر سالانہ اوسطاً 150 ملین روپے کا خرچہ آتا ہے۔ جس میں سے 90 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں جبکہ 60 ملین روپے بچوں کی ضروریات (کھانا، یونیفارم، کتابیں، کاپیاں وغیرہ) پر خرچ ہوتے ہیں۔ خرچہ کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال دانش سکولوں کے حوالے سے تھا اور منسٹر صاحب نے میرے سوال کا بہت تفصیل سے جواب دیا ہے جس سے ہمیں پتا چلا ہے کہ 14 دانش سکول کام کر رہے ہیں لیکن ان سکولوں میں بچوں کی ٹوٹل تعداد تقریباً 900 ہے۔ اگر آپ جز (د) دیکھیں کہ ایک دانش سکول پر سالانہ اوسطاً 150 ملین روپے کا خرچ آتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں چاہوں گی کہ منسٹر صاحب ہمیں بتائیں کہ ایک عام پنجاب کے گورنمنٹ سکول پر سالانہ اوسطاً کتنے روپے خرچ آتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم اس وقت estimated ایک سٹوڈنٹ پر جو پیسے خرچ کر رہے ہیں وہ 1400 سے 1500 روپے ہیں اور دانش سکول کے ایک بچے پر جو ہم پیسے خرچ کر رہے ہیں کیونکہ اس میں boarding بھی ہے وہ 18 ہزار روپے ہیں۔

میں آپ کو بتادوں کہ یہ فرق اس لئے ہے کہ پچھلی حکومت نے ہمیں as Danish school یہ ایک زبردست white elephant present کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو ریگولر پبلک سکول کا بچہ ہے وہ بھی ہمارا بچہ ہے اور جو دانش سکول کا بچہ ہے وہ بھی ہمارا بچہ ہے۔ مگر ایک بچے پر آپ 1400 روپے لگا رہے ہیں جبکہ دوسرے بچے پر آپ 18 ہزار روپے لگا رہے ہیں تو یہ discrimination ہونی نہیں چاہئے مگر یہ پچھلی حکومت نے کی ہے اور کس لئے کی ہے۔ اس حوالے سے ہم آپ کو آگے details بتاتے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال منسٹر صاحب کے جواب سے بالکل relate کرتا ہے کہ 4425 سکول ایسے ہیں جن کو پچھلی حکومت نے خطرناک قرار دے دیا تھا یعنی وہ اس قابل نہیں ہیں کہ بچے وہاں بیٹھ کر تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! دوسرا پچھلی حکومت نے رورل ایریا میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول اکٹھے کر دیئے تھے جس کی وجہ سے لڑکیوں کی student strength بہت کم ہو گئی تھی کیونکہ ہمارے کلچر خصوصاً دیہاتوں میں ایسا نہیں ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے سکول میں پڑھیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جہاں اڑھائی کروڑ بچہ سکولوں سے باہر ہے اور صرف لاہور میں 20 لاکھ بچے ایسے ہیں جو سکولوں سے باہر ہیں تو کیا ہم یہ justify کر سکتے ہیں کہ ہم دانش سکولوں کو چلائیں؟ ہم یہ کیوں نہیں کر سکتے کہ یہی پیسا ہم پنجاب کے تمام سکولوں کے انفراسٹرکچر کو بہتر کرنے پر استعمال کریں تاکہ وہاں سے نکل کر اچھے اچھے institutions میں جائیں جہاں اِن کو بہترین facilities ملیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال پوچھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ دانش سکولوں پر پچھلی حکومت نے اتنا زیادہ پیسا ضائع کیا ہے جن میں سے صرف 900 بچے نکلے ہیں تو لاکھوں بچے جو باہر ہیں، کیا ہم اُن کو preference دیں گے یا دانش سکول کے بچوں کو ہی دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں یہاں کھڑا ہو کر دانش سکول کو بالکل بھی defend نہیں کر سکتا کیونکہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ اس کو defend کرنا ہمارے پنجاب کے بچوں کے ساتھ زیادتی ہو گی جس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر پیسوں کی بہت زیادہ discrimination ہو رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دانش سکول کو بالکل بھی defend نہیں کروں گا لیکن on the other hand ہم دانش سکولوں کو بند نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں پر بچے جا رہے ہیں۔اب جو بچہ چھٹی، ساتویں یا آٹھویں کلاس کا اس سکول میں آ گیا ہے اُس کو ہم سڑک پر نہیں پھینک سکتے۔وہ بچے ضرورت مند ہیں جن کو boarding بھی ملی ہوئی ہے لیکن اگر ہم boarding نہیں دیں گے تو وہ probably سڑک پر بیٹھ جائیں گے۔ہمیں یہ white elephant ملا ہے اس لئے ہمیں یہ چلانا پڑے گا لیکن میں اپنی فاضل ممبر کو یہ بتا دوں کہ چونکہ یہ دانش سکول بڑے بڑے رقبے پر بنے ہوئے ہیں لہٰذا ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ ان کو کسی طرح self-sustaining بنایا جائے جس کے لئے ہم انشاء اللہ تعالیٰ نئے ideas لے کر آئیں گے جس پر بات چیت شروع ہو چکی ہے کہ ان جگہوں کو self-sustaining کس طرح بنایا جائے۔شکریہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! طبقاتی فرق کو دُور کرنے کے لئے یہ ہمیں بعد میں ضرور بتا دیں کہ پرائیویٹ سکول اور گورنمنٹ کے سکول میں طبقاتی فرق کو کیسے bridge کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک سوال اور بھی پوچھ لیتے ہیں جو آخری ہو گا۔

جناب محمد لطیف نذر: جناب سپیکر! کیا اجازت ہے کیونکہ میں بھی اس سوال پر بات کرنا چاہتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد لطیف نذر: جناب سپیکر! دانش سکولوں کی بات ہو رہی تھی جس پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو already سرکاری سکول چل رہے ہیں تو جیسے ہمارے منسٹر صاحب نے بتایا کہ ایک بچے پر تقریباً 1400 روپے خرچ آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں کیونکہ question hour over ہونے لگا ہے۔

جناب محمد لطیف نذر: جناب سپیکر! میں نے اپنے ایک سرکاری سکول کا visit کیا ہے تو آپ یقین کریں کہ وہ سرکاری سکول جن میں ہم پڑھے ہیں وہاں پر لوگ فخر سے اپنے بچوں کو داخل کرواتے

تھے لیکن آج حالت یہ ہے کہ وہاں پر ایک سال کا تقریباً پانچ کروڑ روپے خرچ آتا ہے جبکہ کوئی بندہ اپنے بچے کو اس سرکاری سکول میں داخل کرانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ پیسے کا زیاں ہے لہٰذا جس طرح یہ دانش سکول بنائے ہیں اسی طرح سرکاری سکولوں کی حالت بہتر کی جائے۔ اسی طرح سرکاری سکولوں میں سپورٹس نام کی کوئی چیز نہیں ہے جبکہ پانچ پانچ مرلے میں جو پرائیویٹ سکول کھل چکے ہیں وہ بہت زیادہ فیسیں لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ The question hour is over now

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں پرائیویٹ سکولوں کی فیس وصولی اور قانون پر عملدرآمد کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*58: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا صوبہ میں پرائیویٹ سکولوں میں فیس کو مانیٹر کرنے کے لئے کوئی قانون موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس قانون پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے اگر عملدرآمد نہیں کیا جا رہا تو اس کے ذمہ داروں کا تعین کیا جائے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) صوبہ پنجاب میں قائم پرائیویٹ سکولوں میں فیس کو مانیٹر کرنے کے لئے باقاعدہ ایک قانون "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" موجود ہے۔

(ب) پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984 کے تحت پرائیویٹ سکولوں کو ریگولیٹ کیا جا رہا ہے اور کسی بھی خلاف ورزی کرنے

والے سکولوں کے خلاف متعلقہ اضلاع کے چیف ایگزیکٹو آفیسرز (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

مزید برآں پنجاب کے پرائیویٹ سکولوں کے معاملات کو بہتر بنانے اور ان سے متعلقہ شکایات کے مؤثر ازالہ کے لئے ایک قانون "پنجاب پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ2018" کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جو حتمی مراحل میں ہے۔ قانون باقاعدہ منظوری کے لئے پنجاب اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا جس کے تحت پرائیویٹ سکولوں کے معاملات پر زیادہ مؤثر کارروائی ہو سکے گی۔

اوکاڑہ:ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں طلباء وطالبات کے کالجز نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*586: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کا کالج نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ کے طلباء وطالبات کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دور دراز کے علاقے میں جانا پڑتا ہے جس سے طالب علموں اور ان کے والدین کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کالجز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں لڑکوں اور لڑکیوں کا کوئی کالج نہ ہے۔ تاہم حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کالجز موجود ہیں جو کہ منڈی احمد آباد سے تقریباً26 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا طلباء وطالبات کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے حجرہ شاہ مقیم جانا پڑتا ہے۔ تاہم گرلز کالج حجرہ شاہ مقیم میں ایک بس موجود ہے جو طالبات کو کالج لانے اور لے جانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔

(ج) منڈی احمد آباد کی آبادی 21831 ہے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم کے قواعد وضوابط کے مطابق 35000 سے کم والے علاقے میں کالج قائم نہیں کیا جاتا۔ تاہم منڈی احمد آباد میں محکمہ سکول ایجوکیشن کے 2 ہائر سیکنڈری سکولز برائے طلباء وطالبات قائم کئے گئے ہیں جس میں ایف اے / ایف ایس سی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

نارووال: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اخلاص پور کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*450: جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اخلاص پور تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کئی برسوں سے ہائی سکول ہی چلا آرہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میٹرک کے بعد اس علاقہ کے بچے اور بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے دور دراز کا سفر کرنا پڑتا ہے اور آمدورفت میں طالبات کا تعلیمی حرج ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ دور میں طالبات کا اکیلے سفر کرنا خطرہ سے خالی نہ ہے اور والدین کو سفری اخراجات بھی برداشت کرنا مشکل ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ قریب ترین اعلیٰ تعلیم کا ادارہ نہ ہونے کی وجہ سے اکثر بچیاں اعلیٰ تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اخلاص پور تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال میں 1985 سے بطور ہائی سکول کام کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ سکول سے میٹرک پاس کرنے کے بعد بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے شکر گڑھ میں ڈگری کالج موجود ہے جو کہ 13 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کوٹ بنناں موجود ہے جو کہ 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

(ج) جیسا کہ جواب جز(ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ مذکورہ سکول سے 13 کلو میٹر فاصلے پر گرلز ڈگری کالج ہے لہٰذا طالبات مزید تعلیم کے حصول کے لئے ڈگری کالج میں داخلہ لے لیتی ہیں۔ مزید برآں چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) نارووال کی جانب سے موصول شدہ مراسلہ کے مطابق مذکورہ سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ ضروری محکمانہ کارروائی کے بعد مذکورہ سکول کو آئندہ مالی سال کے دوران ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دے دیا جائے گا۔

(د) درست نہ ہے۔ زیادہ تر طالبات اعلیٰ تعلیم کے لئے شکر گڑھ جاتی ہیں۔ جو کہ 13 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔

(ہ) جواب جُز(ج) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع لیہ میں دفاتر اور عملہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*595: **جناب شہاب الدین خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع لیہ میں محکمہ تعلیم کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں تعنیات ملازمین کی تفصیل عہدہ وار بتائیں نیز ان کا عرصہ تعیناتی بھی بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

ضلع لیّہ میں شعبہ تعلیم کے دفاتر کی تعداد 10 ہے۔ ان میں منظور شدہ اسامیاں 106 ہیں جن پر 76 افسران و ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 30 اسامیاں خالی ہیں۔ ان دفاتر کے افسران و ملازمین کی جملہ تفصیلات (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: سال 2017 میں سرکاری سکولوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

6: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سال 2017 لاہور کے اندر کتنے سرکاری سکولوں میں پینے کے صاف پانی کا بندوبست کیا گیا اس پر کل کتنی لاگت آئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

سال 2017 میں لاہور کے 5 سرکاری سکولوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کی گئی اور 5 لاکھ روپے فی یونٹ کے حساب سے کل لاگت 25 لاکھ روپے آئی۔ جن سکولوں میں فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے اُن کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) گورنمنٹ پرائمری سکول پٹھانکے (ہڈیارہ) لاہور

(2) گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول راجہ بولا

(3) گورنمنٹ پرائمری سکول آہلو

(4) گورنمنٹ پرائمری سکول ٹھٹہ خورد

(5) گورنمنٹ پرائمری سکول گورومانگٹ

ضلع سرگودھا: پی پی۔79 میں کالجز کی تعمیر اور چک نمبر 46 میں نئے گرلز اینڈ بوائز کالجز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

11: رانا منور حسین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔79 ضلع سرگودھا میں کتنے نئے کالجز تعمیر ہو رہے ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ب) SNE کب جاری ہو گی؟

(ج) کلاسز کا اجراء کب تک ہو جائے گا؟

(د) کیا چک نمبر 46 جنوبی میں نئے گرلز اور بوائز کالجز تعمیر کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو کب تک کام شروع ہو جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔79 ضلع سرگودھا تحصیل سلانوالی میں ایک کالج برائے خواتین زیر تعمیر ہے جو شاہ نکدر کے مقام پر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کالج کی عمارت کی تعمیر کی ذمہ داری محکمہ تعمیرات و مواصلات کے ذمے ہے اور اس کی تکمیل 30.06.2019 تک کر دی جائے گی۔

(ب) عمارت کی تکمیل کے بعد محکمہ اعلیٰ تعلیم اور محکمہ تعمیر و مواصلات کے متعلقہ افسران PC-IV تیار کرتے ہیں اس کے بعد کالج کے قیام کا نوٹیفکیشن کیا جاتا ہے۔ قیام کے بعد محکمہ اعلیٰ تعلیم SNE کا کیس محکمہ خزانہ کو بھیج دیتا ہے اور SNE کی منظوری وزیراعلیٰ سے حاصل کی جاتی ہے لہٰذا کالج ہذا کی SNE بھی اسی طریق کار کے مطابق عمارت کی تکمیل کے بعد جاری کروائی جائے گی۔

(ج) کلاسز کا اجراء ہر سال یکم ستمبر کو کیا جاتا ہے اور اگر عمارت کو مکمل کر کے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے حوالے کر دی گئی تو کالج میں کلاسز کا اجراء یکم ستمبر 2019 سے کر دیا جائے گا۔

(د) فی الحال چک نمبر 46 جنوبی میں نئے کالج کے قیام کا معاملہ محکمہ اعلیٰ تعلیم میں زیر غور نہیں۔

صوبہ کی سرکاری جامعات میں سپورٹس کوٹا پر داخلہ سے متعلقہ تفصیلات

19: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کی سرکاری جامعات میں 2018 میں کتنے طلباء و طالبات کو سپورٹس کوٹا پر داخلہ دیا گیا؟

(ب) سپورٹس کوٹا پر داخلہ دینے کے بارے میں اگر کوئی پالیسی یا SOP موجود ہے تو کاپی مہیا کی جائے؟

(ج) سپورٹس کوٹا پر داخلہ کو جانچنے کا معیار کیا ہوتا ہے؟

(د) اگر اس سلسلہ میں کوئی داخلہ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں تو ہر یونیورسٹی کی داخلہ کمیٹی کے ممبران کی تفصیل بھی مہیا کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) 2018 میں داخلے کے لئے ہر پروگرام میں سوائے مندرجہ ذیل پروگرام نمبر 2 فیصد سیٹ مختص ہے۔

(i). Law
(ii). MBA
(iii). BBA
(iv). Pharmacy
(v). BSc Electrical Engineering
(vi). BSc Electrical Engineering Technology
(vii). BSc Civil Engineering Technology
(viii). BSc Mechanical Engineering Technology
(ix). BSc chemical Engineering Technology

(ب)

(i). At undergraduate, Board Level
(ii). At post graduate, Board Level/ University Level

(ج) ڈائریکٹر آف سپورٹس طلباء و طالبات میں باقاعدہ پریکٹیکل ٹرائل جس کھیل میں درخواست دی ہوتی ہے منعقد کرواتے ہیں اور میرٹ کی بنیاد پر ان کو سفارش کرتے ہیں۔

(د) جی، ہاں! اس سلسلے میں مندرجہ ذیل کمیٹی بنائی گئی ہے جو کہ پریکٹیکل ٹرائل میں کامیاب طلباء کو برائے داخلہ سفارشات کرتی ہے اور سفارشات کی روشنی میں افسر مجاز ان کے داخلے کی منظوری دیتے ہیں۔

1۔ پروفیسر ڈاکٹر حضور محمد صابر (کنوینر)
ڈین فیکلٹی آف اکنامکس اینڈ مینجمنٹ سائنسز

2۔ پروفیسر ڈاکٹر طیبہ سلطانہ (ممبر)
شعبہ آف زوالوجی

3۔ ڈاکٹر محمد ندیم سہیل (ممبر)
ڈائریکٹر سٹوڈنٹ افیئرز

4۔ ڈاکٹر محمد ہدایت رسول (ممبر)
صدرِ شعبہ مائیکروبیالوجی

5- ڈاکٹر غلام شمس الرحمان (ممبر)
ڈائریکٹر ایڈوانس سٹڈیز

6- ڈاکٹر زاہد محمود (ممبر)
ڈائریکٹر انڈر گریجویٹ سٹڈیز

7- ڈاکٹر عبدالقادر مشتاق (ممبر)
کوآرڈینیٹر شعبہ تاریخ اور پاکستان سٹڈیز

8- مسٹر محمد رفیق واللہ (ممبر / سیکرٹری)
ڈائریکٹر سپورٹس

پی پی-163 لاہور میں پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں کی تعمیر، صاف پانی کی فراہمی اور واش رومز کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

27: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-163 ضلع لاہور میں کتنے پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکول واقع ہیں؟

(ب) کتنے نئے سکولوں کی تعمیر جاری ہے؟

(ج) کیا تمام سکولوں میں پینے کے صاف پانی اور واش رومز کی سہولیات موجود ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی-163 ضلع لاہور میں کل 20 سرکاری سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز سکولز	تعداد	گرلز سکولز	تعداد
بوائز ہائی سکول	02	گرلز ہائی سکول	06
بوائز مڈل سکول	01	گرلز مڈل سکول	03
بوائز پرائمری سکول	06	گرلز پرائمری سکول	02
میزان	09	میزان	11

(ب) پی پی-163 میں واقع گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چوہنگ خورد تحصیل کینٹ لاہور کی اپ گریڈیشن (مڈل سے ہائی) کے لئے عمارت کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ تاہم اس کی SNE منظوری کے مراحل میں ہے۔ مذکورہ حلقہ میں کسی نئے سکول کی تعمیر نہیں ہو رہی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں موجود تمام سکولوں میں پینے کے صاف پانی اور واش رومز کی سہولیات موجود ہیں۔

چنیوٹ:حلقہ پی پی-95میں طلباء وطالبات کے
سکولوں کی تعداد اور منظور شدہ اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

55:سید حسن مرتضیٰ:کیاوزیر سکولزایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی-95چنیوٹ میں بچوں اور بچیوں کے کتنے پرائمری،مڈل اور ہائی سکول ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی تمام اسامیوں پر اساتذہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں یا کہاں کہاں پر خالی ہیں نیز کتنے طلباء پر ایک اساتذہ مقرر کیا جاتا ہے۔

(ج) ایسے کتنے سکول ہیں جو چار دیواری،واش رومز،بجلی اور کمپیوٹر لیب کے بغیر ہیں تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن(جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-95چنیوٹ میں پرائمری،مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

سکول	بوائز	گرلز	کل تعداد
ہائی سکول	15	08	23
مڈل سکول	14	17	31
پرائمری سکول	68	92	160
کل تعداد	97	117	214

(ب) حلقہ پی پی-95کے سکولوں میں اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیاں	1512
تعینات اساتذہ کی تعداد	1387
خالی اسامیاں	125

پرائمری سکولوں میں40طلباء پر ایک استاد مقرر کیا جاتا ہے۔مڈل اور ہائی سکولوں میں50طلباء پر ایک استاد مقرر کیا جاتا ہے۔خالی اسامیوں کی تفصیل(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-95کے تمام ہائی سکولوں میں بنیادی سہولیات(چار دیواری،واش رومز، بجلی اور کمپیوٹر لیب)موجود ہیں جبکہ 15 گرلز مڈل سکولوں اور14بوائز مڈل سکولوں میں کمپیوٹر لیب موجود نہ ہے۔اس کے علاوہ تمام بنیادی سہولیات(چار دیواری، واش رومز اور بجلی)میسر ہیں نیز تمام بوائز و گرلز پرائمری سکولوں میں بنیادی سہولیات

موجود ہیں۔ محکمہ کی جاری پالیسی کے تحت پرائمری سکولوں میں کمپیوٹر لیب قائم نہیں کی جاتی ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ایوب کالونی کی تعمیر کی لاگت

اور کلاسز کے اجراء نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

62: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ایوب کالونی فیصل آباد کی عمارت کب تعمیر ہوئی، کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس سکول میں ابھی تک کلاسوں کے اجراء نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت اس سکول کا کب تک اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس سکول میں کب تک ٹیچرز اور دیگر عملہ مع ضروری سامان فراہم کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مذکورہ سکول 1980 میں قائم ہوا جس کی عمارت چار کمروں پر مشتمل تھی۔ سال 2011 میں اسے اپ گریڈ کر کے ایلیمنٹری سکول کا درجہ دے دیا گیا اور مزید چار کمرے تعمیر کئے گئے جس پر 3.420 ملین لاگت آئی۔ سال 2018 میں سکول ہذا میں مزید چار کمرے تعمیر کئے گئے جس پر 7.035 ملین لاگت آئی۔

(ب) مذکورہ سکول میں باقاعدگی سے کلاسز ہو رہی ہیں۔

(ج) مذکورہ سکول میں باقاعدگی سے تدریسی عمل جاری ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں ٹیچرز اور دیگر عملہ تعینات ہے اس سکول میں ٹیچرز کی کل 16 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 13 اسامیوں پر اساتذہ کام کر رہے ہیں اور خالی تین اسامیاں پر بھی آئندہ ہونے والی بھرتی میں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ٹیچرز بھرتی کر کے تعینات کر دی جائیں گی۔ مذکورہ سکول میں تمام ضروری سامان بھی موجود ہے۔

بہاولپور میں سرکاری سکولوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

63: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کتنی اسامیاں ٹیچرز اور دیگر عملہ کی خالی پڑی ہیں؟

(ج) کون کون سے سکول ٹیچرز کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں؟

(د) کون کون سے سکول کی عمارات بن چکی ہیں مگر ان میں کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا اور عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ہ) حکومت کب تک ان سکولوں میں ٹیچرز و دیگر عملہ تعینات کرنے مع missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع بہاولپور میں بوائز و گرلز سرکاری سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

بوائز سکولز	تعداد	گرلز سکولز	تعداد
بوائز پرائمری سکول	636	گرلز پرائمری سکول	543
بوائز مڈل سکول	122	گرلز مڈل سکول	176
بوائز ہائی سکول	89	گرلز ہائی سکول	72
بوائز ہائر سیکنڈری سکول	11	گرلز ہائر سیکنڈری سکول	14
ٹوٹل	858	ٹوٹل	805

(ب) مندرجہ بالا سکولوں میں مردانہ اساتذہ کی 213 اسامیاں خالی ہیں جبکہ دیگر عملہ کی 681 اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح خواتین اساتذہ کی 346 اور دیگر عملہ کی 67 اسامیاں خالی ہیں۔ ہائی اور ہائر سیکنڈری (بوائز و گرلز) سکولوں میں اساتذہ کی 359 اور دیگر عملہ کی 130 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) ضلع ہذا میں کوئی سکول ایسا نہ ہے جو ٹیچر کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہو۔

(د) ضلع ہذا میں صرف ایک سکول گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بخش والی ہے جس کی عمارت بن چکی ہے لیکن محکمہ بلڈنگ نے سکول کی عمارت کو ابھی محکمہ تعلیم کے حوالے نہیں کیا ہے۔

(ہ) حکومت ضلع بہاولپور کے سرکاری سکولوں میں اساتذہ و دیگر عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور آئندہ ہونے والی بھرتی میں ضلع بہاولپور کے سرکاری سکولوں میں اساتذہ اور دیگر عملہ تعینات کر دیا جائے گا۔ سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی

فراہمی کے لئے بجٹ کی منظوری اس وقت آخری مراحل میں ہے۔ منظوری ہونے پر نہ صرف بہاولپور کے سکولوں میں بلکہ صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی پوری کر دی جائے گی۔

بہاولپور: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بنڈہ غلام حسین کی تعمیر اور طالبات سے متعلقہ تفصیلات

67: جناب ظہیر اقبال : کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بنڈہ غلام حسین ضلع بہاولپور کب تعمیر ہوا تھا؟

(ب) اس میں کتنی طالبات زیر تعلیم ہیں، کلاس وار تفصیل دی جائے؟

(ج) اس میں کتنی ٹیچرز تعینات ہیں۔ کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت کب تک اس سکول میں ٹیچرز تعینات کرنے اور دیگر ضروری فرنیچر و سامان فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سکول مذکورہ کی تعمیر سال 2010 میں ہوئی ہے لیکن دشوار گزار علاقہ اور پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولیات نہ ہونے کے باعث معلّمات نوکری سے استعفیٰ دیتی رہیں جس کے باعث سکول 2017 تک بند رہا تاہم 2017 میں ہونے والی تقرری میں دو معلّمات کو سکول میں تعینات کیا گیا جو جانفشانی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول میں اس وقت 80 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ کچی کلاس میں 42، اوّل میں 28 اور سوئم میں 10 طالبات ہیں۔

(ج) مذکورہ سکول میں معلّمات کی منظور شدہ اسامیاں دو ہیں اور دو ہی معلّمات تعینات ہیں۔ کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں اس وقت دو معلّمات اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ تاہم محکمہ کی جاری پالیسی کے مطابق ہر پرائمری سکول میں اساتذہ کی تعداد 4 کر دی گئی ہے۔ حکومت کی جانب سے ایجوکیٹرز کی بھرتی کے احکامات ملنے کے بعد مذکورہ سکول میں مزید دو ٹیچرز تعینات کر دیئے جائیں گے۔ سکول میں فرنیچر موجود ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں پرائیویٹ سکولز کی رجسٹریشن اور سلیبس سے متعلقہ تفصیلات

98: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کل کتنے پرائیویٹ سکولز رجسٹرڈ نہ ہیں؟

(ب) پرائیویٹ سکولز کی رجسٹریشن کا معیار کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولز مالکان نے اپنا اپنا سلیبس اور فیس مقرر کر رکھی ہے جو کہ عام لوگوں کی پہنچ سے باہر ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا سکولز کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں 153 سکولز غیر رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) پرائیویٹ سکولز کی رجسٹریشن کا معیار درج ذیل ہے:

1۔ سکول کی عمارت کا مضبوط اور ہوادار ہونا

2۔ صحت و صفائی کا معیاری ہونا

3۔ سکیورٹی کے حوالے سے محفوظ ہونا

4۔ سکول میں کسی خاص مذہبی فرقے کی تعلیم کا پرچار نہ ہونا

5۔ کسی سیاسی یا وطن دشمن جماعت سے کوئی تعلق نہ ہونا

6۔ سلیبس کا معیاری ہونا اور 50 فیصد اساتذہ کو پیشہ ورانہ تعلیم کا حامل ہونا۔

(ج) محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے پرائیویٹ سکولوں کو واضح ہدایات ہیں کہ وہ "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" کا ہی نصاب پڑھائیں اسی طرح اعلیٰ سطح کے نجی تعلیمی اداروں کو یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ غیر ملکی تعلیمی تنظیموں کے تحت ہونے والے امتحانات کی تیاری کے لئے طالب علموں کو ایسا نصاب نہ پڑھائیں جو نظریہ اسلام یا قومی اُمنگوں کے خلاف ہو۔ جہاں تک فیس کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ عدالتی احکامات کی روشنی میں تمام نجی سکولوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ مقرر کردہ فیس سے زائد وصول نہ کریں۔

(د) سوال ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ زائد فیس لینے پر چھ سکولوں کے خلاف کارروائی کی گئی اور انہیں شوکاز نوٹسز جاری کئے گئے ہیں جن پر کارروائی جاری ہے۔ اسی طرح

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے نصاب کے علاوہ اگر کوئی پرائیویٹ سکول اپنے الگ نصاب کے مطابق تدریس کروا رہا ہے تو محکمہ کے نوٹس میں آنے پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز جامکے میں ایگزامینیشن ہال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

117: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز جامکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایگزامینیشن ہال کی تعمیر re-construction سکیم کے تحت شروع کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار تعمیر کا کام چھوڑ کر بھاگ گیا ہے اور تعمیر ہال التواء کا شکار ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ منصوبہ جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز جامکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایگزامینیشن ہال کی تعمیر re-construction سکیم کے تحت 18-2017 میں منظور ہوئی جس کی لاگت 4.635 ملین ہے۔

(ب) درست ہے۔ ایگزامینیشن ہال کی تعمیر کا کام تعطل کا شکار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ بلڈنگ کل وصول شدہ رقم 4.635 ملین میں سے مبلغ 2.510 ملین مورخہ 30.06.2018 تک خرچ کر سکا۔ باقی ماندہ رقم کی re-authorization کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے)، سیالکوٹ کی جانب سے درخواست محکمہ میں موصول ہو چکی ہے۔ سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے سال 19-2018 میں رقم مختص کر دی گئی ہے اور جلد ہی جاری کر دی جائے گی جس سے ہال کی باقی ماندہ تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔

فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز مڈل سکول طارق کالونی ماموں کانجن کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

165: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گورنمنٹ گرلز مڈل سکول طارق کالونی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کو حکومت ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) فیصل آباد کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ مورخہ 24.10.18 کے مطابق مذکورہ سکول حکومت کی منظور شدہ اپ گریڈیشن کی شرائط پر پورا اترتا ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) فیصل آباد کی جانب سے مطلوبہ رقم کی منظوری کی استدعا کی گئی ہے۔ ضروری چھان بین کے بعد مذکورہ سکول کو آئندہ مالی سال کے دوران ہائی سکول کا درجہ دے دیا جائے گا۔

صوبہ میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں اور ان میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

201: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سپیشل ایجوکیشن کے تمام اداروں میں بچوں کی کتنی تعداد تعلیم حاصل کر رہی ہے؟

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن میں اس وقت کتنے سپیچ تھراپسٹ فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن میں موجود فزیکل ٹیچرز کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق):

(الف) صوبہ بھر میں سپیشل ایجوکیشن کے تمام اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی کل تعداد 32,182 ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن میں سپیچ تھراپسٹ (بی ایس-17) کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 220 ہے جن میں سے 162 سپیچ تھراپسٹ اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچرز (بی ایس-11) کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 86 ہے جن میں سے 22 فزیکل ایجوکیشن ٹیچرز پرائمری سکولز میں فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
اس کے علاوہ انسٹرکٹر فزیکل ایجوکیشن (بی ایس-17) کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 68 ہے جن میں سے 50 انسٹرکٹر فزیکل ایجوکیشن سیکنڈری سکولز میں فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ تفصیل (چ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

204: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے حکومت کے ادارے کتنے ہیں اور پرائیویٹ رجسٹرڈ ادارے کتنے ہیں؟

(ج) حکومت کے اداروں میں بچوں کی کتنی تعداد تعلیم حاصل کر رہی ہے، تفصیل ادارہ وار بتائیں؟

وزیر خصوصی تعلیم (جناب محمد اخلاق):

(الف) لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے 26 ادارے کام کر رہے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کے تحت کام کرنے والے سپیشل ایجوکیشن کے اداروں کی تعداد 22 ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ پرائیویٹ ادارے جو سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں ان کی تعداد 4 ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن لاہور کے حکومتی اداروں میں 3,336 سپیشل بچے زیر تعلیم ہیں۔ ادارہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 20/2018 چودھری اشرف علی کی ہے جو move ہو چکی ہے اور اس کا منسٹر ہیلتھ نے جواب دینا ہے۔ جی، منسٹر ہیلتھ!

پرائیویٹ کلینیکل لیبارٹریز کی ناجائز منافع خوری

(---جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس تحریک التوائے کار کے جواب میں یہ بتادیتی ہوں کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 5۔ستمبر 2018 میں بیان کردہ مسئلہ کے حوالے سے معزز ایوان کی اطلاع کے لئے واضح کیا جاتا ہے کہ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے ادارے بشمول لیبارٹریوں میں مہیا کی جانے والی سہولیات کا غیر معیاری ہونا ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا ادارہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت عمل میں لایا گیا۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن 12-2011 میں اپنے قیام کے بعد صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام ادارے بشمول لیبارٹریوں میں سہولتوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کام کا آغاز کرتے رہے اور ان اداروں کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کا عمل شروع کیا۔ رجسٹرڈ لیبارٹریوں کی جانب سے درست اور معیاری ٹیسٹ و رپورٹس کو یقینی بنانے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے minimum service delivery policy وضع کرلی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک منٹ۔ Order in the House۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! حکومتِ پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد اطلاق تمام لیبارٹریوں پر کیا جارہا ہے۔ قواعد کے تحت کسی لیبارٹری کو بغیر مستند، رجسٹرڈ اور تربیت یافتہ سٹاف کے کام کرنے کی اجازت نہیں ہے اور جیسے ہی کسی ایسے معاملے کا پتا چلتا ہے تو کمیشن کا Anti-quackery cell ضلعی حکومت کی معاونت سے قواعد کے خلاف کام کرنے والی لیبارٹریوں کو کام کرنے سے روک دیتا ہے۔ اب تک صوبہ پنجاب میں 788 لیبارٹریوں کو کام

کرنے سے روک دیا گیا ہے جن میں سے 40 ضلع راولپنڈی میں ہیں۔ کمیشن کے قواعد کے تحت علاج میں غفلت یا غیر ذمہ داری کی شکایت کی صورت میں مروجہ قوانین کے مطابق تحقیقات کے بعد ذمہ دار اداروں اور انتظامیہ کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا ریجنل آفس سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں واقع ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 131/2018 چودھری اشرف علی کی ہے یہ بھی move ہو چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب آنا ہے۔ جی، منسٹر ہیلتھ!

گوجرانوالہ میں زائد المیعاد ممنوعہ ادویات کی سرعام فروخت

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترم ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب چودھری اشرف علی کی تحریک التوائے کار 131/2018 پانچویں اجلاس میں پیش کردہ کا جواب حاضر خدمت ہے جس میں محترم ممبر نے روزنامہ "قومی فیصلے" کی اشاعت مورخہ 9۔نومبر 2018 کی خبر کا حوالہ دیا۔ اس خبر کے مطابق میڈیکل سٹوروں میں زائد المیعاد ممنوع ادویات کی فروخت جاری ہے اور محکمہ ہیلتھ کے متعلقہ افسران نے گزشتہ کئی سالوں سے ڈرگ انسپکٹرز کی کارکردگی کی مانیٹرنگ نہیں کی۔

جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ درست نہیں ہے۔ حکومتِ پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تعین کردہ ڈرگ انسپکٹرز وقتاً فوقتاً اپنے علاقے میں موجود میڈیکل سٹوروں اور pharmacies پر موجودہ ادویات کی expiry date کو چیک کرتے ہیں اور اگر کوئی میڈیکل سٹور و فارمیسی زائد المیعاد ادویات یا نشہ آور ممنوع ادویات کے فروخت میں ملوث پائے جاتے ہیں تو ان کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت قانونی کارروائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں ان ادویات کے نمونہ جات تجزیہ کے لئے DTL بھیجا جاتا ہے اور اگر DTL کی رپورٹ کے مطابق یہ ادویات غیر معیاری ہوں تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں۔ حکومتِ پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ڈرگ انسپکٹروں نے گوجرانوالہ ڈویژن میں گزشتہ سال 2018 میں اب تک مختلف میڈیکل سٹوروں اور pharmacies پر

76 سے زائد المیعاد اور 37 ناقص ادویات کی خرید و فروخت کے کیس رپورٹ کئے ہیں اور ان کے مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کی تفصیل لف ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

خوراک وزراعت پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر خوراک اور زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنے نام دے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ خوراک اور زراعت پر بحث کا آغاز کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔ سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اپنی chair جو اوپر ہے کی بجائے یہاں بولنے کی اجازت دی۔ I am very grateful for that کیونکہ میں اس issue پر اپنی اپوزیشن کی طرف سے opening speech کر رہا ہوں تو میں آپ سے یہ بھی اجازت چاہوں گا کہ 15 یا 18 منٹ مجھے بولنے کی اجازت دے دیں گے تو میں جلدی wind up کرنے کی کوشش کروں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل آپ بات کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر ہم سب کو معلوم نہیں ہے تو ہونا چاہئے کہ یہ بہت اہم ہے کہ پنجاب کے اندر زراعت کا شعبہ اس صوبے کی 26 فیصد جی ڈی پی کے اوپر مشتمل ہے۔ آپ کے پورے صوبے کی 26 فیصد economy depend ہی زراعت کے اوپر کر رہی ہے اور آپ کے اسی صوبے کے اندر 40 فیصد لوگ جو employed ہیں اور جو work force ہے وہ اسی زراعت کے شعبے سے منسلک ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی درست بات ہے کہ آپ لوگ چاہے الیکشن کے اندر یہ پی ٹی آئی claim کرے اور پھر بعد میں پھر جائے لیکن میں جنوبی پنجاب کو صوبہ ہی سمجھتا ہوں۔ آپ لوگ بنائیں نہ بنائیں اللہ آپ کو ایمان کی پختگی دے اور ایک دن بنالیں لیکن صوبہ جنوبی پنجاب کا حصہ جو بنتا ہے اس کے اندر جی ڈی پی تقریباً 60 فیصد سے زیادہ ایگریکلچر contribute کر رہا ہے اور اس کے اندر 80 فیصد work force جتنے لوگ کمائی کرنے والے ہیں ان میں سے تقریباً 80 فیصد جنوبی پنجاب کے خطے میں سے جو نیلے پیلے رنگ کی پٹیاں باندھ کر الیکشن سے پہلے بڑے claim کئے تھے اور پھر اس سے پھر گئے تو 80 فیصد work force جنوبی پنجاب کی ایگریکلچر سے ہے۔ گو اس حکومت نے لکھا ہے 60 فیصد اور ہم 60 فیصد ایگریکلچر کو grow کروائیں گے 3.4 سے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ انہوں نے اگلے تین سال کے لئے، اس سال کی جو مجبوریوں کی رٹ انہوں نے لگائی ہوتی ہے وہ ایک طرف رکھیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اور ہماری مجبوری ہیں کیونکہ ہمیں تو بجٹ بنانے کے لئے صحیح طرح سے وقت نہیں ملا اور وزراء صاحبان جلدی میں آئے اور حلف لیا۔ ایک دم بجٹ پیش ہو گیا تو اگلے دو سالوں کے اندر یعنی تین سال کا ان کا expenditures کا جو frame work ہے جو انہوں نے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی کتاب میں شائع کیا ہے، اس میں اندر اگلے تین سالوں کے لئے انہوں نے اس اہم محکمے کو اور اس سارے سیکٹر کے لئے کل 21۔ارب روپے مختص کئے ہیں جو کہ 7۔ارب روپے سالانہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کا پورا حساب بھی آپ کو بتاتا ہوں کہ 7۔ارب روپے سالانہ میں سے 6.3۔ارب روپے اس سال، 6.6۔ارب روپے اگلے سال اور 5.9۔ارب اس سے اگلے سال کے لئے ہیں تو ان 7۔ارب روپے میں سے یہ سارا پیسا ایگریکلچر سیکٹر میں صرف واٹر مینجمنٹ کی مد میں جارہا ہے یعنی

Agriculture extension, agriculture research, agriculture education, economic, marketing skills, agriculture mechanization, soil survey and profiling

جناب سپیکر! ان تمام چیزوں میں ان کی سوچ، ان کی عقل، ان کی سمت اور ان کے great نیا پاکستان جو ایگریکلچر کے اوپر جس کی economic growth ہو گی اس کے اندر صرف 600 ملین روپے، 500 ملین روپے اور 400 ملین روپے یعنی 40,50 اور 60 کروڑ روپے

اس سیکٹر کے سب سیکٹرز کے اندر اگلے تین سالوں میں خرچ ہوگا۔اس سے زیادہ تضحیک،اس سے زیادہ non importance آپ ایگریکلچر کو دے ہی نہیں سکتے۔

جناب سپیکر!ریسرچ پر کوئی پیسے مختص نہیں کئے۔ ریسرچ ایگریکلچر ہماری آئندہ کی growth کی backbone ہے اور یہ اٹھ کر کہیں گے کہ آپ نے کیا کیا اور 70 سالوں میں کیا ہوا؟ میں یہ ساری چیزیں وہ کہہ رہا ہوں جو نہیں ہوئیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو آپ نے کرنی ہیں، اگلے پانچ سالوں کے اندر اس کا امتحان آپ سے لیا جائے گا۔ایگریکلچر ریسرچ میں آپ کے پاس breeding کی کوئی خاص نئی قسم اور verities کا آنا مشکل ہے اور آپ کے ریسرچ انسٹیٹیوٹس تو پہلے سے مرے پڑے ہیں،آپ لوگ اور further lack of funds کی وجہ سے ان کو قبر کے اندر اتار کے ہمیشہ کے لئے انہیں کفن پہنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!Emphasis on quality اور yield ایگریکلچر پر اس بجٹ کے اندر یا کسی پالیسی کا قطعاً کوئی حصہ ہے،آپ لوگوں نے quality improvement کی بات کی ہے اور نہ ہی yields improvement کی بات کی ہے۔ میں ایک مثال دیتا ہوں کہ میں ایک citrus grower ہوں اور آج تک پنجاب کے اندر اور آج بھی اس "نئے پاکستان" کے اندر ایگریکلچر extension کا کوئی افسر یہ نہیں بتا سکتا ہے کہ مالٹے کی کوالٹی کو کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔ ہم ریسرچ انسٹیٹیوٹس کے اندر دروازے کھٹکھٹاتے ہیں لیکن کوئی نہیں جانتا کیونکہ اس کے لئے آپ نے funding ہی نہیں کی اور H&R نہیں ہے۔H&R development نہیں کریں گے، اس پر فنڈ خرچ نہیں کریں گے تو آپ کی ایگریکلچر کی کوالٹی اور improvement کیسے آئے گی؟

جناب سپیکر!اب yield کے اندر کیا کیا ہے،ایگریکلچر extension ڈیپارٹمنٹ کئی دہائیوں سے fail ہے اور مزید fail ہونے کی طرف آپ لوگ اسے لے کر جا رہے ہیں۔ اسی ایگریکلچر extension ڈیپارٹمنٹ نے کبھی زمیندار کو نہیں بتایا کہ ایک پودا جو اگتا ہے تو اس پودے کا ایک leaf analysis ہوتا ہے اور ایک soil analysis ہوتا ہے اور ان دونوں کو دیکھ کر آپ اس کی کھاد اور fungicides وغیرہ کا decide کر رہے ہوتے ہیں۔ان کی leaf analysis کی لیبارٹریاں بند پڑی ہیں،ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے اندر میں نے دو مہینے پہلے "نئے پاکستان" کی لیبارٹری کے اندر ایک نمونہ leaf analysis کے لئے بھیجا اور اس کے پورے پیسے دینے کی offer کی اور ہر چیز کی فیسیں دیں آج دو مہینے ہو گئے ہیں لیکن کوئی result اس میں سے نہیں نکلا۔ زراعت کمیونٹی کے اندر سب سوئے ہوئے ہیں۔ آپ کی ایک ایک تحصیل کے اندر صرف

ایکpest scoutingکے لئے بندہ بیٹھا ہوا ہے جو آپ کا افسر ہے۔ایک ایک تحصیل جو لاکھوں ایکڑ پر مشتمل ہوتی ہے تو آپ اس کے اوپر ایکPest Scouting Officerکے ساتھ "نئے پاکستان"کے اندر ایگریکلچر بڑھائیں گے؟آپ کے اس سال کے بجٹ کے اندر جہاں جنوبی پنجاب کے80فیصد لوگwork forceسےrelatedہیں، آپ لوگوں نےpest scoutingکے لوگوں کو رکھنے کے لئے پیسے کا تعین کیوں نہیں کیا؟اگر ہم سے غلطیاں ہوئیں تو آپ نے ٹھیک کیوں نہیں کیں؟آپ نے اگلے تین سالوں کے اندر آپ کےmedium term frame work کے اندر اس وقت ایگریکلچرextensionیاpest scoutingکے لئےfurther employment کاplanہے ہی نہیں اور آپ کے بجٹ کا حصہ ہی نہیں ہے۔آپ اس سال کی بات کر رہے ہیں، آپ اگلے تین سالوں کی بات کریں۔

جناب سپیکر!آپ کی مہربانی سے پرسوں ایگریکلچر اور فوڈ پر آج کے لئے بحث رکھوائی جس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔شوگر کین کی بات ہوئی تو اس دن سید حسن مرتضیٰ نے جو بات کی وہ درست ہے کہ اس حکومت میں بھی شوگر کین کےownersتھے وہat the helm of affairsتھے اور آج بھی ہیں جو آپ کی شوگر کین کی انڈسٹریfarmersکےinterestکو بالکل کنٹرول کرتی ہے اور جوfarmerکےinterestکے اندر صحیح ہو تو وہ اسے نہیں کرنے دیتے بلکہ صرف اپنےinterestکوsafeguardکرتے ہیں۔آج کی ای سی سی کیmeetingاور cabinet meetingsمیں اور ادھر پورے پنجاب کے اندرrepresentation of sugar mills industryبالکل پوری ہے۔ان کو تو چاہئے کہ شوگر ملز ایسوسی ایشن ختم کر دیں کیونکہ یہ ہر کابینہ کے اندر ماشاء اللہ ہوتے ہیں اور اس کابینہ کے اندر بھی ہیں۔شوگر مل کاinterest watchکیوں نہیں ہو رہا؟آج تک اس پاکستان کے اندر70سالوں میں شوگر کین کےpermits کی اجازت کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟ یہ "نئے پاکستان"والےpermitsکوopen and freeکیوں نہیں کرتے اورMarket forcesکو کیوں نہیںoperateکرنے دیتے؟ہر ایک کوئی 500ٹن کی ملز لگائے گا، کوئی100ٹن کی لگائے گا اور کوئی4000ٹن کی لگائے گا۔جبfailہو رہے ہوں گے تو انڈسٹری بند ہو جائے گی اور وہautomatically market equilibrium جو ہے وہattainہو جائے گا،farmerکا بھی اس میںinterest maintainرہے گا، industrialistکا بھیinterest maintainرہے گا۔

جناب سپیکر! یہ آج کل کے زمانے میں کیوبا اور روس کی طرح permit دینے والے ہم لوگ بھی کون ہوتے تھے اور آپ لوگ کون ہیں؟ آپ اس "نئے پاکستان" کے اندر شوگر ملز کے permits کو ختم کیوں نہیں کرتے؟ اب جس طرح ایک زمیندار ہے تو اسی طرح آپ ایک industrialist کو کیوں نہیں treat کرتے؟

جناب سپیکر! گندم کا کیا ہوا ہے کہ 1300 روپے فی من control rate ہے یعنی support price ہے تو کیا ان کی حکومت نے اس support price کو بڑھایا ہے؟ ڈی اے پی کھاد مہنگی ہوئی ہے کہ نہیں، یوریا مہنگی ہوئی ہے کہ نہیں اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا کہ نہیں؟ چلو کہتے ہیں کہ ہم نے ایگریکلچر ٹیوب ویلوں کے rates کم کر دیئے ہیں۔ اگر 10 یا 11 لاکھ ٹیوب ویل ہیں تو اس میں سے صرف ایک لاکھ ٹیوب ویل بجلی سے چلتے ہیں اور باقی 10 لاکھ ٹیوب ویل پیٹرا انجن کے ذریعے چلتے ہیں، وہ بے چارہ پیٹرا انجن چوری بھی ہوتا ہے، وہ بے چارہ پیٹرا انجن overhaul بھی ہوتا ہے اور وہ بے چارہ انجن موبل آئل بھی کھاتا ہے تو اس کے سارے expenses اوپر ہی گئے ہیں جس سے ہماری cost of inputs اوپر گئی ہیں۔ اس "نئے پاکستان" کی حکومت نے زراعت کے شعبے میں جنوبی پنجاب کی جو 80 فیصد work force ہے تو انہوں نے support price کو review کیوں نہیں کیا اور انہوں نے cost of production کے مطابق اس کو کیوں نہیں adjust کیا؟ Subsidies lack کر رہی ہیں اور zoning نہیں ہے۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال ہمارے پرانے colleague ہیں بہت capable ہیں، ان کو فنڈز کون دے گا، یہ حکومت ان کے محکمے کو کیوں فنڈز نہیں دیتی؟ یہ funding کے بغیر کچھ نہیں کر سکیں گے۔ آپ لوگ zoning کی پالیسی لائے ہیں؟ نئے پاکستان کے اندر تو بہت کچھ ہونا تھا zone کا پتا بھی ہے کہ کیا ہوتا ہے؟ جہاں آپ کے salinity salt اور پانی کے issues ہیں۔ ہر ایریا کے مطابق حکومت یہ بتاتی ہے کہ کس ایریا میں کیا چیز grow کرو یہ اس سے زیادہ grow نہیں کر سکتے اس سے ہمارے پانی کے اوپر پریشر آئے گا۔ ڈیم بناؤ ڈیم ضرور بناؤ لیکن شوگر کین جتنی مہنگی ہے پانی کے اوپر بنا رہے ہو اُس کو تو کم کرو، اس قسم کی پالیسی کبھی crops کی zoning کی ہے؟ زیر زمین پانی کو اس نئے پاکستان والوں نے rationing کی بات کی ہے۔ زیر زمین میٹھے پانی کو ہمارا ملک 70 سال سے pumping کرتے جا رہا ہے اُس پانی کی pumping کو controlled کرنے کے لئے ان کی کوئی پالیسی ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے کچھ بتایا ہے کہ نہری پانی کے علاوہ جو بھی پانی کی pumping کرے گا وہ صرف efficient irrigation system کے ذریعے ہو سکتا ہے، وہ صرف drip کے ذریعے ہو سکتا ہے، وہ صرف splinter کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ لوگ کہیں گے ہمارے پاس انوسٹمنٹ کے لئے پیسے نہیں ہیں تو اُنہیں پیسے دو اور سبسڈی programmes دو، چین دے رہا ہے، امریکہ دے رہا ہے، برطانیہ دے رہا ہے، ہندوستان دے رہا، یو اے ای دے رہا ہے، کوریا دے رہا ہے اور آسٹریلیا دے رہا تو آپ بھی دو۔ اُسی پانی سے دس مربعے باغ اگا سکتے ہو تو اُس سے ایک مربع باغ اگانے کی اجازت کیوں نہیں دے رہے ہو؟

جناب سپیکر! چیف جسٹس آف پاکستان کے یہ چیز دھیان میں نہیں آ رہی، ڈیم بنائیں لیکن پانی کو conserve تو کریں یہ بھی ان کی ایگریکلچر پالیسی کا حصہ نہیں ہے۔ اریگیشن سیکٹر اس سے بہت منسلک ہے۔ اس صوبہ کے اندر آپ کے irrigation infrastructure کی replacement cost 1600- ارب روپے ہے۔ اُس کو صرف maintain کرنے کے لئے سالانہ 2- ارب روپے چاہئیں۔ آپ کی حکومت نے اریگیشن کے سیکٹر کو صرف 19- ارب روپے کی allocation کی ہے جبکہ 200- ارب روپے replacement کی سالانہ maintenance کے لئے چاہئیں۔ آپ بیڑا غرق کر رہے ہیں اور پہلے بھی بیڑا غرق ہو رہا تھا۔ اب تو ماشاءاللہ اُس کے اوپر اور تیزی آ گئی ہے۔ آپ نے ایگریکلچر کمیونٹی کا کبھی سوچا ہے؟ آپ کی ہر distributary ہمارے rural علاقوں میں اور جو minor ہے اُس کے اندر بے چارہ کسان آج پانی لگانے سے بیمار ہوتا ہے۔ ہر rural area کی سیوریج اور ڈرینج اُس distributary کے اندر جا رہی ہے۔ اُس نہر کا پانی جو پہلے صاف ہوتا تھا وہ گندا ہو چکا ہوا ہے۔ ایگریکلچر crops اور فوڈ کے اندر toxicity آ رہی ہے۔ اُس کی پالیسی کہیں سنی، کسی نے میڈیا میں دیکھا اور کسی نے اسمبلی میں اس کی گونج سنی۔ ان لوگوں نے کم از کم اُس کی سمت اختیار کی ہے اور کہاں ہے اُن کی پالیسی بتائیں؟

جناب سپیکر! ہم آپ کے ساتھ بحث ہی اس لئے کر رہے ہیں تاکہ آپ لوگ ان چیزوں کو incorporate کریں۔ اگر آج تک نہیں کیا تو ہم سے سیکھ لیں ہم آپ کو بتا رہے ہیں کہ اس میں اس بات کو incorporate کریں۔ آپ فوڈ کے toxicity level کو چیک کریں جو agriculturist کی زمینوں میں سے باہر آ رہی ہے۔ پانی آپ کے اس پورے اریگیشن سسٹم

میں سے باہر سے غائب ہو رہا ہے تو یہ تمام جو ایسی چیزیں ہیں جس پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ فوڈ سے related livestock کا معاملہ ہے یہ wheat اور livestock آپ کی basically food supply chain ہے۔ پچھلے پانچ سال میں لائیوسٹاک کے اندر بہت اچھا کام ہوا ہے اُس کے رزلٹ بھی آئے ہیں۔ لائیوسٹاک کے سیکٹر کے اندر ½9۔ارب روپے جو پچھلے سال funding تھی۔ آپ اس سال 2۔ارب روپے پر آ گئے ہیں۔ آپ کی veterinary facilities قلت کا شکار ہیں۔ آپ کی کوئی addition value نہیں ہے۔ آپ کے range land areas جتنے بھی ہیں وہ یا بہاولپور کے روہی کے علاقوں میں ہیں یا راجن پور کے صحراؤں میں ہیں یا ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے پہاڑوں میں ہیں۔ بدقسمتی سے یہ علاقے جنوبی پنجاب میں ہیں پہلے بھی یہی سلوک تھا اور آج اُس سے بدتر سلوک ہو رہا ہے۔ صوبے کی یوٹرن مارنے کے بعد لائیوسٹاک کی funding بھی آپ ½9 سے 2۔ارب پر لے آئے ہیں۔ ½9۔ارب روپے سے 2۔ارب روپے پر لے کر آنے کا مطلب ہے کہ کوہ سلیمان کے پہاڑوں کے اندر جہاں بلوچ اقوام رہتی ہیں وہاں veterinary facilities اور بھی کم ہوں گی، دوائیاں اور بھی کم ملیں گی جو پہلے سے غائب ہوتی تھیں۔ یہ تمام وہ چیزیں جس پر حکومت کو میں آپ کے توسط سے urge کروں گا اور آپ کو مبارکباد پیش کروں گا اور شکریہ ادا کروں گا کہ اس ہاؤس کے اندر جو سب سے پہلی debate اور discussion تھی وہ آپ نے زراعت اور خوراک پر بحث رکھی اور

> I hope and pray and I seriously insist that the Government makes some kind of advisory group across the political divide on the issue of agriculture, water and food.

جناب سپیکر! تاکہ آپ کی جو اگلے پانچ سال کی حکومت ہے اُس کے اندر کچھ تو headway عقل والا استعمال ہو رہا ہو کیونکہ اس وقت ایک طرف سے تو یہ بالکل خالی کاغذ ہے ان لوگوں کی policy is just one plane white paper کوئی understanding نہیں ہے اور کوئی ان کی direction نہیں ہے۔ تین ماہ نہیں آپ سال لیں ہمیں سمت تو دکھا دیں، ہمیں سمت دکھا دیں تاکہ ہم لوگ کم از کم اُس کی تسلی کے اندر بیٹھیں اور اُس تسلی کے اندر کم از کم hope تو ہو اس صوبے کے اندر فوڈ اور ایگریکلچر کے سیکٹر میں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سردار صاحب! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ادھر concern Ministry کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ They should take notice?

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے ۔ منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، next ہیں۔ سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے ہمیشہ اپوزیشن کو بات کرنے کا موقع دیا اور سب سے پہلے تو میں جو فاضل ممبر اپوزیشن کے جنہوں نے اس ایوان کی کارروائی سے پہلے غیر مناسب گفتگو کی میں اُس کی مذمت کرتا ہوں۔ اس معزز ایوان کا ایک تقدس ہے اور ٹریژری والوں اور اپوزیشن والوں کو اُس تقدس کو پامال کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارا جو پچھلا اجلاس تھا اُس میں debate تھی لاء اینڈ آرڈر پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے کچھ اپنے علاقے کے جو کہ آپ کا بھی علاقہ ہے اُس کے مسائل پوائنٹ آؤٹ کئے تھے اغواء برائے تاوان کے حوالے سے اُن معاملات میں واضح بہتری آئی ہے۔ میں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کروں گا کہ 29۔ نومبر کو حکومت کے 100 دن مکمل ہونے کو آئے تھے، 100 دنوں میں بہت سے وعدے کئے گئے تھے، بہت سے سبز باغ ہمیں دکھائے گئے تھے، ہمیں بتایا گیا تھا کہ پاکستان مدینہ کی ریاست بن جائے گی اور ہمارے سارے مسائل حل ہونے کو آئیں گے مگر میں بہت معذرت کے ساتھ اور افسوس کے ساتھ یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ حکومت اپنے کئے گئے وعدوں پر ناکام ہوئی ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ آپ کا اور ہمارا جنوبی پنجاب صوبے کا ہے۔ جنوبی پنجاب محاذ نے یہ commit کیا تھا کہ 100 روز میں جنوبی پنجاب صوبے کو عملی جامہ پہنا دیا جائے گا مگر اُس صوبے کے مسئلہ میں اب تک یہ پیشرفت آئی ہے کہ اُس کمیٹی کی صرف ایک میٹنگ طاہر بشیر چیمہ کی طرف سے چیئر کی گئی ہے۔ اُس کا حل حکومت کی طرف سے یہ نکالا گیا کہ ایک sub secretariat جنوبی پنجاب میں بنا دیا جائے مگر معذرت کے ساتھ یہ sub secretariat کا جو منصوبہ تھا یہ پی ایم ایل (ن) کی حکومت نے بھی دیا تھا مگر ہم نے اُس وقت بھی اس کی مذمت کی تھی۔ ان کی حکومت نے 36 کروڑ روپیہ اس عمل کے لئے مختص کیا تھا مگر پاکستان پیپلز پارٹی نے اُس ٹائم بھی اس عمل پر کھلے عام تنقید کی تھی تو مہربانی فرما

کر آپ بھی اس بات کو سمجھیں آپ کو بھی میرے سے زیادہ احساس ہے کہ جنوبی پنجاب جو صوبہ ہے ہمیں وہ کیوں چاہئے تاکہ ہم اپنی poverty eradicate کر سکیں، ہم اپنے ہسپتالوں کے مسائل حل کر سکیں، ہم اپنی تعلیم کے مسائل حل کر سکیں اور جو 35 فیصد جنوبی پنجاب کی آبادی ہے۔

Out of the total hundred and twenty million people living in Punjab

اُن لوگوں کے حالات اور اُن کے طرز زندگی میں بہتری لا سکیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کروں گا اور اس کے بعد واٹر اور ایگریکلچر issue پر آؤں گا کہ hundred days پر جو وزیر اعظم جناب عمران خان کی speech تھی اُس کا ردعمل کچھ بہتر نہیں آیا پاکستان میں ایک روز میں ڈالر کی مقابلے میں روپے کی قدر گیارہ روپے کم ہو گئی پاکستان سٹاک ایکسچینج 1300 پوائنٹ نیچے آ گئی جس کا مطلب ہے تقریباً 8 سے 9۔ارب روپے کا نقصان ہمارے خزانے کو ہوا۔ پچھلے سو روز میں گیس کے ٹیرف 46 فیصد بڑھا دیئے گئے اور پاور ٹیرف 33 فیصد بڑھا دیئے گئے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ہزاروں دکانیں اور مکانات demolish کئے گئے میں لینڈ مافیا کی سپورٹ نہیں کر رہا مگر اگر بنی گالا کو ریگولرائزیشن کی opportunity دی جاتی ہے تو یہ غریب غرباء جو ان دکانوں میں اپنا روزگار چلا رہے ہیں اُن کو بھی میں سمجھتا ہوں ریگولرائزیشن کا ایک موقع دیا جاتا کیونکہ اُس کا فائدہ بھی قومی خزانہ کو ہوتا اگر ایک آدمی کاروبار چلا رہا ہے اُس کا روزگار بھی پاکستان کی معیشت کو فائدہ دے رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں قانون میں disparity نہیں ہونی چاہئے سب کے لئے قانون ایک جیسا ہونا چاہئے۔ ایگریکلچر پر بات کی جائے تو اُس میں سب سے قریبی جو محکمہ منسلک ہے وہ اریگیشن اینڈ واٹر کا محکمہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا چلوں کہ پانی کا ٹوٹل خود مختار ملک پاکستان کا جو شیئر ہے وہ hundred and thirty eight million acre feet ہے مگر معذرت کے ساتھ ہمارا ٹوٹل واٹر سٹوریج کی جو capacity ہے وہ 15 million acre feet سے کم ہو کر 13 million acre feet پر آچکی ہے چونکہ تربیلا اور منگلا siltation کا شکار ہو چکے ہیں ان کی storage capacity 2 million acre feet تک reduce ہو گئی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ 100 روزہ تقریر میں وزیر اعظم جناب عمران خان نے بھی فرمایا تھا کہ وہ canals کی lining

کی طرف جا رہے ہیں، میں اسی بات پر آ رہا ہوں اور اس کی تفصیل معزز ایوان کو بیان کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمارا ملک تقریباً 3 to 7 percent of the GDP water conservation پر spend کرتا ہے جبکہ پوری دنیا کے بیشتر ممالک 30 to 40 percent of the National Budget water conservation پر spend کرتے ہیں۔ اس کا بہتر حل یہ ہے کہ اگر ہم صوبہ پنجاب کی تمام canals اٹک سے لے کر صادق آباد، روجھان، راجن پور تک canal lining کی طرف لے جائیں تو we will save up to 40 percent of canal water every year. That will translate into 6.5 million acre feet of additional water per year. اگر آپ اس کو translate into two years کرتے ہیں تو you will end up saving as much water at Terbella and Mangla Dam combined. اگر آپ اس کو monetary terms میں دیکھیں تو جو آپ کا سالانہ benefit ہوگا۔

Because of canal lining and water conservation that will be worth two billion dollars.

جناب سپیکر! 138 million acre feet میں سے ہم تقریباً 60سے 65 million acre feet of water agricultural, industrial, commercial and residential مقاصد کے لئے use کرتے ہیں۔ تقریباً 13 million acre feet store ہو جاتا ہے اور پاکستان 30 million acre feet Arabian sea میں dispose of کر دیتا ہے۔

So there is no conservation for 30 million acre feet of water. If you convert 30 million acre feet of water into monetary terms, that will be ten billion dollars a year.

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور اریگیشن منسٹری کو اس پورے معزز ایوان کی طرف سے التجا کریں اور پاکستان کی غیور عوام کی طرف سے التجا کریں کہ وہ canal lining کی طرف جائیں کیونکہ اس وقت water conservation پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ Thank you very much for your kindness.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں شفیع محمد!

میاں شفیع محمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے ایگریکلچر پر debate رکھوائی اور ہمیں بولنے کا موقع دیا۔ اس ایوان میں ہماری اکثریت ایگریکلچر سے وابستہ ہے اور یہ بہت اہم issue ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کا بھی بہت مشکور ہوں کہ آج انہوں نے مہربانی کی اور کورم بھی پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا بلکہ وہ اس debate میں بھرپور participate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک کی 70 فیصد آبادی ایگریکلچر سے related ہے اور وہ دیہاتوں میں رہائش پذیر ہے۔ اگر کاشتکاروں کو سہولت دی جائے اور ہماری کاشتکاری بہتر ہو جائے تو وہ آبادی جو شہروں کی طرف شفٹ ہو رہی ہے رُک جائے گی اور شہروں کے بے ہنگم پھیلاؤ میں بھی رکاوٹ آئے گی۔ اس سے شہروں کے sanitation and water supply کے issues اور ٹریفک کے issues بھی حل ہوں گے۔

جناب سپیکر! پوری دنیا کی توجہ ایگریکلچر پر ہوتی ہے اور ساری دنیا ایگریکلچر سیکٹر کو subsidies کرتی ہے لیکن پاکستان میں یہ المیہ ہے کہ ہم پی آئی اے کو سبسڈی دیتے ہیں، ریلوے کو سبسڈی دیتے ہیں، اورنج ٹرین کو سبسڈی دیتے ہیں، میٹرو بس کو سبسڈی دیتے ہیں لیکن جب ہم زمینداروں کو سبسڈی دینے کی طرف جاتے ہیں تو ہم گھبراتے ہیں۔ ہم ان شہری ایلیٹ سے گھبراتے ہیں جو AC والے دفتروں میں بیٹھ کر دیہاتیوں کے مسائل نہیں سمجھتے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ ہم ایگریکلچر سیکٹر کو subsidize کریں۔ جس طرح کل ہمارے معزز منسٹر نے 5۔ ارب سے 7۔ ارب روپے fertilizer پر سبسڈی دینے کا اعلان فرمایا میں ان کا انتہائی مشکور ہوں اور یہ بہت اچھا اقدام ہے۔ ہمارے وزیراعظم نے جو ٹیوب ویلوں پر بجلی کی سبسڈی دینے کا اعلان فرمایا ہے ہم ان کے بھی بہت مشکور ہیں۔ ہمیں ٹیوب ویلوں کے نئے کنکشن بھی دیئے جائیں اور سابقہ کنکشنز بحال کرنے پر جو پابندی ہے اس کو بھی ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہماری per acre yield بہت کم ہے۔ United Nation کی ایک رپورٹ کے مطابق ہماری گندم کی پیداوار 2.6 ton per hectare ہے جبکہ چین کی 4.7 اور انڈیا کی 2.8 ہے۔ پاکستان کی چاول کی پیداوار 3.1 ton per hectare ہے جبکہ چین کی 6.5، بنگلا دیش کی 4.2 اور انڈیا کی 3.3 ہے۔ ہمیں اپنے trade deficit کو ختم کرنے کے لئے oil seeds پر توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ہماری oil seed کی جو اوسط پیداوار ہے وہ 0.3 ton per hectare ہے جبکہ چین کی 0.6 اور ملائیشیا کی 4.6 ton per hectare ہے۔ ہمیں اپنی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لئے کاشتکار کو support کرنا ہوگا اور اس کو نئی ٹیکنالوجی پر لانا ہوگا۔ ایگریکلچر سیکٹر میں major reforms کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سردار اویس لغاری کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ ایگریکلچر سیکٹر کو ہمیں funding کرنی ہوگی۔ ہمارے economist بھی کہتے ہیں کہ اگر ایگریکلچر سیکٹر میں reforms لائی جائیں اور اس پر توجہ دی جائے تو ہم جس federal reserve کو بیٹھے رو رہے ہیں اس کو ایک سال میں ہی پورا کر سکتے ہیں جبکہ انڈسٹریل سیکٹر میں ترقی کے لئے بہت زیادہ ٹائم چاہئے۔ ہمیں ایگریکلچر سیکٹر کی ترقی کے لئے کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! جہاں واٹر مینجمنٹ کی بات آتی ہے تو ہمارے پاس صرف تیس دن کا پانی ہے جبکہ انڈیا کے پاس 190 دن کا پانی کا سٹوریج ہے۔ ہمارے چیف جسٹس صاحب نے جو اقدام اٹھایا ہے، حکومت نے بھی اس کی تائید کی ہے اور ہماری حکومت کی بے پناہ توجہ ہے۔ ڈیم بھی اور بننے چاہئیں، نہروں کی لائننگ بہت اہم ہے واٹر مینجمنٹ میں جو laser levelers کی سبسڈی ہے اس کو بڑھایا جائے تاکہ چھوٹا کسان بھی laser leveler حاصل کر سکے اور ہماری واٹر مینجمنٹ بہتر ہو۔

جناب سپیکر! اسی طرح واٹر مینجمنٹ والوں نے ایک ڈرپ اریگیشن سسٹم پر سبسڈی introduce کرائی تھی اس کو بھی دوبارہ بحال کیا جائے اور اس میں سبسڈی بھی زیادہ دی جائے لیکن اس میں ایک المیہ یہ ہے کہ ڈرپ اریگیشن سسٹم جو پانی کے پائپ زمین میں لگتے ہیں جو وہ ہمیں فراہم کئے گئے تو وہ اتنی low quality کے تھے کہ پانچ سال کی وارنٹی تھی لیکن ہمیں ڈیڑھ سال میں replace کرنے پڑے۔ اکثر کاشتکاروں کے پاس اتنے finances نہیں تھے کہ وہ ان پائپ کو replace کریں تو انہوں نے وہ ڈرپ سسٹم ہی اکھاڑ کر رکھ دیا۔

جناب سپیکر! میری ایگریکلچر منسٹر سے یہ استدعا ہوگی کہ جن لوگوں نے یہ کرپشن کی ان پر چارج فریم کیا جائے اور جن زمینداروں کا ڈیڑھ سال بعد یہ واٹر ڈرپ اریگیشن سسٹم خراب ہوا ہے ان کو compensate کیا جائے یا ان کو نئے پائپ فراہم کئے جائیں۔ اسی طرح جو laser leveler اور ڈرپ اریگیشن سسٹم میں کرپشن ہے اس کو ٹھیک کیا جائے۔ کاشتکاروں کا گنّے کے حوالے سے پچھلے سال نہایت ہی بُرا حال ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپوزیشن سے کہوں گا کہ پتوکی سے صادق آباد تک کسان لٹ رہا تھا اور گورنمنٹ کی رٹ کہیں دیکھنے میں نظر نہیں آرہی تھی تو یہی خدشہ ہمارے کاشتکاروں کو اس سال بھی ہے۔ فوڈ منسٹر اور ایگریکلچر منسٹر بھی تشریف رکھتے ہیں تو میری آپ کے توسط سے استدعا ہو گی کہ یہ متعلقہ ڈی سی اوز کو حکم جاری فرمائیں کہ اگر کسان اس سال لٹ گیا تو بہت نقصان ہو گا اور آپ کے ایگریکلچر سیکٹر میں بہت کمی آئے گی۔ شوگر ملوں کو پابند کیا جائے کہ وہ کین ڈویلپمنٹ پر بھی کام کریں۔ انہوں نے ایک نیا کام شروع کیا ہوا ہے کہ یہ گنّے کی ایک ورائٹی ایک سال لگوا لیتے ہیں اور اگلے سال اسی ورائٹی کو کہتے ہیں کہ یہ نان ورائٹی ہے اور اس پر کٹوتی شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کٹوتی پر ایک کلرک کھڑا کیا ہوتا ہے اس کو کوئی technical knowhow نہیں ہے کہ یہ کون سی ورائٹی ہے اور یہ اس گنّے کے sucrose content کتنے ہیں وہ کٹوتی کرتا ہے اور اس کے بعد ہماری قسمت کا فیصلہ کرتا ہے کہ اس ٹرالی میں سے کتنے من اس نے ہمیں دینے ہیں اور کتنے من شوگر مل والے کو کھلانے ہیں۔ اسی طرح پھر جب ہماری payment delay ہوتی ہے تو میری جہاں تک ذاتی انفارمیشن ہے کہ ہمیں یہ پندرہ دن کے اندر کین کی payment دینے کے پابند ہیں۔ شوگر مل والوں کو پندرہ دن کے اندر ہماری payment کے اجراء کا پابند کیا جائے۔

جناب سپیکر! مزید میری فوڈ منسٹر سے استدعا ہے کہ CPR کی چیک کی طرح ایک legal value ہونی چاہئے، اگر payment نہ ہو تو کسان کسی کا دروازہ کھٹکھٹا سکے، شوگر مل والوں کو بھی کنٹرول میں رکھیں اور اس سال کسان کا بھی خیال رکھا جائے۔

جناب سپیکر! اسی بات کے ساتھ میں اپنی بحث کو wind up کرتا ہوں اور میری یہ گزارش ہے کہ آج شاید 5 تاریخ کو کسانوں نے کہیں دھرنا بھی دیا ہوا ہے تو فوڈ منسٹر اور ایگریکلچر منسٹر سے استدعا ہو گی کہ آج crushing season کے بارے میں کوئی نہ کوئی بیان ضرور جاری فرمائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! شکریہ۔ جناب مناظر حسین رانجھا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ اتنے اہم مسئلہ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ زراعت کی جو حالت ہے، آج بھی لاہور کے اندر ایک protest ہو رہا ہے جو پاکستان کے

کسانوں کی نمائندہ جماعتیں اس protest کو پچھلے چند سالوں سے لے کر چل رہی ہیں۔ ان کے مطالبات کم و بیش آج بھی وہی ہیں جو ان کے پچھلے احتجاج میں ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! میں نے کوشش کی کہ زراعت کے اس مسئلے کو valuate کروں اور ایک تقابلی جائزہ لیا جائے کہ وہ کون سے پروگرام تھے جنہوں نے زراعت کو فائدہ دیا۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! اپنی بات جاری رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! وہ کون سے ایسے اقدامات اٹھانے ضروری تھے جس سے کسان کی بہتری ہو۔ میں نے کوشش کی کہ جب سے پاکستان بنا ہے کم از کم اس وقت سے لے کر آج تک جتنے بھی وہ پروگرام جو کسان کی فلاح کے لئے تھے ان کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ کسی ایک پروگرام کے نتیجے میں بھی چھوٹے کاشتکار کا فائدہ نہیں ہوا، کسی ایک پروگرام کے نتیجے میں کسان کی حالت زار نہیں بدلی اور کسی ایک پروگرام کے نتیجے میں کسان کو اس کی بساط اور اس کی محنت کے مطابق معاوضہ نہیں ملا۔ تین پروگرام آئے ایک پروگرام ڈاکٹر محبوب الحق کے وقت میں آیا۔

جناب چیئرمین! دوسرا پروگرام پھر میاں محمد نواز شریف کے دور حکومت 1993 میں آیا اور تیسرا پروگرام 17-2016 کے اندر آیا۔ اب fault line کہاں پر ہے، fault line ایک تو وہ ہے جس کی نشاندہی سردار اویس خان لغاری کر گئے کہ جو آپ کی budgetary allocations ہیں وہ اتنی ہونی چاہئیں جس کے ساتھ کسان کی حالت بہتر ہو اور دوسری fault line یہ ہے کہ ہم نے جب بھی package دیا وہ ایک سبسڈی کے طور پر دیا، ایک sustainable growth کے ماڈل پر نہیں دیا اور وہ جو سبسڈیز دی گئیں وہ firefighting کے لئے دی گئیں۔

جناب چیئرمین! پچھلی حکومت کے احسن اقدامات میں ایک اقدام یہ تھا کہ جب کسان بالکل تلملا رہا تھا اور ڈی اے پی کی تب قیمت 3800 روپے تھی اس کو کم کر کے 2200 روپے تک لایا گیا جو پھر اب 3800 روپے ہے کیونکہ سبسڈی جو سابقہ حکومت نے دی وہ ختم ہو گئی اور کسان کی کمر آج پھر ٹوٹی ہے۔ یوریا کھاد جس کی قیمت 2200 روپے فی بوری تھی اس کو کم کر کے 1200 روپے فی بوری تک لایا گیا۔ آج پھر اس کی قیمت 1900، 2000 اور 2100 روپے تک ہے وہ جو پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں جو input کے طور پر لازمی جز تھے وہ بھی 50 فیصد increase ہو گئے ہیں یعنی

کسان کی جو inputs ہیں ان کا بوجھ ہر دو سال کے بعد جب وہ سبسڈی کا package چاہے وہ 100-ارب کا ایک بڑا میگا package ہو جو سابقہ حکومت نے دیا جب وہ package ختم ہوتا ہے نتیجتاً وہ کسان دوبارہ اسی جگہ پر کھڑا ہوتا ہے جو کبھی وہ ایک سال یا دو سال پہلے تھا، وہ subsidized ٹریکٹرز، subsidized ڈیزل، ڈی اے پی سستی، یوریا کھاد سستی، وہ inputs سستی اور pesticides سستی تو وہ کسان وہیں پر کھڑا ہوتا ہے۔ What to talk of research? ایرڈ یونیورسٹیز یا زرعی یونیورسٹیز جتنی بھی ہمارے ہاں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے دیکھا ہے کہ ان میں ریسرچ جامد ہے، سابقہ گورنمنٹ کے دور میں budgetary allocations کی گئیں، میں کوئی comparative analysis اس بنیاد پر نہیں کرنے لگا، اگر بھلے پیسے بھی رکھے گئے، میں نے گنے کا نیا بیج آتے نہیں دیکھا، اگر Chinese intervention نہ ہوتی تو میں کسی فصل کے لئے نیا بیج نہ دیکھتا، میں نے دیکھا کہ وہ جو انقلاب بیج 62-1961 کے اندر آ گیا آج تک ہم وہیں رکے کھڑے ہیں۔ گندم کے اندر میں نے کوئی نیا بیج آتے نہیں دیکھا۔ شوگر کین کے اندر ہندوستان میں 18، 18 سو من کی yield ہے۔ اگر آپ اور میں یہاں پر 900 من پر چلے جائیں تو ہم کہتے ہیں کہ میگا کراپ ہو گئی ہے تو یہ میری استدعا ہو گی، محترم وزیر بیٹھے ہیں، ہم ان سے درخواست کریں گے کہ چند بنیادی اقدامات اٹھانے والے ہیں درست ہے یہ ماننے کی بات ہے کہ میں نے زبوں حالی دیکھی ہے، میں نے دیکھا ہے کہ کل جب پچھلی حکومت جو میری حکومت تھی تب بھی کسان مفلوک الحال تھا، تب بھی کسان اپنا ٹریکٹر ٹرالی لے کر شوگر مل کے گیٹ پر کھڑا تھا، تب بھی کسان کو اس کے پیسے نہیں دیئے جا رہے تھے لیکن آج تو بالکل اسے کفن پہنا کر لٹا دیا گیا ہے۔ شوگر ملز نومبر کے اندر چلتی تھیں اور شوگر کرشنگ کا سیزن آتا تھا لیکن آج دسمبر کی 5 تاریخ ہے لیکن شوگر ملز operative نہیں ہوئیں۔ کسان کا کیا گناہ ہے؟ کاشتکار جو آلو کی فصل پر 70/80 ہزار روپیہ فی ایکڑ لگاتا ہے وہ اپنے بچوں کا دودھ اور روٹی کاٹ کر اسے برداشت کرتا ہے لیکن آج اس کا خریدار کوئی نہیں ہے، یہ کسان پر ریاستی سطح پر ظلم ہے۔ یہ beyond the party line ہے کہ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پلیٹ فارم سے کھڑے ہو کر کیا کہوں گا، کوئی پی ٹی آئی کے پلیٹ فارم سے کھڑے ہو کر کیا کہے گا اور کوئی پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے کھڑے ہو کر کیا کہے گا۔ کسان کی حالت زار بدلنا لازم ہے یہ معاشرے کے اندر وہ ظلم ہے جو وسائل کی تقسیم کی بنیاد پر کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ کی سٹیٹ کے پاس اس صوبے کے اندر

2800۔ارب روپیہ ہے لیکن آپ کسان کو تو کچھ بھی نہیں دے رہے اور اسے تو فصل کی قیمت ہی نہیں دے رہے۔آپ کے پاس تو کسان کی بہتری کے لئے کوئی جامع منصوبہ ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! سابقہ حکومتوں میں ریسرچ پر جو بجٹ رکھا گیا آج اس میں 70فیصد کٹوتی کر دی گئی ہے۔ سابقہ حکومت نے جو کسان کو سبسڈی دی وہ100 percent wipe out کر دی گئی۔کسان کیسے بہتر ہوگا؟ کون سا ایسا راستہ ہوگا جو وہ لے؟ پھر وہ اپنی بوریاں اٹھا کر کیوں نہ آپ کے ان بڑے شہروں میں اور آپ کے ایوانوں کے باہر لا کر پھینک دیں،آگ لگائے یا خود سوزیاں کرے؟ یہ کرنا کسان کا حق تھا۔یہ ایوان کسانوں کا نمائندہ ایوان ہے،یہاں سے اٹھنے والی آواز جو ان کسانوں کی بہتری میں ہوگی حکومت پر لازم ہے کہ اسے سنے اور کسانوں کا مسئلہ حل کرے۔ابھی گورنمنٹ سے ایک ممبر نے بات کی ان کا بھی یہی رونا ہے، مجھ سے پہلے اپوزیشن کے دو معزز ممبر بات کر گئے ہیں ان کا بھی یہی رونا ہے۔آج گنّے کا کاشتکار سخت پریشان ہے اس نے ان 31دنوں کا حساب پوچھنا ہے۔نومبر کے پہلے ہفتے میں کرشنگ سیزن شروع ہونا چاہئے تھا لیکن نہیں ہوا اور یہ حکومت کی ناکامی ہے۔آج آلو کا کاشتکار سخت پریشان ہے اس نے اپنی فصل کی کاشت اور برداشت پر جو لاگت کی وہ اس کا معاوضہ وصول نہیں کر پا رہا۔ سابقہ حکومت میں چھوٹے کاشتکار کو پچاس پچاس ہزار روپے کے بلا سود قرضے دیئے جاتے تھے لیکن اب تو مجھے نظر نہیں آ رہا کہ کہاں دیئے جا رہے ہیں؟ اگر financial discipline impose کرنے کا ہی مدعا ہے تو پھر میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ financial discipline کی سب سے بڑی لاٹھی غریب کسان پر کیوں پڑتی ہے؟

جناب چیئرمین! میری چند تجاویز ہیں۔ میری ایک تجویز یہ ہے کہ ایگریکلچر کمیشن کا قیام عمل میں لانا لازم ہے وزیر موصوف اس پر غور فرمائیں اور اس پر ایک working paper تیار کروا کر دیکھیں کہ اگر ایگریکلچر کمیشن بنا دیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ کم از کم وہ مسائل حل کرنے کی طرف ایک پیشرفت ہو سکتی ہے اور کسانوں کی آواز اس طرح باہر روز ٹریفک کے مسائل،پبلک لائف کی disruption اور پبلک پراپرٹی کا نقصان نہ ہو۔ وہ کسان سڑکوں پر احتجاج کرنے کی بجائے کمیشن سے بات کرے چونکہ ہر دور میں یہ بات ہوتے دیکھی کہ کسان کے پاس کوئی ایسے وسائل نہیں ہیں جن کے ساتھ وہ بات کر سکے۔

جناب چیئرمین! میری استدعا ہوگی کہ جن فصلات کی inputs پر سیزن کے مطابق پہلے سبسڈی دی گئی تھی جس سے cash crops کی بہتری کی جا سکتی تھی انہیں حکومت اپنے

زیر غور لائے اور وہ سبسڈی ایک دفعہ پھر دے اور ایک جامع پروگرام دے جس سے کسان کی بہتری کے لئے کوئی کوشش کی جا سکتی ہو اور اس دفعہ جب وزیر موصوف اپنی تقریر wind up کریں تو یہ ضرور بتائیں کہ اس وقت جو immediate issues ہیں ان کے اندر دو فصلیں آپ کے سر پر موجود ہیں۔ نہ تو گنّے کی خریداری کے لئے شوگر ملز نے کرشنگ شروع کی ہے، حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی بیان آیا ہے اور نہ ہی آلو کے کاشتکار کو یہ سمجھ لگ رہی ہے کہ وہ اپنی فصل کتنے میں دے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے زراعت کے موضوع پر اس مقدس ایوان میں بات کرنے کی اجازت دی۔ کسان کے جو مسائل ہیں وہ بہت دیر سے ہیں اور ہم آج تک یہی رونا روتے آئے ہیں۔ فیض نے 1956 میں کہا تھا۔

جس کے ڈھوروں کو ظالم ہکا لے گئے
جس کی بیٹی کو ڈاکو اٹھا لے گئے
جس کی پگ کی زور والے کے پاؤں تلے دھجیاں ہو گئیں

جناب چیئرمین! فیض نے یہ اس وقت کہا تھا اور آج تک دہقان کے ساتھ یہی ہوتا چلا آ رہا ہے۔ میں ملک محمد احمد خان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ پچھلی حکومتوں کے دونوں ادوار میں کسان کش پالیسیاں رہی ہیں اور اس وقت جو ابتر حالت ہے اس میں دس سال کا ایک تسلسل چلا آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یقین دلاتا ہوں اور اپنے وزیر صاحب کی وساطت سے یہ کہوں گا کہ اب یہ تسلسل ٹوٹنا چاہئے کہ ہم نے صرف شہروں کی طرف دیکھنا ہے اور ہم نے دہقان کو شہروں کے چولہے جلانے کے لئے ایندھن بنانا ہے، انشاء اللہ ان پانچ سالوں میں اس سلسلے کو ختم کر دیا جائے گا۔ 2008 کے census کے اندر پنجاب کے اندر 92 فیصد ایسے کسان ہیں جن کی ملکیت پانچ ایکڑ زمین سے کم کی ہے اس میں دو دو، ایک ایک ایکڑ والے بھی ہیں۔ یہاں پر جتنے جاگیر دار ہیں جن کی بہت زیادہ زمینیں ہیں ان کی percentage تین یا چار فیصد ہے اور اس کے درمیان

ایک ایک، دو دو مربع والے بھی آ جاتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے اس کی جتنی بھی تپش محسوس کی جارہی ہے وہ اس ملک کا 92 فیصد دہقان ہے جس کے بارے میں فیض نے کہا تھا کہ:

جس کی پگ زور والے کے پاؤں تلے دھجیاں ہو گئیں

جناب چیئرمین! 2005 میں یہ تسلسل ٹوٹا جب ایک night meter دے کر زرعی ٹیوب ویل پر 50 فیصد سبسڈی دی گئی تھی جسے 2008 میں ختم کر دیا گیا اور وہ آج تک ختم ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز وزیر سے کہوں گا کہ یہ نوٹس فرمائیں کہ بجلی کے ٹیوب ویل پر وہ سبسڈی دوبارہ جاری ہونی چاہئے۔ پیداوار میں کمی ہونے کی وجہ سے حالات زیادہ خراب ہیں اور پیداوار میں کمی ناقص seed کی وجہ سے ہے۔ تمام دنیا میں ایسے ممالک بھی ہیں جیسے جاپان اور جرمنی ہے جن کے اندر ایگریکلچر لینڈ کم ہے لیکن وہاں سے sweet melon اور hybrid corn وغیرہ اُدھر سے آتی ہے جو وہ دوسری states سے زمین لے کر کاشت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری تجویز ہے کہ یہاں پر سیڈ انڈسٹری کو بڑھا دیا جائے، ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور ایگریکلچر یونیورسٹی سے حساب لیا جائے کہ ان کے جو scientists ہیں انہوں نے جو seeds develop کئے ہیں ان میں sustainability کتنی ہے دو تین سال بعد تو وہ اپنا yield چھوڑ جاتے ہیں۔ اس وقت انڈیا کی انکم میں seed industry اور ایکسپورٹ کا main role ہے۔ انہوں نے سیڈ انڈسٹری کو اتنا بڑھا دیا ہے کہ وہاں کسان کی yield بہت بڑھ گئی ہے۔ جیسے ابھی ملک احمد خان نے فرمایا کہ یہاں پر کسان فی ایکڑ گنّے کی فصل چار پانچ سو من نکالتا ہے اور انڈیا میں 1200 من فی ایکڑ سے 1800 من فی ایکڑ تک چلا جاتا ہے اور یہ بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمیں خصوصاً سیڈ انڈسٹری کی طرف جانا چاہئے اور یہ ایوان اس کے لئے سفارش کرے۔

جناب چیئرمین! گنّے کی قیمت کا مسئلہ بڑی دیر سے چلا آ رہا ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ جب کسان گنّا دے آتا ہے تو اس کا پیسا اس کے ہاتھ میں ہونا چاہئے لیکن وہ نہیں ہوتا اور وہ پیسا مل مالک یا کوئی تاجر استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ اگر کسی کا پیسا بنک استعمال کرتا ہے تو وہ اس پر interest دیتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری تجویز ہے کہ CPR کی جگہ چیک دیا جائے اور اگر وہ چیک تین ماہ کے بعد honour نہیں ہوتا تو پھر اس وقت تک interest دیں لیکن اگر چھ ماہ یا ایک سال بعد بھی نہیں دیتا تو پھر جس طرح چیک dishonour کا پرچہ درج ہوتا ہے اسی طرح اس کے خلاف پرچہ درج کرایا جائے اور مل مالکان پر سینکڑوں کی تعداد میں پرچے ہوں گے اور جب ان کے خلاف

پر چے ہو رہے ہوں گے تو پھر وہ کسانوں کو پیسا دیں گے لہٰذا میری تجویز ہے کہ انہیں مجبور کیا جائے کہ CPR کی جگہ چیک دیں۔

جناب چیئر مین! پانی کی کمی کے باوجود ہم مختلف طریقوں سے بہتر پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے ہاں Hybrid Mustard Seed آیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے کنولا تھا جو کہ اتنا زیادہ successful نہیں ہوا لیکن پھر بھی اس کی پیداوار average ہے۔ Mustard کی فصل تھوڑے پانی سے تیار ہو جاتی ہے اور گندم سے زیادہ income دیتی ہے۔ جن علاقوں میں پانی کی کمی ہے وہاں پر اس فصل کی کاشت پر سبسڈی دی جائے اور incentives دیئے جائیں۔ اب edible oil کو خریدنے والی کمپنیاں آ گئی ہیں۔ پاکستان میں اس وقت edible oil کی import پانچ بلین ڈالر سے بڑھ چکی ہے۔ اس فصل کی کاشت سے ایک تو ہمارا import bill کم ہو گا اور دوسرا کسان خوشحال ہو گا۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR CHAIRMAN: No Point of order. Let him continue. Please be seated.

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ میری بات تو سُن لیں۔

جناب چیئر مین: چودھری محمد اقبال! پہلے منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! آپ rules پڑھ لیں۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتا ہوں۔

جناب چیئر مین: چودھری صاحب! آپ کا بحث کرنے والوں کی فہرست میں نام شامل ہے لہٰذا میری استدعا ہو گی کہ آپ جب تقریر کریں گے تو ساری باتیں کر لیجئے گا۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! اُس وقت تو پھر بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب چیئر مین: چلیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔ چودھری ظہیر الدین کا میں بڑا احترام کرتا ہوں، وہ میرے بھائی اور colleague ہیں۔ He is a Cabinet Member. لہٰذا یہاں ایوان کے اندر یہ تجاویز نہیں دے سکتے۔ عام ممبران تجویز

دے سکتے ہیں۔انہیں کابینہ میٹنگ کے اندر یا اپنے وزیر اعلیٰ کو تجاویز دینی چاہئیں۔یہ یہاں ایوان میں تجاویز نہیں دے سکتے البتہ جنرل بات کر سکتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میرے الفاظ replay کر کے معزز دوست اور مہربان کو سنواد یجئے گا۔ میں کہہ چکا ہوں کہ جو کچھ پچھلے دس سالوں میں نہیں ہو سکا ہم اگلے پانچ سالوں میں وہ کریں گے۔ میں تو اپنی حکومت کی پالیسی بتا رہا ہوں اور اس ایوان میں مجھے اپنی حکومت کی پالیسی بتانے کا حق حاصل ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! آپ recording replay کر کے سُن لیں اگر انہوں نے یہ کہا ہوگا کہ یہ ہماری پالیسی ہے تو پھر میں اپنی غلطی تسلیم کر لوں گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں ریکارڈ کی درستی کے لئے عرض کرتا ہوں۔ میں معزز ممبر کو اپنی تقریر کا پرنٹ دے دوں گا۔ میں نے یہ کہا ہے کہ میں معزز ممبر ملک محمد احمد خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پچھلے دس سالوں کی کسان کش پالیسی تسلیم کی ہے اور اب ہم آئندہ اپنی حکومت کے دور میں کسان کی بہتری کے لئے کام کریں گے۔

جناب چیئرمین! آپ میری printed تقریر پڑھ لیجئے گا۔ میں پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ ہم edible oil پیدا کرنے والی فصلیں کاشت کرنے والے کسانوں کو incentives دیں گے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں کم edible oil import کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! پچھلے سالوں میں ڈرپ اریگیشن کی بہت کمی رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اگلے پانچ سالوں میں ڈرپ اریگیشن کو بڑھائیں گے اور سولر انرجی کو فروغ دیں گے۔ یہ ایوان رولز اور روایات کے تحت چلایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے دوست چودھری محمد اقبال Parliamentary Practices والی کتاب پڑھ لیں۔ اس میں ایک روایت یہ بھی لکھی گئی ہے کہ جب ہاؤس کے اندر debate ہو رہی ہو تو Minister and a Member can say anything under the Sun. میں یہ الفاظ اس کتاب سے underline کر کے معزز ممبر کو پڑھا دوں گا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ میں اپنی پالیسی اسی ہاؤس میں ہی بتا سکتا ہوں۔ کابینہ نے جو فیصلے کئے ہیں یا کرنے ہیں میں ان کے بارے میں ہاؤس میں بات کر سکتا ہوں۔

جناب چیئر مین! معزز ممبر کو اس چیز کی عادت نہیں رہی کیونکہ ان کے دور حکومت میں یعنی پچھلے دس سالوں میں تو کسی کو یہاں بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ یہ باہر نہیں بول سکتے تھے تو پھر ہاؤس کے اندر کیسے بات کرتے؟

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! میں نے point scoring کی بات نہیں کی بلکہ میں نے تورولز کی بات کی ہے۔

جناب چیئر مین: چودھری صاحب! میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں اور آپ تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ This august House is run by the traditions and the rules. میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے عرض کروں گا کہ وہ Parliamentary Practices والی کتاب پڑھ لیں۔ یہاں پر جناب حسن محمود نے بطور قائد حزب اختلاف یہ روایت پڑھ کر سنائی تھی اور آج تک ان کے الفاظ ہمارے کانوں میں گونجتے ہیں۔ معزز ممبر اپنے دور حکومت میں بات نہیں کر سکتے تھے لیکن ہمیں بولنے کی اجازت ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: اب جناب مناظر حسین رانجھا بات کریں گے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئر مین! آج آپ نے ایک نہایت اہم موضوع پر بات کرنے کا مجھے موقع عنایت فرمایا ہے جس پر میں آپ کا مشکور ہوں۔ میں اپنی استدعا کو ایک شعر سے شروع کروں گا۔

خُدا کرے کہ میری ارض پاک پر اُترے
وہ فصل گل کہ جسے اندیشہ زوال نہ ہو

جناب چیئر مین! میرے دوستوں نے اپنی تقاریر میں بہت سی تجاویز دی ہیں اور میں ان کو دہرانا نہیں چاہوں گا۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور اس کی 70 فیصد آبادی کا انحصار زرعی معیشت پر ہے۔ وہ لوگ جن کا تعلق زرعی معیشت سے ہے یعنی کسانوں اور زمینداروں کے ساتھ بدقسمتی سے ایسا سلوک کیا جا تا رہا ہے کہ جیسے وہ پاکستان کے شہری نہیں ہیں۔ آج کا کسان محنتی اور جفاکش ہے۔ اس نے سرکاری مراعات کے بغیر ہی اللہ کے فضل سے دن رات محنت کر کے بہت سی اجناس میں پاکستان کو خود کفیل بنا دیا ہے۔ 1971-72 میں چینی اور آٹا کارڈ پر ملتا تھا اور لوگ

قطاروں میں کھڑے ہو کر آٹا اور چینی لیتے تھے۔ خُدا کا شکر ہے کہ کسان نے جاڑے اور گرمی میں اپنے پورے خاندان کے ساتھ دن رات محنت کر کے پاکستان کو گندم اور چینی میں خود کفیل کر دیا ہے۔ آج الحمد للہ ہم گندم اور چینی کے معاملے میں نہ صرف خود کفیل ہیں بلکہ export کرنے کی position میں بھی ہیں۔

جناب چیئرمین! خوراک اور زراعت کا موضوع بہت وسیع ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خوراک سے گزارش کروں گا کہ اگر ہم پچھلے دس سالوں کا رونا روتے رہیں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ آج آپ کی حکومت ہے تو پچھلے دس سالوں میں زمینداروں کے ساتھ جو زیادتی، ظلم اور ناانصافی ہوئی ہے اس کا ازالہ کریں۔ آپ یہ ثابت کریں کہ آپ کی حکومت پہلی حکومتوں سے بہتر ہے۔ اگر آپ یہی رونا روتے رہے کہ پچھلی حکومتوں نے یہ کیا تو پھر کسانوں کی تکالیف کا ازالہ کون کرے گا؟ ابھی وزیر پبلک پراسیکیوشن روایات اور رولز کا ذکر کر رہے تھے۔ جس حوالے سے rules موجود ہوں تو وہ ہمیشہ traditions کو prevail کرتے ہیں۔ قانون موجود ہو تو روایت اس کے مقابلے میں کم تر درجہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین! وزیر پبلک پراسیکیوشن ہمارے پرانے ساتھی اور معزز دوست ہیں۔ وہ اس وقت حکومت میں ہیں اور اس position میں ہیں کہ احکامات صادر کر سکتے ہیں۔ وزیر زراعت یا خوراک جب اپنی wind up تقریر کریں گے تو وہ حکومت کی پالیسی بتائیں گے کہ ان کا محکمہ کسانوں کی بہتری کے لئے کیا کیا اقدامات اُٹھا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں گنّے کی فصل کے حوالے سے بات کرنی چاہوں گا کیونکہ یہ اس وقت burning issue ہے۔ قبل ازیں شوگر ملیں نومبر کے اوائل میں گنّے کی خریداری شروع کر دیتی تھیں اور کسان گنّے کی کٹائی کر کے اسی جگہ پر گندم کاشت کرتا تھا۔ بد قسمتی ہے کہ اس سال ابھی تک شوگر ملوں نے گنّے کی خریداری شروع نہیں کی جس سے نہ صرف زمیندار کا نقصان ہو گا بلکہ گندم کی پیداوار پر بھی فرق پڑے گا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت سے گزارش کروں گا کہ وہ بے شک اپنی wind up speech آج یا کل کر لیں لیکن اس وقت سب سے زیادہ burning issue یہ ہے کہ آپ شوگر ملوں کو فوری طور پر چلوائیں۔ حکومت کی طرف سے گنّے کا ریٹ -/180 روپے فی من مقرر ہوا ہے تو شوگر ملوں کو پابند کریں کہ وہ اسی ریٹ پر زمینداروں سے گنّا خریدیں۔ اس پر کوئی کٹوتی نہیں ہونی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ زمیندار کی payment کو بھی

ensure کیا جائے کہ شوگر ملیں پندرہ یا دس دن کے اندر یعنی جو بھی ان کا شیڈول طے ہوا ہے اس کے مطابق ادائیگی کریں۔

جناب چیئرمین! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ زمیندار مایوس ہے۔ جن لوگوں نے کماد کی فصل کاشت کی ہوئی ہے وہ اس بات پر پریشان ہیں کہ ہمارا مستقبل کیا ہوگا۔ ہماری یہ فصل کون لے گا؟ ہم اس فصل کو بطور ایندھن استعمال کریں گے یا یہ فصل فیکٹری میں دیں گے۔

جناب چیئرمین! اس وقت حکومت پنجاب کی یہ اوّلین ذمہ داری بنتی ہے کہ اس issue پر میٹنگ کرے اور factory owners کے ساتھ بیٹھ کر معاملات کو resolve کرے اور گنّے کی crushing فوری طور پر شروع ہونی چاہئے۔ اگلے دس یا پندرہ دن اور delay ہو گئی تو اس سے زمینداروں کا بہت زیادہ نقصان ہوگا تو میں آپ سے استدعا کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے بھی استدعا کرتا ہوں کہ اس core issue کو priority پر لے کیونکہ یہ عام issue نہیں ہے یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے، کسی اور کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان کے کروڑوں عوام کا مسئلہ ہے جن کے گھربار کا دارومدار اس فصل پر ہے۔ گنّے کی فصل فیکٹری میں جائے گی جس سے اُن کے بال بچوں کی روزی کا سامان مہیا ہوگا اور اُن کی دیگر ضروریات پوری ہوں گی۔ اگر ایسا نہ ہوا تو لوگ سڑکوں پر آئیں گے اور مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے استدعا ہوگی کہ اس issue کو ذاتی طور پر لیا جائے، اس کو اہمیت دی جائے اور اس issue کو resolve کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ بہت مہربانی

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جناب فیصل حیات!

مشیر برائے وزیراعلیٰ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ آج اس ہاؤس میں جس سیکٹر پر بحث کی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اور پنجاب کے 60 فیصد لوگوں کو address کیا جا رہا ہے اور اس سے بھی بڑی خوش آئند بات یہ ہے کہ اس ہاؤس میں جتنے بھی معزز ممبران تشریف فرما ہیں میری انفارمیشن کے مطابق ان کی 60 سے 70 فیصد کی background agricultural based ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر معزز ممبران حزب اختلاف نے بات کی اور انہوں نے اپنی کمزوریوں کو accept کیا کہ پچھلے دس سالوں میں ہماری حکومت نے کسانوں کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی اپنی تقاریر میں جن subsidies کی بات کی کہ ہماری حکومت کسانوں کو دے رہی تھی لیکن اس حکومت نے ختم کر دی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی حکومت جو subsidies دے رہی تھی تو جن sectors میں مزید ضرورت تھی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے اُس میں اضافہ کیا۔

جناب چیئرمین! میں اُس کی مثال کچھ اس طرح سے دینا چاہتا ہوں کہ پرسوں یہاں پر DAP کی بات ہوئی تو وزیر زراعت نے کہا کہ پچھلی حکومت DAP پر فی بیگ 300 روپیہ سبسڈی دے رہی تھی لیکن ہم اس وقت فی بیگ 500 روپیہ سبسڈی دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! زراعت پر آج کی بحث کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ پرسوں کسانوں کے شوگر کین کے مسئلہ پر یہاں پر بات ہوئی اور اُس وجہ سے پورے ہاؤس نے کہا کہ اس مسئلہ پر بحث کی جائے تو میں بھی آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ شوگر کین فارمرز کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں بھی چونکہ شوگر کین کا ایک چھوٹا grower ہوں اس وجہ سے مجھے اندازہ ہے کہ شوگر کین کے growers کی پریشانی اور اصل مسائل کیا ہیں؟

جناب چیئرمین! اس وقت current issue یہ ہے کہ شوگر کین فیکٹری ایکٹ 1950 کے مطابق شوگر ملز مالکان نے 30۔نومبر کو اپنی ملز کو چلانا ہے اور پورے 120 دن اپنی ملز کو چلانا ہے لیکن یہ بات ٹھیک ہے کہ اس سے پہلے شوگر ملز عام طور پر 15۔نومبر کو چل جاتی تھیں۔

جناب چیئرمین! پچھلے سال شوگر مافیا اور اسی شوگر مافیا کی حکومت بھی تھی انہوں نے 180 روپے فی 40 کلو گرام گنّے کے ریٹ کا نوٹیفکیشن تو جاری کر دیا لیکن understanding کے ساتھ گنّے کے کاشتکاروں کو 130 تا 140 روپے فی 40 کلو گرام گنّے کا ریٹ دیا گیا اور ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اس طرح کے حالات پیدا کئے گئے کہ کسان بے چارا تو یہ چاہتا تھا کہ شوگر ملز والے کسی طرح سے مجھے permit دے کر میرا گنّا لے لیں اُس وقت کوئی بھی کسان ریٹ کی بات ہی نہیں کرتا تھا۔ ضلع جھنگ میں پانچ شوگر ملز ہیں تو پچھلے سال میں کسانوں کے نمائندے کی حیثیت سے میٹنگز attend کرتا تھا۔

جناب چیئر مین! میں جب ضلعی انتظامیہ سے بات کرتا اور ضلعی انتظامیہ شوگر ملز پر پریشر ڈالنے کی کوشش کرتی تو آگے سے شوگر ملز والے کہتے کہ اگر رمضان شوگر ملز 150 روپے ریٹ دے رہی ہے تو ہم کسانوں کو 150 سے زیادہ پیسے کیسے دیں۔ جو شخص صوبہ پنجاب کا چیف ایگزیکٹو تھا اُس کی اپنی شوگر ملز کسان کو 150 اور 160 روپے گنّے کا ریٹ دے رہی تھی تو باقی شوگر ملز کسانوں کو گنّے کا ریٹ اس سے زیادہ کیسے دیتیں؟ آج بھی حزب اختلاف جس شوگر مل انڈسٹریز کی طرف نشاندہی کرنا چاہتی ہے۔

جناب چیئر مین! میں advance میں اُس کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ جناب جہانگیر ترین کی شوگر ملز نے پچھلے سال بھی کسان کو 180 روپے فی 40 کلوگرام گنّے کا ریٹ دیا تھا۔ شوگر ملز مالکان اس سال بھی پچھلے سال کی practice adopt کرتے ہوئے شوگر کین growers کو 150 اور 160 روپے فی 40 کلوگرام گنّے کا ریٹ دیں گے لیکن یہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی حکومت ہے اور یہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی حکومت ہے اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کے کسانوں کی حکومت ہے تو اس حکومت نے کہا کہ ہم اس پر کسی صورت compromise نہیں کریں گے۔

جناب چیئر مین! پچھلی حکومت نے کہا تھا کہ ہم شوگر کین growers کو 20-ارب روپے کی مختلف subsidies دیں گے تو یہ ایک سال کی سبسڈی نہیں تھی بلکہ یہ کئی سالوں کی سبسڈی تھی لیکن سبسڈی کے اس issue کو بھی اس حکومت نے address کیا کہ ہم کسانوں کے مطالبات مانتے ہوئے انہیں 20-ارب روپے کی subsidies دینے کو تیار ہیں اور کل ECC کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہو گیا اور نہ صرف یہ فیصلہ ہوا بلکہ شوگر ملز مالکان کا چینی ایکسپورٹ کا بھی ایک مطالبہ تھا تو حکومت نے انہیں ایک لاکھ میٹرک ٹن چینی کی ایکسپورٹ کی مزید اجازت دے دی۔

جناب چیئر مین! وزیر خوراک اپنی فائنل تقریر میں تفصیل سے بتائیں گے لیکن یہ ایک reality ہے کہ 30-نومبر گزر گیا ہے تو آج وزیر موصوف کو اس ایوان میں clear cut جواب دینا چاہئے کہ آج یا کل کس دن شوگر ملز چل جائیں گی تاکہ یہ current issue settled down ہو۔ بہت مہربانی

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جناب ابوحفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۲۶۱)

جناب چیئر مین! شکریہ۔ زراعت کسی بھی ملک کے لئے نہایت اہم اور ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے زراعت کے حوالے سے عاجز کو بھی اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ہے۔ مجھ سے پیشتر معزز ممبران نے خوراک اور زراعت سے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں نے سب سے پہلے قرآن مجید کی آیت کریمہ اس لئے پڑھی ہے کہ زراعت کی اتنی اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور احادیث میں سید النبیاء نے کاشتکار اور زراعت کے ساتھ بہت زیادہ مثالیں دی ہیں جن سے زراعت کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے ایک دانے کو کاشتکار جب زمین میں بوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دانے سے سات بالیاں اگاتا ہے، ہر بالی کے اندر اللہ تعالیٰ ایک سو دانے پیدا کر دیتا ہے یعنی ایک دانے سے سات بالیاں اور ہر بالی میں ایک سو دانے یعنی ایک دانے سے سات سو دانے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی کمی نہیں اتنا ہی نہیں بلکہ یہ کاشتکار کی محنت پر ہے وہ جتنی محنت کرتا ہے اللہ کے ہاں کوئی کمی نہیں اس سے دُگنا بھی عطا کر دے 700 سے 1400 بھی عطا کر دے بلکہ 1400 بھی نہیں اللہ کے ہاں کوئی کمی نہیں اللہ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

جناب چیئر مین! میں نے یہ آیت کریمہ یہاں پر اس لئے quote کی ہے کہ زراعت کی بہت اہمیت ہے۔ زراعت کے بغیر کوئی ملک چل نہیں سکتا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہاں پر زمیندار اور کاشتکار کی قدر نہیں کی گئی۔ یہ کارخانے اور جتنے ادارے ہیں تمام زمیندار کے مرہون منت ہیں۔ اگر زمیندار گرمیوں اور سردیوں میں تکالیف برداشت نہ کرے تو یہ ادارے اور کارخانے تمام کے تمام بے کار ہو جائیں گے۔ یہ زمیندار ہی ہے جو گرمیوں میں چاول کی فصل کو بوتا ہے اور سردیوں میں گندم کی فصل لگاتا ہے۔ یہ دو اجناس اس قسم کی ہیں جن پر زندگی کا انحصار ہے۔ اس کے علاوہ پانی بھی بہت اہم ہے تو آج پانی کا بھی رونا رویا جاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ پانی نہیں مل رہا، زمین سے پانی نیچے چلا گیا ہے، گہرائی میں چلا گیا ہے، اوپر سے پانی آ نہیں رہا اور بارشیں بند ہو گئی ہیں۔ کیا ہم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ زمین کا پانی

کیوں نیچے جارہاہے اوراوپر سے کیوں پانی بند ہورہاہے ؟اللہ تعالیٰ کی ذات وہی ہے اور ہمیشہ وہی رہے گی لیکن یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے۔ کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ بارشیں کیوں بند ہوئی ہیں؟اس لئے کہ ہمارے اعمال درست نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین!میں عرض کروں گا کہ حدیث میں ہے کہ ملک کفر کے ساتھ باقی رہ سکتے ہیں ناانصافی کے ساتھ ملک باقی نہیں رہ سکتے۔ یہ بارشوں کا بند ہونا ہماری بدکرداری کا نتیجہ ہے۔ آپ ڈیم بنالیں لیکن کھڈے کھودنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک اوپر سے پانی نہیں برسے گا اس وقت تک یہ ڈیم بھر نہیں سکتے۔ کیا ہم نے اس پر سوچا ہے؟آئیں بحیثیت قوم ہم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ یا پروردگار ہماری عدالتوں میں اگر ظلم ہے تو ہم ظلم نہیں کریں گے۔ دیکھیں!سرکار دوعالمؐ نے بہت زیادہ زور دیا تھا کہ ملاوٹ نہ کیجئے لیکن آج ملاوٹ کا دور دورہ ہے۔

جناب چیئرمین!جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ ادویات کے اندر ملاوٹ ہے، زمینوں کی کھاد کے اندر ملاوٹ وہ کھاد جو زمیندار کے لئے بہت اہمیت کی حیثیت رکھتی ہے آج اس میں بھی ملاوٹ ہو رہی ہے۔ کیا ہم نے ایسے کوئی ادارے بنائے ہیں۔ بہر حال یہ تفصیلی بات ہے لیکن میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بحیثیت قوم معافی مانگنی پڑے گی۔ ہم زمیندار کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں۔ میرے پیشرو ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ زمیندار احتجاج کر رہے ہیں تو کیوں؟اس لئے کہ زمیندار کو اپنی محنت کا صلہ نہیں مل رہا۔

جناب چیئرمین!میں یہ عرض کروں گا کہ تین فصلیں گندم، چاول اور کپاس ایسی ہیں جن سے ہم زرمبادلہ کمارہے ہیں۔ ان تینوں اجناس کو اگانے والے زمینداروں کو پورا معاوضہ نہیں دیا جارہا۔ گندم کی فصل زندگی کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ زمیندار کو گندم کا پورا معاوضہ نہیں ملتا۔

جناب چیئرمین!میں نے خود ذاتی طور پر 3850روپے میں DAP کا تھیلا خریدا ہے اور 1850روپے میں یوریا کا تھیلا خریدا ہے۔ اس سے پیشتر 2400روپے کا DAP کا تھیلا تھا جو اب 3850روپے کی ہوگئی ہے یعنی 1450روپے زمیندار کو زیادہ دینے پڑرہے ہیں۔ اسی طرح بیج مہنگا ہوگیا ہے اور وہ بیج بھی درست نہیں ہے۔ ہر آنے والا یہی کہتا ہے کہ پہلے یوں ہوگیا ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ نہ کہیں بلکہ آپ اپنا منشور دیں کہ ہم یہ کریں گے۔

عرش لازم ہے کہ تو اب جان استقبال بن
تجھ کو زیبا عظمت رفتہ کا یہ ماتم نہیں۔

جناب چیئر مین! ہر آنے والا یہی کہتا ہے کہ خزانہ خالی ہو گیا ہے۔ ہمارے پاس یہ نہیں ہے اور یہ نہیں ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر خزانہ خالی تھا تو کیوں حکومت لی۔ اگر آپ کو خبر تھی کہ خزانہ خالی ہے تو کیوں حکومت لی۔ آپ آنے والے منصوبے پیش کریں۔ آپ یقین کیجئے زمیندار بہت تنگ ہیں۔ زمیندار دن بدن گندم کی فصل اگانے سے انحراف کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گندم اگانے میں بہت زیادہ خرچ آ رہا ہے۔ زمیندار کا جتنا خرچ آتا ہے، جتنی محنت ہے اتنا پھل نہیں ملتا۔

جناب چیئر مین! میں گزارش کروں گا کہ گندم کی فصل زیادہ سے زیادہ گورنمنٹ خریدے اور وقت کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے پیچھے کرم کیا کہ بارشیں وقت پر ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں گندم کی فصل وافر عطا فرمائی جس کی وجہ سے یہ ملک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہا ہے۔ گندم ہمیں باہر سے منگوانی نہیں پڑتی لیکن اب زمیندار اتنا تنگ ہو گیا ہے کہ وہ گندم کی فصل اگانے سے انحراف کر رہا ہے۔ وہ چاول اگانے سے انحراف کر رہا ہے۔ اگر یہی جو زیست کا سبب ہے۔ اسی طرح سے ہوتا رہا تو ایسا نہ ہو کہ گندم کے معاملے میں ہمیں کسی اور کی طرف دیکھنا پڑے۔ جیسے ہم دربدر کاسہ اٹھائے پھر رہے ہیں کبھی ہم چائنا کے پاس جاتے ہیں اور کبھی ہم کہیں جاتے ہیں۔ ہم مانگنے کے لئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں کہتا ہوں کہ مانگنا چھوڑو غیرت مند بنو اور غیرت مند بن کر اس ملک کی خدمت کیجئے۔ زمیندار بہت تنگ ہے اس تنگی کی وجہ سے آج زمیندار احتجاج کر رہے ہیں۔ میں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ یہ ہمارا شیوہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس نے یہ کیا اور اس نے یہ کیا۔ اب تو یہ ہونا چاہئے کہ آگے دیکھو کہ ہم نے قوم کی خدمت کس طرح کرنی ہے۔

جناب چیئر مین! سرکار دو عالمؐ کا ارشاد ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اگر آخرت بہتر کرنا چاہتے ہو تو جس طرح سے زمیندار اپنی زمین کے اندر اچھا بیج بوتا ہے، اچھی محنت کرتا ہے اسی طرح سے تم دنیا کے اندر بھی اچھی عادات اپنا لو تو تمہاری آخرت بھی بہتر ہو جائے گی اور تمہاری دنیا بھی بہتر ہو جائے گی۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ سردار حسنین بہادر!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب چیئرمین! میں دل کی گہرائی سے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں آپ کے توسط سے اپوزیشن کے ساتھیوں کو گزارش کروں گا کہ میں بنیادی طور پر ایک کسان ہوں، زمین کو اپنی ماں سمجھتا ہوں اور اس وجہ سے دو چار گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! زراعت ہمارے ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں اس شعبے سے تقریباً بیس سال سے منسلک ہوں تو میں نے دیکھا ہے کہ ہم اس ریڑھ کی ہڈی کو توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر ابھی تک وہ ہم سے ٹوٹ نہیں پا رہی۔ ہمارے تقریباً سو فیصد ساتھیوں نے گنّے کے متعلق بات کی ہے کہ شوگر ملیں بند ہیں، گنّے کا rate صحیح نہیں ملتا۔ میں اتفاق سے گنّے کا کاشتکار بھی ہوں اور ایک شوگر مل کے ساتھ بھی میرا بہت تھوڑا سا حصہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ گنّا ہمارے ملک کی فصل ہی نہیں ہے۔ گنّا لگا کر ہم اپنے ساتھ خود ظلم کر رہے ہیں۔ پانی کا exhaust ہونا ایک issue ہے جبکہ گنّا ایک exhaustive crop ہے کیونکہ اس فصل کو پانی کی بے پناہ ضرورت ہے۔ ایک طرف ہم اپنے ملک میں پانی ختم ہونے، ڈیم نہ ہونے اور پانی کی storage کا رونا رو رہے ہیں اور دوسری طرف ہم وہ فصلیں لگا رہے ہیں جن کو پانی کی بے پناہ ضرورت ہے۔ گنّا اگانے والا زمیندار اپنی عزت نفس کو مجروح کرواتا ہے اس کے لئے گنّا لگانا اور پھر اس کو بھگتانا بڑا مشکل کام ہے۔ زمیندار کے پاس عزت کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جب وہ گنّا لگاتا ہے پھر وہ مل کے کین منیجر کے بوٹ پالش کرتا ہے کہ خدا اور رسولؐ کے واسطے حضور والا نعوذ باللہ، اللہ کے بعد ناخدا کیا آپ مجھ سے میرا گنّا جس کو میں نے ایک سال محنت کر کے پالا ہے اس کو خریدنا پسند کریں گے تو یہ بہت تکلیف دہ عمل ہوتا ہے اس ساری مشکل اور پریشانی کے اندر ہم آج کیوں پہنچے ہیں؟ گنّے میں کیا ہم value addition کر سکتے ہیں؟ بالکل نہیں، گنّے سے چینی بنی ہے اور چینی کو آپ زیادہ سے

زیادہ organic کرلیں گے یا کچھ مشروبات میں وہ شامل ہوجائے گی۔ گنے پر زمیندار کی dependence کی سب سے بڑی وجہ کپاس کا بیٹھ جانا ہے۔ ہمارے ملک کی معیشت کپاس پر dependent تھی۔ کپاس ایسی فصل ہے جو تین ہزار روپے من والی کپاس کو تیس ہزار یا تین لاکھ روپے کی value addition کرکے پوری دنیا میں ایکسپورٹ کر سکتے ہیں۔ آپ یہ کرتے بھی رہے ہیں اور اس سے مفادات اٹھاتے بھی رہے ہیں۔ Likewise جو باقی crops ہیں ان کے متعلق بات کی گئی۔ آلو ایک اہم فصل ہے۔ لغاری صاحب نے مالٹے، citrus کے متعلق بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ التماس کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں زراعت کے حوالے سے اپنے قبلے اور اپنی direction کو درست کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں کھلے دل کے ساتھ بغیر کسی پر اعتراض کئے ہوئے کہ فلاں بہت اچھا ہے یا فلاں بہت گندا اور میں بہت بڑا فرشتہ ہوں، ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا چاہئے کہ ہمارے اندر کچھ کمیاں اور کوتاہیاں اور inefficiencies ہیں۔ ہم دنیا میں سب سے مہنگی چینی بناتے ہیں۔ ہم دنیا میں سب سے مہنگے داموں پر کپاس اگاتے ہیں۔ ہم دنیا میں سب سے مہنگی گندم اگاتے ہیں۔ ہمارے inputs بھی بہت مہنگے ہیں۔ ہمارے جو قیمتی وسائل ہیں ان کو بھی ہم inefficiently use کرتے ہیں۔ ہم ان کے abusers ہیں۔

جناب سپیکر! میں abuser کا لفظ استعمال کرتا ہوں۔ ہمارے ہاں پچھلی سرکار اور موجودہ سرکار نے بھی پانی پر سبسڈی دی ہوئی ہے تو کسی نے کم دی ہے اور کسی نے زیادہ دی ہے۔ میرے بھائی جہاں پر ہم پانی پر سبسڈی دے رہے ہیں تو ہمارے پاس پانی تو پہلے ہی کم ہے۔ اس abusing کے اندر میں خود اپنے آپ کو کہہ رہا ہوں میں کسی اور کو غلط نہیں کہتا کہ وہ غلط ہے میں خود مان رہا ہوں کہ میں پانی کا زیاں اور استحصال کرتا ہوں۔ میں پانی کو اتنا efficiently use نہیں کرتا جس طرح کہ ہمیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں توقع کرتا ہوں اور میں وزیر زراعت سے اور معزز وزیر خوراک سے گزارش کروں گا کہ ان کی وزارتیں بھی بہت اہم ہیں۔ جتنے ممبرز ہیں انہوں نے بہت قیمتی inputs دی ہیں۔ فوڈ اتھارٹی ایک اچھا ادارہ بنا ہے۔ فوڈ اتھارٹی کے متعلق میری استدعا یہ ہوگی کہ ہمارا ملک بہت زیادہ cordial environment والا نہیں ہے کہ انٹرنیشنل لوگ پیسے لے کر پھر رہے ہیں کہ جناب ہم نے پاکستان میں ضرور invest کرنا ہے لہٰذا ہم نے اپنی اتھارٹی کو عوام الناس جو خوراک کھاتی ہے اور ان کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے ضرور exercise کرنا ہے۔ ہمارے

اقدامات ایسے ہوں جس سے business encourage ہوں اور بیرون ملک سے آنے والے لوگ کچھ نہ کچھ حوصلہ افزاں ہوں۔

جناب سپیکر! میری یہی چند گزارشات تھیں جن کے لئے میں نے آپ سے وقت لیا۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سردار صاحب! اب محترمہ ذکیہ خان بات کریں۔

محترمہ ذکیہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ابھی جو جناب ابو حفص محمد غیاث الدین نے بات کی تھی وہ بالکل درست تھی۔ اگر کسان نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ کئی ملک ایسے ہیں جن کی ایگریکلچر نہیں ہے وہ گندم، چینی، پھل اور دوسری کھانے پینے کی اشیاء بھی امپورٹ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس دنیا کی تمام نعمتیں موجود ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں۔ یہ بات بھی درست ہے کہ ہم نے کسانوں کی قدر نہیں کی۔ اگر کسان گنّا نہ اگائیں تو شوگر ملیں بھی بند ہو جائیں گی۔ شوگر ملز بند ہونے کی صورت میں آپ کا ایگریکلچر خراب ہو گا تو پھر آپ کو گندم، چینی اور پھل یہ تمام چیزیں امپورٹ کرنی پڑیں گی تو

Who is going to loose. It is Pakistan. Pakistan has everything by the Grace of God but we have to take care of that.

جناب سپیکر! میں یہ بھی آپ سے کہوں گی کہ ہم blame game چھوڑ دیں کہ آپ نے یہ کہا ہم نے یہ نہیں کیا۔ ہم نے آگے چلنا ہے اگر ہم blame game پر جائیں تو یہ بات واقعی بہت سالوں سے شروع ہے اور کتنے سالوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ جو گنّے کی فصل ہے اور کسان کی جتنی بھی تکلیفات ہیں وہ آج سے یا پانچ سال سے نہیں بلکہ اس سے بھی پہلے کی ہیں۔

جناب سپیکر! میں خود ایک چھوٹی سی کاشتکار تھی اور میں گنّا اگاتی تھی لیکن میں نے گنّا اگانا بند کر دیا کیونکہ وقت پر payments نہیں ملتیں۔ ایک وقت ایسا تھا جب میری فصل تیار کھڑی تھی تو میرا دل چاہتا تھا کہ میں اپنی فصل شوگر مل کو نہ دوں بلکہ اس کو جلا دوں مگر

I did not burn it. The next year I did not grow the sugarcane. So there are problems with the growers and with the sugar mill owners. Why don't they sit down? I think it's very important to have a commission on agriculture and you should have people who know about agriculture.

جناب سپیکر! گندم کا ریٹ کیا ہے۔DAP کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان لوگوں کو آپ commissions پر بھٹا دیتے ہیں۔Commissions کے لئے آپ اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ممبرز کے ساتھ ساتھ experts کو بھی بلائیں جو کہ PHDs ہیں اور ان کے پاس knowledge ہے وہ بیٹھ کر آپ کے فیصلے کریں اور policies بنائیں۔وہ پلاننگ کریں پانچ سال کی نہیں بلکہ پندرہ سال کی پلاننگ ہونی چاہئے۔Adhoc basis پر نہیں ہونی چاہئے it should be a long term planning which is feasible for everyone.

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہوں گی کہ جیسے ہمارے ہاں شوگر کین کے جو مسائل ہیں تو کیوں نہیں commissions کے through بیٹھ کر آپ اس کو حل کرتے؟ آپ اپنی on a short term basis committees بھی بنا سکتے ہیں۔شوگر کین growers آپ کو بیٹھ کر بتائیں کہ اس کی کیا cost ہے اور آپ خود بھی اس کا جائزہ لیں کہ اس کی فی ایکڑ cost کیا ہے اور شوگر مل کو کس cost میں دیا جاتا ہے اس کے مطابق آپ ان کا profit set in کریں۔ and the payments should be made according to that. We should be realistic. اگر ان کی cost ایک روپے آ رہی ہے اور ہم ان کو چودہ آنے یا بارہ آنے دیں تو یہ بات نہیں بنتی۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر ایک روپے cost آ رہی ہے تو you should give them more than that so they get a profit and the growers are encouraged to grow sugarcane. یہ جو آپ کا سلسلہ چل رہا ہے۔باقی جو کرشنگ ہے تو ملز کی چمنی سے ابھی دھوئیں نہیں نکلے۔

جناب سپیکر! میں environment department میں تھی تو ہم کہتے ہیں کہ چمنیوں کے دھوئیں بند ہو جائیں لیکن وہ اس طرح بند نہیں ہو سکتے ان کو چلنا چاہئے۔اب نومبر سے دسمبر آ گیا ہے آپ اس کا ریکارڈ لیں اور آپ ملوں کو یہ حکم دیں کہ ملیں چلیں اور sugarcane growers اپنا گنّا شوگر ملز تک پہنچائیں اور ان کو وقت پر payments دیں۔

This is the biggest sort of issue with the growers that they don't get the money on time. They are not like the big industrialist who can afford to sit on that money which the mill owners are using or the banks are using and they are not getting their profits. I think this is the biggest injustice that can happen to the formers. So this has to be rectified. On the other hand I will say now is the season for the

wheat if you don't mind can I speak little bit in English because I am Saraiki.

مجھے اردو اتنی اچھی بولنی نہیں آتی۔

I tried but I am not that good as other colleagues are.

MR DEPUTY SPEAKER: You can speak in Saraiki.

MS ZAKIA KHAN: No, I speak little in English little in Saraiki.

لیکن میں اردو ٹھیک سے نہیں بول سکتی جس طرح ہاؤس کے دوسرے ممبران بولتے ہیں تو میں خوش ہوتی ہوں اور سیکھنے کی کوشش کرتی ہوں مگر اب تو وقت بھی گزر گیا ہے اور ہم بھی بوڑھے ہو گئے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: We will learn from your English.

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔۔۔

(اذان عصر)

MR DEPUTY SPEAKER: Please continue.

MS ZAKIA KHAN: Mr Speaker! Then on the other hand I would say that in 1960s, I remember we had a wheat shortage in Pakistan and I remember Dr Norman Borge came from United States and he gave us wheat which had higher yields and it was called Maxipak as I remember. So with Maxipak we got higher yields and we were able to improve on the crop of wheat and we had enough wheat to sustain ourselves and we did not have to import it. Since then I have seen that nobody has really taken any interest in the improvement of the seeds. The seeds should be improved. We have universities. We have the Faisalabad Agriculture University. Research should be made. We should have higher yields especially for the sugarcane crop, higher yields for wheat. We can have higher yields for the rice also. But we also have to create zones as Awais Laghari Sahib said. There have to be zones. We have to see that Dera Ghazi Khan, Rajan Pur, this area what is the land what is the soil what sort of crops should be grow there and how that land can be helped to improve so that we can have

better crops. We have to make studies of the zones in Punjab. We have vast lands but each land has different soils. For example we have different soils and we also have.

جناب سپیکر! جس کو ہم کھارا پانی کہتے ہیں کیونکہ کھارے پانی کے ساتھ بہت نقصان ہوتا ہے اس لئے ہم نے اس کو کیسے improve کرنا ہے۔

Mr Speaker! Because there is some time i.e. six months for water canals and six months they have to go on tube wells where the water is brackish and not good for the crops. Secondly I would say that DAP Prices have gone up. We have to see the realties. How much can the farmers also afford? Can they afford such higher prices on inputs like DAP or Urea? So we have to bring them to a level where the farmers can also afford and work on their lands. Interest free loans to farmers with small holdings should be given.

جناب سپیکر! میں بڑے farmer کی بات نہیں بلکہ غریب farmer کی بات کروں گی جنہیں حکومت کو interest free loans دینے چاہئیں تاکہ وہ اپنی farming کو چلا سکیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ سے یہ بھی کہوں گی کہ ابھی موسم چاول کا تھا۔ چاول کی فصل ختم ہو گئی ہے جس کے stubble ابھی بھی زمین میں پڑے ہیں۔ 15، 20۔ دسمبر کے بعد گندم کی فصل نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس کے بعد yields خراب ہو جاتی ہے۔ اس موسم میں ہندوستان اور پاکستان میں جتنے بھی farmers ہیں تو rice کا جو stubble ہوتا ہے

Mr Speaker! They start burning it and that is one big issue that where the baby has the fog. The season for the fog is started but we have to give an alternative to farmers. We have to give them an implement where they can plough in the stubble so that they don’t have to clear the stubble of the rice and then grow the next wheat crop. If you go and visit Punjab at the moment there is a fine for burning the rice stubs plus they have not been able to remove it

جناب سپیکر! ان کی فصل میں دیر ہو گئی ہے جن کی wheat کی sowing وقت پر نہیں ہو سکی۔ This is a big issue بلکہ میں یہ کہتی ہوں کہ اس میں آپ محکمہ تحفظ ماحول کے ساتھ بھی کام کر سکتے ہیں۔ آپ محکمہ زراعت کے ذریعے کچھ provision دیں تاکہ They are provided with those implements to plough in the rice stubs.

جناب سپیکر! آپ کی ایگریکلچر یونیورسٹی ہے جس میں آپ نے tunnel farming بھی introduce کی ہے اور اریگیشن کا بھی نیا سسٹم دیا ہے للہذا ان سب کو آپ encourage کریں۔ ہمارے ہاں پانی کی بھی shortage ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کو farmers کو ٹریننگ بھی دینی ہو گی۔

Mr Speaker! You have to train these farmers how to do tunnel farming, how to do the drip system, how to have the solar system and how it is workable

جناب سپیکر! کیونکہ ہم باتیں کر لیتے ہیں اور debates بھی کر لیتے ہیں لیکن اگر ہم debates کے اوپر عمل کرتے، implementation کرتے تو آج ہمارے یہ حالات نہ ہوتے اور یہ blame game بھی نہ ہوتی۔

Mr Speaker! Because we would have covered a lot of area in all sectors, not only agriculture but in education, in health and in agriculture. Things would have been much better if we had seen to the implementations of these programs. So what we really lack is what we say we debate and then what happens everything goes into the cold storage. But things have now to move on. Pakistan Punjab has really lagged behind for too long.

جناب سپیکر! اب وہی بات ہوئی کہ تم لوگوں نے کیا کیا ہے لیکن اس بات کو چھوڑیں۔ آپ اور ہم لوگوں نے آگے کیا کرنا ہے اس بارے میں ہم نے سوچنا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں and really I would say کہ اس ہاؤس کی honour کو ہمیں at all costs we should respect the Chair and we should respect each other. آپ ہماری عزت کریں تو ہم آپ کی عزت کریں گے۔

Mr Speaker! Can I say anything under the sun if you allow me to or I am not allowed?

MR DEPUTY SPEAKER: Sure.

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! پچھلی حکومت میں یہ شور شرابہ شروع ایسے ہوا تھا۔

Mr Speaker! Where it started and I would not say who. Your grandfather has been an honorable member. I have seen so many. There were Hassan Mehmood Sahib and also Raja Basharat Sahib because we were all colleagues. We were getting together. We worked but this House was always honorable. It was not brought to the state where we all have brought it to. It is not only the Opposition or the Government is, it is all of us and we people are responsible. We have to reinstate what we have undone what we have done to this House, we have to bring it back to that honorable position that this House has and what is said in this House has to be honoured. You cannot treat this House non-seriously.

جناب سپیکر! خدا کے لئے یہ پاکستان اور پنجاب ہے۔ ہم سب معزز ممبران ہیں چاہے ہم اپوزیشن میں ہیں چاہے آپ گورنمنٹ میں ہیں۔ ہم سب ووٹ لے کر آئے ہیں اور ایک عزت کے ساتھ یہاں آئے ہیں اور

People expects something out of all of us and we have to deliver and forget about these petty differences.

جناب سپیکر! ہم جو "توں توں میں میں" کرتے ہیں اس کو چھوڑ دیجئے۔ ہم بھی چھوڑ دیں اور آپ بھی چھوڑ دیں تاکہ ہم آگے چلیں۔

Mr Speaker! Pakistan is going into a crisis and you all know there are so many things which unreliable and which you don’t know and I don’t know because there are serious things which are happening for all of us.

جناب سپیکر! یہ ملک ہے تو ہم ہیں۔ اس ملک کو انشاءاللہ کچھ آنچ نہیں آئے گی لیکن ملک کا بچاؤ ہم نے کرنا ہوتا ہے۔

Mr Speaker! So we have to do that. On the other hand I will just go back a little more further I would say that we have the fruit industries, we have oranges, we have mangoes, we have to protect

those orchids and we have to improve on the quality of those fruits which Pakistan has.

جناب سپیکر! کالا کلو سیب اچھا ہے مگر اب پاکستان کا سیب کم نہیں ہے۔ ہم کہتے تھے کہ لکھنؤ میں آم کے باغ ہیں جہاں کے آم اچھے ہیں اور سہارنپور کے اچھے ہیں مگر پاکستان کے آم سب سے بہترین ہیں جو کہ ایکسپورٹ ہوتے ہیں اور باہر جاتے ہیں تو اس پر کوالٹی کنٹرول رکھیئے تاکہ جو آپ کہتے ہیں کہ this is quality No.1 ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اوپر اچھے آم ہوں اور نیچے

Mr Speaker! You know you put second or third category mangoes, you know. So see that the quality of produce that we export has to be a class and that is how you get the reputation. Our rice goes to Dubai India buys it and in the name of Basmati rice it is sold as

اور چاول ہمارا ہوتا ہے لیکن امریکہ میں لکھا ہوتا ہے "made in India" یہ میں آپ کو بتا رہی ہوں کیونکہ ہم ماشاء اللہ دنیا کے کسی ملک سے کم نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ ایگریکلچر پر توجہ دیجئے۔

Mr Speaker! Make it the No. 1 priority. If we have, good produce and your yields are good.

ہمیں کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں پیسے دیں

Mr Speaker! We will not be defaulters because we have so much and we can look after ourselves and we can stand on our feet if we go into the right direction. Thank you so much Mr Speaker for giving me time.

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. Very well said the house should be honored. Each and every member in the House is respectable and there are some Rules and Regulations which we all have to obey and follow. I think we have to respect each other and the worlds we use over here they are very important because the world is watching us. So we should be in our limits and we should respect the Chair and we should respect each other. This is very important for us because we all have been elected; people have voted for us to sit in the House and make some policies and we have come

here and engage ourselves in arguments I think we should realize these things. We all should realize these things. There were some valid points regarding the Commission on Agriculture. I don't know is there any Commission or not.

جناب سپیکر! وزیر زراعت بتائیں گے لیکن this is a very valid point منسٹر صاحب اگر آپ اس چیز کو نوٹ کر لیں اور کوشش کریں کہ اگر ہو جائے تو میرا خیال ہے کہ بہتر ہے اور یہ بہت اچھا ایک suggestion آیا ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر زراعت نے اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے ہاں میں سر ہلایا)

MS ZAKIA KHAN: For example like we had the Food Authority and there were doing good job so you know if the previous Government had done some good things we should continue with that and if there are some flaws in it we should improve on those flaws.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Sure

MS ZAKIA KHAN: Mr Speaker! and the Food Authority there were 30 PHDs who were working on it. There were international Organizations which were engaged to go about all this. So you can continue don't say we are going to stop all this. Go ahead, keep moving but keep improving.

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you.

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں بھی اسی سلسلے میں کمیشن سے متعلق تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف دو منٹ میں مکمل کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! دو منٹ میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔ میرے معزز ممبران نے زراعت، آبپاشی اور خوراک کے حوالے سے مختلف تجاویز دیں لیکن کمیشن کے حوالے سے میں کہوں گا کہ جس طرح مختلف forums ہیں جیسے ایگریکلچر ہے، شوگر کین والوں کا شوگر انڈسٹری کی اپنی یونینز ہیں، ٹیکسٹائل ملز مالکان کی اپنی ایسوسی ایشنز ہیں اور ہمارے پنجاب کے چیمبر آف کامرس کے اوپر حکومت کا کنٹرول بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ایوان ہائے تجارت کو ہمیں ڈویژنل سطح پر لے کر جانا چاہئے اور اس کے اندر جو farmers کی participation ہے، ان کی ایسوسی ایشن اور ان کی یونین کو ہمیں encourage کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنے حقوق کے لئے وہاں پر آواز اٹھا سکیں لیکن بدقسمتی سے ٹیکسٹائل ملز مالکان اور جتنے بھی industries کے owners ایسوسی ایشنز ہیں تو یہ بہت strong ہیں لیکن ہمارے farmers بے چارے پس رہے ہیں۔ ان کے جو ایوان ہیں وہاں بھی انہیں موقع نہیں دیا جاتا کیونکہ وہاں پر حکومت کا کنٹرول ہے۔ ہمیں کسانوں کی آواز سننی چاہئے تو یہ کمیشن اپنی جگہ پر ہے جس میں آپ ٹیکنوکریٹس کو بٹھادیں گے لیکن اصل آواز آپ کے کانوں تک نہیں پہنچتی کیونکہ وہ بے چارے کمزور ہیں، periphery میں ہیں، ان کی ایسوسی ایشنز نہیں ہیں، ان کی ٹریڈ یونینز نہیں ہیں، ان کی تنظیمیں اگر ہیں تو ان پر blackmailers قابض ہیں جبکہ اصل کسان وہاں پر موجود نہیں ہیں۔ ہمیں chamber of agriculture کو encourage کرنا چاہئے، ہمیں اسے ڈویژنل سطح پر لے جانا چاہئے کیونکہ یہ صوبہ ایک زرعی صوبہ ہے اور ہم سب یہاں پر 80 فیصد ممبران بیٹھے ہیں جن کا تعلق یا زمیندارانہ background سے ہے لیکن بدقسمتی سے زراعت بُری طرح neglect ہوئی ہے، اریگیشن بُری طرح neglect ہوئی ہے، فوڈ کی processing اور اس کی improvement بُری طرح neglect ہوئی ہے۔ لائیو سٹاک جو کہ ہمارے جنوبی پنجاب کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ دریشک صاحب بیٹھے ہیں، سمیع اللہ صاحب بیٹھے ہیں، لنگڑیال صاحب بیٹھے ہیں تو ضلع بہاولنگر بدقسمتی سے جنوبی پنجاب اور سنٹرل پنجاب کے بارڈر پر ہے اور ہمیں کوئی own نہیں کرتا۔ ہمارا زیر زمین پانی کڑوا ہے اور نہری پانی کے سسٹم میں انتہائی کمی ہے۔ سمیع اللہ صاحب کو پتا ہے کہ صادقیہ نہر سے لے کر ہاکڑہ اور پھر 6-R,7-R,8-R اور 9-R پر پانی اپنی capacity سے 40 فیصد کم جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج اس ایوان کے توسط سے کہنا چاہوں گا کہ وہاں پر صادقیہ نہر کی renovation کا کام تھا اور اس کے اوپر جو ongoing schemes تھیں، ان کی lining تھی اور water stagnation کے اوپر ہمارا کام نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! ہمارا ضلع کپاس کے لحاظ سے پوری ٹیکسٹائل انڈسٹری کو feed کر رہا ہے۔ بہاولنگر میں ہارون آباد اور فورٹ عباس کی منڈیوں سے سب سے زیادہ ہم کپاس دیتے ہیں لیکن پچھلے تین سالوں سے ہماری کپاس کی فصل پانی کی نذر ہو رہی ہے اور پانی ہمیں نہیں مل رہا۔ یہاں پر سارے معزز وزراء ہیں اور وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو میں ان سب کے توسط سے کہوں گا کہ پانی کی فراوانی اور فراہمی یقینی بنائیں۔

جناب سپیکر! Irrigation system of canal کا زراعت کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور اس کے بعد خوراک کے ساتھ اور پھر لائیو سٹاک کے ساتھ ہے تو مہربانی کر کے اس پر توجہ دی جائے۔ اس مقدس ایوان سے بڑا highest forum پنجاب میں نہیں ہے this is second highist after the National Assembly لیکن بدقسمتی سے جس طرح کی افراتفری اور جس طرح کی unrest یہاں سے شروع دن سے قائم کی گئی ہے تو میں نہیں کہتا کہ اس میں کس کا role ہے۔ دونوں ہاتھوں سے تالی بجتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ آپ تحمل سے اپوزیشن کو سنیں اور ان کے بزنس کو bulldoze نہ کریں۔ ان کے سوالات کو پوری توجہ سے لے کر انہیں منطقی انجام تک پہنچائیں کیونکہ ہمارے پاس یہی ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنے علاقے کے مسائل کو اجاگر کر سکتے ہیں۔ اگر اس پر بھی ہمیں پورا وقت نہ دیا گیا اور اس حوالے سے ہماری پوری تسلی و تشفی نہ ہوئی تو ہم بالکل بے یار و مددگار ہو جائیں گے۔ ہماری صادقیہ نہر کی جو renovation ہے، ہاکڑہ کی اور جو 6-R اور 7-R کے حوالے سے ہے تو وزیر آبپاشی سے کہوں گا کہ ہمارا پانی پورا کیا جائے اور جو water stagnation ہے اور ہمارے وہاں پر سیم نالوں کے اوپر ٹیوب ویلوں کی دوبارہ rehabilitation کے لئے موجودہ فنڈز کو فوری طور پر release کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، thank you very much. محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ before I move to speak on Food and Agriculture میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ for my own information کہ پہلے

بھی ہم خواتین کو کچھ feeling ہوئیں چاہے وہ اپوزیشن سے ہوں یا حکومت میں we are always the back benchers آخری دو بنچیز کیوں خواتین کے لئے مختص کئے گئے؟ جب تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا تو سارے مرد ممبران اپنی تقاریر ختم کر چکے تو پھر ذکیہ آپا کو آپ نے موقع دیا اور اب مجھے دیا۔ Kindly seating بھی آپ rotation سے کریں اور speeches بھی آپ rotation سے کریں:

We are already marginalized and I am sorry this is the feeling we get.

MR DEPUTY SPEAKER: You are not.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! So now, I will move on to the…

MR DEPUTY SPEAKER: I have been giving chances to all the lady members over here.

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! No جب سے یہ speeches شروع ہوئی ہیں I think 10 مرد حضرات کے بعد ذکیہ آپا کی باری آئی ہے۔ Ten men spoke before her

جناب ڈپٹی سپیکر: I was not here جب میں نے chair کیا تو میں نے موقع دیا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! Kindly آئندہ آپ اس چیز کا خیال رکھیں کہ باری باری مرد اور خواتین کو accommodate کریں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! Coming to Food and Agriculture اویس لغاری صاحب نے represent کیا اپوزیشن کو تو میں انہیں بہت مبارکباد دیتی ہوں اور ابھی وہ مجھے نظر نہیں آرہے۔ انہوں نے تو اپنی دونوں سابقہ حکومتیں جو پچھلے 30/35 سال سے رہی ہیں ان کا وائٹ پیپر پیش کیا۔ انہوں نے تو اپنی چارج شیٹ خود ہی ہمیں بتا دی انہوں نے کہا شوگر مل ایسوسی ایشن نے یہ نہیں کیا، wheat کا یہ نہیں ہوا، یوریا کا وہ نہیں ہوا، ڈیزل کا یہ نہیں ہوا پیٹرا انجن میں یہ ہو گیا، salinity issues یہ ہو گئے۔ بھئی کون تھا؟ ہم تو نہیں تھے انشاءاللہ تعالیٰ اب پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے اور یہ سارے جو problems ہیں، یہ جو ظلم کسان پر کیا گیا ہے یہ سب address ہو گا کیونکہ وزیراعظم جناب عمران خان کی تو وژن ہی یہ ہے کہ جو کمزور طبقہ ہے اور کسان کمزور

نہیں کسان تو ہماری backbone ہے، ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے کیوں جو 80 فیصد ہماری دیہاتی آبادی ہے اور agrarian economy پر پاکستان چلتا ہے۔

جناب سپیکر! میں فوڈ سکیورٹی سے شروع کروں گی، ہارڈ سکیورٹی ہوتی ہے سب کو پتا ہے ، اکنامک سکیورٹی کا بھی سب نے سنا ہوگا ، ہیلتھ سکیورٹی، جاب سکیورٹی لیکن سب سے زیادہ important security ایک ملک کی population کے لئے فوڈ سکیورٹی ہوتی ہے unfortunately اس وقت پاکستان میں جو فوڈ سکیورٹی ہے it is under grate threat

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتی چلوں United Nation کا 2017 کا جو fresh global hunger index ہے کہ

> Shows Pakistan on hundred and six place among hundred and nineteen developing nation as far as food and as far as hunger is concerned.

جناب سپیکر! یہ شرمناک بات ہے کہ ہم اس وقت انڈیا اور افریقہ سے بھی نیچے ہیں۔آپ کو پتا ہے کہ ہمارے 45 فیصد بچے پاکستان میں اس وقت stunted growth کا شکار ہیں۔آپ نے دیکھا ہے کس طرح تھر میں موت کا رقص ہے یہ ہمارے لئے شرمندگی کا باعث ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اپنی پاپولیشن کو دو وقت کا کھانا بھی نہیں دے سکے ہیں یہ حقیقتاً ظلم ہے۔ We have to go beyond this تھوڑا سا میں بتاتی چلوں کہ total cultivated area has just increase by forty percent in the past sixty years اور جو ہماری آبادی ہے اُس کے مقابلے میں وہ 4 فیصد زیادہ بڑھی ہے اور ہم تو pace ہی نہیں رکھ سکے ہیں۔ ہم جو بھی کریں گے اور ہماری پاپولیشن اُس سے 2030 تک ڈبل ہو جائے گی اور ہماری جتنی بھی کاوشیں ہیں وہ پھر اُلٹی ہو کر گریں گی تو as for as former polite is concerned مجھے ابھی تک یاد ہے کہ ہر دوسرے دن اس اسمبلی کے باہر کسان بے چارے رو بھی رہے ہوتے تھے اور آلو بھی جلا رہے ہوتے تھے۔کسانوں پر بڑا ظلم ہوا ہے ہماری حکومت نے جو سب سے پہلا اقدام کیا ہے کہ ہم نے بجلی اور گیس کے ریٹ 50 فیصد کم کر کے کسان کے لئے دیئے ہیں اس سے ان کو بڑا فائدہ ہوگا۔

جناب سپیکر! بڑے افسوس سے کہنا پڑتا کہ ہم نے اپنے کسانوں پر invest کیا ہی نہیں آپ ہریانہ جائیں وہاں پر دیکھیں کہ جو بھارت کی سائیڈ کا جو پنجاب ہے وہاں پر کس طرح ہریالی ہے، وہاں ساری mechanized farming ہے، وہاں پر اُن کے کسانوں کو اتنی facilities دی گئی

ہیں گورنمنٹ اُن کے پیچھے کھڑی ہوتی ہے، ہم لوگوں نے ہی کچھ نہیں کیا، ہم روتے ہیں شوگر کین مافیا کو شوگر کین مافیا کو کس نے بنایا ہے؟

جناب سپیکر! میں اویس لغاری سے پوچھتی ہوں آپ سندھ میں جاکر دیکھیں ایک سے لے کر پچیس شوگر ملز کس کی ہیں؟ یہ اپنے ان کے لیڈران کی ہیں اور جس لیڈر کی اپنی پچیس شوگر ملز ہوں گی تو اُس کا interest گنّا بیچنے والے کے ساتھ نہیں ہوگا اُس کا interest تو اپنے شوگر ملز والوں کے ساتھ ہو گا۔ ہم لوگوں کو گورنمنٹ کو protect کرنا ہے protect کرنا کسان کے جو حقوق ہیں وہ دلوانے ہیں اور واقعی یہ بہت ہی serious issue ہے کہ گنّے کی فصل تیار کھڑی ہے اور ہم wheat اور rice کے exporters بھی ہیں ہماری جو تمام crops ہیں ان کے متعلق ہم کو ایسی پالیسز بنانی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ پالیسز بنیں گی کیونکہ now Pakistan is ready to take off جو ہم پچھلے ساٹھ سال میں ظلم کر چکے ہیں آئندہ انشاء اللہ اس ظلم کی کبھی اجازت نہیں ملے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ عابد!

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔62 ہے وہاں ڈیڑھ سے دو لاکھ کی آبادی ہے وہاں پر 12 دیہات پر ایک گرلز ہائی سکول بنا ہوا اُس میں دو کنال پر پی ٹی آئی کے کارکنوں نے قبضہ کیا ہوا ہے ہم کئی دفعہ کمشنر صاحب گوجرانوالہ کے پاس گئے ہیں اُنہوں نے ہمارے بیٹھے ہوئے اے سی ڈی سی کو آرڈر دیئے جب وہ گاؤں کے پاس جاتے ہیں تو فون کرتے ہیں یوٹرن لے لو جو ہمارے وزیراعظم ہیں اُن کی طرح وہ بھی یوٹرن لینے لگے ہیں اُس میں تین تین فٹ گند پڑا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: kindly میں آپ کو guide کردوں اس پر آپ ایک تحریک التوائے کار لے آئیں تاکہ جو متعلقہ منسٹری ہے وہ اس کا آپ کو proper جواب دے۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر ! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے عوام کے لئے عظیم اصولوں کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ آج حکومت

کے پہلے 100 دن گزر جانے کے بعد ہمیں بتایا جارہا ہے کہ اصولوں پر چٹان کی طرح کھڑے ہونے اور قائم رہنے کی بجائے یوٹرن لینا اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں سمجھایا جارہا ہے کہ مرغیاں اور کٹے پالنے سے ملکی معیشت کو اُٹھایا جاسکتا ہے سرائیکی صوبہ جسے پہلے سو دنوں میں بنایا جانا تھا اب بتایا جارہا ہے کہ بہت مشکل کام ہے بلکہ سرائیکی صوبہ بنانے کی بجائے قبل از وقت انتخابات کروائے جا سکتے ہیں لیکن میں حکومت وقت کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ جنوبی پنجاب صوبہ پنجاب محاذ والوں کو وزارتیں دے کر یا جنوبی پنجاب کو سول سیکرٹریٹ میں چند ایڈیشنل سیکرٹریز بٹھا کر ہم حکومت کو سرائیکی صوبہ کے وعدے سے منحرف نہیں ہونے دیں گے۔ ہمیں پہلے بھی پتا تھا کہ سرائیکی صوبہ بننے نہیں جارہا اب بھی واضح ہو گیا ہے کہ آپ سرائیکی صوبہ نہیں بنانا چاہتے تو کم از کم صوبائی فنانس کمیشن کے مطابق ہمیں ہمارا حق تو دیں، ہمارا حصہ تو دیں یہی جنگ ہے جو پہلے بھی ہم لڑ رہے تھے یہی جنگ ہے جو آج بھی ہم لڑ رہے ہیں اور انشاء اللہ لڑیں گے اور اپنا حق حاصل کریں گے۔

جناب سپیکر! چیف منسٹر کچھ دن پہلے ڈی جی خان تشریف لائے اور 22-ارب روپے کے منصوبوں کے اعلانات ڈی جی خان کے لئے کئے مجھے اس بات کی بہت زیادہ خوشی ہے کیونکہ جو ہمارا ڈویژن ہے وہ بہت زیادہ پسماندہ ہے لیکن میں چیف منسٹر سے انتہائی احترام سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ کا ہمسایہ ضلع راجن پور جو پنجاب کا declared پسماندہ ترین ضلع ہے آپ نے بطور چیف منسٹر ایک روپے کا فنڈ بھی اس کے لئے مختص نہیں کیا جو بہت افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں بار بار کہتی ہوں اور کہتی رہوں گی کہ ضلع راجن پور کو پسماندگی کی دلدل سے نکالا جائے کیونکہ میرا ضلع جو اربوں روپے کا ریونیو کماتا ہے، جو اربوں روپے کا ریونیو دیتا ہے وہ ہمیشہ نظر انداز رہا ہے۔ پہلے بھی upper Punjab پر خرچ ہوا اور آج بھی ہو رہا ہے لیکن میرے ضلع کو کوئی میگا پراجیکٹ نہیں دیا گیا۔ پھر وہی ہو رہا ہے اور ہمارا اربوں روپیہ upper Punjab پر خرچ ہونے جارہا ہے۔ وہاں پینے کا پانی نہیں ہے، صحت کی سہولیات نہیں ہیں اور انفراسٹرکچر کے نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ پنجاب کابینہ میں اس وقت بھی بیٹھے ہوئے ہمارے ایک وزیر صاحب جو میرے ہی حلقے سے الیکشن لڑ کر آئے ہیں جو جام پور کو ضلع بنانے کا خواب دکھا کر جام پور کے لوگوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں وہ آج لوگوں کے سامنے معذرت خواہانہ بیان دیتے پھر رہے ہیں کہ جام پور کو ضلع نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ اس میں بہت زیادہ problems ہیں۔ ضلع تو چیف منسٹر کے ایک ایگزیکٹو آرڈر سے بھی بن سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے توسط سے درخواست کروں گی کہ ہمارا جام پور بالکل پسماندہ ترین ہے، ہمارے جام پور شہر کے اندر لوگ پیدل چل نہیں سکتے، وہاں ایسے گھر اور ایسی کالونیاں موجود ہیں کہ لوگ گٹر کا گندا پانی گھر کے اندر گڑھا کھود کر ڈالنے پر مجبور ہیں۔ خدایا جام پور کو ضلع بنانے کا ایگزیکٹو آرڈر جاری کیا جائے۔ آپ اچھی طرح سے سمجھتے ہیں کہ وہ کون سے مسائل ہیں جن کو وہاں کے لوگ بار بار point out کر رہے ہیں اور بار بار بتانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے توسط سے بہت ہی اہم issue پر بات کرنا چاہوں گی۔ ہمارے وزیر اعظم جناب عمران خان کا بیان ہے کہ فوج ان کی پارٹی کے منشور کے ساتھ کھڑی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ ان کا بیان تھا کہ فوج پی ٹی آئی کے منشور کے پیچھے کھڑی ہے۔ میں بتانا چاہتی ہوں کہ فوج قومی ادارہ ہے۔ پیپلز پارٹی نے سب سے زیادہ دفاع وطن کو مضبوط کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے۔ فوج جتنی آپ کی ہے اس سے زیادہ ہماری ہے۔ ہم حکومت کو اپنی نااہلیوں کا بوجھ فوج کے کندھوں پر نہیں ڈالنے دیں گے۔ حکومت عوام کے سامنے جوابدہ ہے۔ عوام پوچھتی ہے کہ ان وعدوں کا، ان ایک کروڑ نوکریوں کا، ان پچاس لاکھ گھروں کا کیا بنا اور ان سب وعدوں کا کیا بنا جو آپ نے الیکشن میں عوام سے کئے تھے؟ عوام کو امید دلا کر آج کیوں مایوسی، غربت اور افلاس کے دلدل میں دھکیلا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے بہت سیر حاصل گفتگو ہوئی ہے۔ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن آج کا کسان بدحالی کا شکار ہے، شوگر انڈسٹری سے وابستہ لوگوں کے مسائل کی طرف دیکھیں کہ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ گنّے کی crushing دسمبر تک بھی شروع نہیں کی جا سکی۔ کچھ شوگر ملز تو جے آئی ٹی نے بند کر رکھی ہیں اور باقی شوگر ملیں ملک بھر میں حکومتی incompetency کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔ ایک ایسی انڈسٹری جس سے لاکھوں لوگوں، لاکھوں کسانوں اور لاکھوں محنت کشوں کا کاروبار وابستہ ہے ایسا ظلم اس انڈسٹری سے وابستہ لوگوں پر پہلے کبھی نہیں ہوا۔ PFMA بذریعہ اشتہارات حکومت کو جگانے کی کوشش کر رہی ہے تو دوسری طرف گنّے کے کاشتکار احتجاج اور خودکشیوں پر مجبور ہیں۔ سمجھ سے بالاتر ہے کہ لاکھوں ٹن گندم

جس کی شروع میں قیمت بھی بڑھ گئی کہ لاکھوں ٹن گندم پڑی ہوئی ہے لیکن اس کو in time کیوں فروخت نہیں کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حکومت کے پاس ایکسپورٹ اور زراعت سے متعلق کوئی واضح پالیسی نہیں ہے۔ رابطہ کمیٹی کے پہلے بھی تین مرتبہ اجلاس ہو چکے ہیں جیسا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی بتایا گیا مگر کوئی واضح پالیسی سامنے نہیں آئی۔ بار بار اجلاس پر اجلاس ہو رہے ہیں۔ حکومت گنّے کی امدادی قیمت مقرر کر سکی ہے اور نہ ہی شوگر ملز کے 16۔ارب روپے کے بقایا جات دے کر crushing شروع کروا سکی ہے حالانکہ 40۔ارب روپے شوگر ملز کے مالکان ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کریں۔ last one minute.

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ہمارا کسان پہلے ہی بد حالی کا شکار تھا کیونکہ اس دفعہ کپاس کی فصل اتنی بری طرح تباہ ہو چکی ہے اور اب وہی کسان جو گنّا اگا کر ایک امید لگا کر بیٹھا تھا اب وہی ایک دفعہ پھر بد حالی کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ کپاس کی فصل کی تباہی کے پیش نظر کسانوں کے لئے امدادی رقوم کا package دے۔ ڈالر کی قیمت بڑھنے سے فصلات کی لاگت بڑھ چکی ہے لہٰذا حکومت فی الفور کھاد، بیج، زرعی ادویات اور بجلی کی قیمت میں زراعت کو سبسڈی دے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thanks you. He time is over. We will carry on the discussion tomorrow on the same topic. The House is adjourned to meet on 6th December 2018 at 11:30 am. Thank you.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات،6۔دسمبر2018
(یوم الخمیس،27۔ربیع الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 4

251

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6-دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1- خوراک و زراعت پر بحث جاری رہے گی۔

2- بیت المال پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2012 پر بحث

ایک وزیر بیت المال پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2012 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

253

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعرات،6۔دسمبر 2018

(یوم الخمیس،27۔ربیع الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر ایک بج کر 17 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ
اللّٰهِ وَتَثۡبِيۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبۡوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
فَاٰتَتۡ اُكُلَهَا ضِعۡفَيۡنِ‌ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يُصِبۡهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ (265) اَيَوَدُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنۡ
نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُۙ لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ
كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَاَصَابَهُ الۡكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَاۤ
اِعۡصَارٌ فِيۡهِ نَارٌ فَاحۡتَرَقَتۡ‌ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ (266)

سورة البَقَرَة آیات 265 تا 266

اور جو لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور خلوص نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو (جب) اس پر مینہ پڑے تو دُگنا پھل لائے۔ اور اگر مینہ نہ بھی پڑے تو خیر پھوار ہی سہی اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے (265) بھلا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور اس میں اس کے لئے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا آ پکڑے اور اس کے ننھے ننھے بچے بھی ہوں تو (ناگہاں) اس باغ پر آگ کا بھرا ہوا بگولا چلے اور وہ جل (کر راکھ کا ڈھیر ہو) جائے۔ اس طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو (اور سمجھو) (266)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضورؐ ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکرؓ سے کچھ آئینۂ عشق و وفا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلمان پہ ہوگئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہ علیؓ سے یہ خیرات جاکے لا
باطل سے دب رہی ہے پھر امت رسولؐ کی
منظر ذرا حسینؓ سے پھر کربلا کے لا

سوالات

(محکمہ جات اوقاف ومذہبی امور اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور اور ٹرانسپورٹ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا:جناب سپیکر!میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا:جناب سپیکر!سوال نمبر 37 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام اور مسافر بسوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

*37:جناب نصیر احمد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں ماحولیاتی آلودگی میں مسافر بسوں کا بڑا کردار ہے۔ان کی فٹنس سرٹیفکیٹ کے طریق کار میں بہتری کا کوئی پروگرام حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) روٹ پر چلنے والی بسوں کے زیر استعمال رہنے کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ وقت کی قانونی کتنی حد ہے اس کی وضاحت فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):

(الف) ہر پبلک سروس وہیکل بشمول مسافر بسوں کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت ہر چھ ماہ بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینا لازمی ہے۔ صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں موٹر وہیکلز ایگزامینر تعینات ہیں جو متعلقہ قوانین کے تحت کمرشل اور پبلک سروس گاڑیوں کا معائنہ کرنے کے بعد ان کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے پابند ہیں۔

مزید برآں حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو out-source کرتے ہوئے سویڈش فرم M/S (OPUS) inspection pvt Ltd کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت یہ کمپنی پنجاب بھر میں (39) Vehicles Inspection and Certification System(VICS) سٹیشن قائم کر رہی ہے جہاں پر بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں ابھی تک سات اضلاع بشمول لاہور، شیخوپورہ، گجرات، وہاڑی، خانیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اٹک میں VICS نے کام شروع کر دیا ہے جبکہ 15 مزید سٹیشن مکمل ہو چکے ہیں جن کا عنقریب افتتاح کر دیا جائے گا اور باقی 14 اضلاع میں اگلے سال تک تمام VICS ورکشاپس کام شروع کر دیں گی جس سے انشاءاللہ فٹنس کے معیار میں بہت بہتری آئے گی اور ماحولیاتی آلودگی میں کمی کے علاوہ تکنیکی وجوہات پر رونما ہونے والے حادثات میں بھی نمایاں کمی ہو گی۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز رولز 1969 میں ترمیم کر کے ان کی سڑک پر چلنے کی مدت کے حوالے سے A,B,C اور M Category میں تقسیم کیا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(i) A) کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 15 سال تک ہو۔

(ii) B) کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 20 سال تک ہو۔

(iii) C) کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 25 سال تک ہو۔

(iv) M) کیٹیگری روٹ: صرف موٹروے کے لئے اس کی مدت 10 سال تک ہے۔

تاہم مفاد عامہ اور تکنیکی وجوہات کی بناء پر حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مندرجہ بالا تمام کیٹیگریز کو ان کی مدت سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا ہے اور فی الحال ہر قسم کی گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر چلانے کی اجازت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 390 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب قرآن بورڈ کے قیام اور اس کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*390: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب قرآن بورڈ کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران و سربراہ کے نام، عہدہ و طریقہ تقرر سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) پنجاب قرآن بورڈ کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(د) قرآن پاک کے شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت اور قرآن بورڈ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) 2004 میں ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے پنجاب قرآن بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پھر جب اٹھارویں آئینی ترمیم کے تحت اختیارات صوبائی حکومتوں کو تفویض ہوئے تو صوبائی اسمبلی پنجاب نے "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) ایکٹ 2011 منظور کیا۔ "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) ایکٹ 2011 کی شق 4(1) اور "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) رولز 2011 کے ضابطہ 7(1) کے تحت مجاز اتھارٹی کی منظوری سے پنجاب قرآن بورڈ تشکیل دیا گیا۔ فلیگ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب)

(1) پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران و سربراہ کے نام و عہدہ کی تفصیل فلیگ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) حکومت پنجاب کے منظور کردہ رولز کے مطابق تمام ممبران و سربراہ کی تقرری کی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے اور اس کا نوٹیفکیشن محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کرتا ہے۔

(ج) پنجاب قرآن بورڈ کے قیام کے اغراض و مقاصد کی تفصیل فلیگ (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1) حکومت کی ہدایات کے مطابق قرآن مجید کی طباعت و اشاعت اور ریکارڈنگ کے کام کو غلطیوں سے مبرا ہونے کی نگرانی کرنا۔
2) قرآن مجید کے بوسیدہ یا شہید مقدس اوراق اور دیگر مقدس اوراق کو محفوظ کرنا۔
3) قرآن محلات کا قیام عمل میں لانا۔
4) قرآن بورڈ کے وضع کردہ طریق کار اور تعداد کے مطابق قرآن مجید کی مفت تقسیم۔

(د) قرآن پاک کے شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت اور قرآن بورڈ نے اب تک درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

1) شہید مقدس اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے ڈویژنل سطح پر محکمہ اوقاف کے تعاون سے 9 قرآن محلات قائم کئے جا چکے ہیں جن کی تفصیل فلیگ (ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2) پنجاب قرآن بورڈ کی جانب سے قرآن پاک کے شہید اور دیگر بوسیدہ مقدس اوراق کی تعظیم وتکریم کے بارے عوام الناس میں آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا نیز اس کے بارے الیکٹرانک میڈیا پر پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران نے بھی پروگرام کئے ہیں تفصیل فلیگ (ث) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3) قرآن پاک کے شہید اور بوسیدہ اوراق کی زمین بردگی کے لئے گرین ایکڑ ہاؤسنگ سوسائٹی رائیونڈ روڈ لاہور میں محکمہ اوقاف کے تعاون سے چار عدد قرآن ویلز تعمیر کئے گئے ہیں ہر کنویں کی گہرائی تقریباً 45 فٹ، گولائی 26 فٹ اور دیوار کی موٹائی 16 انچ ہے۔ ہر کنوئیں کا فرش آر سی سی کا بنا ہوا ہے۔
4) اب تک جمع ہونے والے شہید مقدس اوراق کی لاکھوں بوریاں مدینہ فاؤنڈیشن فیصل آباد کے تعاون سے ری سائیکل کی جا چکی ہیں اور مسلسل یہ عمل جاری ہے۔
5) عوام الناس کی آگاہی کے لئے لاہور نہر کے دونوں اطراف مختلف مقامات پر شہید مقدس اوراق کے بارے ہدایات پر مشتمل سائن بورڈز نصب کئے گئے ہیں کہ لوگ شہید مقدس اوراق کو نہر کے گندے پانی میں بہانے کی بجائے پنجاب قرآن بورڈ سے رابطہ کر کے ان کے حوالے کریں تفصیل فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
6) شہید مقدس اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے پنجاب قرآن بورڈ نے لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں گرین بکسز نصب کروائے ہیں تفصیل فلیگ (چ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

7) پنجاب قرآن بورڈ کے تین رضاکار بھی مختلف شہروں میں مقدس شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے شب و روز مصروف عمل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران و سربراہ کے نام، عہدہ وطریقہ تقرر سے آگاہ فرمائیں؟ اس میں طریق تقرر کی پوری وضاحت نہیں کی گئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ جن ممبران کا تقرر کیا جاتا کیا یہ کسی اتھارٹی کی discretion ہے یا باقاعدہ ان سے درخواستیں وصول کی جاتی ہیں اور جب ان کا عرصہ پورا ہو جاتا ہے تو کیا یہ بورڈ خود بخود ہی تحلیل ہو جاتا ہے یا باقاعدہ اس کو کوئی تحلیل کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! ذرا یہ سوال دہرا دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، میں آپ کو بتا دیتا ہوں کیونکہ اسے میں نے ہی بنایا تھا۔ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہم علماء کا ایک بورڈ بنائیں جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کی participation ہو۔ پھر وہ بورڈ بنایا گیا اور ہم ان سے فیصلے بھی لیتے تھے۔ مثال کے طور پر محرم آیا تو اس حوالے سے پوچھتے تھے۔ قرآن شریف کے اوراق ضائع ہو رہے تھے تو ہم نے قرآن ہاؤسز بنائے اور ان کو اکٹھا کرنے کے لئے ایک طریق کار طے کیا۔ ان کی recycling کے لئے فتویٰ لیا گیا اور ان اوراق کو recycle کر کے ان قرآن شریف کو بغیر ہدیے کے مدارس میں بھیجتے تھے۔ اس طرح جو بھی issues آتے تھے کیونکہ مختلف وقتوں میں مختلف issues آتے رہے ہیں اور کافی tensions بھی آتی رہی ہیں پھر وہ بورڈ تمام مکاتب فکر کے علماء کو بٹھا کر مسئلے کو حل کرتا تھا۔ یہ یکجہتی کے حوالے سے بہت اچھا کام ہوا ہے اور اس کے بہت اچھے اثرات بھی آئے۔ منسٹر صاحب! یہ اس کی تفصیل ہے باقی طریق کار کا آپ بتا دیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! پنجاب قرآن بورڈ کا قیام دسمبر 2004 کو ایک ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے صوبہ پنجاب میں۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! آپ خود ہی بتا دیں یہ کوئی point scoring کی بات نہیں ہے۔ منسٹر صاحب کی سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کوئی نہیں، آپ سن لیں ناں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! انہوں نے طریق کار پوچھا ہے تو میں اس کی وضاحت کرنے لگا ہوں۔ صوبہ پنجاب میں قرآن پاک کی معیاری طباعت، اوراق مقدسہ کی حفاظت و دیکھ بھال اور حکومت کی طرف سے باترجمہ قرآن پاک کی مستحق افراد اور اداروں میں بلا معاوضہ تقسیم کے لئے مجاز اتھارٹی کی پیشگی منظوری سے درج ذیل "پنجاب قرآن بورڈ" برائے دو سال 2004 میں تشکیل دیا گیا۔ اس کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ پنجاب قرآن بورڈ کی توسیع ہوتی رہی اور آخری توسیع 7-اکتوبر 2010 کو تین سال کے لئے ہوئی جب اٹھارہویں آئینی ترمیم کے تحت اختیارات صوبائی حکومتوں کو تفویض ہوئے تو صوبائی اسمبلی پنجاب نے The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Act 2011 منظور کیا جس کی شق 4-a کے تحت جو ایکٹ ہے

> The Government shall constitute a Quran Board comprising prominent Ulama, Huffaz and Qaris of all schools of thought amongst Muslims and the Punjab Holy Quran printing and recording Rules 2011

کے ضابطہ 7/1 کے تحت

> The government may, by notification, constitute the Quran Board comprising twenty seven members, including sixteen Ulama, Huffaz and four Qaris from each sect of muslims, four non officials members, three volunteer and president Anjuman Nashran-e-Holy Quran and seven official members Additional Secretaries Home, IC&YA and Education Departments, Additional IG Punjab, DIG Special branch, DG Religious Affairs Auqaf and the Deputy Secretary Auqaf

جناب سپیکر! مجاز اتھارٹی کی منظوری سے 22-نومبر 2011 کو پنجاب قرآن بورڈ تشکیل دیا گیا اور اس کے ممبران چار بریلوی علماء کرام، چار دیوبندی علماء کرام، چار اہل حدیث علماء کرام اور چار اہل تشیع علماء کرام ہیں اس کے علاوہ تین رضاکار ممبران ہوتے ہیں اور سرکاری ممبران کی تعداد

سات ہوتی ہے۔ مورخہ 13-فروری 2018 کو موجود پنجاب قرآن بورڈ عرصہ تین سال کے لئے مورخہ 16-دسمبر 2017 سے 15-دسمبر 2020 تک تشکیل دیا گیا۔ پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران کا دورانیہ تین سال ہے اور چیئرمین کا دورانیہ ایک سال کے لئے ہے۔ چیئرمین پنجاب قرآن بورڈ کا دورانیہ مورخہ 15-دسمبر 2018 کو ختم ہو رہا ہے۔ The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Act 2011 کے ضابطہ 6،5 اور 7 کے تحت دی گئیں تعلیمی قابلیت کی بناء پر 16 علماء حفاظ اور قاری ممبران کا تقرر کیا جاتا ہے۔ اس میں علماء کے ممبران کی تقرری کا طریق کار یہ ہے کہ:

> The minimum qualification for Ulama to be appointed as member of the Quran Board shall be Al-Shahadat-ul-Aalmia Al-Islamia from any of Wafaq-ul-Madaris Deenia recognized at national level, having five years practical teaching experience in Iftah, oratory or religious scripts and expertise in more than one disciplines, local or foreign degree equal to or higher than Al-Shahadat-ul-Aalmia Al-Islamia in Arabic, Persian and Islamic Studies shall be considered as an additional qualification

جناب سپیکر! اس میں جو قاری اور حفاظ ہیں ان کی اہلیت کچھ اس طرح ہے کہ

> The minimum qualification for Huffaz to be appointed as member of the Quran Board shall be

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال تو صرف اتنا تھا کہ ممبران کے تقرر کے لئے باقاعدہ کوئی درخواستیں لی جاتی ہیں یا یہ کسی کی صوابدید ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے جتنے ضمنی سوال کرنے تھے انہوں نے سارے پڑھ دیئے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب آنا چاہئے۔ اتنا پڑھ کر بھی میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ میرا چھوٹا سا سوال ہے کہ ان کے تقرر کے لئے درخواستیں لی جاتی ہیں یا کسی کی صوابدید ہے؟

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ مختصر سوال کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! مختصر یہی ہے کہ ان کے تقرر کے لئے باقاعدہ کوئی درخواستیں لی جاتی ہیں یا کسی کی یہ صوابدید ہے؟

جناب سپیکر: ممبران کے تقرر کی درخواستیں لی جاتی ہیں یا حکومت کی صوابدید پر ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! بالکل اس کے لئے درخواست لی جاتی ہے، پھر اس کے لئے طریق کار بنایا ہے وہ میں عرض کر رہا تھا۔ جو اس معیار پر پورا اترتا ہے پھر اس کو ممبر appoint کر دیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس کے اغراض و مقاصد بیان کئے ہیں اور جو مجھے تفصیل دی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ تحصیل کی سطح پر قرآن محل کا قیام، قرآن میوزیم کا قیام اور قرآن لائبریری کا قیام ہے، جو تفصیل دی گئی ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ڈویژنل سطح پر قرآن محل کا قیام عمل میں آ گیا ہے لیکن تحصیل کی سطح پر ابھی قیام عمل میں نہیں آیا، پھر قرآن میوزیم اور قرآن لائبریری کا قیام ابھی تک عمل میں نہیں آیا تو کیا منسٹر صاحب اس کا کوئی ٹائم فریم دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: تحصیل سطح تک نہیں آیا۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! یہ ابھی تک تحصیل لیول تک نہیں آیا، ابھی صرف ڈویژنل لیول پر ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ لیول بہاولپور میں چار جگہوں پر ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ کب تک اس کو تحصیل سطح پر لے کر جائیں گے؟

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ یہ ابھی تحصیل سطح پر نہیں آیا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! کیا اس کو تحصیل سطح پر شروع کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: آپ fresh question کر لیں۔ اس وقت تک رپورٹ بھی آ جائے گی۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے لیکن یہ سوال ٹرانسپورٹ سے متعلقہ ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں اور اس جواب میں نمبر 3 دیا ہے کہ پنجاب قرآن بورڈ کے تین رضا کار بھی مختلف شہروں میں مقدس شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے شب روز مصروف عمل ہیں تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ

پورے پنجاب میں تین رضاکاروں کے پاس کون سا ایسا mechanism ہے جس کی وجہ سے وہ تین رضاکار پورے پنجاب سے مقدس اور شہید اوراق کو collect کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: ویسے ہم نے اپنے زمانے میں boxes بنائے تھے اور پتا نہیں اس کے بعد کیا ہوا۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! آپ کو پتا ہو گا ہمیں تو ان سے پوچھنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی حکومت رہی ہے ناں۔ باقی آپ کی حکومت کو آگے لے کر جانا چاہئے تھا جو آپ فرما رہے ہیں یہ چیزیں آپ کی حکومت کو دس سال میں کرنی چاہئے تھیں۔ وہ boxes بنے ہوئے ہیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! request یہی ہے کہ ذمہ داری تو ان کی ہے۔ آپ ہمارے لئے قابل عزت اور قابل احترام ہیں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے ان کو پورا کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں! منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اس میں صرف وہ تین ممبر ہی نہیں ہیں بلکہ اس میں باقاعدہ مدینہ فاؤنڈیشن والے رشید صاحب ہیں جو باقاعدہ اس کا کرایہ وغیرہ خرچ کرتے ہیں اور وہ مقدس اور شہید اوراق کو collect کرتے ہیں۔ ان کو ایک جگہ پر اکٹھا کیا جاتا ہے اور پھر ان کو محلول کر کے سمندر بُرد کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں آپ کو بتاتا ہوں اور یہ آپ سب کے لئے بڑا اچھا ہو جائے گا۔ دیکھیں! ایک proper نظام بنایا گیا تھا، آپ ایک مہربانی کریں اور صرف یہ چیک کر لیں کہ کیا وہ نظام ڈسٹرکٹ لیول پر چل رہا ہے اور قائم ہے۔ ہم یہ سوال pending کر لیتے ہیں۔ اس میں بڑا فائدہ ہے دیکھیں جو اس وقت کام چل پڑا تھا، ہم نے جو پنجاب قرآن بورڈ کے تحت areas identify کئے تھے تو لوگ خود آ کر وہاں مقدس اور شہید اوراق چھوڑ جاتے تھے۔ پھر ہم نے جگہ جگہ پر green boxes بنائے تھے اور وہاں سے collection ہوتی تھی۔ اب یہ چیک کر لیں کہ جو already system تھا اس میں دس سال میں کتنی بہتری آئی ہے، کیا ہوا ہے اور کیسے اور بہتری لائی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ بڑا اہم سوال ہے۔ آپ ذرا یہ دیکھ لیں کہ ان دس سالوں میں جو پچھلی حکومت رہی ہے اس میں کیا بہتری آئی ہے اور کیا کمزوری آئی ہے۔ آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہیں کہ وہ پورا اس کو examine کرائیں اور پھر اس کو اسمبلی میں دوبارہ take up کر لیں گے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے آپ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 95 ہے میں نے جواب پڑھنے کی کوشش کی ہے لیکن پڑھا نہیں جا سکا لہٰذا میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! مجھ سے جواب پڑھا نہیں جا سکا لہٰذا منسٹر صاحب جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! مجھ سے جواب پڑھا نہیں جا سکا۔ اگر میں پڑھ سکتا تو جناب کو گزارش نہ کرتا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پڑھ دیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! مجھ سے جواب پڑھا نہیں جا سکا۔

جناب سپیکر: آپ عینک تو نہیں بھول آئے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر سوال پڑھ دیں پھر میں جواب پڑھ دوں گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرے پاس عینک نہیں مہربانی کر کے منسٹر صاحب جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! چودھری صاحب کو عینک دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):: جناب سپیکر! سوال پڑھا ہوا تصور نہیں کیا گیا اس لئے معزز ممبر سوال پڑھیں پھر میں جواب پڑھ کر سناتا ہوں۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے اس کے بعد ضمنی سوال کر لینا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں پڑھ ہی نہیں سکا۔

جناب سپیکر: جب آپ نے لکھ کر بھیجا تھا اس وقت پڑھ کر نہیں بھیجا تھا؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میری eyesight کا مسئلہ ہے، میں عینک گھر بھول آیا ہوں اس لئے مجھے صحیح طریقے سے نظر نہیں آ رہا اس وجہ سے میں نے گزارش کی ہے اور یہ رولز آف پروسیجر کے تحت ایک ایم پی اے کا prerogative بھی ہے۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب! آپ ان کا سوال پڑھ دیں۔

(بحکم جناب سپیکر معزز ممبر کے ایماء پر
معزز ممبر جناب مناظر حسین رانجھا نے طبع شدہ سوال پڑھا)

گوجرانوالہ: سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈ میں فراہم کردہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*95: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ میں اس وقت کتنے اور کس کلاس کے سرکاری و غیر سرکاری ویگن اور بس سٹینڈ قائم کئے گئے ہیں مذکورہ بس سٹینڈ کے لئے کن کن سہولیات کی فراہمی لازمی ہے؟

(ب) سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈ پر مختلف گاڑیوں سے فی پھیرا کتنی اڈا فیس وصول کی جاتی ہے کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ اڈا مالکان مقررہ اڈا فیس سے کئی گناہ زیادہ وصول کرتے ہیں؟

(ج) سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈ پر گاڑیوں کی بروقت روانگی کے لئے کیا اہتمام کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! قبل اس کے کہ آپ جواب پڑھیں ایک delegation یہاں تشریف لایا ہے میں اسے welcome کر لوں۔ میڈم سامیہ چودھری میئر آف لندن بار آف ہنسلو اور ان کا delegation تشریف لایا ہے ہم انہیں دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

We welcome Madam Samia Chauhdary she is the first British Pakistani Muslim lady Mayor of Hounslow.

ہم آپ کو welcome کرتے ہیں۔

Now, we take up the questions

کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ منسٹر صاحب! جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی سہولت کے لئے کہہ رہے تھے۔ جی، چودھری صاحب! جواب پڑھ دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس ضمن میں سیکرٹری DRTA گوجرانوالہ سے جواب طلب کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) ضلع گوجرانوالہ کی حدود میں مندرجہ ذیل بس / ویگن سٹینڈز قائم ہیں۔

بی کلاس	سی کلاس	ڈی کلاس
01	03	17

موٹر وہیکل آرڈیننس کے Rule 256 کے مطابق جملہ سٹینڈز پر مندرجہ ذیل سہولیات کی فراہمی لازمی ہے۔

1۔ مردانہ وزنانہ انتظار گاہیں۔
2۔ مردانہ وزنانہ ٹائلٹ۔
3۔ فراہمی بجلی و روشنی وغیرہ۔
4۔ تنصیب کولر برائے فراہمی ٹھنڈا اور صاف پانی۔
5۔ صفائی ستھرائی کا مناسب انتظام۔
6۔ CCTV کیمرے اور سکیورٹی کا مناسب انتظام۔
7۔ نماز پڑھنے کی جگہ۔
8۔ گاڑیوں کے لئے شیڈ کا انتظام۔
9۔ چار دیواری مع داخلی، خارجی گیٹ۔

جناب سپیکر: آپ جز (الف) سے کوئی ضمنی سوال تو نہیں کرنا چاہتے؟ چودھری صاحب! آپ ایک دفعہ سارا جواب پڑھ دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

(ب) بی کلاس اور سی کلاس سٹینڈز پر مندرجہ ذیل شرح سے اڈا فیس وصول کی جاتی ہے۔ جبکہ ڈی کلاس سٹینڈز، پرائیویٹ سٹینڈز ہوتے ہیں لہٰذا ان کی کوئی اڈا فیس نہیں ہوتی۔ نام اڈا قسم گاڑی شرح پارکنگ فیس بی کلاس اڈا گوجرانوالہ مبلغ 30 روپے فی گاڑی ہر قسم فی یوم وصول کی جارہی ہے۔

GBSوزیر آباد مبلغ 20روپے فی گاڑی ہر قسم فی یوم وصول کی جا رہی ہے۔
GBSعلی پور بس / منی بس 15روپے فی گاڑی ہر قسم فی یوم۔
ویگن 10روپے فی گاڑی ہر قسم فی یوم۔
GBSنوشہرا ورکاں بس / منی بس 20روپے فی گاڑی ہر قسم فی یوم۔
ویگن 15روپے فی گاڑی ہر قسم فی یوم۔

(ج) تمام Bاور Cکلاس سٹینڈز پر "First come first go"کے اصول کے تحت گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جملہ بس سٹینڈ پر جو سہولتیں ہیں منسٹر صاحب نے وہ بیان کی ہیں جبکہ میں نے کلاس وار پوچھا تھا کہ کلاس اے، بی، سی اور ڈی کے جو اڈاجات ہیں ان پر کون کون سی سہولیات ہیں لیکن انہوں نے جملہ سہولیات بتادی ہیں اب ہمیں کس طرح سے پتا چلے گا کہ یہ سہولیات اے کلاس اڈے کی ہیں بی کلاس کی ہیں سی کی ہیں یا ڈی کلاس کی ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین) جناب سپیکر! چونکہ ان کے پاس عینک نہیں تھی اس لئے ٹھیک سوال نہ کر سکے۔ کوئی بھی سٹینڈ ہو موٹر وہیکل ایکٹ اور ٹرانسپورٹ ایکٹ کے تحت ڈی کلاس، سی کلاس یا اے کلاس میں سے مردانہ و زنانہ ٹائلٹ منہا نہیں کیا جا سکتا وہ تمام میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں انہیں تفصیلاً بتا دیتا ہوں کہ مردانہ و زنانہ انتظار گاہیں تینوں سٹینڈز میں سے کسی سے بھی منہا نہیں کی جاتیں وہ تینوں میں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ یہ بتادیں کہ آپ نے جتنی facilities پڑھی ہیں یہ تمام اڈوں میں ہیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین) جناب سپیکر! وہ تو میں نے بتادی ہیں لیکن میں نے کہا کہ چونکہ انہوں نے پڑھا نہیں اس لئے میں سارا پڑھ کر سنا دوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اتنا ہی کافی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب غصہ کر رہے ہیں لیکن یہ تو بہتری کا ایک پہلو ہے اور ہمیں ان ساری چیزوں کو in good faith لینا چاہئے۔ اگر یہ سہولتیں ہر کلاس کے اڈے پر

ہوتی ہیں توپھر ان کو classify کرنے کا معیار کیا ہے ؟یعنی انہیں کس طرح سے classify کیا جاتا ہے کہ یہ چیز ہو گی تواے کلاس ہو گا اور یہ نہیں ہو گی توبی کلاس ہو گا۔اگر ساری ایک جیسی ہوں گی تو پھر سارے ایک ہی کلاس کے ہوں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!میرے خیال میں معزز ممبر نے وہ رولز نہیں پڑھے۔جس اڈے کو ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن run کرتی ہے اور اس میں کسی اور کا دخل نہیں ہوتا اسے بی کلاس سٹینڈ کا لائسنس دیا جاتا ہے۔ان کا اگلا ضمنی سوال گوجرانوالہ کے متعلق ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل اسے کمشنر صاحب بذریعہ ایڈمنسٹریٹر administrate کر رہے ہیں جو بی کلاس اڈے کو run کر رہا ہے۔سی کلاس اڈوں کو میونسپل کمیٹیز چلاتی ہیں۔وہاں نوشہرہ ورکاں،علی پور چٹھہ اور وزیرآباد تین کمیٹیاں ہیں۔ایڈمنسٹریشن وار allocation کرنے کے لئے اور ایک ذمہ داری مختص کرنے کے لئے تاکہ کسی کو جوابدہ ہوں تحصیلوں کے اڈے سی کلاس کے ہوتے ہیں اور ڈی کلاس پرائیویٹ کے لئے ہوتا ہے اس کے لئے کچھ شرائط ہوتی ہیں کہ اس کا رقبہ دو کنال سے زیادہ ہو اور باقی ساری چیزیں موجود ہوں اس کی انسپکشن بھی ہوتی ہے اور ہر سال انسپکشن کے بعد ان کی renewal ہوتی ہے اس لئے تینوں علیحدہ علیحدہ کئے گئے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!بی،سی اور ڈی کلاس کا بتایا گیا ہے لیکن گوجرانوالہ پنجاب کا پانچواں بڑا شہر ہے اور پھر ڈویژنل ہیڈکوارٹر بھی ہے لیکن وہاں پر ایک بھی اے کلاس اڈا نہیں ہے۔اس کی کوئی وجوہات بتا سکتے ہیں کہ وہاں پر اے کلاس اڈا کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ وہاں اے کلاس اڈا نہیں ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!جسے جنرل بس سٹینڈ کہتے ہیں وہ اے کلاس اڈا ہوتا ہے۔جہاں پر اے کلاس اڈا approved نہیں ہے وہ بتا دیا گیا ہے گوجرانوالہ میں اڈا نہیں ہے چونکہ اس کی ضرورت نہیں ہو گی اس لئے وہاں اب تک اے کلاس اڈا نہیں بنایا گیا اور پچھلے دس سالوں میں بھی اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!یہ فیصلہ تو وہاں کے رہنے والوں نے کرنا ہے کہ انہیں اس اڈے کی ضرورت ہے یا نہیں۔میں گوجرانوالہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے مطالبہ کر رہا ہوں کہ وہاں پر اس اڈے کی ضرورت ہے۔میں اس کی وجہ بتا رہا ہوں،logically بات کر رہا ہوں کہ

گوجرانوالہ پنجاب کا پانچواں بڑا شہر ہے اور ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے اس لئے وہاں پر اے کلاس اڈے کی ضرورت ہے۔ میں منسٹر سے اس کی وجوہات پوچھ رہا ہوں کہ وہاں پر ابھی تک اے کلاس اڈا کیوں نہیں بنایا گیا؟

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ معزز ممبر کو اس کی وجوہات بتادیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ اے کلاس اڈا وہاں پر قائم ہونا چاہئے تھا لیکن پچھلے دس سال کی حکومت نے گوجرانوالہ کو گوجرانوالہ ہی نہیں سمجھا اور انہوں نے اس شہر کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی۔ جب سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے حوالے سے سوالات آئیں گے اور مجھے بذریعہ نوٹیفکیشن کہا گیا کہ اس محکمہ سے متعلق سوالات کے جوابات دیں تو پھر میں بتاؤں گا کہ گوجرانوالہ میں اتنا گند کیوں ہے؟ سابقہ حکومت نے پچھلے دس سالوں میں ٹرانسپورٹ کے حوالے سے کسی شہر میں کوئی کام نہیں کیا اور خصوصاً گوجرانوالہ شہر کو تو بالکل ہی نظر انداز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ وہاں پر اے کلاس سٹینڈ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ جس سٹینڈ پر پرائیویٹ گاڑیاں نہ ہوں بلکہ حکومت کی گاڑیاں ہوں تو اسے اے کلاس سٹینڈ کہا جاتا ہے جیسا کہ پہلے GTS ہوتی تھی۔ اس سٹینڈ سے پرائیویٹ بس نہیں چلتی چونکہ پچھلے دس سالوں میں حکومت نے کوئی گاڑی خرید کر گوجرانوالہ شہر کو نہیں دی اس لئے وہاں پر اے کلاس اڈا نہیں بن سکا۔ چودھری اشرف علی کی تجویز پر اب ہم اپنی حکومت سے درخواست کریں گے کہ گوجرانوالہ شہر میں اے کلاس اڈا قائم کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ معزز ممبران کو بھی گوجرانوالہ سے لاہور آنے میں آسانی ہو سکے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بات کر کے خود ہی اس کی وضاحت بھی کر دی ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں اب تک اے کلاس اڈا کیوں نہیں بن سکا۔ اس کا باعث سابقہ حکومت نہیں بلکہ کچھ اور وجوہات تھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شاید میرے معزز دوست صحیح طرح سے میری بات سُن نہیں سکے اس لئے میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔ یہ صرف بصارت کا نہیں بلکہ سماعت کا بھی معاملہ ہے۔ میں نے یہ بتایا ہے کہ اگر پچھلی حکومت گوجرنوالہ شہر کو دس یا بیس سرکاری بسیں مہیا کر دیتی تو وہاں پر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے نام سے اے کلاس اڈا

قائم کیا جا سکتا تھا۔دس سال پہلے جو بچے سکول داخل ہوئے تھے اب وہ گریجویشن کر چکے ہیں۔بہر حال ہم انشاء اللہ تعالیٰ پچھلی گورنمنٹ کی bad doings کو دُور کریں گے۔شکریہ

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی!اب امید ہے کہ آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر!سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کتنے سرکاری اور غیر سرکاری اڈے ہیں؟ہمارے ضلع جھنگ میں 42 کے قریب غیر سرکاری اور غیر قانونی اڈے قائم ہیں جو کہ مختلف پٹرول پمپس اور ایک ایک کنال یا دس دس مرلے کے پلاٹوں پر قائم ہیں۔وہ انسانی جانوں کے زیاں کا سبب بن رہے ہیں۔کیا ایسے غیر قانونی اڈوں کو ختم کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!آپ نے اپنے دور حکومت میں ایک ٹرانسپورٹ کمیٹی بنائی تھی۔اس سے پہلے واقعی فٹ پاتھوں پر یا ایک دکان کے اندر بھی غیر قانونی اڈے چلتے تھے۔اس کمیٹی کے ممبران میں گل حمید روکڑی اور رانا شمشاد بھی شامل تھے۔اس کمیٹی نے اپنی سفارشات دی تھیں کہ ضلع میں چار کنال اور تحصیل میں دو کنال رقبہ پر اڈا قائم ہو گا اور اس سے کم زمین پر اڈا قائم نہیں کیا جا سکے گا اس کے لئے یہ بھی شرط رکھی گئی تھی کہ جس کے نام کا لائسنس لینا مقصود ہو وہ کرایہ کی زمین لے کر اڈا قائم نہیں کر سکتا بلکہ اس کے اپنے نام پر زمین کی رجسٹری ہونی چاہئے۔یہ قانون موجود ہے۔اگر کوئی غیر قانونی اڈے چل رہے ہیں تو معزز ممبر ہمیں ان کی نشاندہی فرما دیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ بند کروا دیئے جائیں گے۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر!میں ان غیر قانونی اڈوں کی نشاندہی چیئرمین ٹرانسپورٹ کو کر چکا ہوں۔اس کے علاوہ میں نے وزیر ٹرانسپورٹ سے بھی ان غیر قانونی اڈوں کو ختم کرنے کے حوالے سے درخواست کی تھی لیکن وہ آج کسی مصروفیت کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔ہمارے ضلع جھنگ میں 42 کے قریب غیر قانونی اڈے چل رہے ہیں جو کہ انسانی جانوں کے زیاں کا سبب بن رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد معاویہ!آپ ان غیر قانونی اڈوں کی فہرست چودھری ظہیر الدین کو دے دیں یہ انشاء اللہ ان کو بند کروانے کے لئے کارروائی کروائیں گے۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر!جی،بہتر ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں یہ گزارش کروں گا کہ ضلع ساہیوال میں بھی دس دس یا بارہ بارہ مرلے پر اڈے چل رہے ہیں لہٰذا ان کو بھی ختم کروایا جائے۔

جناب سپیکر: آپ بھی چودھری ظہیر الدین کو ان کی فہرست دے دیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! سوال نمبر 522 ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد صفدر شاکر! اس سوال کا تو جواب ہی موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب اعجاز احمد: جناب سپیکر سوال نمبر 118 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے بڑے شہروں میں میٹرو طرز کے منصوبے بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*118: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت کا صوبہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں میٹرو طرز کے منصوبے چلانے کا کوئی پروگرام ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو وضاحت کریں؟

جناب اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ اس سوال کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین)

(الف) پنجاب کے تین بڑے شہروں لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں میٹرو سروس چل رہی ہے۔ مزید کسی بڑے شہر میں حکومت کا میٹرو بس سروس چلانے کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہیں ہے۔

(ب) جز (ب) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اعجاز احمد: جناب سپیکر! کیا موجودہ حکومت میٹرو کے علاوہ پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین) جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں اس کا جواب دوں گا۔ معزز ممبر نے موجودہ حکومت کو مخاطب کیا ہے تو میں عرض کروں گا کہ موجودہ حکومت پبلک ٹرانسپورٹ کو سبسڈی کے بغیر پورے صوبے میں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پچھلی حکومت نے میٹرو کے تین پراجیکٹس چلا کر ان کو سبسڈائز کیا ہے۔ ان منصوبوں کو سبسڈی دینے کے لئے ایجوکیشن اور شعبہ صحت کے پیسے بھی خرچ کر دیئے گئے جس کی وجہ سے مریضوں کو ہسپتالوں میں ادویات میسر نہ ہو سکیں۔ اب ہم صوبے میں پبلک ٹرانسپورٹ چلائیں گے لیکن وہ without سبسڈی ہو گی۔ وہ self-financing کی بنیاد پر چلائی جائے گی اور متعلقہ کمپنی یا اتھارٹی سارے اخراجات خود برداشت کرے گی۔ عوام کو سبسڈی کے بغیر ہر شہر میں ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پنجاب کے تین شہروں لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں میٹرو بس سروس چل رہی ہے۔ پچھلی حکومت میں اس کا کرایہ کیا تھا اور اب مسافروں سے کیا کرایہ وصول کیا جا رہا ہے، علاوہ ازیں یہ بھی بتا دیں کہ پہلے اس میٹرو بس سروس پر کتنے مسافر سفر کرتے تھے اور اب جب سے نیا پاکستان بنا ہے تو کتنے مسافر روزانہ کی بنیاد پر اس پر سفر کر رہے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین) جناب سپیکر! میٹرو بس سروس کا کرایہ تھوڑا سا بڑھایا گیا ہے اور وہ اس لئے بڑھایا گیا ہے کیونکہ مزید سبسڈی مانگی جا رہی تھی تاکہ ہسپتالوں میں بالکل ادویات میسر نہ ہو سکیں۔ اس سوال میں figures involves ہیں۔ اس کے بعد یہ ضمنی سوال بھی کیا جا سکے گا کہ جو مسافر میٹرو بس سروس پر سفر کرتے ہیں اس میں سے ماسی اور بھانجے کتنے ہیں، اسی طرح سفر کرنے والوں کے رشتے بھی پوچھے جائیں گے۔ یہ figures کا معاملہ اگر معزز ممبر اس کا جواب چاہتے ہیں تو پھر fresh question دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے معزز ممبر fresh question دے دیں۔ چودھری ظہیر الدین! ملتان سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کہتے تھے بلکہ ہاتھ جوڑتے تھے کہ ہمیں ملتان میں میٹرو بس سروس نہیں چاہئے اور آج بھی ملتان میں میٹرو بس سروس کی بسیں خالی جا رہی ہیں۔ آپ چیک کر کے بتائیں کہ اس پر کتنی سبسڈی دی جا رہی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین) جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ملتان میں زبردستی میٹرو بنائی گئی تھی۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیرالدین! آپ اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دیں اور ہاؤس میں مکمل dataفراہم کریں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہاں پر کیا ہوا ہے اور کتنی سبسڈی دی جا رہی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن وٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چائنا میں اس حوالے سے جو چرچے ہیں میں اس کی تفصیل بھی یہاں پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 547 ہے اس سوال کا جواب تو نہیں آیا لیکن اگر اجازت دیں تو میں اس سوال کے اوپر تھوڑی سی بات کر لوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اگلے اجلاس میں جب اس سوال کا جواب آ جائے گا تو پھر اس سوال کو discussکر لیں گے۔ اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! اگلے اجلاس میں محترمہ کے سوال کے جواب کو ensureکرائیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! انشاء اللہ اگلے اجلاس میں اس سوال کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرے بھی سوال کا جواب غالباً موصول نہیں ہوا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنا سوال پڑھ لوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایل ڈی اے میں جو آگ لگی تھی میرا سوال اُس کی نذر ہو گیا ہو؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کے سوال کا جواب آئے گا۔ منسٹر صاحب! محترمہ عظمیٰ کاردار کے سوال نمبر 307 اور 324 کا جواب نہیں آیا تو next sessionمیں ان کا جواب definitelyآنا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ next sessionمیں یہ جواب آ جائے گا لیکن اس سوال کا جواب نہ آنے کی وجہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ matterسپریم کورٹ میں sub judiceہے۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں یہ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے لیکن پھر بھی آپ اس سوال کے جواب کی تیاری تو کر لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اگلے اجلاس میں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: سوالات ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گوجرانوالہ میں چنگ چی رکشا کے اڈے اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

42: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ میں چنگ چی رکشا کے سرکاری سٹینڈ کہاں کہاں پر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا کے ڈرائیور حضرات نے مختلف مقامات پر ازخود اپنے سٹینڈ قائم کر رکھے ہیں جس سے ٹریفک کے فلو میں شدید رکاوٹ پڑتی ہے؟

(ج) حکومت نے صوبہ بھر میں چنگ چی موٹر سائیکل رکشا کے لئے مؤثر قانون سازی، کارروائی، چیکنگ، اڈوں کا قیام اور ڈرائیور کا معیار وغیرہ کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری DRTA گوجرانوالہ سے جواب طلب کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع گوجرانوالہ کی حدود میں DRTA گوجرانوالہ نے کوئی چنگ چی رکشا سٹینڈ قائم نہ کئے ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ میں موٹر سائیکل رکشا کے ڈرائیور حضرات نے کوئی مخصوص اڈا قائم نہ کیا ہے البتہ سڑک کے کنارے سواریاں اٹھانے کے لئے کھڑی کی جانے والی چاند گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس گوجرانوالہ اور DRTA کا فیلڈ سٹاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کرتا ہے اور ٹریفک کے بہاؤ کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

(ج) محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز رولز 1969 کی زیر دفعہ A-197 کے تحت اور محکمہ انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ (EDB) اور پاکستان سٹینڈرڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) سے منظور شدہ سات کمپنیوں کو موٹر سائیکل رکشا بنانے کے لئے لائسنس کا اجراء کر رکھا ہے جس کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
مزید برآں اس سلسلے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے تمام DRTAs کو بھی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں موٹر سائیکل رکشوں کے لئے specified zones بنائیں اور معیار پر پورا اترنے والے موٹر سائیکل رکشوں کو ان زون میں چلنے کے لئے روٹ پرمٹ اور فٹنس جاری کریں۔
اس کے علاوہ تمام غیر قانونی رکشوں کے خلاف ہائی وے پولیس، ٹریفک پولیس اور DRTAs کا فیلڈ سٹاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کر رہا ہے۔

چنگ چی رکشا کے روٹ پرمٹ اور ہائی ویز پر
چلانے کے خلاف پابندی لگانے سے متعلقہ تفصیلات

43: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا دیگر گاڑیوں کی طرح چنگ چی رکشا چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ حاصل کرنا لازمی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چنگ چی رکشا چلانے والے اکثر ڈرائیور انڈر ایج ہوتے ہیں ان کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ نہیں ہوتے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چنگ چی رکشا چھوٹی سڑکوں کے ساتھ ساتھ ہائی وے کی ملکیت بڑی بڑی سڑکوں پر بھی چل رہے ہیں جس کی وجہ سے اکثر جان لیوا حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت چنگ چی رکشا کو ہائی ویز پر چلانے پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):

(الف) جی ہاں! ہر قسم کی پبلک سروس وہیکل بشمول چنگ چی رکشا کو چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ حاصل کرنا لازمی ہے۔

(ب) حکومتی سطح پر اس قسم کی بے قاعدگیوں کو روکنے کے لئے ٹریفک پولیس اور DRTA کا فیلڈ سٹاف روزانہ کی بنیاد پر چیکنگ کرتا رہتا ہے اور ایسے ڈرائیوروں کو موٹر وہیکل رولز کے تحت prosecute کیا جاتا ہے۔

(ج) چنگ چی رکشوں کو متعلقہ ضلع کی DRTA علاقہ کی مناسبت سے مخصوص روٹ پر چلنے کی اجازت دیتی ہے اور ان موٹر سائیکل رکشوں کے لئے تمام بڑی شاہراہوں اور ہائی ویز وغیرہ پر چلنے پر پابندی ہے۔ کسی بھی قسم کی خلاف ورزی کی صورت میں ملکی قوانین کے مطابق نیشنل ہائی ویز اتھارٹی اور ٹریفک پولیس کا عملہ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ خواہ وہ موٹر سائیکل رکشا ہو یا کوئی دوسری ٹرانسپورٹ ہو، کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔

(د) چنگ چی رکشوں کے ہائی ویز پر چلانے کی پہلے ہی پابندی ہے صرف تمام متعلقہ ٹریفک چیکنگ ایجنسیوں کو اسے مؤثر انداز سے implement کرنے کی ضرورت ہے۔

محکمہ اوقاف کی ملکیتی جگہ پر دینی درسگاہیں بنانے سے متعلقہ تفصیلات

81: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ اوقاف نے اپنی کسی بھی ملکیتی جگہ پر کوئی دینی درس گاہ بنائی ہے یا بنانے کا منصوبہ ہے؟

(ب) کیا محکمہ اوقاف کے زیر استعمال جگہوں پر تعلیمی درس گاہوں کے بنانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد / مزارات پر 72 مدارس قائم ہیں۔ جن میں اہم ترین مدرسہ "جامعہ ہجویریہ" داتا دربار میں قائم ہے، جہاں 480 طلباء قرآن وحدیث کے علوم سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) وقف قوانین کے تحت محکمہ کے زیرِ انتظام و انصرام وقف رقبہ جات بذریعہ نیلامِ عام ہی پٹہ داری / کرایہ داری پر دیئے جاتے ہیں۔ ماہوار کرایہ داری پر حاصل کردہ پٹہ جات پر تعلیمی درسگاہوں کی تعمیر پر محکمہ کی طرف سے کسی قسم کی ممانعت نہ ہے۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے وصول کردہ گارنٹی فیس اور حادثات سے متعلقہ تفصیلات

114: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ سے بسوں/ویگنوں کے روٹ پرمٹ حاصل کرنے کے لئے مالکان کو اپنی گاڑیوں کی سیٹوں کے مطابق فی سیٹ 2لاکھ پچاس ہزار روپے کے حساب سے قانوناً گارنٹی جمع کرانا ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بس/ویگن مالکان ٹرانسپورٹ معاوضہ سوسائٹی یا انشورنس کمپنیوں سے گارنٹی حاصل کر کے محکمہ ٹرانسپورٹ میں جمع کروا کر روٹ پرمٹ حاصل کرتے ہیں؟

(ج) اگر درج بالا جز درست ہیں تو گوجرانوالہ DRTA سے روٹ پرمٹ حاصل کرنے والی کون سی بسوں اور ویگنوں کو جنوری 2017 سے آج تک حادثات پیش آئے؟

(د) جن بسوں/ویگنوں کو جنوری 2017 سے آج تک حادثات پیش آئے ان میں ہلاک یا زخمی ہونیوالے کتنے مسافروں کو معاوضہ ادا کیا گیا؟

(ہ) کن کن بسوں/ویگنوں کے مالکان نے ہلاک یا زخمی ہونیوالے مسافروں کو معاوضہ ادا نہیں کیا اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(و) ٹرانسپورٹ معاوضہ سوسائٹی کن کن افراد پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ کس لیول پر کام کرتی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):

(الف) یہ درست ہے کہ روٹ پرمٹ کے حصول کے لئے بسوں/ویگنوں کے مالکان کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 کے سیکشن 49 سب سیکشن (2) کے تحت ان انشورنس کمپنیوں سے جو کہ (SECP) سکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ ہیں، سے اپنی گاڑیوں کے لئے فی سیٹ 2 لاکھ پچاس ہزار روپے کے حساب سے انشورنس گارنٹی جمع کروانی لازم ہے۔

(ب) درست ہے، جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ بسوں / ویگنوں کے مالکان کو روٹ پرمٹ کے حصول کے لئے اپنی گاڑیوں کے لئے پیسنجر گارنٹی روٹ درخواست کے ساتھ منسلک کرنا لازمی ہے جس کے بغیر روٹ پرمٹ جاری ہی نہیں کیا جاتا۔

(ج) سیکرٹری DRTA گوجرانوالہ کے دفتری ریکارڈ کے مطابق مورخہ 01.01.2017 سے لے کر مورخہ 15.10.2018 تک گوجرانوالہ میں کل چار گاڑیوں کے fatal حادثات رپورٹ ہوئے ہیں۔

(د) موٹر وہیکلز رولز 1969 کے رول (B-64) کے مطابق کسی بھی پبلک سروس گاڑی کے حادثے کی صورت میں وفات پانے والے مسافروں کے ورثا کو معاوضہ کے لئے متعلقہ سیکرٹری DRTA کے دفتر میں درخواست دینا ضروری ہے۔ چونکہ ان چاروں حادثات میں وفات پانے والوں کے ورثا نے کوئی کلیم دفتر ہذا میں جمع نہیں کروایا اس لئے کوئی معاوضہ ادا نہ کیا گیا ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (د) میں بیان کیا گیا ہے کہ ان حادثات میں زخمی اور وفات پانے والے افراد کے ورثا میں سے کسی نے بھی کلیم لینے کے لئے کلیم ٹربیونل میں درخواست دائر نہ کی ہے۔ درخواست برائے معاوضہ وصول ہونے پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(و) موٹر وہیکلز رولز 1969 کے Rule-64 کے مطابق ٹرانسپورٹ معاوضہ سوسائٹی کا کلیم ٹربیونل متعلقہ سیکرٹری DRTA ہوتا ہے اور ٹربیونل ڈسٹرکٹ لیول پر کام کرتا ہے۔

لاہور: حضرت داتا گنج بخش دربار پر جوتوں کی رکھوالی کی اجرت اور ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

118: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور دربار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہور جوتوں کی حفاظت کے لئے عرصہ کئی سالوں سے فی جوڑا اجرت 2 روپے مقرر تھی جو کہ بڑھا کر 10 روپے کر دی گئی ہے

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور دربار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہور جوتوں کی حفاظت کے لئے مورخہ 2۔مئی 2017 تک فی جوڑا اجرت -/2 روپے مقرر تھی جو کہ بڑھا کر مورخہ 3۔مئی 2017 سے مبلغ -/10 روپے کر دی گئی۔

(ب) وطن عزیز میں مہنگائی کی صورتحال اور محکمانہ پالیسی کے مطابق ٹھیکہ حفاظت پاپوش میں اضافہ اور ٹھیکہ جات پر 15 فیصد انکم ٹیکس لاگو ہونے کی وجہ سے ٹھیکیداران کو حفاظت پاپوش کی اجرت -/2 روپے فی جوڑا وصول کرنے کی صورت میں ادا شدہ رقم کے محاذ نقصان ہو رہا تھا لہذا مجاز اتھارٹی نے اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے بذریعہ مراسلہ نمبر پی اے/ڈی ای/اوقاف/2017 مورخہ 3۔مئی 2017 یہ اجرت -/10 روپے فی جوڑا مقرر کر دی۔

لاہور: اورنج لائن ٹرین پر کام بند ہونے سے متعلقہ تفصیلات

125: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا درست ہے کہ گزشتہ تین ماہ سے اورنج لائن ٹرین کا کام بند پڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی جانب سے فنڈز جاری نہیں کئے گئے؟

(ج) اورنج لائن ٹرین پر کام کی رفتار کی موجودہ صورتحال اور کام کی بندش کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن وٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر کام جاری ہے۔

(ب) China Exim Bank Loan سے اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ کو فنڈز کی ادائیگی باقاعدگی سے ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں، لوکل فنڈز کی تفصیل و معلومات کے لئے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (LDA) سے حاصل کریں۔

(ج) Hon,ble Supreme Court of Pakistan کے حکم کے مطابق اورنج لائن ٹرین منصوبہ 30۔جولائی 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

تجاوزات کی آڑ میں قبضہ میں لی گئی فصلوں کو واپس کرنے کا مطالبہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے انتہائی اہمیت کی حامل ایک بات کرنی ہے۔ قبضہ مافیا کے خلاف آج کل ایک مہم چل رہی ہے یہ مہم بہت اچھی ہے اور یہ سپریم کورٹ کا آرڈر تھا۔ ہمارے جنوبی پنجاب کے کچھ اضلاع جن میں میانوالی اور خوشاب بھی attached ہیں وہ سارے اضلاع colonial ہیں۔ وہاں بہت زیادہ colony land ہے وہاں 2010 اور اُس سے پہلے بھی کئی سکیمیں چلتی رہیں۔ یک سالہ پٹہ، دو سالہ پٹہ اور پانچ سالہ پٹہ تو جو پٹہ دار تھے اُن میں سے کسی کا پٹہ 14 تاریخ کو، کسی کا پٹہ 15 تاریخ کو اور کسی کا پٹہ 17 تاریخ کو expire ہو گیا۔ وہ لوگ ناجائز قابض نہیں تھے اُن لوگوں نے ایک سسٹم کے تحت زمینیں آباد کر کے اپنی فصلیں کاشت کر رہے تھے۔ یہاں پر چونکہ پچھلے دس سال کا ایک ماحول بنا ہوا ہے تو میں چودھری ظہیر الدین سے معذرت کروں گا کہ اب پچھلے دس سال کو چھوڑیں اور ہم دیکھیں کہ اب کیا ہے؟ اُن پٹہ داروں کی ساری فصلیں confiscate کر لی گئی ہیں۔ وہ بے چارہ کسان آٹھ ایکڑ یا دس ایکڑ زمین کا پٹہ لے کر بیٹھا تھا اور وہ اپنے پٹے کی renewal کرانا چاہتا تھا لیکن وہ غریب کدھر جائے جس کی پکی ہوئی فصل حکومت نے لے لی ہے۔ وہاں کہا جا رہا ہے کہ یہ قبضہ مافیا کے خلاف مہم چل رہی ہے۔ وہ غریب لوگ ہیں اور پٹہ دار ہیں۔ قبضہ مافیا تو ابھی تک بھی بچے بیٹھے ہیں اگر آپ پوچھیں گے تو میں خود name out کر سکتا ہوں کہ کئی قبضہ مافیا پر ابھی تک ہاتھ نہیں ڈالا گیا تو میں آپ کے توسط سے حکومت کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ colonial districts میں صوبہ پنجاب کی جو land retrieve کی گئی ہے وہ land بعد میں آپ renew کریں، نہ کریں یا جو مرضی کریں لیکن کم از کم اُن غریب لوگوں کی پکی فصلیں جیسے کماد، گوارا وغیرہ ہے وہ اُن کو واپس کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: دیکھیں، اس طرح کی کچھ رپورٹس حقیقتاً آ رہی ہیں تو یہ بڑا ضروری ہے کیونکہ کسی سے زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ encroachment والا issue genuine ہے لیکن اس کی آڑ میں کسی سے ظلم اور زیادتی نہ ہو اور جیسے معزز ممبر نے کہا تو یہ بات

بھی صحیح ہے کہ اگر کوئی ایسی زمینیں ہیں جو پٹہ پر ہیں جن پر لوگوں نے خود محنت بھی کی ہے اور سارا خرچہ بھی کیا ہے تو کھڑی فصل کو اس طرح سے بلڈوز کر دینا ویسے بھی زیادتی ہے تو اس چیز کو ضرور ensure کیا جائے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس مسئلے پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد جو فرما رہے ہیں میرے علم میں بھی یہ بات آئی ہے کیونکہ ہماری بھی وہی belt بنتی ہے۔ اس belt میں تھر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی بھی کچھ زمینیں تھیں اور آپ کو بھی پتا ہے کہ ان ساری زمینوں کا custodian بورڈ آف ریونیو پنجاب ہے۔ پرسوں میرے علم میں یہ بات آئی تو میں نے سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو سے ذاتی طور پر خود بات کی، سیکرٹری کالونیز سے بات کی اور دونوں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کے کمشنرز صاحبان سے بات کی اور معزز ممبر کے ساتھ میرا بالکل اتفاق ہے۔ ناجائز قبضہ اور چیز ہے لیکن سال یا چھ مہینے پہلے جس کی لیز یا پٹہ کی مدت ختم ہو گئی ہے تو بورڈ آف ریونیو اُن کی cancellation نہیں کر رہا بلکہ اُس کو دوبارہ review کر رہا ہے۔ بورڈ آف ریونیو جن کی لیز کینسل کرے گا اُس پر تو وہ ناجائز قابض تصور ہوں گے لیکن جن کی لیز کینسل نہیں ہو گی تو ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اُن کو بیدخل نہ کیا جائے کیونکہ زمیندار پہلے ہی پریشان حال ہیں تو ہم اُن کی پریشانیوں میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہتے اور جو پٹے expire ہو چکے ہیں وہ انشاء اللہ regularize ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب محمد سبطین خان! حکومت اس چیز کو بھی ensure کرے کہ فرض کریں کسی شخص کے پاس کچھ سالوں سے پنجاب حکومت کی زمین تھی اُس شخص نے اُس زمین کو develop کیا ہے بے شک اُس شخص کا وہ right نہ بنتا ہو لیکن اس وقت اُس شخص کی جو فصل کھڑی ہے وہ فصل اُس شخص کو ملنی چاہئے۔

وزیر جنگلات و جنگلی حیات اور ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ ایسے ہی ہو گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن وٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے جو فرمایا اُس حوالے سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چھوٹے کسانوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ بڑی زیادتی ہے۔ صوبہ پنجاب کے اندر تونسہ بیراج، ہیڈ اسلام، ہیڈ بلو کی اور ان کے

علاوہ جتنے بھی ہیڈ اور بیراج ہیں وہاں پر ہزارہا ایکڑ ایسی زمین ہے جس کا کوئی حساب کتاب نہیں تھا۔ اس agitation کی آڑ میں اتنے بڑے بڑے ناجائز قبضوں پر پھر حرف آئے گا۔ یہ سارا کام SMBR کا ہے جو بہت slow چل رہا ہے۔ SMBR سے کہا جائے کہ یہ اُن کا کام ہے لہٰذا اس کو فوری طور پر نمٹایا جائے لیکن SMBR کی movement slow ہے۔

جناب سپیکر: سینئر ممبر ریونیو بورڈ بہت اچھے ہیں وہ انشاء اللہ یہ کام ضرور کریں گے لیکن یہ تو حکومت کا کام ہے۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے جو فرمایا میں یہی بات کرنا چاہتا تھا۔ معزز ممبر نے بہترین point raise کیا اور آپ نے بڑے اچھے انداز میں اس کو take up کیا۔ جس طرح جناب محمد سبطین خان نے فرمایا کہ بورڈ آف ریونیو review کر رہا ہے تو بورڈ آف ریونیو جب review کرے گا اُس پر جو ایکشن ہوگا وہ ایکشن تب ہوگا۔ جن غریب کاشتکاروں کی فصلوں کو محکمہ مال نے اپنی custody میں لیا ہے اور آپ میری بات سُن کر حیران ہوں گے کہ محکمہ مال نے وہاں پر کھڑی فصلوں پر ٹریکٹر چلا کر تلف کر دیا۔ ابھی میرے دوست جو پٹے کی بات کر رہے ہیں تو پٹہ زیادہ سے زیادہ ساڑھے بارہ ایکڑ تک ہوتا ہے تو آپ سوچیں کہ ساڑھے بارہ ایکڑ زمین تک کوئی قبضہ مافیا تو نہیں لے گا۔ غریب آدمی جو landless ہے اُس کو وہ پٹہ ملتا ہے تو ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے حکومت کو بہترین انداز میں direction دی ہے۔ یہی direction حکومت اپنے محکموں کو دے کہ جن غریب کسانوں کی فصلوں کو custody میں لیا گیا ہے وہ فصلیں فوری طور پر واپس کی جائیں تاکہ وہ اپنی فصلیں اُٹھائیں اور جن کسانوں کی فصلوں کو تلف کر دیا گیا ہے تو پتا نہیں اُن غریبوں کا کیا بنے گا۔ جہاں تک encroachment کی بات ہے تو اُس پر سپریم کورٹ کے آرڈر ہیں اُس میں تو حکومت کچھ نہیں کر سکتی لیکن سپریم کورٹ کے آرڈرز کی آڑ میں عام آدمی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہئے بلکہ اُن غریب کسانوں کے پٹوں کی تجدید کرنے کا حکم دیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ غریب کسانوں کی فصلیں واپس کروانے کو ensure کرائیں اور پورے ہاؤس کے sentiment کو چیف منسٹر کو convey بھی کریں اور اس معاملے کو خود take up کریں کہ کسی غریب کی پکی ہوئی فصل اُس کو مل جانی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کرائی اور میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس مسئلہ کے حوالے سے باقاعدہ direction جاری کی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی direction کی روشنی میں اس سلسلے میں اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر جناب محمد وارث شاد اور جناب سعید اکبر خان بھی اجلاس کے بعد تشریف لے آئیں، میرے ساتھ بیٹھیں اور مجھے اُن اضلاع کو point out کر دیں کہ کن کن اضلاع میں یہ واقعہ ہوا ہے تو ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس issue کو انشاء اللہ تعالیٰ resolve کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد سبطین خان! آپ بھی لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ جناب محمد وارث شاد اور جناب سعید اکبر خان بھی لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مہربانی کر کے اس issue کو بہت صحیح طریقے سے take up کیا۔ میرے فاضل دوستوں نے بھی اس مسئلے کو بڑا positively لیا میں اس کے لئے سب دوستوں کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑی سی استدعا کروں گا کہ وزیر قانون یا جناب محمد سبطین خان کی سربراہی میں آپ ابھی ایک کمیٹی بنا دیں چونکہ میں نے جو تین چار point دیئے ہیں میں وہ point لاء منسٹر کے آفس میں بیٹھ کر انہیں بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! میرا خیال ہے جناب محمد وارث شاد کی بہت اچھی suggestion ہے تو آپ ایک کمیٹی بنا لیں جس کی آپ سربراہی کر لیں۔ اُس کمیٹی میں جناب محمد سبطین خان، چودھری ظہیر الدین، جناب سعید اکبر خان اور جناب محمد وارث شاد کو بھی اس میں رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہ رہا تھا کہ میں حکومت کی طرف سے categorical statement دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو کمیٹی تشکیل دی اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے وہ کمیٹی آج ہی meet کرے گی اور جن جن اضلاع میں یہ واقعہ ہوا ہے اُن اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو روک دیا جائے گا اور جن غریب کسانوں کی

فصلوں کا نقصان ہوا ہے اُس کی assessment لے کر ہم اُس پر انشاء اللہ تعالیٰ مناسب فیصلہ کریں گے۔ بہت شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں آپ کی وساطت سے قابل احترام وزیر قانون کی توجہ ایک بڑے اہم issue کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج پنجاب سول سیکرٹریٹ چوک میں ریاستی دہشت گردی اور ٹارچر ہوا ہے اور پولیس نے لوگوں کو مارا ہے۔ ایک خاتون کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور ایک خاتون کی آنکھ پر چوٹیں آئی ہیں اور شاید اُس خاتون کی آنکھ نکل گئی ہے۔ ہمارے پاس سارے میڈیکل رزلٹ موجود ہیں لیکن کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک نہتا آدمی جو جیل میں بھی بند ہے اُس سے اتنا خوف ہے کہ وہاں پر کارکنوں پر بے رحمانہ تشدد کیا گیا ہے تو میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا لیکن ہم آج کے اجلاس کا احتجاجاً بائیکاٹ کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار چودھری اشرف علی کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے بائیکاٹ کرتے ہوئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: چلیں، چودھری اشرف علی کی تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

خوراک، زراعت اور پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ 2012 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے میں اگلا آئٹم خوراک اور زراعت پر بحث کا ہے، بحث جاری تھی۔ اس کے ساتھ پنجاب بیت المال سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر بحث ہوگی۔

لاء منسٹر صاحب! بیت المال کی رپورٹ پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب بیت المال ایکٹ 1991 کے سیکشن (2)11 کے تحت گورنر پنجاب نے پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ 2012 پیش کر دی ہے جس کو ایوان میں برائے بحث پیش کیا جارہا ہے اجازت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب بیت المال ایکٹ 1991 کے سیکشن (2)11 کے تحت گورنر پنجاب نے پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ 2012 پیش کر دی ہے جس کو ایوان میں برائے بحث پیش کیا جارہا ہے اجازت فرمائی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب بیت المال ایکٹ 1991 کے سیکشن (2)11 کے تحت گورنر پنجاب نے پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ 2012 پیش کر دی ہے جس کو ایوان میں برائے بحث پیش کیا جارہا ہے اجازت فرمائی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ زراعت پر بحث جاری ہے جس نے continue ہونا ہے۔اس کے ساتھ پنجاب بیت المال کی سالانہ کارکردگی رپورٹ پر بھی بحث ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اب ہم زراعت اور خوراک پر بحث کو continue کریں گے۔ میں مہر محمد اسلم بھروانہ اور جناب محمد اختر سے کہوں گا کہ اپوزیشن کے ممبران کو مناکر ایوان میں واپس لائیں۔ان کی باتیں ٹھیک ہی جا رہی تھیں اور مان بھی گئے ہیں۔جناب احمد خان آج بحث کا آغاز کریں گے۔جناب احمد خان! آج بحث کا آغاز کریں گے۔جی، احمد خان!

جناب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ زراعت کے حوالے سے کل سے بحث شروع ہے۔ اس پر میں اتنا ہی کہوں گا کہ میں خود کاشتکار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔اس صوبہ کی تقریباً 62 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے۔یہ غم ہمیں ورثہ میں ملا ہے۔ میں کل اپنے دوستوں کی باتیں سنتا رہا ہوں اور ان پر حیران بھی ہوتا رہا ہوں کہ زرعی پالیسیاں بنانے کے لئے جس جماعت کے پاس گزشتہ دس سال absolute majority رہی ہے وہ آج ایک پارٹی جس کو یہ کہتے تھے کہ یہ کبھی بھی اقتدار میں نہیں آ سکتی اور ہمیں شیروانی کا ایک بٹن بھی نہیں دیتے تھے لیکن ہماری پارٹی پوری شیروانی ان سے لے کر آ گئی ہے۔یہ کل جس طرح کی باتیں کر رہے تھے تو میرے خیال میں یہ خود اپنی باتوں اور پالیسیوں کی نفی کر رہے تھے۔

جناب چیئرمین! میں اتنا ہی کہوں گا کہ یہ پالیسیاں ایک دن میں نہیں بنتیں۔ 25-جولائی 2018 کے الیکشن کے نتیجے میں ایک حکومت قائم ہوئی۔اس حکومت میں اگر زراعت کو جاننے اور سمجھنے والے لوگ ہیں تو ابھی زرعی پالیسی تو کیا، ابھی تو ہماری کوئی فصل ہی نہیں جو اس حکومت کی وساطت سے کاشت ہوئی ہے یا برداشت ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے پاس جو بھی main burning issue شوگر کین کا ہے۔ شوگر کین کے حوالے سے آج بھی 8-کلب میں ایک میٹنگ ہوئی ہے۔ مجھے یہ پتا چل رہا ہے کہ اگلے چار یا پانچ دنوں میں شوگر ملز چل جائیں گی۔اس بحران کی وجہ کیا ہے کیا یہ ایک دن میں آ جاتا ہے؟

جناب چیئرمین! ہم نے پچھلے پانچ سالوں میں اپوزیشن بنچز پر بیٹھ کر جب ان کے پاس absolute majority تھی جو کہ آج معزز اپوزیشن ہے ان سے یہی باتیں کرتے تھے اور یہ ہماری باتوں کو مذاق اور ٹھٹھوں میں اڑا دیتے تھے اور آج انہی کی غلطیوں کا خمیازہ یہ ملک بھگت رہا ہے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! مجھے اور بھروانہ صاحب کو اپوزیشن کے ساتھ بات کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اپوزیشن کے کچھ جائز مطالبات تھے، میں نے لاء منسٹر سے request کی ہے کہ وہ اس کی وضاحت کر دیں تو اپوزیشن ہاؤس میں آنے کے لئے تیار ہے۔

جناب چیئرمین: ہم اپوزیشن کو welcome کرتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب آپ اپنی بات کو continue کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ابھی اپوزیشن تشریف نہیں لائی جب وہ آئے گی تو سارا ہاؤس welcome کرے گا۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب! معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو آ گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی جیسا کہ معزز ممبر جناب طاہر خلیل سندھو نے فرمایا ہے تو اگر یہ مجھے تھوڑا سا موقع دے دیں تاکہ میں check up کر لوں کہ کیا معاملہ ہوا اور کس کس کے ساتھ زیادتی ہوئی اور میں یہ تمام انفارمیشن لے لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش ضرور کرنا چاہوں گا کہ تھوڑا سا علم مجھے اس بات کا ہے کہ آج صبح میاں محمد شہباز شریف کی پیشی تھی اور اس پیشی پر کارکنان مسلم لیگ (ن) اور انتظامیہ کا آپس میں کوئی جھگڑا ہوا ہے یہ بات درست ہے۔ اس کی کیا تفصیلات ہیں وہ میں check کر لیتا ہوں اور کسی کارکن کو بغیر کسی وجہ سے پکڑا گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو چھوڑ دیا جائے گا؟ اگر جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ کچھ لوگ زخمی ہیں تو یہ بتائیں ان کی تسلی کے مطابق انشاء اللہ گورنمنٹ ایکشن لے گی۔ شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں قابل احترام وزیر قانون کا شکر گزار ہوں۔ میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کو medicolegal report بھی دے دیتے ہیں اور

ضابطہ فوجداری 154 کے تحت جن پولیس والوں نے بھی زیادتی کی ہے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں اور C-155 کے تحت بھی مقدمہ درج کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف بائیکاٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب چیئرمین: جناب احمد خان! آپ بات جاری رکھیں۔

جناب احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اپوزیشن کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں policies کی بات کر رہا تھا تو absolute majority کے ساتھ دس سال ایک بہت بڑی مدت ہوتی ہے اور اس مدت میں کیا ہی اچھا ہوتا ہے کہ آج ہم ان کی ایگریکلچر polices follow کرتے۔ جس پارٹی کے بارے میں آج سے دو تین سال پہلے ان بنچز کی طرف سے یہ کہا جا رہا تھا کہ یہ ناتجربہ کار لوگ ہیں تو یہ ناتجربہ کار لوگ کیا کریں گے؟ اگر ان کے پاس تجربہ ہوتا تو آج ہم ان کی policies کو follow کرتے۔ یہ شوگر کین کا مسئلہ ایک دن کا مسئلہ نہیں ہے، یہ gradually بڑھا ہے اور آج اس نہج پر پہنچا ہے کہ آج دسمبر میں ابھی تک شوگر ملز نہیں چلیں تو یہ کوئی 25۔ جولائی کو اقتدار میں آنے والی گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے کہ شوگر ملز ان کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔

جناب چیئرمین! پچھلی حکومت میں جو کچھ ایگریکلچرسٹ کے ساتھ ہوا ہے وہ میں ذاتی طور پر بھگتا ہوں اور وہ مجھے پتا ہے۔ گنے کا ریٹ 180 روپے ہوتے ہوئے ہم کو 80 روپے ملا ہے اور آج بھی وہی تسلسل چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ قطعاً نہیں کہوں گا کہ کسان خوشحال رہا ہے کیونکہ ہم ایگریکلچرسٹ کو یہ غم ورثے میں ملا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایگریکلچر کا جو GDP میں حصہ تھا وہ 26 فیصد سے زیادہ تھا اور آج وہ 4.5 پر آ گیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ 1985 سے onward ایک جماعت اور اس کے بعد دوسری جماعت بس یہی پارٹی سسٹم تھا۔ اگر وہ کوئی policies بناتے تو آج ہم ان کو follow کرتے تو اب ان کے پاس policies ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں پنجاب کو دو حصوں میں قطعاً تقسیم نہیں کروں گا بلکہ میں پنجاب کو ایگریکلچر کے حساب سے تین حصوں پوٹھوہار، سنٹرل پنجاب اور جنوبی پنجاب میں تقسیم کروں گا،

ان تینوں کے مسائل الگ الگ ہیں۔ ہم سب کا ایک مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارا hard area ہے ہم 800 یا 900 فٹ گہرائی سے پانی لے کر آتے ہیں۔ جہاں پر ایک ایک ٹربائن کا بل دو دو لاکھ روپے آتا ہے۔

جناب چیئرمین! پہلی مرتبہ وفاقی حکومت نے initiative لیا ہے کہ وہاں بجلی کے بل کا یونٹ 10 روپے 36 پیسے سے کم کر کے 5 روپے 36 پیسے کیا ہے جس کا ہمیں بہت فائدہ پہنچا ہے لیکن میں پھر بھی یہ نہیں کہوں گا کہ کسان خوشحال ہے۔ کسان خوشحال نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ دس، بیس سالوں میں کوئی ایسی پالیسی نہیں بنائی گئی اور یہ سارا ملبہ جو 25۔ جولائی کو گورنمنٹ آئی ہے اس پر ڈالتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری policies بنائی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ میری گزشتہ speeches نکال کر دیکھ لیں۔ میرے معزز ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں جو کہ پچھلی اسمبلی میں میرے colleague رہے ہیں میں اِن کو اس وقت بھی یہی گزارش کرتا تھا کہ آپ یاد رکھیں کہ اگلے الیکشن میں آپ کو rural Punjab کی طرف سے وہ ردِعمل آئے گا جس سے آپ کے ہوش ٹھکانے لگ جائیں گے تو وہ ردِعمل آیا بھی ہے تو یہ آج کی بات نہیں ہے۔ شوگر ملز چلنی چاہئیں اور فی الفور چلنی چاہئیں کیونکہ اس وقت ہمارا burning issue گنّے کا ہے لیکن میں جتنی بھی calculation میں جاؤں گا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے دس، پندرہ یا بیس منٹ لے لوں گا تو ان کو ہمارے ساتھ مل کر ایگریکلچر policies بنانی ہوں گی۔ یہ ہم for the time being کہیں گے کہ آج شوگر مل نہیں چل رہی۔ ہمارا wheat season آ گیا ہے اور گندم کی خریداری نہیں ہو رہی۔ ہم نے تقریباً 2.6 ملین کا ٹارگٹ پورا کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہم اور ہماری گورنمنٹ پوری کوشش کر رہی ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم ping pong game کریں کہ وہ ball ہماری طرف پھینکیں اور ہم ان کی طرف واپس پھینکیں، یہ ایگریکلچر پر پالیسی بنائیں اور ہمارے ساتھ ملیں کیونکہ جو کچھ ابھی تک ایگریکلچرسٹ کے ساتھ ہوا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ ایگریکلچر policies بنانے میں فیل ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو taxation کے بارے میں بھی عرض کرتا چلوں کہ ایگریکلچر واحد شعبہ ہے جو کہ 10 قسم کے taxes دے رہا ہے۔ اگر آپ 1997 کا tax set نکال کر دیکھیں تو dual taxation کہیں بھی نہیں ہے۔ ہم ایگریکلچر، مالیہ، آبیانہ اور ویلتھ ٹیکس بھی دے رہے ہیں تو کیا یہ سب کچھ پی ٹی آئی کی حکومت نے کیا ہے؟ پی ٹی آئی کی حکومت تو 25۔ جولائی کو آئی

ہے۔یہ تمام ترpoliciesچونکہ ان کے پاسabsolute majorityرہی ہے ان کو بنانی چاہئے تھیں جس کو ہم ضرور بھگت رہے ہیں اور ہمیں تقریباً ایک سال مزید اس کو بھگتنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین!میں آج اس مقدس ایوان میں یہ کہہ رہا ہوں جب تک ہم ایگریکلچر پر ایک مربوطpoliciesنہیں بنائیں گے ہمیں اسی طرحsufferکرنا پڑے گا۔ایک عام کسان اس وقت بری حالت میں ہے۔

جناب چیئرمین!مجھے یاد ہے میرے کئیagriculturistدوست یہاں پر بیٹھے ہیں ہم نے2008میں4600روپے کیDAPکی بوری خریدی ہے۔ ہم نےDAPکا بیگ4600 روپے کا بھی خریدا ہے جو کہ آج3700روپے کا ہے۔ جو کہ پچھلی گورنمنٹ میں دو سال پہلے 2500روپے کا بھی ہوا تھا لیکن پھر وہgraduallyبڑھا ہے،انہوں نے اس پر سبسڈی ختم کی ہے اور وہ ختم ہوتے ہی آج پھر4000روپے تک پہنچ گیا ہے۔ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین!ہم نے پچھلی مرتبہ بھی ان کو یہی کہا تھا کہ ایگریکلچر پرpolicies بنائیں اور آج دوبارہ کسانsufferکر رہا ہے۔اگر15۔دسمبر تک ملیں نہیں چلتیں تو گندم کہاں پر کاشت ہوگی اور اگر گندم کاشت نہیں ہوگی تو تقریباً25بلین کا ٹارگٹ ہم کیسے پورا کریں گے؟اس لئے اس وقت ہمیں اشد ضرورت ہے کہ ہمیں شوگر ملز چلانی چاہئیں اور ان کو اپنی غلطی تسلیم کرنی چاہئے کہ گزشتہ دس سال میںabsolute majorityکے باوجود ایگریکلچر پر کوئیpoliciesنہ دیں جس کی وجہ سے ہم نےsufferکیا۔عام کسانsufferکر رہا ہے۔

جناب چیئرمین!میں آپ کے توسط سے دوبارہ گورنمنٹ سے یہ گزارش کروں گا کہ فی الفور جو ہماراburning issue sugarcaneکا ہے اس کو ہمیں کنٹرول کرنا چاہئے اور شوگر ملز کو چلنا چاہئے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب قیصر اقبال۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا چودھری محمد اقبال بات کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین!بہت شکریہ کہ آپ نے ایکburning issueپر مجھے بات کرنے کی اجازت صادر فرمائی۔ میرا بڑا پیارا عزیز ابھی بات کر رہا تھا جو مجھے بہت ہی پیارا ہے، میرا پرانا تعلق ہے اور ہم پچھلی اسمبلی میںcolleagueبھی رہے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں حیران ہو رہا تھا کہ اگر ہم سب کچھ پچھلی گورنمنٹ پر ڈالتے جائیں گے تو آگے ہم نے کچھ کرنا بھی ہے یا نہیں؟اس حکومت کو تشریف لائے ہوئے100دن یعنی تین

ماہ سے زیادہ ہو گئے ہیں لیکن کیا تین مہینے میں یہ کوئی مشکل کام تھا کہ ایک کمیٹی بنا کر شوگر مل مالکان، اُن کی ایسوسی ایشن اور کسانوں کی ایسوسی ایشن کو بٹھا کر دونوں متعلقہ وزراء اور قابل احترام چیف منسٹر ایک میٹنگ کرتے اور اُس پر فیصلہ کرتے کہ گنّے کا ریٹ کم کروانا چاہتے ہیں تو اُس کی شکل بتائیں کہ کس طرح کم کرنا ہے۔ گورنمنٹ اس کی سبسڈی دے سکتی تھی بلکہ اگر farmer کو سبسڈی دے دی جاتی اور پورے کا پورا ریٹ کسان کو ملتا تو کوئی problem create نہ ہوتی۔ دیگر باتیں انہوں نے بڑی درست فرمائی ہیں کہ sowing season تو ختم ہونے والا ہے لیکن ابھی تک ہم اس مسئلے کو حل ہی نہیں کر سکے، اس پر میٹنگ اور بحث ہی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے بڑی مودبانہ التماس ہے کہ اگر اس ہاؤس میں پہلا کوئی اچھا کام ہونے کو جا رہا ہے تو اس پر فوری طور پر اس ہاؤس کی کمیٹی بنائیں جس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے ایک ایک ممبر کو شامل کریں تاکہ سب پارٹیوں کی نمائندگی ہو۔ اس میں جنوبی پنجاب یا وسطی پنجاب کا نہیں بلکہ پورے پنجاب کا معاملہ ہے۔ اس پر ایک کمیٹی بنائیں اور فوری طور پر دو تین دنوں میں حل کرائیں تاکہ sowing season بالکل ختم ہی نہ ہو جائے اور لوگوں کو گندم بونے کا موقع ہی نہ مل سکے۔ آپ سبسڈائز کریں اور جو بھی قیمت 180 یا 185 مقرر کی ہے وہ کسان کو پوری ملے تاکہ وہ آگے گنّا بونے کے قابل ہو سکے۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے التماس ہے کہ اس میں کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے یا کوئی لمبا کام نہیں ہے جو تین مہینے میں نہیں ہو سکتا تھا۔ کم از کم ابھی ہی یہ کر دیں۔ اگر ہم سے نہیں ہو سکا تو آپ ہی کر دیں۔

جناب چیئرمین! پچھلے سالوں میں ایسا نہیں ہوا کہ نومبر میں کرشنگ سیزن شروع نہ ہو۔ اس پر فوری طور پر کوئی ایکشن کروائیں اور آج یا کل اس اجلاس کے ختم ہونے سے پہلے کوئی فیصلہ صادر فرمائیں کہ ہم نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! جنرل زراعت کی بات کرتا ہوں کہ یہ واقعی بُری shape میں ہے کوئی اچھی shape میں نہیں ہے۔ ہم یہاں سب بیٹھے ہیں تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر ایک آدمی گورنمنٹ سروس میں ہے، CSP ہے یا PCS ہے تو اُس کی بڑی دلی خواہش ہوتی ہے کہ میرا ایک بچہ کم از کم اس پیشے میں آ جائے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میرا بیٹا جرنیل بن جائے اور اگر کوئی سیاستدان ہے تو کہتا ہے کہ میرا بیٹا ایم این اے بن جائے۔

جناب چیئرمین! میں دیہات سے belong کرتا ہوں بلکہ باقاعدہ اب بھی دیہات میں ہی رہتا ہوں۔ میری ساری constituency دیہاتی ہے لیکن مجھے وہاں ایک بھی کسان نہیں ملا جو کہتا ہو کہ میرا بیٹا کسان بنے اور کسان کے پیشے میں رہے۔ یہ بد دلی بہت بُری بد دلی ہے اور یہ اس پیشے کو لے کر بیٹھ جائے گی لہٰذا اس کو encourage کریں، اس کو profitable بنائیں اور اگر ہم سے جو کمیاں کوتاہیاں ہوئی ہیں وہ آپ نہ کریں۔ اگر آپ بھی وہی کرتے رہے تو پھر فرق کیا ہوا اور پاکستان کیسے تبدیل ہوگا؟

جناب چیئرمین! میری آپ سے بڑی مودبانہ التماس ہے کہ پاکستان نے اُس وقت تبدیل ہونا ہے جب کسان کی حالت نے تبدیل ہونا ہے۔ کسان خوشحال ہوگا تو پاکستان خوشحال ہوگا۔ بنیادی طور پر یہ agro based economy ہے اس کو اگر آپ boost up نہیں کریں گے تو آپ کے سارے مسائل ایسے ہی رہیں گے۔ آپ پوری دنیا میں پیسے مانگتے رہیں جبکہ باہر سے پیسے مانگنا کوئی عزت کی بات نہیں ہے لہٰذا ہمیں خود کفیل ہونا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے۔ آپ پہلی سیڑھی پار کر کے دکھا دیں کہ ہم نے agriculture economy کو boost up کیا ہے اور اس ملک کو پاؤں پر کھڑا کر دیا ہے۔ اگر اتنا بھی آپ نہیں کرتے تو پھر کرتے کیا ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اب حالت یہ ہے کہ اس ملک کے اندر پٹرولیم مصنوعات کے بعد امپورٹ کا دوسرا نمبر edible oil کا ہے۔ یہ آئل پاکستان میں پیدا ہو سکتا ہے جس کے لئے آج تک خاص کوشش نہیں کی گئی اور جو کوشش کی گئی اُس کی میں تعریف کروں گا۔ ایوب ریسرچ اور دوسرا خانپور میں edible oil کا ریسرچ سٹیشن ہے جنہوں نے ایک خوردنی آئل سیڈ بنا کر ایک بہت بڑا کارنامہ کیا ہے۔ اگر یہاں پر اُن فصلوں کی کاشت ہو جن سے edible oil حاصل ہوتا ہے تو ہم امپورٹ نہ کر سکیں گے۔ امپورٹ کی پوزیشن یہ ہے کہ 6.7 بلین ڈالر کی امپورٹ اس وقت پاکستان میں ہو رہی ہے۔ یہ آپ نوٹ فرمائیں کہ پاکستان کو زر مبادلہ کا کتنا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میری بڑی مودبانہ اپیل ہے کہ بجائے ہم ایک دوسرے کے اوپر ملبہ پھینکیں کہ آپ نے کچھ نہیں کیا اور ہم نے کچھ نہیں کیا لہٰذا ہم کچھ کر کے دکھائیں تاکہ پاکستان کی direction صحیح ہو سکے اور صحیح لائن پر چل سکے۔ اس کے علاوہ کسی ایک آدھ فصل کو بھی دیکھ لیں تو اس کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ کھادوں پر بروقت decision نہیں کیا جا رہا۔ اگر کھادوں پر سبسڈی بروقت دی جاتی تو sowing season میں ہمارے farmer کو فائدہ پہنچتا۔ یہ کہتے ہیں

کہ پچھلی حکومت نے کیا ہی کچھ نہیں ہے تو 22-ارب روپے کا package کس نے دیا تھا؟ قائد محترم قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف نے 22-ارب روپے کا package کسان کو دیا تھا جبکہ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے کیا ہی کچھ نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! آپ 22-ارب روپے سے زیادہ package دے کر ثابت کریں کہ ہم آپ سے بہتر ہیں اور یہ کسان friendly حکومت ہے، پھر پتا چلے گا کہ آپ کی کارکردگی بہتر ہے، آپ کام کر رہے ہیں اور ہم آپ کی تعریف کریں گے کہ آپ کام کر رہے ہیں۔ کسان اِس وقت پسا ہوا ہے جس کی حالت بہتر کرنے کے لئے کوئی کام ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ گندم کی جو حالت دیکھ رہے ہیں اور اگر آپ اوسط پیداوار دیکھیں تو ہمارے پنجاب کے اندر 30/31 من پیداوار ہے جبکہ باقی ملکوں میں اس سے زیادہ ہے۔ اگر ہم پانچ من گندم بھی آسان نسخوں کے ساتھ بڑھانا چاہیں تو کیوں نہیں بڑھ سکتی۔ اس میں research oriented policy ہونی چاہئے۔ ہماری جتنی بھی یونیورسٹیاں ہیں اُن کا ریسرچ کا بجٹ سارا تنخواہوں پر چلا جاتا ہے۔ سب سے بڑی یونیورسٹی ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد ہے جس کا سارے کا سارا بجٹ جو ریسرچ کا ہوتا ہے وہ تنخواہوں کی مد میں چلا جاتا ہے۔ وہ ریسرچ field oriented نہیں ہے کیونکہ field کے ساتھ ملا کر ریسرچ نہیں کی جاتی۔

جناب چیئر مین! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ نئے نئے بیج ایجاد کئے جائیں اور نئی پالیسی بنائی جائے۔ ہمارے معزز ممبر ملک احمد خان نے صحیح کہا کہ ایگریکلچر پالیسی بننی چاہئے۔ ان کے منسٹر صاحب بھی کل کہہ رہے تھے کہ میں پالیسی بیان دے رہا ہوں۔ ہماری حالت یہ ہے کہ پالیسی ابھی بنائی ہی نہیں لیکن پالیسی بیان پہلے آ گیا ہے۔ اس طرح سے ملک نہیں چلتا۔

جناب چیئر مین! میری بڑی مودبانہ اپیل ہے کہ ایگریکلچر کے اوپر پوری توجہ دی جائے اور سیڈ کارپوریشن کو strengthen کیا جائے۔ پورا سیڈ پاکستان اور پنجاب کے اندر ملے گا تو فصلیں بہتر ہوں گی۔ اگر نرسری بہتر ہو گی تو فصل بہتر ہو گی۔ جس چیز کی نرسری بہتر نہیں ہوتی وہ فصل بہتر نہیں ہوتی اور پیداوار نہیں بڑھتی۔ جب تک آپ فی ایکڑ پیداوار نہیں بڑھائیں گے اُس وقت تک امپورٹ ہوتی رہے گی لیکن ایکسپورٹ نہیں ہو سکے گی۔ یہ بڑے آسان آسان سے نسخے ہیں جو ہو سکتے ہیں۔ ہمارے وزیر خوراک اور وزیر زراعت دونوں صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں لہٰذا انہیں چاہئے کہ اس پر کوئی کام کر کے دکھائیں۔

جناب چیئر مین! لیزر ٹیکنالوجی بڑی اچھی introduce کرائی گئی تھی۔ سپیکر صاحب اب چلے گئے ہیں اور وہ اِدھر ہوتے تو اُن کو پتا ہوتا کیونکہ ان کے دَور میں یہ لیزر ٹیکنالوجی چلی تھی جس سے بڑا فائدہ ہوا تھا۔ ایک تو پانی کی کھپت کم ہوتی ہے اور دوسرا فی ایکڑ پیداوار بڑھتی ہے۔ ہماری حکومت نے اس پر پچاس فیصد سبسڈی دی تھی لیکن میں نے سنا ہے کہ وہ بھی withdraw کر لی گئی ہے۔ اگر منسٹر صاحب کو پتا ہو تو وہ بتا دیں کہ withdraw نہیں کی گئی۔

جناب چیئر مین! میں کہوں گا کہ اس کو زیادہ promote کیا جائے اور سبسڈی بحال کی جائے تاکہ کسانوں کو فائدہ ہو۔ میں یہاں تک بھی کہوں گا کہ لیزر ٹیکنالوجی کے ذریعے گورنمنٹ خود اپنی طرف سے کاشتکار کو زمین level کروا دے جبکہ مالیہ آبیانہ کے ساتھ اس کی وصولی کر لے تاکہ اس کے لئے آسانی پیدا ہو اور فصل پر وہ کاشتکار پیسے بھی واپس کر دے گا۔ اس میں گورنمنٹ کا نقصان بھی نہیں ہوگا، farmer کا فائدہ ہو جائے گا، اس کی فی ایکڑ پیداوار بھی بڑھ جائے گی، پانی کی کھپت بھی کم ہوگی اور فصل بھی زیادہ ہوگی۔ یہ نوٹ فرمائیں اور اس طرح کے کرنے کے کام کریں۔ جب منسٹر صاحب اپنی تقریر کریں تو ان باتوں کا جواب بھی دیں کہ ہم نے اس پر کوئی پیشرفت کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! اس کے علاوہ پنجاب میں گندم 80 فیصد چاول، کپاس، مکئی اور گنّے کے بعد بوئی جاتی ہے یعنی دوسری فصل سمجھی جاتی ہے۔ اس میں ایک نئی ٹیکنالوجی zero tillage آئی تھی جس کے یہ فائدے ہوتے تھے کہ sowing کا ٹائم بچ جاتا تھا اور تھوڑے ہی ٹائم کے اندر بہتر فصل لی جاتی تھی۔ اس میں bed planter تھے، پٹڑیوں کے اوپر پودے لگائے جاتے تھے اور ساتھ کھاد ڈالی جاتی تھی لہٰذا اس کو بھی promote کرنے کی بڑی اشد ضرورت ہے تاکہ فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جا سکے۔ جس طریقے سے یہاں آبادی بڑھ رہی ہے اس طرح پاکستان کے اندر فوڈ کا کوئی مسئلہ نہ پیش آ جائے لیکن یہ دنیا کا واحد ملک ہے جہاں اتنی مہنگائی کے باوجود بھی آج روٹی سستی ہے۔ اگر PC ہوٹل میں روٹی نہ کھانی ہو اور صرف پیٹ بھرنا ہو تو بیس روپے میں بندہ اپنا پیٹ بھر سکتا ہے۔ دنیا کا ایسا کوئی ملک نہیں ہے جہاں پر بیس روپے میں بندہ اپنا پیٹ بھر سکے۔ یہ ہمارے ہاں نعمت agro based economy and agro based country کی وجہ سے ہے۔

جناب چیئر مین! میری بڑی مودبانہ اپیل ہے کہ اس میں بحث برائے بحث ہے اور نہ ہی point scoring ہے بلکہ اس کے اوپر اگر آپ کی حکومت ایک سال پوری تندہی سے لگ جائے کہ ہم نے ایگریکلچر کو promote کرنا ہے، فی ایکڑ پیداوار بڑھانی ہے، ایکسپورٹ زیادہ اور امپورٹ

کم کرنی ہے تو یہ ملک کی تقدیر دنوں میں بدل سکتی ہے۔ ہم اپنی economy پر پورا فخر کر سکتے ہیں کہ پاکستان نے کام کیا ہے۔ ہمارے پڑوسی ملک انڈیا کے لئے دل نہیں چاہتا کہ اس کی تعریف کی جائے۔ وہاں پر چیف منسٹر صاحب خود procurement کو مانیٹر کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ وہ کس طرح گندم کو procure کر رہے ہیں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ اُن کی ہمارے حساب کی زمین ہے، ہمارے جیسی اریگیشن ہے اور ہمارے جیسے ہی کسان ہیں لیکن آپ جا کر ان کی زراعت دیکھیں جو کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ وہاں پر 60 سے زائد یونیورسٹیاں بنی ہوئی ہیں جبکہ ہمارے ہاں زرعی یونیورسٹیوں کی تعداد بھی بہت تھوڑی ہے اور میرا خیال ہے کہ 6 یا 7 ہیں تو میری بڑی دردمندانہ اپیل ہے اور میں بڑے دکھی دل سے بات کر رہا ہوں کہ اس ملک کے اندر جب تک ایگریکلچر کو آپ ٹھیک نہیں کریں گے تو یہ ملک ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ ترقی کر سکتا ہے، خوشحالی آسکتی ہے اور نہ ہی بہتری آسکتی ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، چودھری صاحب! محترمہ زینب عمیر!

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے اچھی بات جو میں نے آج اور کل دیکھی کہ ایگریکلچر اور فوڈ پر discussion تھی اور اسی پر کی گئی۔ دونوں بنچز یعنی اپوزیشن اور حکومتی بنچز سے بہت healthy discussion ہوئی اور ہمیں بہت ساری چیزیں سیکھنے کو ملیں جو ہم اس سے پہلے نہیں جانتے تھے۔ جس طرح معزز ممبر جناب احمد خان نے بہت ساری باتیں کیں اور میں انہی باتوں کو repeat نہیں کروں گی کیونکہ میرا بھی تعلق تقریباً اسی علاقے سے ہے اور ہماری تحصیلیں ایک دوسرے کے بالکل ساتھ ہیں۔ میرا تعلق موسیٰ خیل سے ہے اور ساتھ ہی تحصیل واں بھچراں ہے تو ایگریکلچر کے جو بھی issues ہیں وہ ہم نے کافی discuss کئے ہیں۔ شوگر کین کا مسئلہ بھی بہت یہاں زیادہ discuss ہوا ہے اور جو منسٹر صاحب ہیں اور حکومت کی طرف سے ایک پالیسی بھی ہمارے سننے میں آرہی ہے کہ سوموار سے شوگر ملیں چلنا شروع ہو جائیں گی۔

جناب چیئرمین! میں ایک بات یہاں پر ضرور کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے بہت سارے سینئر ممبران جو اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تھے چونکہ یہاں پر بار بار پچھلے 10 سالوں کی بات ہو رہی ہے اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اب 10 سالوں کی بات نہ کریں بلکہ آپ 100 دنوں کی بات کریں یا جو 3 یا 4 مہینے ابھی ہماری حکومت کو آئے ہوئے ہوئے ہیں، اس کی بات کریں تو ایسے بات ہو نہیں سکتی

کیونکہ وہ جو 10 سالوں کا عرصہ ہے وہ کوئی تھوڑا عرصہ نہیں ہے اور شاید اس میں ہزاروں دن ہوں گے۔ جب ہم ایک لفظ کسان کا معاشی استحصال سنتے تھے تو یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کون سی terminology ہے کہ جس میں معاشی استحصال کی بات ہو رہی ہے۔ جب ہم لوگ یہاں حکومت میں آئے اور آکر میں نے سروے کئے خاص طور پر موسیٰ خیل اور میانوالی کے حوالے سے کیونکہ وہاں پر یہ زرعی علاقے backward areas ہیں تو وہاں مجھے جو کچھ دیکھنے کو ملا تو صرف ہم وہ بات کر رہے ہیں۔ آج کل ایک current issue گنے کا ہے لیکن اس کے علاوہ cotton ginning کی اگر بات کی جائے تو وہاں پر فیکٹریوں کا جو بھتہ مافیا ہے وہ بھلا کیا کرتا ہے کہ ایک من کپاس کا جب وزن کیا جاتا ہے تو اس میں سے ایک کلو گرام کی کاٹ کر لیتے ہیں یا 39 کلو گرام اسے measure کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کسانوں کو ایک کلو گرام کے پیسے کم دیئے جاتے ہیں جس سے وہ لاکھوں اور کروڑوں روپے کا فائدے اٹھاتے ہیں۔ یہ سب کچھ پچھلے 10 سالوں میں ہوتا رہا ہے اور ہمیں انہی 10 سالوں کی عادت پڑ گئی ہے تو اتنے مشکل حالات ایک دن کے اندر ٹھیک ہونے والے نہیں ہیں اس لئے ہمیں 100 دن نہیں بلکہ ہمیں اور بھی یقیناً وقت چاہئے ہو گا تاکہ سارے بھتہ مافیا کو پورے طریقے سے جکڑا جا سکے۔ ایک issue نہیں ہے اور میرے خیال میں اس میں بہت سارے issues ہیں جو کہ پچھلے 10 سالوں میں اتنے زیادہ ہو گئے کہ جب issues multiply ہوتے جاتے ہیں تو پھر انہیں solve کرنا تھوڑا سا مشکل ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! بجلی کا مسئلہ اور پانی کا مسئلہ جیسے معزز ممبر جناب احمد خان نے point out کیا کہ پوٹھوہار کا علاقہ تھوڑا سا اونچا ہے تو پانی وہاں فصلوں تک لے کر آنا بہت مشکل ہے۔ دو بہت بڑے issues ہیں جن میں پانی کا ضیاع اور دوسرا پانی کی چوری تو اگر ہم انہیں address کریں اور ان پر بات کریں تو میرا خیال ہے شاید ہمارا یہ بھی مسئلہ تھوڑا سا بہتر ہو جائے۔ چونکہ گیس کی بھی بات ہو رہی ہے تو گیس اور بجلی کے اوپر بات کریں تو میرا خیال ہے کہ زیادہ بہتر ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین! پچھلے پانچ سالوں کی بات کر رہی ہوں کہ ٹیوب ویل مالکان حضرات پر ٹیکس لگائے گئے تو میں نے بطور وکیل اور میرے ساتھیوں نے ہائی کورٹ میں رٹ کی کہ تقریباً 450 ٹیوب ویل owners پر ٹیکس معاف کیا جائے اور ان پر ٹیکس نہ لگایا جائے تاکہ کسان ٹیوب ویلوں کے پانی سے اپنی فصلیں سیراب کر سکیں۔

جناب چیئرمین! ہماری زراعت کو اتنا زیادہ crush کیا گیا ہے کہ اس پر ہم یہ کہہ دیں کہ 10 سالوں کی بات نہ کریں تو یہ ہو نہیں سکتا اس لئے ہمیں 10 سالوں کی بات کرنی پڑے گی تو اس

کے بعد ہی ہم آگے چل سکیں گے۔ ہاں البتہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ جو کچھ ہو چکا definitely اس سے ہمیں learn کرنا ہے اور ہمیں ان چیزوں کو آگے لے کر چلنا ہے۔

جناب چیئر مین! میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کیونکہ زراعت کے ساتھ ساتھ ہم خوراک پر بھی بات کر رہے ہیں۔ جب خوراک کی بات آئے گی تو مرغیوں کی بات کیسے نہیں آئے گی اور مرغیوں کی بات تو ہم لازمی کریں گے۔

جناب چیئر مین! مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے تو مرغی تب پکتی تھی جب مہمان گھر آتا تھا۔ پچھلے 10 سالوں میں مرغیوں کا بھی وہ حال ہوا اور مرغی کھانے والوں کا بھی وہ حال ہوا کہ ہم سب جانتے ہیں۔ یہاں تک پتا چل گیا کہ مرغیوں کو ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور وہ جلدی بڑی کر دی جاتی ہیں۔ لوگ کھاتے ہیں اور hormonal disbalance ہو جاتا ہے اور یہ بہت ساری چیزیں ہیں اور اس کے بعد ان کی feed کے issues بھی ہیں۔ دال مہنگی ہو گئی اور مرغی سستی ہو گئی۔ مرغی کیوں سستی ہوئی ہم بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ کون مرغیاں چلا رہا تھا، کون مرغیاں پال رہا تھا اور کون مرغیاں بیچ رہا تھا؟ میرا خیال ہے کہ یہ ساری چیزیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! پچھلے دنوں آپ نے دیکھا کہ لاہور میں بہت زیادہ لوگوں کو مٹن اور بیف کے گوشت کے ذائقے کا نہیں پتا کیونکہ excessively ہم لوگوں نے اتنے زیادہ کوئی اور جانور کھائے ہیں کہ لوگ اس ذائقے کو ہی بھول گئے ہیں کہ مٹن اور بیف والا ذائقہ کون سا ہوتا ہے۔ ملاوٹ شدہ خوراک کھا کھا کر ہم لوگوں کو اصلی خوراک کھانے کی عادت نہیں رہی ہے۔ خالص دودھ پیتے ہیں تو پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔ مرچیں اگر ہم ڈالتے ہیں تو وہ تیز نہیں ہوتیں اور اگر خالص مرچ آ جائے تو ہم سے کھائی نہیں جاتی۔ فوڈ انڈسٹری کا بھی اتنا بیڑہ غرق ہوا ہے میں تو فوڈ منسٹر کے حوصلے کی داد دیتی ہوں کہ انہوں نے منسٹری کو accept کر لیا ہے کہ فوڈ کی منسٹری انہوں نے لی اور ایگریکلچر کی منسٹری لی تو یہ دونوں بہت tuff ministries لی ہیں۔

جناب چیئر مین! ابھی ہم نے پچھلے دنوں دیکھا کہ بیکریوں میں بے شمار گندے انڈے سپلائی کئے جاتے ہیں تو کسی نے آج تک ان کے اوپر ہاتھ نہیں ڈالا۔ وہ اسی طرح کے گندے انڈے انہی مرغیوں میں سے نکلتے ہوں گے اور بیکریوں کو بھی وہی سپلائی ہوتے ہیں۔ ہم نے ٹی وی پر بھی دیکھا کہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب گندے انڈے تلف کئے تو میں مزید اپنی پارٹی اور اپنے وزیر اعظم

سے یہی توقع رکھتی ہوں اور ہم خود بھی اس کا part ہیں کہ ہم انشاء اللہ politics سے انہی گندے انڈوں کو نکال۔۔۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں معزز خاتون ممبر سے ادب سے یہ گزارش کروں گا کہ figure درست کر لیں کہ 32 لاکھ گندے انڈے تلف کئے ہیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میں معافی چاہتی ہوں۔ میں تو ڈیڑھ لاکھ انڈے ہی بہت زیادہ سمجھتی تھی لیکن منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ 32 لاکھ انڈے تو میں بات یہی کرنا چاہتی تھی کہ آپ نے اتنے لاکھ انڈے on ground ضائع کئے ہیں تو ہم اپنی پارٹی اور اپنے وزیر اعظم سے بھی یہی توقع کرتے ہیں کہ جو politics میں بھی اتنے سارے گندے انڈے ہیں تو انہیں بھی اسی طرح تلف کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہمارے ابھی کچھ دوست حقیقتاً ہندوستان کی مثال دیتے ہیں تو میں اپنی speech شروع کرنے سے پہلے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہ تلخ حقیقت بھی سمجھ لینی چاہئے کہ ہندوستان نے ہمارے تین دریا کس طرح لئے تھے؟ مسعود کھدر پوش ایک بہت بڑی شخصیت گزرے ہیں وہ بھی son of the soil تھے اور آج ہم اگر انہیں پڑھیں اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے کچھ معزز ممبران جانتے ہوں گے کہ مسعود کھدر پوش کون تھے۔ آئی سی ایس افسر تھے اور انہوں نے مخالفت کی تھی آج جو ہمیں ایگریکلچر میں جن مسائل کا سامنا ہے۔ مسعود کھدر پوش نے 1960 میں Indus Basin Project کے اوپر جب یہ چل رہا تھا تو انہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا اور وہ ریکارڈ پر موجود ہے کہ جو انہوں نے کہا تھا وہ آج پاکستان پانی کے حوالے سے وہی بھگت رہا ہے۔ مجھے اس لئے یہ بات یاد آئی کہ آج ہندوستان 350 بلین ڈالر کا surplus لئے بیٹھا ہے۔ ہم سب کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ کیوں لئے بیٹھا ہے۔ آپ کو سن کر اور ہاؤس کو سن کر افسوس ہو گا کہ چکوٹھی آزاد کشمیر سے ہندوستانی سبزیاں اور ٹماٹر آتے ہیں، جہلم سے بلٹی بنتی ہے اور یہاں آتا ہے۔

جناب چیئر مین! میں جب last year Minister تھا تو میں نے ایف بی آر سے متعلق، جو کچھ کر سکا کیا، بے شمار سبزیاں اور ٹماٹر پکڑے، بڑی تنقید ہوئی لیکن میں نے اپنے طور پر کوشش کی کہ میں اپنے ملک اور اپنے پنجاب کے لوگوں کو یہ باور کروا سکوں کہ زندہ قومیں دشمن ملکوں سے بزنس نہیں کرتیں۔آج بھی ہم اس مسئلے میں پڑے ہوئے ہیں۔ پچھلے تین مہینے میں ہمارے کسان کو جو مار پڑی ہے ذرا سا 20، 25، 30 روپے کلو ریٹ بڑھتا ہے ہمارے میڈیا والے بھائی بھی کسان کو کہتے ہیں کہ اس نے لوٹ لیا ہے اور میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ دو گھنٹے کے نوٹس پر انڈیا سے وہی سبزی ایک ٹیلیفون پر آتی ہے 60 روپے کلو والا ٹماٹر 250 روپے میں بک جائے تو کوئی نہیں پوچھتا کیونکہ وہ انڈیا سے آ رہا ہے۔ ہمارا کسان، میرے حلقے کے کسان منتیں کر کے قرضے لے کر اپنے آلو اپنی فصلیں اُٹھواتے ہیں کہ کوئی لے لے اُس وقت اُن کا کوئی ساتھ نہیں دیتا ایگریکلچر کیسے ہو گی؟ 6 فیصد انکم ٹیکس at source ہے آپ F-16 منگوالیں 6 فیصد ٹیکس دے دیں نکال کر لے جائیں. No one will ask you.

جناب چیئر مین! میں یہ کہتا ہوں کہ جب پچھلے سال یہ باتیں ہو رہی تھیں اُس وقت ہم نے کوشش کی اور آج جو ہمارے بھائی حکومت میں آئے ہیں اُن کو اُن تجربات سے فائدہ اُٹھانا چاہئے اگر وہ واقعی کسان کے آنسو پونچھنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئر مین! 2016 میں انڈیا کی آلو کی فصل تباہ ہو گئی میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں میرا ابھی ایگریکلچر سے تعلق ہے لاہور کی فروٹ منڈی سے بھی تعلق ہے، اندرون لاہور سے بھی تعلق ہے ابھی اُس کے بارے میں بھی عرض کروں گا۔یہاں سے کچھ لوگ آلو لے کر ہندوستان گئے انہوں نے بڑی سیوا کی انہوں نے دو تین دن رکھا اور پھر اُس کے بعد ایک alarming issue ہے جو میں قوم کو بتانا چاہتا ہوں اور اس معزز ہاؤس کو انہوں نے کہا مہاراج ہم آپ سے آلو نہ لیویں ہمارا سر جائے گا، ہم یہ جذبہ کیوں نہیں پیدا کر سکے؟

جناب چیئر مین! ہم یہ بات کرتے ہیں کہ ہمارے کسان کو یہ شیلٹر نہیں ملا، وہ اس لئے نہیں ملا کہ ایک طرف اُس کو پانی نہیں مل رہا کیونکہ پانی جو دریائے راوی ہے، جو دریائے بیاس ہے اور جو دریائے ستلج ہے آپ ذرا ان کے areas سے گزر کر دیکھیں خدا کی قسم میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں میرے حلقے سے دریائے ستلج اور دریائے بیاس گزرتا تھا جب میں وہاں سے گزرتا ہوں ایک ویرانے جیسی ویرانی۔ آج بھی یہ سوچ کر میرے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ وہاں کیا عالم ہے؟ جن لوگوں نے ہندوستان کو پانی دیا اور جو آج ہندوستان سرپلس لئے بیٹھا ہوا ہے اور ہمارے پاس اپنے

8۔ارب ڈالر بھی نہیں ہے اور آج بھی ہم قوم کو نہیں بتا سکے خدا کے واسطے اپنی چیزیں استعمال کریں، اپنے کسان کو شیلٹر دو یہاں پر جب کسان فصل کو پانچ روپے کلو بڑھاتا ہے تو یہاں پر ایک شور پڑ جاتا ہے پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میری بات کو غلط لیا گیا تھا میں نے پچھلے سال بھی یہ بات کہی تھی اور شاید غلط کی تھی میں نے یہ کہا تھا کہ زندہ قومیں زندہ رہنے کے لئے کتے بلے تک کھا جاتی ہے میں نے World War-II کا ذکر کیا تھا جو شاید کچھ لوگوں کے اوپر سے گزر گئی یہ ہوا تھا جب جنرل فورسز نے Russia میں جو کچھ کیا تھا لیکن نے جس طریقے سے اُسے برداشت کیا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمیں بتایا جائے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ملک میں ایک طبقہ وہ ہے آپ یقین کریں جو پانچ چھ ہزار روپے per head کا کھانا کھا رہا ہے، ایک طبقہ وہ ہے جو میں اپنے حلقے میں دیکھتا ہوں، آپ دیکھتے ہیں بہترین محنت کش لوگ اتنے اتنے پانی میں عورتیں بچے بھی کھڑے ہوئے مونجی لگا رہے ہیں، فصلیں بیچ رہے ہیں اصل پاکستان کے مالک وہ ہیں جو اب سڑکوں پر رُل رہے ہیں اُن کا کوئی پُرسان حال نہیں۔

جناب چیئرمین! آج آپ مجھے ایک بات بتائیں میں ہاؤس کے علم میں بھی لاتا ہوں ذرا سی کپاس مہنگی ہوتی ہے APTMA کا اتنا بڑا اشتہار آتا ہے لٹ گئے مر گئے، یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔ کبھی کوئی کسان کو پوچھتا ہے کہ تمہیں تمہاری لاگت بھی پوری نہیں مل رہی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں لوگ اپنا فیملی سلور اپنے زیورات بیچ کر آڑھتیوں کے پیسے واپس کرتے ہیں کیونکہ فصل میں پیسے نہیں بچتے تو یہ جو ایک سوچ ہے ابھی میرے بھائیوں نے بات کی پچھلے سال سے ہو رہی ہے، دس سال سے ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک ادنیٰ سا آدمی ہوں میں نے پانچ سال پہلے یہ بات کی تھی اگر قوم کو ہم بتا دیں کہ ہماری اصل حقیقت کیا ہے؟ ہمارا deficit یہ ہے، یہ بڑی اچھی قوم ہے میں نے کہا تھا کہ financial emergency لگا دی جائے، آج بھی لگا دی جائے، آج بھی اپنے ذرا حالات دیکھیں کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟ اصل بات صرف عوام کو بتانا ہے کہ ہم نے چلنا کدھر ہے کیونکہ یہ deficit کبھی کم نہیں ہو گا اگر ہمارے یہی لچھن رہے۔ ہماری import policy میں، میں ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں آج کوئی negative list ہے ہی نہیں جب میں بزنس میں اپنے باپ کے ساتھ آیا تو اُس وقت اتنی خطرناک قسم کی negative list تھی کہ اگر سٹیل کے

importer نے دال چینی منگوالی ہے تو مال ضبط ہوتا تھا اور سزا ہوتی تھی کہ تمہیں license دیا تھا steel کا، toys کا، habodatiary کا اور general items کا پھر وہ کیوں منگوایا۔ آج جو مرضی منگوالیں آپ کو ایک تجربے کی بات بتاتا ہوں میں نے highest level پر China کے ساتھ delegation کو lead کیا افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ Chinese کو میں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ صرف banks کے through کام کریں ہاؤس کو سن کر افسوس ہوگا انہوں نے اُس کا جواب تک نہیں دیا۔ دس ڈالر کی چیز ایک ڈالر میں import ہو رہی اور پھر اُس پر باقی پیسا کہاں سے جا رہا ہے اور اُسی حساب سے ڈیوٹی کہاں سے جا رہی ہے؟ آپ کا کسان کیسے اُٹھ سکتا ہے جب ناشپاتی تک وہاں سے آ رہی ہے جو کھانے میں بھی کچھ نہیں ہے جب نیوزی لینڈ سے سیب آ رہا ہے تو کھانے میں بھی کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ قوم کو educate کیا جائے۔ بہت پرانی بات ہے لیکن ریکارڈ پر موجود ہے کیونکہ میرا تعلق بزنس فیملی سے ہے نہرو سے کسی نے پوچھا تھا کہ import policy کیا ہوگی؟ ہندوستان نیا نیا آزاد ہوا تھا ہمارے دشمن تھے لیکن انہوں نے خوبصورت فقرا بولا، خوبصورت بات کی کہا made in India اور میں نے اپنی آنکھوں سے سکھ خواتین کو اسی لاہور کی انار کلی میں ایک lipstick, nail polish کے لئے کیونکہ import صرف اُس زمانے میں بھی پاکستان کرتا تھا تو پاکستان بنتے ہی ہمارے لچھن ایسے تھے کہ جو بگڑتے بگڑتے آج یہ ہو گئے۔

جناب چیئرمین! آج بھی آپ کو اور ہاؤس کو یہ سن کر افسوس ہوگا کہ banks جس ریٹس پر foreign exchange and credit card بیچتا ہے آپ سوچ نہیں سکتے 32 فیصد اور لوگ باہر جا کر شاپنگ کر رہے ہیں میں کہتا ہوں یہ کون لوگ ہیں اور پھر ہم کہتے ہیں ایگریکلچر کو صحیح کر لیں گے۔

جناب چیئرمین! ٹریکٹروں پر سبسڈی دی جاتی تھی کسان کو ٹریکٹر ملتا تھا کوئی سستا نہیں دیتا تھا 16، 17 فیصد پر ایگریکلچر بنک دیتا تھا یہ ڈھکوسلا بھی ختم ہونا چاہئے کہ کسانوں کو جو loan دیا جا رہا ہے وہ کس ریٹ پر دیا جا رہا ہے؟ It should not be more than four percent اوّل تو ایک فیصد صرف processing charges ہونے چاہئیں not four percent لیکن 16، 17 فیصد میں جلد جلد کچھ alarming issues بتاؤں گا۔

جناب چیئرمین! میں نے بطور منسٹر یہ بات کی تھی کہ کسانوں کو counter marketing میں لایا جائے۔ کسانوں کو، unemployed لوگوں کو mobile shops لے کر

دی جائیں اور وہ direct specified areas میں اپنی جو product ہیں وہ جا کر بیچیں۔ مارکیٹ کمیٹیاں جو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے تحت ہیں وہ اُن کو monitor کریں جب تک یہ کنٹرول نہیں ہوگا کسان اسی طرح آڑھتی سے مار کھاتا جائے گا اور اُس کی تباہی لازمی ہوتی جائے گی۔ یہ ڈائریکٹ مارکیٹنگ کا ایک بڑا آسان طریقہ ہے یہ پوری دنیا میں ہے کہ mobile shops دی جائیں اور mobile shops کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے mini truck کے اوپر 22 سے 23 لاکھ روپے invest کیا جائے اُس کے بعد اُس کو وہ monthly بنیاد پر کیا جائے۔ جب تک ڈائریکٹ مارکیٹنگ کسان کو نہیں ہوگی ساؤتھ میں ملتان کو دیا جائے، بہاولپور میں دیا جائے، سنٹر پنجاب کو دیا جائے جب تک یہ کسانوں کی لوٹ کھسوٹ ختم نہیں ہوگی۔ شوگر مل کی بہت باتیں ہوتیں میرے حلقے میں دو شوگر ملیں ہیں ایک اللہ کے فضل سے چار سال سے بند ہے ایک ارب روپے سے زیادہ میرے حلقے کے کسانوں کا دینا ہے اسی طرح پتو کی شوگر مل کے ذمہ بھی بے پناہ پیسا کسانوں کا ہے اس کا کوئی حل نہیں ہے میں نے پورا پورا دن بیٹھ کر ان شوگر ملز والوں کے ساتھ میٹنگز کی ہیں وہ exploit کرتے ہیں ان کو بند کر دو تو کسان کا گنّا واقعی 70 روپے میں کوئی لینے والا نہیں ہے آج بھی یہی حالات پیدا ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری دُعا ہے کہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ اس کو ہینڈل کر سکے لیکن جن لوگوں کے ساتھ یہ آج کل بیٹھ رہے ہوں گے میں نے پچھلے پورے چھ ماہ اُن کے ساتھ گزارا ہے۔

جناب چیئرمین! وہ بالکل ایسی کوئی پالیسی لانے کے لئے تیار نہیں ہیں جس سے کسان کا کچھ فائدہ ہو جائے۔ اس کا صرف ایک حل ہے کیونکہ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے کہ جن areas میں ملیں بند ہو گئی ہیں اس کے لئے اسمبلی میں simple amendment لائی جائے۔ فرض کیجئے کہ اگر وہ 10 لاکھ ٹن کی مل ہے تو انہیں دو، دو لاکھ ٹن کے پانچ پرمٹ دیئے جائیں اور ان کو فوراً کھول دیا جائے۔ پوری دنیا میں competition کا طریق کار ہے اور جب تک آپ ان کے درمیان competition create نہیں کریں گے یہ ٹھیک نہیں ہوں گے۔ یہ صرف 25,26 لوگ ہیں اور میں یہ ذمہ داری کے ساتھ تجربے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ اس کا حل صرف competition ہے۔ یہاں ہمارے لاء منسٹر بیٹھے ہیں یہ ان کے لئے صرف ایک دن کا کام ہے یہ آج ترمیم لائیں اور ان ملوں کو open کر دیں۔ انہوں نے ان کے مفادات بھی protect کرنے ہیں اس لئے یہ صرف ان areas میں open کریں جہاں ملیں چل نہیں رہی ہیں۔ وہ پرانی ہو گئی ہیں یا

ان کے بقول feasible نہیں رہیں۔ یہ آج ایک ترمیم لائیں اور گنّے کا مسئلہ حل ہو جائے گا ورنہ یہ اس وقت تک حل نہیں ہو گا جب تک ان کے درمیان competition create نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! پاکستان دنیا کا شاید واحد ملک ہے، میں beaches کی بات نہیں کرتا امریکہ کے beaches اور یورپ کے beaches ساری رات کھلے ہوتے ہیں کیونکہ وہاں tourist موجود ہوتے ہیں۔ پاکستان third world country میں آتا ہے لاہور میں چوبیس گھنٹے کھانا چلتا ہے۔ جب تک food habits ٹھیک نہیں ہوں گی اخراجات کنٹرول نہیں ہوں گے۔ میں آپ کو ایک delegation کی بات بتاتا ہوں ایک موقع پر ہماری ان سے بات چیت ہو رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ اس ملک میں بجلی کی کمی کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ ہم نے کہا کہ کیسے ختم نہیں ہو سکتی؟ انہوں نے کہا کہ آپ sunlight سے فائدے نہیں اٹھاتے۔ آپ کی مارکیٹیں دوپہر 11,12 بجے کھلتی ہیں اور ساری رات کھلی رہتی ہیں اس کے لئے کچھ کریں۔ یہ ہاؤس اس میں بہت بڑا کردار ادا کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! Trade Employees Act جو 1962 کا amended Act ہے۔ میں اس amended Act کی بات کر رہا ہوں اس کا original Act 1927 یا 1923 کا ہے جو گورے نے بنایا تھا۔ جس کے تحت وہ یہ کہتا ہے کہ رات 8:00 بجے کے بعد کوئی شاپنگ سنٹر، کوئی بزنس شاپ اور کوئی ریسٹورنٹ نہیں کھلے گا۔ آج آپ دیکھ لیں کہ اس پر کتنا عمل ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے فوڈ کے بارے میں کوشش کی تھی لیکن اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ ہر شہر کے low income area میں food پر 50 فیصد سبسڈی دی جائے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے اب تو ہمارے پاس نادرا کا زبردست سسٹم موجود ہے۔ یہ 19-1918 میں انگریزوں نے راشن کارڈ کے تحت کیا تھا۔ نادرا کے ریکارڈ کے مطابق جو low income areas ہیں وہاں پر 50 فیصد سبسڈی direct دی جائے تاکہ ان لوگوں کا کچھ بھلا ہو جن کے پاس resources نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ دیہاتوں سے شہروں کی طرف آبادی ٹرانسفر ہو رہی ہے اس کے لئے کچھ کر لیجئے۔ آج لاہور managable نہیں رہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طالع آزماؤں نے چاروں طرف کی بہترین ایگریکلچر لینڈ کو ہاؤسنگ سوسائٹی بنا کر بیچ دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آج لاہور سے 35 کلومیٹر دور بھی سکیموں میں دس مرلے کا پلاٹ ڈیڑھ کروڑ روپے

کا ہے۔ مجھے بتائیں کہ کون ایگریکلچر کی طرف آئے گا اور کون ایگریکلچر لینڈ کو رہنے دے گا؟ اس لئے اس کا کچھ کر لیں ہم نے کوشش کی تھی لیکن جہاں تک ہو سکا وہ کیا ہے۔ آج بھی لاہور کا کوئی urban area نہیں ہے، کوئی urban limit نہیں ہے۔ اس سے بڑا بزنس بھی کوئی نہیں ہے۔ یہ وہ بزنس ہے جس میں پانچ لاکھ فیصد بھی کمایا جا سکتا ہے۔ دس روپے کی زمین کو دس لاکھ کی فروخت کر دو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! ایک اہم معاملہ محکمہ جنگلات اور محکمہ آبپاشی کی زمینوں کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے معزز ممبران بھائیوں کو پتا نہ ہو کہ میں نے اس پر کیا کچھ کیا ہے۔ یہ اسمبلی کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ میں نے ہی یہ معاملات اٹھائے تھے کہ تمام جنگلات کی زمینیں ریکارڈ نہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کا شکار ہیں، کل بھی سپریم کورٹ میں بہت اہم معاملات discuss ہوئے ہیں لیکن جو 1885 کی جمع بندیاں ہیں اگر وہ موجود ہیں اور وہ جلائی نہیں گئیں تو آج بھی وہ base record موجود ہے۔ محکمہ جنگلات اور محکمہ آبپاشی کی زمینوں کو بچا لیں۔ یہی بنیاد ہے کسان کی اور اگر یہ نہیں رہے گی تو پھر وہ بھی نہیں رہے گا۔ میرے حلقے میں چھانگا مانگا جنگل ہے میں نے بہت کوشش کی کہ اس کی چار دیواری بن جائے لیکن نہیں بن سکی۔ وہ اس قوم کا بہت قیمتی سرمایہ ہے۔

جناب چیئر مین! میری آج بھی حکومت سے گزارش ہے کہ اس کو بنوا دیں کیونکہ وہ لاہور کے لئے بہت بڑا اثاثہ ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ آکسیجن ایریا ہے اور وہ لاہور کے لئے lungs کا کام کر سکتا ہے۔

جناب چیئر مین! 1947 میں ہم جنگلات میں 23 فیصد تھے اور آج ہم صرف 2.3 فیصد رہ گئے ہیں۔ انڈیا آج بھی ہم سے بہت آگے ہے وہ جنگلات میں تقریباً 25 فیصد ہے۔ میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے ایک بات عرض کرنا چاہوں گا کہ آج کل تجاوزات کے خلاف بہت کچھ ہو رہا ہے۔ کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے لیکن لاہور میں بھی جس طریقے سے تجاوزات کے خلاف ہو رہا ہے، میں تجاوزات کے خلاف نہیں ہوں لیکن جو دکانیں pre partition موجود تھیں اور کاروبار موجود تھے؟

جناب چیئر مین! میری آپ سے اور وزیر قانون سے استدعا ہے کہ صرف وہ شاہ عالم مارکیٹ کا ایک چکر لگا لیں اور ذرا دیکھیں کہ شاہ عالم مارکیٹ میں ہوا کیا ہے؟ مشتاق یوسفی ایک جگہ فرماتے ہیں کہ لاہور کے یہ علاقے، یہ سڑکیں اور گلیاں کچھ اس طرح کی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں والڈسٹی کی بات کر رہا ہوں جہاں شاہ عالم مارکیٹ بھی آتی ہے کہ وہاں سے اگر ایک خاتون اور ایک مرد آمنے سامنے سے گزر جائیں تو جگہ نہیں رہتی ان کا صرف نکاح ہی ہو سکتا ہے۔ ان علاقوں میں تو جا کر تباہی مچادی گئی ہے وہ لوگ آج سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے معزز ہاؤس کو اس کا کوئی نہ کوئی تدارک ضرور کرنا چاہئے کہ ایسے چھوٹے چھوٹے علاقے جہاں پر آج سے 60,70 سال پہلے بھی لوگ اسی طرح روٹی روزی کما رہے تھے ان کو چھیڑنے کی کیا ضرورت تھی؟ ڈبل ڈیکر تو پھر دوبارہ سے نہیں چل سکے گی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جہاں پر تجاوزات ہیں وہاں کارروائی کیوں نہیں کرتے؟

جناب چیئرمین! میں آج آپ کو ایک اور بات بتاتا ہوں کہ جس نے لاہور کے ماسٹر پلان میں پچھلے دس یا بیس سال میں چار، پانچ دفعہ ترمیم کی آپ بتائیں کہ ہمارے وزیراعظم کا گھر بنی گالہ میں ہے۔ سپریم کورٹ میں یہ کہا گیا اور صحیح کہا گیا کہ اس کی regularization نہیں ہو سکتی اس کا ماسٹر پلان دوبارہ بنے گا۔ یہ بالکل ٹھیک کہا گیا یہ دوبارہ بنے گا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! میری گزارش ہو گی کہ صرف زراعت تک ہی محدود رہیں، مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اس وقت گلبرگ اور گارڈن ٹاؤن میں دیکھ لیں جو کچھ ہو رہا ہے خود ہمارے سپیکر صاحب کے گھر کے ساتھ کتنے منزلہ ہسپتال بن رہا ہے اور یہ ایف سی کالج کا علاقہ ہے۔ ایف سی کالج کے سامنے ایک بہت بڑی بلڈنگ بن رہی ہے ان تجاوزات کو بھی دیکھا جائے صرف غریب لوگوں کی تجاوزات کو ہی نہ دیکھا جائے۔ آپ believe کریں کہ دو، دو سو سکیئر فٹ اور آدھا آدھا مرلہ کی دکانیں ہیں جن کو گرایا جا رہا ہے۔ میری یہی گزارشات تھیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جناب احمد علی اولکھ!

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں ایگریکلچر پر اظہار خیال کرنے کی دعوت دی ہے۔ یہاں پر دو بہت اہم issues ہیں۔ Current issue تو شوگر کین کا ہے جو فوری حل طلب ہے۔ اس کے علاوہ ایگریکلچر کے بھی بڑے سنجیدہ اور پیچیدہ مسائل ہیں جو اس ایوان میں تفصیل سے زیر بحث آنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین!آج ہم شوگر ملوں کو چلانے کے لئے رونا رو رہے ہیں۔اس پر meetings ہو رہی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ شوگر ملوں کی 30سال کی تاریخ ہے اور 15۔نومبر سے شوگر ملیں چلا کرتی تھیں۔ اب آج تقریباً 6۔دسمبر کی تاریخ ہے اور ابھی تک شوگر ملیں نہیں چلیں۔ ہم نے گزشتہ سال بھی یہ بحران اپنی آنکھوں سے دیکھا، شوگر ملوں کو دیر سے چلانے کی ایک نئی روایت چل پڑی ہے اور دیر سے چلانے سے ایک تیر سے کئی شکار ہوتے ہیں۔ ایک شکار تو حکومت کو engage کرنا ہے۔

جناب چیئرمین!دوسرا شکار بے چارہ ستم زدہ کاشتکار ہے کہ crushing season short ہو جاتا ہے اور کاشتکار کی اپنی crop کی منصوبہ بندی نہیں تو وہ بے بس ہے۔اب کاٹن شدید بیماریوں کا شکار ہو چکی ہے اس کی پیداوار ختم ہو گئی ہے اب کاشتکار کاٹن کی جگہ پر گنّا کاشت کرنے پر مجبور ہوا۔اب گنّا کاشت کر لیا تو پھر پچھلے سال جو کچھ کاشتکاروں کے ساتھ ہوا، یہاں پر مڈل مین کھڑے کر دیئے گئے جو شوگر مل کے مقرر کنڈا جات تھے وہ بند ہو گئے اور مڈل مین نے اونے پونے گنّا خریدا۔ پھر کاشتکار یہاں تک مجبور ہو گیا کہ وہ اس کو جلانے تک آ گیا۔ گنّا ایک مہنگی crop ہے سستی crop نہیں ہے اس پر بڑا خرچہ آتا ہے اس کا پیریڈ لمبا ہے اس کو زیادہ پانی دینا پڑتا ہے اور اس کو زیادہ fertilizer دینی پڑتی ہے۔یہ بہت مہنگی crop ہے اور صرف کاشتکار اس لئے کاشت کرتا ہے کہ یہ نقد آور crop ہے۔اب اس نے فصل کاشت کر لی لیکن ابھی ہم یہاں پر صرف شوگر ملوں کے چلنے کا رونا رو رہے ہیں۔اب شوگر مل والے بھی ہمارے ملک کے شہری ہیں اور ہماری معیشت کا حصہ ہیں۔ ہمیں ان سے تو کوئی شکایت نہیں ہے لیکن شکایت یہاں پر شوگر فیکٹری کنٹرول ایکٹ کے حوالے سے ہے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کاشتکار کے مسائل حل کرنے کا راستہ نہ ہے اور وہ فرسودہ ہو چکا ہے۔قانون سازی کے لئے حکومت ہی initiative لیتی ہے اس کے پاس اکثریت ہوتی ہے اس نے قانون سازی کرنی ہوتی ہے اور شوگر فیکٹری ایکٹ میں قانون سازی کی اشد ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین!پہلی بات یہ ہے کہ گنّے کے لئے ایک قیمت طے ہو جاتی ہے اور جب قیمت طے ہو جائے تو پھر اس بات کے بہانے ہوتے ہیں کہ اس ورائٹی میں recovery کی شرح کم ہے، یہ متروک ہو گئی ہے اور اس میں کٹوتیاں کرنا انتہائی نامناسب ہے۔اس حوالے سے اقدام اٹھانے کے لئے قانون سازی کی ضرورت ہے۔ پھر اس میں ناپ تول کا عنصر ہے ان کے ناپ

تول کے ادارے میں جس میں لیبر ڈیپارٹمنٹ اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ ہیں وہ کوئی اپنا effective policy role نہیں کر رہے اور ناپ تول میں کاشتکار کے ساتھ بڑا ظلم ہوتا ہے۔ جب قیمت طے ہو جاتی ہے تو پھر اس بات کو ensure کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ مقررہ نرخ پر کاشتکار سے گنّا خریدا جائے۔ جب اگلا مرحلہ آتا ہے تو اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے، کھلے عام مڈل مین ہیں کاشتکار سے سستے داموں گنّا خرید کر بیچ رہے ہیں اور کاشتکار بے چارہ لٹ جاتا ہے۔ اب ناپ تول کے بعد ادائیگیوں کا مسئلہ آتا ہے آپ پوری دنیا میں جائیں کہیں بھی خام مال ادھار پر نہیں ملتا اور یہ ایسا صرف پاکستان میں ہو رہا ہے جب شوگر مل مالکان کی بنکوں کے ساتھ credit line موجود ہے تو اس بات کو کون ensure کرے گا؟ شوگر فیکٹری ایکٹ میں لکھا ہوا ہے کہ پندرہ دن کے اندر شوگر مل مالکان ادائیگی کرنے کا پابند ہو گا۔ اگر پندرہ دن کے اندر ادائیگی نہیں کرتے تو گیارہ فیصد کے لحاظ سے وہ مع interest اس کو ادائیگی کرے گا لیکن آج تک اس بات پر کہیں عملدرآمد نہیں ہوا تو پھر ایسے قوانین کی کیا ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہی گزارش کروں گا کہ یہاں پر ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے وہ بیٹھ کر یہ issues discuss کرے۔ اس میں ایک CPR کا معاملہ ہے CPR شوگر کین کی بنتی ہے لیکن اس پر ادائیگی نہیں ہوتی۔ یہاں بہت دفعہ بات ہو چکی ہے، میں کئی دفعہ اس معزز ایوان کا ممبر رہا ہوں اور عرصہ دراز سے یہ معاملہ چل رہا ہے کہ CPR کو چیک کا درجہ دیا جائے اور اگر وہ dishonor ہوتا ہے تو اس پر ایکشن ہو لیکن آج تک اس پر قانون سازی نہیں کی گئی۔ یہ قانون سازی کس نے کرنی ہے؟ ہم نے قانون سازی کرنی ہے۔ یہ اہم issues ہیں شوگر مل مالکان کو ساتھ بٹھایا جائے، کسانوں کے نمائندے بیٹھیں اور ممبران اسمبلی بیٹھیں اور ہاؤس کی کمیٹی بنے اور ان تمام issues کو ایک مرتبہ redress کر دیا جائے تاکہ آپس میں جو کھچاؤ اور تناؤ کی فضا ہے وہ ختم ہو اور کاشتکار بے چارے سکھ کا سانس لے سکیں۔ ان کو ادائیگی ensure کی جائے کیونکہ کاشتکار کو اپنی فصل کی ادائیگی کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کاشتکار ہیں، آپ یہ دیکھیں کہ جو گنّے کی فصل ہے وہ سٹور نہیں ہو سکتی، کاشتکار کدھر جائے، کھیتوں میں فصل کھڑی ہے، ملیں چل نہیں رہیں اور خریدار کوئی نہیں ہے تو آپ بتائیں کہ کاشتکار کی ذہنی حالت کیا ہو گی؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس کے حل کرنے کے لئے سنجیدگی درکار ہے بلکہ انتہائی سنجیدگی درکار ہے۔ پالیسی making والے لوگ کون ہیں؟

پالیسی making والے لوگوں کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بیٹھ کر ان مسائل کا حل نکالا جائے۔ وقت کی قلت ہے لیکن بہت اہم باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں تھوڑی سی گزارش کروں گا کیونکہ آپ نے فوڈ اور ایگریکلچر پر بحث رکھی ہے جب ہم کہتے ہیں کہ پاکستان کی معیشت میں زراعت backbone کا درجہ رکھتی ہے یعنی ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتی ہے تو ہم اسے backbone کیوں کہتے ہیں؟ اس لئے کہتے ہیں کہ ہماری معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔ ہمارا staple food کیا ہے وہ گندم ہے اگر کاشتکار گندم کاشت نہیں کرتا تو خوراک کہاں سے آئے گی اور ہم کتنی گندم import کر سکتے ہیں؟ چاول ہماری خوراک کا اہم حصہ ہے اس طرح باقی فصلوں میں گنّا ہے، سبزیاں ہیں اور پھل ہیں یہ ہمارے ملک میں وافر مقدار میں پیدا ہوتے ہیں اس کے علاوہ ہماری انڈسٹری ہے، اس میں لیبر ہے ہماری GDP میں ایگریکلچر کا شیئر 20 فیصد سے اوپر ہے اور 50 فیصد manpower کو ایگریکلچر شعبہ absorb کر رہا ہے اور 60 فیصد آبادی کا دارومدار زراعت پر ہے پھر آپ کی تمام کاٹن انڈسٹری، ٹیکسٹائل انڈسٹری، شوگر انڈسٹری، فلور انڈسٹری اور fertilizer industry کاشتکار کی income پر base کرتی ہے تو اس طرح آپ یہ دیکھیں کہ جب ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور معیشت میں زراعت ایک اہم جز ہے پھر ہم cotton crop پر اربوں روپے خرچ کرتے ہیں اور ہم کاٹن کی valuation سے اربوں روپے کی foreign exchange حاصل کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج آپ دیکھیں کہ ہم ایک زرعی ملک ہوتے ہوئے 300۔ارب روپے کا edible oil import کر رہے ہیں۔ ہم نے اس کی ریسرچ پر کام نہیں کیا۔ ہمارے پاس باقی بہت ساری ایسی اجناس ہیں جن میں ہم خود کفیل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ہم زرمبادلہ کے لئے باہر مارے مارے پھر رہے ہیں لیکن اپنے ملک کے اندر زراعت کے جو اہم معاملات ہیں اس پر توجہ نہیں دے رہے۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ہمارے ملک میں کاشتکار کے constraint کیا ہیں، ہماری پیداوار کیوں ایک stage پر کھڑی ہے، گندم کی اوسط پیداوار 28 من فی ایکڑ اور 30 من فی ایکڑ سے زیادہ نہیں بڑھ سکی، چاول کی اوسط پیداوار 38 من فی ایکڑ سے زیادہ نہیں بڑھ سکی اور گنّے کی 600 سے 700 من فی ایکڑ اوسط پیداوار سے زیادہ نہ بڑھ سکی۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ کاٹن کی اوسط پیداوار 22 من فی ایکڑ سے زیادہ نہیں بڑھ سکی۔ آپ پچھلے پانچ، چھ اور دس سالوں کا چارٹ اٹھا کر دیکھ لیں کہ ہماری پیداوار کہاں کھڑی ہے اور جمود کا شکار ہے۔ اس کے constraints کیا ہیں؟ Constraints یہ ہیں کہ سب سے پہلے زمین کی تقسیم دیکھیں، قانون وارثت کے تحت زمین جو حصوں میں تقسیم ہو رہی ہے اس کا سائز چھوٹا ہو رہا ہے سمال سائز کے فارم ہو گئے ہیں تو وہ economical نہیں رہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا سب سے بڑا constraint کیا ہے؟ سب سے بڑا constraint fertilizer ہے جو زراعت کے لئے اہم جز ہے۔ پچھلے کاشت کے سیزن میں 1300 روپے فی بیگ یوریا کھاد کی قیمت تھی اور ڈی اے پی کی قیمت 2300 سے 2500 روپے تھی آج یوریا کھاد کی قیمت 1800 روپے فی بوری ہے اور ڈی اے پی کی قیمت 3800 روپے فی بوری ہے۔ آپ ہمارے ملحقہ ملک میں جائیں، ہمیں اس بات پر شرم آتی ہے اور ہمیں مثال نہیں دینی چاہئے۔ آج وہاں 550 روپے فی بیگ یوریا کھاد مل رہا ہے جو کہ ہمارے پاکستان کے روپے کے مطابق 550 روپے میں مل رہا ہے اور یہاں پر 1800 روپے میں فی بیگ مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! کسی نے پوچھا کہ کیوں 1300 روپے سے بڑھ کر 1800 روپے فی بیگ چلا گیا؟ جب ہم اس میں گیس پر سبسڈی دے رہے اور کوئی اس پر foreign exchange خرچ نہیں ہوتا، پاکستان کے اندر 48 لاکھ ٹن سے زیادہ یوریا کھاد پیدا ہو رہا ہے ہم اس میں خود کفیل ہیں اور اس میں کوئی foreign exchange خرچ نہیں ہوتا۔ یہاں پر کھاد کے بیگ پر کوئی قیمت نہیں لکھی جاتی، کاشتکار کو بتایا نہیں جاتا کہ کھاد کی فی بیگ کی قیمت 1200 اور 1300 روپے سے بڑھا کر 1800 روپے کیوں کی گئی۔ ڈی اے پی کی قیمت 3800 روپے پر پہنچ چکی ہے۔

جناب چیئرمین! دیکھیں! گندم کی پیداوار کم ہو گی کیونکہ چھوٹے کاشتکار اتنی استعداد نہیں رکھتے۔ جب inputs کی قیمتیں بڑھیں گی تو پھر کاشتکار کے پاس کیا ذرائع ہوں گے کہ وہ اس میں اپنی بہتر income کرے اور اس پر اخراجات کر سکے۔ آپ یہ دیکھیں کہ کھاد کے علاوہ، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج چھوٹا کاشتکار کھاد استعمال نہیں کرتا۔ آپ بیج پر آ جائیں بے چارہ چھوٹا کاشتکار فرسودہ اور پرانے بیج استعمال کر رہا ہے۔ سیڈ انڈسٹری ایک مافیا کی شکل اختیار کر چکی ہے کاشتکار کو خالص بیج نہیں ملتا، زرعی ادویات بھی نہیں ملتیں یہ معاملات وفاقی حکومت سے متعلق ہیں۔ کھاد کا معاملہ فیڈل گورنمنٹ سے متعلق ہے سیڈ کا معاملہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ زرعی ادویات کا معاملہ بھی فیڈرل گورنمنٹ سے ہے۔ یہ ساری in puts ہیں ٹریکٹر بھی مہنگے ہیں۔ پوری

دنیا میں ایگریکلچر پر سبسڈی دی جا رہی ہے لیکن بد قسمتی سے پاکستان میں2012-13 میں ایگریکلچر پر17 فیصدRGSTنافذ کر دیا گیااورin puts پر سولہ سترہ فیصد ٹیکس لگا دیا گیا۔اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک کاشتکار ملک کے لئے گنّا پیدا کر رہا ہو اور کاشتکار ملک کی انڈسٹری کے لئے خام مال فراہم کر رہا ہو۔دنیا میں کہیں بھی ایسا نہیں ہوتا کہ خام مال پر ٹیکس یاRGSTلگا دیں۔ ابھی بھی کھاد پر پانچ فیصد ایکسائز ڈیوٹی ہے،RGSTہے اسی طرح ٹریکٹر پر چھ فیصد ایکسائز ڈیوٹی ہے۔

جناب چیئرمین!میں آپ سے استدعا کروں گا کہ براہ مہربانی تمام ٹیکسز ختم کر دیئے جائیں۔شوگر ملیں تو گنّے سے چینی پیدا کر رہی ہیں ان پر صرف شوگر ملوں نے 12۔ارب روپے ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں آمدنی آ رہی ہے جوindirectlyکاشتکار ہی فراہم کر رہا ہے۔اگر12۔ارب روپے ایکسائز ڈیوٹی شوگر ملوں سے آ رہی ہے تو اسے اپنے اخراجات میں ڈال کر مل مالکpure منافع بناتا ہے۔یہ ایکسائز ڈیوٹی کونpayکر رہا ہے ؟ یہindirectlyکسان ادا کر رہا ہے،کسان indirect taxationمیں کھربوں روپے دے رہا ہے اور کاشتکار پر احسان کیا جاتا ہے کہ ہم اسے کھاد پر سبسڈی دے رہے ہیں۔اگر پچھلے سال کھاد کا ریٹ-/1300روپے فی بوری تھا تو اب بھی اسے-/1300روپے ہی ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین!میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگرin putsکی قیمتیں پیداوار کے تناسب سے مناسب نہ ہوئیں تو زرعی پیداوار اور کم ہو گی۔سیڈ کے معاملے میںNorman E Borlungکا نام آتا ہے جسے نوبل پرائز ملا میکسی پاک سے پہلے گندم کی پیداوار فی من تیرہ سے پندرہ من فی ایکڑ تھی لیکن اس نے میکسی پاک کی ورائٹی تیار کی جس کی وجہ سے گندم کے فیلڈ میں ایک انقلاب برپا ہوا اور اسے نوبل پرائز ملا۔Norman E Borlungکا نام دنیا میں چمکتے ستارے کی طرح ہے کہ اس نے گندم کی ایک شاندار ورائٹی تیار کر کے پوری دنیا سے بھوک کا خاتمہ کیا۔ ہمارےsyentestsنے اچھی پیداوار کے لئے ورائٹیز تیار کی ہیں لیکن ابھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے اور ریسرچ پر بہت کام کی ضرورت ہے۔اسی طرح میکنائزڈ فارمنگ کی ضرورت ہے اور اس میں کاشتکاروں کو سود سے پاک قرضے دینے کی ضرورت ہے۔اگر آپ کاشتکار کو ساری سہولتیں نہیں دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ2.4فیصد سالانہ کے حساب سے ہماری آبادی بڑھ رہی ہے اور زمینیں کم ہو رہی ہیں اس میں ہاؤسنگ سکیمیں بن رہی ہیں اس میں کہیں سیم آ رہی ہے اور زمینیں کم ہو رہی ہیں اس لئے ہماری پیداوار کم ہو رہی ہے۔جبfood secourerکاissue پیدا ہوتا ہے تو پوری حکومت دوڑ پڑتی ہے۔میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا چونکہ ہم جہاں بیٹھے ہیں

یہاں فیصلہ سازی نہیں کرتے ہم اپنے catharsis کر رہے ہیں اپنے جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں لیکن پالیسی نہیں بنا سکتے۔

جناب چیئرمین! میں امید کرتا ہوں کہ ہم مل بیٹھ کر یہاں پر جو وزرائے کرام تشریف رکھتے ہیں میں ان کا مشکور ہوں اور استدعا کرتا ہوں کہ پالیسی بنانے کے لئے ممبران پر مشتمل کمیٹی بنائیں تاکہ ان issues کے حل کر لئے تجاویز مرتب کی جائیں اور کاشتکار کی بہتری، ملک کی بہتری کے لئے معیشت کی بہتری کے لئے مناسب اور fruit full کام کیا جا سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! مجھے وقت دینے کا شکریہ۔ جیسا کہ ہم پنجاب کے tail کے علاقے سے ہیں اسی طرح ہمیں وقت بھی tail پر ہی دیا گیا ہے لیکن میں پھر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج کے دو اجلاسوں سے پہلے جب اپنے علاقے میں جاتا تھا اپنے حلقے میں جاتا تھا تو مجھ سے لوگ پوچھتے تھے کہ اسمبلی کی کارروائی کیا ہوئی؟ تو میں انہیں بتاتا تھا کہ شرمندگی ہوئی میرے پاس صرف ایک ہی جواب تھا کہ شرمندگی ہوئی۔ قطع نظر اس چیز کے ان بنچوں سے یا اس طرف کے بنچوں سے لیکن مجھے کل کی اور آج کی کارروائی دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی کہ شاید ہم کسی سیدھی راہ پر چل پڑے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے پاس آج الفاظ نہیں ہیں کہ میں زمیندار کا کسان کا درد بھری کہانی یا رونا کن الفاظ سے شروع کروں۔ میں آپ کو جانتا ہوں آپ بھی ایک زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ ہیں اور خود بھی زمیندارہ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! یہاں پر بہت باتیں ہوئیں جو کہ long term policy کی ہیں، ہمارے چھوٹے چھوٹے issues جو ادھر ہی حل ہو سکتے ہیں میں آج ان پر بات کروں گا۔ کپاس ملک کی وہ فصل ہے جو سب سے زیادہ زرمبادلہ دیتی ہے اسے ایک سازش کے تحت شوگر مافیا اکٹھا ہوا، ہمارے ایک ضلع میں چھ چھ ملیں لگائی گئیں اور ان کی اتنی زیادہ کرشنگ ہے کہ شاید وہ بتاتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہماری مل ایشیا کی سب سے زیادہ کرشنگ کرنے والی شوگر ملز ہے اور ملک کا بیڑہ غرق کیا گیا ہے۔ ضلع رحیم یار خان وہ ایک ضلع تھا جو پورے صوبہ سندھ کے برابر کپاس کی پیداوار دیتا تھا اور یہ وہ ضلع ہے جس نے اس کو الٹی کا گنّا پیدا کر کے دیا ہے کہ تمام اپر پنجاب سے

ملیں وہاں پر شفٹ ہونا شروع ہو گئیں لیکن ہمیں اس کے بدلے میں کیا ملا؟ دھکے، گالیاں اور دہشت گردی کے پرچے ملے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی چودھری صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! ہمارے معزز ممبر بات کر رہے ہیں کہ رحیم یار خان میں شوگر ملیں شفٹ ہوئیں۔ میری استدعا ہے کہ ذرا وضاحت کے ساتھ بتادیں کہ کن کن لوگوں نے شفٹ کیں تاکہ ایوان کی معلومات میں اضافہ ہو سکے۔

جناب چیئرمین: ارشد صاحب! یہ ضروری پوائنٹ ہے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتا دوں گا اور قطعی طور پر اس بات سے گریز نہیں کروں گا۔ جن کی بات آپ کر رہے ہیں۔ وہاں سب سے زیادہ کرشنگ کرنے والا گروپ JDW ہے جو آپ کی طرف ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں نے ملیں شفٹ کرنے کی بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں کرشنگ capacity کی نہیں بلکہ shifting کی بات کی ہے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب! میں اس بات کا آپ کو جواب دوں گا۔ وہاں سب سے بڑا گروپ JDW گروپ ہے اور انہوں نے ابھی ابھی ایک مل خرید کی ہے اور آپ کے بھی علم میں ہو گا۔ جو شفٹ ہوئی ہے وہ چلی نہیں ہے۔ وہ نہ چلنے کی وجہ سے بھی ہمارے زمیندار کا بیڑہ غرق ہوا ہے۔ وہاں 9 ملیں لگ گئیں۔

معزز ممبران: نام بتادیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں بتا دیتا ہوں اس میں کوئی شرم والی بات ہی نہیں ہے میاں محمد نواز شریف کی مل shift ہوئی ہے۔ جب وہ ملیں شفٹ ہو رہی تھیں اس وقت بہت سارے لوگ ان بنچوں پر بیٹھے ہوئے تھے ہم آج ان بنچوں پر ہیں لیکن وہ آج بھی ان بنچوں پر ہیں۔

کیا وہ اس وقت سوئے ہوئے تھے؟ بہر حال یہ بات track سے ہٹ رہی ہے لیکن میں اپنی اصل بات کی طرف آتا ہوں۔ کپاس کی فصل ختم کر کے بیڑہ غرق کیا گیا۔ کتنے کتنے ارب روپے کی سبسڈی دی گئی۔ اگر یہ سبسڈی کپاس کی فصل پر ٹیکسٹائل کو دے دی جاتی تو قطعی طور پر ہمارا ملک زرمبادلہ کے معاملے میں اتنا پریشان نہ ہوتا جتنا اس وقت ہے۔ ہم چینی باہر بھیجنے کے لئے سبسڈی دے رہے ہیں کیا اگر یہ کپاس ہوتی تو ایسا معاملہ ہوتا؟ یہاں پر ایک بات کی گئی کہ کپاس کی فصل بیٹھ گئی۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہم اس بات پر سوچنا ہے کہ کیا ہمارے جو ریسرچ کرنے والے ادارے ہیں کیا ہم نے انہیں فنڈ دیا اگر دیا تو کتنا دیا؟ ایک اچھا زمیندار کپاس کی فصل چالیس من فی ایکڑ لے رہا ہے اور دوسرا اس کے ساتھ والا دس من لے رہا ہے تو یہ فرق کیوں ہے، اس کی سٹڈی کرنا کس کا کام ہے اور کیا یہ گورنمنٹ کا کام ہے یا زمیندار کا قصور ہے؟ اس میں دونوں طرف کوتاہیاں ہیں زمیندار کی طرف بھی ہوگی لیکن سب سے زیادہ کوتاہی گورنمنٹ کی طرف سے ہے اور حکومتی اداروں کی طرف سے ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 1997 سے لے کر 1999 تک کی جو regime تھی اس میں ایک ایگریکلچر ٹاسک فورس بنی تھی جس کے چیئرمین جہانگیر ترین خان تھے۔ میں حق بات لازماً کروں گا۔

(اذانِ عصر)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ 1997 سے 1999 تک کی regime میں ایک ایگریکلچر ٹاسک فورس بنائی گئی تھی جس کے چیئرمین جہانگیر ترین خان تھے۔ ایک CCMG یعنی Cotton Crop Management Group بنا تھا اور اس کی ملتان میں ہر پندرہ دن بعد میٹنگ ہوا کرتی تھی۔ میں اس CCMG کا founder member ہوں۔ اس دوران زمینداروں نے کپاس کی ڈیڑھ کروڑ گانٹھیں پیدا کر کے ملک پاکستان کو دیں۔ آپ ڈیڑھ کروڑ گانٹھ کی value لگائیں اگر آج ہمارے پاس ڈیڑھ کروڑ گانٹھیں ہوں تو اس سے ہمارے ملک میں بہت زیادہ زرمبادلہ آ سکتا ہے لیکن بدقسمتی سے وہاں پر شوگر مافیا کا ایک گروپ اُٹھا اور اس نے زمینداروں کو گنّے کی کاشت کی طرف convert کیا اور تمام کے تمام زمینداروں سے گنّا کاشت کروا

دیا۔ پہلے چینی کی قیمت -/40روپے فی کلو تھی اور ہم نے 230,240یا 250روپے فی من کے حساب سے گنّا فروخت کیا تھا۔اس وقت ملوں کے پاس کوئی پاور پلانٹس نہیں تھے۔آج چینی کی قیمت -/50روپے فی کلو ہے لیکن شوگر مافیا کسان سے -/180روپے فی من کے حساب سے بھی گنّا لینے کے لئے تیار نہیں۔ پچھلے سال گنّے کے کاشتکاروں کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔کسان کو اوسطاً گنّے کی قیمت -/120روپے فی من بھی نہیں مل سکی۔اس بُرے طریقے سے، بے ایمانی اور بد دیانتی سے کٹوتیاں لگائی گئیں کہ زمیندار کو معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ اس کا گنّا کتنا گیا تھا اور اس میں سے کتنے وزن کی کٹوتی کر لی گئی ہے۔ظلم کی انتہا دیکھیں کہ زمیندار کسی وزن کرنے والے کنڈے کو چیک نہیں کروا سکتا۔

جناب چیئرمین!میں برملا پوچھتا ہوں کہ کنڈے پر گنّے کی ٹرالی چڑھتی ہے،وزن کرنے والا کانٹا computerized ہے اور اس پر جو gross weight نکلتا ہے وہ بعد میں CPR پر کیسے کم ہو جاتا ہے،مارکیٹ کمیٹی والے کیا کرتے ہیں،کیا انہوں نے کبھی اس بارے میں جا کر پوچھا ہے کہ gross weight کو کیوں کم کر دیا جاتا ہے؟اس میں ہمیں بھی بے ایمان بنایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین!میری گنّے کی ٹرالی 600من وزن کی گئی جبکہ CPR پر اس کا وزن 400من لکھا گیا اور میری 200یا 250من کٹوتی کر لی گئی جس کا مجھے پتا ہی نہیں لہٰذا میں تو 400من کے حساب سے مزدوری اور کرایہ ادا کروں گا جو کہ اس مزدور اور ٹرالی والے کے ساتھ ظلم ہے۔ان شوگر ملز والوں نے ہمیں بھی بے ایمان بنایا ہے۔

جناب چیئرمین!میں یہ مطالبہ کروں گا کہ gross weight CPR پر لکھا جائے اور پھر اس میں سے جو کٹوتی کی جائے اس کا بھی اندارج کیا جائے۔یہ ظلم پورے پنجاب کے زمینداروں کے ساتھ ہوتا رہا ہے، ہو رہا ہے اور اس سال بھی ہو گا۔

جناب چیئرمین!اب میں پھر کپاس کی طرف آتا ہوں کہ جب ہم نے پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ گانٹھیں پیدا کر کے دیں تو اس کا ہمیں کیا credit ملا؟اس کے بدلے میں ہمیں دھکے اور کٹوتیاں ملیں۔ ہمارا زمیندار بہت زیادہ talented ہے۔زراعت کے معاملے میں جو ممالک ترقی یافتہ ہیں ہمارا زمیندار ان سے کہیں زیادہ talented ہے۔ترقی یافتہ ممالک کا زمیندار کروڑوں روپے کی مشینری سے کام کرتا ہے جبکہ ہمارا زمیندار ایک جُگاڑ لگا کر وہی کام کر لیتا ہے۔

جناب چیئرمین!میں آپ کو اس کی مثال دیتا ہوں کہ میں 1996میں آسٹریلیا گیا تھا اور وہاں پر میں نے ایک زرعی مشین دیکھی جس کی قیمت اُس وقت وہاں پر 60لاکھ روپے تھی لیکن

میں نے وہی مشین اپنے فارم کے لئے یہاں پر خود تین لاکھ میں تیار کی تھی۔آپ میرے پاس تشریف لائیں تو میں آپ کو وہ مشین دکھاؤں گا۔ ہمارے زمیندار میں talent ہے لیکن اسے اس کی فصل کی صحیح قیمت وصول نہیں ہوتی۔زمیندار کی حالت زار تو یہ ہے کہ اگر اس کا بچہ بیمار ہو جائے اور وہ اس کی دوائی لے آئے تو پھر رات کو اسے بھوکا سونا پڑتا ہے اور اگر وہ کھانا کھاتا ہے تو پھر بچے کو دوائی لے کر نہیں دے سکتا اور اس کا بچہ دوائی کے بغیر مر جاتا ہے۔آپ ہمارے علاقے میں کھیتوں میں کام کرنے والے مزدور کی تنخواہ دیکھیں۔آپ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں کیا یہ ظلم نہیں ہے؟

جناب چیئرمین!میں یہ گزارش کروں گا کہ ان معاملات پر توجہ دیں،marketing system کو ٹھیک کریں۔کسان سے کبھی گنا -/250روپے اور کبھی -/100 روپے فی من کے حساب سے خریدا جاتا ہے۔زمیندار سے کبھی آلو کا ٹرک چار لاکھ روپے میں خریدا جاتا ہے اور کبھی کرایہ بھی اسے جیب سے دینا پڑتا ہے۔یہ کس کا قصور ہے، کیا یہ زمیندار یا پالیسی ساز اداروں کا قصور ہے، ہماری مارکیٹ کمیٹیاں کیا کر رہی ہیں اور ہمارے شماریات کے ادارے کیا کر رہے ہیں؟اگر آپ ان معاملات کو ٹھیک کر لیں گے تو زمیندار بھیک مانگنے سے بچ جائے گا۔

جناب چیئرمین!جب تک آپ crop zoning نہیں کریں گے اس وقت تک معاملات درست نہیں ہو سکتے۔آپ کے شماریات والے ادارے مفت میں تنخواہیں لے رہے ہیں۔وہ پٹواری کے پاس جاتے ہیں،وہاں سے خسرہ یا گرداوری کا رجسٹر اُٹھاتے ہیں اور figures لکھ لیتے ہیں۔یہ جو کاشت کے لئے figures بتاتے ہیں وہ درست نہیں ہوتے بلکہ ان کے تمام figures fake ہوتے ہیں لہٰذا میں تجویز کروں گا کہ crop zoning کی جائے۔

جناب چیئرمین!زمیندار کو پہلے بتایا جائے، ملز والے خود زمیندار کو جا کر بتائیں کہ ہم اتنے ایکڑ سے زیادہ گنا نہیں خریدیں گے اور اگر پھر بھی کوئی زمیندار زیادہ کاشت کرتا ہے تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہوگا۔جب انہوں نے گنا کاشت کروانا ہوتا ہے تو جو گنا پہلے -/180روپے فی من میں خرید رہے تھے وہی گنا سیزن کے آخری دنوں میں -/250روپے فی من کے حساب سے خریدتے ہیں تاکہ اگلے سال زمیندار ان کے چکر میں آکر زیادہ گنا کاشت کرے اور یہ عمل کئی سالوں سے ہو رہا ہے۔

جناب چیئر مین! میں خود ایک کاشتکار ہوں، میں اپنے ہاتھ سے کام کرتا ہوں اور میں آج بھی اپنے ہاتھ سے کام نہ کروں تو مجھے سکون کی نیند نہیں آتی۔ یہ میرا ہاتھ کٹا ہوا ہے، میں مکینک ہوں، میں خود خراد کا کام کرتا ہوں اور اس پر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر دکھایا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد جاوید! مہربانی کر کے wind up کر لیں کیونکہ ابھی بہت سے معزز ممبران نے بات کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئر مین! جی، بہتر ہے۔ میں wind up کر لیتا ہوں۔ اس مرتبہ ہمارے وزیر زراعت نے پورے سیزن میں کپاس کی فصل کے حوالے سے صرف دو میٹنگز لیں۔ میں نے پہلی میٹنگ میں ان سے گزارش کی تھی کہ ہمارے محکمہ اریگیشن اور محکمہ زراعت کی آپس میں کوئی coordination نہیں ہے۔ زراعت پانی کے بغیر ہو سکتی ہے اور نہ ہی نہریں زراعت کے بغیر چلائی جا سکتی ہیں لیکن ان کا coordination zero ہے۔ میں نے میٹنگ میں ان سے گزارش کی تھی کہ اس پر غور کیا جائے۔

جناب چیئر مین! اب میں ایک اہم issue کی طرف آتا ہوں یہ رونا تو بہت لمبا ہے مارکیٹنگ کا سسٹم ٹھیک ہو جائے تو زمیندار کچھ نہ کچھ بچ سکتا ہے۔ گندم کی بات کریں تو گندم کی support price Rs. 1300 مقرر کی گئی لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ support price میں سے 40 فیصد بھی زمیندار کو نہیں ملتی۔ یہاں پر وزیر خوراک تشریف فرما ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اس بار تو آپ کی حکومت ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت دے اگر آپ باردانہ کی منصفانہ تقسیم کرا دیں گے تو پوری support price زمیندار تک پہنچ جائے گی۔

جناب چیئر مین! ضلع رحیم یار خان میں پانی کا بھی بڑا اہم issue ہے۔ میں مختصراً بات کرتا ہوں عباسیہ لنک کے نام سے ایک نہر نکالی گئی۔ عباسیہ لنک پر پانی چوری اتنی زیادہ ہے کہ اُس نہر سے موگے نہیں، پائپ نہیں، جھٹے نہیں بلکہ غیر قانونی طور پر 104 نہریں اُس area کو نکالی گئیں جس کے ایک ایکڑ رقبہ پر بھی اس سسٹم کی command نہ ہے۔ وہ نہریں چلتی رہیں جس سے زمیندار کا گلا بالکل گھونٹ دیا گیا اور یہ ضلع رحیم یار خان کی تین تحصیلوں کے تین سے ساڑھے تین لاکھ خاندان کے بارے میں، میں یہاں پر برملا کہوں گا کہ وہ چور بنیں گے، ڈاکو بنیں گے یا

بھکاری بنیں گے۔ ہم نے اُس مسئلے پر احتجاج کیا، ہم نے کوشش کی، ہم نے ہر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہم نے وزیراعظم کو لکھا، ہم نے چیف جسٹس کی رجسٹری برانچ کے سامنے جاکر بھی دھرنا دیا، ہم ڈی سی کے پاس گئے، چیف انجینئر کے پاس گئے اور ہر افسر کے پاس گئے لیکن کسی نے بھی ہماری بات نہیں سُنی۔ اُس کے بعد ہم نے ایک پُرامن دھرنا دے دیا جس میں کسی ایک گاڑی کا بھی شیشہ ٹوٹا ہو، کسی کو گالی دی گئی ہو، کسی کو تھپڑ یا وٹا تک مارا گیا ہو میں یہاں پر ذمہ دار کھڑا ہوں ہم اُس کا پرچہ بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے 12۔نومبر کو یہ دھرنا دیا، 13۔نومبر کو کمشنر صاحب نے ہمارے نمائندوں کو بلا کر ہمارا مؤقف تسلیم کیا۔ معزز وزیر قانون مجھے ٹائم دیں گے تو میں تمام supporting documents ان کو پیش کروں گا۔ چیف انجینئر کی رپورٹ اور کمشنر صاحب کے ساتھ میٹنگ کی رپورٹ پڑھیں انہوں نے برملا تسلیم کیا ہے کہ عباسیہ لنک سے پانی کی کھلے عام چوری ہو رہی ہے۔ 13۔نومبر کو یہ 104 نہریں بند کرنا طے ہو گیا لیکن انہوں نے کہا کہ ان نہروں کو بند کرنے کے لئے ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں تو زمینداروں نے رضاکارانہ طور پر 70 لاکھ روپیہ اکٹھا کر کے انہیں بند کرنا شروع کیا جن میں سے کافی بند ہو چکی ہیں کوئی 28 کے قریب بند ہونی باقی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ کو بہت ٹائم ہو گیا ہے آپ مہربانی کر کے اب تشریف رکھیں۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے آج ایک اہم موضوع پر بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ جس طرح بہت سارے معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف نے اس موضوع پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک کے 80 to 70 فیصد لوگ زراعت سے منسلک ہیں اور ہمارے ملک میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ایک المیہ ہے کہ 70 سال سے لے کر آج تک زراعت کے حوالے سے کوئی ایسی پالیسی نہیں بنائی گئی جس سے زمیندار کو خاطر خواہ فائدہ ہو۔ معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ہر بات پر دس دس سال کی باتیں کی جاتی ہیں حتیٰ کہ حزب اختلاف کی طرف سے کوئی اچھی تجویز بھی آتی ہے تو اُس کو بھی مذاق کی نذر کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ to be on the floor of the House ایک ذمہ داری کی بات ہے کیونکہ ہم عوام سے ایک confidence لے کر آتے ہیں۔ زمیندار تین دن سے دھرنا دے کر بیٹھے ہیں، اُن کے بڑے genuine issues ہیں اور ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ ہمارے وزیر زراعت کا تعلق ایک زمیندار گھرانہ سے ہے اگر اس وقت بھی آپ نے اس کے لئے کچھ نہ کیا اور پرانے پاکستان سے نکل کر اب ہم ریاست مدینہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ وزیر اعظم کو تو بتا دیا گیا ہے کہ اب آپ تنقید نہ کیا کریں کیونکہ اب آپ وزیر اعظم ہیں۔ میں اپنے حکومتی بنچوں کے دوستوں سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ بھی اب حکومت میں ہیں۔ آپ اب پالیسی بنانے کی طرف آئیں۔

جناب سپیکر! یہ وہ کسان ہے جو بہت محنت کرتا ہے، جو سارا سال محنت کر کے فصل اگاتا ہے اور جب اسے ثمر ملنے کا وقت آتا ہے تو زرعی پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکار استحصال کا شکار ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم جنوبی پنجاب کی بھی tail پر ہیں اور سنٹرل پنجاب کی بھی tail پر ہیں۔ اب وقت بھی کم ہے اس لئے میں تجاویز کی طرف آؤں گا۔ ہم پر مہربانی کی جائے جیسا کہ ہمارے ضلع ساہیوال میں آلو کی بہت بڑی فصل ہوتی ہے۔ ہمارا علاقہ گندم کا علاقہ ہے۔

جناب سپیکر! میں پچھلی اسمبلی میں بھی الحمدللہ ممبر رہا ہوں۔ ہم نے اس ایوان میں گندم، کپاس، چاول اور آلو کی برآمد اور جامع پالیسی بنانے کے لئے ایک قرارداد پاس کرائی تھی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہم ان زمینداروں کو اگر فائدہ دینا چاہتے ہیں تو ہمیں وقت پر پالیسی بنانی چاہئے اور اس پر عملدرآمد کرنا چاہئے۔ میرے فاضل دوست نے بالکل ٹھیک کہا کہ statistics والے تو نظر ہی نہیں آتے کہ وہ کدھر ہیں۔ اس وقت یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کتنی فصل کون سی ہو گی اور ان کے لئے کیا اقدامات کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! آج کے اجلاس کا وقت ختم ہونے والا ہے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہماری تجاویز کو دیکھ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر زراعت ممبران کی تجاویز کو نوٹس کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ گندم کی 1300 روپے فی من support price ہے۔ آج تک زمیندار کو وہ قیمت نہیں ملی۔ زمیندار کو زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ قیمت ملتی ہے اور 300 روپے کوئی middleman اور دوسرے لوگ کھا جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کے پاس حقیقی اعداد و شمار نہیں ہوتے کہ گورنمنٹ نے کتنی گندم خریدنی ہے۔ ان کے پاس کتنی capacity ہے، کتنے انتظامات ہیں اور کتنی گندم پیدا ہوئی ہے۔ یہ ایک بڑا المیہ ہے جس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے دور میں بھی وہ پالیسیاں دیکھی ہیں۔ اگر دسمبر تک پالیسی بنا دی جائے کیونکہ دسمبر کے مہینے تک گندم کی بوائی ہو جاتی ہے۔ اس کا اعداد و شمار لیا جائے جو جنوری تک مکمل ہو جائے۔ آپ کے گاؤں کے لمبردار یا مسجد کے امام کے پاس وہ فہرستیں ہوں۔ اس کے بعد فروری تک خرید کے تمام انتظامات کر لئے جائیں کہ آپ کی کتنی گندم پیدا ہوئی ہے اور کتنی خرید کرنی ہے۔ اس کے مطابق آپ کے پاس storage capacity کتنی ہے اور آپ کے bank arrangements کتنے ہیں؟ ہمارے زمیندار کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب وہ گندم کو کاٹ لیتا ہے اور اپنے گھر، برآمدے یا چھوٹے بڑے سٹور میں اکٹھی کر لیتا ہے تو پھر وہ اس گندم کو بیچنے کے لئے پریشان ہو جاتا ہے۔ زمیندار نے جس فصل کو چھ ماہ خون پسینہ بہا کر اگایا ہوتا ہے اور اس پر محنت کی ہوتی ہے تو پھر اس فصل کو بیچنے کے لئے اسے جلدی ہوتی ہے کہ یہ خراب نہ ہو جائے، بارش نہ آ جائے یا ایسا حادثہ نہ ہو جائے کہ فصل خراب ہو جائے۔ گورنمنٹ کی پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے زمیندار کو اپنی فصل سستے داموں middleman کو بیچنی پڑتی ہے۔ اسی طرح آج بھی محکمہ خوراک پالیسی نہیں بنا سکا۔ ان کی کتابیں 1947 یعنی پاکستان بننے سے آج تک وہی استعمال ہو رہی ہیں اور وہی لکھا ہوا آ رہا ہے۔ وزیر خوراک بڑے energetic ہیں میں ان سے امید رکھتا ہوں کہ یہ اس پر کچھ نہ کچھ عمل کریں گے۔ اگر یہ گندم پر بروقت منصوبہ بندی کر لیں۔ آج محکمہ خوراک کے گوداموں میں 55 لاکھ ٹن گندم موجود ہے۔ ان کی تقریباً روزانہ 35 سے 36 ہزار ٹن گندم فلور ملوں کو فروخت ہو رہی ہے۔ گندم کی نئی فصل آنے والی ہے اور شرح تناسب کے مطابق ان کے پاس 20 سے 25 لاکھ ٹن گندم بچ جائے گی۔ اگر یہ بروقت منصوبہ بندی کریں اور پالیسی بنائیں تو یہ آنے والے اخراجات اور گوداموں میں پڑی گندم کو مدنظر رکھیں تو یہ سبسڈی دے کر گوداموں کو clear کریں تاکہ آنے والی فصل کے لئے گوداموں میں جگہ بن جائے۔ یہ زمیندار کے لئے بہت بڑی favour ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ wind up کریں۔ آپ اپنی تجاویز لکھ کر منسٹر صاحب کو دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! زیادہ نہیں ہیں صرف صفحے زیادہ نظر آ رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ زراعت و خوراک پر بہت اچھی debate ہوئی ہے۔ ہم نے بہت اچھی inputs دی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ امید رکھتا ہوں کہ positively ان کو دیکھا جائے، یہ نہ دیکھا جائے کہ یہ حکومتی بنچوں سے آئی ہے یا اپوزیشن کے بنچوں سے آئی ہے کیونکہ ہم سب عوام کے نمائندے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ اریگیشن والا issue بھی بہت اہم ہے۔ آج یقین کریں کہ ایسی ایسی نہریں ہیں جن میں پانی بالکل نہیں آ رہا۔ زراعت اور آبپاشی کا اس طرح کا چولی دامن کا ساتھ ہے جس طرح سانس اور بندے کا ساتھ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آبپاشی پر بحث کے لئے بھی وقت مقرر کیا جائے تاکہ ہمارے آبپاشی کے مسائل سامنے آ سکیں۔ میرے حلقہ میں 5L بھونی نہر ہے جس میں پچھلے تین سال سے پانی نہیں آیا۔ یہ پھر کہیں گے کہ دس سالہ حساب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ہم آبپاشی پر بھی عام بحث کے لئے وقت مقرر کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ایک شعر پر اپنی بات کا اختتام کروں گا کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شعر یہ ہے کہ:

چراغ حق پرستی کسی سے گل ہو نہیں سکتا
اندھیرا جیت جائے روشنی سے ایسا ہو نہیں سکتا

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاء اللہ۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):: جناب سپیکر! معزز ممبر نے بہت اچھی تجاویز دی ہیں۔ انہوں نے آخر میں فقرہ کہا ہے کہ یہ میری آخری بات ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو زندگی عطا فرمائے اور آئندہ بھی باتیں کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں جو بہت اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اسلام علیکم۔ جناب سپیکر! میں being a medical doctor زراعت کے حوالے سے جو health hazard ہیں۔ میں ان پر بات کرنا چاہتی ہوں کیونکہ ان پر بالکل بات نہیں ہوئی۔ زراعت کے حوالے سے کیمیکل کھادیں اور ادویات یا سیوریج کے پانی سے جو کاشتکاری ہوتی ہے اس سے صحت کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے جگر، گردوں، خون اور کینسر کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ ہماری بچیوں کے لئے precocious puberty یا ان کے polycystic ovaries infertility اور مردوں کے لئے infertility and skin problems بڑھ رہے ہیں۔ ہمیں ان سارے issues کو address کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ ہم اس پر final suggestions بھی دیتے۔ یہاں سب لوگوں نے بہت اچھی تقاریر کی ہیں لیکن ہم اگر task oriented ہو کر چند points بھی دے دیتے کہ ہمارا task یہ ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کل ہم نے صحت پر عام بحث رکھی ہوئی ہے۔ آپ کل اس موضوع پر مزید وضاحت میں بات کر لیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وزیر زراعت wind up کریں گے۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! کل سے آج تک اپوزیشن نے جتنی آپ کی تعریف کی ہے کہ آپ نے زراعت پر بحث رکھی۔ آج آپ اس چیز کے گواہ ہیں کہ ان کی دلچسپی کا عالم یہ ہے کہ یہ چار بندے بیٹھے ہیں جن کو زراعت کی بہت فکر ہے۔ آپ اس چیز کی بھی گواہی دیں گے، یہ ہاؤس اس چیز کی گواہی دے گا اور یہاں میڈیا موجود ہے یہ اس چیز کی گواہی دے گا کہ کل جیسے سردار اویس خان لغاری نے اپنی افتتاحی تقریر کی اس میں انہوں نے دیدہ دلیری سے بتایا کہ زراعت تباہ ہو چکی ہے اور زراعت کے پلے کچھ نہیں رہا۔ انہوں نے بڑا واویلہ کیا کہ ADP میں رقم تھوڑی رکھی گئی ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ پنجاب کے پلے انہوں نے

چھوڑا کیا ہے کہ ہم رقم زراعت اور دوسرے محکموں کے لئے رکھیں۔یہاں پر بار بار اپوزیشن کی طرف سے ذکر آیا کہ دس سال کو چھوڑ دیں، دس سال جو ہوا اسے بھول جائیں اور آگے چلیں۔

جناب سپیکر! ہم کیسے آگے چلیں گے دس سال دو تین ایکڑ کا کاشتکار پس پس کر برباد ہو گیا۔ان لوگوں نے اس کی روزی روٹی چھین لی۔آج یہ کہتے ہیں کہ اس کو بھول جائیں اور آگے چلیں۔کیا وہ کاشتکار کیڑے مکوڑے ہیں، کیا ان میں جان نہیں ہے یا وہ پاکستانی نہیں ہیں؟ ہم نہیں بھول سکتے۔ہم ان سے دس سالوں کا حساب اگلے پانچ سال لیتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارے قائد جناب عمران خان نے 100 دن کے plan میں دیسی مرغیوں، انڈوں اور بچھڑوں کا ذکر کیا تو کیا یہ ان کی ضرورت ہے؟ یہ ضرورت غریب آدمی کی ہے جسے اس سے آمدن حاصل ہوتی ہے۔انہوں نے اس چیز کا مذاق بنایا۔یہ مذاق دراصل ہمارے قائد کا نہیں کر رہے تھے بلکہ ان غریب لوگوں کا کر رہے تھے جن کی آواز میرے قائد نے اٹھائی تھی۔ ہمارا مزاری خاندان کے ساتھ خاندانی تعلق ہے۔انہوں نے ایگریکلچر پر بہت سی باتیں پوائنٹ آؤٹ کیں۔انہوں نے ریسرچ کی بات کی تو میں قبول کرتا ہوں کہ ہماری ریسرچ اس وقت بہت کمزور ہے۔انہوں نے zoning کی بات کی ہے تو ان کو کیا پتا کہ zoning کیا ہے؟ ہم 100 دن میں zoning programme لے کر آرہے ہیں۔ہم نے پورے پنجاب کی zoning کرنی ہے۔ ہم نے اپنے کسانوں کو یہ چیز باور کروانی ہے کہ کون سے علاقے میں کون سی فصل کی پیداوار اور آمدن زیادہ ہو گی؟

جناب سپیکر! میرے بھائی نے سبسڈی کی بات کی کہ سبسڈی ختم ہو گئی ہے تو ہم سبسڈی دے رہے ہیں۔ابھی میں آپ کو وہ باتیں بتا رہا ہوں جو کہ ان کو تکالیف ہیں ابھی جو ہماری حکومت کام کر رہی ہے اس کا جواب میں آگے دوں گا۔

جناب سپیکر! میرے ایک بھائی جناب احمد خان نے کہا کہ چھوٹے کاشتکار مر چکے ہیں اور برباد ہو چکے ہیں۔اللہ کے بندو ان کو برباد کرنے والے کون لوگ ہیں تو وہ آپ لوگ ہی ہیں۔آپ کا ضمیر اس وقت سویا ہوا تھا آج ہماری حکومت آئی تو آپ کا ضمیر جاگ اٹھا ہے۔آپ ہمارے سے ایگریکلچر پر سوال کر رہے ہیں۔آپ کہتے ہیں کہ یہ زرعی ملک ہے۔

جناب سپیکر! دس سال میں تو یہ مواصلات و تعمیرات ملک تھا اور ایگریکلچر ملک ہی نہیں تھا۔لوہا، بجری اور سیمنٹ یہ ان کی priorities تھیں اور آج یہ ایگریکلچر کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ inputs مہنگی ہو گئی ہیں لیکن اس میں قصور کس کا ہے؟ اگر اڑھائی تین ماہ میں ہم نے کوئی ایسا غلط کام کیا ہے جس کی وجہ سے مہنگائی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ہمارے پیسے ضائع ہوئے ہیں تو ہم اس چیز کے دیندار ہیں لیکن یہ چیزیں تو ہمیں وراثت میں ملی ہیں ہم نے تو ان سے بکا ہوا پاکستان واپس لیا ہے۔ جس کو ہم دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ آپ سے وعدہ ہے کہ ہر فصل کی اوسط بڑھے گی، یہاں پر جو انہوں نے اوسط کے رونے روئے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اوسط بھی بڑھے گی۔ آپ پچھلے دو سالوں میں دیکھیں یہ آپ کی حکومت ہے کہ آپ کے ملک میں پانچ موسم بن چکے تھے اور یہ پانچواں موسم سموگ کا تھا جس میں بیماریاں، تکالیف اور پریشانیاں تھیں اس کے لئے ہماری meetings ہوئیں اور ہم نے کوشش کی جس میں محکمہ ایگریکلچر، انڈسٹری اور ٹرانسپورٹ نے پوری محنت کی تو آج آپ کے سامنے نتیجہ ہے کہ وہ پانچواں موسم ہم نے اللہ کے فضل وکرم سے کم سے کم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے سینئر بزرگ پارلیمنٹیرین چودھری محمد اقبال نے فرمایا ہے کہ implement laser leveling بہت ہی important ہے تو میں بڑے ادب سے کہتا ہوں کہ پنجاب اس وقت دنیا کے ان دو تین ممالک میں شامل ہے جس میں laser leveling سب سے زیادہ ہو رہی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ایگریکلچر کی وجہ سے ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے کل فرمایا تھا کہ ایگریکلچر کمیشن بنایا جائے تو میں نہایت ادب سے کہوں گا کہ ہمیں ایگریکلچر کمیشن کی ضرورت نہیں ہے اس کی وجہ پچھلے دور میں ہر محکمے پر ایک اتھارٹی بٹھائی گئی اور یہ ثابت کیا گیا کہ یہ محکمہ اور اس کے ملازمین نا اہل ہیں لہٰذا ہم اس پر ایک اور اتھارٹی بٹھا رہے ہیں لیکن میں آپ کو یہاں پر گارنٹی دیتا ہوں کہ آپ کا محکمہ زراعت full fledge اپنی مہارت، اپنی کوشش سے انشاء اللہ تعالیٰ بدحال کسان کو خوشحال کرے گا۔

جناب سپیکر! میں اس چیز پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں ایک زمیندار اور کاشتکار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں اور میں کاشتکاروں کی تکالیف کو بخوبی جانتا ہوں اور یہ بات بھی میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ جتنے یہاں پر ممبران نے زراعت پر بات کی ہے ان میں سے ایک بھی کاشتکاری نہیں کرتا اور یہ کتابی باتیں کرتے ہیں۔ اگر ان کو غریبوں کی فکر ہوتی تو دس سال غریب کسان کیا ان کے رحم وکرم پر ہوتے؟ میرے محترم انگلی کے اشارے پر چلتے تھے جب انگلی نیچے ہوتی تھی یہ بیٹھ جاتے تھے ان کی اخلاقی جرأت نہیں تھی کہ یہ بات کریں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر!: مجھے ان کی بات کا جواب دینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کے بعد بات کر لیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ آج ہمیں بتا رہے ہیں کہ ایگریکلچر کیا ہے؟ ہمیں ان کے مشورے اور تجاویز نہیں چاہئیں۔ ان کی تجاویز ہم نے دس سالوں میں دیکھ لی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کل سے ہم کوئی تجاویز نہیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ منسٹر صاحب! ماضی میں جو ہو گیا وہ ہو گیا للہذا اب آپ اپنی future policies پر focus کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس debate کا مقصد کیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ان میں برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ یہ یہی کام کرتے آئے ہیں اور یہی کرتے رہیں گے۔ ہم اپنے 100 روزہ پلان میں market committees میں اصلاحات لے کر آ رہے ہیں۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تمام ممبران تشریف رکھیں۔ میں بات کرتا ہوں۔ منسٹر صاحب! Past میں جو ہو گیا وہ ہو گیا للہذا اب آپ اپنی future کی policies پر focus کریں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم market committees پر ایک نیا ایکٹ لے کر آ رہے ہیں اس سے ان کی حالت کو restructuring کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران میں نے منسٹر صاحب کو direction دے دی ہے کہ آپ اپنی future policies پر focus کریں۔ شکریہ

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم market committees کی حالت کو بدلنے لگے ہیں ان کے لئے نیا infrastructure اور نیا ایکٹ لے کر آ رہے ہیں۔ 1978 سے جو ہمارا ایکٹ چلا آ رہا ہے اسے ہم ختم کر کے نیا اور جدید ایکٹ موجودہ دور کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ اس ہاؤس میں پیش کریں گے۔ ہم جس کو یہ چھوٹا کاشتکار کہتے ہیں اس چھوٹے کاشتکار کو ہم interest free loan دے رہے ہیں جس کا interest گورنمنٹ آف پنجاب برداشت کرے گی۔ اس کے بعد کپاس کی بات کی گئی ایک بہت اہم کیڑا ہے جو کپاس کو تباہ کرتا ہے جس کا نام pink

bollworm ہے جسے گلابی سنڈی کہتے ہیں۔ اس کیڑے کی روک تھام کے لئے اللہ کے فضل و کرم سے ہم نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کپاس کی فصل کے لئے PB ropes ہوتے ہیں جو ہم نے جاپان سے امپورٹ کرنے ہیں اور اس دفعہ ہم وہ introduce کر رہے ہیں جس سے ہماری کپاس کی فصل کی اوسط میں بہت بہتری آئے گی اور بیماری بھی ختم ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آپ اور ہاؤس کے گوش گزار کروں گا کہ ہم آئل سیڈ پر پانچ ہزار روپے فی ایکڑ سبسڈی دے رہے ہیں۔ سورج مکھی اور کنولا ہمارا جو edible oil کا 4 بلین امپورٹ ہے اس کو کم کرنے کے لئے سپورٹ پرائس introduce کر رہے ہیں جس سے ہمارے آئل سیڈ میں بہتری آئے گی تاکہ ہمیں امپورٹ کی ضرورت کم ہو۔ اس کے بعد ہم اپنے چھوٹے کاشتکاروں کے لئے ڈی اے پی اور پوٹاش پر سبسڈی دے رہے ہیں اور بیگ کے اندر باقاعدہ vouchers ہوں گے جس کو scratch کر کے ہمارا کسان ڈی اے پی کھاد پر 500 روپے واپس لے گا۔ یہاں واٹر کورسز کی بات کی گئی ہے تو ہم نے پالیسی میں تبدیلی لائی ہے۔ پہلے واٹر کورسز کی جو outlet سے لے کر length ہوتی تھی اسے 30 فیصد facilitate کرتے تھے اس دفعہ اسے ہم نے 50 فیصد کر دیا ہے۔ جو واٹر کورسز out of date ہو چکے ہیں اُن کو demolish کر کے نئے واٹر کورسز کے لئے بھی سکیم introduce کر رہے ہیں۔ اس کے بعد sprinklers کی بات کی گئی تو ہم نے اس کو بھی اپنی priorities میں رکھا ہے اور ہمارے وہ علاقہ جات جہاں پر پانی کی کمی ہے وہاں پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ sprinklers install کر کے اپنے farmers کو فائدہ دیں گے۔ Drip irrigation میں بھی ہماری سبسڈی ہے جس میں ہم سولر ٹیوب ویل بھی دیں گے۔ یہ وہ subsidies ہیں جن کے بارے میں یہ کہہ رہے تھے کہ کچھ ہوا بھی نہیں اور انہوں نے کچھ کرنا بھی نہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھتے ہیں کہ climate change کا بہت بڑا issue ہے۔ ہماری فصلوں پر climate change کا بہت بڑا اثر پڑ رہا ہے جس کے لئے ہم نے اپنے کسانوں کے لئے انشورنس پالیسی introduce کی ہے جس میں premium گورنمنٹ دے گی اور insured کسان ہو گا۔ اس پر ہمارے کسانوں کو انشاء اللہ بہت فائدہ ہو گا۔ اس کے علاوہ zoning پر ہمارا full-fledge focus ہے۔ ہم پنجاب کی zoning کر رہے ہیں جس سے آپ کو یہ پتا ہو گا کہ اس علاقے میں climate کے حساب سے کون سی فصل اچھی بیجی جا سکتی ہے اور yield اچھی آ سکتی ہے اس حوالے سے ہم اپنے کسانوں کو motivate کریں گے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد سموگ کے متعلق میں نے بتایا کہ ہمارے کاشتکار جو چاول کی پیداوار لیتے ہیں وہ آخر پر ہارویسٹر سے کاٹ کر وہاں آگ لگا دیتے ہیں۔ ان کاشتکاروں کے لئے ہم rice choppers کی سبسڈی لے کر آ رہے ہیں جس سے ان کی زمین کی fertility بھی بڑھے گی اور آگ کی وجہ سے موسم پر بھی اثر نہیں ہوگا۔ اس کے بعد ہماری بہت بڑی contribution یہ ہے کہ ہم آئل سیڈ پر بہت focus کر رہے ہیں۔ Olive oil کے درختوں پر کام کیا ہے اور اس سال انشاء اللہ تعالیٰ ہم ڈیڑھ لاکھ کے قریب olive oil کے درخت لگائیں گے جو بہت بڑا source of income ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم elect ہو کر اور یہ نعرہ لگا کر آئے ہیں کہ ہم نے چھوٹے کاشتکار کو خوشحال اور اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ہے لہٰذا ہم اپنے اس نعرے اور اس سوچ سے کیسے مکر سکتے ہیں۔ مجھے اپنے وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اور اپنی پارٹی پر فخر ہے کہ ہم دن رات محنت کر رہے ہیں۔ اگر ہم اپنے کسان بھائیوں کے لئے ان پانچ سالوں میں کچھ نہ کر سکے تو ہم کھلے دل سے face کریں گے۔ ہم اُن کے گھر جا کر معافی مانگیں گے لیکن یہ الزام نہیں دیں گے کہ پچھلی حکومت نے کیا کیا ہے؟ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ منسٹر صاحب! میرے نوٹس میں آیا ہے کہ کل سے farmers نے لاہور شہر کے باہر strike کیا ہوا ہے تو کیا یہ بات آپ کے نوٹس میں ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! وہ کسان اتحاد والے احتجاج کر رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ خود گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں اور وزیر خوراک خود گئے ہیں۔ ہماری settlement ہو چکی ہے اور پانچ بجے ہماری میٹنگ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری شوگر ملیں سوموار تک چل پڑیں گی اور ہم کسانوں کو مطمئن کر کے ان کے مطالبات مانیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: That's good. Minister for food!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! بہت شکریہ

تلاشِ حق میں نکل پڑے ہیں گرچہ زادِ راہ نہیں ہے
مگر فتح ہماری ہوگی کہ ہم کو لٹنے کا ڈر نہیں ہے

جناب سپیکر! آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ تحریک انصاف کو جب حکومت ملی تو یہ قرضوں میں جکڑی ہوئی تھی اور خزانہ خالی تھا لیکن میں لمبی بحث میں پڑے بغیر اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ کاشتکار کے دکھ کو جس طرح سے اپوزیشن نے یہاں بیان کیا، ان کاشتکاروں کی زبوں حالی کا رونا رویا تو کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر یہ positive ہوتے تو آج جیسے ہم اس کا حل نکالنے جا رہے ہیں وہ یہاں ہمارے ساتھ بیٹھ کر حل نکالتے۔ جو بات منسٹر صاحب نے کی ہے میں اُس پر نہیں جانا چاہتا اور میری اپنی رائے یہ ہے کہ جو اچھی تجاویز ہیں میں اُن کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ یہ ہاؤس کسی ایک وزیر کا نہیں بلکہ ہم سب کا ہاؤس ہے اس لئے میں اور آپ سب تمام سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل بیٹھ کر پالیسیاں مرتب کریں گے، ہم ماضی کا ازالہ کریں گے، مستقبل کو روشن کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنی منزل پر پہنچ کر دم لیں گے۔ یہاں بہت سارے معزز ممبران نے بات کی ہے لیکن مجھے دکھ صرف یہ ہے کہ کم از کم اُن معزز پارلیمنٹیرین کو بات نہیں کرنی چاہئے تھی جن کو تاریخ میں موقع ملا اور جن کے پاس اختیارات تھے پھر بھی حالات کو تبدیل نہ کر سکے۔

جناب سپیکر! مجھے دکھ ہوا جب سردار اویس لغاری کاشتکاری کی زبوں حالی کا رونا رو رہے تھے حالانکہ ان کے پاس اقتدار رہا، ایوانِ اقتدار اُن کے ہاتھ میں رہا اور بڑے عرصے تک ایوان میں فائز رہے۔ وہ خود بھی پارلیمنٹ کے ممبر رہے لیکن انہوں نے کاشتکار کے لئے کچھ کیا اور نہ ہی اپنے علاقے کے لئے کچھ کیا۔ مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا بلکہ اُن کے راستے میں چل کر جانے کا اتفاق ہوا جہاں یہ رہتے ہیں تو یقین کیجئے وہاں راستے درست ہیں، کاشتکار کی حالت بہتر ہے اور نہ ہی حالت بہتر کرنے کے لئے کوئی اقدام کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے اچھی بات کی اور کہا کہ ایگریکلچر کمیشن کا قیام ہونا چاہئے تو بالکل اس کا قیام ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہمارے معزز منسٹر چودھری ظہیر الدین نے بڑی اچھی بات کی اور فرمایا کہ 52 فیصد کاشتکار ایسے ہیں جو پانچ ایکڑ سے کم زرعی اراضی کے مالک ہیں اور اصل میں توجہ کے حقدار ہی وہی لوگ ہیں۔ 52 فیصد کاشتکار کمیونٹی کو ہی ہم نے focus کرنا ہے اور انہی کو ہی ہم انشاء اللہ تعالیٰ focus کریں گے۔ آج ہم جو رونا رو رہے ہیں، کاشتکار جو آج گنّے کی فروخت پر strike کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور شوگر ملز والے جو ان کا گنّا خرید نہیں رہے یہ عذاب بھی ہمیں ماضی سے ملا ہے اور ورثے میں ہمیں وہ عذاب ملے ہیں جو ہمیں بھگتنے پڑ رہے ہیں۔ یہ سبسڈی جو کہ ماضی کی تھی جو انہوں نے ادا کرنی تھی جو اس وقت کی حکومت

کی liability تھی اور شوگر ملز والوں کو دینی تھی لیکن وہ 16۔ارب روپے انہوں نے نہیں دیئے جو کہ اب ہمارے گلے fix ہوا ہے اور ہم انہیں ادا کرنے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جناب سپیکر! ابھی آج دن میں بھی ہم نے meetings کی ہیں اور شوگر ملز ایسوسی ایشن کو بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ کاشتکار کے استحصال نہ ہونے کی جنگ ہے اور ہم نے تہیہ کیا ہے کہ کاشتکار کو گنّے کی طے شدہ قیمت کے مطابق پیسے دلوائیں گے۔ یہ اقتدار آنی جانی چیز ہے۔ آج ہم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے کہ ہم اپنے غریب عوام کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ ہم نے کاشتکار کے ساتھ بد دیانتی نہیں ہونے دینی۔ ان کے گنّے کی قیمت پوری دلوانی ہے جو کہ 180 روپے فی من ہے اور اس کے اوپر کوئی compromise نہیں۔ ہم خود نکلیں گے، ہمارے دوست، ہمارے colleagues اور ہمارے وزراء جناب عمران خان کے وژن کے مطابق نکلیں گے۔ ہم شوگر ملوں میں جا کر اوزان کو چیک کریں گے۔ ہم وہاں پر بیٹھے ہوئے کٹوتی مافیا کے ساتھ لڑیں گے اور لڑنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ مجھے خوشی ہے اس آدمی پر جس نے ماضی میں سپریم کورٹ میں کھڑے ہو کر کہا کہ چیف جسٹس صاحب! میں وہ آدمی ہوں جس نے گنّے کے کاشتکاروں کو 180 روپے فی من جو طے ہوا تھا، ایک ایک کاشتکار کو 180 روپے فی من کے حساب سے پیسے دیئے ہیں اور وہ کاشتکار تحریک انصاف کا ایک سپاہی جہانگیر ترین ہے۔ اس کے علاوہ کسی میں جرأت نہ ہوئی۔ بہت زیادہ لمبی طویل فہرست ہے کہ کن لوگوں کی شوگر ملیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن ہمیں یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ ہم کاشتکار کی فصل اور اس کی محنت کا تحفظ کریں تو اس کے لئے میں یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے 180 روپے فی من جو rate ہے، شوگر ملز مالکان نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح گنّے کا rate کم ہو لیکن ہم نے rate کم نہیں ہونے دیا۔ 180 روپے rate طے ہوا اور یہ انشاء اللہ 180 روپے فی من ہی گنّے کا rate دلوائیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان کے کنڈوں کے اوپر جو جو ناانصافیاں ماضی میں ہوتی رہیں، ایک ٹیلیفون call کے اوپر لوگوں کو واپس بلوایا جاتا رہا، انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو اور سپیشل برانچ کے لوگوں کو کہا جاتا تھا کہ ملوں کے اندر لگے ہوئے کنڈوں کے اوپر سے بندے واپس بلوا لیں لیکن اب لوگ واپس نہیں آئیں گے اور لوگ وہاں پر کھڑے ہو کر ان کے گنّے کے

وزن کو ensure کروائیں گے اور جس نے بد دیانتی کی اس کے خلاف قانون حرکت میں آئے گا چاہے کوئی کتنا بڑا آدمی ہے چاہے کوئی کتنا چھوٹا آدمی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کو focus کرتے ہوئے کہوں گا کہ ابھی تو ہمیں موقع ملا ہے اور یہ گنّے کی پہلی فصل تیار ہوئی ہے جس پر ہم اپنا کردار ادا کریں گے لیکن اس کے بعد گندم کی فصل آئے گی۔ یہ پہلی فصل ہے جب سے تحریک انصاف کی حکومت اقتدار میں آئی ہے۔ میرے قائد نے ایک بات کہی ہے کہ ہم نے دیانت داری اور محنت کے ساتھ کام کرنا ہے اور میں نے شعوری طور پر عمران خان کو اپنا قائد بھی اس لئے تسلیم کیا کہ عمران خان ایک سچا، دیانت دار اور محنتی راہنما ہے۔

جناب چیئرمین! ہم نے adulteration پر یعنی ملاوٹ پر zero level policy رکھی ہے کہ tolerance level اس کے اوپر صفر رکھنا ہے۔ ہم نے آج کے دن تک، میں یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ میرے اپنے بھانجے کا یونٹ seal ہوا تو میں نے ایک سفارش نہیں کی بلکہ کہا کہ قانون کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کریں۔ میرے کزن کے داماد کا یونٹ seal ہوا تو اس کے اوپر بھی میری یہی ہدایت تھی۔ Adulteration کے اوپر اور ملاوٹ کے اوپر کوئی معافی نہیں اور ہماری جنگ food terrorists کے ساتھ ہے جو لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ ہم نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اس پنجاب میں ملاوٹ مافیا رہے گا یا ہم رہیں گے۔ ہم نے ان 100 دنوں میں 32 لاکھ یعنی 3.2 ملین گندے انڈے جو بیکریوں کی اشیاء میں یا کسی بھی صورت میں ہم لوگوں نے کھانے تھے، ہم نے ان کو پکڑا اور تلف کروایا۔ ہم نے ان 100 دنوں میں 44 کروڑ روپے کی خطیر رقم جرمانوں کی مد میں اکٹھی کی۔

جناب سپیکر! ہم نے awareness programme چلائے اور مجھے یہ بات کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اگر دو سال پنجاب فوڈ اتھارٹی کو کام کرنے کا موقع ملا صرف دو سال تو فوڈ اتھارٹی انشاء اللہ یہاں پر اتنے معیاری SOPs اور اعلیٰ standard کا معیار قائم کرے گی کہ آپ دو سال بعد یورپین ممالک اور امریکہ میں اپنے کھانے ایکسپورٹ کر سکیں گے۔ یہ چاہنے کے باوجود بھی آپ کوئی عذر تلاش نہیں کر سکیں گے تو معیار کی صورت یہ جا رہی ہے اور ہماری direction اس سمت میں ہے اور ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہم نے ملاوٹ مافیا کے ساتھ اور substandard چیزیں فروخت کرنے والوں کے ساتھ کوئی رعائت نہیں کرنی۔ یہ اقتدار ہے جو کہ رہے نہ رہے اور جب تک ہے انشاء اللہ تعالیٰ محنت کے ساتھ، دیانتداری کے ساتھ حکومت کی رٹ کو منوانا ہے۔

جناب سپیکر! گندے پانی کے ساتھ سبزیاں اگائی جارہی تھیں ہم نے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایکڑ رقبہ پر گندے پانی کی سبزیاں تلف کروائی ہیں اور آئندہ بھی ایسے ہی ہوگا۔ انہیں وارننگ دے دی ہے کہ آپ بہتر اور صاف پانی استعمال کریں اور اگر دوبارہ آپ نے گندے اور سیوریج کے پانی کے ساتھ سبزیاں اگائیں تو آپ کو کاشتکاری نہیں کرنے دی جائے گی۔ ان کے خلاف ایف آئی آرز بھی درج کروائیں گے۔ ابھی ہم نے ان کو awareness دی ہے۔ ہم لگے ہوئے ہیں اور اس سمت میں کام کررہے ہیں اور میرا مشن ہے کہ ہم نے ہسپتالوں میں عوام کی تعداد کم کرنی ہے۔ ہم نے معیاری اور بہتر اشیاء فراہم کرکے یہ ثابت کرنا ہے کہ وزیراعظم جناب عمران خان اور وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار چاہتے ہیں کہ اس صوبے میں بہتر اور معیاری خوراک عوام کو فراہم کی جائے۔

جناب سپیکر! ہوٹلوں میں دن رات raids ہورہے ہیں اور ہم لوگ انہیں چیک کررہے ہیں۔ ایک لاکھ 7 ہزار 200 کے قریب ہم نے چیکنگ کی ہیں اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ notices serve کئے ہیں۔ ہم نے ان 100 دنوں میں یہ humanly possible نہیں ہے لیکن ہم محنت کررہے ہیں۔ ہم نے جعلی منرل واٹر بنانے والی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہوا ہے اور کوئی compromise نہیں ہے۔ یقین کیجئے یہ مقدس جگہ ہے جہاں پر میں کھڑے ہو کر بات کررہا ہوں کہ ملاوٹ مافیا کے خلاف اور substandard چیزیں دینے والوں کے خلاف کوئی compromise نہیں ہے اور جو اپنی چالاکی کے ساتھ بچ گیا تو وہ زیادہ عرصہ تک نہیں بچ سکے گا۔ یہ قانون حرکت میں آئے گا اور وہ لوگ قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ جس نے ان چیزوں سے باز نہیں آنا وہ کم از کم پنجاب چھوڑ دے۔ پنجاب صوبہ ان لوگوں کے رہنے کے لئے نہیں ہے۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourn to meet on 7th December 2018 at 9:00 am.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعتہ المبارک، 7۔دسمبر 2018

(یوم الجمع، 28۔ربیع الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 5

333

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ7-دسمبر2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

صحت پر بحث

ایک وزیر صحت پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

335

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 7۔دسمبر 2018

(یوم الجمع، 28۔ربیع الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح 10 بج کر 24 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

سورۃ البَقَرَة آيات261 تا 263

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات (7) بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو، سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے (261) جو لوگ اپنا مال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور (قیامت کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (262) جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے پروا اور بردبار ہے (263)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اللہ اللہ اللہُ ھو لا الہ الا ھو

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار

پڑھتے ہیں صلی اللہ علیہ و سلم آج در و دِیوار نبیؐ جی

اللہ اللہ اللہُ ھو لا الہ الا ھو

بارہ ربیع الاوّل کو وہ آیا دُرِ یتیم

ماہِ نبوت مہر رِسالت صاحب خلقِ عظیم نبیؐ جی

اللہ اللہ اللہُ ھو لا الہ الا ھو

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور تحفظ ماحول سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

CHOUDHARY ASHRAF ALI: On his behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 34 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے شہروں میں بڑھتی ہوئی آلودگی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*34: جناب نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں بڑھتی ہوئی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) اس کے لئے قانون سازی کرنے کا کوئی پروگرام حکومت کے زیر غور ہے اس کی وضاحت بیان کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا قیام 1996 میں عمل میں آیا۔ شروع میں محکمہ ہذا کے ضلعی دفاتر چند ضلعوں میں قائم کئے گئے تھے۔ اس وقت پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں ضلعی دفاتر قائم ہیں اور آٹھ اضلاع (لاہور، ملتان، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، رحیم یار خان) میں ماحولیاتی لیبارٹریز بھی کام کر رہی ہیں۔ محکمہ ہذا کے ضلعی دفاتر پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت ماحولیاتی آلودگی کا سبب بننے والی انڈسٹریز، ہسپتال، ہاؤسنگ کالونیز، اینٹوں کے بھٹوں، دیگر یونٹوں کے خلاف وقتاً فوقتاً کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ آلودگی پیدا کرنے والے یونٹوں کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈرز (EPOs) جاری کئے جاتے ہیں کہ وہ اپنے آلودہ پانی waste water یا دھواں

اور مضر گیسوں کو کنٹرول کرنے کے آلات لگوائیں۔ محکمہ کی ان کاوشوں کی وجہ سے اب تک تقریباً 240 انڈسٹریز نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ / سیٹلنگ ٹینک اور دیگر ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے اقدامات کئے ہیں۔ حکومت پنجاب نے ضلع قصور میں 272 چمڑے کے کارخانوں سے خارج ہونے والے آلودہ پانی کی ٹریٹمنٹ کے لئے ایک مشترکہ effluent treatment plant لگایا ہوا ہے۔ واسا فیصل آباد نے 20MGD capacity کا سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کیا ہوا ہے۔ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے بڑی انڈسٹریز نے air pollution control system لگائے ہیں۔ محکمہ کی ہدایات پر عمل نہ کرنے والے 4119 یونٹوں کے خلاف کیسز (2012 تا 2018) پنجاب تحفظ ماحول ٹربیونل، لاہور میں دائر کئے گئے۔ ٹربیونل نے 3604 کیسز کے فیصلے کئے اور آلودگی کا سبب بننے والے ذمہ داران کو مبلغ 3,72,90,000/- روپے جرمانہ کیا گیا۔ 385 دھواں دینے والی فیکٹریوں اور 53 اینٹوں کے بھٹوں کو جولائی 2018 سے اب تک سیل بھی کیا گیا ہے۔

ٹریفک سے پیدا ہونے والی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ ہذا کے انسپکٹرز ٹریفک پولیس کے تعاون سے کالا دھواں خارج کرنے والی گاڑیوں کے خلاف وقتاً فوقتاً مہم چلاتے ہیں۔ جولائی 2018 سے اب تک 12070 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور مبلغ 5764682/- روپے جرمانہ کیا گیا۔ محکمہ ہذا کے ضلعی دفاتر صنعتی اداروں کے تعاون سے ماحول کی بہتری کے لئے درخت اگاؤ مہم بھی چلاتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اگست 2018 سے اب تک 619065 پودے لگائے گئے۔ عوام الناس میں آلودگی کے متعلق شعور کو اجاگر کرنے کے لئے صوبائی اور ضلعی سطح پر سیمینار، واکس (Walks)، منعقد کئے جاتے ہیں اور معلوماتی لٹریچر، پمفلٹ وغیرہ بھی تقسیم کئے جاتے ہیں۔

(ب) پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 اور اس کے تحت بننے والے Rules & Regulations اور پنجاب ماحولیاتی معیار punjab environmental quality standards پہلے سے موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں تفصیل تو دی گئی ہے کہ pollution کو کنٹرول کرنے کے لئے فلاں فلاں اقدامات اٹھائے گئے ہیں لیکن یہ سارے اقدامات کرنے کے باوجود pollution میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ کیا وجوہات ہیں کہ اتنے سارے اقدامات اٹھانے کے باوجود pollution میں کمی آنے کی بجائے اضافہ ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! It is a very important question آپ اس پر ذرا تفصیل دے دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے لیکن یہ issue raise کیا ہے کہ اتنے اقدامات کے باوجود pollution بڑھ کیوں رہی ہے؟ میں نے جواب بڑا detail سے دیا ہوا ہے لیکن ان کے ضمنی سوال پر میری آپ کی وساطت سے اِن سے یہ submission ہے کہ ہمارا ایک air quality index ہوتا ہے جو 400 تک satisfactory ہوتا ہے۔ اس وقت پنجاب میں جتنے بھی ہمارے air quality monitoring stations ہیں جو مختلف شہروں میں کام کر رہے ہیں وہ لاہور کو اِس وقت 180 to 200 air quality index کے unit show کر رہے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے سالوں کی نسبت اس دفعہ چیزیں الحمد للہ under control ہیں۔

We are heading towards betterment not deterioration.

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس کی تفصیل ہمارے پاس ہے لہٰذا اگر آپ دیکھنا چاہیں تو I can show you جب سے ہماری گورنمنٹ آئی ہے تو ہم day to day monitor کر رہے ہیں۔ یہ pollution نیچے آ رہی ہے اور اوپر بالکل نہیں جا رہی۔ We have the record and figures.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لئے آپ کوئی اقدامات وغیرہ کر رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم اقدامات کافی کر رہے ہیں۔ آپ خود agriculturist ہیں اور آپ کا rural background ہے تو فصلوں کی کٹائی کے بعد ہمارے زمیندار بھائی فصلوں کو آگ لگاتے تھے اُس پر ہم نے پابندی لگائی ہے۔ ٹو سٹروک رکشے جو دھواں نکالتے تھے اُن پر پابندی لگائی ہے۔ بھٹے والوں کو ایک نئی zig-zag پالیسی دی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! Plantation بھی ہو رہی ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری / تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی، چوھری ظہیر الدین نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ plantation تو پہلے نمبر پر ہے۔ اصل pollution تو plantation کے کٹنے کی وجہ سے ہے۔ پچھلے دس سالوں میں ہم نے پنجاب کو concrete میں convert کیا ہے instead of green Punjab جس کے یہ after effects and after shocks آ رہے ہیں but things are under control اب یہ رزلٹ ہے تو اگلے سال انشاء اللہ اس سے مزید بہتری ہو گی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا۔ معزز منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ pollution پہلے سے کم ہوئی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ معزز ممبران اس فورم پر آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ مختلف شہروں کا environmental quality standards پوچھا گیا ہے کہ NEQS کے مطابق level کیا ہے اور actual level کیا ہے؟ ہر شہر کا standard مقررہ level سے ہمیشہ زیادہ ہی بتایا جاتا رہا ہے حتیٰ کہ میں نے گوجرانوالہ کے حوالے سے بھی سوال کیا تھا جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ NEQS سے زیادہ ہے۔ کہیں نہ کہیں تو یہ گڑبڑ ہے کہ پہلے والا جواب غلط ہے یا منسٹر صاحب درست فرما رہے ہیں۔ اس کی ذرا وضاحت کر دیں کہ یہ contradiction کیوں آ رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری / تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ request کی ہے کہ ہمارے کچھ اضلاع ریڈ زون میں آتے ہیں جو کہ لاہور، شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، خانیوال، ملتان، ننکانہ صاحب، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور نارووال ہیں۔

جناب سپیکر! میں request کر چکا ہوں کہ یہ اضلاع ہمارے ریڈ زون میں آتے ہیں اور انہی پر ہم working کر رہے ہیں۔ I have complete details along with me لہٰذا یہ آ کر مجھ سے چیک کر لیں۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال، چھ سال، آٹھ سال یا دس سال کی نسبت things are becoming normal سموگ کی جو abnormality تھی۔

That has been controlled by our Government policy.

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محکمہ جنگلات، ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز، آرمڈ فورسز یا ہیلتھ انسٹیٹیوشنز سے ہٹ کر تقریباً چھ ساڑھے چھ لاکھ نئے درخت صرف محکمہ تحفظ ماحول نے لگائے ہیں کیونکہ آپ نے pollution کو fight through greenery کرنا ہے۔ جب آپ میٹرو، اورنج ٹرینوں، پُلوں اور سڑکوں کو چوڑا کرنے کے لئے درخت ہی کاٹ دیں گے تو پھر یہ effect تو ہونا ہے۔ But things are under control.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ details معزز ممبر کو provide کر دیجئے گا۔ چودھری صاحب! آپ اِن سے city wise detail لے لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں ضلعی دفاتر قائم ہیں اور آٹھ اضلاع لاہور، ملتان، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد اور رحیم یار خان میں ماحولیاتی لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 36 اضلاع میں سے صرف آٹھ اضلاع میں ماحولیاتی لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں لیکن کیا محکمہ کا باقی اضلاع میں بھی یہ لیبارٹریاں قائم کرنے کا کوئی ارادہ ہے، اگر ہے تو کب تک کریں گے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ جواب دوں گا کہ ہم نے air pollution کو کنٹرول کرنے کے لئے لیبارٹریاں شروع کی ہیں جیسا کہ فرانزک لیب ہے اور میرے خیال میں پورے پاکستان میں صرف ایک ہی ہے جو لاہور میں واقع ہے۔ ہم air pollution control لیبارٹریاں بتدریج بڑھا رہے ہیں اور ہمارا انشاء اللہ یہ plan ہے کہ اگلے تین سال میں ہم پنجاب کو air pollution free کا تحفہ دیں جو کہ ہمارے نئے پاکستان کی طرف یہ ایک بڑا قدم ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال محکمہ مواصلات و تعمیرات کے حوالے سے ہے لیکن راجا صاحب! متعلقہ منسٹر صاحب ہاؤس میں حاضر نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! He is on the way اور وہ Assembly premises میں most probably داخل ہو گئے ہیں in the mean time آپ محکمہ تحفظ ماحول کے سوالات take up کر لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: He makes sure that he should be here on time.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! تعمیل ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پہلے محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ سوالات take up کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 70 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ کوئی ممبر on his behalf لینا چاہے گا؟ سید حسن مرتضیٰ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد ایوب خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے لہٰذا اس وقت تک کے لئے اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 537 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔154 میں دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں اور سٹیل ملز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*537: چودھری اختر علی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں فیکٹریوں اور سٹیل ملز کے دھوئیں کی وجہ سے ہر طرف آلودگی پھیلی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ملوں / فیکٹریوں کے دھوئیں کی وجہ سے یہاں کے رہائشی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فیکٹریوں / سٹیل ملز / سریا ملز کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری / تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ جزوی طور پر درست ہے کہ کچھ فیکٹریاں ایسی ہیں جن کا دھواں خارج ہوتا ہے جس کی وجہ سے آلودگی ہوتی ہے۔

(ب) فضائی آلودگی کی وجہ سے سانس اور آنکھوں کی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی-154 میں 87 مختلف فیکٹریاں / سٹیل ملز / سریا ملز واقع ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ ہذا ان کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا رہتا ہے۔ ان میں سے دس فیکٹریاں مستقل طور پر بند ہو چکی ہیں۔ 47 یونٹس کو مذکورہ ایکٹ کے تحت ماحولیاتی تحفظ کے احکامات جاری کئے گئے کہ وہ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات لگائیں۔ محکمہ کے احکامات کی عدم عدولی پر تیس دھواں دینے والے یونٹس کو seal کر دیا گیا ہے۔ 64 ملوں میں آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات نصب کروا دیئے ہیں جبکہ پانچ یونٹس میں آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے جس میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ کچھ فیکٹریاں دھواں چھوڑتی ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ وہاں پر 100 فیکٹریاں دھواں چھوڑتی ہیں اور اگر موقع پر منسٹر صاحب کوئی بھی بندہ بھیجیں تو اسے چیک کیا جا سکتا ہے اس لئے میرا مؤقف ہے کہ محکمہ نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری / تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! کون سا سوال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال نمبر 537 ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری/ تحفظ ماحول(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال ہے کہ جزوی طور پر درست ہے کہ ایسی کچھ فیکٹریاں ہیں جو دھواں چھوڑتی ہیں تو معزز ممبر کیا پوچھنا چاہتے ہیں تاکہ میں specifically اسی portion کا جواب دوں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کو repeat کر دیتا ہوں کہ محکمہ نے جواب میں کہا ہے کہ کچھ فیکٹریاں دھواں چھوڑتی ہیں لیکن موقع پر جا کر اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ 100 فیصد فیکٹریاں دھواں چھوڑتی ہیں کیونکہ وہ ٹائر اور کیمیکل استعمال کرتی ہیں جس سے لوگ دمہ اور کینسر جیسی موذی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ محکمہ کب تک ہاؤس کو اس طرح کے غلط جواب دیتا رہے گا اور کیا منسٹر صاحب کے نوٹس میں ہے تو میں جو بات کہہ رہا ہوں وہ کس طرح اسے solve کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: علاقہ کون سا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پی پی-154 لاہور کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری/ تحفظ ماحول(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو ایک تو یہ request کروں گا کہ انہوں نے اپنے اور ہمارے درمیان اتنی دوریاں کیوں ڈال دی ہیں کیونکہ آج ہاؤس خالی ہے تو نیچے تشریف لے آئیں اور قریب ہو کر بیٹھیں تاکہ سوال بھی اچھا لگے اور جواب بھی ٹھیک آئے۔

MR DEPUTY SPEAKER: He is following the Rules I appreciate his following the Rules.

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری/ تحفظ ماحول(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اگلی بات یہ ہے کہ معزز ممبر کے حلقہ پی پی-154 میں 87 مختلف فیکٹریاں ہیں جن میں سٹیل اور سریا کی ملز ہیں تو محکمہ ہذا ان کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1977 کے تحت وقتاً فوقتاً کارروائیاں کرتا رہتا ہے۔ ان میں دس فیکٹریاں مستقل طور پر بند ہو چکی ہیں۔ وجہ یہی ہے جو معزز ممبر فرما رہے ہیں تو اس وجہ سے دس یونٹ بند ہو چکے ہیں، 47 یونٹ کو مذکورہ ایکٹ کے تحت انوائر نمنٹل تحفظ کے احکامات کی خلاف ورزی کے نوٹسز جاری ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات ہم نے لگائے ہوئے ہیں۔ محکمہ کے احکامات کی عدم عدولی پر 30 دھواں دینے والے یونٹس کو till to day seal کیا جا چکا ہے۔ 64 ملوں میں آلودگی کنٹرول کرنے والی ڈیوائسز نہیں تھیں جبکہ پانچ یونٹس میں آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ over night تبدیلی ہمارے ممبران حضرات چاہتے ہیں۔ یہ تبدیلی over night تو نہیں آ سکتی اور یہ کہتے ہوئے مجھے اچھا نہیں لگ رہا کیونکہ 10 سال ان کی حکومت رہی۔ یہ وہ والے problems تھے جو ہمیں inheritance میں ملے اور ہم انہیں solve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اگر میں صرف یہ کہوں کہ 10 سال والی بات کر کے میں چپ ہو جاؤں تو it won't be fair on my part ہم جو یونٹس بند کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں تفصیل بتا دی ہے کہ اتنے total units ہیں، اتنے آلودگی پھیلا رہے ہیں، اتنے وہ ہیں جنھوں نے ڈیوائسز لگائی ہوئی ہیں جو کہ neat & clean طریقے سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ جو یونٹ بند ہوتے ہیں پھر ان سے ہم بنک گارنٹی لیتے ہیں۔ ہم ان سے personal affidavit لیتے ہیں، assurances لیتے ہیں اور لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز سے clearance certificate لیتے ہیں پھر اس کے بعد ہم ان یونٹس کو دوبارہ operate کرتے ہیں اسی لئے میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ تقریباً ان کے حلقے میں 87 کی لسٹ ہمارے پاس ہے جس پر wet scrubbers بھی کروا رہے ہیں، dry scrubbers بھی کروا رہے ہیں جس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر ہم پچھلے تین چار مہینے میں یہ کام نہیں کر رہے تھے تو ہماری air control quality کا انڈیکس نیچے کیوں آتا۔ اگر انہیں کوئی شک ہے تو ہم انہیں دکھا دیتے ہیں۔ پچھلے پانچ سالوں میں let's suppose تین سے چار سو پر تھا اور اب 180 سے 200 پر آیا ہوا ہے تو that reflects کہ بہتری تو آئی ہے ناں اور تبدیلی تو آئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جواب کافی ہے اور اس کے علاوہ میں کیا بتاؤں۔ (قہقہہ)

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ پی پی-154 میں ملوں کے دھویں سے لوگ مر رہے ہیں تو ان کے لئے محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کیا کر رہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا کہنا ہے کہ کوئی مقدمے وغیرہ بھی درج ہوئے ہیں۔

چودھری اختر علی: منسٹر صاحب! میری بات سن لیں کہ یہ لسٹ میرے پاس ہے اور میں نے اس لسٹ کا انتہائی باریک بینی سے مطالعہ کیا ہے۔ میں اس معزز ہاؤس کے اندر یہ کہتا ہوں کہ اس لسٹ میں پی پی۔154 کی 20 فیصد ملوں کا ذکر ہے کیونکہ میں بتاتا ہوں کہ مومن پور، گلبہار کالونی، احمد ٹاؤن، شادی پورہ، بسی موڑ، کرول گھاٹی جیسے علاقوں میں سے کوئی بھی اس لسٹ میں شامل نہیں ہے جو پی پی۔154 کا حصہ ہیں اور اُس میں 400 ملیں چل رہی ہیں۔ آپ موقع پر خود تشریف لائیں میں آپ کے ساتھ جاؤں گا آپ کو ملیں دکھاؤں گا اور ان کے درمیان کیمیکل بیچنے والی فیکٹریاں موجود ہیں جن سے وہ ملیں روزانہ کی بنیاد پر سامان خریدتی ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر منسٹر صاحب سے مل لیں آپس میں بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Order in the House. Let him speak.

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا جو ضمنی سوال ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے ماحول کی آلودگی کا مسئلہ کسی ایک ممبر کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے پنجاب کی عوام کا مسئلہ ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ ضمنی سوال کر لیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ 30 ملیں بند کر دی ہیں 64 ملوں کو ہم نے نوٹسز جاری کر دیئے یا اُن کو کوئی ایسے equipment لگانے کے لئے کہا ہے اُن کی تفصیل ان کے پاس ہے کہ وہ water treated plant جو کہ ملوں والوں کی پوری feasibility کا حصہ ہیں اُن کے فرانزک لیبارٹری سے این او سی لئے گئے اور اُن کو وہاں پر نصب کیا گیا یہ اُن کی لسٹ فراہم کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس لسٹ ہے جو معزز ممبر کہہ رہے ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میرے پاس لسٹ بھی ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ معزز ممبر کو مہیا کر دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میرے پاس لسٹ بھی ہے پورا ریکارڈ بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پی پی-154 کے بارے ہی بات کی ہے اور اگر یہ ملیں اور چھوٹے یونٹس 10 دنوں، 30 دنوں میں لگیں ہیں تو پھر تو solely we are responsible for it اور اگر یہ پچھلے 10,15 سال سے لگیں ہیں اور انہی کی سرپرستی میں لگیں ہیں تو ہم تو ذمہ دار نہیں ہیں۔ میں پی پی-154 کے بارے میں ہی بات کر رہا ہوں میرے پاس اس کی پوری detail ہے اور دیکھیں اگر بارڈر پر کوئی ایسا یونٹ ہے جو ان کے پی پی-154 اور پی پی-155 کے درمیان جس طرح یہ معزز ممبر مومن پورہ یا اس طرح کی مثالیں دے رہے ہیں تو یہ آئیں ڈیپارٹمنٹ کے بندے ان کے ساتھ جاتے ہیں یہ نشاندہی کر دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں نے جو باتیں کی ہیں I stick to my words میں نے بالکل سوچ سمجھ کر باتیں کی ہیں کہ کتنی ملوں کو ہم نے سیل کیا، کتنی ملوں کو ہم نے نوٹس بھیجے، کون کون سی ملوں نے اُن نوٹسز پر عمل کرتے ہوئے اپنے pollution اور اپنے ماحول کو درست کیا، بہتر کیا۔ میں پھر وہی repeat کر رہا ہوں کہ ان کو اگر کوئی misunderstanding ہے تو یہ معزز ممبر آئیں اور جا کر نشاندہی کریں۔ اتنے سالہا سال یہ جو ایک کام چل رہا ہے تو میری معلومات کے مطابق I am hundred percent correct اور اگر ان کو ambiguity ہے تو یہ آئیں we are ready to go along with honourable member اور یہ نشاندہی کریں اور یہ دیکھ لیں کہ کہیں پچھلے دس سال میں انہی کے دور میں لگی نہ ہو یہ بھی ذرا چیک کر لیں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں میری درخواست ہے میری بات کو ذرا غور سے سنئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں پہلے وہ چوہدری اختر علی بات کرنا چاہتے ہیں۔

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ساتھ ساتھ نئے پاکستان کی تشریح بھی کر رہے ہیں یہ مسائل ہم مانتے ہیں کہ یہ آج کے مسائل نہیں ہیں لیکن موجودہ حکومت اس بات کی پابند ہے میں اس لسٹ کو اس ہاؤس میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ لسٹ اگر 20 فیصد پی پی-154 میں ہے تو 80 فیصد اس میں lapses ہیں یہ محکمہ کی ملی بھگت ہے اور جو محکمے کے انسپکٹرز، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ڈائریکٹر تک اُن ملوں سے بھتا وصول کرتے ہیں اور لوگوں کی جانوں سے کھیلتے ہیں۔ منسٹر صاحب اس بات کا نوٹس لیں اور اس fake list کو آپ اُن کو دیں کہ یہ fake list کیوں بنائی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب آپ اس کوmake sure کریں جو معزز ممبر کے grievances ہیں جیسے آپ نے کہا ہے کہ آپ کسی کو۔۔۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/تحفظ ماحول(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ فاضل ممبر آئیں نشاندہی کریں دوسری بات یہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چودھری اختر علی!آپkindly نیچے تشریف لے آئیں منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کے ساتھ آکرdiscuss کرلیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/تحفظ ماحول(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر! اگر یہ پی پی۔154 کے بارے میںspecifically پوچھ رہے ہیں تو میرا یہی جواب ہے I stick to my words اگر یہ پی پی۔154 کے ساتھ کوئی ایسی ملز ہیں جو پی پی۔155 میں یا پی پی۔156 میں آتی ہیں تو وہ بھی لاہور کی خدمت ہے آئیں یہ ہمارے ساتھ بیٹھ کرdiscuss کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ نیچے آجائیں آکر منسٹر صاحب سےdiscuss کرلیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/تحفظ ماحول(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر! لاہور ہمارا بھی گھر ہے ہمارا شہر ہے معزز ممبر کو نیچے بلوائیں۔سیڑھیوں کے راستے نیچے بلوائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،آپ نیچے آکرdiscuss کرلیں جی،کھوسہ صاحب!

چودھری اختر علی:جناب سپیکر!یہ ان کی مہربانی ہے جو مجھے سامنے برداشت کر جائیں گے جو پیچھے برداشت نہیں کر رہے میں اس میں جناب سے گزارش کر رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ نیچے تشریف لے آئیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین):جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری اختر علی:جناب سپیکر!جو آلودگی پھیلانے والی ملیں موجود ہیں یہ اُن کوidentify کر لیں آیا اُن کو آبادیوں سے باہر منتقل کرنے کا ان کا ارادہ ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/تحفظ ماحول(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر! اگر ان کو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے جواب پر اعتراض ہے میں توstick کر رہا ہوں کہ میں جو کہہ رہا ہوں وہ ٹھیک ہے کیونکہ میں نے پوری thorough study کی ہے میں ایسے جواب لے کر ہاؤس

میں نہیں آگیا I knew کہ آگے ضمنی سوال بھی ہوں گے so I am well prepared about this thing اگر ان کو پھر بھی وضاحت کی ضرورت ہے تو آئیں ہمارے ساتھ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر صاحب! آپ آئیں نیچے تشریف لے آئیں۔ جی، کھوسہ صاحب!

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! اس context میں میرا ضمنی سوال وزیر تحفظ ماحول سے متعلق ہے لیکن اُس سے پہلے میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر نہیں آپ سوال کریں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر اس لئے ہے کہ مجھے یہاں آنے کے لئے elevator use کرنا پڑتا ہے In case of emergency of fire I am advised not to use elevator. There is no any other exit. سیڑھیاں لاک ہیں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! سیڑھیاں کھلوادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ کے grievances کو دیکھ لیتے ہیں۔ اب آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! اب میرا ضمنی سوال وزیر تحفظ ماحول پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ دیانتدارانہ جواب دے سکتے ہیں کہ جو ہمارے environment and pollution کی check lists کے مطابق percentage کیا ہے اور وہ کتنا contribute کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ وہی same supplementary ہے لیکن آپ دیکھ لیں ورنہ fresh question معزز ممبر سے ڈلوا لیتے ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا دل سے احترام کرتا ہوں لیکن مجھے ان کے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کھوسہ صاحب! آپ fresh question بھجوادیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں صرف آپ کی وساطت سے on the floor of the House آپ کو ایک commitment کر رہا ہوں کہ انشاء اللہ آنے والے دنوں میں right form previous three months onwords انشاء اللہ جب تک ہماری حکومت ہے اللہ کے فضل و کرم سے آپ

کو ایک بہت اچھی تبدیلی نظر آئے گی اور اب آپ یہ دیکھیں یہ نیا سوال تو اپنی جگہ لیکن میں پھر بھی کیونکہ وہ میرے بھائی ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں میں اُن کی respect کے لئے کہہ رہا ہوں کہ انشاء اللہ مثبت تبدیلی آئے گی۔ وہ ہم بھٹوں کی وجہ سے بھی کنٹرول کر رہے ہیں، فصلوں کو آگ لگانے کی وجہ سے بھی، نئے یونٹس کی وجہ سے بھی جس طرح پی پی۔154 کے ہمارے معزز ممبر فرما رہے تھے اب اس طرح ہم 36 air control system اضلاع میں operate کر رہے اور quality index air pollution کو کنٹرول کر رہے ہیں اسی لئے satisfactory point پر آگئی ہے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ ہے کوئی بھی چیک کر لے کہاں 3 سو یا 4 سو pollution تھی اور کہاں ہم 180 اور 200 پر آگئے ہیں انشاء اللہ اگلے 2 سے 3 سال میں اللہ کے حکم سے جو ہماری مڈل کلاس کو ایک اذیت ہے کہ motor bikes پر دو دو، تین تین بچوں کو بٹھا کر ماسک پہن کر صبح سکول چھوڑنے جاتے ہیں۔ اصل میں تو پالیسیاں مڈل کلاس کے فائدہ کے لئے بننی چاہئیں امیر آدمی تو کچھ بھی کر سکتا ہے اس کی تو گاڑیوں کے شیشے بند ہوتے ہیں۔ ہم pollution کے خلاف fight کر رہے ہیں، درخت لگا رہے ہیں اور ان کو کنٹرول بھی کر رہے ہیں۔ آپ کو انشاء اللہ دو سے تین سال میں ہرا بھرا پنجاب اور pollution free Punjab نظر آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ راجا صاحب! منسٹر مواصلات و تعمیرات کے بارے میں بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے آپ کے حکم کے مطابق چیک کروایا ہے اور ان کی طرف سے یہ message موصول ہوا ہے کہ

> "منسٹر مواصلات و تعمیرات ایمرجنسی کی وجہ سے ہسپتال گئے ہیں وہ وہاں سے راستے میں ہیں تشریف لا رہے ہیں اور دس منٹ میں پہنچ جائیں گے۔"

جناب سپیکر! یہ ان کی طرف مجھے تحریری طور پر پیغام موصول ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس سوال کو pending کر دیں؟ This is very wrong. He should be responsible معزز ممبر اتنی تیاری کر کے آتے ہیں۔ This is not the way.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے تو کم از کم اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! یہ آپ کی مہربانی ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کم از کم مجلس قائمہ بنائی جائے اور پارلیمانی سیکرٹریز بنائے جائیں۔ اگر منسٹر صاحب نہ آ سکیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو جواب دے سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا valid point ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! کتنا انتظار کرنا ہے تین مہینے سے اوپر ہو گئے ہیں اور ابھی تک پارلیمانی سیکرٹریز نہیں بنائے گئے؟

MR DEPUTY SPEAKER: But I think the Minister should be serious with the business of the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آئندہ ایسا ہی ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مواصلات و تعمیرات کے تمام سوالات pending کئے جاتے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! یہ کب تک مؤخر رہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جب next time پر ان سوالات کی باری آئے گی اس وقت تک یہ pending ہیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ، فیصل آباد روڈ کی دونوں اطراف فیکٹریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*70: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے دونوں اطراف کتنی فیکٹریاں اور کارخانہ جات ہیں؟

(ب) کس کس فیکٹری اور کارخانہ جات نے اپنے ویسٹ اور used water کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2016 سے آج تک کس کس فیکٹری اور کارخانہ کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی اور ان کو کتنا کتنا جرمانہ کیا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس علاقہ کی تمام فیکٹریوں اور کارخانہ جات کا used water اس علاقہ کے سیم نالہ جات میں غیر قانونی طور پر ڈالا جارہا ہے جس سے اس علاقہ کی زرعی اراضی بنجر اور غیر آباد ہورہی ہے زیر زمین پانی بھی خراب ہو چکا ہے جس سے ہر سال ہزاروں افراد وفات پارہے ہیں اور ہزاروں افراد موذی امراض میں مبتلا ہورہے ہیں؟

(ہ) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان):

(الف) چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے دونوں اطراف 32 فیکٹریاں اور کارخانہ جات ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا 32 فیکٹریوں میں سے ایک فیکٹری مدینہ شوگر ملز نے پرائمری ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا ہوا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا 32 فیکٹریوں میں سے اٹھارہ فیکٹریاں آلودہ پانی خارج کرتی ہیں جن کو ضلعی آفیسر تحفظ ماحول، چنیوٹ نے آلودگی کی روک تھام کے لئے نوٹسز جاری کئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان اٹھارہ فیکٹریوں نے نوٹسز میں دی گئی ہدایات پر ابھی تک عمل نہیں کیا لہٰذا ان کے خلاف مذکورہ ایکٹ کے تحت مزید کارروائی کی جارہی ہے جس میں ان فیکٹریوں کے خلاف کیسز پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل، لاہور میں دائر کئے جائیں گے یا ان کی تالابندی کی جائے گی۔اس دوران کسی فیکٹری کو کوئی جرمانہ نہیں ہوا کیونکہ جرمانہ کرنے کا اختیار ٹربیونل کا ہے۔

(د) تقریباً 11 فیکٹریوں کا استعمال شدہ پانی سیم نالہ جات میں ڈالا جاتا ہے۔اس نالہ میں پانی ڈالنے کی اجازت محکمہ انہار دیتا ہے۔

(ہ) جواب جز(ج) میں ملاحظہ فرمائیں۔

پلاسٹک بیگز پر پابندی لگانے اور بے جا استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*302: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پلاسٹک بیگز کے استعمال سے انسانی صحت کا نقصان اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت ہر قسم کے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کے استعمال پر پابندی لگانے اور پلاسٹک بیگز کے بے جا اور زیادہ استعمال پر قابو پانے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری / تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ صرف جزوی طور پر درست ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر پلاسٹک بیگز میں کھانے پینے کی گرم اشیاء ڈالی جائیں تو وہ اشیا کچھ حد تک مضر صحت ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر پلاسٹک بیگز کو استعمال کے بعد مناسب طور پر ٹھکانے لگایا جائے تو ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا امکان بہت کم ہے۔

(ب) پنجاب حکومت نے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کے بے جا اور زیادہ استعمال پر قابو پانے کے لئے باقاعدہ درج ذیل قانون سازی کی ہوئی ہے۔

The Punjab Prohibition on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags
Black or any other Polythene Bag below 15 Micron Thickness Ordinance, 2002 Punjab Polythene Bag Rules, 2004

ان قوانین کے تحت پنجاب میں کالے رنگ کے پلاسٹک / شاپنگ بیگ اور پندرہ مائیکرون موٹائی سے کم والے ہر قسم کے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کی تیاری، فروخت، استعمال اور درآمد پر مکمل پابندی ہے۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کیسز متعلقہ ضلع کے ماحولیاتی مجسٹریٹ senior civil judge کی عدالت میں دائر کئے جاتے ہیں۔ تاہم اس آرڈیننس میں ترمیم بھی زیر غور ہے جس میں اس کی موٹائی بڑھا کر 40 مائیکرون اور آکسو بائیوڈی گریڈیبل کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ یہ ڈرافٹ قانونی رائے کے لئے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع چنیوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

18: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام اور عہدہ جات بتائیں؟

(ب) اس ضلع کو سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں کون کون سے منصوبہ جات فضائی اور آبی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے شروع کئے گئے؟

(د) اس ضلع میں ان دو سالوں کے دوران کس فیکٹری اور کارخانہ جات کو جرمانہ کس کس بناء پر کیا گیا؟

(ہ) اس ضلع میں فضائی اور آبی آلودگی کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) حکومت اس ضلع میں فضائی اور آبی آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں اور کارخانہ جات کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر چنیوٹ میں اس وقت چھ ملازمین تعینات ہیں۔ان کے نام اور عہدہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2016-17 میں ضلعی آفس چنیوٹ کو 2,042,000 روپے اور مالی سال 2017-18 میں 3,281,000 روپے غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں رقم فراہم کی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں میں کوئی منصوبہ جات شروع نہیں کئے گئے۔

(د) ان دو سالوں کے دوران اٹھارہ فیکٹریوں کو آلودہ پانی خارج کرنے پر ضلعی آفیسر تحفظ ماحول، چنیوٹ نے آلودگی کی روک تھام کے لئے پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت نوٹسز جاری کئے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان فیکٹریوں نے نوٹسز میں دی گئی ہدایات پر ابھی تک عمل نہیں کیا لہٰذا ان کے خلاف مذکورہ ایکٹ کے تحت مزید کارروائی کی جا رہی ہے جس میں ان فیکٹریوں کے خلاف کیسز پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل، لاہور میں دائر کئے جائیں گے یا ان کی تالا بندی کی جائے گی۔ان دو

سال کے دوران کسی فیکٹری کو کوئی جرمانہ نہیں ہوا کیونکہ جرمانہ کرنے کا اختیار ٹربیونل کا ہے۔ علاوہ ازیں ان دو سالوں میں ضلع چنیوٹ میں فضائی آلودگی اور عوام الناس کے لئے مشکلات کا باعث بننے والے 79 چھوٹے بڑے یونٹوں کے خلاف ضلعی آفیسر تحفظ ماحول نے پاکستان پینل کوڈ1860 کے سیکشن 268,278 کے تحت ایف آئی آرز درج کروائیں۔ جن پر مجسٹریٹ درجہ اول چنیوٹ نے مبلغ 3,12,000روپے جرمانہ عائد کیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ضلع میں فضائی آلودگی کی بڑی وجہ گاڑیوں، فیکٹریوں، اینٹوں کے بھٹوں، کوڑا کرکٹ اور فصلوں کی باقیات کو آگ لگانے سے خارج ہونے والا دھواں ہے۔آبی آلودگی کی بڑی وجہ میونسپل سیوریج اور صنعتی گندا پانی ہے۔

(و) محکمہ ہذا فضائی اور آبی آلودگی کی شکایات پر پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کرتا ہے جس کی تفصیل درج بالا جز (د) میں دی گئی ہے۔ دھواں دینے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کے تعاون سے محکمہ ہذا کے ضلعی دفتر کے انسپکٹرز وقتاً فوقتاً کارروائی کرتے رہتے ہیں۔

گوجرانوالہ: محکمہ تحفظ ماحول کو فراہم کردہ گرانٹ اور فضائی و آبی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

39: چودھری اشرف علی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ کو سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی گرانٹ سال وار فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ رقم محکمہ نے کس کس مد میں خرچ کی؟

(ج) کیا مذکورہ رقم سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کو روکنے کے لئے منصوبے شروع کئے گئے اگر ہاں تو منصوبہ جات کا نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) گوجرانوالہ شہر کا فضائی آلودگی کا لیول کیا ہے اور یہ فضائی آلودگی کے (NEQ) مقررہ لیول سے کتنا زیادہ ہے نیز اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان):

(الف) سال 2016-17 -/57,96,500 ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال18-2017 -/1,19,28,000ضمیمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ رقم صرف غیر ترقیاتی اخراجات(سٹاف کی تنخواہ اور پنشن کی ادائیگی اور دفتر کے استعمال بلڈنگ کا کرایہ، بل بجلی وغیرہ)کی مد میں خرچ کی گئی ہے۔

(ج) سال17-2016 اور18-2017میں ترقیاتی فنڈ(فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کو روکنے)کی مد میں محکمہ تحفظ ماحول ضلع گوجرانوالہ کو کوئی گرانٹ فراہم نہ کی گئی ہے۔

(د) مورخہ15-10-2018کو فضائی آلودگی کا لیول چیک کرنے کے لئےAir (Monitoring Station)ائر پوائنٹر کمشنر آفس گوجرانوالہ میں لگا دیا گیا ہے جو commissioningکے مرحلہ میں ہے جس کے بعد گوجرانوالہ کی فضائی آلودگی کا معیارEPA Punjabکی ویب سائٹ پر دیکھا جاسکے گا۔گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی کی بنیادی وجوہات میں بھٹوں اور فیکٹریوں میں غیر معیاری ایندھن کا استعمال اور آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات کی عدم تنصیب ہے۔

مزید برآں گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں اور پرانی ٹیکنالوجی سے چلنے والے اینٹوں کے بھٹہ جات بھی فضائی آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ ان آلودگی پیدا کرنے والے عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور اب تک پرانی ٹیکنالوجی پر چلنے والے175بھٹوں کو نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں تاکہ وہ نئی ماحول دوستzig zag technologyپر منتقل ہو جائیں ورنہ انہیں بند کر دیا جائے گا۔

مزید عرض ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے عائد کردہ پابندی کی روشنی میں غیر معیاری ایندھن کا استعمال کرنے والی169بھٹیوں اور فیکٹریوں کو بند کر دیا ہے اور بارہ فیکٹری مالکان کے خلاف ایف آئی آر درج کروا دی گئی ہیں۔34فیکٹریوں کو تحفظ ماحول کے حکم نامے جاری کئے جا چکے ہیں۔غیر معیاری ایندھن کا استعمال کرنے والی فیکٹریوں اور آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات کے بغیر سٹیل ملوں اور فرنس بھٹوں کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی جاری ہے۔

چنیوٹ:حلقہ پی پی۔95میں انڈسٹریز،پولٹری شیڈ
کے این او سی نہ لینے کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

58:سید حسن مرتضیٰ:کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب بھی کوئی انڈسٹری لگائی جاتی ہے تو اسے مختلف محکمہ جات اور خصوصاً محکمہ تحفظ ماحول سے NOC حاصل کرنا ہوتا ہے اور ان کے قوانین پر بھی مکمل عملدرآمد کرنا ہوتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حلقہ پی پی-95 چنیوٹ میں کتنی انڈسٹریز اور پولٹری شیڈ ہیں۔ کن کن کے پاس محکمہ تحفظ ماحول سے جاری کردہ NOC موجود ہے اور کتنی ایسی انڈسٹریز اور پولٹری شیڈ ہیں جن کے پاس یہ NOC نہیں ہیں نیز جن کے پاس NOC نہیں ان کے خلاف محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان انڈسٹریز اور پولٹری شیڈز کی وجہ سے علاقے کا زیر زمین پانی ناقابل استعمال ہو رہا ہے اگر ایسا ہے تو اس پانی کو بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(د) حلقہ پی پی-95 چنیوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے افسران وملازمین تعینات ہیں اور یہ کب سے ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سروے کے مطابق حلقہ پی پی-95 میں 19 انڈسٹریز اور 6 پولٹری کنٹرول شیڈز ہیں۔ 9 انڈسٹریز نے محکمہ تحفظ ماحول سے NOC لئے ہیں باقی 10 یونٹوں کے مالکان نے NOC حاصل کرنے کے لئے درخواست دی ہوئی ہیں جبکہ تمام پولٹری کنٹرول شیڈز نے محکمہ ہذا سے NOC لئے ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ کے زیر زمین پانی کے نمونے تجزیہ کے لئے PHED لیبارٹری فیصل آباد بھیجے گئے ہیں۔ جہاں ان کا تجزیہ کیا جا رہا ہے۔ تجزیاتی رپورٹ موصول ہونے کے بعد اگر ضروری ہوا تو مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

(د) محکمہ تحفظ ماحول کا ضلعی دفتر چنیوٹ 2013 سے قائم ہے۔ اس وقت ایک آفیسر اور پانچ ماتحت عملہ کے ارکان تعینات ہیں۔ محمد نواز سیال، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (دو ماہ سے)، محمد امتیاز، انسپکٹر (چار سال سے)، عبدالعزیز، جونیئر کلرک (چار سال سے)، محمد عدنان ڈرائیور (دو سال سے) اور محمد سجاول حسین، نائب قاصد (چھ سال سے) تعینات

ہیں۔حلقہ پی پی۔95 چنیوٹ ضلع کا حصہ ہے جو محکمہ ہذا کے ضلعی دفتر کی زیر نگرانی میں آتا ہے۔

محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

252: چودھری اختر علی: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں تحفظ ماحول کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں حکومت نے سال 2017 سے آج تک کتنی رقم محکمہ ہذا کو کس کس مد کے لئے فراہم کی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم فضائی آلودگی کے خاتمہ پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم فیکٹریوں / کارخانوں کے آلودہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے خرچ ہوئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری/ تحفظ ماحول (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلعی دفتر تحفظ ماحول لاہور میں ملازمین کی تعداد 32 ہے۔

(ب) ضلعی دفتر لاہور کو سال 2017 سے آج تک 22752000 روپے کی رقم مختص کی گئی۔ مختلف مدوں میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں میں علیٰحدہ سے کوئی رقم فضائی آلودگی کے خاتمہ کی مد میں مختص کی گئی۔

(د) ان سالوں میں-/14613507 روپے تنخواہوں کی مد میں جبکہ ٹی اے ڈی اے کی مد میں-/87400 روپے کی رقم خرچ ہوئی۔

(ہ) ان سالوں میں علیٰحدہ سے کوئی رقم فیکٹریوں / کارخانوں کے آلودہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے مختص نہیں کی گئی۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔اس سے پہلے کہ ہم تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں ممبران کی توجہ رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 83(e) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحاریک التوائے کار

جن میں اٹھائے گئے معاملات پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جا چکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہیں کی جا سکتی ہیں۔ چونکہ آج "صحت" پر بحث ہو گی لہٰذا مندرجہ ذیل تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی۔ تحریک التوائے کار نمبر 133/18 چودھری اشرف علی، تحریک التوائے کار نمبر 135/18 چودھری اشرف علی اور تحریک التوائے کار نمبر 138/18 ملک تیمور مسعود کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 136/18 چودھری اشرف علی کی ہے اب چودھری اشرف علی اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

خصوصی بچوں کے سکولوں کی تعمیر کا مطالبہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 9۔ نومبر 2018 کی خبر کے مطابق سپیشل بچوں کے پچیس سکول کرائے کی عمارتوں میں چلنے لگے۔ چھ اضلاع کے ساڑھے چار ہزار سپیشل طلباء کے سکول 13 سال سے تنگ اور تاریک عمارتوں میں قائم ہیں جن کا ماہانہ کرایہ دس لاکھ روپے ادا کرنا پڑتا ہے۔ گراؤنڈز بھی نہیں، بچے تفریح ٹائم میں کلاسوں تک محدود، سرکاری عمارتیں تعمیر کروائی جائیں۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ ریجن کے 40 میں سے 25 سپیشل بچوں کے سکول 13 سال سے کرائے کی عمارتوں میں قائم، سرکاری بلڈنگز تعمیر نہ ہونے سے سپیشل بچے کرائے کی تنگ اور تاریک بلڈنگوں میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ گوجرانوالہ ریجن کے چھ اضلاع کے ساڑھے چار ہزار سے زائد blind, slow learning سماعت سے محروم اور معذور طلباء و طالبات کے لئے 6 میٹرک، 15 ایلیمنٹری اور 19 پرائمری سکول قائم ہیں۔ ان میں 25 سپیشل بچوں کے سکول 13 سال سے مختلف اضلاع میں کرائے کی عمارتوں میں قائم ہیں جن کا ماہانہ 10 لاکھ روپے کرایہ ادا ہوتا ہے۔ کرائے کی عمارتیں تنگ و تاریک ہونے کی وجہ سے بچے تفریح ٹائم میں بھی کلاسوں تک محدود رہتے ہیں جبکہ ان سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز بھی دستیاب نہیں ہیں جبکہ سپیشل بچے اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں سازگار ماحول فراہم کر کے تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے تاکہ یہ بھی نارمل بچوں کی طرح معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔ والدین نے مطالبہ کیا ہے کہ سپیشل بچوں کے لئے سرکاری بلڈنگز تعمیر کی جائیں تاکہ بچے بہتر ماحول میں تعلیم حاصل

کر سکیں۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کے بارے میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار کل جمع ہوئی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو "ایکسپریس اخبار" کی خبر ہے۔ یہ ایک اچھی خبر ہے لیکن یہ informative ہے اور یہ تنقیدی خبر نہیں ہے۔ یہ جو سکول اور پرائیویٹ ادارے کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تھوڑا سا آپ کو correct کر دوں کہ 13-نومبر 2018 کو یہ تحریک التوائے کار جمع ہوئی ہے۔ آپ کو محکمہ نے غلط گائیڈ کیا ہے۔ kindly آپ اپنے محکمے کو کہیں کہ آپ کو ذرا proper guide کر دیا کریں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ لیکن اس تحریک التوائے کار پر detail میں بات تو کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔ آپ جواب دیں۔ میں آپ کو تھوڑا سا clarify کر رہا تھا۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو مورخہ 9-نومبر 2018 "ایکسپریس اخبار" کی خبر ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی خبر ہے لیکن یہ informative خبر ہے یہ تنقیدی خبر نہیں ہے یا میرے خیال میں اس پر تحریک التوائے کار لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جو سکولوں کے لئے پرائیویٹ عمارتیں کرائے پر لی جاتی ہیں یہ اس لئے لی جاتی ہیں کہ بچوں کے مستقبل کو محفوظ کیا جائے اور نہ کہ ہم instead camp building کا انتظار کرتے رہیں اور فنڈز کا انتظار کرتے رہیں۔ ہم سپیشل بچوں کی care کے لئے یہ سکول اور بلڈنگز کرائے پر لیتے ہیں اور کچھ فنڈز ملنے کے بعد ہمارے ادارے اور ہمارے سکولز اور کالجز بنائے جا رہے ہیں۔ اسی طرح یہ جو گوجرانوالہ کے سکولز ہیں ان میں بھی یہی پوزیشن ہے اور جو کرائے کی بلڈنگز ہیں ان میں environment بالکل ٹھیک ہے اور یہ تاریکی میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے honourable member parliament سے یہ کہوں گا کہ یہ ان کا ڈویژن ہے یا گوجرانوالہ ان کا شہر ہے اگر کوئی ایسا سکول جو کرائے کی عمارت میں چل رہا

ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہاں کوئی ایسی facilities نہیں ہیں تو محکمے کی طرف سے یہ گارنٹی assure کرتا ہوں کہ ہم ان کی facilities کو بہتر کردیں گے۔ اب رہی بات کہ بلڈنگز نہیں ہیں تو ہمیں اڑھائی سے تین مہینے ہوئے ہیں اس میں بھی ایک ongoing scheme کامونکی میں بھی ہے، ایک سکیم نوشہرہ ورکاں میں بھی ہے اور کمشنر گوجرانوالہ نے ایک کارپوریشن کی جو بلڈنگ ناکارہ تھی اسے اس قابل بنوا کر سپیشل ایجوکیشن کے حوالے کی ہے اور چند دنوں میں وہ بلڈنگ بھی کام کرنے لگے گی۔

جناب سپیکر! میرا نہیں خیال کہ اس میں ایسی کوئی چیز ہے جس پر بحث کی جائے۔ پچھلے دس سال میں ان کی سپیشل بچوں کی priority نہیں رہی اور آج یہ جو priority میرے معزز ممبر کہہ رہے ہیں یہ اڑھائی تین مہینوں کی progress میں سپیشل بچوں کی care مانگنا چاہتے ہیں اور پہلے یہ سپیشل بچوں کے فنڈز اورنج لائن ٹرین میں لگا رہے تھے لیکن میں پھر بھی اپنے colleague کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو سکول رہ گئے ہیں آنے والی ADP میں ہم ان کی ضرور planning کر رہے ہیں۔ ہم محکمے کو یہ تجویز بھی کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ ان بلڈنگوں کی planning بھی دیں گے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں اور معزز ہاؤس کو assurance دلاتا ہوں کہ ہم آنے والے ایک دو سال میں ان میں comparatively بہتری لے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا مقصد قطعاً تنقید نہیں تھا، میرا مقصد بہتری لانا تھا اور جو ہمارا پچھلا دور تھا ہم اس وقت ٹریژری بنچوں پر تھے تو اس وقت بھی جو shortcomings تھیں ہم ان پر آواز اٹھاتے تھے۔ ہمیں عوام نے اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے تو ہمیں نمائندگی کا حق تو ادا کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب ڈیپارٹمنٹ سے بھی جواب منگوالیں تو زیادہ بہتر ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ اس بہانے بہتری ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب آ چکا ہے۔ انہوں نے جواب detail میں دے دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اگر ڈیپارٹمنٹ سے جواب منگوالیں گے تو زیادہ بہتر ہو جائے گا لیکن ویسے آپ کی discretion ہے جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر ڈیپارٹمنٹ سے جواب منگوالیں گے تو ہو سکتا ہے کہ اس سے زیادہ بہتری ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! جواب آچکا اور یہی محکمہ کی طرف سے جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ چودھری اشرف علی! آپ تشریف رکھیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

صحت پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی take up کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر ہیلتھ پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز concerned Minister اپنی تقریر سے کریں گی اور وہ تمام ممبران جو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری التماس ہے کہ محکمہ صحت پر بحث کا آغاز کیا جائے، منسٹر صاحبہ initial statement دیں گی اور اس کے بعد اس پر جنرل بحث ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہماری حکومت نے 27۔اگست کو take over کیا۔ as a new government from the interim government. میں آپ کے سامنے policy statement اس لئے رکھنا چاہتی ہوں کہ فاضل ممبران اس ایوان میں شاید اس موضوع پر بھی بات کرنا چاہیں جو ہم نے progress کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ اس سے پہلے جو پالیسی کی سمت تھی اور جو ہمارے agreements ہیں جیسے ہم نے Sustainable Development Goals وغیرہ پر international signature کئے ہوئے ہیں۔ We were not following them.

ہم نے آتے ہی پہلا کام یہ کیا ہے کہ ہم نے اپنی سمت درست کرنے کی کوشش کی ہے اور الحمد للہ اس 100 دن کے اندر بہت سارے ایسے کام ہوئے ہیں جو رکے ہوئے تھے۔ میں انہیں آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتی ہوں کہ جو سب سے اہم چیز ہے وہ یہ ہے کہ جس کو ہم یونیورسل کوریج کہتے ہیں اور یونیورسل کوریج پر ہیلتھ کوریج کا ہی مطلب ہوتا ہے کہ ہر انسان کے پاس یہ سہولت ہو اور وہ صحت کی سہولت اس کے لئے physically اور monetarily بھی accessible ہو۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہم نے جو پہلا کام کیا ہے وہ یہ کیا ہے کہ انشاء اللہ 36 کے 36 اضلاع کے اندر ہیلتھ انشورنس کارڈ لے کر آ رہے ہیں اور اس سے تقریباً 4 کروڑ سے زائد لوگ مستفید ہوں گے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 11 بج کر 20 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس 10۔دسمبر 2018 بروز سوموار سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABIDA BIBI, MS.

question REGARDING-

-Reinstatement of Bulk Water Supply Project Murree from Jhelum River *(Question No. 610*)* 26

ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS-UD-DIN, MR.

DISCUSSION On-

-FOOD AND AGRICULTURE 228

point of order REGARDING- 42

-Not to allow MPA to enter into 7-Club Road the Chief Minister House

question REGARDING- 187

-Upgradation of Government Girls High School Ikhlaspura, Narowal *(Question No. 450*)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Anxiety amonst students due to transfer of Professors and senior doctors of Bahawalpur Victoria Hospital to Dera Ghazi Khan Hospital 130

-Demand for construction of buildings for schools of Special Children 359

-Demand for vacation of a house from Qabza mafia in Qila Gujar Singh Lahore 129

-Illegal profit gaining by private clinical aboratories 201

-Openly sale of expired and prohibited medicines in Gujranwala 131, 202

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-3rd December, 2018 3

-4th December, 2018 63

-5th December, 2018 147

-6th December, 2018 251

-7th December, 2018 333

AGRICULTURE-

-General discussion 203-248

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 115

-Details about "Kasan Package" *(Question No. 157)* 107

-Details about housing colonies of Agriculture Department in Gujranwala Department *(Question No. 88)* 67

-Free of cost supply of wheat seed *(Question No. 14*)* 82

-Grant of subsidy by government in provision of DAP fertilizers

PAGE NO.

to farmers *(Question No. 79*)*

-Number of offices of Agriculture Department in district Chiniot and branches thereof *(Question No. 196)* 120

-Procedure for registration of brokers and details of registered brokers *(Question No. 86*)* 97, 101

-Steps taken for development of agriculture in Gujranwala *(Question No. 34)*

AHMAD KHAN, MR.

DISCUSSION On-

-FOOD, AGRICULTURE AND ANNUAL PERFORMANCE REPORT OF THE PUNJAB BAIT-UL-MALL COUNCIL FOR THE YEAR 2012 286

AHMAD ALI AULAKH, MALIK

DISCUSSION On-

-Food, Agriculture and Annual Performance Report of the Punjab Bait-ul-Mall Council for the year 2012 305

AKHTAR ALI, CHAUDRY

questions REGARDING- 342

-Action against smoke releasing factories in PP-154, Lahore *(Question No. 537*)* 357

-Number of employees and budget of Environment Protection Department in district Lahore *(Question No. 252)*

ALLA-UD-DIN, SHEIKH

DISCUSSION On-

-Food, Agriculture and Annual Performance Report of the Punjab Bait-ul-Mall Council for the year 2012 298

ASHRAF ALI, CHOUDHARY

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for construction of buildings for schools of Special Children 359

131, 202

-OPENLY SALE OF EXPIRED AND PROHIBITED MEDICINES IN GUJRANWALA 355

questions REGARDING- 107

-Details about air and water pollution in Gujranwala *(Question No. 39)* 257

-Details about housing colonies of Agriculture Department in Gujranwala Department *(Question No. 88)* 265

-Establishment of Punjab Quran Board and aims and objective thereof *(Question No. 390*)* 82

-Facilities provided at government and private bus stands in Gujranwala *(Question No. 95*)* 277, 109

-Grant of subsidy by government in provision of DAP fertilizers to farmers *(Question No. 79*)* 113

-Guarantee fee charged by Transport Department *(Question No. 114)* 71

PAGE NO.

-Illegal occupants over farms of Livestock Department *(Question No. 100)* 111
-Lowing the Aquifer level in the Punjab *(Question No. 113)* 274
-Number of cattle farms under administrative control of Livestock and Dairy Development Department *(Question No. 99*)* 197
-Number of Livestock Experimental Farms and heads of cattle therein *(Question No. 107)* 155
-Qing Qi Rickshaw stands in Gujranwala *(Question No. 42)* 275
-Registration of private schools and syllabus thereof in Gujranwala *(Question No. 98)* 101
-Rented buildings of schools of Special Education in Gujranwala *(Question No. 285*)*
-Route permits and restriction on Qing Qi Rickshaws on Highways *(Question No. 43)*
-Steps taken for development of agriculture in Gujranwala *(Question No. 34)*

AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Construction of madrasas (religious schools) on land of Auqaf Department *(Question No. 81)* 276
-Contract of care taking shoes in Data Darbar Lahore *(Question No. 118)* 278
-Establishment of Punjab Quran Board and aims and objective thereof *(Question No. 390*)* 257

AUTHORITIES-
-Of the House 5

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR
DISCUSSION On-
-Food and Agriculture 203

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

question REGARDING- 39
-Water supply in Sheikhupura city *(Question No. 131)*

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

Call attention Notice REGARDING- 45
-Gang rape with two sisters in Rahim Yar Khan

D

DISCUSSION On-
-Annual Performance Report of the Punjab Bait-ul-Mall Council for the year 2012 285-330
-Food and Agriculture 203-248,285-330 362

PAGE NO.

-Health

E

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action against industries and poultry sheds running without getting NOC *(Question No. 58)* 356
-Action against smoke releasing factories in PP-154, Lahore *(Question No. 537*)* 342
-Ban imposed upon plastic shopping bags *(Question No. 302*)* 352
-Details about air and water pollution in Gujranwala *(Question No. 39)* 355
-Number of employees and budget of Environment Protection Department in district Lahore *(Question No. 252)* 357
-Number of employees in offices of Environment Protection Department in district Chiniot *(Question No. 18)* 353
-Number of factories beside Chiniot- Faisalabad Road *(Question No. 70*)* 351
-Step taken for controle over increasing pollution *(Question No. 34*)* 337

F

FAISAL HAYAT, MR. *(Advisor to Chief Minister)*
DISCUSSION On-
-Food and Agriculture 225

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demises of Amir-e-Tabblighi Jamaat Haji Abdul Wahab(RA) and mother of Mr. Muhammad Ajmal Cheema Minister for Social Welfare 11

FOOD, AGRICULTURE AND ANNUAL PERFORMANCE REPORT OF THE PUNJAB BAIT-UL-MALL COUNCIL FOR THE YEAR 2012-
DISCUSSION On-
-Ahmad Ali Aulakh, Malik 305
-Ahmad Khan, Mr. 286
-Alla-ud-Din, Sheikh 298
-Mohammad Iqbal, Chaudhary 290
-Muhammad Arshad Javed, Mr. 311
-Muhammad Arshad Malik, Mr. 317
-Muhammad Basharat Raja, Mr. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)* 285
-Nauman Ahmad Langrial, Malik *(Minister for Agriculture)* 321
-Samiullah Chaudhary, Mr. *(Minister for Food)* 326
-Zainab Umair, Ms. 295

FOOD & AGRICULTURE
-General discussion 203-248

PAGE NO.

H

HASSAN MURTAZA, SYED

point of order REGARDING- 47

-Demand for starting crushing season of Sugar Mills at the earliest

questions REGARDING- 356

-Action against industries and poultry sheds running without getting NOC *(Question No. 58)* 353

-Number of employees in offices of Environment Protection Department in district Chiniot *(Question No. 18)* 351

-Number of factories beside Chiniot- Faisalabad Road *(Question No. 70*)* 193

-Number of schools in PP-95, Chiniot and sanctioned posts therein *(Question No. 55)* 119

-Number of veterinary hospitals and dispensaries in district Chiniot *(Question No. 194)* 120

-Number of offices of Agriculture Department in district Chiniot and branches thereof *(Question No. 196)*

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Admissions in Government Universities under sports quota *(Question No. 19)* 190

-Area and building of main campus of Government College University, Jhang Road Faisalabad *(Question No. 576*)* 168

-Construction of new colleges in PP-79 Sargodha *(Question No. 11)* 189

-Non presence of colleges in Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 586*)* 186

-Rented building of Government Commerce College Samanabad, Lahore *(Question No. 358*)* 160

-Utilization of funds allocated for University of Jhang in some other head *(Question No. 40*)* 152

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

question REGARDING- 279

-STOPPAGE OF WORK OF ORANGE LINE TRAIN LAHORE (QUESTION NO. 125) 138

Resolution REGARDING-

-Demand for taking steps for safety from smoge and starting awarness campaign in this regard

PAGE NO.

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Budget of WASA Faisalabad for the year 2017-18 and details of development Projects *(Question No. 20)* 34
-Construction of houses in Ashiana Housing Scheme and budget thereof *(Question No. 417*)* 16
-Construction of U-Turns at Multan Road from Chauburji Chowk to Samanabad Lahore *(Question No. 221*)* 13
-Cost of water supply, sewerage and drainage schemes in PP-79 Sargodha *(Question No. 92)* 37
-Defective sewerage system in UC-79 Multan Road Lahore *(Question No. 355*)* 33
-Installation of water filtration plant in PP-112 Faisalabad *(Question No. 604*)* 17 35
-Provision of low cost houses to homeless persons *(Question No. 25)*
-Reinstatement of Bulk Water Supply Project Murree from Jhelum River *(Question No. 610*)* 26
-Recruitment of Chartered Accountant in Punjab Land Development Company *(Question No. 46*)* 12
-Rented building of office of Public Health Engineering in Chiniot and vacant posts therein *(Question No. 167)* 40 36
-Sewerage problems in UCs No. 71 and 94 in Lahore *(Question No. 85)* 39
-Water supply in Sheikhupura city *(Question No. 131)*
-Water supply in Union Council of Sayyadi Village, Rawalpindi *(Question No. 215)* 40

HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Livestock & Dairy Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Area and number of heads of cattle in Livestock Farm Jageet Peer, Bahawalpur *(Question No. 240)* 123
-Facilities of Emergency Departments in veterinary hospitals in Lahore *(Question No. 7)* 100 109
-Illegal occupants over farms of Livestock Department *(Question No. 100)* 71

-NUMBER OF CATTLE FARMS UNDER ADMINISTRATIVE CONTROL OF LIVESTOCK AND DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT *(QUESTION NO. 99*)* 111 110

-Number of Livestock Experimental Farms and heads of cattle therein *(Question No. 107)* 123
-Number of veterinary centres in PP-198 Sahiwal *(Question No. 103)* 120
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in area of Cholistan in Bahawalpur *(Question No. 265)* 128

PAGE NO.

-Number of veterinary hospitals and dispensaries in district Chiniot *(Question No. 194)* 115
-Number of veterinary hospitals in Faisalabad city and vacant posts therein *(Question No. 282)* 107
-Steps taken for welfare of women by Livestock & Dairy Development Department *(Question No. 116)* 88
-Usage of Genetic Technology by Livestock Department and expenditures incurred thereupon *(Question No. 86)* 231
-Veterinary Centres in PP-198 Sahiwal and vacant posts therein *(Question No. 532*)*

DISCUSSION On-
-Food and Agriculture

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

question REGARDING-
-Non presence of colleges in Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 586*)* 186

IRRIGATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Construction and repairing of flood bank for protection of Jhang city *(Question No. 15)* 101
-Construction of bridge on "water logged" drain in Mamu Kanjan *(Question No. 110)* 112
118
-Construction of bridge over Bhagtanwala 73-74 drain Sargodha *(Question No. 158)* 75
-Details about dams for storage of water in the province *(Question No. 119*)*
-Details about posts and contracts of agricultural land of Irrigation Department in district Layyah *(Question No. 269)* 124
113
-Lowing the Aquifer level in the Punjab *(Question No. 113)* 125
-Offices and posts in Agriculture Department in district Layyah *(Question No. 272)* 105
-Steps taken for raising level of subsoil water in Punjab *(Question No. 76)* 112
-Supply of canal water in villages No. 205, 206 and 207 G.B Faisalabad *(Question No. 111)*
-Supply of canal water to agricultural land at canal tail in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 294*)* 93

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Construction of examination hall in Government High School for boys Jamkey, Sialkot *(Question No. 117)* 198
278
-Contract of care taking shoes in Data Darbar Lahore *(Question No. 118)* 36
-Sewerage problems in UCs No. 71 and 94 in Lahore *(Question No. 85)*
-Steps taken for welfare of women by Livestock & Dairy Development Department *(Question No. 116)* 115

L

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Area and number of heads of cattle in Livestock Farm Jageet Peer, Bahawalpur *(Question No. 240)* 122
-Facilities of Emergency Departments in veterinary hospitals in Lahore *(Question No. 7)* 100
109
-Illegal occupants over farms of Livestock Department *(Question No. 100)*
-Number of cattle farms under administrative control of Livestock and Dairy Development Department *(Question No. 99*)* 71
-Number of Livestock Experimental Farms and heads of cattle therein *(Question No. 107)* 111
110
-Number of veterinary centres in PP-198 Sahiwal *(Question No. 103)*
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in area of Cholistan in Bahawalpur *(Question No. 265)* 123
119
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in district Chiniot *(Question No. 194)*
-Number of veterinary hospitals in Faisalabad city and vacant posts therein *(Question No. 282)* 127
-Steps taken for welfare of women by Livestock & Dairy Development Department *(Question No. 116)* 115
-Usage of Genetic Technology by Livestock Department and expenditures incurred thereupon *(Question No. 86)* 106
87
-Veterinary Centres in PP-198 Sahiwal and vacant posts therein *(Question No. 532*)*

M

MANAZAR HUSSAIN RANJHA
DISCUSSION On-
-Food and Agriculture 223
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
-Food and Agriculture 240
MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

Answers to the questions REGARDING-
-Budget of WASA Faisalabad for the year 2017-18 and details of 34

PAGE NO.

development Projects *(Question No. 20)*
-Construction of houses in Ashiana Housing Scheme and budget thereof *(Question No. 417*)* 16
-Construction of U-Turns at Multan Road from Chauburji Chowk to Samanabad Lahore *(Question No. 221*)* 14
-Cost of water supply, sewerage and drainage schemes in PP-79 Sargodha *(Question No. 92)* 38
-Defective sewerage system in UC-79 Multan Road Lahore *(Question No. 355*)* 33
-Installation of water filtration plant in PP-112 Faisalabad *(Question No. 604*)* 18
35
-Provision of low cost houses to homeless persons *(Question No. 25)*
-Recruitment of Chartered Accountant in Punjab Land Development Company *(Ques1tion No. 46*)* 12
-Reinstatement of Bulk Water Supply Project Murree from Jhelum River *(Question No. 610*)* 27
-Rented building of office of Public Health Engineering in Chiniot and vacant posts therein *(Question No. 167)* 40
37
-Sewerage problems in UCs No. 71 and 94 in Lahore *(Question No. 85)* 39
-Water supply in Sheikhupura city *(Question No. 131)*
-Water supply in Union Council of Sayyadi Village, Rawalpindi *(Question No. 215)* 41

point of order REGARDING- 51
-Allotment of rooms to Members of Opposition in Punjab House and in other cities

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik

MINISTER FOR FOOD
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.

MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES
(Was also assigned Assembly Business pertaining to Environment Protection Department on 7th December, 2018)
-See under Muhammad Sibtain Khan, Mr.

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION & TOURISM
-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Husnain Bahadar, Sardar

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

PAGE NO.

-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION

(Was also assigned Assembly Business pertaining to Irrigation & Transport Department on 4th December, 2018)

-See under Zaheer Ud Din, Ch.

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION

-See under Murad Raas, Mr.

MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION

-See under Muhammad Akhlaq, Mr.

MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

DISCUSSION On-

-FOOD, AGRICULTURE AND ANNUAL PERFORMANCE REPORT OF THE PUNJAB BAIT-UL-MALL COUNCIL FOR THE YEAR 2012 290

MUHAMMAD AKHLAQ, MR. *(Minister for Special Education)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for construction of buildings for schools of Special Children 359

Answers to the questions REGARDING-

-Number of institutions of Special Education and students therein *(Question No. 201)* 199

-Number of institutions of Special Education in Lahore and students thereof *(Question No. 204)* 200

-Rented buildings of schools of Special Education in Gujranwala *(Question No. 285*)* 156

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

DISCUSSION On-

-Food and Agriculture 215

MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.

DISCUSSION On-

-Food, Agriculture and Annual Performance Report of the Punjab Bait-ul-Mall Council for the year 2012 311

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

DISCUSSION On-

-Food, Agriculture and Annual Performance Report of the Punjab Bait-ul-Mall Council for the year 2012 317

QUESTIONS regarding-

-Number of veterinary centres in PP-198 Sahiwal *(Question No. 103)* 110

-Veterinary Centres in PP-198 Sahiwal and vacant posts therein *(Question No. 532*)* 87

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

QUESTIONS regarding-

PAGE NO.

-Ban imposed upon plastic shopping bags *(Question No. 302*)* 352
-Boundary walls of schools in PP-120 Toa Tek Singh *(Question No. 297*)* 179
-Supply of canal water to agricultural land at canal tail in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 294*)* 93

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

Call attention Notice REGARDING- 45

-GANG RAPE WITH TWO SISTERS IN RAHIM YAR KHAN 285

DISCUSSION On-

-FOOD, AGRICULTURE AND ANNUAL PERFORMANCE REPORT OF THE PUNJAB BAIT-UL-MALL COUNCIL FOR THE YEAR 2012 11 283

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 43

-On sad demises of Amir-e-Tabblighi Jamaat Haji Abdul Wahab(RA) and mother of Mr. Muhammad Ajmal Cheema Minister for Social Welfare 134

points of order REGARDING-

-Demand to turn back the crops took in possession under the shed of removal of encroachment
-Not to allow MPA to enter into 7-Club Road the Chief Minister House

Resolution REGARDING-

-Demand for provision of facility of toilets in areas where there is no toilet

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

question REGARDING-

-Rented building of office of Public Health Engineering in Chiniot and vacant posts therein *(Question No. 167)* 40

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demises of Amir-e-Tabblighi Jamaat Haji Abdul Wahab(RA) and mother of Mr. Muhammad Ajmal Cheema Minister for Social Welfare 11

questions REGARDING- 101

-Construction and repairing of flood bank for protection of Jhang city *(Question No. 15)* 152

PAGE NO.

-Utilization of funds allocated for University of Jhang in some other head *(Question No. 40*)*

MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.

question REGARDING-

-Construction of bridge over Bhagtanwala 73-74 drain Sargodha *(Question No. 158)* 118

MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR.

Resolution REGARDING-

-Congratulations paid to government on allocating Rs. 21 Billion for provision of clean drinking water 142

MUHAMMAD RIZWAN, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for vacation of a house from Qabza mafia in Qila Gujar Singh Lahore 129

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

questions REGARDING-

-Construction of bridge on "water logged" drain in Mamu Kanjan *(Question No. 110)* 112

-Supply of canal water in villages No. 205, 206 and 207 G.B Faisalabad *(Question No. 111)* 112

-Upgradation of Government Girls Middle School Tariq Colony Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 165)* 199

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR. *(Minister for Forestry, Wildlife & Fisheries was also assigned Assembly Business pertaining to Environment Protection Department on 7th December, 2018)*

Answers to the questions REGARDING-

-Action against industries and poultry sheds running without getting NOC *(Question No. 58)* 357

-Action against smoke releasing factories in PP-154, Lahore *(Question No. 537*)* 343

-Ban imposed upon plastic shopping bags *(Question No. 302*)* 353

-Details about air and water pollution in Gujranwala *(Question No. 39)* 355

-Number of employees and budget of Environment Protection Department in district Lahore *(Question No. 252)* 358

-Number of employees in offices of Environment Protection Department in district Chiniot *(Question No. 18)* 354

-Number of factories beside Chiniot- Faisalabad Road *(Question No. 70*)* 352

-Step taken for controle over increasing pollution *(Question No. 34*)* 337

point of order REGARDING-

-Demand to turn back the crops took in possession under the shed of 281

PAGE NO.

removal of encroachment 138, 141

Resolution REGARDING-

-Demand for taking steps for safety from smoge and starting awarness campaign in this regard

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

-Area and building of main campus of Government College University, Jhang Road Faisalabad *(Question No. 576*)* 168

-Budget of WASA Faisalabad for the year 2017-18 and details of development Projects *(Question No. 20)* 34

-Construction of U-Turns at Multan Road from Chauburji Chowk to Samanabad Lahore *(Question No. 221*)* 13

-Cost of construction of Government Girls Primary School Ayub Colony Faisalabad and details about not to start classes therein *(Question No. 62)* 194

-Installation of water filtration plant in PP-112 Faisalabad *(Question No. 604*)* 17

-Number of veterinary hospitals in Faisalabad city and vacant posts therein *(Question No. 282)* 127

-Start of classes and construction of computer lab in Government Primary School 219 R.B Sahianwala, district Faisalabad *(Question No. 163*)* 176

QUORUM-

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-4th December, 2018 140

-7th December, 2018 363

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

point of order REGARDING-

-Demand to turn back the crops took in possession under the shed of removal of encroachment 280

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

point of order REGARDING-

-Allotment of rooms to Members of Opposition in Punjab House and in other cities 50

questions REGARDING-

-Construction of new colleges in PP-79 Sargodha *(Question No. 11)* 189

-Cost of water supply, sewerage and drainage schemes in PP-79 Sargodha *(Question No. 92)* 37

PAGE NO.

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 3rd December, 2018 58
MUNIRA YAMIN SATTI, MS.

question REGARDING-
-Water supply in Union Council of Sayyadi Village, Rawalpindi *(Question No. 215)* 40
MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Area and budget allocated for Danish Schools *(Question No. 306*)* 181
-Boundary walls of schools in PP-120 Toa Tek Singh *(Question No. 297*)* 179
-Construction of examination hall in Government High School for boys Jamkey, Sialkot *(Question No. 117)* 198
-Construction of Government Girls Primary School Banda Ghulam Hussain, Bahawalpur and students therein *(Question No. 67)* 196
-Construction of schools in PP-163, Lahore and provision of clean drinking water and wash rooms therein *(Question No. 27)* 192
-Cost of construction of Government Girls Primary School Ayub Colony Faisalabad and details about not to start classes therein *(Question No. 62)* 194
-Fee charging by private schools and steps for implementation of law in this regard *(Question No. 58*)* 185
-Implementation over programme of one educational syllabus in the province *(Question No. 60*)* 164
-Number of Government Schools in Bahawalpur and vacant posts therein *(Question No. 63)* 195
-Number of schools in PP-95, Chiniot and sanctioned posts therein *(Question No. 55)* 193
-Offiecs of Schools Education Department in district Layyah and number of employees therein *(Question No. 595*)* 188
-Provision of clean drinking water in Government schools of Lahore during 2017 *(Question No. 6)* 189
-Registration of private schools and syllabus thereof in Gujranwala *(Question No. 98)* 197
-Start of classes and construction of computer lab in Government Primary School 219 R.B Sahianwala, district Faisalabad *(Question No. 163*)* 176
-Upgradation of Government Girls High School Ikhlaspura, Narowal *(Question No. 450*)* 187
-Upgradation of Government Girls Middle School Tariq Colony Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 165)* 199

PAGE NO.

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-3rd December, 2018 10
-4th December, 2018 66
-5th December, 2018 150
-6th December, 2018 254
-7th December, 2018 336

NASEER AHMAD, MR.

Call attention Notice REGARDING- 45

-GANG RAPE WITH TWO SISTERS IN RAHIM YAR KHAN 190

questions REGARDING- 16

-Admissions in Government Universities under sports quota *(Question No. 19)* 276
-Construction of houses in Ashiana Housing Scheme and budget thereof *(Question No. 417*)* 192
-Construction of madrasas (religious schools) on land of Auqaf Department *(Question No. 81)* 255
-Construction of schools in PP-163, Lahore and provision of clean drinking water and wash rooms therein *(Question No. 27)* 75
-Details about control over increasing pollution and betterment in fitness certificates of public vehicles *(Question No. 37*)* 100
-Details about dams for storage of water in the province *(Question No. 119*)* 185
-Facilities of Emergency Departments in veterinary hospitals in Lahore *(Question No. 7)* 67
-Fee charging by private schools and steps for implementation of law in this regard *(Question No. 58*)* 163
-Free of cost supply of wheat seed *(Question No. 14*)* 271
-Implementation over programme of one educational syllabus in the province *(Question No. 60*)* 199
-Launching projects as like Metro Bus Service in big cities *(Question No. 118*)* 200
-Number of institutions of Special Education and students therein *(Question No. 201)* 189
-Number of institutions of Special Education in Lahore and students thereof *(Question No. 204)* 35
-Provision of clean drinking water in Government schools of Lahore 12
337

PAGE NO.

during 2017 *(Question No. 6)*
-Provision of low cost houses to homeless persons *(Question No. 25)* 105
-Recruitment of Chartered Accountant in Punjab Land Development Company *(Question No. 46*)* 106
-Step taken for controle over increasing pollution *(Question No. 34*)*
-Steps taken for raising level of subsoil water in Punjab *(Question No. 76)*
-Usage of Genetic Technology by Livestock Department and expenditures incurred thereupon *(Question No. 86)*

NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING- 116
-Details about "Kasan Package" *(Question No. 157)* 108
-Details about housing colonies of Agriculture Department in Gujranwala Department *(Question No. 88)* 67
-Free of cost supply of wheat seed *(Question No. 14*)* 82
-Grant of subsidy by government in provision of DAP fertilizers to farmers *(Question No. 79*)* 121
-Number of offices of Agriculture Department in district Chiniot and branches thereof *(Question No. 196)* 97
-Procedure for registration of brokers and details of registered brokers *(Question No. 86*)* 102
-Steps taken for development of agriculture in Gujranwala *(Question No. 34)*

DISCUSSION On- 321
-Food, Agriculture and Annual Performance Report of the Punjab Bait-ul-Mall Council for the year 2012

NOTIFICATION of-
-Summoning of 5th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 3rd December, 2018 1

O

OFFICERS-
-Of the House 7

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 5th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 3rd December, 2018 11

points of order REGARDING-
-Allotment of rooms to Members of Opposition in Punjab House and in other cities 50
-Demand for starting crushing season of Sugar Mills at the earliest 47
-Demand to turn back the crops took in possession under the shed of removal of encroachment 280
-Not to allow MPA to enter into 7-Club Road the Chief Minister House 42

Q

questions REGARDING-
AGRICULTURE DEPARTMENT-
-Details about "Kasan Package" *(Question No. 157)* 115
-Details about housing colonies of Agriculture Department in Gujranwala Department *(Question No. 88)* 107
-Free of cost supply of wheat seed *(Question No. 14*)* 67
-Grant of subsidy by government in provision of DAP fertilizers to farmers *(Question No. 79*)* 82
-Number of offices of Agriculture Department in district Chiniot and branches thereof *(Question No. 196)* 120
-Procedure for registration of brokers and details of registered brokers *(Question No. 86*)* 97
-Steps taken for development of agriculture in Gujranwala *(Question No. 34)* 101
AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-
-Construction of madrasas (religious schools) on land of Auqaf Department *(Question No. 81)* 276
-Contract of care taking shoes in Data Darbar Lahore *(Question No. 118)* 278
-Establishment of Punjab Quran Board and aims and objective thereof *(Question No. 390*)* 257
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-
-Action against industries and poultry sheds running without getting NOC *(Question No. 58)* 356
-Action against smoke releasing factories in PP-154, Lahore *(Question No. 537*)* 342
-Ban imposed upon plastic shopping bags *(Question No. 302*)* 352
-Details about air and water pollution in Gujranwala *(Question No. 39)* 355
-Number of employees and budget of Environment Protection 357

PAGE NO.

Department in district Lahore *(Question No. 252)*
-Number of employees in offices of Environment Protection Department in district Chiniot *(Question No. 18)* 353
351
-Number of factories beside Chiniot- Faisalabad Road *(Question No. 70*)* 337
-Step taken for controle over increasing pollution *(Question No. 34*)*

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT- 190
-Admissions in Government Universities under sports quota *(Question No. 19)*
-Area and building of main campus of Government College University, Jhang Road Faisalabad *(Question No. 576*)* 168
189
-Construction of new colleges in PP-79 Sargodha *(Question No. 11)*
-Non presence of colleges in Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 586*)* 186
-Rented building of Government Commerce College Samanabad, Lahore *(Question No. 358*)* 160
-Utilization of funds allocated for University of Jhang in some other head *(Question No. 40*)* 152

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-
-Budget of WASA Faisalabad for the year 2017-18 and details of development Projects *(Question No. 20)* 34
-Construction of houses in Ashiana Housing Scheme and budget thereof *(Question No. 417*)* 16
-Construction of U-Turns at Multan Road from Chauburji Chowk to Samanabad Lahore *(Question No. 221*)* 13
-Cost of water supply, sewerage and drainage schemes in PP-79 Sargodha *(Question No. 92)* 37
-Defective sewerage system in UC-79 Multan Road Lahore *(Question No. 355*)* 33
17
-Installation of water filtration plant in PP-112 Faisalabad *(Question No. 604*)* 35
-Provision of low cost houses to homeless persons *(Question No. 25)*
-Reinstatement of Bulk Water Supply Project Murree from Jhelum River *(Question No. 610*)* 26
-Recruitment of Chartered Accountant in Punjab Land Development Company *(Question No. 46*)* 12
-Rented building of office of Public Health Engineering in Chiniot and vacant posts therein *(Question No. 167)* 40
36
-Sewerage problems in UCs No. 71 and 94 in Lahore *(Question No. 85)* 39
-Water supply in Sheikhupura city *(Question No. 131)*
-Water supply in Union Council of Sayyadi Village, Rawalpindi *(Question No. 215)* 40

IRRIGATION DEPARTMENT-
-Construction and repairing of flood bank for protection of Jhang city *(Question No. 15)* 101
-Construction of bridge on “water logged” drain in Mamu Kanjan *(Question No. 110)* 112
-Construction of bridge over Bhagtanwala 73-74 drain 118

PAGE NO.

Sargodha *(Question No. 158)* 75
-Details about dams for storage of water in the province *(Question No. 119*)*
-Details about posts and contracts of agricultural land of 124
Irrigation Department in district Layyah *(Question No. 269)* 113
-Lowing the Aquifer level in the Punjab *(Question No. 113)*
-Offices and posts in Agriculture Department in district Layyah 125
(Question No. 272) 105
-Steps taken for raising level of subsoil water in Punjab *(Question No. 76)*
-Supply of canal water in villages No. 205, 206 and 207 112
G.B Faisalabad *(Question No. 111)*
-Supply of canal water to agricultural land at canal tail 93
in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 294*)*

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Area and number of heads of cattle in Livestock Farm Jageet Peer, 122
Bahawalpur *(Question No. 240)*
-Facilities of Emergency Departments in veterinary hospitals in 100
Lahore *(Question No. 7)*
-Illegal occupants over farms of Livestock Department 109
(Question No. 100)
-Number of cattle farms under administrative control of Livestock 71
and Dairy Development Department *(Question No. 99*)*
-Number of Livestock Experimental Farms and heads of cattle therein 111
(Question No. 107) 110
-Number of veterinary centres in PP-198 Sahiwal *(Question No. 103)*
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in area of 123
Cholistan in Bahawalpur *(Question No. 265)*
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in district 119
Chiniot *(Question No. 194)*
-Number of veterinary hospitals in Faisalabad city and 127
vacant posts therein *(Question No. 282)*
-Steps taken for welfare of women by Livestock & Dairy 115
Development Department *(Question No. 116)*
-Usage of Genetic Technology by Livestock Department and 106
expenditures incurred thereupon *(Question No. 86)*
-Veterinary Centres in PP-198 Sahiwal and vacant posts therein 87
(Question No. 532)*

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT- 181

-Area and budget allocated for Danish Schools *(Question No. 306*)* 179
-Boundary walls of schools in PP-120 Toa Tek Singh *(Question No. 297*)*
-Construction of examination hall in Government High School for 198
boys Jamkey, Sialkot *(Question No. 117)*
-Construction of Government Girls Primary School Banda 196
Ghulam Hussain, Bahawalpur and students therein *(Question No. 67)*

-Construction of schools in PP-163, Lahore and provision of clean 192

PAGE NO.

drinking water and wash rooms therein *(Question No. 27)* 194
-Cost of construction of Government Girls Primary School Ayub Colony Faisalabad and details about not to start classes therein *(Question No. 62)* 185
-Fee charging by private schools and steps for implementation of law in this regard *(Question No. 58*)* 163
-Implementation over programme of one educational syllabus in the province *(Question No. 60*)* 194
-Number of Government Schools in Bahawalpur and vacant posts therein *(Question No. 63)* 193
-Number of schools in PP-95, Chiniot and sanctioned posts therein *(Question No. 55)* 188
-Offiecs of Schools Education Department in district Layyah and number of employees therein *(Question No. 595*)* 189
-Provision of clean drinking water in Government schools of Lahore during 2017 *(Question No. 6)* 197
-Registration of private schools and syllabus thereof in Gujranwala *(Question No. 98)* 176
-Start of classes and construction of computer lab in Government Primary School 219 R.B Sahianwala, district Faisalabad *(Question No. 163*)* 187
-Upgradation of Government Girls High School Ikhlaspura, Narowal *(Question No. 450*)* 199
-Upgradation of Government Girls Middle School Tariq Colony Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 165)* 199

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-
-Number of institutions of Special Education and students therein *(Question No. 201)* 200
-Number of institutions of Special Education in Lahore and students thereof *(Question No. 204)* 155
-Rented buildings of schools of Special Education in Gujranwala *(Question No. 285*)* 255

TRANSPORT DEPARTMENT-
-Details about control over increasing pollution and betterment in fitness certificates of public vehicles *(Question No. 37*)* 265
-Facilities provided at government and private bus stands in Gujranwala *(Question No. 95*)* 277
-Guarantee fee charged by Transport Department *(Question No. 114)* 271
-Launching projects as like Metro Bus Service in big cities *(Question No. 118*)* 274
-Qing Qi Rickshaw stands in Gujranwala *(Question No. 42)* 275
-Route permits and restriction on Qing Qi Rickshaws on Highways *(Question No. 43)* 279

-STOPPAGE OF WORK OF ORANGE LINE TRAIN

PAGE NO.

LAHORE *(QUESTION NO. 125)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-3rd December, 2018fagenda 58
-4th December, 2018 140
-7th December, 2018 363

R

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

-3rd December, 2018 9
-4th December, 2018 65
-5th December, 2018 149
-6th December, 2018 253
-7th December, 2018 335

Resolutions REGARDING-

-Congratulations paid to government on allocating Rs. 21 Billion for provision of clean drinking water 142
-Demand for grant of employment to beggars 136
-Demand for provision of facility of toilets in areas where there is no toilet 134
-Demand for taking steps for safety from smoge and starting awarness campaign in this regard 138
-Tribute paid to Mr. Speaker on holding Mehfil-e-Milad in the Punjab Assembly 137

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.

questions REGARDING-

-Defective sewerage system in UC-79 Multan Road Lahore *(Question No. 355*)* 33
-Rented building of Government Commerce College Samanabad, Lahore *(Question No. 358*)* 160

SAEED AKBAR KHAN, MR.

point of order REGARDING-

-Demand to turn back the crops took in possession under the shed of removal of encroachment 282

SAEED UL HASSAN, SYED *(Minister for Auqaf & Religious Affairs)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of madrasas (religious schools) on land of Auqaf Department *(Question No. 81)* 276

-Contract of care taking shoes in Data Darbar Lahore *(Question No. 118)* 279

-Establishment of Punjab Quran Board and aims and objective thereof *(Question No. 390*)* 257

SAJID AHMED KHAN, MR.

Resolution REGARDING-

-Tribute paid to Mr. Speaker on holding Mehfil-e-Milad in the Punjab Assembly 137

SAJIDA YOUSUF, MS.

question REGARDING-

-Area and number of heads of cattle in Livestock Farm Jageet Peer, Bahawalpur *(Question No. 240)* 122

SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*

DISCUSSION On-

-Food, Agriculture and Annual Performance Report of the Punjab Bait-ul-Mall Council for the year 2012 326

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 181

-Area and budget allocated for Danish Schools *(Question No. 306*)* 179

-Boundary walls of schools in PP-120 Toa Tek Singh *(Question No. 297*)*

-Construction of examination hall in Government High School for boys Jamkey, Sialkot *(Question No. 117)* 198

-Construction of Government Girls Primary School Banda Ghulam Hussain, Bahawalpur and students therein *(Question No. 67)* 196

-Construction of schools in PP-163, Lahore and provision of clean drinking water and wash rooms therein *(Question No. 27)* 192

-Cost of construction of Government Girls Primary School Ayub Colony Faisalabad and details about not to start classes therein *(Question No. 62)* 194

-Fee charging by private schools and steps for implementation of law in this regard *(Question No. 58*)* 185

-Implementation over programme of one educational syllabus in the province *(Question No. 60*)* 163

-Number of Government Schools in Bahawalpur and vacant posts therein *(Question No. 63)* 194

-Number of schools in PP-95, Chiniot and sanctioned posts therein *(Question No. 55)* 193

-Offiecs of Schools Education Department in district Layyah and 188

PAGE NO.

number of employees therein *(Question No. 595*)* 189
-Provision of clean drinking water in Government schools of Lahore during 2017 *(Question No. 6)* 197
-Registration of private schools and syllabus thereof in Gujranwala *(Question No. 98)* 176
-Start of classes and construction of computer lab in Government Primary School 219 R.B Sahianwala, district Faisalabad *(Question No. 163*)* 187
-Upgradation of Government Girls High School Ikhlaspura, Narowal *(Question No. 450*)* 199
-Upgradation of Government Girls Middle School Tariq Colony Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 165)*

SHAFI MUHAMMAD, MIAN

DISCUSSION On-
-Food and Agriculture 213

SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR.

questions REGARDING-
-Details about posts and contracts of agricultural land of Irrigation Department in district Layyah *(Question No. 269)* 124
-Offices and posts in Agriculture Department in district Layyah *(Question No. 272)* 125
-Offiecs of Schools Education Department in district Layyah and number of employees therein *(Question No. 595*)* 188

SHAHIDA AHMED, MS.

question REGARDING-
-Procedure for registration of brokers and details of registered brokers *(Question No. 86*)* 97

SHAZIA ABID, MS.

DISCUSSION On-
-Food and Agriculture 245

SOHAIB AHMAD MALIK, MR

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 3rd December, 2018 58

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Number of institutions of Special Education and students therein *(Question No. 201)* 199
-Number of institutions of Special Education in Lahore and students thereof *(Question No. 204)* 200
-Rented buildings of schools of Special Education in Gujranwala *(Question No. 285*)* 155

PAGE NO.

SUMMONING-
-Notification of summoning of 5th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 3rd December, 2018 1

T

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about control over increasing pollution and betterment in fitness certificates of public vehicles *(Question No. 37*)* 255
-Facilities provided at government and private bus stands in Gujranwala *(Question No. 95*)* 265
-Guarantee fee charged by Transport Department *(Question No. 114)* 277
-Launching projects as like Metro Bus Service in big cities *(Question No. 118*)* 271
-Qing Qi Rickshaw stands in Gujranwala *(Question No. 42)* 274
-Route permits and restriction on Qing Qi Rickshaws on Highways *(Question No. 43)* 275
-Stoppage of work of Orange Line Train Lahore *(Question No. 125)* **279**

U

USMAN MEHMOOD, SYED
DISCUSSION On-
-Food and Agriculture **210**

UZMA KARDAR, MS.
DISCUSSION On-
-FOOD AND AGRICULTURE 242

questions REGARDING-
-Area and budget allocated for Danish Schools *(Question No. 306*)* **181**
-Details about "Kasan Package" *(Question No. 157)* **115**

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education & Tourism)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-

-Admissions in Government Universities under sports quota *(Question No. 19)* 191

-Area and building of main campus of Government College University, Jhang Road Faisalabad *(Question No. 576*)* 169

-Construction of new colleges in PP-79 Sargodha *(Question No. 11)* 190

-Non presence of colleges in Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 586*)* 186

-Rented building of Government Commerce College Samanabad, Lahore *(Question No. 358*)* 161

-Utilization of funds allocated for University of Jhang in some other head *(Question No. 40*)* 153

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Anxiety amonst students due to transfer of Professors and senior doctors of Bahawalpur Victoria Hospital to Dera Ghazi Khan Hospital 132

-Illegal profit gaining by private clinical aboratories 201

DISCUSSION On-

-Health 362

YAWAR KAMAL KHAN, RAJA

Resolution REGARDING-

-Demand for provision of facility of toilets in areas where there is no toilet 134

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-ANXIETY AMONST STUDENTS DUE TO TRANSFER OF PROFESSORS AND SENIOR DOCTORS OF BAHAWALPUR VICTORIA HOSPITAL TO DERA GHAZI KHAN HOSPITAL 130

196

questions REGARDING- 194

-Construction of Government Girls Primary School Banda Ghulam Hussain, Bahawalpur and students therein *(Question No. 67)* 123

-Number of Government Schools in Bahawalpur and vacant posts therein *(Question No. 63)*

-Number of veterinary hospitals and dispensaries in area of Cholistan in Bahawalpur *(Question No. 265)*

	PAGE NO.
ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution was also assigned Assembly Business pertaining to Irrigation & Transport Department on 4th December, 2018)*	
Answers to the questions REGARDING-	
-Construction and repairing of flood bank for protection of Jhang city *(Question No. 15)*	102
-Construction of bridge on "water logged" drain in Mamu Kanjan *(Question No. 110)*	112
-Construction of bridge over Bhagtanwala 73-74 drain Sargodha *(Question No. 158)*	119
-Details about control over increasing pollution and betterment in fitness certificates of public vehicles *(Question No. 37*)*	255
-Details about dams for storage of water in the province *(Question No. 119*)*	76
-Details about posts and contracts of agricultural land of Irrigation Department in district Layyah *(Question No. 269)*	124
-Facilities provided at government and private bus stands in Gujranwala *(Question No. 95*)*	266
-Guarantee fee charged by Transport Department *(Question No. 114)*	277
-Launching projects as like Metro Bus Service in big cities *(Question No. 118*)*	271
-Lowing the Aquifer level in the Punjab *(Question No. 113)*	113
-Offices and posts in Agriculture Department in district Layyah *(Question No. 272)*	125
-Qing Qi Rickshaw stands in Gujranwala *(Question No. 42)*	274
-Route permits and restriction on Qing Qi Rickshaws on Highways *(Question No. 43)*	275
-Steps taken for raising level of subsoil water in Punjab *(Question No. 76)*	105
-Stoppage of work of Orange Line Train Lahore *(Question No. 125)*	279
-Supply of canal water in villages No. 205, 206 and 207 G.B Faisalabad *(Question No. 111)*	113
-Supply of canal water to agricultural land at canal tail in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 294*)*	94
DISCUSSION On-	
-Food and Agriculture	219, 222
point of order REGARDING-	
-Demand to turn back the crops took in possession under the shed of removal of encroachment	281

PAGE NO.

ZAHRA NAQVI, SYEDA

Resolution REGARDING- 136

-Demand for grant of employment to beggars

ZAINAB UMAIR, MS.

DISCUSSION On-

-Food, Agriculture and Annual Performance Report of the Punjab Bait-ul-Mall Council for the year 2012 295

ZAKIA KHAN, MS.

DISCUSSION On-

-Food and Agriculture 233

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(سوموار 10، منگل 11، بدھ 12، جمعرات 13، جمعتہ المبارک 14۔دسمبر 2018)

(یوم الاثنین 2، یوم الثلاثہ 3، یوم الاربعاء 4، یوم الخمیس 5، یوم الجمع 6۔ربیع الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 (حصہ دوئم) : شمارہ جات : 6 تا 10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پانچواں اجلاس

سوموار،10۔دسمبر 2018

جلد 5 : شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا -----------	365
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	367
3۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	368
	تعزیت	
4۔	معزز وزیر جناب محمد جہانزیب خان کھچی کی والدہ ماجدہ اور معزز ممبر اسمبلی چودھری محمد عدنان کے دادا کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	369

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)	
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	369
6۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	407
7۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	416
	توجہ دلاؤ نوٹس	
8۔	سیالکوٹ: تھانہ بمبانوالہ میں شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات ------------	439
9۔	سیالکوٹ: تھانہ مراد پور موضع کالا گھمناں کپور والی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات ------------	441
10۔	نارووال: موضع کوٹ نیناں کے مین بازار میں ڈاکوؤں کی فائرنگ و دیگر متعلقہ تفصیلات ------------	443
	پوائنٹ آف آرڈر	
11۔	گوجرانوالہ میں ہائی کورٹ بنچ بنانے کے حوالے سے قرارداد ایجنڈے پر لانے کا مطالبہ ------------	445
	تحاریک التوائے کار	
12۔	ٹریفک پولیس کی نااہلی کی وجہ سے گجرات اور صوبہ بھر میں فضائی آلودگی اور سموگ میں اضافہ ------------	446
13۔	کورم کی نشاندہی ------------	447
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
14۔	صحت پر عام بحث ------------	447

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر

منگل،11۔دسمبر 2018

جلد 5 : شمارہ 7

15۔ ایجنڈا ------------ 501

16۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 503

17۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 504

سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

18۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 505

19۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 519

تحاریک التوائے کار

20۔ راولپنڈی کے علاقہ میں اٹک آئل ریفائنری سے عوام کو مسائل کا سامنا ------------ 525

21۔ گوجرانوالہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار ------------ 525

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

22۔ بھکاریوں کو روزگار فراہم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------ 527

23۔ ڈومیسائل کے اجراء کو بند کرنے اور
قومی شناختی کارڈ کو ہی ڈومیسائل قرار دینے کا مطالبہ ------------ 529

24۔ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ
کیمروں کے سسٹم میں بہتری لانے کا مطالبہ ------------ 530

25۔ زرعی ٹیوب ویلز پر سبسڈی واپس لینے کے فیصلے کو
فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ ------------ 531

26۔ کراچی میں چینی قونصلیٹ پر حملے کی پُرزور مذمت اور
حملہ ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------ 534

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
27۔	توجہ دلاؤ نوٹسز نمبر 23 اور 24 بابت تھانہ بمبانوالہ میں شہری کی ہلاکت (۔۔۔جاری) -----------	538
	پوائنٹ آف آرڈر	
28۔	گوجرانوالہ میں ہائی کورٹ بنچ بنانے کے حوالے سے قرارداد ایجنڈے پر لانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) -----------	539
29۔	لاہور میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کے معاملے پر ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) -----------	543
30۔	خانیوال عدالت کے سامنے دو خواتین کی ہلاکت پر ایکشن لینے کا مطالبہ -----------	543
31۔	لاہور میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کے معاملے پر ایوان میں کمیٹی بنانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) -----------	544
	زیرو آر نوٹس	
32۔	پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی فیسوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ -----------	546
33۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	548
	قرارداد	
34۔	سال 2019 کو پاکستان میں انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرار دینے کا مطالبہ -----------	548
	بدھ، 12۔دسمبر 2018	
	جلد 5 : شمارہ 8	
35۔	ایجنڈا -----------	553
36۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	555
37۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	556
38۔	ڈی جی نیب لاہور کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی خواجہ سلمان رفیق کی گرفتاری سے معزز ایوان کو مطلع کرنا -----------	557

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات جیل خانہ جات اور داخلہ)		
39-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	558
40-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	597
	پوائنٹ آف آرڈر		
41-	قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو جہاز سے آف لوڈ کرنا	-----------	609
	تحاریک التوائے کار		
42-	سرگودھا: پھگھوال کے جنگلات سے لکڑی چوری کے واقعات میں اضافہ	-----------	624
43-	گوجرانوالہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار (---جاری)	-----------	625
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
44-	مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018	-----------	626
45-	مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018	-----------	626
46-	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018	-----------	627
47-	مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018	-----------	627
48-	مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018	-----------	627
49-	مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018	-----------	628
	جمعرات، 13-دسمبر 2018		
	جلد 5 : شمارہ 9		
50-	ایجنڈا	-----------	631
51-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	633
52-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	634

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (امداد باہمی، صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اور امور نوجواناں و کھیلیں)		
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	635
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	646
55۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	650
	پوائنٹ آف آرڈر		
56۔	قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنے کی اجازت	------------	659
57۔	کورم کی نشاندہی	------------	677
	توجہ دلاؤ نوٹس		
58۔	(کوئی نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	678
	تحاریک التوائے کار		
59۔	سرکاری افسر کا اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے شہری کو نقصان پہنچانا	------------	678
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
60۔	خواتین کی سماجی حیثیت پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث	------------	680
	جمعتہ المبارک،14۔دسمبر2018		
	جلد 5 : شمارہ 10		
61۔	ایجنڈا	------------	683
62۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	685
63۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	686
	اعلان		
64۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے لئے کمیٹی تشکیل	------------	687

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحریک (میعاد میں توسیع)		
65۔	مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	687
	سوالات (محکمہ جات بہبود آبادی، خوراک اور محنت وانسانی وسائل)		
66۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	688
67۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	------------	700
68۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	701
	تحاریک التوائے کار		
69۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	715
	تعزیت		
70۔	معزز ممبر اسمبلی جناب سمیع اللہ خان کے دو بھائیوں کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	715
71۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	715
	قرارداد		
72۔	انسانی حقوق کے حوالے سے سفارتی کامیابی حاصل کرنے پر وفاقی حکومت کو مبارکباد کا پیش کیا جانا	------------	716
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
73۔	خواتین کی سماجی حیثیت پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	------------	726
74۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	739
	قرارداد		
75۔	سانحہ اے پی ایس کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنا	------------	740
76۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	------------	743
77۔	انڈکس		

365

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 10۔دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ صحت پر عام بحث

2۔ حیثیت خواتین پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

367

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

سوموار،10۔دسمبر 2018

(یوم الاثنین،2۔ربیع الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر3بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِO

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرۡضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدۡخُلِي فِي عِبَٰدِي ﴿٢٩﴾ وَٱدۡخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

سورۃ الفجر آیات24تا30

اے اطمینان پانے والی روح!(27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی(28)تو میرے (ممتاز)بندوں میں شامل ہو جا(29)اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وما علینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

قسمت میں میری چین سے جینا لکھ دے ڈوبے نہ کبھی میرا سفینہ لکھ دے
جنت تو ٹھکانہ ہے مگر میرے لئے اے کاتب تقدیر مدینہ لکھ دے
تاجدار حرم ہو نگاہ کرم ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے
حامیِ بے کساں کیا کہے گا جہاں آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے
کوئی اپنا نہیں غم کے مارے ہیں ہم آپ کے در پہ فریاد لائے ہیں ہم
ہو نگاہ کرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم آپ کا نام لے لے کے مر جائیں گے
مئے کشو آؤ آؤ مدینے چلیں دست ساقیٔ کوثر سے پینے چلیں
یاد رکھو اگر اُٹھ گئی اک نظر جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے

تعزیت

معزز وزیر جناب محمد جہانزیب خان کھچی کی والدہ ماجدہ
اور معزز ممبر اسمبلی چودھری محمد عدنان کے دادا کی وفات پر دعائے مغفرت

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہمارے ایک معزز وزیر جہانزیب کھچی کی والدہ محترمہ کی کل وفات ہوئی ہے۔ میری استدعا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! ہمارے معزز ایم پی اے چودھری محمد عدنان، پی پی۔11 کے دادا فوت ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات لیتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 88 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال میں بیڈز کی کمی اور ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر نئے چلڈرن ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*88: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں صوبہ بھر سے لوگ اپنے بچوں کے علاج کے لئے لاتے ہیں جس کی وجہ سے بیڈز کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور لوگوں کو اپنے بچوں کے علاج معالجہ میں سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریض بچوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے متعلقہ سٹاف پوری توجہ نہیں دے سکتا اور بہت سے بچے وفات پا جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال بنانے کے لئے PC-1 منظور ہو چکے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ایک چلڈرن ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ منصوبے کب تک شروع کر دیئے جائیں گے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں صوبہ بھر سے لوگ اپنے بچوں کو علاج کے لئے لے کر آتے ہیں اور چلڈرن ہسپتال پوری کوشش کرتا ہے کہ ان تمام بچوں کو صحت کی بہتر سہولیات مہیا کی جائیں۔ بعض اوقات مریضوں کی تعداد دستیاب بستروں کی تعداد سے بڑھ جاتی ہے لیکن ہسپتال کی انتظامیہ پوری کوشش کرتی ہے کہ مریض بچوں کو بہتر علاج معالجہ کی سہولیات مہیا کی جائیں۔ یہ بتانا ضروری ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور 1100 بیڈز پر مشتمل ہے جو کہ اپنی نوعیت کا بہت بڑا ہسپتال ہے۔

(ب) چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریض بچوں کی تعداد میں اضافہ کے باوجود متعلقہ سٹاف پوری توجہ سے بہترین طبی سہولیات مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کا Phase-I مکمل ہو چکا ہے ایمر جنسی بلاک، ڈائگناسٹک بلاک، اُوپی ڈی اور 200 بستر پر مشتمل inpatient block فنکشنل ہے۔ یہ منصوبہ 1500 ملین روپے کی خطیر رقم سے مکمل ہوا۔ تاہم یہ درست نہ ہے کہ گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال بنانے کے لئے PC-I منظور ہو چکا ہے۔

(د) لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں چلڈرن ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔ بہاولپور میں کوریا کی مدد سے ہسپتال بنانے کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے۔ جس پر موجودہ حکومت کی منظوری

کے بعد ایگریمنٹ سائن کیا جائے گا۔ معزز ایوان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ حکومت پنجاب نے اٹک، میانوالی، بہاولنگر، لیہ اور راجن پور میں 200 بستروں کے Mother and Child Hospital بنانے کے لئے رقوم مالی سال 19-2018 میں مختص کر دی ہیں جن میں 70 بستر بچوں کے لئے مختص ہوں گے۔

(ہ) جواب جز (د) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کا جو جواب یہاں پر دیا گیا ہے اس میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ:

"یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں صوبہ بھر سے لوگ اپنے بچوں کو علاج کے لئے لے کر آتے ہیں اور چلڈرن ہسپتال پوری کوشش کرتا ہے کہ ان تمام بچوں کو صحت کی بہتر سہولیات مہیا کی جائیں۔ بعض اوقات مریضوں کی تعداد دستیاب بستروں کی تعداد سے بڑھ جاتی ہے۔"

اسی جواب کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ:

"یہ بتانا ضروری ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور 1100 بیڈز پر مشتمل ہے۔"

جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ 1100 بیڈز پورے صوبہ کے بچوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے ناکافی ہیں اسی وجہ سے بعض اوقات مریضوں کی تعداد دستیاب بستروں سے بڑھ جاتی ہے تو کیا حکومت اس ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، بستروں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور جب مریضوں کی تعداد بستروں سے زیادہ ہو جاتی ہے تو پھر مریضوں کو کس طرح سے facilitate کیا جاتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! 1100 بستروں پر مشتمل ہسپتال ایک بہت بڑا ہسپتال ہوتا ہے، خاص طور پر بچوں کے حوالے سے چلڈرن ہسپتال ایک بہت بڑا ہسپتال ہے۔ بڑوں کے مقابلے میں ہمیں بچوں کے لئے زیادہ ڈاکٹروں اور نرسوں کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ عام طور پر ہسپتال میں جو بچے آتے ہیں وہ serious ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کی طرف زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے۔ چلڈرن ہسپتال میں 1100 بیڈز کے باوجود بعض دفعہ overflow ہوتا ہے۔ یہ واحد

ہسپتال نہیں بلکہ سارے ہسپتالوں میں آج کل اسی طرح کے حالات ہیں۔چلڈرن ہسپتال لاہور کے اندر کچھ ایسی specialties ہیں کہ جو باقی ہسپتالوں میں موجود نہیں اور اسی وجہ سے یہاں زیادہ بچے آتے ہیں۔چلڈرن ہسپتال لاہور کے پاس جگہ موجود ہے اور میں یہاں پر number of beds بڑھانے کے حوالے سے Dean کے ساتھ تفصیلی discussion کر چکی ہوں۔انہوں نے مجھے کہا کہ اس وقت ہمارے پاس جتنا سٹاف ہے اس کے مطابق ہم ابھی beds کی تعداد میں اضافہ نہیں کر سکتے۔البتہ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ ہم مختلف جگہوں پر بچوں کے لئے نئے ہسپتال بنا رہے ہیں۔اسی طرح مدر اینڈ چائلڈ کیئر کے لئے بھی نئے ہسپتال بنائے جا رہے ہیں۔فیصل آباد اور ملتان میں چلڈرن ہسپتال پوری طرح سے کام کر رہے ہیں۔فیصل آباد میں indoor کے مریضوں کے لئے 200 بستر ہیں اور 50 بستر ایمر جنسی کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔یہ مسئلہ صرف چلڈرن ہسپتال لاہور کا نہیں بلکہ سارے چلڈرن ہسپتالوں میں ہمارے 100 فیصد بستر occupied رہتے ہیں۔فیصل آباد چلڈرن ہسپتال میں nine specialties ہیں۔آؤٹ ڈور کے اندر روزانہ اڑھائی ہزار مریض آتے ہیں اور تقریباً 300 سے لے کر 400 مریض ایمر جنسی میں روزانہ آتے ہیں۔چلڈرن ہسپتال ملتان میں بھی اسی طرح کے حالات ہیں۔ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں مزید نئے ہسپتال بنانے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اگر آپ existing ہسپتالوں کو وسعت دے دیں، ان کی extension کر لیں تو لاہور کے چلڈرن ہسپتال پر بوجھ کم ہو جائے گا۔ پچھلے دس سالوں میں نئے ہسپتال بنائے جانے چاہئے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا جس کی وجہ سے یہ مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! تقریباً ہر بڑے ہسپتال میں شعبہ اطفال ہوتا ہے۔میو ہسپتال میں شعبہ اطفال 200 بستروں پر مشتمل ہے۔اسی طرح گنگا رام ہسپتال کا اپنا شعبہ اطفال ہے۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی کا سوال بہت اچھا ہے۔وقفہ سوالات کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ اصلاح کا پہلو اُجاگر کریں۔جب آپ پالیسی بنائیں تو کوشش کریں کہ لاہور کے ہسپتالوں پر بوجھ کم ہو سکے۔لاہور کے ہسپتالوں پر مریضوں کا بوجھ اس لئے ہے کہ ہمارے دُور کے اضلاع میں صحت کی بہتر سہولتیں میسر نہیں ہیں۔آپ اپنے existing چلڈرن ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد اور صحت کی سہولتوں کو double کریں اور دوسرا جہاں پر ہسپتال نہیں ہیں وہاں پر نئے ہسپتال بنائیں

جائیں۔اب لیّہ سے مریض کو لاہور لانا خاصا مشکل کام ہے۔ پچھلے دس سالوں کی خرابیوں کو آپ نے دُور کرنا ہے۔کام تو بہت زیادہ ہے لیکن کرنا تو ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):جناب سپیکر!میں عرض کروں گی کہ ہم نے پانچ نئے ہسپتال بنانے کا اعلان کیا ہے اور وہ سارے ہسپتال دُور دراز علاقوں میں بنائے جائیں گے۔ میانوالی،اٹک، بہاولنگر، لیّہ اور راجن پور میں مدر اینڈ چائلڈ کیئر ہسپتال بنائے جائیں گے اور ہر ہسپتال کے اندر 70 بستر ہوں گے۔آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ ہمیں ہسپتالوں میں زیادہ سے زیادہ بستروں کی ضرورت ہے۔ہمیں احساس ہے کہ ہسپتال بہت زیادہ overcrowded ہیں ، بستر بہت کم ہیں اس لئے ہمیں جلد از جلد نئے ہسپتال بنانے پڑیں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ میں تمام ہسپتالوں کی انتظامیہ سے بات کر کے کوشش کروں گی کہ جلد از جلد شعبہ اطفال کے بستروں کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے۔

چودھری اشرف علی:جناب سپیکر!جز(ج) کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ:

> "یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کا phase-I مکمل ہو چکا ہے۔ایمرجنسی بلاک، ڈائگناسٹک بلاک، او پی ڈی اور 200 بستر پر مشتمل Inpatient Block functional ہے۔یہ منصوبہ 1500 ملین روپے کی خطیر رقم سے مکمل ہوا۔تاہم یہ درست نہ ہے کہ گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال بنانے کے لئے PC-I منظور ہو چکا ہے۔"

جناب سپیکر!معزز وزیر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ لاہور کا چلڈرن ہسپتال already بہت بڑا ہے یعنی 1100 بستروں پر مشتمل ہے اور اسے یہ اپ گریڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے البتہ وہ دوسرے شہروں میں نئے ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر!جواب میں بتایا گیا ہے کہ گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال بنانے کے لئے PC-I منظور نہیں ہوا۔کیا دوسرے اضلاع کے بچوں اور گوجرانوالہ کے بچوں کو facilitate کرنے کے لئے حکومت کا کوئی ایسا منصوبہ ہے اور کیا وہ مستقبل قریب میں گوجرانوالہ میں بچوں کا ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! وہ already بتا چکی ہیں کہ آہستہ آہستہ نئے ہسپتال بنائیں گے اور پہلے سے موجود ہسپتالوں میں شعبہ اطفال کے مریضوں کے لئے بستروں میں اضافہ کیا جائے گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں specifically گوجرانوالہ کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا حکومت وہاں پر چلڈرن ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ میں نے یہ سوال in good faith دیا ہے اور یہ کوئی point scoring نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، آپ کے سوالات بڑے اچھے ہوتے ہیں اور یہ ہمارے لئے توجہ دلاؤ نوٹس ہے کیونکہ واقعی ہسپتالوں میں یہ shortfalls ہیں۔ یہ shortfalls اور ساری خرابیاں پچھلے دس سالوں کی ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! گوجرانوالہ میں جو میڈیکل کالج بنایا گیا ہے اس کے ساتھ 450 بستروں پر مشتمل ایک ٹیچنگ ہسپتال بن رہا ہے۔ مجھے وزیر صاحبہ بتا دیں کہ کیا اس میں شعبہ اطفال رکھا ہوا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! گوجرانوالہ ٹیچنگ ہسپتال میں شعبہ اطفال موجود ہے۔ جہاں تک گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال بنانے کے لئے PC-I کا تعلق ہے تو میں عرض کرتی ہوں کہ اگلے بجٹ میں ہم اس کو شامل کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی پچھلے دنوں گوجرانوالہ ہسپتال کا visit کیا ہے۔ گوجرانوالہ ہسپتال کی عمارت میں 10 سے 15 فیصد کمی ہے اور میں نے ہدایت کی ہے کہ جلد از جلد یہ کمی پوری کی جائے۔ انشاء اللہ ہم وہاں پر بستروں کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: تھوڑی سی خاموشی اختیار کی جائے۔ جی، محترمہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وہاں پر جلد از جلد beds increase کر دیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! محترمہ نے ابھی فرمایا ہے کہ مختلف اضلاع میں child and mother care کے پانچ ہسپتال بنانے جا رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اس حکومت کا initiative ہے یا پچھلی حکومت کی طرف سے یہ initiative already لیا جا چکا تھا؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہوائی قلعے تعمیر کرنے سے تو یہ مسائل حل نہیں ہوں گے کیونکہ رائی کے پہاڑ بنانے سے اصل پہاڑ نہیں بن جاتے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! پچھلی حکومت کی طرف سے ایسا کوئی initiative نہیں لیا تھا لہٰذا یہ غلط بات ہے کیونکہ PC-1 بھی نہیں تھا۔ ہم نے آکر پانچ اضلاع میں یہ ہسپتال بنانے کا decide کیا ہے اُس سے پہلے تو آپ کو پتا ہے کہ سب کچھ لاہور میں بنتا تھا اب ہم لاہور سے باہر بنانے لگے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہاں پر چونکہ میرے شہر فیصل آباد کا ذکر کیا گیا ہے جز (ج) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال فیز۔1 مکمل ہو چکا ہے۔ ایمرجنسی بلاک، ڈائگناسٹک بلاک، اوپی ڈی اور 200 بستر پر مشتمل inpatient block فنکشنل ہے۔ اس جواب کے حوالے سے وزیر صحت سے میرا ضمنی سوال ہے کہ وہاں سے 200 چھوٹے ملازمین کو کس بنیاد پر فارغ کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ ہسپتال fully functional ہے۔ ہم جس دن سے آئے ہیں ہم لوگوں کو نوکریاں دے رہے ہیں لوگوں کو نکال نہیں رہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتاتی چلوں کہ آپ کے سامنے ہے کہ جس دن سے ہم آئے ہیں چھ ہزار سے زائد ڈاکٹرز مختلف اضلاع کے اندر منتقل ہو رہے ہیں اور اڑھائی ہزار نرسز کو بھیجا گیا ہے۔ اس وقت پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اندر 584 فارماسسٹ، 913 اسسٹنٹ پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر اور دو ہزار نرسز کی پوسٹیں بھرتی کے لئے گئی ہوئی ہیں جس میں ہم اس مرتبہ میل نرسز کو بھی بھرتی کر رہے ہیں ہم تو میرٹ کے اوپر نوکریاں دینے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں کیونکہ ہمیں instructions ہیں کہ میرٹ کے اوپر نوکریاں دیں تو ہم پنجاب پبلک سروس کمیشن اور این ٹی ایس کے ذریعے یہ process کر رہے ہیں۔ ہم نے 14 ہزار پوسٹوں پر بھرتی کا ٹینڈر این ٹی ایس کو دے دیا ہے جو کل clear ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم

13ہزار800 پوسٹیں اگلے چودہ دن میں announce کر رہے ہیں تو میں آپ کو یہ request کرنے لگی ہوں کہ ہم ساری پوسٹیں اخبارات میں باقاعدہ advertise کریں گے۔ لوگ اشتہار کے مطابق آکر نوکریاں لیں گے اور یہ نوکریاں پکی ہوں گی یعنی کسی کے سر پر تلوار نہیں لٹکی ہو گی کہ میں آج نکالا گیا یا کل نکالا گیا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر139 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ کنول پرویز چودھری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کرول گھاٹی ہسپتال میں میٹرنٹی اینڈ جنرل آؤٹ ڈور کے فنکشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*139: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کے علاقہ کرول گھاٹی (ٹبہ قلعہ خزانہ) یونین کونسل نمبر134 میں گورنمنٹ ہسپتال برائے میٹرنٹی اینڈ جنرل آؤٹ ڈور فنکشنل ہو چکا ہے؟

(ب) یہ ہسپتال کل کتنی لاگت سے کب تعمیر کیا گیا؟

(ج) موجودہ سٹاف ڈاکٹر و ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(د) اگر یہ ہسپتال فنکشنل نہیں ہے تو کتنے عرصہ تک باقاعدہ کام شروع کر دے گا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور کے علاقہ کرول گھاٹی (ٹبہ قلعہ خزانہ) یونین کونسل 134 میں گورنمنٹ ہسپتال برائے میٹرنٹی اینڈ جنرل آؤٹ ڈور فنکشنل ہو چکا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر اوسطاً 80 مریضوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔

(ب) اس ہسپتال کی بلڈنگ کی لاگت 33.455 ملین روپے آئی ہے۔ اس ہسپتال کو سال 2017-18 میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ج) اس ہسپتال کو فنکشنل کرنے کے لئے ٹوٹل 35 ملازمین کی SNE منظور کی گئی تھی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال کا آؤٹ ڈور مکمل طور پر فنکشنل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! محترمہ وزیر صحت نے بتایا کہ 39 پوسٹیں منظور ہوئی تھیں اور 23 لوگ یہاں پر کام کر رہے ہیں میں ایک دفعہ دوبارہ confirmation چاہتی ہوں کہ کیا یہ 23 کے 23 لوگ اس وقت ہسپتال میں کام کر رہے ہیں یا ان میں سے بھی اب کچھ لوگ غیر حاضر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! کرول گھاٹی میٹرنٹی ہسپتال 25 بیڈ کا ہے۔ یہ ہسپتال آج سے اڑھائی تین مہینے پہلے hand over کیا گیا اس کی ایس این ای 35 لوگوں پر مشتمل ہے اُن 35 لوگوں میں سے جواب میں جو ذکر کیا گیا ہے وہ سارے لوگ یہاں پر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے لوگوں نے تین دفعہ جا کر اُن کو باقاعدہ چیک کیا ہے وہاں پر مریض بھی دیکھے جا رہے ہیں اور اس وقت وہاں out door بھی proper functional ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ clear کرتی چلی جاؤں کہ وہ چونکہ میٹرنٹی ہسپتال ہے تو وہاں پر آپریشن کرنے ہمارے لئے اس لئے مشکل ہوا ہے کہ اینستھیزیا کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہم اینستھیزسٹ کا ایک نیا پول اور ایک نیا package بنا رہے ہیں جن کی تنخواہیں ہمیں بڑھانی پڑیں گی وہ ہم کیبنٹ کی میٹنگ میں لے کر جا رہے ہیں کیونکہ جب تک اینستھیزیا کا بندہ موجود نہ ہو تو کسی قسم کا آپریشن کرنا ناممکن ہوتا ہے اس لئے وہاں out door اور normal deliveries کی services دی جا رہی ہیں اور اینستھیزسٹ کی posting کے بعد وہاں پر انشاء اللہ آپریشن بھی کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! میرا خیال ہے کہ اس کو جلدی اس لئے کرنا چاہئے کہ آپ کے پاس اینستھیزسٹ بہت کم ہیں۔ پچھلے 10 سالوں میں ان کی تنخواہیں تین گنا رکھتے تو لوگ اس سائیڈ پر آتے۔ Unfortunately پورے پنجاب میں ان کی shortage ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت اینستھیزیا کی 45 فیصد خالی اسامیاں پڑی ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس enough trained اینستھیزسٹ اس لئے موجود نہیں ہے کہ جب اینستھیزسٹ ایک دفعہ trained ہو جاتا ہے اُس کے لئے انگلینڈ یا سعودی عرب میں without any entrance exam کام حاصل کرنا آسان ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! میں تو کہتا ہوں کہ انگلینڈ سے کوئی اینستھیزسٹ لے کر آئیں اور اُن سے اپنے لوگوں کو trained کریں کیونکہ یہاں پر یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہم پہلے بھی اپنے لوگوں کی training کے لئے انگلینڈ سے اینستھیزسٹ لے کر آئے تھے تو آپ بھی یہ چیز کیبنٹ میں رکھیں کیونکہ ان کے بغیر ہسپتال proper functional نہیں ہو سکتے اور آپ اس چیز کو سمجھتی ہیں کیونکہ آپ خود ڈاکٹر ہیں تو کابینہ میں اس کو first priority پر رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے بڑا categorically question پوچھا تھا میں دوبارہ پوچھ لیتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اب تو overall پوری بات ہو گئی ہے۔ چلیں، ایک ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ 35 لوگوں کی SNE prove ہوئی تھی جس میں سے لسٹ کے مطابق 23 لوگ کام کر رہے ہیں تو میرا پہلا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا یہ 23 کے 23 لوگ کام کر رہے ہیں یا ان میں سے بھی کچھ لوگ غیر حاضر ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ محترمہ منسٹر ہیلتھ نے خود ہی بتا دیا کہ وہاں پر اینستھیزیا کا ڈاکٹر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ وہاں پر pediatricians بھی نہیں ہیں اور ظاہر ہے pediatrician بچوں کا ڈاکٹر ہوتا ہے تو میٹرنٹی ہسپتال میں pediatricians نے نوزائیدہ بچوں کو فوری طور check کرنا ہوتا ہے۔ یہاں پر سکیورٹی گارڈ اور نائب قاصد کی SNE prove نہیں ہے جس کی وجہ سے یہاں پر نائب قاصد کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آخری بات یہ ہے کہ یہ جواب SNE کے ساتھ قطعی طور پر match نہیں کرتا۔ میرا سوال یہ ہے کہ SNE جو approve ہوتی ہے کیا اس پر قانون کے مطابق عمل کرنا محکمہ کے لئے bounding ہوتا ہے۔ یہ جو SNE approve ہوتی ہے اس کے علاوہ کسی کو خود سے اپنے behalf پر appoint کر سکتے ہیں approved SNE کہاں جاتی ہے؟

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ Bounding نہیں binding ہوتا ہے۔ جی، وزیر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے یہ ہسپتال نہیں بنایا بلکہ یہ ان کی حکومت نے بنایا اور SNE بھی انہوں نے بنائی تھی۔ میں ان کو یہ بھی بتاتی ہوں کہ aggression ہر جگہ ہے۔ یہ میاں محمد شہباز شریف نے بنوایا تھا اور یہ SNE انہی کی بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ pediatrician کا جہاں تک تعلق ہے۔ اگر آپ کہیں delivery کا کام کر رہے ہیں جیسا کہ BHUs میں ہو رہا ہے۔ وہاں ہر جگہ pediatrician available نہیں ہوتا اہم یہ چیز ہے کہ بچے کو resuscitate کرنے کا طریقہ ہر obstetrician کو آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک obstetrician ہوں۔ اگر ایک بچہ serious ہو جائے تو patient has to be shifted میں آپ کو clear کرتی ہوں کہ جہاں تک pediatricians کا تعلق ہے پچھلی حکومت نے pediatricians لئے نہیں ہم نے آتے ساتھ ہی ان کی posts کو advertise کیا ہے اور انشاء اللہ اب ہم لگا دیں گے آپ فکر نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! سوال نمبر 148 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے فنکشنل نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*148: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ضلع گوجرانوالہ جو کہ کثیر رقم خرچ کر کے بنایا گیا ہے مگر ابھی تک پوری طرح سے فنکشنل نہیں ہوا۔اس میں ماہر ڈاکٹر سرجری اور انجیو گرافی کے لئے تعینات کئے گئے ہیں اور نہ ہی جدید طرز کی طبی مشینری فراہم کی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ادارے کی جو missing facilities ہیں فوراً فراہم کرنے اور اس کو مکمل طور پر فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ یہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات اور منڈی بہاؤالدین کی عوام کے لئے بے حد ضروری ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، وزیر آباد تقریباً 1700 ملین روپے خرچ کر کے بنایا گیا ہے۔ یہ ہسپتال جون 2018 سے مکمل طور پر فنکشنل ہو چکا ہے اور اس میں سرجری اور انجیو گرافی کے ماہر ڈاکٹر تعینات ہیں۔اس میں اس وقت انجیو گرافی اور دل کے آپریشن ہو رہے ہیں اور اس میں جدید طرز کی طبی مشینری بھی فراہم کی جا چکی ہے۔اس ضمن میں نومبر 2018 تک 25 کارڈیک سرجری آپریشن اور 751 انجیو گرافی ہو چکے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی منظور شدہ لاگت 1726.327 ملین ہے۔اس پر اب تک 1611.577 ملین خرچ ہو چکے ہیں جبکہ 92.936 ملین 19-2018 کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ نگران وزیر اعلیٰ پنجاب نے انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد کا افتتاح بتاریخ 22۔جولائی 2018 کو کیا ہے جس کے بعد وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں اب 100 بیڈز فنکشنل ہیں۔تا حال حکومت کو missing facilities کا کوئی منصوبہ موصول نہیں ہوا۔ جیسے ہی کوئی missing facilites یا اپ گریڈیشن کا منصوبہ موصول ہو گا اس کو منظوری کے لئے پراسس کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ اب تک کی progress بتادیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ ہسپتال آپ کے دور حکومت میں شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد اسے مکمل نہیں کیا گیا، عبوری حکومت میں جواد ساجد صاحب نے اس کو دوبارہ چالو کیا۔ اس ہسپتال کو انہوں نے 50 بیڈز سے شروع کیا تھا اب اس کو 100 بیڈز کا کر دیا گیا ہے۔ ہم نے recently cardiologist and cardiac surgeon کی post declare کی ہے۔ اس وقت ان ساری مجبوریوں کے باوجود ہمارے دو گوجرانوالہ اور ایک کارڈیک anesthesiologist لاہور سے جاتے ہیں۔ اس وقت پانچ بڑے آپریشن اس ہسپتال میں ہو چکے ہیں۔ اس ہسپتال میں چھوٹے بڑے آپریشن ملا کر تقریباً 35 آپریشن ہو چکے ہیں۔ اس کو ہم نے آ کر مزید آگے بڑھایا ہے اس لئے ہمارا کوئی قصور اور غلطی نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی حکومت کے دوران اس ہسپتال کو بند ہی رکھا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال میاں شفیع محمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں موبائل ہیلتھ یونٹ کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

*218: میاں شفیع محمد: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ موبائل ہیلتھ یونٹ کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) موبائل ہیلتھ یونٹ حکومت خود چلا رہی ہے یا میڈی ارج نامی کمپنی کو ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ موبائل ہیلتھ یونٹ کے ملازمین کو گزشتہ چار ماہ سے تنخواہیں نہیں دی گئیں جس وجہ سے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ پر بھی ہیلتھ یونٹ کے سینکڑوں ملازمین کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا؟

(د) حکومت مذکورہ ملازمین کو کب تک تنخواہوں کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے اور اب تک کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ میں ابتدائی طور پر چھ موبائل ہیلتھ یونٹ کا قیام مالی سال 11-2010 کے دوران عمل میں لایا گیا اور بعد ازاں 14 اضافی موبائل ہیلتھ یونٹ کا قیام 18-2017 کے دوران عمل میں لایا گیا۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے موبائل ہیلتھ یونٹ چلانے کے لئے آؤٹ سورس ماڈل کے تحت میڈی ارج کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کو ٹھیکہ پر دیئے ہیں لہٰذا میڈی ارج کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ موبائل ہیلتھ یونٹس کو چلا رہی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ موبائل ہیلتھ یونٹ کے ملازموں کو تنخواہ کی ادائیگی میڈی ارج کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کی ذمہ داری ہے۔

چودہ نئے موبائل ہیلتھ یونٹ جن کی ادائیگی کے لئے فنڈز Public Health Facility Menagement Company(PHFMC) کو محکمہ نے منتقل کئے تھے ان کی ادائیگی اگست 2018 تک میڈی ارج کمپنی کو PHFMC نے کر دی تھی۔ تاہم چھ پرانے یونٹوں کے مارچ 2018 اور اپریل 2018 کے بل میڈی ارج سے وصول ہوئے تھے اور مارچ کے چیک بھی جاری کر دیئے گئے تھے لیکن Treasury نے چیک کلیئر نہیں کئے تھے۔ نئے مالی سال 19-2018 میں مارچ 2018 کے چیک کے فنڈز محکمہ خزانہ نے سپلیمنٹری گرانٹ کے تحت جاری کر دیئے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے میڈی ارج کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کو ہدایت کی ہے کہ وہ ملازمین کو جلد از جلد تنخواہیں ادا کرے اور یقین دہانی کروائی ہے کہ حکومت پنجاب ان کی تمام جائز قانونی ادائیگیاں نیا بجٹ آنے پر ادا کرے گی۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت کا میڈی ارج کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کے ساتھ معاہدہ 2018-06-30 تک ہے جس کے مطابق مارچ 2018 سے جون 2018 کے بلوں کی ادائیگی مالی سال 19-2018 میں کر دی جائے گی۔ مزید برآں مالی سال 18-2017 میں مطلوبہ فنڈز جاری نہ ہونے کی وجہ سے کمپنی کو بلز کی ادائیگی تاخیر کا شکار ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ہم نے ادائیگیاں کر دی ہیں لیکن میری خبر کے مطابق ابھی تک ملازمین کو تنخواہ نہیں ملی۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کب تک ملازمین کو تنخواہیں مل جائیں گی اور کیا ہماری حکومت اس پروگرام کو جاری رکھنا چاہتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اجازت ہو تو میں اس کی تھوڑی سی history بتادوں۔

جناب سپیکر: جی، بتادیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! 2011-12 کے درمیان تین موبائل یونٹس پہلی دفعہ آئے تھے۔ ان تین موبائل یونٹس کی performance کی evaluation ہوئی تو that was unsatisfactory یہ کہا گیا تھا کہ یہ satisfactory نہیں ہے۔ اس کے باوجود لئے گئے۔ اس کے بعد کل 20 موبائل یونٹس آ گئے بجائے اس کے کہ اس پروگرام کو ختم کیا جاتا اور مزید 20 یونٹس کا آرڈر کر دیا گیا جو diagnostic ہیں۔ اس کی problem یہ ہوئی کہ ایک inbuilt طے شدہ contract تھا۔ اس پر کافی objections بھی ہیں کہ جس نے موبائل یونٹ دیا ہے وہی اس کی سروس بھی دے گا۔ Medi Urge ایک کمپنی ہے جس نے یہ موبائل یونٹس دیئے۔

جناب سپیکر! اس میں افسوسناک بات یہ ہے کہ جب شروع میں ان کا ٹینڈر کھلا تو دوسری کمپنیوں کے مقابلے میں اس کمپنی کی قیمت زیادہ تھی لیکن جب یہ کہا گیا کہ آپ سروس بھی دیں گے تو دونوں کو ملا کر tests کی قیمت ایک روپیہ per test لگا کر اپنی قیمت نیچے کر دی اور یہ کام Medi Urge کو دے دیا گیا۔ ہم نے One Line Budget میں اس کمپنی کو پیسے دینے تھے جس نے تنخواہ اور دوائیاں دینی تھیں۔ اس کے علاوہ اسی کمپنی نے ڈاکٹر رکھنے اور نکالنے تھے۔ اس میں چھ پرانے یونٹس کے مارچ اور اپریل 2018 کے Medi Urge سے بل وصول ہوئے تھے۔ مارچ کے چیک جاری کر دیئے گئے تھے لیکن treasury نے چیک clear نہیں کئے تھے۔ یہ بل مارچ کے مہینے میں clear نہیں ہوئے تھے۔ مالی سال 2018-19 میں چیک کے فنڈز محکمہ خزانہ نے سپلیمنٹری گرانٹ کے تحت جاری کر دیئے ہیں۔ ہم نے آکر کئے ہیں تاکہ جن کو تنخواہیں نہیں ملیں انہیں مل سکیں۔ Medi Urge کے سارے بل ان کو دے دیئے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ اس

وقت بات اس لئے چل رہی ہے کہ ان کا چھ یونٹس کا ہمارے ساتھ contract ختم ہو گیا ہے۔ اس کو گورنمنٹ take over کر لے گی۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ وہ شہروں کے slums میں استعمال کئے جائیں کیونکہ اس وقت slums میں کوئی ڈسپنسری وغیرہ نہیں ہے۔ ہم نے چیک دے دیئے ہیں لیکن تنخواہ Medi Urge نے دینی ہے۔ ہمارا محکمہ ان کے پیچھے ہے اور ہم انہیں بار بار بلا کر کہہ رہے ہیں کہ آپ ملازمین کی تنخواہیں ادا کریں۔ وہ اس بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ یہ چھ یونٹس بھی ہمیں واپس کریں اور ہمیں ان کا contract دیں یعنی وہ ہمارے ساتھ blackmail کرنے والے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ We will not let them do it

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ان کا آڈٹ بھی کروائیں کیونکہ اس پر اتنا خرچ ہوا ہے۔ یہ بھی دیکھا جائے کہ کیا یہ project feasible بھی تھا یا نہیں؟ ہمیں دس سالوں میں اس کی کہیں کوئی working تو نظر نہیں آئی۔ اگر انہوں نے کچھ کیا ہے تو وہ بھی پتا چل جائے گا۔ اس میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ان یونٹس کے حوالے سے جتنی بھی رپورٹس سامنے آئی ہیں ان سے لگتا ہے کہ یہ بالکل بے کار رہے ہیں اور اس پر کوئی کام ہوا ہی نہیں۔ یہ ان کو کسی flood area میں لے جاتے تھے لیکن وہاں بھی یہ کوئی کام نہیں کرتے رہے۔ اس کا کوئی سپیشل آڈٹ ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ موبائل یونٹ کا بہت بڑا سائز ہے کہ وہ دیہی علاقوں میں جا سکتا ہے اور نہ ہی چھوٹی سڑک پر جا سکتا ہے اگر چلا جائے تو اسے موڑا نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر! میرا یہ خیال ہے کہ پہلے ہی ایک غلط کام ہوا ہے اور پھر اس غلطی کو مزید repeat کیا گیا۔ ہمارا ان کے ساتھ جو MOU ہے وہ ہی faulty ہے۔

جناب سپیکر! میرا یہ خیال ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس پر سپیشل آڈٹ کا کہہ دیں۔ اس کا ہر حال میں آڈٹ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! میرا خیال ہے کہ موبائل یونٹس کے issue کو cabinet میں اس حوالے سے لے کر جائیں کہ اس کا سپیشل آڈٹ کیا جائے۔ ان کی وجہ سے سارا پیسا ضائع ہوا ہے جس سے تباہی اور خرابی ہوئی ہے۔ اس کا آڈٹ ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا انہوں نے گراؤنڈ پر کچھ deliver ہی نہیں کیا۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! میانوالی میں بچوں کا 200 بیڈز کا ہسپتال بن رہا ہے۔ میں نے یہ پوچھنا ہے کہ وہ کب تک کام شروع کر دے گا؟

جناب سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے۔ ہم موبائل یونٹس کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! موبائل یونٹس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ rural side پر دیکھیں تو تحصیل ہارون آباد میں 24 یونین کونسلز میں پانچ لاکھ کی آبادی کے لئے ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال ہے اور اس ہسپتال میں 50 سے 60 بیڈز کی سہولت ہے اور صرف بے چارہ ایک RHC ہے جو کہ پوری آبادی کو cater کر رہا ہے اور باقی BHUs ہیں۔ موبائل یونٹس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! بے چارے کے لئے پچھلے دس سالوں میں کوئی اپنا حصہ ڈالنا تھا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اپنے ضلع میں election campaign کے دوران بھی دیکھتا رہا ہوں۔ ایک facility جب آپ کو گھر کے دروازے پر ملتی ہے تو لوگ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں، اس میں آپ mother care بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں، آپ preventive side دیکھ رہے ہوتے ہیں اور آپ کوئی چھوٹی dressing کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ تو کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! اگر یہ باتیں ٹھیک ہیں تو آپ چیک کروالیں اگر کوئی اچھا کام کر رہا ہے تو اس کو continue کریں۔ آپ پہلے اس کا آڈٹ کروائیں تاکہ پتا چل سکے کہ انہوں نے دس سالوں میں کیا deliver کیا ہے؟ اب اگلا سوال محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! سوال نمبر 149 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں نیا برن یونٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*149: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو سول ہسپتال گوجرانوالہ میں برن یونٹ کی سہولت نہ ہے جبکہ اس ہسپتال میں روزانہ کافی تعداد میں جل جانے والے مریض داخل ہوتے ہیں خاص کر گوجرانوالہ کی انڈسٹری کے مزدور اور تیزاب سے متاثرہ خواتین کافی تعداد میں روزانہ داخل ہوتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ڈی ایچ کیو سول ہسپتال گوجرانوالہ میں برن یونٹ علیحدہ سے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو سول ہسپتال گوجرانوالہ میں برن یونٹ نہ ہے۔ ہسپتال ریکارڈ کے مطابق سال 2017 میں جلنے والے مریضوں کی تعداد 3 اور 756 انڈسٹریل ہے۔ جنوری 2018 تا نومبر 2018 جلے ہوئے مریضوں کی تعداد 910 ہے جس میں تیزاب سے جلے ہوئے مریضوں کی تعداد 4 ہے اور انڈسٹریل 906 ہے۔

(ب) اس وقت ڈی ایچ کیو سول ہسپتال گوجرانوالہ میں برن یونٹ کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اس وقت ایک میگا سکیم گوجرانوالہ میں زیر تعمیر ہے جس کی منظور شدہ قیمت 5560.223 ملین ہے اور اس منصوبے پر 1438.443 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے 4121.78 ملین رقم کی ضرورت ہے اس منصوبے کے لئے سال 19-2018 میں 200 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ منصوبے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مزید رقم بذریعہ سپلیمنٹری گرانٹ مہیا کر دی جائے گی۔ چونکہ اس کو مکمل کرنے کے لئے مزید 3921.78 ملین روپوں کی ضرورت ہوگی۔ اس منصوبہ کی تکمیل اور وسائل کی دستیابی کے بعد علیحدہ برن یونٹ کا منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میرا سوال ڈی ایچ کیو ہسپتال میں نیا برن یونٹ بنانے سے متعلق ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو سول ہسپتال گوجرانوالہ میں برن یونٹ کی سہولت نہ ہے جبکہ اس ہسپتال میں روزانہ کافی تعداد میں جل جانے والے مریض داخل ہوتے ہیں خاص کر

گوجرانوالہ کی انڈسٹری کے مزدور اور تیزاب سے متاثرہ خواتین کافی تعداد میں روزانہ داخل ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔ سوال تو پہلے ہی لکھا ہوا ہے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! کیا حکومت ڈی ایچ کیو سول ہسپتال گوجرانوالہ میں برن یونٹ علیحدہ سے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب آ گیا ہے۔ اب آپ اس پر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! کیا حکومت ڈی ایچ کیو سول ہسپتال گوجرانوالہ میں برن یونٹ علیحدہ سے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وہاں پر industrial burns بہت زیادہ آتے ہیں۔ ہمارے پاس اس وقت جو statistics جمع ہو رہے ہیں اس کے مطابق یہ محترمہ بالکل درست فرما رہی ہیں کہ وہاں پچھلے سال تقریباً 756 ایسے مریض آئے جو کہ industrial burns والے تھے اور دوسرے common burns کے تقریباً 4 سے 5 مریض آئے باقی تمام industrial burns کے مریض تھے۔ جب تک ہمارا نیا منصوبہ مکمل نہیں ہوگا اس وقت تک کے لئے ہم علیحدہ برن یونٹ مخصوص کر دیں گے۔ اگر یہ PC-I میں شامل نہ بھی ہوا ہو تو ہم سرجیکل یونٹ کے ساتھ burn unit add کر دیں گے تاکہ وہاں پر کام شروع ہو جائے اور ہم کوشش کریں گے کہ انشاء اللہ اس پر جلد سے جلد کام شروع ہو۔ محترمہ ٹھیک فرما رہی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 272 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد اور ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*272: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیخوپورہ شہر میں کل کتنے ہسپتال ہیں، ان میں کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں اور کتنے ڈاکٹرز کی اسامیاں پچھلے پانچ سالوں سے خالی ہیں؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں میں شہر کی آبادی کے مطابق مریضوں کو سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مریضوں کو سہولیات فراہم نہ کی جانے کی وجہ سے لاہور شہر کے ہسپتالوں میں بھیج دیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت شیخوپورہ شہر کے ہسپتالوں میں جن شعبہ جات کی کمی ہے ان کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) شیخوپورہ شہر میں ایک ڈی ایچ کیو ہسپتال ہے جو کہ 548 بستروں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ دو سول ڈسپنسریز ہیں جن میں ایک خادم حسین روڈ پر اور دوسری ڈسٹرکٹ بار شیخوپورہ کے اندر واقع ہے۔ مزید برآں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں 387 ہیں جن میں سے 267 پر ڈاکٹرز تعینات ہیں جبکہ 120 اسامیاں خالی ہیں۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6637 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے جس میں 2717 خواتین میڈیکل آفیسرز کو تعینات کیا جا چکا ہے۔ 181 خواتین میڈیکل آفیسرز ضلع شیخوپورہ میں تعینات کی گئی ہیں۔ 3620 مرد ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل ماہِ دسمبر میں مکمل کر لیا جائے گا جبکہ گریڈ 5 سے 15 تک اسامیوں پر تعیناتی کا عمل نیشنل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر عملہ عوام کو علاج کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے دن رات کوشاں ہے تاکہ عوام کو علاج کی سہولت ان کے door

step پر فراہم کی جا سکیں۔ شہر کی بڑھتی آبادی کے پیش نظر ڈی ایچ کیو ہسپتال کے ساتھ زچہ بچہ ہسپتال بنایا گیا ہے جو کہ 204 بستروں پر مشتمل ہے جہاں پر بھی مریضوں کو صحت کی معیاری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ج) وہ تمام شعبہ جات جو کہ ایک ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ہونا ضروری ہیں وہ تمام ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
تمام شعبہ جات میں ڈاکٹرز بھی تعینات ہیں ۔ اگر کوئی مریض جس کا علاج ان شعبہ جات میں ممکن نہ ہو تو اس مریض کو قریبی ٹیچنگ ہسپتال میں بروقت علاج کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں وہ تمام شعبہ جات اور سہولیات موجود ہیں جو کہ ایک ڈی ایچ کیو ہسپتال میں موجود ہونی چاہئیں اور اِن شعبہ جات سے متعلقہ مریضوں کو بہتر سے بہتر سہولیات میسر کی جا رہی ہیں ۔اوسطاً روزانہ کی بنیاد پر OPD میں 3250 اور indoor میں 325 مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6637 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ صرف یہ بتا دیں کہ یہ عمل کب مکمل ہوا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے جب take over کیا تو مجھے پتا چلا کہ کچھ یہ عمل مکمل ہو چکا ہے اور کچھ ابھی باقی ہے۔ میں نے پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین صاحب سے ذاتی طور پر ملاقات کی اور ان سے کہا کہ 50 فیصد اسامیاں خالی ہیں لہذا آپ مہربانی کر کے جلد سے جلد یہ عمل مکمل کریں للذا یہ عمل کچھ نگران گورنمنٹ میں مکمل ہوا اور کچھ ہمارے tenure میں مکمل ہوا۔ اس وقت 6637 ڈاکٹرز ہم تعینات کر چکے ہیں اور تقریباً ایک ہزار مزید ڈاکٹرز تعینات ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! ہم امید رکھتے ہیں کہ باقی ڈاکٹرز دسمبر کے آخر تک میل اور فی میل میڈیکل آفیسرز جو کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آئیں گے وہ سب اپنی اپنی جگہوں پر تعینات ہو جائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتی ہوں۔ منسٹر صاحبہ نے جو جواب دیا ہے اور جو جواب مجھے محکمے کی طرف سے موصول ہوا ہے اس میں فرق ہے یہ فرق نہیں بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ غلط بیانی ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے ابھی جواب دیا ہے کہ ایک ہزار کے قریب اسامیاں خالی اور باقی مکمل ہو گئی ہیں جبکہ مجھے جواب میں یہ لکھ کر دیا گیا ہے کہ 3620 مرد ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل ماہِ دسمبر میں مکمل کر لیا جائے گا۔ ایک تو اس چیز کی وضاحت کر دیں جبکہ یہ جواب بھی 7۔دسمبر کو دیا گیا ہے یہ صرف دو دن پہلے کا جواب ہے یہ پرانا جواب نہیں ہے تو ڈاکٹر صاحبہ جو on the floor of the House بتا رہی ہیں وہ درست ہے یا جو جواب دیا گیا ہے وہ درست ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تمام ڈاکٹرز پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تعینات کئے گئے ہیں ان کا ریکارڈ ویب سائٹ پر موجود ہے۔ ہم نے ان کے لئے ایک ویب سائٹ بنا دی ہے یہ کام ہم نے پہلی مرتبہ کیا ہے کہ میرٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سے لے کر 3500 تک نمبرز گئے ہیں۔ ڈاکٹرز کو choice دی گئی ہے تو یہ تمام نمبرز ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ میں نے آپ سے یہ کہا کہ جتنے بھی ڈاکٹرز تعینات ہوں گے یہ کام دسمبر کے آخر تک سب کچھ مکمل ہو جائے گا۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ والے حضرات یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ آپ کو بتائیں گے کہ ہم دن رات جو اسامیاں خالی پڑی ہیں ان پر کام کر کے ان کو fill کر رہے ہیں کیونکہ اب تک پہلی حکومت نے 50 فیصد ہسپتال خالی رکھے ہوئے تھے تو ہم آکر تمام vacancies fill کر رہے ہیں۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے custodian ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ دیکھیں ہر سوال کا ایک مقصد ہوتا ہے وہ بول رہی ہیں کہ دسمبر تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بالکل میرے سوال کا ایک مقصد ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر یہ کام مکمل نہیں ہوا تو ہو جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ جو ہاؤس میں جواب آتا ہے تو اس ہاؤس کی تکریم کروانا آپ کا کام ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ دسمبر کے آخر تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ جو جواب منسٹر صاحبہ نے دیا ہے اور جو جواب محکمے کی طرف سے آیا ہے اس میں فرق ہے۔ ویب سائٹ پہلے سے موجود ہے، ویب سائٹ پر جواب ہونا اور بات ہے اور اس ایوان میں اس طرح کا جواب آنا یہ ہاؤس کی insult ہے یہ privilege کا break ہے کہ آپ ہاؤس میں غلط جواب دیں جبکہ یہ دو دن پہلے 7-دسمبر 2018 کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ ہاؤس کی کوئی insult نہیں ہے۔ ہاؤس کی جو insult ہوئی ہے وہ سب کو پتا ہے کہ کیسے ہوئی ہے؟ اگلا سوال جناب ظہیر اقبال کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔ آپ ساتھ والے مائیک پر آجائیں کیونکہ پرانی اسمبلی ہے مائیک کیا کام کرے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 162 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور کارڈیک سنٹر میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*162: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے بہاولپور شہر میں کروڑوں روپے کی لاگت سے کارڈیک سنٹر کی بلڈنگ تعمیر کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کارڈیک سنٹر میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف تعینات نہیں کیا گیا خاص کر سرجن ڈاکٹرز کی شدید کمی ہے اور اس میں ضروری سامان، طبی مشینری اور ادویات بھی کم ہیں ایمرجنسی میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی شدید کمی ہے؟

(ج) حکومت اس سنٹر میں سرجن ڈاکٹرز مع دیگر اسامیاں پُر کرنے اور ضروری طبی سامان فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) تمام مشینری اور ادویات موجود ہیں البتہ ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی ہے جس میں زیادہ کمی نرسنگ سٹاف اور دیگر پیرا میڈیکل سٹاف کی ہے چارج نرس کی منظور شدہ اسامیاں 228 ہیں 29 چارج نرس تعینات ہیں 199 اسامیاں خالی ہیں۔ اس کے علاوہ وارڈبوائے اور آیا کی کمی ہے۔ جہاں تک سرجن کا تعلق ہے سرجن موجود ہیں کارڈیک انستھیزیا اور ICU کے لئے اور آپریشن تھیٹر کے لئے نرسیں اور پیرا میڈیکل سٹاف کم ہے۔ ڈاکٹرز کی ایک ٹیم انستھیزیا کی ٹریننگ کے لئے ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بجھوادی گئی ہے۔ انشاء اللہ اگلے پندرہ روز میں دل کے آپریشن شروع ہو جائیں گے۔

(ج) کوشش کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں سٹاف کی کمی کو دور کرنے کے لئے اور کارڈیک سنٹر کو مکمل فعال کرنے کے لئے موجودہ حکومت اپنی تمام تر کاوشیں بروئے کار لائی گئی۔ حکومت نے سینئر رجسٹرارز کی بھرتی کے لئے PPSC کو 476 اسامیاں پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن ارسال کی جن میں سے 289 کی سفارشات موصول ہو گئیں اور 55 اسامیوں کا رزلٹ ملنا باقی ہے 132 اُمیدوار ملے ہی نہیں۔ اسسٹنٹ پروفیسرز کی بھرتی کے لئے PPSC کو 197 اسامیاں پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن ارسال کی جن میں سے 31 کی سفارشات موصول ہو گئیں اور 162 اسامیوں کا رزلٹ ملنا باقی ہے چار اُمیدوار ملے ہی نہیں۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر کی بھرتی کے لئے PPSC کو 71 اسامیاں پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن ارسال کی جن میں سے 22 کی سفارشات موصول ہو گئیں اور 47 اسامیوں کا رزلٹ ملنا باقی ہے تین اُمیدوار ملے ہی نہیں نیز پروفیسرز کی بھرتی کے لئے 9 اسامیوں کی ریکوزیشن کر دی گئی ہے ان تمام کا رزلٹ آنا باقی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے بہاولپور شہر میں کروڑوں روپے کی لاگت سے کارڈیک سنٹر کی بلڈنگ تعمیر کی تھی؟

جناب سپیکر: ظہیر صاحب! آپ سوال نہ پڑھیں بلکہ ضمنی سوال کر لیں اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ 100 دن سے زیادہ ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک تبدیلی کیا آئی ہے؟ ہمارے بہاولپور سے ہفتے میں تین دن پروفیسر آف میڈیسن، سرجنز اور دیگر ڈاکٹرز ڈی جی خان جاتے ہیں تو مجھے بتائیں کہ ہمارا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: جناب ظہیر اقبال! مائیک کی وجہ سے آپ کی آواز نہیں آئی لہٰذا آپ سوال نئے سرے سے کریں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے اُس میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی ہے۔ اس حکومت کو آئے 100 دن ہو گئے ہیں لیکن کیا ابھی تک یہ ڈاکٹرز کو وہاں تعینات ہی نہیں کر سکے نیز پیرا میڈیکل سٹاف اور نرسوں کی بے شمار اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: بات سنیں، آپ purely سوال کریں لیکن ایک دو مہینے اوپر یا نیچے ہو گئے ہیں تو یہ کوئی سوال نہیں بنتا۔ جو آپ کا سوال ہے اُس حوالے سے آپ specific سوال کریں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے یہ کہا ہے کہ جلد از جلد اسامیاں پُر کر دیں گے تو ابھی تک کیوں نہیں کی گئیں؟ اس کے علاوہ پروفیسر حضرات، سرجنز اور ڈاکٹروں کو تین دن ڈی جی خان میں کیوں بھیجتے ہیں؟ جن ڈاکٹروں کا ڈومیسائل ڈی جی خان کا ہے وہ وہاں جائیں اور بہاولپور والوں کو بہاولپور میں ہی رہنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! بتائیں کہ جو اسامیاں خالی ہیں وہ کب پُر ہوں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے شروع میں ہی بات کی تھی کہ ڈاکٹرز اور نرسز کی بھرتی کر لی گئی ہے، دسمبر کے آخر تک سب کی تعیناتی ہو جائے گی اور جو خالی اسامیاں ہیں اُن کو ہم دوبارہ advertise کرنے لگے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جہاں تک anesthesia کا تعلق ہے تو اس حوالے سے ہمیں بڑا مسئلہ درپیش ہے۔ ہم ٹیموں کو باقاعدہ train کر رہے ہیں اور اِس وقت ٹیم ٹریننگ کے لئے ملتان گئی ہوئی ہے تو انشاء اللہ عنقریب یہ کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی جناب مناظر حسین رانجھا! اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 345 ہے۔

جناب ظہیر اقبال: میں نے ابھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب مناظر حسین رانجھا بات کریں گے اور میں نے ان کو مائیک دیا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایک معزز ممبر آپ سے ضمنی سوال کر رہا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ بات نہ کرے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ ہاؤس کو میں نے چلانا ہے اور مجھے پتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ممبر کا یہ حق ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایک ممبر کے طور پر یہاں بیٹھے ہیں اور ہاؤس کو میں نے چلانا ہے۔ رانجھا صاحب! آپ سوال کریں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! سوال نمبر 345 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔74 میں بنیادی مراکز صحت کی تعداد اور تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*345: جناب مناظر حسین رانجھا: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔74 ضلع سرگودھا میں کتنے بنیادی مراکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹر موجود ہیں؟

(ب) کیا ان کی عمارتوں کی حالت درست ہے یا ناگفتہ بہ ہے اگر جواب نہ میں ہے تو کیا محکمہ ان کی مرمت اور تعمیر نو کرانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا ان مراکز صحت میں سٹاف کی تعداد منظور شدہ تعداد کے مطابق پوری ہے۔ اگر کم ہے تو محکمہ اس سٹاف کی کمی کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اور کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل کوٹ مومن حلقہ پی پی-74 میں کل 14 بنیادی مراکز صحت اور پانچ رورل ہیلتھ سنٹرز موجود ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

بنیادی مراکز صحت:

1- نصیر پور کلاں	8- کوٹ راجہ
2- میلہ	9- کوڑے کوٹ
3- چک نمبر 12 جنوبی	10- گھلا پور
4- چک نمبر 10 جنوبی	11- تخت ہزارہ
5- رورل للیانی	12- چک نمبر 19 جنوبی
6- چک میانہ	13- بچہ کلاں
7- مٹیلہ	14- بھک لڑبکا

رورل ہیلتھ سنٹرز:

1- مڈھ رانجھا	2- لیلیانی
3- بھابھڑا	4- معظم آباد
5- ہجن	

(ب) 14 بنیادی مراکز صحت سے 12 بنیادی مراکز صحت اور تمام پانچ رورل ہیلتھ سنٹرز ایسے ہیں جن کی مین بلڈنگ بالکل ٹھیک ہے۔ مراکز صحت میں مرمت اور ضروری سہولیات کی فراہمی ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے کی جاتی ہے اس کے لئے ضلع لیول کی کمیٹی بنادی گئی ہے جو کہ ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے کام کروانے میں مکمل بااختیار ہے۔

(ج) ان تمام مراکز صحت میں سٹاف موجود ہے۔ مزید برآں ضلع سرگودھا میں 171 خواتین میڈیکل آفیسرز تعینات کی گئی ہیں مزید 3620 مرد میڈیکل آفیسرز کی تعیناتی کا عمل ماہ دسمبر میں مکمل کر لیا جائے گا۔ جس کے تحت ضلع سرگودھا میں ڈاکٹرز کی تمام خالی اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سب لوگ محترمہ منسٹر صاحبہ کی تعریف کرتے ہیں، اچھی worker ہیں اور اپنے کام کو بھی سمجھتی ہیں۔ انہوں نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ 14 بنیادی مراکز صحت میں سے 12 بنیادی مراکز صحت اور تمام پانچ رورل ہیلتھ سنٹر ایسے ہیں جن کی main بلڈنگ بالکل ٹھیک ہے۔ میں محترمہ منسٹر صاحبہ سے آپ کی

وساطت سے ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے حلقہ پی پی۔74 میں 14 بنیادی مراکز صحت کے بارے فرمایا ہے اور 12 بنیادی مراکز صحت کے بارے میں بتایا ہے کہ ان کی main بلڈنگ درست ہے لہٰذا جن دو بنیادی مراکز صحت کا نام نہیں لیا اُن کے بارے میں بتا سکتی ہیں کہ اُن کا نام کیوں نہیں لیا گیا اور اُن کی عمارتوں کی حالت زار ٹھیک ہے یا نہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انہوں نے نام دیئے تھے اور یہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ بلڈنگز کی حالت کیسی ہے، کیا وہ خستہ حال ہے اور کیا وہاں پر کام کیا جا سکتا ہے تو میں نے باقاعدہ تصاویر بھی جواب کے اندر لگا دی ہیں۔ ایک ایک بنیادی مرکز صحت کی تصویر منگوا کر بتانے کے لئے لگا دی ہے کہ ان کی حالت ٹھیک ہے۔ ایک جگہ پر رہائشی کوارٹرز کے بارے میں انہوں نے بتایا ہے تو یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ وہ کوارٹرز اس قابل نہیں ہیں لہٰذا ان کی repair ہم انشاء اللہ شروع کر دیں گے۔ اگر میں نے کوئی miss کر دیا ہے تو آپ بتا دیجئے ہم انشاء اللہ اس کی اطلاع بھی دے دیں گے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں شاید سمجھا نہیں سکا۔ میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ 14 بنیادی مراکز صحت حلقہ پی پی۔74 میں موجود ہیں لیکن جواب کے جز (ب) میں لکھا ہے کہ 12 بنیادی مراکز صحت اور تمام پانچ رورل ہیلتھ سنٹر ایسے ہیں جن کی main بلڈنگ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دو کون سے بنیادی مراکز صحت ہیں جن کا آپ نے جواب میں ذکر نہیں فرمایا کیونکہ منسٹر صاحبہ نے 14 بنیادی مراکز صحت کا جواب دینا تھا لیکن 12 کے بارے میں بتایا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے اپنی طرف سے پورے 14 نام گن کر شامل کئے ہیں لیکن اگر missing ہیں تو میں آپ کو مکمل کر دوں گی۔ ہم نے intentionally miss نہیں کیا کیونکہ اگر تصاویر دیکھیں تو ان میں 14 بنیادی مراکز صحت کا ذکر ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! یہ تصاویر آپ کے پاس ہوں گی لیکن میرے پاس تو نہیں ہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! کوئی miss ہو گیا ہے تو ہم correct کر دیں گے لیکن اصل سوال آپ نے یہ پوچھا تھا کہ وہاں کتنے بنیادی مراکز صحت ہیں جن کا بتا دیا گیا ہے۔ آپ نے یہ پوچھا کہ ان کی حالت کیسی ہے تو وہ بھی بتا دیا ہے اور باقاعدہ تصاویر بھی لگا دی ہیں۔ میں نے اس سلسلے میں بتایا ہے کہ دو جگہ پر رہائش گاہیں رہنے کے قابل نہیں ہیں جن کو انشاءاللہ repair کر دیں گے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں دوسرے ضمنی سوال میں محترمہ منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ boundary wall اور رہائشی کوارٹرز ہسپتال کی بلڈنگ میں شامل ہوتے ہیں یا نہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل شامل ہوتے ہیں۔ جو بنیادی مراکز صحت بنے ہوتے ہیں وہاں رہائش گاہ اس کی بلڈنگ کے اندر ہی شامل ہوتی ہے۔ جب بھی بنیادی مرکز صحت بنایا جاتا ہے اُس کی ایک certain amount of land ہوتی ہے اور اُس کی boundary wall ہوتی ہے جس کے اندر ہر چیز ہوتی ہے۔ چاہے رورل ہیلتھ سنٹر ہو، چاہے تحصیل ہیڈکوارٹر بنائیں۔

Mr Speaker! But everything is inside the boundaries in all hospitals which starts right from the Basic Health Unit and right up to District Headquarters Hospitals, these are all inside the boundary walls. Everything which is made inside the boundary walls is according to the Government's approved PC-1.

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے میرے سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ بنیادی مراکز صحت کی main بلڈنگز بالکل ٹھیک ہیں جبکہ میں نے تمام عمارتوں کے بارے میں سوال کیا تھا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ boundary walls اور سٹاف کے رہائشی کوارٹرز ہسپتال کی بلڈنگ میں قانونی طور پر شامل ہوتے ہیں یا نہیں، اگر ہوتے ہیں تو پھر اس کا جواب ابھی آپ کو دینا چاہئے تھا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس سوال کو pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! انہوں نے سوال یہ کیا ہے کہ کیا رہائش گاہیں ہسپتال کی boundary wall میں شامل ہوتی ہیں یا نہیں؟ یہ آپ چیک کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے جتنے مراکز صحت inspect کئے ہیں وہ سارے boundary walls کے اندر ہیں۔ اگر کوئی علیحدہ BHU بن گیا ہے جس کی رہائش گاہ باہر ہے تو وہ mark کر دیں لیکن میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ according to PC-1 سب کی رہائش گاہیں اندر ہی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب! کیا یہ 14 بنیادی مراکز صحت آپ کے علاقے کے ہیں؟

جناب مناظر حسین رانجھا: جی، میرے حلقے کے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا ان میں دیوار وغیرہ نہیں بنی ہوئی؟

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ کئی ایسے ہسپتال ہیں جن کی boundary walls ختم ہو چکی ہیں۔ رورل ہیلتھ سنٹر بھابڑا کا راستہ ہمارے محترم سیکرٹری کا ہے جو کبھی کبھی وہاں سے آ جاتے ہیں لہٰذا میں ان سے بھی request کروں گا کہ اگر اس دفعہ آپ weekend پر جسووال کی طرف سے جائیں تو وہ ہسپتال کی boundary wall دیکھ کر محترمہ منسٹر صاحبہ کو بتادیں کہ رورل ہیلتھ سنٹر بھابڑا کی کیا حالتِ زار ہے۔ اسی طرح رہائشی کوارٹر بھی دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو چیک کر لیتے ہیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ humble request ہے کہ میں بحث وغیرہ نہیں کرنا چاہتا لیکن میں آپ کی وساطت سے محترمہ منسٹر صاحبہ سے یہ گزارش اور سوال کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے کے تمام ہسپتالوں میں جو missing facilities ہیں وہ آنے والے بجٹ میں پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں تو فرما دیں میں اس پر مطمئن ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہے کہ یہ بنیادی مراکز صحت کب بنے تھے ؟ میں بتاتا ہوں کہ اس میں دو حکومتیں گزر گئی ہیں۔ رانجھا صاحب کی بھی حکومت تھی اور ہماری بھی کئی گزر گئی ہیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! آپ کی حکومت بھی پانچ سال پورے کر کے گزر گئی ہے۔

جناب سپیکر: بدقسمتی سے ان BHUs کی repair and maintenance پچھلے دس سالوں سے نہیں ہوئی۔ ہمارے دور میں تو باقاعدہ اس کے لئے فنڈز دیئے جاتے تھے۔ منسٹر صاحبہ! آپ اپنے سیکرٹری صاحب کو کہہ دیں کہ رانجھا صاحب کے حلقے کے بنیادی مراکز صحت کو چیک کر لیں اور وہاں جو facilities نہیں ہیں وہ provide کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کو already فنڈز allocate کر دیئے ہیں۔ جہاں جہاں repair کی ضرورت ہو گی وہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ رانجھا صاحب کے کام خصوصی طور پر کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں رانجھا صاحب سے علیحدہ مل کر پوچھ لوں گی کہ کون کون سی دیوار گری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب ظہیر اقبال کا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 332 ہے لیکن میرا ضمنی سوال پچھلے سوال سے ہے کہ بہاولپور کارڈیک سنٹر میں سینئر سرجن موجود نہیں ہے تو وزیر صاحبہ اس حوالے سے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جو سوال اس وقت زیر بحث ہے۔ جس کا آپ نے نمبر بھی پڑھا ہے اس سوال میں کارڈیالوجی کا کوئی ذکر نہ ہے اس لئے آپ اسی سوال سے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔ وزیر آباد کارڈیالوجی والا سوال اب ختم ہو چکا ہے اور اب آپ کا سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے متعلق سوال ہے۔ آپ اپنا سوال دیکھیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! بہاولپور میں ایک بھی سرجن موجود نہیں ہے تو میرا کہنا ہے کہ جواب غلط ہے۔ بہاول وکٹوریہ ہسپتال نواب صادق حسین نے 1906 میں تعمیر کروایا تھا اور اس ہسپتال کے سینئر سرجن کو تین دن کے لئے ڈی جی خان بھیج دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ ظہیر صاحب بات سنیں۔ منسٹر صاحبہ! معزز ممبر کی شکایت ہے کہ وہاں کارڈیالوجی کا جو arrangement ہے وہاں ڈاکٹر نہیں ہیں تو وہاں ویسے کوئی مسئلہ ہوا تھا۔ کچھ ڈاکٹر وہاں سے پھر چلے گئے تھے اور میں نے بھی آپ کو کہا تھا کہ ان کو واپس بھجوائیں تاکہ اس ہسپتال میں کام کر سکیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ کارڈیالوجی کا ہمیں بہت بڑا problem ہے کیونکہ کارڈیالوجسٹ مکمل طور پر موجود نہیں تھے تو ہم نے یہ کہا کہ بہاولپور میڈیکل کالج کے پرنسپل، وائس چانسلر ملتان اور رحیم یار خان کے پرنسپل آپس میں مل کر ایک روٹیشنل پالیسی بنالیں تاکہ کارڈیالوجسٹ کی بھی movement جو ہے اس کے اندر آسانی ہو۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ بنا ہوا تھا کہ بہاولپور میڈیکل کالج کے اندر چھ کارڈیالوجسٹ اور ایک اسسٹنٹ پروفیسر موجود تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسسٹنٹ پروفیسر کے بغیر مطلب یہ کہ وہاں کسی پروفیسر کے بغیر آپریشن کرنا مشکل ہے تو اب اس مقصد کے لئے ہم نے پبلک سروس کمیشن کے اندر پہلے سیٹیں بھیج رکھی ہیں بلکہ یہ بھی کیا ہے کہ بہاولپور کے لئے انہیں کہا کہ divide کر دیں کہ جس نے بہاولپور join کرنا ہے وہ بہاولپور ہی join کرے گا اور سیٹیں بھی بہاولپور ہی کی ایڈورٹائز کریں گے۔ ڈی جی خان کی ڈی جی خان کے لئے ایڈورٹائز کریں گے اور رحیم یار خان ہسپتال کے لئے رحیم یار خان کی ایڈورٹائز کریں گے اور یہ نہیں ہوگا کہ کوئی کارڈیالوجسٹ بن کر۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو specify کر دیں اور کوشش کریں کہ کسی طریقے سے یہ ہسپتال چل جائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انشاء اللہ مارچ 2019 تک سارا کام ٹھیک ہو جائے گا یہ مت پریشان ہوں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ ڈی جی خان، ملتان اور ساہیوال کے لوگوں کو جہاں مرضی لگا دیں لیکن بہاولپور کا ڈومیسائل رکھنے والوں کو بہاولپور کے ہسپتال میں ہی لگائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات صحیح ہے اور یہی ہونا چاہئے کیونکہ اس طرح تو ڈاکٹر حضرات کے لئے بھی کام کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے کہ دوسرے علاقے سے جاکر ڈی جی خان میں کام کریں۔ منسٹر صاحبہ! اس کو آپ خود دیکھ لیں اور کوشش کریں کہ سپیشلسٹ کا مسئلہ نہ ہو۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ مریض تو مریض ہے ناں چاہے بہاولپور میں ہو، ڈی جی خان میں ہو یا رحیم یار خان میں ہو تو ہمارے پاس جو سٹاف موجود ہے اسے ہم نے equally divide کیا ہوا ہے اور کوشش کر رہے ہیں کہ ہر قسم کی سہولت ہر ہسپتال میں موجود ہو لیکن جس طرح انہوں نے کہا کہ جو کمی ہے تو اس کے لئے vacancies کو ایڈورٹائز کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! بہاولپور کی ذرا پہلے کروا دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، بالکل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا رہ گیا ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 332 ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو ہو گیا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! اس حوالے سے ابھی میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کر لیں بات اور اس سوال کا نمبر بول دیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 332 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: منشیات کے تدارک کے لئے ہسپتال قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*332: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں منشیات کے تدارک کے لئے کوئی سرکاری ہسپتال یا سنٹر نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منشیات کے عادی افراد کے لئے سرکاری ہسپتال یا سنٹر ہونا ضروری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہاولپور میں پرائیویٹ تدارک منشیات کے ہسپتال کے مالکان ایسے مریضوں سے لاکھوں روپے وصول کرتے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس شہر میں جلد از جلد منشیات کے تدارک کے لئے ہسپتال یا سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں منشیات کے عادی افراد کے لئے بارہ بستر مختص ہیں۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نے ہدایات جاری کر رکھی ہیں کہ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں منشیات کے عادی مریضوں کے لئے دس بیڈز مختص کئے جائیں ان ہدایات پر سختی سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

(ب) تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کا علاج کیا جاتا ہے اور ان مریضوں کے لئے بیڈز بھی مختص ہیں۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں 100 بیڈز کا ایک یونٹ قائم کیا گیا ہے۔ جہاں پر صرف منشیات کے عادی افراد کا علاج کیا جائے گا۔ اس قسم کے سپیشلائزڈ یونٹ قائم کرنے کے لئے ٹرینڈ ڈاکٹر اور سٹاف درکار ہوتا ہے لہٰذا ہر شہر میں سرکاری سطح پر سپیشلائزڈ یونٹ قائم کرنا ضروری نہیں ہے۔

(ج) پرائیویٹ ہسپتالوں میں مریضوں کے استحصال کے تدارک کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کیا گیا ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اس طرح کی شکایات پر ایکشن لیتا ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ٹیموں نے پنجاب کے مختلف شہروں میں سال 2018 میں منشیات کے تدارک کے 82 سنٹر کا معائنہ کیا۔ اس ضمن میں 43 سنٹر کو سیل کیا گیا۔

12 سنٹر کو جرمانہ کیا گیا۔ جرمانے کی کل مالیت 31 لاکھ ہے۔ مزید برآں 27 سنٹرز کے کیس ابھی مکمل نہیں ہوئے۔ ان کے فیصلے آنے کے بعد سزائیں تجویز کی جائیں گی۔

(د) یہ منصوبہ فی الحال زیر غور نہیں ہے۔ تاہم وسائل کی دستیابی اور فزیبیلٹی کے بعد یہ منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کیا ضلع بہاولپور کے منشیات سنٹر میں 12 بستر کافی ہیں اور میری دوسری request انتہائی مودبانہ اور ادب کے دائرے میں رہ کر یہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں پولیس لائنز میں 40 بستروں کا یہ سنٹر قائم کیا تھا جو کہ عرصے سے بند پڑا ہے۔ میں نے جب حکام سے رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ یہ بلڈنگ پرانی ہو گئی ہے اس لئے ہم نے بند کر دیا ہے تو میری گزارش ہے کہ اگر بلڈنگ پرانی ہو گئی ہے تو ادارے پرانے ہوتے اور نہ ادارے بند ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحبہ! اسے دیکھ لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! سوال نمبر 346 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کی اپ گریڈیشن اور ایمرجنسی سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*346: **جناب مناظر حسین رانجھا:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن ضلع سرگودھا کو اپ گریڈ ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے کیا اس میں منظور شدہ سٹاف پورا ہے، اگر کم ہے تو حکومت کب تک اس کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) یہ کیا بھی درست ہے کہ ہسپتال موٹروے انٹرچینج کے نزدیک واقع ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موٹروے پر ہونے والے حادثات کے لئے فوری طبی امداد مہیا کرنے کے لئے یہ واحد ایمرجنسی سنٹر ہے۔ کیا اس میں جدید مشینری اور ضروری سازوسامان موجود ہے؟

(د) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا محکمہ یہاں پر ایک جدید ایمرجنسی سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کو سال 2012 میں اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ ہسپتال میں منظور شدہ اسامیاں 143 ہیں جن میں سے 78 اسامیوں پر عملہ تعینات ہے باقی 65 اسامیاں خالی ہیں جن میں ڈاکٹرز (سپیشلسٹ، سینئر میڈیکل آفیسرز، میڈیکل آفیسرز) کی اسامیاں خالی ہیں۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6337 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے جس میں 2717 خواتین میڈیکل آفیسرز میں سے 171 خواتین میڈیکل آفیسرز ضلع سرگودھا میں تعینات کی گئی ہیں اور 3620 مرد ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل ماہِ دسمبر میں مکمل کر لیا جائے گا جس سے ضلع سرگودھا میں ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

گریڈ 5 سے 15 تک کی تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے جس سے ضلع سرگودھا کی خالی اسامیاں مکمل طور پر پُر ہو جائیں گی۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ مومن موٹروے انٹرچینج کے قریب واقع ہے۔

(ج) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ مومن موٹروے پر ہونے والے حادثات کے لئے طبی امداد مہیا کر رہا ہے۔ اور ایمرجنسی میں جدید مشینری اور ضروری سازوسامان موجود ہے۔

(د) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کو سال 2012 میں اپ گریڈ کر دیا گیا تھا۔ ایمرجنسی میں میڈیکل سہولت مہیا کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب مناظر حسین رانجھا: میرا ضمنی سوال جز(الف) سے متعلق ہے کہ جواب میں ہے کہ ٹی ایچ کیو کوٹ مومن کے اندر منظور شدہ اسامیاں 143 ہیں جن میں سے 78 پر عملہ تعینات ہے باقی 65 اسامیاں خالی ہیں جن میں ڈاکٹرز، سپیشلسٹ، سینئر میڈیکل آفیسرز، میڈیکل آفیسرز شامل ہیں تو میں منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 65 خالی اسامیوں میں ڈاکٹرز اور شاید کلاس IV کے بھی لوگ ہوں گے، ڈسپنسر بھی ہوں گے اور تمام categories کے لوگ ہیں تو کب تک ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! دراصل خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کے متعلق ہے تو میں انہیں بتانا چاہ رہی ہوں کہ ڈاکٹرز کے بعد نرسز اور اب پیرامیڈیکل سٹاف ہے تو جس طرح انہوں نے فرمایا کہ ہم این ٹی ایس کے ذریعے بھرتی کرنے لگے ہیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر ایڈورٹائزمنٹ چلی جائے گی اور تقریباً گریڈ 5 سے 15 کی 13800 اسامیاں ہیں جنہیں ہم ایڈورٹائز کر رہے ہیں۔ باقی جتنی خالی اسامیاں ہیں، ایک دفعہ جب ڈاکٹرز کی تعیناتی ہو جائے گی تو اس کے بعد دوبارہ asses کریں گے یعنی need assessment کریں گے اور دیکھیں گے کہ کتنی اسامیاں خالی رہ گئی ہیں اور ان خالی اسامیوں کے against adhoc appointments کر کے وہ posting پھر آگے پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی جائیں گی۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ کیا تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ مومن موٹروے انٹرچینج کے قریب ہے جس کے جواب میں کہا گیا کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ مومن موٹروے انٹرچینج کے قریب ہے تو میں نے یہ request کی ہے کہ اس علاقے میں سوائے اس ہسپتال کے اور کوئی نزدیک ہسپتال نہیں ہے کیونکہ یہاں سے وی پی آئی movement ہوتی ہے اور کیونکہ 24 گھنٹے موٹروے چلتی ہے تو خدانخواستہ خدانخواستہ اگر کوئی بڑا حادثہ ہو جاتا ہے تو تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں کیا ایسی بنیادی سہولیات موجود ہیں کہ مریضوں یا متاثرین کو فوری طبی امداد دی جاسکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ٹراما کے مسئلے میں یہ ہوتا ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی road side accident وغیرہ ہو جائے تو سب سے اہم چیز خون ہے جس کی ضرورت ہوتی ہے، آپ کو سرجری کی ضرورت ہے anesthesiologist کی ضرورت ہوتی ہے تو میں آپ کو بتاتی چلی جاؤں کہ سرجن اور جہاں تک anesthesiologist کا تعلق ہے تو وہ انشاء اللہ تعینات ہو جائیں گے۔ جہاں تک blood bank کا تعلق ہے تو پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ جتنے تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال ہیں ان میں باقاعدہ blood bank اور properly screened blood مل سکے لیکن آپ کی بات بالکل درست ہے کہ ہمیں اس ہسپتال کو مزید اپ گریڈ کر کے اسے extended trauma centre بنانا چاہئے تو انشاء اللہ میں خود جا کر visit کر کے آؤں گی اور اس میں اضافہ کر کے بہتر حالات بنائیں گے تاکہ خدانخواستہ اگر کوئی حادثہ ہو تو حالات ٹھیک رہیں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور جناح ہسپتال میں پیڈز سرجری میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*620: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں ڈیڑھ سال قبل کروڑوں روپے کی لاگت سے پیڈز سرجری کا شعبہ قائم کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پیڈز سرجری میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسر، سینئر رجسٹرار کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن سیٹوں پر ڈاکٹرز موجود تھے ان کو بھی یہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے پیڈز سرجری کا شعبہ عملاً بند ہو چکا ہے اور غریب شہریوں کے بچے علاج کی سہولت سے محروم ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ جناح ہسپتال لاہور میں شعبہ پیڈز سرجری میں خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں پیڈز سرجری کا شعبہ 2016 میں 130.343 ملین روپے کی لاگت سے قائم کیا گیا۔

(ب) پیڈز سرجری میں پروفیسر اسسٹنٹ پروفیسر، رجسٹرار کی اسامیاں خالی ہیں۔ تاہم حال ہی میں گورنمنٹ نے ایسوسی ایٹ پروفیسر کو پیڈز سرجری میں تعینات کیا ہے جو اس وقت ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ حکومت نے سینئر رجسٹرارز کی بھرتی کے لئے PPSC کو 476 اسامیاں پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن ارسال کی جن میں سے 289 کی سفارشات موصول ہو گئیں اور 55 اسامیوں کا رزلٹ ملنا باقی ہے 132 اُمیدوار ملے ہی نہیں۔ اسسٹنٹ پروفیسرز کی بھرتی کے لئے PPSC کو 197 اسامیاں پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن ارسال کی جن میں سے 31 کی سفارشات موصول ہو گئیں

اور 162 اسامیوں کا رزلٹ ملنا باقی ہے چار اُمیدوار ملے ہی نہیں۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر کی بھرتی کے لئے PPSC کو 71 اسامیاں پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن ارسال کی جن میں سے 22 کی سفارشات موصول ہو گئیں اور 47 اسامیوں کا رزلٹ ملنا باقی ہے تین اُمیدوار ملے ہی نہیں نیز پروفیسرز کی بھرتی کے لئے 9 اسامیوں کی ریکوزیشن کر دی گئی ہے ان تمام کا رزلٹ آنا باقی ہے۔ جناح ہسپتال میں چارج نرسز کی منظور شدہ 714 اسامیاں ہیں اور تمام اسامیاں پُر ہیں کوئی بھی خالی نہ ہے۔

(ج) کچھ ڈاکٹرز کا ٹرانسفر ہوا ہے تاہم درج بالا ایسوسی ایٹ پروفیسر پیڈز سرجری ڈیپارٹمنٹ کو ہیڈ کر رہے ہیں اور شعبہ مکمل طور پر فعال ہے۔ پیڈز سرجری میں بچوں کو علاج معالجہ کی تمام سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔

(د) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب صوبہ بھر کے تمام میڈیکل کالجز اور اُن کے ساتھ منسلک ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی تمام خالی اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے بھرتی کر رہا ہے اور جونیئر ڈاکٹرز کو سنیارٹی کی بنیاد پر ترقیاں بھی دی جارہی ہیں اور بالخصوص پیڈ سرجری کے شعبہ میں خصوصی دلچسپی لے کر کمی کو پورا کیا جارہا ہے۔

صوبہ میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات سے متعلقہ تفصیلات

*430: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں میں اموات کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی روک تھام کے لئے کسی منصوبے پر عمل پیرا ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو منصوبے کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

(ہ) بچوں کی اموات کی روک تھام کے حوالے سے سابقہ حکومت کی کارکردگی سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آئی آر ایم سی اینڈ نیوٹریشن پروگرام محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر پنجاب بھر میں ماں اور بچے کی صحت کو بہتر بنانے اور نوزائیدہ اور زچگی کے دوران ہونے والی اموات کی شرح کو کم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔اسی سلسلے میں پروگرام نے جنوری 2016 میں SMS رپورٹنگ اور Verbal Autopsy Forms پر ریکارڈ حاصل کرنے کا کمپیوٹر بیسڈ نظام تشکیل دیا تھا۔

(ب) نوزائیدہ بچوں میں ہونے والی اموات کی درج ذیل چھ بڑی وجوہات دیکھی گئی ہیں؛

1. Pre Maturity: 2. Asphyxia
3. Hypothermia: 4. Sepsis
5. Diarrhea: 6. Pneumonia

ایک سال سے کم عمر بچوں میں ہونے والی اموات کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1. Diarrhea: 2. Pneumonia

البتہ پروگرام فی الحال نوزائیدہ اور زچہ کی ہونے والی اموات سے متعلق SMS رپورٹنگ اور Verbal Autopsy کا ریکارڈ مرتب کر رہا ہے اور عنقریب ایک سال سے کم عمر بچوں کی Verbal Autopsy کا بھی آغاز کر دیا جائے گا۔

(ج) وصول ہونے والی اموات کی اطلاعات اور ان کی وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے جو لائحہ عمل تیار کیا اور لاگو کیا اس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1۔ 1000 بنیادی مراکز صحت کو 24/7 زچہ وبچہ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اپ گریڈ کیا جا چکا ہے اور مزید مراکز صحت کی اپ گریڈیشن کی حکمت عملی پر کام جاری ہے۔

2۔ ان 24/7 بنیادی مراکز صحت پر اضافی تربیت یافتہ افراد (LHVs) کو تعینات کیا گیا ہے اور تمام عملے کی ٹریننگ بھی کروائی گئی ہے۔

3۔ نوزائیدہ کی دیکھ بھال کے لئے اضافی مشینری اور آلات فراہم کئے گئے ہیں جس میں تمام 24/7 مراکز صحت پر بے بی وارمر اور ایمبو بیگ، تمام ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو پر وارمر، انکیوبیٹر اور دیگر مشینری دی گئی ہے۔

4۔ تمام 24/7 مراکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹرز پر دوران حمل معائنے اور زچہ وبچہ میں کسی مسئلے کی بروقت تشخیص کے لئے الٹرا ساؤنڈ کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے اور عملے کو اس کے بارے میں ٹریننگ بھی دی جا رہی ہے۔

5۔ زچگی کے وقت حاملہ کی بروقت بنیادی مرکز صحت تک رسائی کے لئے اب تک کل 433ایمبولینسز فراہم کی جاچکی ہیں۔زچگی کے دوران کسی پیچیدگی کی صورت میں ضرورت پڑنے پر زچہ کو بنیادی مرکز صحت سے ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو تک ان ایمبولینسز کے ذریعے منتقل کیا جارہا ہے۔

6۔ انتہائی غذائی کمی، اسہال اور نمونیا کی پیچیدگیوں کے شکار بچوں کو مراکز صحت سے OTP،SC،THQاورDHQپر علاج کے لئے پنجاب خاص رورل ایمبولینس سروس کے ذریعے منتقلی کا بھی آغاز کیا جاچکا ہے۔

(د) صوبہ پنجاب کی آبادی 11کروڑ ہے۔ سالانہ 30لاکھ بچوں کی پیدائش ہوتی ہے۔2018 میں بچوں کی اموات کی شرح سروے کے مطابق 1000 میں سے 41ہے۔ سالانہ 123000اموات ہوتی ہیں جس کے تحت روزانہ 337اموات ریکارڈ کی جارہی ہیں اور ہر گھنٹے پنجاب میں 14نوزائیدہ بچے وفات پاجاتے ہیں۔یہ ریکارڈ ایک کمپیوٹر سسٹم کے ذریعے لیا جارہا ہے اوسطاً 40سے پانچ اموات لیڈی ہیلتھ ورکر کے ذریعے رپورٹ ہو رہی ہیں۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز سے رپورٹ ہونے والی اموات کی تعداد کم ہے کیونکہ لیڈی ہیلتھ ورکر کی تعداد کم ہے۔لیڈی ہیلتھ ورکر رورل علاقے کا 70فیصد اور شہری علاقے کا 30 فیصد کور کرتی ہیں اور مجموعی طور پورے صوبہ کا 60 فیصد علاقہ کور ہوتا ہے۔گزشتہ حکومت نے لیڈی ہیلتھ ورکرز کو dying cadre بنادیا تھا جبکہ موجودہ حکومت اس فیصلے پر نظرثانی کر رہی ہے۔100 فیصد کوریج کو ملحوظ خاطر لاتے ہوئے 10,000 اضافی لیڈی ہیلتھ ورکرز لائی جارہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر، تحصیل ہیڈکوارٹر، ٹیچنگ ہسپتالوں میں بھی اموات کا ریکارڈ مرتب کرنے کے لئے IRMNCH پروگرام ایک کمپیوٹر سسٹم بنارہا ہے جو کہ ایک ماہ کے عرصے میں مکمل ہوجائے گا۔

(ہ)

1۔ 1000بنیادی مراکز صحت کو 24/7زچہ وبچہ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اپ گریڈ کیا گیا۔

2۔ ان 24/7بنیادی مراکز صحت پر اضافی تربیت یافتہ افراد(LHVs)کو تعینات کیا گیا ہے اور تمام عملے کی ٹریننگ بھی کروائی گئی ہے۔

3۔ نوزائیدہ کی دیکھ بھال کے لئے اضافی مشینری اور آلات فراہم کئے گئے ہیں جس میں تمام 24/7مراکز صحت پر بے بی وارمر اور ایمبو بیگ، تمام ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو پر وارمر، انکیوبیٹر اور دیگر مشینری دی گئی ہے۔

4۔ تمام 24/7 مراکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹرز پر دوران حمل معائنے اور زچہ وبچہ میں کسی مسئلے کی بروقت تشخیص کے لئے الٹراساؤنڈ کی سہولت فراہم کی جارہی ہے اور عملے کو اس کے بارے میں ٹریننگ بھی دی جارہی ہے۔
5۔ زچگی کے وقت حاملہ کی بروقت مرکز صحت تک رسائی کے لئے اب تک کل 433 ایمبولینسز فراہم کی جاچکی ہیں۔
6۔ انتہائی غذائی کمی، اسہال اور نمونیا کی پیچیدگیوں کے شکار بچوں کو مراکز صحت سے OTP، SC، THQ اور DHQ پر علاج کے لئے پنجاب خاص رورل ایمبولینس سروس کے ذریعے منتقلی کا بھی آغاز کیا جاچکا ہے۔

اوکاڑہ: بی ایچ یو فیض آباد کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*569: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی تمام بلڈنگ خستہ حال ہے اور تمام رہائشی کوارٹروں کی چھتیں اور دیواریں گر چکی ہیں ملازمین کے رہنے کے لئے کوئی کوارٹر موجود نہ ہے اور ہسپتال میں زچہ بچہ کے لئے کوئی سہولت موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کے لئے ناکافی سہولیات ہیں مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کو چیک اپ اور ٹیسٹ کرنے کے لئے کون کون سی مشینری اور ہسپتال میں ایمبولینس کی سہولت موجود ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ہسپتال کو ایمبولینس فراہم کرنے، اس کی بلڈنگ کی از سر نو تعمیر ومرمت کرنے اور دیگر مسنگ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) درست نہ ہے۔ بنیادی مرکز صحت فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی ہسپتال کی بلڈنگ قابل استعمال ہے جبکہ کوارٹرز عرصہ دراز سے رہائش کے قابل نہ ہیں۔ بنیادی مرکز صحت فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں زچہ وبچہ کی تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں۔ بنیادی مرکز صحت کی تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔بنیادی مرکز صحت فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں مریضوں کے لئے تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں۔بنیادی مرکز صحت فیض آباد ایک نارمل بی ایچ یو ہے یہاں ٹیسٹ کے لئے جدید مشینری اور ایمبولینس نہ ہے اس لئے مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے قریبی بنیادی مرکز صحت رُکن پورہ(7/24)، RHC Basirpur اور RHC Mandi Ahmad Abad ریفر کر دیا جاتا ہے اور بنیادی مرکز صحت رُکن پورہ(جوکہ بنیادی مرکز صحت فیض آباد سے 4-5 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے) جس میں ایمبولینس 24/7 موجود ہے جو کہ ایک کال پر فوراً بنیادی مرکز صحت فیض آباد میں ایمر جنسی سہولیات فراہم کرتی ہے۔تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) بنیادی مرکز صحت فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ ایک نارمل بی ایچ یو ہے جبکہ ایمبولینس کی سروسز صرف اور صرف 24/7 بی ایچ یوز پر ہی میسر ہوتی ہیں۔ہیلتھ کونسل کے فنڈز سے بی ایچ یو کی ضروری مرمت کا کام کرنے کا اختیار ضلعی ہیلتھ کمیٹی کے پاس موجود ہے جو کہ بوقت ضرورت کی جاتی ہے۔

ضلع خانیوال میں رورل ڈسپنسریز(آر ڈی)
اور گورنمنٹ رورل ڈسپنسری(جی آر ڈی) سے متعلقہ تفصیلات

*585: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال میں کتنی رورل ڈسپنسریز (آر ڈی) کہاں کہاں بنائی گئی ہیں۔ یہ ڈسپنسریز کس محکمہ یا ادارہ نے بنائی ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنی گورنمنٹ رورل ڈسپنسریز(جی آر ڈی) کہاں کہاں بنائی گئی ہیں جو محکمہ صحت کی طرف سے بنائی گئی ہیں؟

(ج) رورل ڈسپنسریز (آر ڈی)اور گورنمنٹ رورل ڈسپنسریز (جی آر ڈی) میں کیا فرق ہے؟

(د) کیا حکومت آئندہ(آر ڈی) یا(جی آر ڈی) میں سے ایک ڈسپنسری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع خانیوال میں رورل ڈسپنسریز (آر ڈی) کی تعداد گیارہ ہے اور یہ ڈسپنسریز ضلع کونسل نے بنائی تھیں۔

1۔	آر ڈی چک نمبر 10/164۔آر	خانیوال
2۔	آر ڈی 10/80۔آر	خانیوال
3۔	آر ڈی 10/135۔آر	جہانیاں
4۔	آر ڈی 10/53۔آر	جہانیاں
5۔	آر ڈی جنگل مڑیالہ	جہانیاں
6۔	آر ڈی 10/138۔آر	جہانیاں
7۔	آر ڈی چک نوری سہاگ	میاں چنوں
8۔	آر ڈی چک نمبر 10/8۔آر	میاں چنوں
9۔	آر ڈی چک شیر خان	کبیر والا
10۔	آر ڈی چک سلطان محمود	کبیر والا
11۔	آر ڈی نور پور بندیشہ	کبیر والا

2017 میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے وجود میں آنے سے تمام رورل ڈسپنسریز محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام ہیں

(ب) ضلع خانیوال میں کل گورنمنٹ رورل ڈسپنسریز (جی آر ڈی) جو کہ محکمہ صحت کی طرف سے بنائی گئی ہیں ان کی تعداد تین ہے:

1۔ جی آر ڈی چک نمبر 79/-15L

2۔ جی آر ڈی چک نمبر 105/-15L

3۔ جی آر ڈی اوکھ سندھو

(ج) آر ڈی میں ڈاکٹر کی اسامی نہیں ہوتی جبکہ جی آر ڈی میں ڈاکٹر کی اسامی ہوتی ہے۔

(د) صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام ADP 2018-19 میں کوئی ایسی سکیم شامل نہیں ہے جس کے تحت ضلع خانیوال میں کسی بھی ڈسپنسری کی تعمیر کی جا سکے۔

جھنگ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ریڈی ایشن اور ایم آر آئی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*614: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ میں ریڈی ایشن اور ایم آر آئی کی سہولت نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دونوں سہولیات ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ میں مہیا کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ میں MRI کی سہولت میسر نہ ہے۔

(ب) MRI کی سہولت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں نہیں ہوتی ہے۔ یہ سہولت ٹیچنگ ہسپتال میں ہوتی ہے جبکہ ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ میں سی ٹی سکین مشین موجود ہے۔

جھنگ: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے سالانہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*616: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ کا مالی سال 19-2018 کا بجٹ مد وائز کتنا ہے؟

(ب) کتنی رقم حکومت کی طرف سے ماہانہ مل چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کتنی رقم کس کس مد میں خرچ ہوئی ہے، تفصیل مد وار بتائیں؟

(د) کتنی رقم سے کون سی مشینری اور دیگر سامان خرید کیا گیا ہے؟

(ہ) کتنی رقم سے لوکل پرچیز کے تحت ادویات خرید کی گئی ہیں لوکل پرچیز کی ادویات کس کس مقصد کے لئے خرید کی جاتی ہیں اور ان کی خرید کی اجازت کون دیتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حکومت پنجاب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب سے مالی سال 2018-19 کا مختص بجٹ برائے

(1) سیلری: 661.734 ملین

(2) نان سیلری: 78.384 ملین ماسوائے (MSD Medicine Budget 116.7 M)

(3) ڈائیلسز: 6.2 ملین

یہ بجٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے ذریعے ہسپتال کو منتقل کیا جاتا ہے۔

(ب) ہسپتال کو بجٹ سہ ماہی دیا جاتا ہے جو کہ اب تک مد وار اس طرح منتقل ہو چکا ہے۔

سیلری بجٹ بشمول تنخواہ ماہ نومبر 2018 تک: 204.45 ملین

نان سیلری بجٹ: 37.694 ملین ماسوائے MSD Medicine۔

MSD Medicine بجٹ: 116.7 ملین

ڈائیلسز بجٹ: ابھی تک موصول نہ ہوا ہے۔ تاہم دسمبر 2018 میں ریلیز ہو جائے گا۔

(ج) اخراجات کی تفصیلات (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں

(د) ہسپتال کو مشینری پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی جانب سے مہیا کی گئی ہے۔ جس پر 81.9 ملین کی رقم خرچ ہوئی۔ مشینری و دیگر سامان کی تفصیل (Annexure-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میڈیسن کی لوکل پرچیز کی مد میں مبلغ 7.12 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ حکومت پنجاب کے احکامات کے مطابق لوکل پرچیز ہسپتال کی میڈیکل و سرجیکل ایمرجنسی، لیبر روم، آپریشن تھیٹر اور ہسپتال میں داخل مریضوں کے لئے لوکل سطح پر کی جاتی ہے۔ جس کی منظوری متعلقہ وارڈ کے ڈاکٹر کی تجویز کردہ ادویات کے مطابق فارماسسٹ اور ایم ایس کی اجازت سے کی جاتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چنیوٹ:حلقہ پی پی۔95 میں بی ایچ یوز کی تعداد،ڈاکٹر مع عملہ اور ادویات سے متعلقہ تفصیلات

57:سید حسن مرتضیٰ:کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئرازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔95 چنیوٹ میں کل کتنے BHUs ہیں؟

(ب) کیاان سب BHUs میں ڈاکٹرز،عملہ،ادویات اور باقی سب سہولیات موجود ہیں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں کتنے BHUs اپ گریڈ کئے گئے،تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔95 چنیوٹ میں کل 12 بی ایچ یوز ہیں۔

1۔ بی ایچ یو چک نمبر 126 ج ب	2۔ بی ایچ یو رجوعہ
3۔ بی ایچ یو چک نمبر 134 ج ب	4۔ بی ایچ یو 148 ج ب
5۔ بی ایچ یو محمدی شریف	6۔ بی ایچ یو چک نمبر 157 ج ب
7۔ بی ایچ یو احمد آباد	8۔ بی ایچ یو چک نمبر 153 ج ب
9۔ بی ایچ یو متھرومہ	10۔ بی ایچ یو چک نمبر 143 ج ب
11۔ بی ایچ یو چک نمبر 237 ج ب	12۔ بی ایچ یو عدلانہ

(ب) ان بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز، عملہ اور علاج کی تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1۔ ماں اور بچے کی صحت کی نگہداشت

2۔ غذائی کمی شکار بچوں کے لئے غذائی پروگرام

3۔ حاملہ خواتین کے لئے مفت علاج معالجے کا انتظام

4۔ مفت ڈلیوری کی سہولت

5۔ فری ایمبولینس کی سہولت

6۔ بنیادی بیماریوں کا علاج اور ادویات کی مفت فراہمی

(ج) حلقہ پی پی۔95 میں بی ایچ یو محمدی شریف کو اپ گریڈ کر کے آر ایچ سی کا درجہ دیا گیا ہے جس کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔

بہاولپور: بہاول وکٹوریہ ہسپتال اور سول ہسپتال میں منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تعداد اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

64: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور اور سول ہسپتال بہاولپور میں منظور شدہ اسامیاں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف مع دیگر عملہ کی کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ اور عہدہ کی خالی ہیں۔ خاص کر ڈاکٹرز کی کون کون سی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) حکومت ان ہسپتال میں کب تک missing facilities فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) یکم جنوری 2018 سے آج تک ان ہسپتالوں میں کون کون سی اسامیوں پر کن کن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں بقایا خالی اسامیوں پر کب تک بھرتی ہوگی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور اور سول ہسپتال بہاولپور میں منظور شدہ کل اسامیاں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف کی 4279 ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں سکیل 1 سے سکیل 22 ٹوٹل خالی اسامیوں کی تعداد 1675 ہے اور ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کی تعداد 437 ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ missing facilities کی کوئی سکیم ہسپتال انتظامیہ سے موصول نہیں ہوئی۔ جونہی کوئی سکیم موصول ہوئی اس کی فزیبیلٹی اور فنڈز کی دستیابی پر پراسس کی جائے گی۔ فی الحال سکیم ہذا کی بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں تکمیل جاری ہے جبکہ خالی اسامیاں حکومت کی پابندی ختم ہونے پر پُر کر دی جائیں گی۔

(د) یکم جنوری 2018 سے اب تک 38 چارج نرسز اور 28 ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد تین ہے جن کو بھرتی کیا گیا اور ان کی تعلیمی قابلیت تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق فی الوقت ہر طرح کی تقریوں پر پابندی ہے جبکہ پابندی اٹھنے پر خالی اسامیاں پُر کرلی جائیں گی۔

بہاولپور میں BHUs,RHCs اور THQs ہسپتالوں میں ڈاکٹرز / پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

66: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور میں کتنے BHUs، RHCs اور THQs ہسپتال کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) کون کون سے BHUs، RHCs اور THQs ہسپتال فنکشنل ہیں کتنے بند پڑے ہیں ان کے بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کس کس BHU,RHC اور THQ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف مع دیگر سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں۔اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت کب تک اس میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف تعینات کردے گی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع بہاولپور کی پانچ مختلف تحصیلوں احمد پور شرقیہ، حاصلپور، یزمان، بہاولپور اور خیرپور ٹامیوالی میں 73 بی ایچ یوز 73 آر ایچ سیز 12 اور 4 تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں تمام BHUs، RHCs اور THQs ہسپتال مکمل طور پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع بہاولپور کے BHUs، RHCs اور THQ ہسپتالوں میں پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے محکمہ نے ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے بھرتی کا عمل شروع کردیا ہے۔

(د) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6670 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جاچکا ہے جس میں 2717 خواتین میڈیکل آفیسرز کو تعینات کیا جاچکا ہے باقی 3953 ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل ماہِ دسمبر تک مکمل ہو جائے گا۔ گریڈ 5 سے 15 تک کی تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جارہا ہے۔

گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی عمارت کی جگہ پر سرجیکل ٹاور بنانے سے متعلقہ تفصیلات

68: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو سول ہسپتال گوجرانوالہ کی موجودہ عمارت کی جگہ پانچ منزلہ سرجیکل ٹاور بنانے کا ایک منصوبہ برائے منظوری حکومت کے پاس پڑا ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت یہ منصوبہ جلد از جلد منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ کوئی باقاعدہ منصوبہ یا PC-I حکومت کے پاس ہے۔تاہم ایک تجویز ضرور زیر غور رہی ہے۔ مجوزہ منصوبہ کی لاگت کا تخمینہ 3تا4۔ارب روپے ہے۔اس وقت 500 بستروں پر مشتمل ہسپتال ملحقہ میڈیکل کالج گوجرانوالہ میں زیر تعمیر ہے۔ جس کی منظور شدہ قیمت 5560.223 ملین ہے۔اس منصوبے پر 1378.443 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔اس منصوبے کی تکمیل کے لئے 4181.75 ملین رقم کی ضرورت ہے۔اس منصوبے کے لئے سال 19-2018 میں 600 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ اس کو مکمل کرنے کے لئے مزید 3581.78 ملین روپے کی ضرورت ہو گی۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب اوپر بیان کردہ منصوبہ کی تکمیل اور وسائل کی دستیابی کے بعد ترجیحاً مجوزہ سرجیکل ٹاور کے منصوبے کی منظوری کے لئے process شروع کرے گی۔

لاہور میں ہسپتالوں کی تعداد اور کتے کے کاٹنے کی ویکسینیشن کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

84: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں کتنے سرکاری ہسپتال کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کس کس سرکاری ہسپتالوں میں کتے اور چھپکلی کے کاٹنے کا علاج اور ویکسینیشن کی سہولت موجود ہے؟

(ج) کیا حکومت لاہور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے اور چھپکلی کے کاٹنے کا فری علاج / ویکسینیشن کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور میں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے ماتحت کل 18 ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کتے اور چھپکلی کے کاٹنے کے علاج کی ویکسین اور متعلقہ سہولیات پنجاب کے تمام سرکاری ٹیچنگ ہسپتالوں میں دستیاب ہیں۔ علاوہ سپیشلائزڈ ہسپتال جیسا کہ لیڈی ویلنگڈن، لیڈی ایچی سن، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ۔

(ج) لاہور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں چھپکلی کے کاٹنے کے علاج کی سہولیات و علاج ویکسین پہلے سے ہی میسر ہیں۔

شیخوپورہ: ٹی ایچ کیو ہسپتال مریدکے میں ڈائیلسز مشینیں بند ہونے کی وجوہات

130: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال مریدکے ضلع شیخوپورہ میں ڈائیلسز یونٹ ہونے کے باوجود اس میں مریضوں کے ڈائیلسز نہیں کئے جاتے بلکہ یونٹ بند پڑا ہے، ڈائیلسز کی مشینیں بند ہونے کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ای سی جی مشین، ایکسرے مشین و دیگر ٹیسٹ کی سہولیات موجود ہیں مگر ٹیسٹ فیس کا چارٹ نصب نہیں ہے۔ مریضوں سے زبردستی مرضی کی رقم وصول کی جارہی ہے؟

(ج) گائنی وارڈ اور چلڈرن وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان میں تعینات ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ گائنی وارڈ اور چلڈرن وارڈ میں ڈاکٹرز ڈیوٹی نہیں دیتے بلکہ انہوں نے اپنے پرائیویٹ کلینک کھول رکھے ہیں ہسپتال میں صرف حاضری لگانے آتے ہیں اور مریضوں کو پرائیویٹ کلینک پر علاج کا مشورہ دے کر رفوچکر ہو جاتے ہیں؟

(ہ) حکومت مذکورہ ہسپتال کے درج بالا مسائل کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال مرید کے میں ڈائیلسز یونٹ کام کر رہا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر مریضوں کو یہ سہولت دی جا رہی ہے اور لوگ اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں جتنے بھی ٹیسٹ ہو رہے ہیں سب کی گورنمنٹ چارجز کی لسٹ ہسپتال میں مختلف جگہوں پر آویزاں ہے اور حکومت کی طرف سے مقرر کردہ فیس سے زیادہ کبھی بھی مریضوں سے پیسے وصول نہ کئے گئے ہیں۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال مرید کے کا گائنی یونٹ پچاس بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں چھ کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ کام کرتی ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ڈاکٹر شازیہ منظور، 4۔ ڈاکٹر حنا سرفراز،
2۔ ڈاکٹر صفیہ ناز، 5۔ ڈاکٹر فائزہ اشرف،
3۔ ڈاکٹر صائمہ، 6۔ ڈاکٹر وجیہہ،

(د) یہ درست نہ ہے۔ ہسپتال ہذا میں اگرچہ چلڈرن وارڈ مخصوص نہ ہے لیکن بچوں کی سہولت کے لئے 15 بیڈز مختص کئے گئے ہیں۔اس بابت مزید گزارش ہے کہ کوئی بھی ڈاکٹر اپنی ڈیوٹی کے دوران پرائیویٹ کلینک نہیں چلاتا ہے۔یہ امر بھی واضح رہے کہ تمام ڈاکٹرز اور عملہ کی حاضری باقاعدگی سے چیک کی جاتی ہے اگر کوئی ڈاکٹر غیر حاضر پایا گیا تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی قانون کے مطابق عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ) محکمہ صحت حکومتِ پنجاب ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ مریضوں کو علاج کے لئے بہتر سے بہتر سہولیات بہم پہنچائے اور علاج کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

لاہور: میو ہسپتال میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

138: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2017 کے دوران میو ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے روزانہ کتنے مریض داخل ہوئے نیز ان کے علاج پر کتنی رقم خرچ ہوئی ؟

(ب) کتنے مریض اس مرض کی وجہ سے وفات پا گئے ؟

(ج) محکمہ نے ہیپاٹائٹس کے مرض میں کمی کے لئے کون سے اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کریں ؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سال 2017 کے دوران میو ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے کل 2949 مریض مختلف دیگر امراض کے ساتھ داخل ہوئے جو کہ روزانہ کی بنیاد آٹھ مریض بنتے ہیں جبکہ ہیپاٹائٹس کا جگر کلینک آؤٹ ڈور میں کام کر رہا ہے جس میں مالی سال 18-2017 میں ہیپاٹائٹس کی ادویات کے لئے سالانہ 500 مریضوں کے لئے مبلغ -/3808800 روپے مالیت کی ادویات خریدی گئیں جس میں سے 470 مریض رجسٹرڈ ہوئے اور ان کو مبلغ -/2199582 روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔

(ب) میو ہسپتال لاہور میں سال 2017 میں ہیپاٹائٹس کے مرض کی وجہ سے 253 مریض وفات پائے۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب نے ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کا پروگرام پہلے سے ہی صوبہ بھر میں سرکاری ہسپتالوں میں شروع کیا ہوا ہے اور حکومت پنجاب وفاقی حکومت کے تعاون سے نہ صرف ادویات مفت مہیا کر رہی ہے بلکہ اس موذی مرض سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر اور عوام کی آگاہی کے لئے مختلف اقدامات کر رہی ہے جن میں آگاہی واک، سیمینارز جو کہ میڈیکل یونیورسٹیوں و کالجوں اور ان کے ساتھ منسلک ہسپتالوں میں باقاعدگی سے کئے جاتے ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے بھی عوام کی آگاہی کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔

لاہور شہر میں برن یونٹ کی تعداد اور مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

139: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر کے کتنے ہسپتالوں میں برن یونٹ نہ ہیں؟

(ب) جن ہسپتالوں میں برن یونٹ بنائے گئے ہیں وہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور سال 2017 میں کتنے مریض یہاں داخل ہوئے اور کتنے صحت یاب ہوئے؟

(ج) کیا ان ہسپتالوں کے برن یونٹ میں مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے؟

(د) کیا ان برن یونٹس میں ڈاکٹرز کی تعداد پوری ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت لاہور شہر کے ہسپتالوں میں برن یونٹس کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور میں میو ہسپتال اور جناح ہسپتال میں برن یونٹ کی سہولت موجود ہے۔ اس کے علاوہ دیگر ہسپتالوں میں برن یونٹ کے مریضوں کا جنرل وارڈ میں علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) جناح برن سنٹر کل 78 بیڈز پر مشتمل tertiary care facility ہے۔ سال 2107 میں کل مریض جو داخل ہوئے ان کی تعداد 2554 ہے جن میں شدید جلے ہوئے مریض 911 بشمول پیچیدہ پرانے جلے ہوئے مریض اور جسمانی نقائص کے 1643 مریض شامل ہیں۔ کل مریضوں میں سے 2341 صحت یاب ہوئے۔

میو ہسپتال لاہور پلاسٹک سرجری برن یونٹ 94 بیڈز پر مشتمل ہے اور سال 2017 میں کل 3265 مریض داخل ہوئے جن میں سے 2360 مریض شدید جلے ہوئے جن میں پیچیدہ پرانے جلے ہوئے مریض بھی تھے اور 905 مریض دیگر زخمی اور جسمانی نقائص کے شامل تھے۔ کل داخل مریضوں میں سے 2874 مریض صحت یاب ہوئے۔

(ج) جی، ہاں! ان ہسپتالوں کے برن یونٹس میں مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

(د) جناح برن سنٹر میں ڈاکٹرز (پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، سینئر رجسٹرارز، کنسلٹنٹس، میڈیکل آفیسرز اور PGs) کی کل اسامیاں 95 ہیں جن میں سے 71 اسامیوں پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹرز کی 11 خالی اسامیوں پر بھرتی

کے لئے اشتہار اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ پابندی کی وجہ سے شائع شدہ اسامیوں پر بھرتی نہ ہو سکی۔ سکیل 17تا20 کی اسامیوں پر سے پابندی ہٹالی گئی ہے لہٰذا شائع شدہ اسامیوں پرselection کا عمل بذریعہ special selection boardدسمبر کے دوسرے ہفتہ تک مکمل ہو جائے گا اور تعیناتی کے لئے بورڈ کی سفارشات حکومت پنجابSHC&MED کو بھیج دی جائیں گی۔

میو ہسپتال پلاسٹک سرجری برن یونٹ میں ڈاکٹرز (پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسرز، سینئر رجسٹرارز، کنسلٹنٹس، میڈیکل آفیسرز، پی جی آرز اور ہاؤس آفیسر کی کل اسامیاں 93 ہیں جن میں سے42اسامیوں پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ پلاسٹک سرجری / برن یونٹ میں اس وقت سینئر رجسٹرار کی آٹھ ۔ میڈیکل آفیسرز، وومن میڈیکل آفیسرز کی43اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے: پلاسٹک سرجری / برن یونٹ میں سینئر رجسٹرار کی کل تعداد13 ہیں جن میں سے آٹھ پوسٹیں خالی ہیں۔08-11-2017 کو ان اسامیوں کے لئے اشتہار دیا گیا لیکن صرف تین امیدواروں نے انٹرویو دیا جن کو تعینات کر دیا گیا اور پانچ سیٹیں خالی رہ گئی۔ 12-07-2018کوSR کی 9 سیٹوں کے لئے اشتہار دیا گیا اس دوران ایکSR کو حکومت نے تعینات کر دیا جس کے نتیجے میں اس وقت SR کی آٹھ سیٹیں خالی ہیں۔ پلاسٹک سرجری / برن یونٹ سمیت میو ہسپتال کے لئےMOs/WMOs کی 229اسامیوں کی تشہیر کی گئی اور پورے ہسپتال کے لئےMOs/WMOs کی 130اسامیوں پر آرڈر کئے گئے لیکن صرف98ڈاکٹروں نے ڈیوٹی کے لئے رپورٹ کیا۔ جن میں سے15 MOs/WMOs کو پلاسٹک سرجری/ برن یونٹ میں تعینات کیا گیا جس کی وجہ سے پلاسٹک سرجری / برن یونٹ میںMOs/WMOs کی 43 سیٹیں خالی رہ گئی جن پر تعیناتی کے لئے دسمبر2018 میں انٹرویو کئے جا رہے ہیں۔

(ہ) لاہور شہر میں جناح ہسپتال اور میو ہسپتال میں موجود برن یونٹس شہر کی عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں لہٰذا حکومت مستقبل میں لاہور کے کسی ہسپتال میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

لاہور: سر گنگارام ہسپتال کے وارڈز اور خستہ حال عمارات سے متعلقہ تفصیلات

140: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سر گنگارام ہسپتال لاہور کتنے وارڈز اور بلاکس پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے نئے بلاکس اور وارڈز کب تعمیر کئے گئے؟

(ب) اس وقت کتنے وارڈز / بلاکس کی عمارات خستہ حال ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ہسپتال میں مزید شعبہ جات قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سر گنگارام ہسپتال لاہور 59 وارڈز اور چھ بلاکس پر مشتمل ہے جبکہ نئے بلاکس اور وارڈز کی تعمیر درج ذیل ہے:

ایف جے بلاک (11 وارڈز)، 2004 میں تعمیر ہوا۔
ایمرجنسی بلاک (14 وارڈز)، 2006 میں تعمیر ہوا۔
نیو گائنی بلاک (ایک وارڈ)، 2017 میں تعمیر ہوا۔

(ب) سر گنگارام ہسپتال کے تین بلاکس چلڈرن بلاک، آؤٹ ڈور بلاک، سی بلاک (ان ڈور مین بلڈنگ) 1943 سے 1950 تک کے بنے ہوئے ہیں جن کی مرمت اور renovation وقتاً فوقتاً کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت اس ہسپتال میں توسیع کر کے مزید شعبہ جات قائم کرنے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ موجودہ FJ بلاک Module-A کے ساتھ Module B & C تعمیر کرنے کے لئے وائس چانسلر فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اس کے لئے PC-I تیار کر کے منظوری کے لئے محکمہ کو بھیجیں۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال میں بیڈز اور وارڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

141: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کب بنایا گیا اور یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے نیز اس میں کون کون سے وارڈز ہیں؟

(ب) چلڈرن ہسپتال لاہور میں کتنے ڈاکٹرز اس وقت کام کر رہے ہیں اور کتنے ڈاکٹرز کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہوئی ہیں نیز ان اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور 1998 میں قائم ہوا اور چلڈرن ہسپتال 1107 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں۔

General Paediatrics, Neonatology, Cardiology, Gastroenterologh, Intensive Care, Nephrolgoy, Neurology, Haematology, Oncvology, Developmental Paediatrics, Emergency Paediatrics, Endocronology, Dermotolgy, Preventive Paediatrics, Child and Adolescent Psychiatry, Physical Medicine and Rehabilitation, General Paedtrics, Surgery Orthopedics, Cardiovascular Surgery, Neurosurgery, Urolgoy, ENT, Ophthalmology, Dentistry & Reconstructive Orthodontics, Plastic & Surgery and Gynecology

(ب) چلڈرن ہسپتال میں 659 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور چلڈرن ہسپتال میں ڈاکٹرز کی 652 اسامیاں خالی ہیں۔ ان میں کچھ اسامیاں پروموشن کوٹے کی ہیں جو کہ پراسس میں ہیں۔ باقی خالی اسامیاں پبلک سروس کمیشن سے جلد بھرتی کی جائیں گی۔

لاہور: جنرل ہسپتال اور جناح ہسپتال میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشینوں سے متعلقہ تفصیلات

142: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنرل ہسپتال اور جناح ہسپتال لاہور میں ایکسرے، MRI اور سی ٹی سکین کے ٹیسٹوں کے لئے کل کتنی مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں؟

(ب) روزانہ کتنے مریضوں کے ان مشینوں پر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا موجودہ مشینیں مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے کافی ہیں اگر نہیں تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں اس وقت دو ایم آر آئی مشین لگی ہوئی ہیں اور دونوں ہی کام کر رہی ہیں۔ لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں اس وقت تین سی ٹی سکین مشینیں لگی ہوئی ہیں اور تینوں ہی کام کر رہی ہیں۔ لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں اس وقت 13 ایکسرے مشینیں لگی ہوئی ہیں جس میں 11 مکمل طور پر کام کر رہی ہیں اور باقی دو کی مرمت کا کام جاری ہے۔

جناح ہسپتال، لاہور میں ایکسرے کی تین مشینیں (Static) اور دس مشینیں Portable، MRI کی ایک مشین جبکہ سی ٹی سکین کے ٹیسٹوں کے لئے دو مشینیں موجود ہیں۔ MRI مشین مکمل فعال ہے، سی ٹی سکین کی ایک مشین اور ایکسرے (Portable) کی دو مشینیں خراب ہیں۔

(ب) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ اوسطاً 85 مریضوں کا ایم آر آئی کیا جاتا ہے اور روزانہ اوسطاً 260 مریضوں کا سی ٹی سکین کیا جاتا ہے اور اسی طرح اوسطاً 828 مریضوں کا ایکسرے کیا جاتا ہے۔

جناح ہسپتال، لاہور میں اوسطاً روزانہ ایکسرے 680، MRI 36 جبکہ سی ٹی سکین 137 کئے جاتے ہیں۔

(ج) اوپر دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ مریضوں کی اتنی بڑی تعداد کے لئے مندرجہ بالا مشینیں ناکافی ہیں۔ جہاں تک ایک سی ٹی سکین مشین جو کہ سنگل سلائس ہے اپنی مدت کارکردگی پوری کر چکی ہے اور اس کو تقریباً 14 سال ہو چکے ہیں۔ یہ مشین کسی حد تک کام تو کر رہی ہے پر لمبے اور پیچیدہ ٹیسٹ کرنے کے قابل نہیں ہے اور معاہدہ مرمت کی وجہ سے چل رہی ہے اور اس مشین کے متبادل ایک نئی مشین کی اشد ضرورت ہے جس کے لئے درخواستیں اور Replacement PC-1 بھی دیا جا چکا ہے۔ اسی طرح پُرانی Tesla 1.5 ایم آر آئی مشین بھی اپنی مدت کارکردگی پوری کر چکی ہے اور پچھلے دو سالوں میں کئی دفعہ خراب ہوئی اور مرمت کروائی گئی ہے مگر اس وقت مکمل طور پر صحیح کام کر رہی ہے تاہم اس کے لئے ایک خطیر رقم کا معاہدہ مرمت بھی کرنا پڑتا ہے۔ ان مسائل کے پیش نظر اس مشین کے متبادل بھی ایک نئی مشین کی اشد ضرورت ہے جس کے لئے درخواستیں اور Replacement PC-1 بھی دیا جا چکا ہے۔ اس طرح

ایکسرے مشینیں بھی مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ناکافی ہیں اس لئے جنرل ہسپتال لاہور میں نئی ایکسرے مشینیں بھی درکار ہیں جن کے لئے درخواستیں بھی دی گئی ہیں۔

جناح ہسپتال، لاہور میں MRI کی مشین دس سال سے زائد پرانی ہے لہٰذا نئی MRI کی اشد ضرورت ہے اسی طرح سی ٹی سکین کی پرانی مشین 2003 میں لگائی گئی تھی اور نئی سی ٹی سکین مشین کی اشد ضرورت ہے۔ اسی طرح ایکسرے، الٹراساؤنڈ اور دیگر مشینوں کو تبدیل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جناح ہسپتال، لاہور نے ہنگامی بنیادوں پر ان مشینوں کی replacement پر کام شروع کر دیا ہے اور تین نئی الٹراساؤنڈ مشینوں کا اشتہار بھی آگیا ہے اور مشینوں کی خریداری پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر خراب مشینوں کو بھی ہنگامی طور پر ٹھیک کروایا جا رہا ہے۔ تمام نئی مشینوں کے لئے ایک PC-I Comprehensive بھی تیار کر لیا گیا ہے جس کو منظور کروانے کے لئے procedure شروع کر دیا گیا ہے۔

جناح ہسپتال، لاہور انتظامیہ مریضوں کو بہترین طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے تمام کوششیں بروئے کار لا رہی ہے۔

لاہور: پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال میں مریضوں اور بیڈز سے متعلقہ تفصیلات

145: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کی ایمرجنسی میں مریضوں کے لئے کتنے بیڈ ہیں؟

(ب) پچھلے چھ ماہ کے اندر ہسپتال کی ایمرجنسی میں روزانہ کتنے مریض لائے گئے؟

(ج) کیا حکومت ایمرجنسی کے اندر ایک بیڈ اور ایک مریض کی پالیسی پر کاربند ہے؟

(د) کیا حکومت ایمرجنسی کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ہاں تو کب تک اس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کی ایمرجنسی میں 200 بیڈز ہیں۔

(ب) اس ہسپتال کی ایمرجنسی میں پچھلے چھ ماہ کے اندر روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 800 مریض لائے گئے۔

(ج) پی آئی سی میں حکومت کی پالیسی کے مطابق ایک بیڈ پر ایک مریض کی پالیسی پر کاربند ہے۔

(د) پی آئی سی میں ایمرجنسی کی توسیع کا منصوبہ مارچ 2015 میں شروع ہوا اور پہلے مرحلے میں 100 بستر ستمبر 2018 میں شروع کئے گئے اور مزید 100 بستر اگست 2018 میں شروع کئے گئے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ چک نمبر 294 جی بی میں ڈسپنسری کے رقبہ پر ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

150: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چک 294/GB تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیلتھ ڈسپنسری میں کتنا عملہ موجود ہے؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کا رقبہ کتنا ہے کیا ڈسپنسری کی چاردیواری مکمل ہے اگر نامکمل ہے تو محکمہ کب تک چاردیواری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری کے کچھ رقبہ پر لوگ ناجائز قابض ہیں اگر ایسا ہے تو یہ قبضہ کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چک نمبر 294 گ ب میں ڈسپنسری نہیں رورل ہیلتھ سنٹر 394/JB کا سب ہیلتھ سنٹر ہے جس میں ایک ڈسپنسر، ایک دائی اور ایک نائب قاصد تعینات ہیں۔

(ب) مذکورہ سب ہیلتھ سنٹر آٹھ کنال اور پانچ مرلے پر محیط ہے یہ زمین صوبائی حکومت کے نام ہے محکمہ صحت کے نام نہ ہے۔ سب ہیلتھ سنٹر کی چاردیواری نہ ہے۔ سب ہیلتھ سنٹر کی سرکاری بلڈنگ نہیں ہوتی۔ یہ سب ہیلتھ سنٹر مقامی لوگوں نے اپنی مدد آپ

کے تحت بنایا تھا۔یہ بلڈنگ محکمہ صحت کی نہیں ہے اس لئے محکمہ صحت چار دیواری بنانے سے قاصر ہے۔

(ج) جی ہاں!یہ درست ہے۔ محکمہ صحت اس معاملہ میں گاؤں کے معززین سے رابطہ میں ہے۔انشاء اللہ جلد ہی قبضہ واگزار کروالیا جائے گا۔

حکومت کا ٹرسٹ ہسپتالوں کو فنڈز فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

156: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی جانب سے سالانہ ٹرسٹ ہسپتالوں کو کتنے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کو فنڈز دینے کا طریق کار کیا ہے اور کس بنیاد پر فنڈز دیئے جاتے ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کے نام اور فنڈز کی مکمل تفصیلات سال 18-2017 فراہم کی جائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حکومت پنجاب کی جانب سے ٹرسٹ ہسپتالوں کو سالانہ ایک ارب چوالیس کروڑ تنتالیس لاکھ روپے فراہم کئے جاتے ہیں جبکہ پچھلے مالی سال 18-2017 میں اور اس کے علاوہ PKLI کے لئے 5۔ارب روپے پہلی دفعہ مختص کئے گئے تھے۔

(ب) فنڈز کی فراہمی کے لئے دو طرح کے طریق کار اپنائے جاتے ہیں جن میں سے کچھ وہ ہسپتال ہیں جو کہ ایگریمنٹ کی بنیاد پر گورنمنٹ سے فنڈز لیتے ہیں اور کچھ ہسپتال بغیر ایگریمنٹ کے گرانٹ ان ایڈ کی مد میں سالانہ بجٹ میں فنڈز لیتے ہیں۔ دونوں طرح کے ہسپتالوں کو پہلی دفعہ فنڈز فراہم کرنے کے لئے سمری چیف منسٹر کو بھیجی جاتی ہے اور اس کے بعد کیبنٹ کمیٹی میں کیس رکھا جاتا ہے اور پھر فنانس ڈیپارٹمنٹ بھی بھیجا جاتا ہے ان میں سے کچھ فنڈز چیف منسٹر ڈائریکٹوز پر بھی مختص کئے جاتے ہیں۔ دو ڈیپارٹمنٹ ہونے سے پہلے یہ فنڈز ڈائریکٹو جنرل ہیلتھ سروسز کے SDA کے ہسپتالوں کو دیئے جاتے تھے جبکہ دو ڈیپارٹمنٹ ہونے کے بعد کچھ ٹرسٹ ہسپتالوں کو یہ فنڈز سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے ذریعے دیئے جاتے ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں کے نام اور مالی سال 18-2017 میں دیئے جانے والے فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خوشاب: پی پی-84 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

170: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-84 خوشاب میں کتنے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) کوئی زیر تعمیر بھی ہے یا کہ نہیں؟

(ج) اگر کوئی نامکمل ہے تو اس کو کب تک مکمل کر لیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف)

آر ایچ سیز	=	02
بی ایچ یوز	=	17
ڈسپنسریز	=	14

(ب) جی ہاں! دو ڈسپنسریاں (وارث آباد، محمود شہید) زیر تعمیر ہیں۔

(ج) دو ڈسپنسریاں (وارث آباد، محمود شہید) فنڈ کی عدم ادئیگی کی وجہ سے نامکمل ہیں جن کے لئے ڈپٹی کمشنر خوشاب کو فنڈز کے لئے خط لکھا جا چکا ہے۔

ساہیوال: آر ایچ سی کمیر میں بیڈز کی تعداد اور اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

174: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آر ایچ سی میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال کو کب اپ گریڈ کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) آر ایچ سی ہذا کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، روزانہ کتنے مریضوں کا علاج و معالجہ کیا جاتا ہے، یہاں فراہم کی جانے والی روزانہ کی بنیاد پر ادویات کیا کیا دی جاتی ہے۔ اس میں تعینات ڈاکٹرز اور عملہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا حکومت آر ایچ سی ہذا کو ٹی ایچ کیو ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) آر ایچ سی ہذا میں فراہم کردہ سہولیات کیا کیا ہیں اور وہاں جو مشینری موجود ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا مذکورہ آر ایچ سی کی ایمرجنسی کے لئے ایمبولینس موجود ہے مزید برآں مریضوں کی سروس کے لئے تمام ایمرجنسی سہولیات / آلات اور تمام 24/7 گھنٹے موجود ہوتی ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں نیز کب تک عملدرآمد کیا جائے گا، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) مالی سال 18-2017 میں اپ گریڈ کئے جانے کا سنگ میل رکھا گیا اور اس پر تقریباً بلڈنگ بنانے کے لئے مبلغ 16 ملین فنڈز جاری ہوئے ہیں اور بلڈنگ زیرِ تعمیر ہے۔

(ب) آر ایچ سی ہذا 20 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں تقریباً 380 تا 400 مریض مُستفید ہوتے ہیں اور ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں کام کرنے والے ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت آر ایچ سی کو فی الحال ٹی ایچ کیو بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ جب کمیر کو تحصیل کا درجہ دے دیا جائے گا تب آر ایچ سی کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ مل جائے گا۔

(د) آر ایچ سی ہذا میں ایک آپریشن تھیٹر، لیبر روم، ایمرجنسی، لیبارٹری، ای سی جی اور ایکسرے ڈیپارٹمنٹ، گائنی اور ای پی آئی ڈیپارٹمنٹ جیسی سہولیات شامل ہیں مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ایمبولینس موجود ہے جس پر ریسکیو کا عملہ تعینات کیا گیا ہے جو سنٹر آر ایچ سی ہذا میں موجود رہتا ہے۔ تمام ایمرجنسی آلات موجود ہیں اور ایمرجنسی سروس 24/7 موجود ہوتی ہے۔

ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کے قیام اور منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

188: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال میں کلاسز کا باقاعدہ اجراء کب ہوا؟

(ب) درج بالا میڈیکل کالج میں دی جانے والی تدریس کیا ہے اس کے مکمل کتنے شعبہ جات ہیں شعبہ جات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا میڈیکل کالج میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرارز کی تعداد کیا ہے نیز کیا تمام اسامیاں جو منظور شدہ ہیں وہ پُر ہیں یا کچھ خالی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال میں کلاسز کا اجراء دسمبر 2010 میں ہوا

(ب) ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کے مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں:

اناٹومی۔ بائیو کیمسٹری۔ فزیالوجی۔ فارماکالوجی۔ فارنزک میڈیسن۔ پتھالوجی۔ کیمونٹی میڈیسن۔ جنرل سرجری۔ ای این ٹی۔ پیڈز میڈیسن۔ آرتھوپیڈک سرجری۔ نیوروسرجری۔ گائناکالوجی۔ کارڈیالوجی۔ میڈیسن۔ آپتھالمالوجی۔ پلمونولوجی۔ ریڈیالوجی۔ سائیکیٹری۔ ڈرماٹالوجی۔ پیڈز سرجری

(ج) ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال میں پروفیسر۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر۔ اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈیمونسٹریٹرز۔ منظور شدہ (43) خالی (8) پروفیسرز منظور شدہ (22) خالی (17) ایسوسی ایٹ پروفیسرز منظور شدہ (28) خالی (13) اسسٹنٹ پروفیسرز منظور شدہ (36) خالی (16)

صوبہ میں ذہنی مریضوں کے ہسپتالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

209: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اس وقت ذہنی مریضوں کے علاج کے لئے کتنے ہسپتال ہیں؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں میں ذہنی مریضوں کے لئے فرسٹ ایڈ کی سہولت موجود ہے؟

(ج) روزانہ ان میں کتنے مریضوں کو فرسٹ ایڈ کی سہولت مہیا کی جارہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ پنجاب میں مختلف ہسپتالوں میں ذہنی امراض کے شعبہ جات موجود ہیں جبکہ لاہور میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ، واحد بڑا سرکاری امراض کا ہسپتال ہے۔

(ب) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ، لاہور میں فرسٹ ایڈ کی سہولت 24/7 گھنٹے میسر ہے۔

(ج) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ، لاہور میں روزانہ 800-700 مریض OPD میں دیکھے جاتے ہیں اور تقریباً 200 مریضوں کو فرسٹ ایڈ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

لاہور کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ کیئر کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

210: جناب نصیر احمد: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں اس وقت کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ سروسز کی سہولت کن کن علاقوں میں موجود ہے؟

(ب) کیا اس قسم کی کوئی سروس پی پی۔163 لاہور کے علاقہ میں بھی موجود ہے؟

(ج) اگر نہیں تو حکومت پی پی۔163 لاہور میں مندرجہ بالا سروسز فراہم کرنے کا ارادہ کب تک رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور میں کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ سروسز کی سہولت موجود نہیں ہے۔

(ب) پی پی۔163 لاہور میں اس وقت کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ کی کوئی سروس موجود نہیں ہے۔

(ج) حکومت کا پی پی۔163 لاہور میں اس وقت کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ سروسز کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

گوجرانوالہ: ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کے قیام اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

227: چودھری اشرف علی: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور یہ کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں؟

(د) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی ڈاکٹر، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی میں کون کون سی طبی مشینری ہے کون سی چالو حالت میں ہے اور کون سی مشینری کب سے خراب پڑی ہے؟

(و) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی میں مزید کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے اور اس کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ز) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کی کون کون سی missing facilities ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ٹی ایچ کیو کامونکی کا قیام 1985 میں عمل آیا اور ہسپتال آٹھ ایکڑ / چونسٹھ کنال کے رقبہ پر محیط ہے۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی ساٹھ بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں درج ذیل شعبہ جات ہیں:

شعبہ ماہر امراض دندان(Dental)
شعبہ ماہر امراض ناک، کان، گلہ(ENT)
شعبہ نسواں(Gynae)
شعبہ سرجری(Surgery)
شعبہ فلٹر کلینک جنرل میڈیسن، اطفال(PAEDS)
شعبہ میڈیسن(Medicine)

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی میں دو آپریشن تھیٹر ہیں۔

(د) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی میں ڈاکٹر، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

Radiologist	1	Pathologist	1
General Surgeon	2	Pulmonologist	1
Dermatologist	1	DMS	1
MO	2	Ophthalmologist	1
Anesthetist	2	Nurses	3

(ہ) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی میں طبی مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی میں مزید درج ذیل طبی مشینری کی ضرورت ہے۔اس کے لئے درکار رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

Hamatology Analyzer
دولاکھ چوالیس ہزار پانچ سو روپے
Electrolyte Analyzer
دولاکھ پچیس ہزار روپے
Electrosurgical Unit
تین لاکھ تراسی ہزار دوسواسی روپے
ICU Ventilators
اکیس لاکھ چونسٹھ ہزار نو سو چھیانوے روپے
Hospital Grade Nebuilzer
ایک لاکھ اکیس ہزار چار سو روپے
Static X-ray Machine
پینتالیس لاکھ پچاس ہزار روپے
Anesthesia Machine
اکیس لاکھ چورانوے ہزار روپے

(ز) Missing Facilities کی تفصیل درج ذیل ہے:

Burn Unit
Orthopedic Department
Urology / Nephrology Department
Cardiology department
Trauma Centre

لاہور: جناح ہسپتال میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

233: چودھری اختر علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جناح ہسپتال، لاہور میں ڈاکٹرز کی 70 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) گورنمنٹ ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے PPSC کے ذریعے بھرتی کر رہی ہے جس کا اخبارات میں بھی ذکر آیا ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ کی مشینوں سے متعلقہ تفصیلات

254: چودھری اختر علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں الٹرا ساؤنڈ کے لئے کتنی مشینیں کون کون سی وارڈ میں ہیں، وارڈ وائز تعداد کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ کی مشینیں اکثر خراب رہتی ہیں؟

(ج) جو الٹرا ساؤنڈ کی مشینیں خراب ہیں ان کو کب صحیح کروا دیا جائے گا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے مریض پریشان ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ان کو باہر سے الٹرا ساؤنڈ کروانی پڑتی ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں الٹرا ساؤنڈ کی کل 29 مشینیں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ الٹرا ساؤنڈ کی مشینیں اکثر خراب رہتی ہیں۔ جب بھی کوئی مشین خراب ہوتی ہے تو بائیو میڈیکل انجینئر مع بائیو میڈیکل ٹیکنیشن مشین کو چیک کرتے ہیں اور چھوٹے نقص کو ہسپتال کے اندر رہی ٹھیک کر دیا جاتا ہے اور کسی بڑے نقص کی صورت میں ہسپتال کے بنائے گے SOPs اور پیپرا رولز پر عمل کر کے مشین کو ٹھیک کروایا جاتا ہے۔

(ج) جو مشینیں خراب ہیں اُن کی ریپئر کے لئے ٹینڈر ورک جاری کئے ہوئے ہیں جس کی فارمیلٹیز کو پورا کرنے اور ریپئر کروانے میں ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں۔

(د) ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں الٹرا ساؤنڈ کی سروسز 24 گھنٹے دی جارہی ہے جبکہ آؤٹ ڈور میں مریضوں کے الٹرا ساؤنڈ صبح 8 سے لے کر 2 بجے تک کئے جاتے ہیں۔

ضلع لیّہ میں ٹی ایچ کیو، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

270:جناب شہاب الدین خان:کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لیّہ میں کتنے THQ ہسپتال، کتنے RHCs اور BHUs ہیں؟

(ب) ان تمام ہسپتالوں / مرکز صحت کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں اور کتنے پیرا میڈیکل سٹاف اور کتنے کلاس فور کے ملازمین تعینات ہیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔281 لیّہ میں GRD، BHUs اور THQ ہسپتال کروڑ میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور پیرا میڈیکل سٹاف بشمول کلاس فور کے کتنے ملازمین تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) حلقہ پی پی۔281 لیّہ کے کتنے BHUs میں ادویات موجود ہیں کیا حکومت ان BHUs کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع لیّہ میں 6 ٹی ایچ کیو ہسپتال، 6 آر ایچ سیز اور 36 بی ایچ یوز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان تمام ہسپتالوں / مراکز صحت میں جتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں جتنے پیرا میڈیکل سٹاف اور جتنے کلاس فور کے ملازمین تعینات ہیں نیز جتنی اسامیاں خالی ہیں سب کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔281 لیّہ میں 12 بنیادی مراکز صحت BHUs ہیں اور ایک آر ایچ سی جبکہ کوئی GRD اس حلقہ میں نہ ہے۔ ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور کلاس فور ملازمین کی اسامیوں کی تعداد، تعینات عملہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بی ایچ یوز پر دستیاب ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

توجہ دلاؤنوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤنوٹسز لیتے ہیں۔پہلا توجہ دلاؤنوٹس نمبر 23 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جی، محمد طاہر پرویز!

سیالکوٹ: تھانہ بمبانوالہ میں شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

23: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3۔دسمبر 2018 ٹی وی چینل "سٹی۔2 نیوز کی خبر کے مطابق تھانہ بمبانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سعودیہ پلٹ شہری سے لاکھوں روپے لوٹ لئے اور اس کو دن دہاڑے مزاحمت کرنے پر قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور کوئی ملزم گرفتار ہوا ہے، نیز اس واقعہ کی موجودہ صورتحال سے بھی آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ جز (الف) کا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے اس واقعہ پر فوری طور پر مقدمہ نمبر 411 مورخہ 03-12-2018 بجرم 302/393 تھانہ بمبانوالہ درج رجسٹر کیا گیا اور گرفتاری کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ وقوعہ بالکل درست ہے اور اس میں اس وقت انوسٹی گیشن کے لئے ایک سپیشل ٹیم بنائی گئی ہے جو ایس پی انوسٹی گیشن کی سربراہی میں ہے اس میں چھ ممبران انوسٹی گیشن کے لئے ہیں اور موبائل ڈیٹا بھی لیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ملزمان تک پہنچا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہاں ایک چیز میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مدعی کی بیوی کا یہ بیان ہے کہ ملزمان ہم سے ریال کا مطالبہ کر رہے تھے کہ ریال نکالیں تو جس طرح معزز ممبر نے بھی فرمایا ہے کہ یہ سعودی شخص واپس آیا ہوا تھا اس سے پولیس کو تھوڑی سی lead ملی ہے کہ شاید ملزمان ان کے کوئی تعلق والے ہو سکتے ہیں جن کو یہ پتا تھا کہ یہ بیرون ملک سے واپس آیا ہوا ہے اور اس کے پاس ریال تھے۔اس وقت تک ہم نے کچھ لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اصل ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا لیکن میں اتنا ضرور گزارش کرنا چاہوں گا اور معزز ممبر کی تسلی کے لئے

بھی کہ ایک positive lead پولیس کو ملی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اُس positive lead کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم اصل ملزمان تک پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! میرے خیال میں یہ بہت بڑی زیادتی والا کیس ہے اس کو ذرا seriously لینا چاہئے overseas پاکستانیوں کے ساتھ یہ بڑی زیادتی ہوئی۔ میرے خیال میں اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! بے شک pending فرمالیں لیکن اس میں ایس پی کی نگرانی میں تفتیشی ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیا جائے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو follow up کے لئے pending رکھ رہے ہیں تاکہ اس کا پتا لگنا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی آخری حد تک پہنچیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! صرف ایک گزارش کرنا چاہوں گا۔ یہ چار بچوں کا باپ تھا اور جس طرح اس کا بہیمانہ قتل کیا گیا۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے بڑے positive طریقے سے وزیر قانون کو حکم دیا ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جائے۔ اس میں صرف ایک فقرے کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں گزارش یہ ہے کہ جو اس کی بیوی ہے وہ کہہ رہی ہے کہ میرے ساتھ جو متعلقہ پولیس ہے وہ رابطہ نہیں کر رہی۔ کیوں جو بے چارہ سالہا سال سعودی عرب میں اپنے بچوں کے لئے محنت، مزدوری کرتا رہا تو یہ overseas Pakistanis کے لئے کوئی اچھا message نہیں ہے۔ اب بے چارہ ساری زندگی محنت کر کے جب واپس اپنے وطن لوٹا ہے اپنے بوڑھے ماں باپ کے پاس آرہا تھا تو راستے میں ہی اُس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ مہربانی کر کے جو ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیں یا تو وہ اُن کے پاس جائیں یا اُن کو اپنے پاس بلائیں اُن کو بٹھائیں اُن کے سر پر ہاتھ رکھیں، اُن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بالکل جائز بات ہے۔ راجا صاحب! اس طرح کرنا چاہئے کہ جو لواحقین ہیں اُس کی بیوی ہے اُس کو آپ اسمبلی بلالیں اور اُس ڈی پی او کو بھی اسمبلی بلالیں immediately جو تفتیش کر رہے ہیں اُن سب کو یہاں بلائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل کا ٹائم جو معزز ممبر دیں اُن کی موجودگی میں بُلا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اُن کو کل بلائیں اور جناب محمد طاہر پرویز کو بھی ساتھ بلالیں معزز ممبر کے سامنے ساری بات ہو۔ ایک اور توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 24 لے لیتے ہیں اُس کے بعد نماز کا وقفہ ہو گا۔ جی، جناب اشرف علی!

سیالکوٹ: تھانہ مرادپور موضع کالا گھمناں کپوروالی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

24: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "نیو" نیوز چینل مورخہ 4۔دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق موضع کالا گھمناں کپوروالی تھانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ میں شادی پر آئی ہوئی خواتین مع اہلخانہ اور دلہن کو گن پوائنٹ پر یرغمال بنا کر ڈاکو تقریباً 2 کروڑ روپے کے زیورات اور نقدی لوٹ کر فرار ہو گئے اور مزاحمت کرنے پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے قمر عباس کو شدید زخمی کر دیا؟

(ب) کیا اس ڈکیتی کی واردات کا مقدمہ درج ہوا ہے اور اس میں ملوث کوئی ملزم گرفتار ہوا اگر نہیں تو اس کی وجوہات نیز اب تک پولیس نے جو تفتیش کی ہے، اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس ڈکیتی کی واردات کا واقعہ درست ہے جو معزز ممبر نے فرمایا اُس واقعہ کا مقدمہ درج ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں geofencing بھی کروائی جا رہی ہے اور finger prints بھی تجزیے کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں لیکن اس میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہی جو مدعی ہیں ان کے گھر اس سے پہلے بھی چوری کی واردات ہوئی تھی اور وہ ملزم گرفتار ہو چکے ہیں اور اُنہی ملزمان سے مزید تفتیش بھی کی جا

رہی ہے کہ کہیں وہی لوگ دوبارہ تو اس مقدمہ میں ملوث نہیں ہیں ابھی دو، تین دن پہلے یہ واقعہ ہوا ہے پولیس کی سپیشل ٹیم اس کے لئے بھی مقرر کی گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں اس ضمن میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح اس سے پہلے کا جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے وہ بھی اسی ضلع کا ہے تو یہ جو مسلسل توجہ دلاؤ نوٹسز ایک ہی ضلع سے آرہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ متعلقہ ضلع کی جو پولیس ہے اُس کی کارکردگی شہریوں کے جان ومال کے تحفظ کے حوالے سے کوئی حوصلہ افزا نہیں ہے اور پہلے والے وقوعہ کو وقوع پذیر ہوئے کتنا عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک اُس پر کوئی ملزم نہیں پکڑا جا سکا تو یہ جو وقوعہ ہوا ہے اس کو ہوئے بھی ایک ہفتہ گزر چکا ہے اور ابھی تک اس میں کوئی بھی پیشرفت نہیں ہوئی ہے اور پھر وہاں پر تسلسل کے ساتھ وارداتیں ہو رہی ہیں پرسوں میں نے ایک اور وقوعہ پڑھا۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! جب آپ ڈی پی او کو یہاں بلائیں گے تو اس واقعہ کی بھی اُن سے بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں جو آپ کا concern ہے وہ بجا طور پر اور جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ضلع سیالکوٹ جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا یہاں نئے ڈی پی او آئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، یہاں نئے ڈی او پی آئے ہیں۔ یہ چند دن پہلے کا وقوعہ ہے اور میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں گورنمنٹ already اپنا concern show کر چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ سیالکوٹ میں یہ دو، تین واقعات اوپر نیچے ہوئے ہیں جو گورنمنٹ کے لئے بھی cause of concern ہیں اور گورنمنٹ اس پر already notice لے رہی ہے جس طرح آپ نے حکم دیا ہے کل ڈی پی او صاحب آئیں گے میرے معزز ممبر بھی تشریف لے آئیں، جس طرح پہلے کیس کے بارے میں کہا ہے یہ کیس بھی ان معزز ممبر کی موجودگی میں discuss کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ بھی تشریف لے آئیں کیونکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ جہاں ظلم ہو اس پر نشاندہی بھی کی گئی ہو تو اس کو روکا جائے اور ہم انشاء اللہ آپ کے ساتھ ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 25 جناب منان خان کا ہے وہ اسے جلدی سے پڑھ دیں تاکہ نماز کا وقفہ کر لیں۔

نارووال: موضع کوٹ نیناں کے مین بازار میں ڈاکوؤں کی فائرنگ و دیگر متعلقہ تفصیلات

25: جناب منان خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیوز چینل "24 نیوز" مورخہ 5- دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق ڈاکو کوٹ نیناں ضلع نارووال کے مین بازار کے چوک میں دوران ڈکیتی شدید فائرنگ کرتے رہے، جس سے سکول کے متعدد طالب علم اور شہری زخمی ہوئے جبکہ یہاں سے متعلقہ تھانہ چند گز کے فاصلے پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بروقت اطلاع کرنے کے باوجود پولیس کافی تاخیر سے موقع واردات پر پہنچی۔ اس بابت صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں حقائق تھوڑے سے مختلف ہیں۔ یہ ڈکیتی کی واردات نہیں تھی بلکہ دکان کے تنازع پر بشارت وغیرہ چار کس نامزد اور دو کس نامعلوم ملزمان نے مسلح آتشی اسلحہ ہو کر مسمی مشتاق مدعی کی دکان پر جھگڑا کیا اور فائرنگ کی۔ جس سے اللہ رکھا عرف علی طالب علم جماعت 9 جو کہ مدعی مقدمہ مشتاق علی جس کی دکان کا تنازع ہے کا بیٹا ہے۔ یہ دکان کا جھگڑا تھا، وہ قبضہ لینے کے لئے گئے وہاں آپس میں جھگڑا ہو گیا جس میں ایک بچہ جاں بحق ہوا۔

جناب سپیکر! جہاں تک پولیس کے لیٹ پہنچنے کا تعلق ہے ایس ایچ او کے متعلق یہ خدشات ظاہر کئے جا رہے تھے کہ وہ وہاں موقع پر نہیں پہنچا۔ ہم نے باقاعدہ ریکارڈ چیک کیا ہے ایس ایچ او اس وقت مجسٹریٹ شکر گڑھ کی عدالت میں موجود تھا۔ اس مقدمہ میں جو تین main

ملزمان تھے ان کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید دو ملزمان جو ابھی تک روپوش ہیں کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جو بھی incident ہے یہ درست فرما رہے ہوں گے لیکن ان بچوں کا کیا قصور تھا جو سکول سے دو، اڑھائی بجے چھٹی کر کے آ رہے تھے؟ وہاں فائرنگ سے harassment پھیلی ہے لیکن اس ایف آئی آر میں ATA کی دفعہ 7 نہیں لگائی گئی جو کہ بنتی تھی۔ سیکشن 6 ATA کے مطابق ATA کی دفعہ 7 لگتی ہے جو کہ نہیں لگائی گئی۔ وہاں چند گز کے فاصلے پر تھانہ ہے پولیس کو پہلے اطلاع کر دی گئی تھی میں نے خود ڈی پی او صاحب کو call کی اور ڈی ایس پی صاحب کو murder کے بعد بھیجا گیا۔ متعلقہ پولیس سٹیشن سے کوئی بندہ وہاں نہیں گیا یہ incident متعلقہ پولیس کی understanding سے ہوا ہے لہٰذا اس کی proper انکوائری کروائی جائے اور دفعہ ATA سیکشن 7 بھی لگائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جہاں تک پولیس کے لیٹ پہنچنے کا تعلق ہے وہ میں پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ اس کو confirm کیا گیا ہے۔ یہاں میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک اور معزز ممبر اسمبلی جن کا اسی علاقہ سے تعلق ہے وہ میرے پاس تشریف لائے تھے اور ان کا فرمانا یہ تھا کہ شاید یہ ایس ایچ او کی malafide ہے اور اس کی consent سے یہ واقعہ وقوع پذیر ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ قطعی طور پر درست نہیں ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس میں دفعہ ATA سیکشن 7 کا اضافہ کیا جائے تو ہم لیگل برانچ سے اس کی رائے لے لیتے ہیں اگر یہ بنتی ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ ATA 7 کی دفعہ کا اضافہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! وہ بچہ کون تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ مالک دکان کا بیٹا تھا اور باپ کے ساتھ دکان پر موجود تھا سڑک پر موجود نہیں تھا۔ بہر حال یہ قابل افسوس واقعہ ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس میں انصاف ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انصاف فراہم کرنے کے لئے تمام تقاضے پورے کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب پندرہ منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 50 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

گوجرانوالہ میں ہائی کورٹ بنچ بنانے کے حوالے سے قرارداد ایجنڈے پر لانے کا مطالبہ

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے ڈویژنل ہائی کورٹ بنچ گوجرانوالہ کے لئے ایک قرارداد جمع کرائی ہے وہ بڑا urgent matter ہے۔ پچھلے منگل کو بھی ایجنڈے پر میری قرارداد نہیں آ سکی۔ پانچ ڈویژنز کے وکلاء ہڑتال پر ہیں اور وکلاء نے 13۔ دسمبر کو اسمبلی ہال اور ہائی کورٹ کے سامنے دھرنا دینا ہے تو آپ kindly لاء منسٹر صاحب کو میری قرارداد کے لئے کہہ دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون آ جائیں تو آپ مجھے remind کرا دینا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے سگریٹ پینے والوں پر "گناہ ٹیکس" لگایا گیا ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ سگریٹ پینے والوں پر یہ ٹیکس لگایا ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ اگر سگریٹ کے ساتھ ساتھ کوکین پر بھی ٹیکس لگا دیا جائے تو بڑی collection ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر irrelevant ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 137/18 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

ٹریفک پولیس کی نااہلی کی وجہ سے گجرات اور صوبہ بھر میں فضائی آلودگی اور سموگ میں اضافہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" کی اشاعت مورخہ 10۔نومبر 2018 کی خبر کے مطابق گجرات، دھواں چھوڑ گاڑیاں انسداد سموگ کی ناکامی کا باعث بننے لگیں۔ ضلعی انتظامیہ ایک طرف سموگ سے آگاہی واک اور سیمینار منعقد کر رہی ہے تو دوسری طرف دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں فضائی آلودگی میں اضافہ کر رہی ہیں۔ شہریوں کا بہتر اقدامات کا مطالبہ۔ تفصیلات کے مطابق ضلع گجرات میں ایک طرف سموگ سے آگاہی کے لئے سیمینار منعقد کئے جا رہے ہیں تو دوسری طرف ٹریفک پولیس کی نااہلی اور روایتی غفلت کے باعث دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں، ٹرک، چنگ چی، رکشے اور دیگر ٹرانسپورٹ فضائی آلودگی پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں۔ بے ہنگم ٹریفک نظام، دھواں چھوڑتی گاڑیاں اور فٹ پاتھوں پر تجاوزات کے باعث شہریوں کا نہ صرف پیدل چلنا دشوار ہو گیا ہے بلکہ فضائی آلودگی نے سانس لینا بھی دوبھر کر دیا ہے۔ روز بروز ٹریفک کا بڑھتا دباؤ اور ٹریفک پولیس کی ناقص حکمت عملی شہریوں کے لئے سنگین مسائل کو جنم دے رہی ہے۔ چنگ چی رکشے، ہائی ایس، مزدا بسیں، ٹرک سمیت دیگر دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں سڑکوں پر رواں دواں ہیں جنہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ شہریوں کا مؤقف ہے کہ ٹریفک پولیس صورتحال کا تدارک کرنے کی بجائے موٹر سائیکل سواروں کو تنگ کرنے میں مشغول رہتی ہے۔ یہ حالات تو گجرات کے ہیں لیکن یہ امر باعث تشویش ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت صوبہ بھر میں شہریوں کو انہی مسائل کا سامنا ہے۔ صوبہ بھر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں چھوٹی بڑی سڑکوں پر رواں دواں ہیں جنہیں کوئی پوچھنے والا نہیں جس کی وجہ سے فضائی آلودگی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو سموگ اور مختلف اقسام کی بیماریوں کے پھوٹنے کا سبب بن رہا ہے جس کی وجہ سے شہریوں میں شدید بے چینی اور

تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار امجد محمود چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

صحت پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔ General debate on Health ہے۔

Health Minister Sahiba! Please say a few words so that we may start with the general discussion. You want to say two words or like to take two minutes.

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTHCARE/SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION(Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Should I start with your permission?

MR DEPUTY SPEAKER: Yes, please.

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTHCARE/SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION(Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Health is a very important subject and the policy decision which we have taken on it that is actually according to the sustainable development goals. Pakistan is a signatory to the Sustainable Development Goals which means that by the year 2030 we have to halve the ratio of maternal mortality and halve the ratio of infant mortality. Along with that we have to deal with the issue of nutrition and we have to deal with stunted growth and poverty alleviation so basically the policy that we have formulated is focused on mother and child for a simple reason because this is a social indicator on what the perception about a country is caring about its vulnerable groups. So we are working basically on that.

یہ دو تین چیزیں بہت اہم ہیں جو ہم اپنی ہیلتھ پالیسی میں لا رہے ہیں۔

Mr Speaker! Accessibility to health care for every one and based on that you know that we are bringing in the insurance cards for all the 36 districts. The first four districts are from the south where we will Inshallah by the end of December and first week of January we will be distributing our cards basically in Rajanpur. They will be given in D.G. Khan, in Muzaffargarh and Multan.

جناب سپیکر!اس کے بعد 36 اضلاع میں کارڈز مل جائیں گے اور جب یہ کارڈز مکمل ہوں گے جو تقریباً ایک کروڑ families کو دیں گے جس سے تقریباً چار کروڑ افراد مستفید ہوں گے۔

Mr Speaker! Which is really about 40 percent of the population of Punjab this is going to benefit from it at once. Second most important thing is that keeping in view the issue of mother and child we are constructing 5 new hospitals.

جناب سپیکر!یہ پانچ کے پانچ نئے ہسپتال دیہی علاقوں کے ہیں جو اٹک، میانوالی، مظفر گڑھ، راجن پور اور لیّہ کے لئے ہیں۔ہیومن ریسورس میں سب سے اہم ڈاکٹروں کے مقابلے میں نرسز کی کمی ہے۔ ہم تین نرسنگ کالج بھی شروع کر رہے ہیں۔ ہمارا سارا focus Primary and secondary health care strengthening پر ہے۔ ابھی تک ایک ہزار BHUs 24/7 کام کر رہے ہیں۔ اگلے چار ماہ کے اندر ہم مزید 200 BHUs functional کر دیں گے۔

Mr Speaker! By the end of five years Inshallah our 2560 Basic Health Units would be functional. In addition to that we are working on Rural Health Centres.

جناب سپیکر!سب سے اہم چیز یہ ہے کہ دیہی علاقوں میں بہت بڑا مسئلہ Medical Legal Certificate(MLC) کا ہے اس کے لئے ہم Forensic specialists in District Headquarter Hospitals میں تعینات کرنا شروع کریں گے تاکہ MLC کے مسائل ختم ہو جائیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ جہاں تک Preventive Healthcare کے کام کا تعلق ہے اس سلسلہ میں Immunization programmes شروع ہیں۔ ہم نے تین سب سے بڑی پولیو مہم چلائی ہیں جن میں تقریباً دو کروڑ بچوں کو پولیو کی ویکسینیشن ملی ہے۔

Mr Speaker! They get measles vaccine. So our total focus according to our policy is on primary, secondary health care, preventive care and then ensuring that the tertiary care hospitals are getting up to the mark. Therefore, we are concentrating on revamping all the emergencies there. So in short our concentration is focused on peripheral hospitals, primary and secondary health care institutions and in the rural areas and along with that we are working more on

preventive health care and we are spending more budgets on preventive health care. Basically this will be our focus and this is according to our being a signatory to the SDGs. We are signatory to the, let me repeat Sustainable Development Goals. This is an international agreement.

جناب سپیکر! آج سے پہلے ہم نے 2000 کے اندر Millennium Development Goals پر دستخط کئے تھے اور

Mr Speaker! we failed badly in it because we had not kept ourselves focused on what was said in the Millennium Development Goals. So, therefore, now we are keeping ourselves totally focused on the Sustainable Development Goals and Inshallah we would be able to achieve 25 to 30 percent of that by the end of our tenure. Thank you so much.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم General discussion پر آتے ہیں۔ میاں شفیع محمد!

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہماری حکومت کی اوّلین ترجیح صحت اور تعلیم ہے۔ ہماری وزیر صحت صاحبہ بہت محنت کر رہی ہیں لیکن ان کو مزید محنت کی ضرورت ہے۔ محکمہ صحت کو بے شمار آرگنائزیشنز نے گھیرا ہوا ہے۔ ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن، نرسز آرگنائزیشن اور دوسری آرگنائزیشنز آئے روز مال روڈ پر احتجاج کرتی تھیں۔ اب مجھے لگتا ہے کہ وزیر ہیلتھ صاحبہ نے ماشاء اللہ کافی اچھا کام کیا ہے جس کی وجہ سے اپوزیشن میں تو وہ دھرنے دیکھتے تھے لیکن اب وہ دھرنے نظر نہیں آتے۔

جناب سپیکر! United Nations کی رپورٹ کے مطابق صرف 30 فیصد آبادی گورنمنٹ سیکٹر سے facilitate ہوتی ہے اور under utilization کی وجوہات جو رپورٹ میں بتائی گئی ہیں ان میں Lack of health care professionals especially females, Higher rate of absenteeism, poor quality of services, Inconvenient location of health units. ہیں۔

جناب سپیکر! بائیو میٹرک حاضری کا سسٹم ہماری وزیر صاحبہ نے متعارف کرایا ہے لیکن اس کے check and balance کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! اگر پاکستان اور انڈیا کا موازنہ کیا جائے تو ہمارے ہاں ایک ہزار افراد کے لئے 74. فزیشنز ہیں جبکہ انڈیا میں 61. ہیں۔ پاکستان میں life expectancy 65 yaers جبکہ انڈیا میں 66 years ہے اور surprisingly بنگلا دیش میں 70 years ہے۔ پاکستان میں Mortality rate of children 55.67 percent ہے جبکہ انڈیا میں 41.81 ہے۔ WHO کی ranking کے مطابق انڈیا 112 اور پاکستان 122 نمبر پر ہے۔

جناب سپیکر! major diseases میں المیہ یہ ہے کہ صرف 2013 میں انڈیا میں علاج کے لئے آنے والوں میں 20 فیصد پاکستانی تھے۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر صحت سے یہ استدعا ہوگی کہ private medical cost کو کم کرنے کے لئے کوئی فارمولہ ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع رحیم یار خان سے ہے۔ یہ وہ واحد ضلع ہے جہاں کوئی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے۔ اس کی 4.8 ملین آبادی ہے اور پنجاب کے Thickly populated اضلاع میں سے ایک ہے۔ اس میں تین تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں جو 1956 میں نواب بہاولپور نے قائم کئے تھے۔ 19 رورل ہیلتھ سنٹرز اور 104 بنیادی مراکز صحت ہیں۔ سرکاری طبی سہولیات سے رحیم یار خان کے 65 فیصد لوگ استفادہ کرتے ہیں جبکہ سندھ اور بلوچستان کی ناقص طبی سہولیات کی وجہ سے 35 فیصد لوگ دوسرے صوبوں سے آکر ہمارے ضلع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ صوبہ میں سب سے زیادہ مریضوں کی traffic ارد گرد کے علاقوں سے ضلع رحیم یار خان میں ہی ہے۔ ہمارے ضلع کی 4.8 ملین آبادی کے لئے صرف ایک CT scan مشین ہے جو آئے روز خراب رہتی ہے۔ ہیپاٹائٹس جیسا موذی مرض بھی ضلع رحیم یار خان کے لئے بہت بڑا المیہ ہے۔ جنوری 2018 سے لے کر اب تک 24700 لوگوں کی سکریننگ ہوئی ہے جس میں سے 1636 ہیپاٹائٹس بی کے مریض نکلے جبکہ 7219 افراد ہیپاٹائٹس سی کے مریض نکلے جو کہ بہت alarming ہے۔ صاف پانی کی سخت ضرورت ہے۔ ہیپاٹائٹس ویکسین کی availability کے ساتھ ساتھ تمام ہیلتھ یونٹس میں فلٹریشن پلانٹس لگانا بہت ضروری ہیں۔ یہاں پر معزز منسٹر لوکل گورنمنٹ تشریف رکھتے ہیں میری ان سے گزارش ہوگی کہ قصبوں میں ہم نے کروڑوں روپے لگا کر sanitation اور واٹر سپلائی سکیمیں تو بنا دی ہیں لیکن ان کو بنانے کے بعد کمیونٹی کے حوالے کر دیا گیا ہے تو ہماری کمیونٹی میں civic sense نہیں ہے کہ وہ ان سکیموں کو چلا سکیں لہذا ان تمام سکیموں کو یونین کونسلز کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ ہم ان کو تین لاکھ روپے ماہانہ دیتے

ہیں۔صرف پچاس ہزار روپے خرچ کر کے fledgeان قصبوں سے فارغ ہو جائے گا اور جو major cause of Hepatitis ہے خاص طور پر ہمارے ضلع میں اس سے ہم بچ جائیں گے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کو 35 فیصد حصہ میڈیسن کی مد میں ensure فرمائیں۔ ٹی ایچ کیو خان پور کا dialyses centre تقریباً مکمل ہے اس کو functional کروائیں۔ THQ اور RHC میں فلٹریشن پلانٹ لگوائیں۔

جناب سپیکر! میری humble request ہے کہ ہمارے تمام ہسپتالوں میں خواتین کے لئے الگ نماز کی جگہ مختص فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب سید عثمان محمود تقریر کریں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس میں کوئی دورائے نہیں کہ معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ she is a capable women who has all the expertise in the required department that she is serving اس چیز کا منہ بولتا ثبوت health Supplementary Budget 2018-19 ہے اس میں health spending was increased from 8 percent of the total budget to 14 percent of the total budget and the figure was 284 billion. مگر جس طرح ابھی معزز ممبر میاں شفیع محمد فرما رہے تھے کہ ضلع رحیم یار خان اور بالخصوص جنوبی پنجاب اور جنوبی پنجاب محاذ میں بھی جس نعرے پر الیکشن لڑا اس کا یہ رد عمل بالکل نہیں تھا کہ ہمیں sub secretariat بنا کر خاموش کروا دیا جائے۔ ہماری ہمیشہ اپر پنجاب سے جو التجا اور گزارشات تھیں وہ fight over resources تھیں۔ اس وقت 12 بلین نئی سکیموں کے لئے رکھا گیا۔ 5 بلین روپے clean drinking water facilities کے لئے رکھا گیا ہے۔ 5 بلین روپے rural water supply and sanitation کے لئے allocate کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ ہمارا 4.8 ملین کی آبادی کا ڈسٹرکٹ ہے اور ہمارے پاس کوئی بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے۔ ضلع رحیم یار خان میں اور خصوصی طور پر پورے جنوبی پنجاب میں ہیپاٹائٹس سی کا جو issue ہے وہ ایک alarming situation create کرتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے صاف پانی scheme announce کی لیکن پورے پانچ سالہ دور میں وہ دے نہیں سکے اس کا ہم پر یہ رد عمل آیا کہ:

We have suffered from 1 in 20 people who are suffering from Hepatitis C in District Rahim Yar Khan.

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ رحیم یار خان میں جو شیخ زید ہسپتال ہے that is a 954-beded hospital جو کہ قطعاً ضلع رحیم یار خان کا لوڈ نہیں اٹھا سکتا۔ ہمارے پاس 65 فیصد لوکل مریض ہیں جبکہ

Thirty five percent of the patients are coming from Rajanpur, Dera Bugti, Ghotki and Kashmore.

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ہیلتھ منسٹر کو گزارش کروں گا کہ آپ کے پاس ایک proposal report ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے بھیجی گئی ہے کہ محکمہ اوقاف کی 20 ایکڑ زمین شہباز پور locality میں موجود ہے۔ اگر وہاں پر ہمیں 500 بیڈز کا ڈی ایچ کیو دے دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بیشتر مسائل حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر حکومتی ممبران کو بولیں کہ ہاؤس کی proceedings کو seriously لیا کریں no one takes the proceedings seriously ڈاکٹر مراد اس بیٹھے ہیں he takes the Question Hour very seriously ڈاکٹر صاحبہ بیٹھی ہیں، she takes the Question Hour very seriously لیکن بیشتر آپ کے وزیر ایسے ہیں جو کہ Question Hour میں ہاؤس میں آنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ Rules of Proceedings یہ کہتے ہیں کہ جب حکومت form ہو جائے تو within thirty days Committees تشکیل دے دی جائیں۔

جناب سپیکر! آج 100 دن پورے ہونے کو آئے ہیں اور ہاؤس میں کمیٹیاں ہی تشکیل نہیں دی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم بھی یہ فرماتے ہیں کہ کبھی مڈ ٹرم الیکشن کے حوالے سے کبھی ordinance use کے حوالے سے جب ہم آپ کو بارہا یہ کہتے ہیں کہ:

Mr Speaker! Any proceeding brought on the floor of the Assembly that is in the favour of the parliamentary supremacy and the people of Pakistan we are willing to stand by you.

جناب سپیکر! آپ کیوں threating feel کرتے ہیں، آپ کیوں ordinance use کی بات کرتے ہیں؟ آپ مہربانی فرما کر take the House into confidence اپنی کمیٹیاں تشکیل دیں اور اپوزیشن کو on board رکھیں اور

Mr Speaker! We assure you, we guarantee you that everything which is in the favour of parliamentary supremacy we will stand by you, everything that is in the favour of Constitution of Pakistan, we will stand by you. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ میری پروفیسر ہیں وہ مجھے teach بھی کرتی رہی ہیں۔

Mr Speaker! I must say that she is the best choice amongst the whole lot to be appointed as the Health Minister.

جناب سپیکر! میں یہ امید کرتا ہوں کہ جتنے بھی ہیلتھ کے گھمبیر مسائل ہیں یہ ان کو حل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی floor پر کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں blame game سے نکلنا چاہئے اور سپیکر جناب پرویز الٰہی کو یاد رفتہ سے نکل کر آگے کی طرف چلنا چاہئے۔ ہر پارٹی اپنے دور کو یاد کرکے اپنی بہتر چیزیں سامنے لاتی اور دوسروں پر تنقید کرتی ہے اور اس طرح ہاؤس کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ جیسا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے کہا ہے کہ 100 دن گزر گئے ہیں اور ہم ابھی تک پارلیمانی کمیٹیاں بھی تشکیل نہیں دے سکے۔ That must should be done immediately تاکہ legal طریقے سے یہاں پر قانون سازی شروع ہو سکے اس کے لئے جو نیشنل اسمبلی میں confrontation ہے اس کو بھی حل کریں کیونکہ Provincial Assemblies کی بھی working اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اور وہاں پر بھی ایک conducive environment آنی چاہئے۔ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار نے کہا ہے کہ 30 دن میں کمیٹیاں تشکیل دینی تھیں لیکن اب 100 دن ہو گئے ہیں تو میں ہیلتھ کا ایجنڈا دیکھ رہا تھا تو کوئی چیز بھی نہیں ہوئی۔ منسٹر صاحبہ نے اس ایجنڈے میں بڑی comprehensive health policy دینی تھی۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے چند الفاظ بولے ہیں۔

That is a very brief explanation of that health policy. We have a lot of health problems and the policy of health should be collaboration with the opposition and should be collaborated with all the parties who are here.

اور اس کو input کر کے تشکیل دیں۔ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں اور اس سے پہلے جناب پرویز الٰہی کے دور میں بھی بہت اچھے کام ہوئے ہیں کہ بڑے بڑے اچھے health initiatives لئے گئے ہیں لیکن میرا خیال ہے اس سب کی وجہ lack of resources ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گنجی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا؟ وہ ہماری بات ہے کہ چھینا جھپٹی کا عالم ہے۔ جو funds available ہوتے ہیں، صاحب اقتدار لوگ وہ فنڈز کچھ پراجیکٹس کی مد میں اپنی طرف لے جاتے ہیں تو ہیلتھ کی یکساں ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی۔ ہمارے اپنے ضلع بہاولنگر میں بدقسمتی سے یہ عالم ہے کہ جب جنوبی پنجاب کا ذکر آتا ہے تو ڈی جی خان، ملتان اور رحیم یار خان تک سوئی اٹک جاتی ہے تو بہاولنگر جنوبی پنجاب اور نہ ہی سنٹرل پنجاب کی jurisdiction میں آتا ہے۔ ہمارے لوگ ویسے ہی جنوبی پنجاب کو صوبہ نہیں بنانا چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بہاولپور کا صوبہ بحال کیا جائے کیونکہ اگر آپ history اٹھا کر دیکھیں تو وہاں پر نواب صاحب کے دور میں ہیلتھ، ایجوکیشن کے حوالے سے جو working تھی اور تمام سیکٹرز میں جس طرح وہ صوبہ چل رہا تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔

جناب سپیکر! میں محترمہ منسٹر صاحبہ سے کہوں گا کہ جیسے میاں محمد شہباز شریف کا to monitor the private hospitals بڑا اچھا initiative تھا اس حوالے سے بھی دیکھیں۔ ابھی پرائیویٹ سیکٹر میں prices کو کنٹرول کرنے کے حوالے سے بھی بات ہو رہی تھی۔ ہیلتھ کیئر کمیشن کا جب بل پیش ہوا تو اُس وقت ہم بھی اس کی اپوزیشن میں تھے۔

جناب سپیکر! محترمہ یاسمین راشد کو یاد ہوگا کہ ہم اس کمیٹی میں اکٹھے تھے اور چیف منسٹر سے ہماری اکٹھی میٹنگز ہوتی رہیں۔ YDA جو pain in the neck بنی ہوئی ہے اُس وقت یہ نئی نئی launch کی گئی تھی تاکہ PMA کو کمزور کیا جائے۔ PMA اور میڈم صاحبہ ایک لائن پر ہیں اور ماشاءاللہ مجھے امید ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن کے حوالے سے جو کمیاں ہیں انہیں یہ دُور کریں گی۔ آپ ایسے رولز کیسے لا سکتے ہیں کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں اگر آپ کا ایک ریڈیالوجسٹ

نہ ہو اور ایکسرے یونٹ ایک ایکسرے ٹیکنیشن چلا رہا ہو تو بہاولنگر کے علاقہ کھچی والا یا ڈونگہ بونگہ میں ہیلتھ کیئر کمیشن کی ٹیم جائے جس کو seal کر کے آ جائے یعنی جو ایکسرے وہاں ہوتا تھا جس کو دیکھ کر ڈاکٹر اپنا نسخہ لکھ دیتا تھا وہ بھی بند کر دیں۔ آپ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں دیکھیں کیا وہاں پر ریڈیالوجسٹ موجود ہے؟ ہیلتھ کیئر کمیشن کے رولز اینڈ ریگولیشنز کو ground realities دیکھ کر بنائیں اور اس کو immediately review کریں۔ آپ quackery پر تو کام کر رہی ہیں لیکن مطابقت سے ہیلتھ کی سہولیات بھی دیکھیں۔ ہمارا parameter جو لاہور میں ہے اس طرح بہاولنگر میں وہ نہیں چل سکتا۔ اسی طرح میں facilities کے حوالے سے کہوں گا کہ they are so deficient میں تحصیل ہارون آباد کی بات کرتا ہوں کہ پانچ لاکھ کی آبادی کے لئے 60 بیڈ میسر ہیں اور وہاں پر کوئی بڑی سرجری نہیں ہوتی کیونکہ anesthesiologist نہیں ہے۔ سرجنز کو اڑھائی اڑھائی لاکھ تنخواہ پر appoint کیا ہوا ہے جو اڑھائی لاکھ روپے لے کر ہسپتال آ کر excuse کر کے چلے جاتے ہیں کہ یہاں پر anesthesiologist نہیں ہے اور سامنے کلینک کھول کر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں جہاں پر سرجری اور anesthesia کی سہولت بھی میسر ہے۔ کیا گورنمنٹ اتنی بے بس، لاچار ہے اور اتنا بھی بجٹ نہیں ہے کہ لوگوں کو anesthesia کی سہولت ہی پہنچا سکے؟ محترمہ جو anesthesiologist کا pool کہہ رہی ہیں اس میں پہلے بھی out of box solution نکالا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہی کہوں گا کہ I was not part of the Government and I am elected for the first time لیکن ہیلتھ کیئر کی جو کمپنیاں بنائی گئی ہیں میرے خیال میں یہ بہت سارے problems کا out of the box solution تھا۔

جناب سپیکر! اس میں Health Facility Management Company بنائی گئی جس نے anesthesiologist کا pool بنایا اور وہاں پر جتنے extra private anesthesiologists موجود تھے اُن کو بھی hire کیا کہ جب ہم آپ کو بھیجیں گے تو extra payment کریں گے۔ اس میں کہیں کہیں کامیابی بھی ہوئی۔ آپ کی جو organized scheduled surgery ہوتی ہے اس میں یہ anesthesiologists کام آئیں گے لیکن رات کو ایمرجنسی سرجری کی ضرورت پڑے گی یا کوئی C-Section/road accident کا مریض آئے گا تو اس کے لئے anesthesiologists ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ road traffic accident کی تعداد اب وہ نہیں رہی کیونکہ لاکھوں کی تعداد میں موٹر سائیکلیں آئی ہیں اور ہر گھر میں تین تین موٹر سائیکلیں موجود ہیں۔ ہیلمٹ پہننا تو بہت بڑی بات ہے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچے اپنی پوری فیملی کو بٹھا کر سڑکوں پر موجود ہیں۔ سنگل روڈ جو one way بھی نہیں ہیں ان پر ہائی سپیڈ بسوں کے ساتھ روزانہ walks ہوتی ہیں۔ موٹر سائیکل کے accident کے ساتھ death بڑی unusual بات ہے لیکن وہاں پر روزانہ figure اٹھا کر دیکھ لیں کہ کتنی عورتوں اور بچوں کی deaths ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں preventive side کی طرف توجہ دینی چاہئے کیونکہ پانی، خوراک، موسم اور ساری چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔ یہاں پبلک ہیلتھ، لوکل گورنمنٹ، خوراک اور ایگریکلچر کے وزراء بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں فوڈ اور ایگریکلچر پر بہت positive discussion ہوئی تھی اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر ایک ایسا conducive atmosphere ہو کہ ہم preventive side پر توجہ دیں کیونکہ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم Tertiary Care ہسپتال بناتے جائیں، چلڈرن ہسپتال یا کارڈیک سرجری کے units بناتے جائیں جبکہ ہمارے پاس پینے کا صاف پانی ہی نہ ہو۔ ہیپاٹائٹس شاید دنیا میں سب سے زیادہ ہمارے ملک میں ہے۔ ٹی بی کا مرض اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ آج ہی آپ نے اخبار میں پڑھا ہو گا کہ کتنے لوگ resistant ٹی بی میں چلے گئے جو ٹی بی عام دوائیوں سے ٹھیک نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کی توجہ کے لئے بتاؤں گا کہ antibiotics ادویات کی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ کمپنیاں دنیا جہاں کی antibiotics لا کر مارکیٹ میں professionals کو allure کرتی ہیں اور اُن کو incentives دیتی ہیں کہ آپ اتنی دوائی لکھیں گے تو فلاں فلاں کچھ ملے گا لیکن کوئی چیک نہیں ہے کہ کون سی antibiotics دینی ہے۔ ہر قسم کی fancy antibiotics پاکستان میں استعمال کی جا رہی ہے جس سے ایسے ایسے resistant جراثیم پیدا ہو رہے ہیں جو آپ کے لئے treatable نہیں ہیں۔ جیسا کہ ٹی بی کے جراثیم treatable نہیں ہیں اور کئی دفعہ آپ کو اس کی second line and third line treatment میں جانا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں محترمہ کی توجہ ایک اور جانب دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ کارڈیک سرجری میں stents پر سپریم کورٹ نے ایکشن لیا تھا تو میں نے بطور وائس پریذیڈنٹ اور جنرل سیکرٹری آف پاکستان آرتھوپیڈک ایسوسی ایشن اپنے دَور میں فیڈرل گورنمنٹ اور ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی کو اتنی دفعہ لیٹر لکھے کہ جتنے آرتھوپیڈک کے implants ہیں why

you don’t register them? کیونکہ ہر طرح کا implant بن رہا ہے۔ چائنا، بلغاریہ، ایران سے لے کر ہمارے پاکستان تک ہر قسم کے implant کی کھلی مارکیٹ ہے جو مریضوں کے لئے تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ stents پر آپ نے دیکھا کہ جب اس کی انوسٹی گیشن ہوئی تو پتا چلا کہ کس طرح کے stents مریضوں میں ڈالے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ساری چیزیں دیکھنے والی ہیں کہ bottom اور surgical bandage پر ہماری ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی کے رولز apply ہوتے ہیں لیکن implants جو body کے اندر جاتے ہیں اُس پر ہمارا کوئی چیک نہیں ہے۔ مجھے بتائیں کہ کون سی فیکٹری رجسٹرڈ ہے جہاں سے یہ بن کر آ رہے ہیں اور implants کے کتنے failure ہو رہے ہیں؟ اسی طرح میں ایک اور چیز کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! Kindly آپ Chair کو address کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! I am extremely sorry میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ blood by-products ہیں جو آپ نے دیکھا ہوگا کہ آج کل وباء کی شکل میں یعنی platelets treatments ہو رہی ہیں۔ Cellular therapy unchecked جا رہی ہے۔ Blood transfusion and blood products بلڈ ریگولیٹری اتھارٹی کے تحت ہے اور جتنے بلڈ بنکس بنے ہوئے ہیں وہ وہاں سے باقاعدہ licensed ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پلیز wind up کریں کیونکہ دوسرے ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہیلتھ کیئر کمیشن کے آنے سے frivolous قسم کے بلڈ بنکس بند ہو گئے ہیں لیکن آج کل blood by-products injections Platelet Rich Plasma Treatment(PRP) یعنی muscular dystrophy ہے تو اس میں injections لگا رہے ہیں، Osteoarthritis میں لگا رہے ہیں، Spinal Cord کی injuries اور spine میں inject کر رہے ہیں اور آنکھوں کے اندر cataract میں inject کر رہے ہیں لیکن جو ڈاکٹر inject کر رہے ہیں وہ کس اتھارٹی کے تحت کر رہے ہیں؟ Under which authority these procedure are being undertaken in the hospitals بلکہ ان کی ads آ رہی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کا last one minute ہے کیونکہ دوسرے کافی ممبران نے بات کرنی ہے۔ یہ بڑا important topic ہے جس پر میں چاہ رہا ہوں کہ سب کی تجاویز آ جائیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں بات ختم کر رہا ہوں۔ یہ بڑے گھمبیر مسائل ہیں لیکن جب میں بجٹ کے حوالے سے دیکھتا ہوں تو 16 بلین روپے آپ کے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ اور 16 بلین سپیشلائزڈ ہیلتھ کے لئے ہیں۔ میرے خیال میں ٹوٹل بجٹ میں سے major بجٹ running existing facilities پر خرچ ہو رہا ہے۔ جیسے ڈاکٹر صاحبہ اتنے سارے پراجیکٹس بتا رہی تھیں تو آپ 16 بلین میں سے کیا بنائیں گے؟ میرے اپنے بہاولنگر میں میڈیکل کالج شروع ہو چکا ہے اور اس کی بلڈنگ بنی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، last 30 second چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ اس financial year میں اس میں 50 لاکھ روپے صرف رکھے گئے ہیں۔ بہاولنگر میں اگر اب ایک facility شروع ہوئی ہے تو اس کو اس بجٹ میں finish کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ایک "مدر اینڈ چائلڈ کیئر بہاولنگر" کو دیا گیا ہے۔ میں نے منسٹر صاحبہ سے پہلے بھی request کی ہے کہ۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں چند منٹ مزید لوں گا۔ اگر delivery باہر سڑک پر ہو گئی ہے تو health professionals کو ہر دفعہ مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے اور گائناکالوجسٹ کو suspend کر دیا جاتا ہے۔ ایک منسٹر صاحبہ یا سیکرٹری صاحب جاتے ہیں اور جا کر ڈاکٹر کو suspend کر دیتے ہیں، نرسز کو suspend کر دیتے ہیں۔ منسٹر صاحبہ! کیا ان کی ڈیوٹی ہے کہ وہ مریض کو سڑک سے لا کر تھیٹر میں لے کر جائیں اور sorry to say آپ نے بھی وہی وتیرا بنا لیا ہے کہ ابھی پچھلے دنوں وزیر آباد میں جو واقعہ ہوا تو یہاں پر lack of education کی وجہ سے patients دائیوں کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں، پھر انہیں ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں لے جانے کی کوشش کی جا رہی ہوتی ہے، اگر بچے رکشاؤں میں deliver ہو جائیں یا ہسپتالوں کے برآمدوں میں deliver ہو جائیں تو کیا یہ ڈاکٹر کی کمی کی وجہ سے ہے اگر وہاں پر بیڈز نہیں ہیں یا ٹوٹے ہوئے

ہیں تو کیا وہ ڈاکٹرز نے دینے ہیں؟ اگر وہاں پر آکسیجن کی سپلائی نہیں آ رہی تو کیا یہ ڈاکٹر کی ڈیوٹی ہے؟ ہر چیز کا تختہ مشق میڈیکل profession کے ڈاکٹرز بنے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! سکیورٹی کا یہ عالم ہے کہ ہر ہسپتال میں آپ آج دیکھتے ہیں کہ its a routine news now a days کہ رات کو ایمرجنسی میں ہنگامہ ہوا، ڈاکٹرز کو مارا پیٹا گیا، ڈاکٹرز نے in retaliation جو ہے patients کو مارا یعنی آپ اندازہ لگائیں کہ یہ ہسپتال کی ایک atmosphere ہے کہ جس میں یہ کام کر رہے ہیں اور کیا وہاں پر کسی مریض کی عزت نفس ہے یا کسی ڈاکٹر کی کوئی عزت رہ گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جلدی wind up کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! I am sorry to say کہ میں صرف دو منٹ مزید لوں گا۔ میں تو سکیورٹی arrangements پر توجہ دلا رہا ہوں کہ آپ اس حوالے سے کام کریں تاکہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، last 60 second میں wind up کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ جب تک ڈاکٹرز کی عزت بحال نہیں ہوگی، میڈیکل profession کو آپ protect نہیں کریں گے، انہیں سکیورٹی فراہم نہیں کریں گے تو وہ ایک free atmosphere میں کام نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے آپ کی وساطت سے دوبارہ یہ کہوں گا کہ ہماری ہیلتھ پالیسی جو آپ نے 100 دنوں میں دینی تھی اور اس کے جو resources ہیں اور اس کی implementation پر سیر حاصل بحث کے بعد پالیسی دیں گی جب یہ general discussion ختم ہو جائے گی۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Due to the shortage of time every member will get five minutes

اور میرے پاس ایک لمبی لسٹ ہے تو میں نے سب کو chance دینا ہے۔ چودھری صاحب! چونکہ ایک professional ڈاکٹر ہیں اس لئے انہیں زیادہ chance دیا۔ اب محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ ہیلتھ کے حوالے سے میں نے کچھ points صرف یہاں پر دینے ہیں۔ تھیلیسیمیا اور بون میرو کا

issue بہت اہم ہے کیونکہ یہ بیماریاں اس قدر بڑھتی جا رہی ہیں کہ آج سے پہلے ان پر بالکل کسی طرح بھی توجہ نہیں دی جا رہی تھی لیکن I am very sure کہ because محترمہ یاسمین راشد وزیر صحت موجود ہیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ جس اعتماد کے ساتھ جناب عمران خان نے انہیں یہاں پر بھیجا ہے وہ انشاء اللہ اس چیز کو آگے take up کریں گی۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر ہیپاٹائٹس کا مسئلہ بہت تیزی سے معاشرے میں پھیل رہا ہے اور اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ اگر اس کی روک تھام ہم نے کرنی ہے تو یہ بہت اہم ہے کہ اس کی initial stage پر ہی ہم کام شروع کر دیں گے اور میری ڈاکٹر صاحبہ سے یہ request ہو گی کہ kindly اگر ہماری حکومت اس چیز کو make sure کرے کہ ہم لوگ ہیپاٹائٹس کی ویکسین کو free of cost اپنے لوگوں کو مہیا کر سکیں if that is possible تو ہم ہیپاٹائٹس کے مسئلہ پر بہت جلدی قابو پا سکتے ہیں کیونکہ بہت سارے لوگ ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے اس لئے نہیں جاتے کہ اس کی ویکسین کافی expensive ہے۔

جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو میں ہیپاٹائٹس کے PCR ٹیسٹ free کئے جاتے ہیں no doubt مگر ان کی reports ہمیں تین ماہ بعد ملتی ہیں یا کئی دفعہ اس سے بھی زیادہ وقت لے جاتی ہیں کیونکہ ایک دن میں 50 سے زیادہ patients کو وہ لوگ deal ہی نہیں کرتے تو kindly اس طرف توجہ دیں اور test reports جلد از جلد مریضوں کو مہیا کی جائیں تاکہ ان کا علاج صحیح طریقے سے شروع ہو سکے۔

جناب سپیکر! پنجاب ہیلتھ کمیشن تو ڈاکٹرز، ہسپتال کے سٹاف، مریض اور ان کے لواحقین کے مسائل حل کرنے کے لئے بنایا گیا تھا no doubt مگر اکثر لواحقین کو یہ پتا ہی نہیں ہوتا کہ وہ کمیشن کیوں بنایا گیا ہے تو اس کے لئے آگاہی مہم چلائی جائے تاکہ ہمارے لوگوں کے لئے یہ سمجھنا بڑا آسان ہو جائے کہ پنجاب ہیلتھ کمیشن کا کیا مقصد ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ عرض کروں گی کہ بچوں کو صحت مند رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہر سکول، یونیورسٹی اور کالج میں awareness sessions شروع کروائیں تاکہ ہمارے بچے ہمیشہ well aware رہیں کہ ہمارے معاشرے میں کون کون سی بیماریاں اس وقت پھیل رہی ہیں اور ان سے ہم خود کو کس طرح محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، جی۔ محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ سے پہلے تو یہ کہوں گی کہ جہاں ہیلتھ کی بات ہوتی ہے تو آپ دیہات دیکھیں، آپ سنٹرل پنجاب دیکھیں اور لاہور دیکھیں تو ہیلتھ میں بہت کام ہوا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ کام نہیں ہوا مگر بات یہ ہے کہ کام اتنا ہے کہ اسے سدھارنے کے لئے بہت وقت لگے گا۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میں آپ سے یہ کہتی ہوں کہ ہمارا جو گاؤں ہے اور شاہ پور سرگودھا میں، تو میں اس علاقے کی بات کرتی ہوں جہاں میں نے ہسپتالوں کا visit کیا اور میں جاتی رہتی تھی تو وہاں پر بہت برے حالات تھے اور آج وہ ہسپتال اتنے بہتر ہو گئے ہیں، دوائیاں بھی وہاں تھیں، ڈائلسز کی مشینیں بھی پہنچی ہیں، scaning مشینیں بھی پہنچی ہیں اور بہت کچھ ہوا ہے تو میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ کام نہیں ہوا۔ کام تو بہت ہوا but کرنے کو بھی جیسے میں نے ابھی کہا کہ we need to do so much پالیسی میں بہت ساری چیزیں آپ اور بھی لا سکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس کو بہتر بنائیں۔ اگر ہماری حکومت کی طرف سے کوئی کمی وغیرہ رہ گئی ہے تو آپ لوگ اسے آگے لے کر چلیں اور اس کو پورا کریں۔ ہر وقت یہ کہیں کہ nothing was done, nothing was done اس کو چھوڑیں۔

Mr Speaker! A lot was done but Pakistan, Punjab is a very big Province and there is much more to do and things can't be competed in a few years. These really need a lot of time commitment and a big budget to do it

جہاں آپ نے بجٹ کو cut کیا جو ہیلتھ کا بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی Dr Yasmeen is heading it اس کو cut نہ کریں پورا بجٹ ان کو دیں تاکہ مزید یہ اس کو improve بھی کر سکیں اور کام بھی کر سکیں اور دوسرا میں یہ کہوں گی جو پیرا میڈیکل سٹاف ہے اُس کو آپ اگر فارغ کریں گے یا اُن کو ہٹا کر آپ اور لوگ لائیں گے تو اُن کے روزگار کا کیا ہوگا،؟ اُس کا سوچئے There are people who were deserving who worked on contract basis وہ permanent نہیں تھے اور اتنے لوگ جب فارغ ہو جائیں گے اُن کے چولہے بند ہو جائیں گے اور اُن کی ضروریات زندگی کیسے پوری ہوں گی؟ کیونکہ they are poor people ان کی کوئی پراپرٹیز ہیں اور نہ ہی کوئی اُن کی جائیدادیں ہیں یا businesses تو آپ جس کو بھی فارغ کریں فارغ کرنے سے پہلے یہ ضرور

سوچئے کہ اس غریب کا کیا بنے گا، کیا حالات ہوں گے کیونکہ آج کل جیسے مہنگائی کا زمانہ ہے، inflation ہے وہ کہاں سے اپنی روزی پوری کریں گے اور اپنے بچوں کا پیٹ پالیں گے؟

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ سے یہ کہوں گی کہ جتنی بھی ہم نے dialysis کی مشینیں منگوائیں تو مشین مشین ہوتی ہے خراب بھی ساتھ ساتھ ہوتی ہے تو اُس کے لئے آپ ایسے روٹین بنائیں کہ dialysis کی مشینیں خراب نہ ہوں اور جتنی بھی ہسپتالوں کی مشینیں خراب ہیں وہ درست ہوں اور timely اُن کی repairs ہوں لیکن جو کمپنی آپ کو provide کرتی ہیں وہ ساتھ guarantees بھی دیتی ہیں اور وہ ذمہ بھی اُٹھاتی ہیں کہ we are responsible for the repairs. So they should be repaired on time. Their guarantees should be taken care of اور اُس guarantee کے ہوتے ہوئے۔

Mr Speaker! May be you don't even have to pay more money but the machines can be repaired and the system can keep going on instead of being stopped.

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ میڈیسنز کی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ آپ کے پاس ہسپتال کی پوری بلڈنگ نہیں ہے کوئی بات نہیں آپ tent میں بھی ہسپتال لگا سکتے ہیں، آپ کے لوگ کچھ مشینیں اور موبائل یونٹ بھی گاؤں گاؤں ڈلیوری کر سکتے ہیں اور جہاں پرانے backward areas ہیں یا کوچے گلیاں ایسی ہیں جہاں آپ نہیں جا سکتے تو وہاں آپ اپنے موبائل یونٹس بھیجیں جو پورے equipped ہوں۔ آپ سے پہلے کی ambulances ہیں جو ہم نے provide کی ہوئی تھیں یا پولیشن کی بھی تھیں ویسے بھی ہیلتھ کی تھیں تو

Mr Speaker! They can go and can provide healthcare and all the medication at the doorstep

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ کہوں گی جو stunted بچوں کی بات ہوئی تھی اُن کا بھی آپ اپنے بجٹ میں خیال کریں اور nutrition کا بھی خیال کریں کہ جو stunted growth ہے۔
It is almost 40 pecent and some say 42 pecent.
جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ even if its 38% you cannot imagine جس ملک کے بچے thirty eight percent stunted ہوں آپ کی بات میں نہیں کر رہی I take the responsibility. Everybody should take the responsibility یہ ہماری کوتاہیاں ہیں اُس کا نتیجہ کیوں آئے۔ پانچ سال کو چھوڑیں thirty eight percent is too much مجھے بھی نہیں معلوم تھا مجھے بھی کوئی چار سال پہلے

جب ورلڈ بنک کے لوگ آئے تھے تو انہوں نے ہمیں آگاہی کی کہ آپ کے thirty eight percent stunted بچے ہیں۔ Which was a shock for us also and for me تو اُن کا خیال ہم ابھی سے کریں تاکہ وہ ہمارے stunted بچے جو ہیں اُن کا جو personally nutrition اور specially ماں اور بچے کی ہیلتھ کا آپ کا جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے it's a very big department اور if they can اگر آپ پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کو اکٹھا بھی نہ کریں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اپنا کام کرے اور پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھی بتایا جائے کہ آپ اپنا کام کریں۔ جیسے آپ بھی سوچ رہے ہیں اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں we should have healthy children جہاں ہم اُن کی خوراک کا بھی کچھ کر سکیں اُن کی تعلیم کو بھی دیکھ سکیں we can take care but once again before closing the discussion I would say یہ مت کہیں ہر وقت کہ کچھ نہیں ہوا کچھ نہیں ہوا، بہت کچھ ہوا ہے اور ہر گورنمنٹ جو آتی ہے اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے جاتی ہے کہ ہم maximum کام کر سکیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے دن رات کام کیا۔

Mr Speaker! He might be your opponent may be we have fought election against each other but don't belittle somebody who has done so much work who has given his at most.

جناب سپیکر! جیسے کہتے ہیں دن اور رات محنت کی ہے اور یہ بھی میں نہیں کہوں گی آپ نہیں کر رہے

Mr Speaker! I have the greatest respect for Dr Yasmeen. She is a hard worker she's working day and night

اور کل ہم کہہ دیں کہ انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا کچھ بھی نہیں یہ کیا کر کے گئی ہیں؟ تو بتائیں۔

Mr Speaker! This is not the way. We should appreciate what is being done and we should also appreciate what is to be done and

جناب سپیکر! ہمارا دل ہے کہ آپ کی حکومت چلے آپ کام کریں ہم آپ کا ساتھ دیں گے اگر آپ ہمارا ساتھ دیں گے۔ اس کو چھوڑ دیجئے اسی کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کر رہی ہوں۔

Mr Speaker! This is little time and there are many people more who would like to say something.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کے ذریعے میڈم ہیلتھ منسٹر کا شکریہ ادا کروں گا جو میرے کہنے پر اٹک آئیں اور آج سے دو سال پہلے ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کا gas blast میں ایک portion تباہ ہو گیا تھا اُس وقت کے بادشاہ صاحب نے یہ سوچا کہ شاید اورنج لائن ٹرین زیادہ ضروری ہے لوگوں کی زندگیوں کو بچانا ضروری نہیں ہے یہ تو ان کی priorities تھیں۔ میڈم صاحبہ نے اگر وزٹ کیا اور ہم سے وعدہ کیا کہ اُس portion کو جو blast میں تباہ ہو چکا تھا اُس کو fully reconstruct کیا جائے گا اُس blast کی وجہ ہمارے ہسپتال کی جو bed capacity تھی it was reduce down by more than fifty percent، 20 لاکھ آبادی کے لئے 100 بیڈ مختص تھے جس کا میڈم صاحبہ نے نوٹس لیا اور مہربانی کی کہ reconstruction کا ہم سے وعدہ کیا ہے and I would like to request her کہ میڈم سال 2019 کے ختم ہونے سے پہلے اگر یہ reconstruct ہو جائے تو ہمارے لئے بہت بڑی سہولت ہو گی۔ میڈم صاحبہ نے جو ایک ہمارے ساتھ اور اٹک کی عوام کے ساتھ مہربانی کی ہے تو 200 bed mother and childcare hospital کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا۔ One out of the five that she is planning to build in Punjab.

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاءاللہ you are very lucky ہمارے لئے بھی کچھ اعلان ہو جائے۔

SYED YAWAR ABBAS BUKHARI: Mr Speaker! I am grateful and apart from that.

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاءاللہ۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! میری یہاں پر suggestion ہے کہ ہمارے پاس شہر کے اندر ایک ڈسپنسری ہے جو دوائیوں کے سٹوریج کے لئے استعما ل کی جارہی ہے جس کا environmental control کوئی بھی نہیں ہے دوائیوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، اُن کی کیسے degradation ہو رہی ہے؟ My suggestion here is and this suggestion is coming from my CEO in Attock کہ اُس ڈسپنسری کو اگر mother and childcare hospital میں convert کیا جائے تو ہم 25 بیڈ وہاں پر حاصل کر سکتے ہیں جو

ہمارے ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اوپر بوجھ کو reduce کر دے گا اور اُس سے یہ فائدہ ہوگا کہ شہر کے اندر والی جو خواتین ہیں وہ وہاں پر جا سکیں گی اور اُن کو ڈی ایچ کیو نہیں جانا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میری آپ کے through دوسری suggestion ہے کہ ہمارا ڈسٹرکٹ ایک backward ڈسٹرکٹ ہے اور خاص طور پر ہمارا وہ علاقہ جو پی پی۔4 اور پی پی۔5 کا ہے۔ وہاں پر ہماری health facilities تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ایک ہسپتال بنا ہوا ہے جو ڈسٹرکٹ administration نے بنایا تھا لیکن اُس کے اوپر کوئی کام نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال کا صرف gray infrastructure بلڈنگ تیار ہے لیکن کسی گورنمنٹ نے 2008 کے بعد اُس پر کوئی توجہ نہ دی again going back کہ metro and orange train زیادہ important تھیں اور human resource کے اوپر invest کرنا ان لوگوں نے ضروری نہیں سمجھا۔ ان لوگوں نے جو ہمارے ساتھ ظلم کیا کہ اس ہسپتال کو revamp کرنے کی صورت میں 23 کروڑ روپے دیا اپنے من پسند لوگوں کو، ایک کمپنی کو کہ جو آٹھ ماہ پہلے ٹائلیں لگی ہوئی تھیں اُن ٹائلوں کے اوپر نئی ٹائلیں لگا دیں اور ان لوگوں کو یہ احساس نہ ہوا کہ یہ پیسا عوام کا پیسا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ روز محشر ان کو اس چیز کا جواب دینا ہے۔ خدا نے جو ان کو عہدہ دیا تھا یہ امانت تھی انہوں نے جو امانت میں خیانت آج تک کی ہے اُس کا انہیں جواب روز محشر دینا پڑے گا اور جو بھی میرے یہاں پر دوست بیٹھے ہوئے ہیں اُن کو defend کرتے ہیں اُن کو بھی روز محشر خدا کو جواب دینا پڑے گا۔ خدا بڑا ہے یا ان کے بادشاہ بڑے تھے یہ فیصلہ ان کو خود کرنا ہے اور ان لوگوں کو یہ احساس ہونا چاہئے یہ صرف جا کر اٹک کے ہسپتال کو وزٹ کریں کہ ان لوگوں نے وہاں پر کیا ظلم کیا ہے وہاں پر ٹائلیں لگ چکی ہیں false ceiling لگ چکی ہے لیکن وہاں پر seepage اُسی طریقے سے چل رہی ہے ڈاکٹرز جو ایمرجنسی میں وہاں پر بیٹھتے ہیں آپ جا کر ان کے کمرے کی حالت دیکھ لیں کہ چوہے آ رہے ہیں۔ اٹک ایک نہایت ٹھنڈا اور نہایت گرم علاقہ ہے summer میں بھی heat temperature above 52 اور winters میں بھی 3 it goes downs to minus 2 or minus ایمرجنسی میں ہم اُن ڈاکٹروں سے لڑائی کریں یا وہ ہمیں دکھائیں کہ یہ بادشاہ صاحب نے AC کا یونٹ تو کمیشن پر لے لیا لیکن اس کی کوئی وائرنگ نہیں ہے۔ وہاں پر ٹرانسفارمر کی حالت ٹھیک نہیں ہے، بجلی پیدا ہو ہی نہیں سکتی اور 23 کروڑ روپیہ ضائع کر دیا گیا۔ ان سے 23 کروڑ روپے کا حساب کون لے گا؟ اور

Mr Speaker! this is not just Attock. They have spent fifteen billion rupees on this. The most modern and the latest Shaukat Khanum cost Imran Khan 4 billion rupees

جناب سپیکر! یہ 15-ارب روپیہ جو انہوں نے ضائع کیا ہے، کھایا ہے اس کا جواب یہ بادشاہ اب کیسے دے گا؟ یہ ان غریب لوگوں کو جن پر 1100-ارب روپے کا قرض ہے، یہ پنجاب پر قرضہ تھونپ کر چلے گئے ہیں بتایا جائے کہ اس قرضے کا جواب یہ کیسے دیں گے؟ ان کو شرم تک نہیں آتی کہ انہوں نے اپنے جاتی امرا کے آس پاس ڈبل wall سکیورٹی تو کروڑوں روپے کی بنا دی ہے لیکن ہم لوگوں کو ڈسٹرکٹ میں ہسپتال تک نہیں دیئے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! ان لوگوں سے بات کرو، ان پر تنقید کرو تو ہم سے تین مہینے کا حساب پوچھتے ہیں لیکن اپنے 35 سال کا حساب دینے کی ان کے اندر جرأت تک نہیں ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم، شیم۔۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! مخلوق اس خدا کی ہے جس کے قبضہ قدرت میں سب کی جان ہے، ان بادشاہوں کے قبضہ قدرت میں تو جان نہیں ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بخاری صاحب! Wind up کریں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! میں میڈم ہیلتھ منسٹر سے گزارش کروں گا کہ اس سال کے آخر تک ہمارے سول ہسپتال کو reconstruct کر دیں اور 200 بیڈز کا mother and children ہسپتال مکمل کر دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! first of all میں آپ کا اور اس norm کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ یہ بہت اچھی norm start کی ہے کہ ایک بار male member اور دوسری بار female member کو ٹائم ملے گا۔ I think this is the very good thing you have started اور یہ آپ ہی کے ممبر نے point out کیا تھا کہ خواتین کو equal importance ملنی چاہئے. so it's a good trend.

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ I would like to address the member from Attock. کہ یہ اچھی بات ہے کہ ہم ایک اچھا کلچر لانا چاہ رہے ہیں اور I think پی ٹی آئی

نے سب سے پہلے کہا تھا کہ we want to bring this thing of change تو I think کہ اس طرح کی باتیں کرنا کہ "بادشاہ"

Mr Speaker! In all this, I think we all of us should avoid and this is a good discussion that is happening on health. So all of us should participate in positive discussion rather than starting name throwing. So I think this is a thing all of us should follow.

جناب سپیکر! میں ایک بات یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم یہاں جتنے بھی بیٹھے ہیں There is one saying that all of us knew about اور ہم سب سے پہلے brought up ہی اس سے ہوئے ہیں کہ an apple a day keeps the doctor away اب اس کا مطلب کیا ہے the prevention and preservation of health پر ہمیں effort کرنا that is much more important.

MR DEPUTY SPEAKER: Madam! You address the Chair. Please.

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

Mr Speaker! The preservation of health is more important than investing in the cure for the disease

اور I think ہم سب اس saying کو بھول چکے ہیں۔ Because what is happening right now like

جناب سپیکر! محترمہ ذکیہ خان نے کہا تھا کہ Thirty eight percent of our kids are born with stunted growth. Why is this ہماری ہیلتھ منسٹر نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ ان کا top focus جو ہے maternal and child health پر ہے۔ ہم کہاں point miss کر رہے ہیں؟ ہم لوگوں کی body کے لئے بہت اہم ہے کہ ہم نیوٹریشن اور ہیلتھ پر کام کریں اور awareness campaign start کریں۔

Mr Speaker! I think very important that we go back to this quotation that an apple a day is important for each one of us. Exercise is the king the nutrition should be the queen and both of them they will form the kingdom for health. So I think once we should revamp and reassure that we should be back with this quotation.

جناب سپیکر! ایک بہت اہم چیز یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ نیا پاکستان

In 2030 in this concept came and with us pro PMLN is that Purana Pakistan existed but I think rather than Naya Pakistan and Purana Paksitan

جناب سپیکر! ہمارا reality on ground یہ ہے کہ ہمارا ایک پاکستان وہ ہے جو بااثر لوگوں کے لئے ہے اور ایک پاکستان وہ ہے جو common man کے لئے ہے۔ اگر ہم health facilities کے حوالے سے دیکھیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ اگر ایک غریب آدمی ہسپتال جاتا ہے تو اس کو facilities نہیں ملتیں۔

Mr Speaker! I think for 2019 for all of us our resolution should be that there should be one united Pakistan in which each one of us should get the basic health facilities, be that somebody from the influential family or from common men.

جناب سپیکر! اگر ہم economy کی بات کرتے ہیں تو اس حوالے سے میں اہم بات یہ کرنا چاہتی ہوں کہ economy کس طرح ہماری صحت پر after effects لے کر آتی ہے۔ ابھی I was just reading this news کہ

Pharmaceutical companies have told that they will increase the prices of the drugs by 40 percent. Why is that so? I was reading through it

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ ڈالر کی قیمت last جنوری سے اب تک 104 سے 140 پر چلی گئی ہے۔ electricity prices have increased by 45 percent ہوئی ہے۔ اس طرح economy کے دوسرے indicators ہمارے ہیلتھ سیکٹر پر اثر ڈالتے ہیں۔ Pharmaceutical companies have said that they will increase prices by 40 percent. دو سو ایسی ادویات ہیں جو انہوں نے مارکیٹ سے نکال لی ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ because of this economy ہم اس کو provide نہیں کریں گے I think these are the steps we should take مجھے ایک اور چیز نظر آتی ہے کہ political differences کی وجہ سے ہمیں پرانے اچھے projects کو ختم نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! For example میاں محمد شہباز شریف نے ایک project start کیا تھا جس میں rural ambulance village service start ہوئی تھی۔ ایشیاء میں پاکستان نمبر 1 پر آتا ہے کہ جو خواتین pregnant ہوتی ہیں ان کو اس وقت ایمبولینس کی سہولت available نہیں ہوتی۔ اس طرح کے projects کو ہمیں ختم نہیں کرنا چاہئے۔ ہمارے اپنے honorable Speaker جناب پرویزالٰہی نے 1122 بہت اچھی service start کی ہے۔

جناب سپیکر! میں unfortunately یہ کہتی ہوں کہ میری ایک دوست کے والد کی death ہوئی اور she is in Defence and this happened a day back and she is a top journalist اس نے کہا کہ میں نے ایمبولینس کو call کی اور they took 30 to 40 minutes for 1122 service to come so this is very good thing we have 1122 لیکن اگر ہماری performance suffer ہو رہی ہے تو اس کو بہتر کرنے کے لئے ہمیں ضرور steps لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر! آخری بات یہ ہے کہ in the last 100 days ہماری کوئی legislation نیشنل اسمبلی اور یہاں نہیں آئی So I think all of us should get-together جو بھی پرابلم بیوروکریسی کی ہیں یا گورنمنٹ کی interference کی problems ہیں تو

So all of us should stop that and we should move a new resolution to make it healthy Pakistan.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ زینب عمیر!

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج ایک رپورٹ پیش ہوئی ہے میں نے اس کے لئے آپ کو اپنا نام دیا تھا۔ مجھے بتائیں کہ میں نے کیا رپورٹ پر بات کرنی ہے یا ہیلتھ پر بات کرنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ہیلتھ پر general discussion ہے اس لئے آپ اس پر بات کریں اور رپورٹ کو رہنے دیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں رپورٹ پر بات نہیں کرتی ہیلتھ پر بات کر لیتی ہوں۔ یہاں بہت ساری باتیں ہیلتھ پر ہو چکی ہیں اور بہت اچھی suggestions بھی آئی ہیں۔ میری بہن نے بات کی ہے جو شروع میں کی تھی nutritionist اور dietation کی issue جو

پچھلے دنوں سے آ رہا ہے اس کو بھی میںhighlight کرنا چاہوں گی۔ تمام ہسپتالوں میں nutritionist کو، چونکہ خان صاحب کا ایک وژن بھی ہے کہ ہمارے بچوں کیgrowth مکمل طور پر خوراک پر نہیں ہوتی تو ہسپتالوں میںnutritionist and dietitian کی induction بہت ضروری ہے۔یہاں سب چھوٹے شہروں کی بات کر رہے ہیں،DHQs کی بات کر رہے ہیں کہ وہاںMRI مشینیں نہیں ہیں۔ وہ ٹھیک بات ہے کہ وہاں بہت ساری سہولیات نہیں ہیں۔ظاہر سی بات ہے کہ آپ ایک جادو کی چھڑی نہیں چلا سکتے کہ آپ سب جگہوں پر فوری طور پر بہتری لے آئیں۔لاہور جیسے کاسموپولیٹن شہر میں مجھے کل چلڈرن کمپلیکس جانے کا اتفاق ہوا میں نے وہاں جاکر جو بچوں کی حالت دیکھی کہ ان کے پیلے ناخن، پیلی آنکھیں اور ان کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر یہ احساس ہوا کہ اگر لاہور جیسے کاسموپولٹن شہر کے بچوں کا یہ حال ہے تو چھوٹے علاقوں میں جہاں بچوں کو کھانے پینے کی سہولیات میسر نہیں ہیں ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ ہمارے لئے ہیلتھ کاissue بہتimportant ہے،اس کیawareness ہمارے لئے بہتimportant ہے۔اگر سکول میں ہم کچھ دن مقرر کر دیں جن میں ہم بچوں کا میڈیکل چیک اپ کرائیں اور غذا کے لئے بھی دن منائے جائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہ بھی کر سکتے ہیں کہ ہمارے جتنے سرکاری سکول ہیں کیونکہ ایجوکیشن اور ہیلتھ دونوں بہت important ہیں۔ اگر ہم ان کوclub کر دیں تو ہمارے بہت سارے donors ہیں جن سے ہم یہrequest کر سکتے ہیں کہ ان سرکاری سکولوں میں جہاں بچے مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا وہunder privileged ہیں ان کے لئے کچھ ایسا سسٹم کر دیا جائے کہ ان کو ایک گلاس دودھ کا دے دیا جائے یا ان کو کھانے پینے کی ایسی چیزas an incentive روز دی جائے تاکہ بچے پڑھنے کے لئے بھی آئیں اور ان کی صحت کا بھی خیال ہو تو یہ میری اس میں ایک suggestion ہے۔ایک چیز جو کہ میں صحت کے بارے میں ہسپتال کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں جو کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ موسیٰ خیل میانوالی، جیسا کہ باقی سب کا تعلق بھی کہیں نہ کہیںremote areas سے ہے،اب اس وقت ممکن نہیں ہے کہ ہم ہر جگہ پر ڈاکٹرز کو بھیجیں اور لاکھوںpatients پر بہت تھوڑے تھوڑے ڈاکٹرز ہیں لیکن کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر!اب آپ دیکھ لیں کہ چھوٹے علاقوں میں کیبل موجود ہے،چھوٹے علاقوں میںWi-Fi موجود ہے،آپ دیکھیں کہ ٹی وی بھیweb پر چلا گیا ہے اور بہت ساری چیزیں بھی چلی گئی ہیں تو ہم اپنے ہسپتال کے اندر کیاweb کےthrough کوئی اس قسم کا سسٹم

arrange کر لیں کہ اگر یہاں پر آپ کے experts بیٹھے ہوئے ہیں تو وہاں پر بجائے اس کہ ایک patient موسیٰ خیل یا کسی اور جگہ کا patient راولپنڈی یا لاہور آئے، کسی بھی چھوٹی injury یا dentistry issues کسی اور چیز کے لئے اتنا دور آنا پڑے، تو یہاں سے expert ڈاکٹرز Hub system کی طرز پر web کے through وہاں پر دیکھ کر condition بتا دیں اور اس پر اپنی opinion دیں سکیں تو میرا خیال ہے کہ اس پر بہت ساری سہولت ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! ہمیں اس میں تھوڑا سا effort کرنے کی ضرورت ہے۔ اب پوری دنیا میں یہ ماڈل رائج ہے اور اگر ہم بھی ان ماڈل کو adopt کر لیں تو میرا خیال ہے کہ شاید ہمارے لئے اس چیز کو کرنا بہت آسان ہو جائے۔ اب یہ جو ہم موبائل یونٹس کی بات کر رہے ہیں mobile take cares کی بات کر رہے ہیں اور Van کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ہمارے لئے یہ بھی آسان چیز ہو گی کہ first aid specially for the women under the family way. ہماری بہت ساری under delivery death ہوتی ہیں تو ہمیں ان کے لئے بھی موبائل یونٹس کا انتظام زیادہ سے زیادہ کر دیا جائے اور لوگوں کے door steps پر جا کر awareness campaign کی جائے تو میرا خیال ہے کہ ان کے لئے زیادہ آسان ہو گا۔ جب ہم ہیلتھ کیئر کی بات کرتے ہیں تو خواتین کے لئے بہت سارے کمیشن بنے ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ ہیلتھ کمیشن کے اندر یہ بھی چیز لکھی ہوئی ہے کہ ہم خواتین کو تجویز دی جاتی ہے کہ آپ ہر مہینے آئیں اور اپنا monthly check up کروائیں، آپ یہ کریں اور آپ وہ کریں یہ بہت بڑی بڑی باتیں ہیں جو ہمیں عام ہیلتھ provide نہیں ہوتی تو normal checkup کے لئے کہاں سے آئیں گے۔ ہمیں اس کے لئے بھی incentive دینے چاہئیں تاکہ خواتین آئیں، even باقی لوگ بھی آئیں اور بچے آئیں تاکہ ہم ان کی ہیلتھ کیئر کو زیادہ importance دیں۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب ممتاز علی!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کرائی تھی اس پر میں تھوڑا سا بتاؤں گا کہ میں نے بجٹ تقریر میں on the floor of the House ایک message دیا تھا کہ عباسیہ لنک کینال کے حوالے سے ہماری کوئی کمیٹی بنائی جائے تو اس پر کمیٹی تو

کوئی نہیں بنائی گئی لیکن اس کاreaction یہ ہوا کہ وہاں سے جو کاشتکار تھے، کیونکہ وہاں ایک سو کچھ نہریں illegal بنائی گئی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ممتاز صاحب! آپ ہیلتھ پر بات کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں ہیلتھ پر بات کرتا ہوں لیکن میں نے یہ بتانا ہے کہ جب۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرلیں یا ہیلتھ پر بات کرلیں کیونکہ ٹائم بہت کم ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! وہاں پر پرامن احتجاج تھا لیکن وہاں اس ہاؤس کے معزز ممبر پر بھی FIR کی گئی اور Ex-MPA صاحب!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ممتاز علی صاحب! آپ کل پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرلیں۔ آپ ابھی ہیلتھ پر بات کریں اور کل آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لے لیں گے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! ایک مہینہ ہو گیا ہے تحریک استحقاق دی ہوئی ہے اس کا کوئی جواب نہیں ملا تو میں اس لئے یہ یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ مجھے اس کا کوئی جواب دیا جائے۔ اس کے ساتھ اب میں ہیلتھ پر بات کروں گا کہ میرا حلقہ صادق آباد ہے جہاں پر سارا علاقہ ریگستان کے ساتھ attach ہے تو وہاں پر سانپ کے کاٹنے کی ویکسین تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہے اور نہ ہی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ہے کیونکہ وہاں کے لوگ سندھ سکھر تک جاتے ہیں اور راستے میں ان کی اموات ہو جاتی ہیں۔ براہ مہربانی اس پر کوئی ایکشن لیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ I am grateful. ڈاکٹر صاحبہ سے politically تو کوئی اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ان کی dedication اور ان کی professionalism پر کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحبہ نے یہاں پر جو باتیں کی ہیں وہ بڑی خوبصورت باتیں ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی contradictory یہ ہے کہ ان کے اپنے محکمے کے بجٹ پر اتنا بڑا cut لگا دیا ہے اور انہوں نے جتنے خواب ہمیں دکھائے ہیں تو شاید یہ ان سے پورے نہ ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے گزارش ہوگی کہ کم از کم ہیلتھ کے بجٹ کو اتنا cut نہ لگائیں تاکہ ڈاکٹر صاحبہ اپنے منصوبے جو مکمل کرنا چاہتی ہیں وہ پورے نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! یہ common معاملہ ہے اور common issue ہے اس میں ہمیں آپ کی بھی help چاہئے اور تمام ممبران کو اس پر مل کر help کرنی چاہئے تاکہ ان کے ذہن میں جتنی بھی باتیں ہیں، کیونکہ ان کا profession بھی ہے اور اس حوالے سے میرا ان سے ایک بہت زیادہ اچھا رابطہ بھی رہا ہے اور جب میں پہلے ہیلتھ منسٹر تھا تو اس وقت میری ان کے ساتھ بہت دفعہ ملاقات ہوئی ہے تو وہ چاہتی ہیں کہ وہ ایسے کام کریں لیکن جو بجٹ میں cut لگایا گیا ہے وہ اس سے پورے نہیں ہو سکیں گے۔ کہتے ہیں کہ

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازمی تکمیل تمنا کے لئے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایسا نہ ہو کہیں پھر وہی بات شروع ہو کہ گاگی سے شروع کر کے آخر میں پھر ہڑیلو کٹے تک بات آ جائے، انڈوں تک بات آ جائے اور پھر سارا کام ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر! اب میں صرف آخر میں دو تین باتیں بڑی important کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے جتنا ٹائم دیا ہے تو میں اسی میں ہی رہنا چاہتا ہوں اور پہلی بات یہ ہے کہ Asia کی جو سب سے بڑی forensic lab ہے، یہ admitted fact ہے اور ہماری گورنمنٹ کا کوئی رکن بھی اس بات کو negate نہیں کر سکتا کہ اس کی وجہ سے پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں لوگ قتل و غارت سے بچے ہیں اور یہ میاں شہباز شریف کا کارنامہ ہے اور انہوں نے Asia کی سب سے بڑی lab بنائی ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس forensic lab کی وجہ سے قصور کے واقعہ کا ملزم بدبخت آدمی کو پھانسی کی سزا ہوئی چونکہ اس کے نمونے بھیجے گئے تھے تو وہاں پر match کئے گئے ورنہ بہت سارے غلط لوگوں کے نام ایسے پرچوں میں لکھوا دیئے جاتے تھے کیونکہ میں ایک وکیل بھی ہوں اور مجھے پتا ہے کہ جو بے چارے ساری زندگی اپنی بے گناہی کا ثبوت دینے کے لئے

ترس جاتے تھے۔اس کے علاوہ خیبر پختونخوا میں ایک عاصمہ نامی معصوم بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اور اس کے نمونے بھی اسی لیبارٹری میں بھیجے گئے اور یہاں سے ٹیسٹ کروا کر ان کو وہاں پر رزلٹ بھیجا گیا اور پھر اس شخص کو سزا دی گئی جو کہ یہ پہلے ممکن نہیں تھا۔

جناب سپیکر! ابھی میری فاضل ممبر محترمہ ذکیہ خان فرما رہی تھیں کہ ہمیں جو ایک دوسرے کی اچھی باتیں ہیں ان کو appreciate کرنا چاہئے اور ہم بالکل 100 فیصد اس بات پر گورنمنٹ کو support کرنا چاہتے ہیں اور خاص طور پر ہیلتھ کے issue کے حوالے سے support کرنا چاہتے ہیں کیونکہ میاں محمد شہباز شریف نے آتے ہی ہیلتھ اور ایجوکیشن کے حوالے سے ایمرجنسی نافذ کی تھی۔یہ سب کو یاد ہوگا کہ جب ڈینگی آیا تو سری لنکا والوں نے کہا کہ آپ نے ہم سے بھی پہلے اس مرض سے جان چھڑوالی ہے کیونکہ وہاں پر 26 سال تک یہ مرض رہا لیکن یہاں پر ایک ترجیحی بنیادوں پر اور ایک missionary spirit کے ساتھ اس پر control کیا گیا۔میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی دومنٹ کے لئے توجہ چاہتا ہوں کیونکہ شاید وہ جانا چاہتی ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! وہ جانا نہیں چاہتی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی انہوں نے مظفر گڑھ کی بات کی تو میرے خیال میں منسٹر صاحبہ پچھلے دنوں مظفر گڑھ گئی ہوئیں تھیں اور منسٹر صاحبہ نے دیکھا ہوگا کہ وہاں ترکی کی شراکت سے میاں محمد شہباز شریف نے ایک اتنا خوبصورت سٹیٹ آف دی آرٹ قسم کا ہسپتال بنایا ہے اور ہم نے اس کا افتتاح بھی کیا تھا وہ اتنا خوبصورت ہسپتال بنایا ہے کہ وہاں کے لوگوں کی جتنی بنیادی سہولتیں ہیں وہ پوری ہو رہی ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! وہ بلڈنگ ہے یا دوائیں بھی مل رہی ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: چودھری ظہیر الدین! وہاں پورا infrastructure ہے، ساتھ ہی centrally air conditioned ہے اور دوائیاں بھی ہیں۔میں آپ کو لے جاؤں گا یا آپ مجھے لے جائیں اور میں آپ کو دکھادوں گا۔

جناب سپیکر! میں ڈائریکٹ بات نہیں کرنا چاہتا تھا اور میں آپ کی وساطت سے بات کرنا چاہتا تھا I am sorry for that لیکن اس کے علاوہ تیسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبہ نے جو ہیلتھ کارڈ کی بات کی ہے تو میں آپ کی وساطت سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ہیلتھ کارڈ

میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ نے پہلے شروع کر دیئے تھے اور 36 اضلاع میں سے تقریباً 32 اضلاع میں ہیلتھ کارڈ دیئے تھے۔ اب ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے بھی اس کو آگے بڑھایا ہے تو ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو common issues ہیں ان کو کم از کم سیاست کی نذر نہ چڑھائیں جس طرح یہاں پر ضلع اٹک والے میرے بھائی فرما رہے تھے۔ ایسی باتوں کو جانے دیں قومیں اسی وقت ترقی کرتی ہیں جب کوئی common issue آتا ہے تو اس وقت اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ جہاں تک نئے پاکستان کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو نیا پاکستان مبارک کرے ویسے تو 1971 میں بھی ایک نیا پاکستان بنا دیا تھا اب کوشش کریں گے جتنا بچ گیا ہے یہ ہمارے پاس رہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں پر ہمارے معزز ممبر ڈاکٹر ظہور نے کہا ہے کہ ساری problem تو lack of resources سے ہوتی ہے تو میرے خیال میں lack of resources سے زیادہ lack of priorities یہاں پر زیادہ مناسب ہو گا۔ اگر آپ ہیلتھ کے بجٹ کے پیسے divert کر کے کسی اور جگہ پر لے جائیں تو پھر آپ کو ایک بستر پر چھ چھ مریض ہی نظر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو پشاور شوکت خانم کا بتا دوں جو کہ پی ٹی آئی کے پرائم منسٹر کی priority تھی۔ انہوں نے یہ سٹیٹ آف دی آرٹ ہسپتال 4۔ارب روپے میں بنایا۔ اب جو 230۔ارب روپے اورنج لائن ٹرین میں جھونکے گئے ان سے پنجاب کے 36 اضلاع میں کم از کم 55 سٹیٹ آف دی آرٹ ہسپتال بن سکتے تھے لیکن ساری بات priority کی ہوتی ہے۔ ہماری گورنمنٹ اور ہمارے وزیراعظم کی priority human resource development پر spend کرنے کی ہے۔ اس میں سر فہرست ایجوکیشن اور ہیلتھ آتے ہیں۔ better health means better economic growth. provincial budget documents میں سے تھوڑے سے statistics دوں گی اگر آپ وہاں پر دیکھیں تو lowest spending on health سندھ میں تھی اور خیبر پختونخوا میں highest تھی۔ خیبر پختونخوا میں 2015 میں 10 بلین روپے تھے This is the developmental expenditure too total

public health expenditure،2016میں 11 بلین روپے تھے اور 2017 میں 17 بلین روپے تھے۔ اگر اس کے برعکس پنجاب کو دیکھیں تو 2015 میں 21 بلین روپے، 2016 میں 33 بلین روپے اور 2017 میں ایک ارب روپے کم کرکے 32 بلین روپے پر آ گیا۔ یہ ساری priorities کی بات ہوتی ہے۔ ہماری گورنمنٹ میں وزیر اعظم نے سب سے پہلے یہ قدم اٹھایا کہ تمام وزراء اور تمام گورنمنٹ آفیشلز کو باقاعدہ instructions دی گئیں کہ کوئی بھی علاج کے لئے ملک سے باہر نہیں جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب ہمارے وزیر اعظم کا ایکسیڈنٹ ہوا تو ان کا سارا علاج پاکستان اور شوکت خانم میں ہوا تھا۔ انشاء اللہ ہماری گورنمنٹ یہ precedent set کرے گی کہ ہمارا کوئی منسٹر، کوئی ایم این اے اور کوئی ایم پی اے علاج کے لئے ملک سے باہر نہیں جائے گا۔ اب پیسے ہیلتھ پر لگیں گے چونکہ ہماری priority health کی ہے جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ ہیلتھ کے بجٹ کو double کرنے کا ارادہ ہے۔ گورنمنٹ کے جو ہسپتال ہیں ان کی اتنی بہترین ڈویلپمنٹ اور infrastructure ہو گا کہ ہمارے سارے آفیشلز وہیں سے اپنا علاج کرانا پسند کریں گے۔

جناب سپیکر! میں دو باتیں add کرنا چاہوں گی کہ اس وقت جو پولیو کی drive ہے میں اپنی اپوزیشن کو بھی invite کرتی ہوں کہ آئیں ہمارا ساتھ دیں چونکہ پولیو کی campaign ہمارے لئے internationally بہت بڑی embarrassment بنتی چلی جا رہی ہے Pakistan one of those three countries apart from Afghanistan and Nigeria جس میں ابھی بھی پولیو کا وائرس ہے۔ آپ ہمارے ساتھ آئیں اور مل کر اسے eradicate کرنے میں as a national service ہماری help کریں۔

جناب سپیکر! جو malnutrition کا تذکرہ ہوا یہ بہت افسوسناک ہے۔ میری تجویز ہے کہ I think we should declare this as a national emergency ہمیں اس پر بھی پورا focus کرنا چاہئے and the last point I would like to get across I would request the concered Minister, population explosion is the ticking time bomb. اور 2030 میں یہ پاپولیشن double ہو جائے گی پھر آپ جو مرضی کر لیں لیکن آپ کا ملک progress نہیں کرے گا لہٰذا میری گزارش ہے کہ اسے prioritise کریں اور میرے خیال میں جس طرح چیف جسٹس بھی اس mission پر نکلے

والے ہیں ہمیں من حیث القوم As a nation we must take measures to control the population explosion. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جناب نصیر احمد!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ ہم ادھر بیٹھے ہوئے لوگ یہ چاہ رہے تھے کہ۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please order in the House.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جب سے یہ ہاؤس شروع ہوا ہے ہم یہ چاہ رہے تھے کہ ہاؤس کا ٹمپریچر down ہو اور جس کام کے لئے عوام نے ہمیں منتخب کیا ہے اور اس اجلاس پر اتنا خرچہ ہوتا ہے، اس لئے ہم کوشش کریں اور اپنا اپنا contribution دیں۔ ہم اس ہاؤس کے بعد بھی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن میرے خیال میں ابھی تک حکومتی بنچز کے لوگ طعن و تشنیع اور دشنام طرازی سے باہر نہیں نکل پائے۔ یہ 100 دنوں کا ہنی مون منا چکے ہیں لیکن شاید 17 کے بعد پھر کوئی تبدیلی آ جائے۔ اگر یہاں اس طرح شروع ہو جائے کہ وہ ہمیں کہیں کہ تمہیں شرم نہیں آتی ہم ان کو کہیں کہ تمہیں شرم نہیں آتی تو میرے خیال میں جو کہا جاتا تھا کہ پارلیمانی گفتگو کریں وہ پارلیمانی گفتگو نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایک دفعہ پھر request کروں گا کہ بہت ہو گیا ان 100 دنوں میں سارا کچھ ہو گیا ہے لہٰذا اب تھوڑا سا دوسری طرف آ جائیں جس کے لئے عوام نے ہمیں چنا ہے۔

جناب سپیکر! میں قطعاً تعریفیں نہیں کرتا لیکن from the core of my heart میں کہتا ہوں کہ دس سال میں میاں محمد شہباز شریف نے جو کام کئے ہیں وہ میں اپنے ضلع کے ضرور بتانا چاہوں گا کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال خوشاب میں کوئی بندہ جاتا تھا اور نہ ہی جا سکتا تھا لیکن اس وقت وہ fully equipped hospital بن گیا ہے۔ میرا نور پور تھل کا far flung area ہے، desert area ہے وہاں ساری مشینری موجود ہے، کام ہو رہا ہے اور بے شمار کام ہوئے ہیں۔ ٹھیک ہے یہ اتنا بڑا سبجیکٹ ہے کہ اس پر دس سال کیا آپ کے پانچ سال بھی پورے نہیں ہوں گے۔ آپ کی مجبوری ہے کہ آپ کے بجٹ میں 6۔ ارب 20 کروڑ روپے کا cut لگا ہے۔ غالباً 6 بلین روپے کا بجٹ تھا لیکن اس پر 60 فیصد cut لگا ہے۔ ظاہر ہے وسائل کی بات ہے، resources کی بات ہے جب وہ 200 بلین روپے پر آ گیا تو اس میں سے ہیلتھ کا کتنا حصہ آئے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور suggest کروں گا کہ ہیلتھ میں cut نہ لگایا جائے اور جس طرح میڈم منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے یہ بڑی محنتی ہیں بہت کوشش کر رہی ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ ہیلتھ پر cut نہ لگایا جائے یہ کہیں اور سے کر لیں۔

جناب سپیکر! میں تین چار موٹی اور macro قسم کی باتیں کروں گا کہ کسی بھی ریاست میں ہیلتھ سب سے بڑا سبجیکٹ ہے اور ہیلتھ سے بڑی ضرورت اور کوئی نہیں ہے۔ اس میں سب سے پہلے تو human resource کا problem ہے۔ وہ problem یہ ہے کہ جو human resource available ہوتا ہے وہ جب ایک دفعہ job میں آ جاتا ہے تو اس کے بعد وہ لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد اور ملتان سے باہر نہیں جاتا۔ وہ ادھر آکر کسی ہسپتال سے ایک سال کی اپنی fame لیتے ہیں اس کے بعد آکر اپنا پرائیویٹ کلینک کھولتے ہیں اور سارے لوگوں کو advice کی جاتی ہے کہ پروفیسر صاحب پرائیویٹ کلینک پر بیٹھے ہیں آپ ادھر جائیں۔ آپ بھی میری طرح far flung area سے belong کرتے ہیں ہمارے لوگ ڈیرہ غازی خان اور نور پور تھل سے علاج کے لئے کہاں جائیں۔ میں ابھی جناح ہسپتال سے ہو کر آ رہا ہوں ایکسیڈنٹ ہوا اس میں دو بچوں کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور ایک بچے کی موقع پر death ہو گئی ہے لیکن short of Lahore ہمیں کوئی راستہ available نہیں ہے ہم فیصل آباد جائیں یا پھر لاہور آئیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ اس پالیسی کو بدلنا پڑے گا یہ جو centralized پالیسی بن گئی ہے کہ پروفیسر صاحبان لاہور، راولپنڈی اور ملتان کے علاوہ نہیں جاتے۔

جناب سپیکر! میں میڈم منسٹر صاحبہ کو یہ suggest کروں گا مجھے یاد ہے اور میری طرح اور لوگ بھی بیٹھے ہیں انہیں بھی یاد ہو گا کہ کسی بھی ڈاکٹر کو پرائیویٹ پریکٹس allowed نہیں تھی کوئی ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس نہیں کر سکتا تھا کوئی ٹیچر پرائیویٹ ٹیوشن نہیں پڑھا سکتا تھا۔ اس میں کسی ایک کا قصور نہیں ہے بلکہ ہم سارے اس میں قصوروار ہیں ہمارے forefathers بھی قصوروار ہیں۔ ہیلتھ اور ایجوکیشن ہماری ریاست کے سب سے بڑے سبجیکٹس ہیں لیکن ان میں قحط ہے اور دونوں کا بیڑہ غرق ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ ہیلتھ میں اگر آپ ڈسٹرکٹ کی سطح پر نہیں کر سکتے تو کم از کم ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو ہر حوالے سے fully equip کریں، پروفیسر صاحبان اور کسی بھی ڈاکٹر کو پرائیویٹ پریکٹس allow نہیں ہونی چاہئے۔ جس نے پرائیویٹ پریکٹس کرنی ہے وہ اپنی fame بھی پرائیویٹ لے اور پرائیویٹ پریکٹس کرے۔ مجھے بھی اچھے

پروفیسر چاہئیں آپ انہیں اچھی تنخواہیں دیں وہ سرگودھا میں آئیں گے تو میانوالی بھکر اور خوشاب کے لوگوں کا سرگودھا میں treatment ہو جائے گا اور آپ کے لوگوں کا ڈویژنل ہیڈکوارٹر ڈیرہ غازی خان میں ہو جائے گا لیکن اس کے لئے پالیسی بنانا پڑے گی۔ ہم لڑائی لڑتے رہیں کہ وہ برتن وغیرہ دھو کر پھر گلی میں آ گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی شروع کر دی۔ کب تک یہ لڑائی چلتی رہے گی۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ایک تو میڈم کی وزارت کے بجٹ یعنی شعبہ صحت کے بجٹ پر کٹوتی نہ کی جائے اور شعبہ صحت کا بجٹ میڈم کو پورا دیا جائے۔ دوسرے شعبہ جات میں کٹوتی کر لی جائے لیکن شعبہ صحت کے بجٹ میں کٹوتی نہ کی جائے۔

جناب سپیکر! میں خود بھی میڈم منسٹر صاحبہ سے درخواست کروں گا کہ وہ شعبہ صحت میں بہتری لانے کے لئے محنت کریں۔ ہم اپنا اپنا input دیں گے۔ یہاں ایوان میں وقت کی کمی کے باعث تمام چیزوں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ آپ علیحدہ سے میٹنگ رکھیں، ہمیں بُلوائیں ہم آپ کو تفصیل کے ساتھ تجاویز دیں گے۔ آپ سروس سٹرکچر کا مسئلہ حل کریں۔ ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس کے حوالے سے عرض کروں گا، آپ خود ایک ڈاکٹر ہیں، آپ بتائیں کہ کیا یہ طریق کار ٹھیک ہے؟ ڈاکٹرز ہسپتالوں سے بھاری تنخواہیں وصول کرتے ہیں اور مریضوں کو کہتے ہیں آپ ہمارے پرائیویٹ کلینک آئیں۔ غریب کا علاج کون کرے گا؟ غریب تو مر جائے گا اور وہ مر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے میڈم منسٹر صاحبہ سے یہی معروضات تھیں۔ میں آخر میں ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ اب حکومتی بنچوں کے دوست اور میری بہنیں سابقہ حکومت پر تنقید کرنے کے ماحول سے باہر آ جائیں اور اب اس اسمبلی میں contribute کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کی تجاویز بہت اہم ہیں۔ اب سید عباس علی شاہ بات کریں گے۔

سید عباس علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر صحت کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب دلانا چاہوں گا۔ میں نے ڈویژنل میٹنگ میں بھی بات کی تھی اور ابھی مجھ سے پہلے میرے ایک فاضل دوست نے بھی اسی حوالے سے بات کی ہے کہ ہمارے پاس جتنے بھی BHUs ہیں وہ دیہاتی علاقوں میں ہیں۔ کتّے اور سانپ کے کاٹنے کے

واقعات زیادہ تر دیہی علاقوں میں ہوتے ہیں لیکن ہمارے BHUs میں اس کے علاج کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ہمارے لوگ جب رات کو فصلوں کو پانی لگاتے ہیں ان کے ساتھ سانپ اور کتّے کے کاٹنے کے حادثات پیش آتے ہیں۔ رات کو ایمرجنسی میں انہیں نزدیکی BHU میں جانا پڑے تو وہاں ان کو سانپ یا کتے کے کاٹنے کے علاج کی سہولت نہیں ملتی، پھر یہ مریض متعلقہ THQ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہاں بھی ان سے یہی کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس اس کے علاج کے لئے دوائی یا vaccination نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ انسانی زندگی کا معاملہ ہے۔ دیہات میں سانپ اور کتّے کے کاٹنے کی وجہ سے کافی زیادہ اموات واقع ہو رہی ہیں۔ منسٹر صاحبہ کی dedication اور ان کا کام دیکھ کر مجھے بڑی امید ہے کہ وہ اس حوالے سے فوری طور پر احکامات صادر فرمائیں گی کہ سانپ اور کتّے کے کاٹنے کی دوائی یا vaccination دیہاتی علاقوں کے BHUs میں لازماً مہیا کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب جناب نصیر احمد بات کریں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! یہاں پر تقریر کرتے ہوئے اگر کسی معزز ممبر نے حکومت کے گزرے ہوئے 100 دنوں کے بارے میں بات کرنے کی جسارت کی تو ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ پہلے دس سالوں کا حساب دیں اور دوسرا 100 دنوں کے اندر یہاں پر کوئی انقلابی تبدیلی نہیں آ سکتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اتنے بڑے صوبے کے اندر تبدیلی لانے کے لئے 100 دن زیادہ نہیں ہیں۔ حزب اقتدار کے دوست جب خود اپوزیشن میں تھے تو انہوں نے لوگوں کو یہ باور کروا دیا تھا کہ اگر ہماری حکومت آ گئی تو 100 دنوں کے اندر صوبے اور ملک میں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ جائیں گی اور ایک انقلاب برپا ہوگا۔ چنانچہ اسی وجہ سے بار بار ان سے پوچھا جاتا ہے کہ گزشتہ چار ماہ کے اندر آپ نے یہاں پر کیا تبدیل کیا ہے؟

جناب سپیکر! مجھے خود جنرل ہسپتال لاہور جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہاں پر جب ایمرجنسی کے مریض زیادہ آ جاتے ہیں تو سٹریچر نہیں ملتا اور مریضوں کو بنچوں پر ڈال کر اندر لے جایا جاتا ہے۔ وہ مریض جنہیں بنچوں پر ڈال کر اندر لے کر جایا جاتا ہے انہیں کیا بتائیں؟ یہ کہیں کہ حکومت ابھی ہمارے پچھلے دس سالوں کا حساب لے رہی ہے اور 100 دنوں میں ہم آپ کو سٹریچر دینے کے بھی قابل نہیں ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ! وہ مریض جن کو ہال کے اندر لٹایا جاتا ہے کیا انہیں میں یہ کہوں کہ

یہاں 100 دنوں کے اندر تبدیلی ممکن نہیں کیونکہ یہ بڑا مشکل کام ہے حکومت پہلے ہمارے پچھلے دس سالوں کا حساب لے گی اس کے بعد مریضوں کو ادویات ملیں گی، سٹریچر میسر آئے گا اور ڈاکٹرز بھی ان کو look after کریں گے۔آج بھی لاہور کے 18 ہسپتالوں میں کئی ہزار پیرا میڈیکس اور ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔آج بھی گائنی وارڈ کے اندر خواتین پڑی ہوتی ہیں اور مردانہ سٹاف اندر جاتا ہے، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہاں پر مردانہ سٹاف کیوں آتا ہے ؟تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ابھی female staff بھرتی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر!میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم اس تکرار سے باہر آ جائیں کہ یہاں پر 100 دن میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ابھی میرے دوست سید عباس علی شاہ نے BHU اور THQ میں ARV injection میسر نہ ہونے کے حوالے سے بات کی ہے۔میو ہسپتال کے حوالے سے ہمیں متعدد دفعہ شکایات ملی ہیں کہ وہاں پر کتّے یا دوسرے جانوروں کے کاٹنے کی میڈیسن نہیں ملتی۔وہ کام جو فوری relief دیتے ہیں ان کا کرنا بڑا ضروری ہے۔میرے ایک دوست نے کچھ دیر پہلے کہا کہ آپ یوم حشر میں کیا جواب دیں گے تو میری ان سے گزارش ہے کہ ہم اپنا جواب دے لیں گے کیا آپ نے بھی کسی کو جواب دینا ہے یا نہیں ؟

جناب ڈپٹی سپیکر:.Order in the house چودھری ظہیر الدین!آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ایوان میں خاموشی اختیار کریں۔

جناب نصیر احمد:جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ ایوان کے اندر درخواستوں پر احکامات صادر کرنا بند کر دیں اور میری بات سُنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:میاں صاحب!آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ڈاکٹر صاحبہ!آپ کی بات سُن رہی ہیں۔

جناب نصیر احمد:جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ آپ جناح ہسپتال لاہور کا پچھلے چھ مہینوں کا ریکارڈ نکلوائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ نوزائیدہ بچوں کے اغواء کی وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے۔پچھلے مہینوں میں وہاں پر تین نوزائیدہ بچوں کو اغواء کیا گیا۔جس ماں کا بچہ اغواء ہوا ہے کیا اسے یہ کہیں کہ 100 دن میں یہاں پر کچھ نہیں ہو سکتا اور چار سال بعد آپ کے اغواء ہونے والے بچے کا حساب دیا جائے گا؟اس معاملے کو سیاست سے الگ کر کے دیکھیں۔ڈاکٹر صاحبہ اگر متعلقہ تھانوں کی FIRs نکلوائیں تو انہیں پتا چلے گا کہ پچھلے چار مہینوں میں نو سے زیادہ بچوں کے اغواء کے

واقعات ہو چکے ہیں۔ان میں سے صرف ایک بچہ ملا ہے اور باقی نہیں مل سکے۔ میری گزارش ہے کہ اس جانب خصوصی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر! میں نے ایک سوال دیا تھا کہ community based health services کے بارے میں بتایا جائے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا کہ لاہور جیسے شہر میں بھی ذہنی امراض کی community based health services موجود نہیں ہیں۔پوری دنیا کے اندر community based health services کو top-priority دی جاتی ہے۔یہ ایسا مرض ہے کہ جس میں مریض کو خود پتا نہیں ہوتا کہ میں مریض ہوں یا نہیں، ہو سکتا ہے کہ ذہنی مرض کا issue میرے ساتھ ہو، ڈاکٹر صاحبہ کے ساتھ ہو سکتا ہے، سپیکر صاحب اور چودھری ظہیر الدین کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔یہ مریض تو اپنے آپ کو مانتے ہی نہیں کہ میں مریض ہوں۔ محکمہ نے کتنی آسانی کے ساتھ جواب دے دیا کہ لاہور جیسے شہر میں یہ سہولت موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس جانب فوری توجہ دی جائے۔ ہمارے ہاں community based crimes کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے کہ یہاں پر community based health services میسر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر متعدد دفعہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ آپ جنوبی پنجاب کا صوبہ بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! wind up کر لیں کیونکہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔آپ صوبہ جنوبی پنجاب بنائیں یا نہ بنائیں ہمیں کوئی issue نہیں۔ میرے دوست نے ابھی بات کی کہ بہاولپور سے لے کر صادق آباد تک، راولپنڈی سے onward ہمیں کوئی issue نہیں کہ خیبر پختونخوا سے مریض آئیں، بلوچستان سے آئیں یا سندھ سے آئیں لیکن گزارش یہ ہے کہ لاہور سے جن پروفیسرز کو وہاں بھیجنا ضروری ہے جس کی وجہ سے لوگ لاہور میں شفٹ ہوتے ہیں اُن سینئر پروفیسرز سے جب بھی باہر جانے کی بات کی جاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ استعفیٰ لے لیں لیکن ہم وہاں نہیں جائیں گے تو ڈاکٹر صاحبہ! اس چیز پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ دُور دراز کے علاقوں سے جو مریض لاہور آتے ہیں وہاں سینئر پروفیسرز کو بھیجیں تاکہ اُن علاقوں سے مریضوں کا لاہور آنے کا سلسلہ ختم ہو۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری گزارش تھی کہ ایک تجویز آئی ہے اگر اس تجویز کو مناسب سمجھا جائے تو ایک دو معزز ممبران حزب اختلاف اپنی تقریر فرمالیں اور معزز ممبران حزب اقتدار اپنی اپنی تجاویز لکھ کر دے دیں کیونکہ 7:30pm کا ٹائم ہو گیا ہے۔ باقی آپ کی صوابدید ہے جیسے مرضی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو تین معزز ممبران کی تقاریر رہ گئی ہیں تو اُن کو موقع دے دیتے ہیں۔ جی، جناب غضنفر عباس شاہ!

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! آج ایک بہت ہی important sector پر بحث ہو رہی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار، دونوں طرف سے بہت اچھی debate ہوئی اور میں وزیر صحت محترمہ یاسمین راشد کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس بحث سے پہلے Question Hour کو بڑے اچھے طریقے سے handle کیا۔

جناب سپیکر! صحت کا شعبہ تمام صوبے کے لئے اہم ہے لیکن پچھلے دور میں اس میں segmentation کر دی گئی اور یہ شعبہ صرف بڑے شہروں تک محدود ہو کر رہ گیا جس کی وجہ سے ہمارے دیہی پنجاب کے چھوٹے اضلاع بہت متاثر ہوئے جن میں ضلع جھنگ بھی شامل ہے۔ ضلع جھنگ کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جھنگ کی آبادی 14.5 لاکھ ہے اور باقی تین تحصیلوں کی آبادی 13 لاکھ ہے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے تحصیل احمد پور سیال کا فاصلہ 120 کلو میٹر ہے، اسی طرح تحصیل شور کوٹ کا فاصلہ 80 کلو میٹر ہے جس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال پر مریضوں کا پریشر اس لئے بڑھ رہا ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں صحت کی سہولیات نہیں ہیں۔ تحصیل شور کورٹ میں ایک گائنی یونٹ بنا ہے جو فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہیں چل سکا اور ہمارے serious patients کو الائیڈ ہسپتال کی طرف refer کر دیا جاتا ہے۔ وہاں پر دوائیاں نہیں ہیں، نرسز کی کمی ہے اور ڈاکٹرز کی بھی کمی ہے تو میری محترمہ وزیر صحت سے گزارش ہو گی کہ ضلع جھنگ کو ایک ٹیچنگ ہسپتال دیا جائے۔ جس طرح آپ نے پنجاب کے پانچ اضلاع میں mother and child care کا پروگرام دیا ہے ہمارا ضلع جھنگ 1849 میں ضلع بنا تھا آج تک وہاں پر اس قسم کی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور میں پنجاب کا تمام ترقیاتی بجٹ جو 660-ارب روپے تھا اُس کا 60 percent budget was spent in Lahore. تو ہم جھنگ والے کہاں جائیں؟ ہم

South Punjab میں آ رہے ہیں، نہ Upper Punjab والے ہمیں look after کر رہے ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ جھنگ میں صحت کی سہولتیں بڑھائی جائیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی بات کر چکا ہوں کہ جھنگ شور کوٹ روڈ پر پچھلے دس مہینے کے سروے کے مطابق 1450 ایکسیڈنٹس ہو چکے ہیں اور اس روڈ پر کوئی ٹراما سنٹر نہیں ہے تو میری گزارش ہو گی کہ جھنگ اور شور کورٹ کے درمیان ایک RHC کو اپ گریڈ کر کے اُس میں ٹراما سنٹر بنایا جائے کیونکہ وہ سڑک بہت busy ہے۔ حویلی بہادر شاہ میں دو پاور پلانٹس آ چکے ہیں اور emergency deal کرنے کے لئے وہاں کوئی ایسی سہولت نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالرؤف مغل!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں صحت کے حوالے سے توجہ دلانا چاہتا ہوں گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں چیمبر آف کامرس کی طرف سے ایک آپریشن تھیٹر donate کیا گیا اور وہاں پر ایک آدھ آپریشن تھیٹر پہلے تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ گوجرانوالہ میڈیکل کالج بننے سے وہاں پر expertise موجود ہے، ہر شعبے کے پروفیسرز موجود ہیں لیکن ایک ایک سرجن کو ہفتے بعد آپریشن تھیٹر کو استعمال کرنے کی ایک دن باری دی جاتی ہے جس کی وجہ سے غریب مریضوں کو دو دو، تین تین مہینے کی آپریشن کی تاریخیں دی جاتی ہیں۔ یہی پروفیسر صاحبان رات کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں جا کر کھاتے پیتے لوگوں کے آپریشن کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب کسی غریب مریض کو دو تین مہینے کی تاریخ دی جائے گی تو وہ مایوس ہو جائے گا کہ میری باری آنی ہی نہیں۔ وہاں پر سرجری ٹاور کی ایک تجویز چل رہی تھی جس میں بہت سارے آپریشن تھیٹر ہوں تاکہ تمام سرجنز کو آپریشن تھیٹر کی سہولت مل جائے تاکہ وہ روزانہ کی بنیاد پر آپریشن کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر صحت سے گزارش کروں گا کہ اپنی priorities میں اس کو شامل کریں۔ کچھ علاقوں میں اچھے سرجن موجود ہیں لیکن آپریشن تھیٹر کی نایابی کی وجہ سے اُن کی صلاحیت سے استفادہ نہیں کیا جا رہا۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش کروں گا کہ گوجرانوالہ میڈیکل کالج کے بالکل ساتھ 25 ایکڑ پر 400 بیڈز کا ایک ہسپتال زیر تعمیر ہے جس کا سٹرکچر مکمل ہو چکا ہے۔ اس کی کل لاگت 5560 ملین روپے تھی جس میں سے 1436 ملین روپے خرچ ہوئے اب اُس ہسپتال کو پوری

طرح equip کرنے کے لئے بقایا رقم کی ضرورت ہے لیکن وسائل کی نایابی یا اس کو کیا کہا جائے وہاں پر 4121 ملین روپے درکار ہیں جس میں سے 2018-19 میں صرف 200 ملین روپیہ رکھا گیا ہے۔ وزیر صحت اس پر خصوصی توجہ دیں تاکہ وہ ہسپتال functional ہو سکے اور وہاں پر جو بچے MBBS کر رہے ہیں انہی کالج کے ساتھ ہی MO's وغیرہ کی سہولت میسر آ سکے اور سپیشلسٹ کے ساتھ کام کر کے اپنی expertise میں اضافہ کر سکیں۔ گوجرانوالہ ڈویژن دو کروڑ آبادی پر مشتمل ہے تو وہاں پر اگر یہ نیا ہسپتال functional ہو جاتا ہے تو لاہور پر بھی بوجھ کم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میری تیسری گزارش یہ ہے کہ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے حوالے سے بات کروں گا کہ جناب پرویز الٰہی جب وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو انہوں نے اس ہسپتال کو شروع کیا تھا تو وہ ہسپتال اب اس حد تک functional ہو گیا ہے کہ اُس میں 700 سے زیادہ انجیو گرافی کے کیسز ہوئے ہیں اور اس سال میں 25 کارڈیک آپریشنز ہو چکے ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ اس ہسپتال کو full fledge طور پر چلایا جائے تاکہ PIC لاہور میں کوئی مریض refer نہ کیا جائے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ محترمہ وزیر صحت ان چیزوں پر اپنی توجہ دیں گی تاکہ غریب عوام کو صحت کی پوری سہولیات مل سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں محترمہ یاسمین راشد کا شکر گزار ہوں کہ یہ ہیلتھ کے لئے بڑی محنت کر رہی ہیں۔ میں اپوزیشن کی جانب سے ان کے سارے اقدامات کو appreciate کرتا ہوں۔ یہ قابل قدر ہیں اور ہم ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! روز بات ہوتی ہے، کسی کو بادشاہت یاد آ جاتی ہے اور کوئی شرم یاد کرنا شروع کر دیتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب یہ سلسلہ بند ہو جانا چاہئے کیونکہ جب ہم کسی کی جانب ایک انگلی کرتے ہیں تو چار انگلیاں ہماری اپنی طرف ہوتی ہیں۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اب آپ کا یوم حساب بھی شروع ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! وقت کم ہے آپ اپنی تجاویز دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس دن سپیکر کی کرسی پر بیٹھے تھے، آپ نے بہت اچھی debate کرائی لیکن جب وزیر صاحب نے wind up کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ کی تجاویز

کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے خیال میں اب ہمیں ان باتوں سے باہر نکلنا چاہئے۔آپ ہماری اچھی تجاویز کو دیکھ لیں ویسے تو ڈاکٹر صاحبہ کو کسی تجویز کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ خود پروفیسر ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ کچھ نہ کچھ بہتری کر سکیں۔

جناب سپیکر! وہی خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف جنہوں نے ہم پر بڑا احسان کیا اور 2010 میں ساہیوال میں ساہیوال میڈیکل کالج بنایا۔ ہم ان کے احسان مند ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحبہ سے یہ گزارش کروں گا کہ ساہیوال میڈیکل کالج میں 2010 سے آج تک اسامیوں کو مکمل طور پر پُر نہیں کیا جا سکا۔ ان اسامیوں کو پُر کرنے کی مہربانی کی جائے۔ اس وقت demonstrator کی آٹھ اسامیاں خالی ہیں، پروفیسرز کی کل 22 اسامیاں ہیں اور 17 خالی ہیں، ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی 13 اسامیاں خالی ہیں اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی 36 میں سے 16 خالی ہیں۔ یہاں پر ہیلتھ کارڈ کی بات ہوئی تو میں اس کو سراہتا ہوں لیکن ہم ساہیوال والوں کو جنوبی پنجاب والے قبول کرتے ہیں اور نہ سنٹرل والے پسند کرتے ہیں تو کچھ نام ہمارا بھی لے لیں اور ہیلتھ کارڈ میں ہی ہمیں شامل کر لیں۔ اگر چار اضلاع ہیں تو پانچواں ساہیوال اس میں شامل کر لیں تو ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔

جناب سپیکر! ملتان سے لے کر لاہور تک راستے میں مین ہائی وے پر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے لیکن ٹراما سنٹر نہیں ہے۔ اگر کسی بھی RHC کو جو روڈ پر ہے اسے اپ گریڈ کر کے ٹراما سنٹر بنا دیا جائے تو یہ ہمارے لئے اور ہر اس مریض یا حادثے کا شکار ہونے والے کو بڑا فائدہ ہوگا۔ اسی طرح ساہیوال میں چلڈرن کمپلیکس کی کمی ہے۔ اس وقت ساہیوال میں 3.6 ملین کی آبادی ہے اور چلڈرن کمپلیکس نہیں ہے۔ ہمارے ہسپتال میں برن یونٹ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میاں یونس صاحب نے پرائیویٹ طور پر ایک ڈائیلسز سنٹر بنا کر دیا ہوا ہے۔ وہ ساہیوال کے محسن ہیں لیکن وہاں پر مریضوں کو وقت نہیں ملتا۔ اگر گورنمنٹ مہربانی کرے اور ہمیں ڈائیلسز سنٹر بنا کر دے تو مریضوں کو سہولت ہو جائے گی۔ ساہیوال میں MRI مشین نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے ساہیوال visit کیا تھا، وہ PC-I میں موجود ہے۔ ساہیوال کا پہلے 468 بیڈز کا ہسپتال ہے اور ایک نیا بلاک 436 بیڈز کا بن رہا ہے۔ اگر اس کے لئے بقایا فنڈز جاری کر دیئے جائیں تو 3.6 ملین کی آبادی کا ضلع جو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بھی ہے اس کی سکیم مکمل ہو جائے گی۔ اس سے ہمارے علاقے کے مریض مستفید ہو سکیں گے۔ اسی طرح CT scan مشین بڑی محنت کے بعد خادم پنجاب نے پچھلے سال

چالو کرا کر دی تھی اس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحبہ ہمیں MRI اور CT scan مشینیں فراہم کریں گی تاکہ وہاں کے inhabitants کو سہولت ہو۔

جناب سپیکر! میں نے ڈاکٹر صاحبہ کو درخواست کی تھی کہ RHC کمیر جو میونسپل کمیٹی ہے۔اس کی ongoing scheme ہے جس طرح حویلی لکھا میں میاں منظور وٹو نے تحصیل لیول ہسپتال بنایا تھا اسی پیٹرن پر RHC کمیر کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال بنا دیا جائے۔اس کی آبادی ایک لاکھ افراد سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وقت کم ہے لیکن میں اپنی بات کو مختصر کر کے صرف تجاویز دوں گا کہ BHUs ویران پڑے ہیں۔ اب ان میں دوائیاں نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ڈسپنسریوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ضلع کونسل کے ملازمین ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور آج ڈسپنسریاں بے آباد ہیں۔ منسٹر صاحبہ کو بہتر معلوم ہو گا کہ ہیلتھ میں یونین کونسل لیول پر BHU ہوتا ہے۔اس ضلع میں اور میرے حلقہ میں یونین کونسل لیول پر BHUs کی کمی ہے۔ اگر میڈم منسٹر صاحبہ اس کو take up کریں تو میں ذاتی طور پر ان کا شکر گزار ہوں گا اور حلقہ والوں کا فائدہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! PHFMC, IRMNCH and Health Care Commission بڑے اچھے initiatives تھے لیکن اب ان میں چار چار، سات سات لاکھ روپے جرمانے شروع کر دیئے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ہسپتال seal ہو جاتا ہے تو اس کی شنوائی کے لئے لوگوں کو ہائیکورٹ، سپریم کورٹ اور پتا نہیں کہاں کہاں جانا پڑتا ہے اس کے لئے میں محترمہ منسٹر صاحبہ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ کوئی ایسا سسٹم بنائیں جس سے معاملات streamline ہو جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! شکریہ۔ جناب مناظر علی رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی معروضات کا آغاز ایک شعر سے کروں گا کہ:

وفا کرو گے وفا کریں گے
جفا کرو گے جفا کریں گے
ہم آدمی ہیں آپ جیسے
جو آپ کریں گے وہ ہم کریں گے

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حزب اقتدار کو اپوزیشن کی طرف سے یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کے عوام کی بہتری کے لئے اور ہر اچھے کام کے لئے آپ کا ساتھ دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! محکمہ صحت انتہائی اہم شعبہ ہے جس پر آج بحث کا آغاز کیا گیا ہے۔یہاں بہت سے لوگوں نے بہت سی باتیں کی ہیں اور بڑی اچھی تجاویز دی ہیں۔

جناب سپیکر! میری بھی چند گزارشات ہیں کہ جب تک ہم سرکاری ہسپتالوں کی حیثیت یا معیار کو بہتر نہیں کریں گے اس وقت تک پنجاب کے لوگوں کو خاص طور پر غریب لوگوں کو صحت کے معاملہ میں بہتر سہولیات میسر نہیں ہو سکیں گی۔امیر لوگ تو نہ صرف بڑے شہروں میں بلکہ غیر ممالک میں بھی جاکر مہنگے ترین ہسپتالوں سے بھی اپنا علاج کروا سکتے ہیں لیکن ایک غریب آدمی بے بس ہے۔وہ سب سے پہلے گاؤں کے نیم حکیم جس کا ڈاکٹری کے شعبہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس کے پاس جاتا ہے، جب مرض بڑھ جاتا ہے تو وہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اور آخر میں اپنا قیمتی سرمایا ختم کرکے اس دنیا یعنی دار فانی سے رخصت ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے گزارش ہوگی کہ سب سے پہلے ہمیں اپنے بنیادی ہیلتھ سنٹر کے معیار کو بہتر کرنا ہوگا کیونکہ وہاں پر ایک امیر اور غریب دونوں کی رسائی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا ہمیں RHC کو اہمیت دینی چاہئے وہاں پر ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹر اور دوائیاں موجود ہونی چاہئیں تاکہ وہاں لوگوں کو فرسٹ ایڈ کی صورت میں بہتر علاج میسر ہو۔اس کے بعد تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو اہمیت دینی چاہئے وہاں پر آپ جدید ٹیکنالوجی لائیں، وہاں پر تمام equipment جن کی ضرورت ہے وہ منگوائیں کیونکہ اگر آپ کا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مضبوط ہو گا تو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ DHQ یا THQ میں مریضوں کا رش کم ہو جائے گا اور لوگوں کو اپنے علاقے میں طبی سہولیات میسر ہوں گی۔

جناب سپیکر! ایک بات میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں میرے اپنے گاؤں کا ایک جوان آدمی باؤلے کتے کے کاٹنے کی وجہ سے فوت ہو گیا۔ جب ہم نے تحصیل ہیڈ کوارٹر سے پوچھا کہ اس کے لئے کوئی ویکسین یا انجکشن ہے تو اس آدمی کے ساتھ مزید چار یا پانچ مریض تھے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس صرف چار ٹیکے ہیں چار مریضوں کو ہم انجکشن لگا سکتے ہیں اس کے بعد جو دوسرے مریض ہیں اس کا انتظام آپ کو کسی میڈیکل سٹور

سے کرنا پڑے گا۔ یہ بہت موذی مرض ہے کہ کسی باؤلے کتے کے کاٹنے کی وجہ سے کسی شخص کا ہلاک ہو جانا اور وہ شخص باؤلا ہو کر مرتا ہے، اللہ تعالیٰ دشمن کو بھی اس طرح کی ہلاکت سے محفوظ رکھے تو میری آپ سے یہ استدعا ہو گی کہ ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پر باؤلے کتے اور سانپ کے کاٹنے کی ویکسین یا انجکشن وافر مقدار میں میسر ہونے چاہئیں تاکہ امیر ہو یا غریب جو بھی اس موذی مرض میں مبتلا ہو وہ فوری طور پر وہاں پر پہنچ جائے اور اس کا علاج ممکن ہو سکے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو دیہاتی علاقوں میں BHUs یا RHCs ہیں وہاں پر جس طرح منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ڈاکٹرز کی تعیناتی کی جا رہی ہے لیکن وہ ڈاکٹرز وہاں پر عارضی طور پر جاتے ہیں، کچھ ڈاکٹرز اس دوران چھٹیاں لے لیتے ہیں اور کچھ لوگ بہانے سے بڑے شہروں میں اپنا تبادلہ کروا لیتے ہیں۔ گورنمنٹ کے خزانے سے تنخواہ تو جاتی ہے لیکن RHCs اور BHUs میں ڈاکٹرز موجود نہیں ہوتے۔ وہاں پر ڈسپنسر، میڈیکل ٹیکنیشن یا اس قسم کے لوگ مریضوں کا علاج کرتے ہیں تو اس کا جو نتیجہ نکلتا ہے وہ آپ بہتر جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحبہ سے التماس کروں گا کہ آپ جو لوگ BHUs یا RHCs میں تعینات کریں تو ان سے ایک agreement لکھوائیں کہ وہ دو یا تین سال تک جس پوسٹ پر بھی ان کی تعیناتی کی گئی ہے وہاں سے اپنا ٹرانسفر کروائے گا اور نہ ہی آپ کا ڈیپارٹمنٹ اس کی ٹرانسفر کرے کیونکہ جب تک ڈاکٹر اس علاقے یا ہسپتال میں نہیں جائے گا، تنخواہ تو وہ گورنمنٹ سے لیتا ہی رہے گا اور کبھی وہ تحصیل ہیڈکوارٹر پر یا کسی ضلعی ہیڈکوارٹر پر چلا جائے گا لیکن وہاں کے لوگ صحت کی سہولیات سے محروم رہ جائیں گے تو میں آپ سے یہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ اس سلسلے میں آپ ذاتی طور پر دیکھیں۔

جناب سپیکر! ایک اور اہم بات ہے جس کے بارے میں، میں استدعا کرنا چاہتا ہوں وہ laboratories ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے گاؤں میں laboratories کھل گئی ہیں، جہاں پر non-medical and non-technical لوگ بیٹھے ہیں جو result وہ دیتے ہیں اس کا پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ ٹھیک ہے یا غلط۔ مجھے ایک آدمی بتا رہا تھا پتا نہیں یہ بات سچ ہے یا جھوٹ کہ فیس بک پر یہ ویڈیو آئی تھی کہ کسی اخباری نمائندے نے کسی جانور کا خون لے کر لیبارٹری میں ٹیسٹ کرنے کے لئے دیا تو اس لیبارٹری نے اس کا رزلٹ دے دیا۔ جب ہم کو اس بات کا نہ ہی پتا چل سکے کہ یہ انسانی خون ہے یا کسی جانور کا خون ہے تو وہ laboratories مرض کی تشخیص کیا کریں گی تو میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ آپ کو خاص طور پر laboratories کا

جائزہ لینا چاہئے اور وہاں پر ایسی laboratories بنائی جائیں جہاں پر ٹیکنیکل سٹاف موجود ہو اور وہ کوالیفائیڈ لوگ ہوں جن کو پتا ہو کہ ہم نے اس مرض کا کس طرح سے علاج کرنا ہے اور اس کا رزلٹ ہم نے کیا دینا ہے؟ تو میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا اور ہم منسٹر صاحبہ سے بھی آپ کی وساطت سے درخواست کرتے ہیں منسٹر صاحبہ کے بارے میں ہم نے پہلے بھی بہت تعریفیں سنی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس صوبے کے لوگوں کی صحت کی بہتری کے لئے موقع بھی دے اور آپ اس پر ہمت اور محنت سے تبدیلی لا سکیں۔ اگر ماضی کا ہم رونا روتے رہے کہ کس نے کیا کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟ آپ کو اللہ پاک نے حکومت دی ہے تو آپ اپنی کارکردگی سے یہ ثابت کریں کہ آپ پہلے والوں سے بہتر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ رانجھا صاحب!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! اگر آپ یہ رونا روتے رہے کہ پہلے والوں نے کیا کیا ہے؟ جب تک آپ کی کارکردگی سامنے نہیں آئے گی ہم بھی آپ کی تعریف نہیں کریں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہاں پر ایک بہت ہی important issue آ رہا ہے کہ Anti-Rabies and Anti-Venom جتنی بھی doses ہیں میرے خیال میں یہ تمام THQs میں موجود ہونی چاہئیں۔ میں نے اتنی دیر سے یہ بات نوٹس کی ہے کہ بہت سے ممبران نے اس حوالے سے بات کی ہے لہٰذا اس حوالے سے بہت سی problems آ رہی ہیں تو آپ kindly اس پر نوٹس لیں اور اس حوالے سے آپ funds release کریں تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی بات کروں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! مجھے بہت افسوس ہے کہ ایک ڈاکٹر کو ہیلتھ کے issue پر بات کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا نام میرے پاس موجود نہیں ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا نام ڈاکٹر شاہینہ کریم ہے۔ میں نے صرف ایک منٹ بات کرنی ہے اور میں ایک suggestions دینا چاہتی ہوں۔ ہیلتھ ایک بہت ہی important

issueہے یہ لوگوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اس پر اگر ایک پارلیمانی کمیٹی بنا دی جائے جس میں ہر ضلع کے ایم پی اے ہوں اور اس کی ہر ماہ میں ایک دن میٹنگ ہو تاکہ ہم وہاں پر اپنے issues discussکر سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں general discussion wind upکرنے کے لئے ڈاکٹر صاحبہ سے کہوں گا کہ وہ wind upکریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے کوشش کی ہے کہ تمام points note کروں۔ کچھ لوگ پوائنٹس بول کر چلے گئے ہیں لیکن اس کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔ ایک بہت اہم بات سامنے آئی ہے کہ ہمیں خواتین کے لئے ہسپتالوں میں نماز کے لئے جگہ مختص کرنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ validبات ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم اس بات کو notifyضرور کر دیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات ہے کہ ہمارے فاضل ممبر نے بات کی ہے کہ آپ نے کوئی ہیلتھ پالیسی تشکیل نہیں دی تو میں ہاؤس کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہیلتھ پالیسی کے لئے ہم نے نیا ڈرافٹ بنا لیا ہے جو کہ ہم نے دو دن باقاعدہ ورکشاپس consultationsکرکے ڈرافٹ تیار کر لیا ہے۔ جب ہم مکمل طور پر اس کی correctionsکر لیں گے تو انشاءاللہ ایک کمیٹی بنائیں گے جس میں اپوزیشن کے ممبران کو بلا کر ان کے ساتھ شیئر کریں گے وہ ایک strategic planہے کیونکہ نیشنل پالیسی جو ہے وہ ہی نیشنل پالیسی بنتی ہے تو ہم نے وہ strategic plan national health policyمیں شامل کرنا ہے لیکن وہ strategic planان کے ساتھ شیئر کرکے آگے بتائیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات انہوں نے ہیلتھ کیئر کمیشن کے بارے میں کی ہے تو میں ہیلتھ کیئر کمیشن کے بارے میں بتاتی چلی جاؤں کہ پچھلے دس سالوں میں ہیلتھ کیئر کمیشن میں کبھی کوئی CEOہی نہیں لگایا گیا تو it is very importantکہ CEOلگانا چاہئے۔ اگر properlyہیلتھ کیئر کمیشن میں آپ CEOنہیں لگائیں گے which is very importantتو آپ کیسے expectکر سکتے ہیں کہ اگر کسی ادارے میں ہیڈ ہی نہ ہو تو وہ ٹھیک کام

کرے گا؟ ہم نے چیف منسٹر کے پاس کمشنرز کی file selection کے لئے بھیج دی ہے اور انشاء اللہ جب وہ کمشنرز کی فائل واپس آ جائے گی اور chairman elect ہو گا اس کے بعد کمشنرز کا chairman elect ہو گا تو ہم باقاعدہ CEO کی position advertise کرکے ہیلتھ کیئر کمیشن کو زیادہ سے زیادہ فعال بنائیں گے کیونکہ جو مسائل quackery کے آ رہے ہیں، عطائی ڈاکٹرز کی بات کر رہے ہیں، لیب کے غلط کاموں کا ذکر کر رہے ہیں۔ یہ تمام کام انہوں نے ہی چیک کرنے ہوتے ہیں تو ہم انشاء اللہ اس کو فعال کرکے ensure کریں گے یہ بہتر سے بہتر نظام بنائیں تاکہ جو لوگ عطائیت میں ملوث ہیں ان کو کڑی سے کڑی سزا ملے۔ Anesthesia کا ذکر میں نے شروع میں کر دیا تھا کہ یہ ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے تو اس کے لئے ایک نیا package ہم نے تشکیل دیا ہے اس کی سمری بنی ہے جو کہ ہم کابینہ کے سامنے پیش کریں گے جہاں تک ہمارے فاضل دوست نے کہا کہ یہ سکیم پہلے بھی بنی ہے تو میں ان کو یہ بات clear کرنا چاہتی ہوں کہ اس میں آپ نے private Anesthesiologists کو شامل کیا تھا لیکن ہم وہ anesthesiologists شامل کر رہے ہیں جو ہمارے اپنے trained anesthesiologists ہیں ان کا ڈسٹرکٹ لیول پر pool بنائیں گے اور وہ آنا جانا نہیں کریں گے بلکہ وہ وہاں پر ایک ایک ہفتے کے لئے پوسٹ ہوں گے تاکہ they should be present there تاکہ ان کو properly emergency cover دیا جائے۔ جہاں تک standardization of implants کا تعلق ہے یہ بہت important ہے تو انشاء اللہ میں فیڈرل گورنمنٹ کی

Drug Regulatory Authority of Pakistan is under the purview of Federal Government. I will take this matter to them and ask them that we need to have a proper standardization of implants also

جناب سپیکر! جہاں تک بجٹ کا ذکر کیا گیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ بجٹ میں اتنے پیسے ہی نہیں ہیں تو یہ بات کیا کرنے لگی ہیں؟ تو میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ پہلے بات یہ ہے کہ جب آپ کوئی بھی پراجیکٹ بناتے ہیں تو جو پانچ ہسپتالوں کا ذکر کر رہے ہیں ہم نے سب سے پہلے land procure کرنی ہے پھر اُس کا PC-1 بننا ہے جس کے بعد soil testing وغیرہ ہونی ہے جس کو دو تین مہینے لگیں گے۔ ہم نے کچھ رقم already اس کے لئے مختص کر دی ہے لیکن انشاء اللہ میں یہ بتا دوں کہ ہم ضمنی بجٹ میں اس کے لئے پیسے مانگ رہے ہیں۔ جس طرح سب نے کہا ہے کہ بڑی خوشی سے ہمیں پیسے دے دیں گے تو ہم انشاء اللہ یہ ہسپتال بنانا شروع کریں گے تو 18 مہینے کے

اندر یہ مکمل بھی کریں گے اور باقاعدہ چلائیں گے۔ جہاں تک ہیپاٹائٹس بی کا ذکر ہوا تو ہیپاٹائٹس بی اور سی blood سے پھیلتا ہے جبکہ ہیپاٹائٹس اے پانی کے ذریعے جاتا ہے۔ ہیپاٹائٹس بی کی vaccine available ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارا EPI جو immunization programme ہے اس میں ہیپاٹائٹس بی کی vaccine موجود ہے جبکہ ہیپاٹائٹس سی کے لئے interferon کا treatment دینا پڑتا ہے لیکن ہیپاٹائٹس اے کے خلاف کوئی vaccine نہیں ہے۔ ہمارے vaccination پروگرام میں یہ سب کچھ available ہے۔ یہاں پر سکولوں کا ذکر ہوا تو میں آج آپ کو خوشخبری یہ دیتی ہوں کہ پہلی دفعہ سکول ہیلتھ سروس کی ایک proper implementation کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اور جناب مراد راس نے آج صبح آنے سے پہلے سنٹرل ماڈل سکول میں اس کا افتتاح کیا ہے، 2800 سکولوں سے ہم یہ شروع کریں گے اور پانچ سال کے عرصے میں انشاء اللہ سارے سکولوں کے اندر یہ سکول ہیلتھ سروس دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری فاضل بہن محترمہ ذکیہ خان نے ذکر کیا تھا تو باقاعدہ ہماری ایک inventory تیار ہو گئی ہے لہٰذا جن مشینوں کو repair کرنے کی ضرورت ہے اُن ساری مشینوں کو repair کروا رہے ہیں۔ جہاں تک availability of medicine کا ذکر کر رہے ہیں تو پروکیورمنٹ پالیسی کے تحت کچھ علاقوں میں ٹینڈر ہو گئے ہیں، باقیوں میں مکمل ہو رہے ہیں اور ہم اس کے پیچھے باقاعدہ پڑے ہوئے ہیں تاکہ وقت پر دوائی procure ہو جائے۔ 12- ارب روپے ادویات کے لئے رکھے گئے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ ادویات کی طرف سے کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جہاں تک malnutrition کا تعلق ہے تو IRMNCH پروگرام بہت اچھا کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! ایک سوال پوچھا تھا کہ stunting کیا ہوتی ہے تو میں ہاؤس کو بتانا چاہتی ہوں کہ جب بچہ 18 ہفتے کا ہوتا ہے تو یہ stunting ماں کے پیٹ سے شروع ہو جاتی ہے۔ اگر ماں کمزور ہو اور malnourished ہو تو from 18 week onward stunting starts

ہمیں نہ صرف بچہ پیدا ہونے کے بعد کیا کرنا ہے بلکہ مائیں جو حاملہ خواتین ہیں اُن کی nourishment کا بہت زیادہ خیال رکھنا پڑے گا۔ اگر وہ malnourished ہوں اور ان میں خون کی کمی ہو تو بچہ stunted ہوگا۔ یہ IRMNCH کا بہت بڑا پروگرام ہے جس کے تحت ہم نے ڈیڑھ لاکھ خواتین کو identify کیا ہے جن کو ہم نے tonic شروع کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! اٹک کے بارے میں ذکر کیا تو میں یقین سے بتاتی ہوں کہ ان کی بالکل صحیح demand ہے They actually have hundred beds and we are going to work on it انشاء اللہ by the end of this fiscal year we would have completed it. گوجرانوالہ کے بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جن کو میں بتانا چاہ رہی ہوں کہ گوجرانوالہ ہسپتال میں کڈنی ٹرانسپلانٹ شروع ہو گیا ہے۔ وہاں ساتواں کڈنی ٹرانسپلانٹ ہوا ہے جو ہم سب کے لئے مبارکباد ہے کیونکہ یورالوجسٹ نے کڈنی ٹرانسپلانٹ شروع کر دیا ہے۔ جہاں تک completion of new complex کا ذکر کیا ہے تو اس کے لئے بالکل یہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ ہم نے 200 ملین روپے رکھے ہیں لیکن میں آپ کو یقین سے کہتی ہوں کہ جیسے ہمیں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پیسے دیتا جائے گا تو پوری کوشش کریں گے کہ اس ہسپتال کو مکمل کریں اور جلد سے جلد فعال کریں۔ 100 بیڈ پر مشتمل کارڈیالوجی یونٹ اب کام کر رہا ہے، ہم وہاں نئے کارڈیک سرجن اور anesthetist کی بھی تعیناتی کر رہے ہیں اس لئے وہاں کے حالات انشاء اللہ بہتر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! یہاں ساہیوال میں vacancies کا ذکر ہوا تو فکر نہ کریں کیونکہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تعیناتیاں ہو رہی ہیں۔ ہیلتھ کارڈ کے بارے میں بالکل بھی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ by the end of this fiscal year تمام 36 اضلاع کو ہیلتھ کارڈ مل جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میرے فاضل بھائی نے کہا کہ ڈاکٹر باہر پریکٹس کرتے ہیں جو کہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میں اس حوالے سے آپ کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہماری حکومت بل لے کر آ رہی ہے یعنی پہلی پانچ یونیورسٹیوں کے اندر autonomy دے کر institutions based practice شروع کروانے لگے ہیں تاکہ اگر ہمارے ڈاکٹرز پریکٹس کریں گے تو شام کے وقت ہسپتال کے اندر ہی ایک uniform rate کے مطابق پریکٹس کریں گے جو گورنمنٹ decide

کرے گی۔ مزید گورنمنٹ ان کی تنخواہیں double کرے گی۔ یہ بل تقریباً ہمارا تیار ہے جو ہم لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجنے لگے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم جو اس وقت پریشان ہو رہے ہیں کہ ڈویژن کی سطح پر کیا کریں گے تو ہم ریجنل ہیلتھ اتھارٹیز بنانے لگے ہیں جو کہ ڈویژن کی سطح پر بنیں گی۔ یہ اتھارٹیز autonomous ہوں گی کیونکہ ہم power devolve کر رہے ہیں اور انشاء اللہ they will be in better position to work on it. جہاں تک vaccine کا تعلق ہے اور صادق آباد کے میرے بھائی نے ذکر کیا تھا تو اس وقت anti-snake venom کی 100 viols موجود ہیں۔ ہم سارے تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کو چیک کر لیں گے اور by chance جہاں کہیں rabies and anti-snake venom کی vaccine کم ہے تو انشاء اللہ وہ پوری کر دیں گے۔ ٹیلی میڈیسن پر ہم کام کرنا شروع کر رہے ہیں کیونکہ بہت دُور دراز کے علاقے ہیں لیکن ہم پوری کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر! ایک شکایت یہ آئی تھی کہ شہروں کے علاقوں میں بہت ساری خواتین کو پتا نہیں چلتا کہ حالات کیا ہیں کیونکہ شہروں میں خواتین کو اس لئے پتا نہیں چلتا کیونکہ لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کو dying cardre declare کر کے redundant کر دیا گیا ہے۔ اس وقت صرف تیس فیصد ہمارا اربن ایریا by lady health worker cover ہوتا ہے جبکہ 70 فیصد رورل ایریا cover ہوتا ہے اس لئے

Mr Speaker! In rural areas we are more informed about health as compared to women who are working in urban areas. We have to re-think it and try to bring it back to life again and ensure that more lady health workers are there.

جناب سپیکر! جہاں تک ڈی جی خان وغیرہ کے علاقوں کا تعلق ہے کہ وہاں ڈاکٹر کیوں نہیں جاتے تو میں آپ کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہم نے already پبلک سروس کمیشن کو یہ request کر دی ہے کہ مہربانی کر کے علاقہ وار advertisement دیجئے تاکہ جو ڈی جی خان کا ad ہے وہاں صرف ڈی جی خان کے وہ لوگ advertisement کو answer کریں جو ڈی جی خان میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح ملتان یار حیم یار خان میں جو کام کرنا چاہتے ہیں وہاں پر علیحدہ advertisement کریں۔ جب ہم pool سے ڈاکٹرز لیتے ہیں تو وہ سب واپس آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ انفراسٹرکچر improve ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کیونکہ میرا، میرے ساتھیوں کا، پوری حکومت اور عمران خان کا focus مکمل طور پر health پر ہے کیونکہ ہم سوچتے ہیں کہ اگر صحت مند قوم ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ صحت مند بچے، صحت مند مائیں اور صحت مند جوان پاکستان کو تبدیل کر دیں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. The House is adjourned to meet on Tuesday 11th December 2018 at 11 a.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

منگل، 11-دسمبر 2018

(یوم الثلاثاء، 3-ربیع الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 7

501

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11-دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز، سروسز اور جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 4-دسمبر 2018 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

سیدہ زہرا نقوی: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں گلی محلوں، ٹریفک سگنلز اور چوراہوں پر بھیک مانگنے والے افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- راجہ یاور کمال خان: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اضلاع سے ڈومیسائل کے اجراء کو فی الفور بند کیا جائے اور قومی شناختی کارڈ کو ڈومیسائل بھی قرار دیا جائے۔

2- محترمہ نیلم حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لائی جائے۔

502

3- جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں پر وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی واپس لئے جانے سے زراعت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہایت پریشان اور مایوس ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

4- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈینگی سے بچاؤ کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں۔

5- جناب ساجد احمد خان: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 23-نومبر 2018 کو کراچی میں واقع چینی قونصلیٹ پر دہشت گردانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور سویلین افراد کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لئے صبر واستقامت کے لئے دُعاگو ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو پاک چین دوستی کو سبوتاژ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کے ساتھ ساتھ پاک چین حالیہ معاہدوں اور سی پیک کو ناکام بنانے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک چین دوستی لازوال ہے اور اس قسم کے واقعات سے اس دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ دوستی مزید مضبوط ہو گی۔

یہ ایوان، اس قسم کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دُعا کرتا ہے۔

503

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

منگل، 11-دسمبر 2018

(یوم الثلاثہ، 3-ربیع الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ
أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ
عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾

سُوْرَۃُ آل عِمران آیات 192 تا 194

اے پروردگار! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (192) اے پروردگار! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا (193) اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا (194)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خُدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ جات مال وکالونیز اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر سوال نمبر 32 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کی کارکردگی اور تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*32: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کتنے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر موجود ہیں؟

(ب) ان کی کارکردگی کیسی ہے؟

وزیر مال وکالونیز (ملک محمد انور):

(الف) صوبہ بھر میں 152 لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر موجود ہیں۔

(ب) لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ:

"صوبہ بھر میں 152 لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں۔"

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں کتنے فیصد لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے علاقے، چکوک یا اضلاع کا لینڈ ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو سکا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: Very good question. جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! یہ سوال گوجرانوالہ کے بارے میں تھا۔ پورے پنجاب کے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز سے ہٹ کر لاہور اور راولپنڈی میں ایڈیشنل اربن سنٹرز بنائے گئے ہیں۔ 152 تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں ریگولر کمپیوٹر سنٹرز ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے دوبارہ ضمنی سوال پوچھ لیتا ہوں کہ جز (الف) کا سوال ہے کہ صوبہ میں کتنے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں اس کا جواب یہ آیا ہے کہ صوبہ بھر میں 152 لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ 152 تحصیل ہیڈ کوارٹر لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز پورے صوبہ کو cater کرتے ہیں اور اگر یہ کمپیوٹر سنٹرز پورے صوبہ کو cater نہیں کرتے تو کتنی ایسی تحصیلیں ہیں جہاں پر ابھی لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا باقی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! 152 لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز 92 فیصد پنجاب کو cover کر رہے ہیں صرف 8 فیصد بقایا ہے جس کے لئے مختلف stages پر کمپیوٹرائزیشن کا عمل جاری ہے۔ بعض جگہ پر ریکارڈ کی کمی ہے، بعض جگہ پر availability نہیں ہے مگر 92 فیصد کام ہو چکا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف بتا دیں کہ یہ لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا کام کب شروع ہوا اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! یہ کام 2008 میں شروع ہوا تھا اور اس پر کافی کام مکمل ہو چکا ہے جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ تقریباً 92 فیصد کام مکمل ہے اور باقی ماندہ 8 فیصد پر کام جاری ہے۔ کوشش کر رہے ہیں کہ باقی 8 فیصد کو بھی انشاء اللہ جلد از جلد مکمل کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف اس کام کی تکمیل کا کوئی time frame دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! جب میں بات کروں گا تو پھر بات دوسری طرف چلی جائے گی۔ 2008 سے 2018 تک کس کی حکومت تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز! آپ ایک time frame دے دیں کہ 8 فیصد جو کام باقی ہے وہ کتنے عرصے میں مکمل ہو جائے گا؟

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس میں بہت سارے مسائل ہیں کسی سنٹر پر ریکارڈ available نہیں ہے، کسی جگہ tempering ہوئی ہے تو اُن ساری چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم جلد از جلد یہ کام کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! الحمد للہ یہ جس طرف مرضی چلے جائیں یہ ہماری حکومت تھی جس نے 2008 سے 2018 تک 92 فیصد کام مکمل کیا اور اب باقی کام صرف 8 فیصد ہے تو کب تک یہ کام مکمل کر لیں گے اس کا کوئی time frame تو دے دیں؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک اور ضمنی سوال کر لیتا ہوں کہ جز(ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ لینڈ ریکارڈ سنٹرز کی کارکردگی تسلی بخش ہے تو میں on the floor of the House آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے۔ وہاں پر لوگ بے چارے جاتے ہیں کسی کا خسرہ گرداوری (الف) نہیں ہے اور کسی کا (ج) نہیں ہے تو جب اُنہوں نے فرد لینا ہوتی ہے تو انہیں چار چار، چھ چھ دن حال و بے حال ہونا پڑتا ہے تو کیا اس طرح کے مسائل حل کرنے کے لئے پی ٹی آئی کی حکومت کوئی اقدامات کرنا چاہتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! معزز ممبر جو بات کر رہے ہیں یہ 2008 سے 2018 تک کی کارکردگی ہے جو کام ان کی حکومت نے دس سالوں میں کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ ہم سے 100 دن کا پوچھتے ہیں تو ان 100 دن کے دوران لاہور میں پنجاب کیبنٹ کی جو پہلی میٹنگ ہوئی تھی جس میں وزیر اعظم جناب عمران خان بھی تھے تو اُس میٹنگ میں چیف منسٹر نے یہ حکم دیا تھا کہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں بہت زیادہ رش ہو گیا ہے جس کے باعث ہم لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز کو قانون گو level تک لے کر جا رہے ہیں اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ہم آئندہ ایک ماہ کے اندر اندر 102 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز launch کر رہے ہیں تو اس طرح کے مسائل میں کافی حد تک کمی آ جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 153 محترمہ مسرت جمشید کا ہے اس کا جواب ہی نہیں آیا ہوا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب میرے پاس موجود ہے میں نے اس سوال کے جواب کو deliberately table نہیں کیا۔
Because I was not satisfied with the answer.

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ چار گھر ہیں جنہیں چیف منسٹر کا camp office declare کیا گیا تھا تو صرف ایک محکمہ نے اس period میں ان چار گھروں پر تقریباً نصف ارب روپیہ لگایا تو چونکہ اس میں اور محکمہ جات بھی شامل ہیں میں نے کہا ہے کہ اس سوال کا detailed answer دیا جائے تاکہ اُس کی مکمل تفصیل سے اس معزز ایوان کو آگاہ کیا جاسکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 90 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*90: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا آغاز کب کیا گیا؟

(ب) کیا ضلع گوجرانوالہ میں یہ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جاچکا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ کتنا تھا اور اس کی مدت تکمیل کیا تھی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کسی کمپنی کی خدمات بھی لی گئی تھیں؟

(ہ) اگر مذکورہ ضلع میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے تو اب پٹواری حضرات کون کون سی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(و) مذکورہ ضلع میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے میں کن کن مشکلات اور مافیا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا آغاز دسمبر 2011 میں کیا گیا۔

(ب) اب تک ضلع گوجرانوالہ میں بانوے فیصد ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن مکمل کی جا چکی ہے اور باقی کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ ضلع میں ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ 130,584,120 روپے تھا اور اس کی مدت تکمیل 4 سال 6 ماہ تھی۔

(د) جی ہاں! لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کمپنی کی خدمات بھی لی گئی تھیں۔

(ہ) اب پٹواری حضرات فیلڈ ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جیسے گرداوری وغیرہ۔

(و) ریکارڈ کی عدم دستیابی اور اغلاط پر مبنی مرتب شدہ ریکارڈ کی وجہ سے مشکلات کا سامنا رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کی مدت تکمیل چار سال چھ ماہ تھی اور اڑھائی سال کا عرصہ اوپر ہو گیا ہے لیکن ابھی تک لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن مکمل نہیں ہو سکی۔ مزید یہ کہ اس منصوبے کے لئے جو رقم مختص کی گئی تھی کیا یہ ساری رقم خرچ ہو چکی ہے، اس میں سے کچھ lapse ہوئی ہے یا اس منصوبے کی تکمیل کے لئے کچھ اور رقم کی demand کرنی پڑی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس منصوبے کی مدت تکمیل ختم ہو چکی ہے اور delay اس وجہ سے ہو رہی ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے ساتھ ملحقہ آبادیاں اور کچھ چکوک کی urbanization ہو گئی ہے وہاں پر کافی ساری زمینیں فروخت ہو گئی ہیں جن پر لوگوں نے مکانات وغیرہ بنا لئے ہیں اُس وجہ سے وہاں پر problem آ رہی ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً 11 کروڑ 43 لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور باقی رقم اس منصوبے کی کمپیوٹرائزیشن پر استعمال ہو گی۔

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (د) کا جواب ہے کہ جی ہاں! لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کمپنی کی خدمات لی گئی تھیں تو جب کسی سے خدمات لی جاتی ہیں تو کوئی معاہدہ تحریر کیا جاتا ہے اور کوئی شرائط طے کی جاتی ہیں۔ یہ معاہدہ کس کمپنی سے کیا گیا تھا اور یہ معاہدہ کن شرائط پر ہوا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! ایک کمپنی NCBMS ہے جس کے ساتھ اس کا معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے تحت انہوں نے سارا کام مکمل کرنا ہے جو بقایا رہتا ہے اس کی ادائیگی بھی نہیں ہوئی۔ وہ جب کام مکمل کریں گے تو ادائیگی ہو جائے گی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! معاہدے کی شرائط نہیں بتائی گئیں کہ کیا قواعد و ضوابط طے کئے گئے تھے۔

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! معاہدے کی شرائط اس وقت available نہیں ہیں۔ محرک مجھ سے رابطہ کر لیں میں ان کو اس کی کاپی فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس کی کاپی محرک کو فراہم کر دیں۔ اگلا سوال نمبر 154 محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 460 محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

وزیر قانون! کچھ سوالات کے جوابات نہیں آئے۔ ان میں سوال نمبر 460 اور سوال نمبر 354 بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سوال نمبر 354 کا تو میں نے جواب دینا ہے۔ سوال نمبر 460 میرے متعلقہ نہیں ہے اس کا جواب کالونیز و مال سے متعلقہ منسٹر دیں گے۔

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس میں ڈیم کے لئے acquire کیا گیا رقبہ بہت زیادہ ہے۔ اس کی تفصیلات ابھی آنی ہیں۔ ہم نے راولپنڈی سے منگوائی ہوئی ہیں جو نہی آئیں گی ہم جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنے سٹاف کو کہیں کہ اس معاملے میں active ہوں اور ہاؤس کو seriously لیں۔ اگلا سوال نمبر 354 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ یہاں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے پاس جواب موجود ہے۔ یہ جواب دیر سے آیا تھا۔ آپ حکم دیں گے تو میں جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 354 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 603 ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے وزیر اعلیٰ سے سوال پوچھا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اس سوال کا جواب کون صاحب دیں گے یا انہوں نے کس کو authorize کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور کا باقاعدہ نوٹیفکیشن ہوا ہے۔ اب آپ سوال پوچھیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کی گروپ انشورنس سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*541: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے سرکاری ملازمین سے متعلقہ گروپ انشورنس سکیم واحد سکیم ہے جس کے حصول کے لئے ملازم کا دوران سروس یا بعد از ریٹائرمنٹ پانچ سال کے اندر فوت ہونا ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران زندہ بچ جانے والے ملازمین مذکورہ انشورنس کی رقم سے محروم رہتے ہیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں زندہ بچ جانے والے ملازمین کی کٹوتی کی رقم کا استعمال کیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ عرصہ کے بعد زندہ بچ جانے والے ملازمین کو دیگر انشورنس پالیسیوں کی طرز پر بوقت ریٹائرمنٹ رقم کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے تحت گروپ انشورنس کی سکیم جاری کی ہوئی ہے جس کے تحت سرکاری ملازم کے دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر وفات پا جانے پر اس کے اہلخانہ کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔

(ب) جز(الف) میں گروپ انشورنس سکیم کی وضاحت کر دی گئی ہے ریٹائرمنٹ کے پانچ سال گزرنے کے بعد وفات پا جانے والے سرکاری ملازم کے لواحقین گروپ انشورنس کے حقدار نہیں ہوتے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی کٹوتی کی رقم گروپ انشورنس کمپنی کو جاتی ہے اور گروپ انشورنس کمپنی agreement کے تحت کٹوتی کی بنیاد پر گروپ انشورنس کی رقم وفات پا جانے والے ملازمین کے لواحقین کو ادا کرتی ہے۔

(د) گروپ انشورنس سکیم کا دارومدار کٹوتی پر ہے موجودہ سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے بعد زندہ بچ جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کے لئے سکیم نہ ہے تاہم سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی رقم ادائیگی کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ ایک نہایت اہم نوعیت کا سوال ہے۔ میرے سوال کے جز(د) میں جواب دیا ہے کہ:

> "گروپ انشورنس سکیم کا دارومدار کٹوتی پر ہے۔ موجودہ سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے بعد زندہ بچ جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کے لئے سکیم نہ ہے تاہم سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی رقم ادائیگی کی سکیم زیر غور نہ ہے۔"

جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کو اپنا ریکارڈ درست کرنا چاہئے۔ انہوں نے جو کہا ہے کہ کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے تو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ میں سابقہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کا چیئرمین تھا اور چار فاضل ممبران اس معاملہ کے محرک تھے۔

اسی طرح کا سوال سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا، کمیٹی نے تقریباً ڈیڑھ دو سال میٹنگز کیں، محکمہ خزانہ، محکمہ قانون، محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن اور اکاؤنٹنٹ جنرل کو onboard لیا گیا۔ ان سب نے مل کر تمام انشورنس کمپنیوں کو onboard لیا۔ یہاں اسمبلی چیمبر میں یہ ریکارڈ موجود ہے کہ ہم آخر میں ایک اچھے فارمولا پر آ گئے تھے کہ محکمہ ایک نیا ڈرافٹ بنا کر کمیٹی کے سامنے لائے گا لیکن اس کے بعد گورنمنٹ ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کہا گیا ہے کہ کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے تو یہ غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ کیا آپ نے اس بات کا نوٹس لیا ہے؟ اگر نہیں لیا تو اس بات کا ضرور نوٹس لیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ اگر میں غلط ہوں تو آپ مجھے سزا دیں اگر جواب دینے والے غلط ہیں تو ان کو سزا دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم نے جو جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرایا تھا وہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ تاہم سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی رقم ادائیگی کی سکیم زیر غور ہے۔

جناب سپیکر! مجھے ابھی بتایا گیا ہے کہ یہ clerical mistake on the part of Assembly Secretariat ہے کہ انہوں نے زیر غور کے ساتھ "نہ" کا لفظ اضافی لکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں استدعا کروں گا کہ اس کو amend کر لیا جائے۔ یہ باقاعدہ زیر غور ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سکیم کے رولز میں ترامیم کی ضرورت ہے۔ معزز ممبر نے جس طرح فرمایا ہے کہ یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی کے زیر غور تھا اور اس کے بعد گورنمنٹ ختم ہو گئی۔ میں نے وہ ڈرافٹ کل دیکھا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ڈرافٹ کو ہم take up کریں گے۔ اس میں مزید ترامیم لائیں گے اور جو ملازمین ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ان کو گروپ انشورنس سے رقم ملے۔ ہم یہ تبدیلی اس میں لانا چاہ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تبدیلی آئے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑا ہی اچھا کہا ہے کہ یہ mistake ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ محکمہ جات اس چیز کا بغور جائزہ نہیں لیتے، ریکارڈ کو نہیں دیکھتے اور ایوان میں جواب لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی منسٹر صاحب کوئی فارمولہ بنائیں گے کہ ان کو سزا دی جا سکے یا ان کو پوچھا جائے کہ اس اعلیٰ ایوان میں کیوں غلط بیانی لکھ کر لاتے ہیں جبکہ ہر محکمہ میں اس کی فائل موجود ہے۔ اس کی فائل محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن میں بھی موجود ہے اور یہاں اسمبلی چیمبر میں بھی اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب سپیکر! آپ minuets نکال کر دیکھیں جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے۔ یہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے، یہ گریڈ 1 سے 22 تک کے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے categorically explanation دی ہے اور میں نے معزز ممبر سے اتفاق کیا ہے کہ ان کا فرمانا درست ہے۔ یہ چیز حکومت کے زیر غور ہے اور ہم اس میں ترامیم لے کر آئیں گے۔ میں تو ان کے مؤقف کی تائید کر رہا ہوں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ زیر غور ہے چلیں ایسا ہی ہو گا۔ یہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس میں سابقہ سٹینڈنگ کمیٹی نے دو سال کا وقت دیا ہے اس میں اپوزیشن اور حکومتی بنچز کے لوگ بھی شامل تھے اور اس کمیٹی نے ہر آدمی اور انشورنس کمپنیوں کو بھی onboard لیا ہے۔ اسٹیٹ لائف سابقہ انشورنس کمپنی تھی اور اب پوسٹل انشورنس کمپنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ مہربانی کرکے اس سوال کو سپیشل کمیٹی یا کسی اور کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ جہاں سے یہ سلسلہ ختم ہوا ہے وہیں سے شروع ہو سکے کیونکہ یہ pure ملازمین کے حق کا مسئلہ ہے۔ اگر ان ملازمین کو تمام سکیموں سے ریٹائرمنٹ کے بعد پیسے ملتے ہیں تو گروپ انشورنس کے پیسے بھی ملنے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں، میں پھر at the cost of repetition یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ملازمین کی وفات کے بعد ان کی فیملی کو اور ریٹائرمنٹ کے بعد ان کو انشورنس کی رقم ملنی چاہئے تو میں نے ان کے مؤقف سے اتفاق کیا۔

جناب سپیکر! میں نے کمیٹی کی رپورٹ کو بھی acknowledge کیا کہ واقعتاً یہ رپورٹ موجود ہے اور ہم اس رپورٹ سے استفادہ کر رہے ہیں اور اس کو مزید بہتر بنا کر انشاء اللہ law میں amendment لے کر آ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اب ہم اگلے سوال پر آتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں بھی ممبر ہوں آپ اس معاملے پر کوئی decision لے کر دیں۔ منسٹر صاحب نے بہت اچھا بیان دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ بہت اہم نوعیت کا ہے اس سوال کو آپ pending کر دیں یا کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ ensure کروایا ہے کہ جو بھی معاملہ ہے اس کو ہم بہتر طریقے سے آگے لے کر آئیں گے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے سوال کا جواب دے دیا ہے۔ چودھری صاحب! اب آپ مہربانی کر کے اپنے اگلے سوال پر آ جائیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 542 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کے گروپ انشورنس کی کٹوتی اور منافع سے متعلقہ تفصیلات

*542: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 18-2017 (2 سال) میں گریڈ 1 تا 15 کے سرکاری ملازمین سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی گئی رقم کی تفصیل اور ملازمین کی تعداد سال وار بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں دوران سروس سرکاری ملازمین کے فوت ہونے کی صورت میں گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ہر ایک فوت شدہ سرکاری ملازم کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم میں مرحوم ملازم کی اپنی کٹوتی شدہ رقم کتنی تھی اس رقم پر منافع کتنا تھا اور حکومت / انشورنس کمپنی کا حصہ کتنا تھا؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کٹوتی کی گئی رقم کی انویسٹمنٹ سے حاصل ہونے والے منافع کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کی انشورنس کی رقم کی کٹوتی پر لگنے والے منافع اور مرحوم ملازمین کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا):

(الف اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب آفس کی طرف سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی رقم مجموعی طور پر بتائی جاتی ہے جس میں علیحدہ سرکاری ملازمین کی تفصیل نہ ہوتی ہے تاہم مالی سال 17-2016 اور 18-2017 میں تمام سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	کٹوتی شدہ رقم
2016-17	900,671,505
2017-18	957,045,492

نوٹ: سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی ماہانہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 17-2016 تا مالی سال 18-2017 میں وفات پانے والے ملازمین کے گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گروپ انشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازم کے متعلقہ اکاؤنٹس آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے آتی ہے یہ رقم براہ راست

اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب آفس سے انشورنس کمپنی کو ادا کر دی جاتی ہے اور اس کی سرمایہ کاری نہ کی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ میں گروپ انشورنس کی کٹوتی شدہ رقم بطور پریمیم انشورنس کمپنی کو ادا کر دی گئی اور کوئی سرمایہ کاری نہ کی گئی اس طرح اس رقم سے ویلفیئر بورڈ نے کوئی منافع نہیں کمایا۔

(ہ) اس جز کے جواب کے لئے جز(ب)اور(د) کے جواب کو ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! میرا جز(الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب آفس کی طرف سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی رقم مجموعی طور پر بتائی جاتی ہے جس میں علیحدہ سرکاری ملازمین کی تفصیل نہ ہوتی ہے تاہم مالی سال17۔2016اور18۔2017میں تمام سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ جب کسی ملازم کو انشورنس کی رقم دیتے ہیں تو اس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل ہوتی ہے لیکن جب آپ ان ملازمین کی علیحدہ علیحدہ کٹوتی کرتے ہیں تو اس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل کیوں نہیں دی گئی اور وہ تفصیل کیوں نہیں ہوتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم نے group wise detail دی ہے گریڈ 1 سے لے کر گریڈ 4، گریڈ 5 سے لے کر گریڈ10، گریڈ11 سے لے کر گریڈ15، گریڈ16 اور گریڈ17 کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی گئی ہے، یہ رقم deduct ہو جاتی ہے اور وہ انشورنس کمپنی کے پاس چلی جاتی ہے تو اس کی individual detail نہیں دی جا سکتی کہ کس شخص کے کتنے پیسے وہاں پر موجود ہیں، یہ مجموعی طور پر رقم ایک جگہ جمع ہوتی ہے اور فوتیدگی کی صورت میں وہ claim دیا جاتا ہے لہٰذا claims کی تفصیل ہمارے پاس موجود ہے، یہی طریق کار چلا آرہا ہے اور اسی پر ہم بھی عملدرآمد کر رہے ہیں۔

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! میں پھر وہی بات دہراؤں گا شاید میں منسٹر صاحب کو اپنی بات سمجھانے سے قاصر ہوں۔ گریڈ1 سے لے کر گریڈ22 تک کسی بھی گورنمنٹ ملازم کا حق ہے کہ اس

کو بتایا جائے کہ اس کی ریٹائرمنٹ تک یا اس سے پہلے کتنی رقم کٹوتی کی گئی اور اس رقم کو کس جگہ پر استعمال کیا گیا؟ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ اجتماعی کام ہے تو جب یہ رقم دیتے ہیں تو اس وقت یہ علیحدہ علیحدہ تفصیل دے دیتے ہیں کہ فلاں شخص گریڈ 1، گریڈ 5، گریڈ 15 اور 20 گریڈ والے کو اتنے پیسے دیئے ہیں اور جب یہ کٹوتی کرتے ہیں تو اس کی تفصیل یہاں پر کیوں نہیں پیش کی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Detail of premium deduction میرے پاس موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ مہربانی کر کے یہ تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تفصیل table پر رکھ دیتا ہوں لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کوئی individually ہم سے آ کر پوچھے کہ اس کی کتنی رقم at the time of retirement deduct ہوئی ہے تو خود ہی انہوں نے اپنے سوال میں ہی یہ پوچھا ہوا کہ جو شخص ریٹائرڈ ہو جاتا ہے اس کو اس کی رقم نہیں ملتی تو وہ پوچھتا اس لئے نہیں ہے یہ صرف اور صرف کسی بھی شخص کے فوت ہونے کی صورت میں ملتی ہے تو جب ایک آدمی کو پتا ہے کہ میری کچھ تھوڑی سی رقم deduct ہو رہی ہے تو اس deduction سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے وہ normally پوچھتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کسی individual کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں ہمارے لاکھوں ملازمین ہیں تو میں ان کو معلومات فراہم کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ Question Hour is over now. اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

فیصل آباد شہر میں محکمہ مال کے دفاتراور ملازمین کی تعداد کی تفصیلات

59: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ مال کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) فیصل آباد شہر میں کتنے پٹواری، گرداور، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور جگہ تعیناتی بتائیں؟

(د) کس ملازم کے خلاف کس بناء پر قانونی / محکمانہ کارروائی کی جارہی ہے؟

(ہ) کتنے اور کون کون سے ملازم عرصہ تین سال سے زائد اسی شہر میں تعینات ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال وکالونیز(ملک محمد انور):

(الف) اس وقت فیصل آباد شہر میں محکمہ مال کے چھ دفاتر ہیں جن کی تفصیل جھنڈی(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد کے ان دفاتر میں کل 152 ملازمین تعینات ہیں جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر میں اس وقت ایک تحصیلدار، دو نائب تحصیلدار، تین گرداور 16 پٹواری کام کر رہے ہیں جن کے نام عہدہ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد کے اس وقت 26 ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں ان کی تفصیل جھنڈی(د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت 22 ملازمین ایسے ہیں جن کی تعیناتی عرصہ تین سال سے زائد ہے جس کی تفصیل جھنڈی(ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور بمطابق ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) فیصل آباد جو ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں ان اہلکاران کی فہرست وتجویز تعیناتی تیار کر کے ڈپٹی کمشنر فیصل آباد کو بھجوادی گئی ہے۔

پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر
کی تعداد اور فردیں جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

72: جناب نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

صوبہ میں کتنے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر موجود ہیں جو زمین کی کمپیوٹرائزڈ فردیں جاری کرتے ہیں نیز ان کی کارکردگی کے حوالے سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور):

صوبہ بھر میں 152 کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹر موجود ہیں۔ لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

سابق وزیر اعلیٰ کو ملنے والے تحائف سے متعلقہ تفصیلات

87: محترمہ مسرت جمشید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کے سابقہ وزیر اعلیٰ کو جون 2013 تا مئی 2018 کون کون سے غیر ملکی تحائف ملے۔ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ نے تمام تحائف سرکاری خزانے میں جمع کرا دیئے ہیں؟

(ج) اگر جواب نفی میں ہے تو کون کون سے تحائف سابقہ وزیر اعلیٰ اپنے ساتھ لے گئے اور کون کون سے جمع کروائے ہیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار)

(الف) پنجاب کے سابقہ وزیر اعلیٰ کو جون 2013 تا مئی 2018 کل 35 غیر ملکی تحائف ملے جن کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جواب نفی میں ہے۔

(ج) حکومت پاکستان کے مراسلہ نمبری TK-9/8/2004 مجریہ 25۔ اکتوبر 2011 کی شق 6(i) کے مطابق دس ہزار روپے تک مالیت کا تحفہ توشہ خانہ میں اندراج کے بعد وصول کنندہ شخصیت اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں، دفتر وزیر اعلیٰ پنجاب کے گفٹ ریکارڈ رجسٹر کے مطابق سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس تین تحائف ہیں جبکہ تین عدد سات کلب روڈ پر آویزاں کئے گئے ہیں اور انتیس گفٹ دفتر وزیر اعلیٰ کے سٹور میں بحفاظت رکھے ہیں۔

ضلع بھکر میں ریسکیو 1122 کے سٹاف اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

102: جناب غضنفر عباس: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا منکیرہ ضلع بھکر میں ریسکیو 1122 کی سروسز کا آغاز کیا جا چکا ہے؟

(ب) ضلع بھر میں ریسکیو 1122 سروسز کے لئے کتنا سٹاف تعینات ہے اور کتنا سٹاف برائے ایمرجنسی ڈیوٹی لاہور میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) ریسکیو 1122 سروسز ضلع بھکر میں ایمبولینسز کی تعداد کتنی ہے اور ان میں سے کتنی ایمبولینسز کے AC خراب ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ریسکیو 1122 سروسز کے ملازمین کو ان کی تعیناتی کے مقام پر واپس لانے، ایمبولینسز کو repair کرانے اور AC ٹھیک کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، نہیں! ابھی تحصیل منکیرہ میں ریسکیو اسٹیشن کا تعمیراتی کام جاری ہے۔

(ب) ضلع بھکر میں ریسکیو 1122 سروس کے لئے 184 کا سٹاف تعینات ہے اور ضلع بھکر کا لاہور میں کوئی سٹاف تعینات نہ ہے۔

(ج) ضلع بھکر میں ایمبولینسز کی تعداد 19 ہے اور ان گاڑیوں کے AC درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(د) تمام عملہ ضلع بھکر میں ہی تعینات ہے اور تمام گاڑیاں درست حالت میں کام کر رہی ہیں تاہم اگر کوئی خرابی ہو تو اُسے فوراً ٹھیک کروا دیا جاتا ہے۔

لینڈ ریکارڈ سنٹر سے فرد کے حصول کے لئے فیس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

122: جناب نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لینڈ ریکارڈ سنٹر سے زمین کی فرد ملکیت حاصل کرنے کے لئے ابتدائی طور پر کتنی فیس مقرر کی گئی تھی؟

(ب) اس فیس میں کب اور کتنا اضافہ کیا گیا؟

(ج) غریب کسانوں اور اراضی مالکان سے اب کتنی فیس وصول کی جارہی ہے تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور):

(الف) ابتدائی طور پر فرد ملکیت حاصل کرنے کے لئے -/50روپے فی کھتونی فیس بروئے نوٹیفکیشن نمبر49-2010-30-LR-II مورخہ 09.01.2010بورڈ آف ریونیو پنجاب مقرر کی گئی تھی۔

(ب)

(i) رجسٹر حقداران زمین (میزان کھیوٹ) نئے نوٹیفکیشن نمبر-786-2014/270-LR-II مورخہ 13-05-2014 کے مطابق دو کھتونیوں تک -/50روپے اور تین یا تین سے زیادہ کھتونیوں کی صورت میں فیس -/150روپے مقرر کی گئی۔

(ii) رجسٹر حقداران زمین تفصیل مکمل کھیوٹ کی صورت میں -/50روپے فی کھتونی مقرر کی گئی۔

بورڈ آف ریونیو نوٹیفکیشن نمبر(1)1222-2017/1002-LR مورخہ 10-07-2017 کے مطابق کمپیوٹرائزڈ انتقال حاصل کرنے والے بطور بنک چارجز -/100روپے اضافی وصول کئے جاتے تھے۔

(ج) پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی نے مورخہ 23-07-2018 کو بروئے نوٹیفکیشن نمبرPLRA/PPP/10-2018 مورخہ 23-07-2018 بحوالہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی ایکٹ 2017 سیکشن 5 اور 18 کے تحت سروس چارجز بابت اجرائے فردات وانتقالات بالترتیب -/350 روپے اور -/500روپے چارجز کا نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں بنک چارجز اور نادرا کی ویریفیکیشن کے چارجز بھی شامل ہیں۔اس وقت بورڈ آف ریونیو کے جاری کردہ فردات وانتقالات کی فیس کے علاوہ صرف مندرجہ بالا سروس چارجز وصول کئے جارہے ہیں۔

لاہور: سرکاری ملازمین کے لئے رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

241: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں اس وقت سرکاری ملازمین کو الاٹمنٹ کے لئے کتنی سرکاری رہائش گاہیں موجود ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی رہائش گاہیں خالی پڑی ہوئی ہیں، کیٹیگری وار تفصیل مہیا کی جائے؟

(ج) کیا ملازمین کو یہ رہائش گاہیں سنیارٹی لسٹ کے مطابق میرٹ پر الاٹ کی جارہی ہیں؟

(د) موجودہ وزیر اعلیٰ نے اب تک سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کتنے ڈائریکٹوز جاری کئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار)

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت چھ جی او آرز اور پانچ سرکاری کالونیاں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر موجود ہے جن میں الاٹمنٹ کے لئے کل 3742 سرکاری رہائش گاہیں موجود ہیں۔

1۔ جی او آر۔I، لاہور	
2۔ جی او آر۔II، بہاولپور ہاؤس لاہور	
3۔ جی او آر۔III، شادمان لاہور	کل تعداد 1052
4۔ جی او آر۔IV، ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور	
5۔ جی او آر۔V، فیصل ٹاؤن لاہور	
6۔ جی او آر۔VI، فیروز پور روڈ لاہور	
1۔ وحدت کالونی لاہور	
2۔ پونچھ ہاؤس کالونی ملتان روڈ، لاہور	
3۔ چوہدری گارڈن اسٹیٹ، ملتان روڈ، لاہور	کل تعداد 2690
4۔ علامہ اقبال ٹاؤن، ہما بلاک، لاہور	
5۔ پی اینڈ ڈی کالونی، لاہور	

(ب) اس وقت کیٹیگری "C" کی 87 سرکاری رہائش گاہیں خالی پڑی ہیں جو کہ رٹ پٹیشن نمبر 177702/2009 میں لاہور ہائی کورٹ لاہور کے حکم امتناہی کی روشنی میں الاٹ نہیں کی جارہی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کی موجودہ دور میں تمام سرکاری رہائش گاہیں سنیارٹی لسٹ کے مطابق میرٹ پر الاٹ کی جارہی ہیں اور سپریم کورٹ / ہائی کورٹ کے احکامات کی روشنی میں یہ معلومات ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہیں۔

(د) موجودہ دور حکومت میں وزیراعلیٰ پنجاب نے کوئی ڈائریکٹو جاری نہیں کیا موجودہ وزیراعلیٰ پنجاب نے مورخہ 2018-11-02 تک کل 43 مراسلات جاری کئے ہیں جن کو قانون اور پالیسی کی روشنی میں نمٹادیا گیا ہے مزید یہ کہ موجودہ دور حکومت میں وزیراعلیٰ پنجاب نے ایک بھی آوٹ آف ٹرن الاٹمنٹ نہیں کی ہے۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! میانوالی سے سی پیک گزر رہا ہے وہاں پر دو موضع جات موچ اور ہنگالوالہ ہیں۔ دونوں موضع جات آپس میں ملے ہوئے ہیں کہ موضع موچ میں زمین کا ریٹ ایک لاکھ 84 ہزار روپے جبکہ موضع ہنگالوالہ غریب کسانوں کی زمین کا ریٹ 65 ہزار روپے لگایا ہے۔

جناب سپیکر! میری محکمہ مال سے گزارش ہے کہ یہ کمشنر سرگودھا سے بات کریں اور جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہورہی ہے اور جن کا حق کھایا جارہا ہے ان کا مداوا ہو سکے۔ ایک ہی زمین ہے اور وہ ایک ہی طرح کی فصل دے رہی ہے لیکن وہاں انہوں نے زمینوں کے ریٹ مختلف کردیئے ہیں ایک موضع کا ریٹ ایک لاکھ 84 ہزار روپے جبکہ دوسرے کا 65 ہزار روپے کردیا ہے تو یہ غریب لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے تو اس پر مہربانی فرما کر کوئی حکم صادر فرمائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 148/18 جناب امجد محمود چودھری کی ہے ان کی تحریک التوائے کار pending کی تھی۔ جی، آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

راولپنڈی کے علاقہ میں اٹک آئل ریفائنیزی سے عوام کو مسائل کا سامنا

جناب امجد محمود چودھری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔13 راولپنڈی کے علاقے میں اٹک آئل ریفائنیزی واقع ہے۔اس ریفائنیزی نے عوام کو سہولت دینے کی بجائے مختلف مسائل سے دوچار کر دیا ہے۔اس ریفائنیزی کی وجہ سے علاقہ میں پانی کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔زیر زمین پانی میں تیل شامل ہو چکا ہے۔مزید برآں کمپنی کے پٹرول سے بھرے بڑے ٹینکر ہر وقت آبادی میں کھڑے رہتے ہیں جس سے عام آدمی کی زندگی خطرے میں پڑ چکی ہے۔ٹینکرز کا پارکنگ کا نظام نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی وقت کوئی بڑا حادثہ ہو سکتا ہے اور امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن اس کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار چودھری اشرف علی کی ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

گوجرانوالہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار

چودھری اشرف علی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "قومی فیصلہ" گوجرانوالہ کی اشاعت مورخہ 13۔نومبر 2018 کی خبر کے مطابق شہر بھر میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار ہو گئی، حکام خاموش تماشائی اور شہر بھر میں 500 سے زائد غیر رجسٹرڈ سکول چل رہے ہیں جو بنیادی سہولیات بھی فراہم نہیں کر رہے۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ شہر بھر میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار ہو گئی، حکام خاموش تماشائی بن گئے اور شہر بھر میں 500 سے زائد غیر رجسٹرڈ سکول چل رہے ہیں جو بنیادی سہولیات بھی فراہم نہیں کر رہے۔

چھوٹے چھوٹے گھروں میں بنائے گئے تنگ و تاریک سکولوں میں معصوم طلباء سے تعلیم کے نام پر کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ والدین سے ماہانہ فیس کے علاوہ دیگر اضافی اخراجات بھی لئے جا رہے ہیں مگر محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کے افسران سکول مالکان سے حصہ لے کر سب اچھا ہے کی رپورٹ حکام کو پہنچا رہے ہیں۔ پرائیویٹ سکولوں کی لوٹ مار کی وجہ سے اکثر والدین اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل کروانے کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ یہ امر بھی باعث تشویش ہے کہ جو سکولز رجسٹرڈ ہیں اور جن سکولز کے نام بڑے ہیں وہ من مانی اور بھاری فیسیں وصول کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی ادارے کے mono والی books اور سٹیشنری مارکیٹ سے کئی گناہ زیادہ مہنگی طلباء و طالبات کو بیچ رہے ہیں کیونکہ ایسے تعلیمی اداروں میں صرف ان کے اپنے mono والی books اور سٹیشنری ہی قابل قبول ہوتی ہے جس کے باعث والدین مہنگے داموں books اور سٹیشنری خریدنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس طرح رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ سکول مالکان تعلیم کے نام پر دونوں ہاتھوں سے شہریوں کو لوٹ رہے ہیں جبکہ حکام خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں جس بناء پر شہریوں میں شدید بے چینی اور تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار جناب مراد راس سے متعلقہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم پرائیویٹ ممبرز بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ پہلے ہم مورخہ 4۔ دسمبر 2018 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔ یہ قرارداد سیدہ زہرا نقوی نے پیش کی تھی۔ اس پر وزیر سوشل ویلفیئر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا لہذا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ معزز وزیر کی والدہ کا انتقال ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ تشریف نہیں لا رہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

بھکاریوں کو روزگار فراہم کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ صوبہ بھر میں بھیک مانگنے والوں کی بحالی کے لئے The Punjab Vagrancy Ordinance 1958 نافذ العمل ہے جس کے تحت ایسے تمام بھکاری جن کو عدالت کی طرف سے سزا دی جاتی ہے ان کی بحالی کی ذمہ داری محکمہ سوشل ویلفیئر کی ہے۔ محکمہ نے اس سلسلے میں لاہور میں ویلفیئر ہوم قائم کیا ہوا ہے۔ چونکہ پہلے سے ہی اس سلسلے میں قانون موجود ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس قانون پر عملدرآمد کے لئے محکمہ پولیس اور دیگر محکمہ جات جو اس معاملے میں شامل ہیں اُن کو ہدایات جاری کی جائیں کہ وہ The Punjab Vagrancy Ordinance 1958 کے تحت اپنی ذمہ داری پوری کریں اور گداگروں کو عدالتوں میں پیش کر کے ان کو محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے قائم کردہ ویلفیئر ہوم میں بھجوائیں تاکہ ان کی بحالی کے لئے اقدامات کئے جا سکیں۔ اس سلسلے میں قانون پہلے ہی موجود ہے جس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے لیکن محترمہ نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ جو گداگر وہاں پر ہیں اُن کو روزگار فراہم کیا جائے۔ روزگار فراہم کرنے کے لئے پہلے ان کی custody محکمہ کو دینا ضروری ہے لہٰذا آرڈیننس کے تحت محکمہ کے پاس ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے کہ وہاں سے اُن کو گرفتار کر لے البتہ عدالتوں کے ذریعے کسی کی custody دی جائے گی تو ان کی بحالی کے لئے محکمہ باقاعدہ اقدامات کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں محترمہ کے ساتھ بیٹھ کر یہ ساری صورتحال explain کروں گا اور I will try to satisfy her کہ محکمہ اب تک جو اقدامات کر رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے مطمئن ہوں گی۔ اگر اس سلسلے میں مزید وہ کوئی تجویز دینا چاہیں تو انشاء اللہ ان کی تجویز لے کر محکمہ اس پر عملدرآمد کرے گا۔ شکریہ

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اس بارے میں آپ کو بتاؤں گی کہ لاہور میں رائیونڈ روڈ پر beggars home بنا ہوا ہے۔ میں نے 20۔ستمبر 2018 کو وہاں پر visit کیا۔ 17۔جنوری 2017 سے لے کر ستمبر 2018 تک وہاں پر کوئی beggar نہیں گیا جبکہ عملہ کو تنخواہیں دی جا رہی ہیں اور کلرک کی تنخواہ بھی 34 ہزار روپے ہے۔ وہاں کی سپرنٹنڈنٹ خاتون کو ائر کنڈیشنڈ رہائش بھی ملی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس اُس beggars home کی تصویریں موجود ہیں جہاں پر 100 بیڈ لگے ہوئے ہیں اور LCDs بھی لگی ہوئی ہیں۔ میں اُس کی تحقیقات کے لئے ایوان سے درخواست کروں گی کہ اس کی تحقیق کریں کہ اتنا پیسا کہاں گیا کیونکہ اُن کو بیٹھے بٹھائے تنخواہیں مل رہی ہیں؟ ہر چوک پر بھکاریوں کا کھڑے ہونا ہمارے لئے باعثِ شرم ہے کیونکہ بیرون ملک سے آئے لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ جب beggars home بنے ہوئے ہیں تو ہمیں ٹریفک اشاروں پر یہ beggars کیوں نظر آتے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کی تحقیقات کی جائیں کہ beggars home کے اہلکاروں کو بیٹھے بیٹھے تنخواہیں کیوں دی گئی ہیں اور میں آپ سے درخواست کروں گی کہ اس پر کمیٹی بنائیں اور serious action لیا جائے؟

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! سیدہ زہرا نقوی کی قرارداد بہت اچھی ہے اور میں اس پر تھوڑا سا بولنا چاہتی ہوں کہ چوک پر سب بے روزگار نہیں ہیں۔ ٹھیکیداروں نے چوک بانٹے ہوئے ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پر کوئی دوسرا آ جائے۔ وہ ٹھیکیدار معذوروں کو کرائے پر لاتے ہیں اور تھوڑی سی رقم دے کر باقی رقم ٹھیکیدار خود لیتے ہیں لہٰذا اس پر ضرور کارروائی کریں۔ نوجوان عورتیں بچوں کو افیون دے کر کندھے پر لگا لیتی ہیں جو روتے ہی نہیں۔ جیسے ہمارے بچے رویا کرتے ہیں تو اُن کے بچے کیوں نہیں روتے؟ وہاں پر پولیس کی ضرورت ہے اس لئے اُن ماں باپ کو پکڑیں جو بچوں سے بھیک منگوا رہے ہیں۔ فیشن یہ ہے کہ نوجوان لڑکیاں چوکوں میں کھڑے ہو کر بھیک مانگتی ہیں لہٰذا پولیس کو انہیں پکڑنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ kindly ان کو پکڑیں کیونکہ ٹھیکیداروں نے چوکوں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد withdraw کر لی گئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم مفادِ عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد راجہ یاور کمال خان کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ڈومیسائل کے اجراء کو بند کرنے اور
قومی شناختی کارڈ کو ہی ڈومیسائل قرار دینے کا مطالبہ

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اضلاع سے ڈومیسائل کے اجراء کو فی الفور بند کیا جائے اور قومی شناختی کارڈ کو ڈومیسائل قرار دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اضلاع سے ڈومیسائل کے اجراء کو فی الفور بند کیا جائے اور قومی شناختی کارڈ کو ڈومیسائل قرار دیا جائے۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ یہ قرارداد میرے متعلقہ نہیں تھی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Are you in favour of it?

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے اس میں موقع دیں تو میں اس پر اپنا point of view دے دیتا ہوں۔ میں اس کو as such oppose نہیں کرتا لیکن میں آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں اور اگر معزز ممبر اتفاق کریں گے تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس قرارداد کو pending کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں فیڈرل گورنمنٹ already کچھ اقدامات لے رہی ہے۔ اگر اس قرارداد کو

pendingفرمالیں گے تو ہم کم از کم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ contact کر کے اُن کا point of view بھی لے لیں گے کیونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لانے کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لائی جائے۔"

جناب سپیکر! پنجاب کی مختلف شاہراہوں پر، ہسپتالوں کے باہر، بازاروں کے باہر اور ہر چھوٹی بڑی شاہراہوں پر کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ اُن کی کوالٹی بہتر نہیں ہے اور تصویر دھندلی نظر آتی ہے۔ کروڑوں روپے کے پراجیکٹ کو سستے اور غیر معیاری کیمروں کی نذر کرنے کے بعد اس کی maintenance کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ تصویر صاف نظر نہیں آتی جس کی وجہ سے مجرم پکڑے بھی نہیں جاتے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اعلیٰ کوالٹی کے کیمرے نصب کرنے کے بعد ان کی maintenance کا بھی خیال رکھا جائے اور ماضی میں اس پراجیکٹ پر ہونے والے کروڑوں روپے کے گھپلے کی انوسٹی گیشن بھی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لائی جائے۔"

MS USWAH AFTAB: Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! مال روڈ پر ہونے والے دھماکے کے دہشت گرد انہی کیمروں کی وجہ سے پکڑے گئے تھے اور ہم نہیں کہہ رہے بلکہ میڈیا گواہ ہے۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ It's a very good system it's a biggest wall in Asia.بہت اچھا سسٹم ہے اور ہم صرف تنقید کے لئے سوالات اور قراردادیں لائیں بلکہ یہاں بہتری آنی چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!انہوں نے بھی سسٹم میں بہتری لانے کی بات کی ہے اور سسٹم میں بہتری آنی چاہئے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لائی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

زرعی ٹیوب ویلز پر سبسڈی واپس لینے کے فیصلے کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں پر وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی واپس لئے جانے سے زراعت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہایت پریشان اور مایوس ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں پر وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی واپس لئے جانے سے زراعت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہایت پریشان اور مایوس ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔"

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر یہ اپنی memory recall کریں تو مسلم لیگ (ن) کی حکومت جب ختم ہو رہی تھی تو دو دن پہلے ایک نوٹیفکیشن جاری ہوا کہ تین مہینے کے لئے کسانوں کے ٹیوب ویلوں کا 5 روپے 35 پیسے فی یونٹ فلیٹ ریٹ کیا۔

جناب سپیکر! آپ بہتر جانتے ہیں کہ نگران حکومت تھی تو اس کے بعد جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے اس فلیٹ ریٹ کو مزید extend کر دیا ہے۔ محرک جو قرارداد پیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 5 روپے 35 پیسے ہمارا فلیٹ ریٹ ہے تو یہ اس سے زیادہ کیا چاہ رہے ہیں کہ وفاقی حکومت سے سفارش کی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مناظر حسین رانجھا:

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ نہری پانی کی کمی ہے اور زمیندار اپنے پیٹر انجن اور ٹیوب ویلوں کے ذریعے جنہیں بجلی کا کنکشن مہیا کیا جاتا ہے، اس سے اپنی زمینوں کی آبپاشی کر کے پاکستان اور پنجاب کے اندر زرعی پیداوار میں اضافہ کرتے ہیں۔ ماضی میں یہ سبسڈی ملتی رہی ہے تو اس وقت میری قرارداد میں صرف سفارش ہے کہ اگر حکومت پاکستان اس سابقہ سبسڈی کو بحال رکھنا چاہتی ہے تو آپ کو یا کسی اور کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے کیونکہ صرف سفارش ہی کرنی ہے۔ پورے پنجاب کے زمینداروں کا مسئلہ ہے تو میں آپ کی وساطت سے منسٹر موصوف سے استدعا کروں گا کہ ہاؤس سفارش ہی کر رہا ہے اور فیصلہ وفاقی حکومت نے کرنا ہے اس لئے قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے یا اس کی favour کی ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو سختی سے oppose کرتا ہوں۔ یہ کیسے کسانوں کی بات کر رہے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں کسانوں کو کچھ نہیں دے سکے اور آج یہ کسانوں کے حق کی بات کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"کسان دشمن حکومت نامنظور" کی آوازیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Let me put it to the House now

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں پر وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی واپس لئے جانے سے زراعت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہایت پریشان اور مایوس ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ ابھی جو قرارداد پیش ہوئی ہے تو چونکہ آپ question put کر چکے تھے، میں بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ آپ کے حکم کے بعد میں اس میں مداخلت کرتا لیکن میں یہ بات عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ سبسڈی کی بات نہیں ہے بلکہ کسانوں کی بہتری کے لئے یہ جو ہمارا 100 دن کا پروگرام چل رہا تھا تو اس میں باقاعدہ ایک ایگریکلچر پالیسی آ رہی ہے جس میں کسانوں کی بہتری کے لئے پورا ایک package لایا جا رہا ہے جس میں یہ تمام امور شامل ہیں کہ سبسڈی کتنی ہو گی، باقی کیا مراعات دی جائیں گی، ایگریکلچر کو کس طرح boost دیا جائے گا اور کسانوں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں گے۔ کسانوں کے لئے یہ ایک جامع پالیسی آ رہی ہے تو یہ تاثر جس طرح اپوزیشن کے دوستوں نے کہا کہ کسانوں کے خلاف ہے تو کسانوں کے خلاف بات نہیں ہے اور ہم شاید اس سبسڈی کو مزید بہتر کر رہے ہیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! قرارداد کی مخالفت کر کے حکومت نے کسان دشمنی کا ثبوت دیا ہے لہٰذا ہم احتجاج کے طور پر اس ایوان سے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کسانوں کے حق میں
احتجاج کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ میں چودھری ظہیر الدین اور میاں محمد اسلم اقبال صاحبان سے کہتا ہوں کہ اپوزیشن چونکہ واک آؤٹ کر گئی ہے اس لئے kindly انہیں منا کر ایوان میں لائیں۔ اگلی قرارداد جناب ساجد احمد خان کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور
وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری میاں محمد اسلم اقبال اپوزیشن
کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

کراچی میں چینی قونصلیٹ پر حملے کی پُرزور مذمت اور حملہ ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب ساجد احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 23-نومبر 2018 کو کراچی میں واقع چینی قونصلیٹ پر دہشت گردانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور سویلین افراد کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لئے صبر و استقامت کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو پاک چین دوستی کو سبوتاژ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کے ساتھ ساتھ پاک چین حالیہ معاہدوں اور سی پیک کو ناکام بنانے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک چین دوستی لازوال ہے اور اس قسم کے واقعات سے اس دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ دوستی مزید مضبوط ہو گی۔

یہ ایوان اس قسم کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 23-نومبر 2018 کو کراچی میں واقع چینی قونصلیٹ پر دہشت گردانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور سویلین افراد کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لئے صبر و استقامت کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو پاک چین دوستی کو سبوتاژ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کے ساتھ ساتھ پاک چین حالیہ معاہدوں اور سی پیک کو ناکام بنانے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک چین دوستی لازوال ہے اور اس قسم کے واقعات سے اس دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ دوستی مزید مضبوط ہو گی۔

یہ ایوان اس قسم کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 23-نومبر 2018 کو کراچی میں واقع چینی قونصلیٹ پر دہشت گردانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور سویلین افراد کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لئے صبر واستقامت کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو پاک چین دوستی کو سبوتاژ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کے ساتھ ساتھ پاک چین حالیہ معاہدوں اور سی پیک کو ناکام بنانے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک چین دوستی لازوال ہے اور اس قسم کے واقعات سے اس دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ دوستی مزید مضبوط ہوگی۔

یہ ایوان اس قسم کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، welcome back.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر میں اور میاں محمد اسلم اقبال اپوزیشن کو منانے قائم مقام اپوزیشن لیڈر کے پاس گئے تھے تھوڑی سی غلط فہمی تھی جو کہ دُور ہوئی ہے یہ تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کے آنے سے ہی ہمارے ہاؤس میں ایک خوبصورتی آتی ہے اور ہم ان کی تنقید سے راہنمائی لیتے ہیں اور آج کی جو قرارداد تھی اُس میں وزیر قانون نے properly explain کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے گزارش کی ہے کوئی سبسڈی واپس نہیں لی جا رہی اور فلیٹ ریٹ کے لئے بھی ہمارے پاس تجاویز آچکی ہیں ایک چیز جو میں ایگریکلچر منسٹر سے کہوں گا میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ گنے کے بارے میں جو parleys ہوئے ہیں کل آپ تشریف لائیں 180 per 40kg amount کے حساب سے payment کی جائے گی جتنے بھی parleys ہوئے ہیں اُس کے درمیان جو بھی رولز یا شرائط طے ہوئی ہیں کل آپ ساری معلومات لینے کے بعد یہاں پر ارشاد فرمادیجئے گا اور میں پھر ایک دفعہ معزز اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! ہمارے جو منسٹر ایگریکلچر ہیں ان کو ذرا یہ تلقین کر دیں کہ اگر کوئی ایم پی اے آئے تو اُس کو مل بھی لیا کریں منسٹر صاحب کسی کو ملتے ہیں اور نہ ہی کسی سے بات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! مل بھی لیا کریں اور چائے کافی کا بھی پوچھ لیا کریں ساتھ میں بسکٹ بھی ہوں۔

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! بسکٹ نہیں کوئی اچھا سا کھانا بھی ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بسکٹ نہیں کوئی اچھا سا کھانا بھی ہو، snacks وغیرہ refreshment کے لئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! کل جو ہم نے دو توجہ دلاؤ نوٹسز pending کئے تھے اُن کے حوالے سے بتادیں۔

توجہ دلاؤ نوٹسز نمبر 23اور 24 بابت تھانہ بمبانوالہ میں شہری کی ہلاکت

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل جناب سپیکر نے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 23اور 24 کے بارے میں حکم دیا تھا کہ متعلقہ ضلع کے ڈی پی او اور دونوں کیسز کے متعلقہ مدعی صاحبان ہیں اُن کو یہاں پر بلا کر hearing کی جائے۔

جناب سپیکر! آج میں نے ڈی پی او سیالکوٹ، ڈی ایس پی، ایس پی انوسٹی گیشن اور ایس ایچ او جو دونوں کیسز سے concerned ہیں اُن کو یہاں بلایا تھا اور میں نے یہ امر ہمارے دوست معزز ممبران جن کی طرف سے یہ توجہ دلاؤ نوٹسز تھے اُن کی خدمت میں بھی ساری progress پیش کر دی ہے۔ سپیکر صاحب کا حکم یہ تھا کہ ڈی پی او خود موقع ملاحظہ کریں ڈی پی او کل متعلقہ گاؤں میں جا رہے ہیں اور وہاں جا کر وہ خود ساری انوسٹی گیشن کو monitor بھی کریں گے اور پھر کھلی کچہری بھی لگائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے مدعی فریق کو اس بات کی تسلی دلائی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ان دونوں مقدمات کے ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس وقت تک جتنی بھی پولیس کی طرف سے انوسٹی گیشن میں پیشرفت ہوئی دونوں مدعی فریقین اُس پیشرفت سے مطمئن ہیں باقاعدہ میں نے اُن کو questionnaire دیا تھا کہ اگر اُن کو کوئی پولیس کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی کا اندیشہ ہے تو وہ بھی بتائیں، پولیس اُن کے ساتھ cooperate نہیں کر رہی تو وہ بھی بتائیں تو انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں یقین دلایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اور اُن کو انصاف دلایا جائے گا بہت شکریہ۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

گوجرانوالہ میں ہائی کورٹ بنچ بنانے کے حوالے سے قرارداد ایجنڈے پر لانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! گوجرانوالہ میں ہائی کورٹ کے بنچ کے لئے قرارداد جمع کروائی ہے تو آپ نے کہا تھا کہ لاء منسٹر صاحب نہیں ہیں تو kindly یہ بڑا serious mater ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اُسی سے ملتا جلتا فیصل آباد کا معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج 22واں روز ہے فیصل آباد، گوجرانوالہ اور دوسرے شہروں کے وکلاء strike پر ہیں، عدالتیں بند ہیں اور عام لوگوں کو مسائل پیش آرہے ہیں۔ آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے ہماری گزارش ہے کہ انصاف جو ہوتا ہے یہ مقامی ہوتا ہے یہ مدعی کو اُس کی دہلیز پر ملنا چاہئے تو آپ سے اس بارے میں گزارش ہے ہمارے موجودہ وزیراعظم جو آپ کے ہیں وہ جب فیصل آباد گئے تو انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ سب سے پہلے میں فیصل آباد کو ہائی کورٹ کا بنچ دوں گا۔ اب تو جو 100 دن کی ہنی مون کا پریڈ تھا وہ بھی گزر گیا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اس پر کوئی ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ لوگوں کو وہاں پر سستا اور فوری انصاف مل سکے۔ بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی سے متعلقہ ہے ساہیوال میں ہائی کورٹ کے بنچ کے قیام کے لئے میں نے بھی قرارداد جمع کروائی ہے تو وزیر قانون نے دو دن پہلے بھی وہ بیان دیا تھا کہ پانچ بنچز کے لئے جو move چل رہی ہے اور جو ہمارے وکلاء صاحبان ہیں وہ ہڑتال پر ہیں سائلین بڑے پریشان ہو رہے ہیں وکلاء الگ پریشان ہیں تو اس کے لئے کوئی ایسا اقدام کیا جائے تاکہ ہمارے جو سائلین ہیں، ہمارے جو لوگ ہیں اُن کو پریشانی سے بچایا جاسکے تو اُس پر جلد از جلد اقدام کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! میں نے قرارداد جمع کروائی ہے آپ نے کہا کہ لاء منسٹر صاحب کے پاس comments کے لئے گئی ہے تو kindly مجھے اُس کو ہاؤس میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب جواب دیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے میں نے دو تین دن پہلے بھی اس سلسلے میں گزارش کی تھی اور میں پھر آپ کے توسط سے معزز ممبران کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ بنچز کا قیام ہائی کورٹ سے متعلقہ ہے اور متعلقہ ہائی کورٹ نے ہی اس کا فیصلہ کرنا ہے۔ آج سے چند دن پہلے میں خود گوجرانوالہ وکلاء صاحبان کے پاس حاضر ہوا تھا، ان سے بات کی اس کے بعد وکلاء کا ایک delegation گورنر پنجاب سے ملا تھا اور میں بھی وہاں موجود تھا۔

جناب سپیکر! گورنر صاحب نے بھی انہیں اس بات کا یقین دلایا تھا کہ جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے ہم ہر وہ قدم اٹھانے کے لئے تیار ہیں جو ایک عام آدمی کے فائدے اور بہتری کے لئے ہوگا۔ جس طرح معزز ممبر نے انصاف کی فراہمی کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے حوالے سے فرمایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کا بھی عوام سے یہی وعدہ ہے اور اس کے لئے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سے بھی ملاقات ہوئی تھی شاید ایک آدھ دن میں پھر دوبارہ ملاقات ہو لیکن گورنمنٹ between lawyers and judiciary mediator کا role ادا کر رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہماری یہ کوشش ہے کیونکہ میں واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنتا ہے تو وہ حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔

جناب سپیکر! ہمیں اپنی اس ذمہ داری کا احساس ہے اور ہمیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ گزشتہ 27,28 دن سے جس طرح عدالتوں کے سائلین خوار ہو رہے ہیں اور اس کے علاوہ پانچوں ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں جو لاء اینڈ آرڈر کی situation ہر روز بن رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس سنجیدہ مسئلے کو حل کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ بہت جلد اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔ شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ کابینہ کا ہے اور اس کے بعد یہ گورنر صاحب کا ہے۔ لاء منسٹر صاحب میرے سینئر ہیں اور میرا تعلق بھی legal fraternity سے ہے اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ already پاس ہو چکا ہے۔ اسے سابقہ چیف جسٹس نے کر دیا تھا اور کیبنٹ نے بھی منظور کیا تھا۔ گورنر صاحب نے اس پر کام کرنا ہے اور اس پر sign کرنے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ سابقہ گورنمنٹ جو ان کی تھی، اس گورنمنٹ نے اس پر cabinet decision لیا تھا اور وہ cabinet decision ہائی کورٹ جا چکا تھا۔ ان کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے کہ اس cabinet decision پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب اگر موجودہ حکومت سے یہ کہا جائے کہ وہ بھی ایک cabinet decision لے کر وہاں بھیج دے تو جو ان کے cabinet decision کا حشر ہوا تھا وہی ہمارا ہوگا اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس مسئلے کا کوئی مثبت حل نکالا جائے تاکہ نہ گورنمنٹ، judiciary embarrass ہو اور نہ ہی وکلاء کے کام کا حرج ہو اس لئے ہمیں اس کا کوئی بہتر حل نکالنا چاہئے۔ شکریہ

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب قیصر اقبال!

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کم از کم یہ ہاؤس تو recommend کر دے۔ اسے ہائی کورٹ کرے گا اور نہ ہی گورنر صاحب کریں گے تو ہاؤس میں تو ہمیں کرنا چاہئے۔ وزیر قانون ماشاء اللہ بڑی پیاری پیاری باتیں کر رہے ہیں لیکن ہاؤس میں قرارداد پیش کرنے کی بھی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ اگر یہ ہاؤس recommend کر دے گا تو پھر کون سی قیامت آ جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے clarify کر دیا ہے اب اس میں قرارداد پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ میں نے اس حوالے سے قرارداد جمع کروائی ہوئی ہے اور میرے علاوہ دوسرے دوستوں نے بھی قرارداد جمع کروائی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ کی قرارداد ایجنڈے پر نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسے out of turn لے لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ سب کو floor دے رہے ہیں اور میں کافی دیر سے floor مانگ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں! آپ غصہ نہ کریں بات کریں، آپ بہت جذباتی ہیں۔ (قہقہہ)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مہربانی۔ میں سب سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا آج تک اس tenure میں جتنا بزنس آیا ہے وہ تمام کا تمام kill کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں یہ بات لا رہا ہوں اور میں نے بہت کوشش کی ہے کہ پچھلے چار ماہ میں میرا جتنا بزنس جمع ہوا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ floor پر ضرور آ جائے چاہے دس فیصد آ جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے پہلے بھی مہربانی کی تھی اور مجھے بات کرنے کا موقع دیا تھا اب اگر یہ intentionally ہو رہا ہے تو کوئی بات نہیں وقت بدلتے دیر نہیں لگتی لیکن آج میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کیا لوگوں کو روزگار مل رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اب دیکھ لینا وقت بدلتے دیر نہیں لگتی، آپ دیکھ لیں اس چیز کو realize کر لیں۔

لاہور میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کے معاملے پر ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کر رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس وقت تجاوزات کے معاملے پر جو کچھ لاہور میں تباہی مچ رہی ہے اس حوالے سے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آج آپ ایک تاریخی کام کر دیں۔ آپ ایک ہاؤس کی کمیٹی بنائیں اور fact finding کروائیں۔ لاہور والڈ سٹی ہزار سال پہلے بھی اسی طرح تھا اور آج وہاں تنگ گلیوں میں تجاوزات کے خلاف جو تباہی مچا کر لوگوں کو بے روزگار کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہزاروں خاندان ہیں۔ یہاں میرے پی ٹی آئی کے دوست بیٹھے ہیں وہاں جو ظلم عظیم ہو رہا ہے اس کا کوئی جواب نہیں دیا جا سکے گا۔ میں ذمہ داری سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آج سے سو سال پہلے بھی یہ لوگ اسی طرح زندگی گزار رہے تھے۔ آج ان کے تھڑے، ان کی دکانیں توڑی جا رہی ہیں اور ان کے پاس جو documents ہیں وہ بھی نہیں دیکھے جا رہے ہیں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ settlement کے ریکارڈ کی تصدیق کرانا ممکن ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایک کمیٹی بنائیں جس میں لاہور کے کچھ لوگ ہوں میں وہاں prove کروں گا کہ کس طرح زیادتی کی جا رہی ہے اور کس طرح ہزاروں خاندانوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

خانیوال عدالت کے سامنے دو خواتین کی ہلاکت پر ایکشن لینے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک چیز remind کرانا چاہوں گی کہ کل 10۔دسمبر تھا اور and it was the International Day for Human Rights

Mr Speaker! It was the day when the universal declaration of Human Rights was accepted by the United Nations but what happened yesterday. It was disquieting and

alarming there were two women who were killed right in front of the door of the Court

جناب سپیکر! خانیوال میں عدالت کے سامنے دو خواتین قتل ہوئیں۔ جو ہماری قابل احترام شیریں مزاری صاحبہ ہیں ان کی طرف سے بھی کوئی ایسی statement نہیں آئی کہ اس کو condemn کیا گیا ہو اور I would like to ask the Law Minister why were these two women killed? یہ قانون کا مذاق ہے کہ عدالت کے گیٹ کے سامنے دو خواتین ماری گئیں۔ یہ بتایا جائے کہ اس پر کیا ایکشن ہوا ہے اور پولیس نے ابھی تک کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Human Rights پر ایک قرارداد آ رہی ہے ہم اس میں آپ کا نام شامل کر دیتے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ محترمہ نے ایک سوال اٹھایا ہے اور یہ پوچھا ہے کہ گورنمنٹ نے اس سلسلے میں اب تک کیا کیا ہے؟ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ آج یہ بات میرے نوٹس میں آئی تھی اور ہم نے already اس کی رپورٹ منگوائی ہے کل 11:00 بجے متعلقہ افسران یہ رپورٹ لے کر آ رہے ہیں وہاں یہ محترمہ بھی تشریف لے آئیں ان کے سامنے ان سے پوچھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ensure کیا جائے گا کہ جو لوگ ذمہ دار ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

لاہور میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کے معاملے پر ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

(---جاری)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ I would like to request you کہ معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ یہاں معزز وزیر لوکل

گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔چیف سیکرٹری نے ایک لیٹر بھیجا ہے جس پر لکھاہے کہ جو بھی ریڑھی بان یااس سے متعلقہ دوسرے ہیں، ہمارے اپنے اپنے حلقوں میں

Mr Speaker! I am sure there must be so many other members and parliamentarian…

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہتر یہ ہے کہ جس دن منسٹر صاحب آئیں گے آپ اس دن پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرلیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ آپ کے چیف سیکرٹری صاحب نے جو لیٹر لکھا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ اس کا جواب دیں میں ثابت کرتا ہوں لاہور میں جو تباہی مچ رہی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چیف سیکرٹری نے متعلقہ کمشنرز کو جو لیٹر لکھا ہوا ہے اور وہ ہمارے ڈسٹرکٹس میں ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو بھی بھیجے ہیں اگر وہ لیٹر authentic ہے تو یہاں معزز وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہمارے بڑے بھائی بھی ہیں میری ان سے request ہوگی کہ یہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنرز کو convey کریں کہ جو جگہیں گر چکی ہیں اور ان کو move out کیا جا چکا ہے اگر وہ اس لیٹر کے اوپر They have got the paper's and they have got the record with them براہ مہربانی اس پر تھوڑا ایکشن لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لٹھ مساوی کے اوپر سپریم کورٹ نے آرڈر کیا ہوا ہے۔یہ میرے سامنے پرانی مساویاں لائیں میں انہیں بتاتا ہوں کہ اس پر کیا جرم ہوا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔محترمہ مومنہ وحید!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ہمارے دو معزز ممبران نے ایک معاملہ اٹھایا ہے وہ آپ نے درست فرمایا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کچھ instructions ڈسٹرکٹ level پر بھیجی گئی ہیں تو جہاں تک میرے علم میں ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو یہ اختیار دیا گیا ہے، They have been directed کہ وہ اور متعلقہ ممبران جو صوبائی اسمبلی ہیں ان کے ساتھ اجلاس کریں اور اگر کسی جگہ پر کوئی اس قسم کی شکایت ہے تو اس کا ازالہ کریں۔آپ نے جس طرح ابھی فرمایا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ آج تمام

ڈپٹی کمشنرز کو پھر دوبارہ ہدایات جاری کی جائیں گی اور معزز ممبران سے میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر ڈپٹی کمشنرز اس سلسلے میں کوئی اجلاس بلائیں تو آپ وہاں تشریف لے جائیں، اپنا point of view دیں اور جو مسائل وہاں پر حل ہو سکتے ہیں وہ کریں۔ شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، last word.

MR SOHAIB AHMAD MALIK: Mr Speaker! Thank you very much for your answer. Kindly I would like to request if you will take action today we will by really thankful and if the meeting can be held today or tomorrow I shall be really grateful

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب صہیب احمد ملک۔ اب ہم زیرو آر نوٹس کی طرف آتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس جناب گلریز افضل چن کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ!

پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی فیسوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز انتظامیہ نے طلباء کی فیس میں تین لاکھ روپے اضافہ کر دیا ہے جو والدین پر اضافی بوجھ کا باعث ہے جبکہ میڈیکل کالجز پیسا بنانے کی مشین بن گئے ہیں۔ یہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے یہ اضافہ فوراً واپس لیا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس پر مزید بات کرنا چاہ رہی ہیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! جی! میں اس پر یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ وہ والدین جو کسی ایک کرائے کے مکان میں رہتے ہیں وہ اپنا پورا بجٹ پانچ سال کے لئے design کرتے ہیں اور اپنے بچوں کی فیس کا بندوبست کرتے ہیں۔ یہ کالجز شروع میں تو بہت اچھا package دے دیتے ہیں،

پرائیویٹ کالجز تو خیر ایک مافیا بن گئے ہیں کیونکہ ہمارے گورنمنٹ کے اداروں میں اتنی سیٹیں نہیں ہوتیں۔ ایڈمیشن کے لئے جب طلباء جاتے ہیں تو بتایا جاتا ہے کہ کوٹا ختم ہو چکا ہے۔ یہ کوٹا کہاں چلا جاتا ہے؟ کیونکہ ہمارے مڈل کلاس کے بچوں کو بھی پرائیویٹ کالجز میں جانا پڑتا ہے اور پھر دو سال کے بعد پتا چلتا ہے کہ فیسیں آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ ہاؤس میں اس issue کو address کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جو فیس کا ذکر کیا گیا ہے اس فیس کا تعین چیف جسٹس صاحب نے کیا ہے، it has been done in the Supreme Court. یہ مسئلہ سپریم کورٹ کے آگے parents ہی لے کر گئے تھے۔ اس مسئلہ میں دو بڑی اہم چیزیں تھیں ان میں ایک یہ تھا کہ یہ میڈیکل کالجز donations بھی لیا کرتے تھے اور ساتھ فیس بھی لیتے تھے۔

جناب سپیکر! اب میڈیکل کالجز کے donations لینے پر مکمل پابندی ہو گئی ہے اور فیس کا تعین چیف جسٹس صاحب نے کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب محترمہ مسرت جمشید، محترمہ عابدہ بی بی اور محترمہ حنا پرویز بٹ انسانی حقوق کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے rules کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! چیف جسٹس صاحب نے جو نوٹس لیا تھا اس کو مہینوں گزر چکے ہیں اور اس کا ابھی تک کوئی بھی نتیجہ سامنے نہیں آ سکا۔ اب اس suo-motu کا کیا status ہے ہمیں کم از کم اس سے آگاہ تو کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اب آپ بیٹھ جائیں۔ جی، محترمہ مسرت جمشید!

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انسانی حقوق کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انسانی حقوق کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انسانی حقوق کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سال 2019 کو پاکستان میں انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"10-دسمبر کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔اس دن کو منانے کا مقصد بلا تخصیص مذہب، رنگ نسل و جنس دنیا بھر میں انسانی حقوق کی قدر اور امن کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے حقوق کے حقدار ہیں۔ ہر انسان کو زندگی آزادی اور

جائیداد مذہبی تعلیمی اور کام کرنے اور دوسرے مذاہب کا خیال رکھنے کی آزادی کے حقوق حاصل ہیں۔

یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ حقوق و فرائض کو سمجھنا وقت کی ضرورت ہے کہ کسی ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے اور حقوق و فرائض کی ادائیگی میں برداشت سب سے اہم عنصر ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 25 شہریوں کو بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور اس کے مطابق 2019 کو پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرار داد دیا جائے اور اس سال کو ہر شہری کو بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے مختص کیا جائے نیز اس سال پورے پاکستان میں حکومتی سطح پر بنیادی انسانی حقوق سے متعلق پروگرام اور سیمینار منعقد کرائے جائیں تاکہ عوام الناس حقیقی طور پر اپنے بنیادی انسانی حقوق سے آگاہ ہو سکیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"10-دسمبر کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کو منانے کا مقصد بلا تخصیص مذہب، رنگ نسل و جنس دنیا بھر میں انسانی حقوق کی قدر اور امن کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے حقوق کے حقدار ہیں۔ ہر انسان کو زندگی آزادی اور جائیداد مذہبی تعلیمی اور کام کرنے اور دوسرے مذاہب کا خیال رکھنے کی آزادی کے حقوق حاصل ہیں۔

یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ حقوق و فرائض کو سمجھنا وقت کی ضرورت ہے کہ کسی ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے اور حقوق و فرائض کی ادائیگی میں برداشت سب سے اہم عنصر ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 25 شہریوں کو بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور اس کے مطابق 2019 کو پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرار داد

دیا جائے اور اس سال کو ہر شہری کو بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے مختص کیا جائے نیز اس سال پورے پاکستان میں حکومتی سطح پر بنیادی انسانی حقوق سے متعلق پروگرام اور سیمینار منعقد کرائے جائیں تاکہ عوام الناس حقیقی طور پر اپنے بنیادی انسانی حقوق سے آگاہ ہو سکیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"10-دسمبر کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کو منانے کا مقصد بلا تخصیص مذہب، رنگ نسل و جنس دنیا بھر میں انسانی حقوق کی قدر اور امن کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے حقوق کے حقدار ہیں۔ ہر انسان کو زندگی آزادی اور جائیداد مذہبی تعلیمی اور کام کرنے اور دوسرے مذاہب کا خیال رکھنے کی آزادی کے حقوق حاصل ہیں۔

یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ حقوق و فرائض کو سمجھنا وقت کی ضرورت ہے کہ کسی ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے اور حقوق و فرائض کی ادائیگی میں برداشت سب سے اہم عنصر ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 25 شہریوں کو بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور اس کے مطابق 2019 کو پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرارداد دیا جائے اور اس سال کو ہر شہری کو بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے مختص کیا جائے نیز اس سال پورے پاکستان میں حکومتی سطح پر بنیادی انسانی حقوق سے متعلق پروگرام اور سیمینار منعقد کرائے جائیں تاکہ عوام الناس حقیقی طور پر اپنے بنیادی انسانی حقوق سے آگاہ ہو سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Wednesday, 12th December 2018 at 11:00 A.M.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

بدھ، 12-دسمبر 2018

(یوم الاربعاء، 4-ربیع الثانی 1440ھ)

سترھویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 8

553

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12-دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

555

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

بدھ، 12-دسمبر 2018

(یوم الاربعاء، 4-ربیع الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾
وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَ
إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ
مُلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیات 42 تا 46

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ(42)اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو(43)(یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کئے دیتے ہو، حالانکہ تم کتاب (اللہ) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟(44)اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے، مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں(45)اور جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(46)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جو رب نے محمدؐ اتارے نہ ہوتے
تو طیبہ کے ایسے نظارے نہ ہوتے
سفینے مدینے کے ہوتے اگر نہ
یہ دریا سمندر کنارے نہ ہوتے
سیرت جو محمدؐ کی گر ساتھ نہ ہوتی
مقدر کسی نے سنوارے نہ ہوتے
جھولی میں ٹکڑے جو اُنؐ کے نہ ہوتے
تو کوثر کے وارے نیارے نہ ہوتے

ڈی جی نیب لاہور کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی خواجہ سلمان رفیق کی گرفتاری سے معزز ایوان کو مطلع کرنا

MR DEPUTY SPEAKER: Mr. Muhammad Mazhar Javid Additional Director office of the Director General NAB Lahore vide his letter dated 11th December 2018 has communicated intimation about the arrest of Khawaja Salman Rafiq MPA (PP-157) as required under Rule 77 Rules of Procedure of Provincial Assembly of Punjab 1997.The intimation is as under:

It is apprised that investigation against Nadeem Zia, Qaiser Amin Butt, Khawaja Saad Rafiq and Khawaja Salman Rafiq. Management and developers of Paragon city Pvt Ltd, Lahore and others is under process in this bureau duly authorized by the competent authority under the provision of National Accountability Ordinance 1999. The competent authority has issued warrants of arrest in respect of Khawaja Salman Rafiq son of Khawaja Muhammad Rafiq Member Provincial Assembly of Punjab in the subject investigation NAB Lahore has executed the said warrants of arrest and has arrested Khawaja Salman Rafiq on 11th December 2018. Now, we come to the Question Hour.

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جیل خانہ جات اور داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات کے بعد لیا جائے گا لہٰذا ابھی آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں بلکہ آپ parliamentary leader ہیں آگے آ کر بیٹھیں۔ آپ آگے والی row میں اچھے لگ رہے ہیں۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 21 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بچیوں سے زیادتی اور قتل کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*21: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یکم مارچ 2018 تا 31- اگست 2018 کے دوران بچیوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) نامزد مجرموں میں سے اب تک کتنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یکم مارچ 2018 تا 31- اگست 2018 کے دوران بچیوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کے کل 67 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔

(ب) نامزد ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جا چکا ہے۔ تاہم 9 مقدمات میں وقوعہ بے بنیاد ہونے کی وجہ سے اخراج رپورٹ مرتب کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع لاہور میں یکم مارچ 2018 تا 31-اگست 2018 کے دوران بچیوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے اور نامزد مجرموں میں سے اب تک کتنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں تعداد پوچھی تھی جو کہ بتائی نہیں گئی اور مجھے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ کل 67 مقدمات درج ہوئے تھے۔ نامزد ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوادیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ نامزد مجرموں میں سے اب تک کتنے مجرم کیفر کردار تک پہنچے ہیں میں نے ان کی تعداد پوچھی تھی جو کہ مجھے بتائی نہیں گئی کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق جو مقدمات درج ہوئے تھے وہ تمام ملزمان گرفتار ہوئے ہیں ان میں صرف گیارہ مقدمات ایسے ہیں جن کو عدم ثبوت کی وجہ سے خارج کردیا گیا ہے اس کے علاوہ تمام مقدمات کے چالان مکمل کرکے عدالت میں پیش کردیئے گئے ہیں اور یہ تمام مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں ان تمام مقدمات کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اگر معزز ممبر چاہیں تو میں ان کو ان تمام مقدمات کی تفصیلات فراہم کرسکتا ہوں۔ شکریہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال پھر وہی ہے کہ میں نے مجرموں کی تعداد پوچھی تھی کہ اب تک کتنے مجرم کیفر کردار تک پہنچے ہیں اس کا مجھے بڑا tricky سا جواب دیا گیا ہے کہ سارے بھیج دیئے ہیں۔ اس سے کیا مراد ہے اگر آپ کے پاس ریکارڈ ہے تو آپ اس معزز ایوان میں تعداد بتادیں کہ وہ کتنے لوگ تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! جی، آپ ان کو تعداد بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر آپ سوال ملاحظہ فرمائیں تو یکم مارچ 2018 تا 31-اگست 2018 کے دوران یعنی معزز ممبر مارچ سے لے کر اب تک کا ریکارڈ پوچھ رہے ہیں اب چھ ماہ میں تو کسی مقدمے کا فیصلہ نہیں ہوسکتا لہٰذا تمام مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں اور اگر آپ کہیں تو یہ 67 مقدمات کی رپورٹ ابھی یہاں

پر پڑھ دیتا ہوں کہ کون سا مقدمہ کس عدالت میں زیر سماعت ہے اور کتنے ملزم ہیں، یہ تمام تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ یہ ساری تفصیل منسٹر صاحب سے لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کسی بھی ملزم کو کیفر کردار تک پہنچانا عدالت کا کام ہے اس کا فیصلہ عدالت نے کرنا ہے میں نے نہیں کرنا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ بھی نہیں رہا ہوں یقیناً عدالت کا کام آپ نے نہیں کرنا ہے۔ صرف آپ سوال اور اس کا جواب سن لیں تو پھر آپ اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دیجئے گا اور میں اس بات پر کیوں زور دے رہا ہوں وہ میں اگلے سوال میں بتاؤں گا، کہ نامزد مجرموں میں سے اب تک کتنے مجرم کیفر کردار تک پہنچے ہیں، یہ سوال تھا اور انہوں نے جواب کیا دیا ہے نامزد ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوا دیا گیا ہے تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کتنے ملزمان کو گرفتار کر کے آپ نے جوڈیشل کیا ہے؟ اس میں تو عدالت کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ صرف گیارہ مقدمات ایسے ہیں جو خارج ہوئے ہیں اور باقی تمام مقدمات کے ملزمان گرفتار ہوئے اور ان کو جیل بھجوایا گیا اور ان کے cases under trial ہیں۔

جناب سپیکر! اب اگر آپ حکم دیں تو میں ایک ایک مقدمے کا بتا دیتا ہوں کہ کون سا مقدمہ کون سی عدالت میں ہے؟ میں 67 مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ یہ تفصیل ایوان کی میز سے لے لیجئے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں اپنا اگلا ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! لیکن میرا پہلا ضمنی سوال ابھی بھی وہیں پر کھڑا ہے۔ میں ان سے مقدمات کی تفصیل تو پوچھ ہی نہیں رہا۔ میں اس سوال پر اس لئے زور دے رہا ہوں کہ یہ بچیوں کے ساتھ زیادتی کے cases ہیں۔ Normally یہاں پر یہ ہوتا ہے کہ جب یہ مقدمات درج ہوتے ہیں تو لوگ اپنی عزت خراب ہونے کے ڈر سے مقدمات واپس بھی لے لیتے ہیں اور ان مقدمات سے back out اس لئے کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ میڈیا پر آنا چاہتے ہیں اور نہ ہی وہ تھانہ کچہری کے چکروں میں پڑنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو بارہا مرتبہ اس لئے کہہ رہا تھا کہ اکثر ایسا ہوتا

ہے کہ چار چار، چھ چھ اور سات سات بندوں کے پرچے ہوتے ہیں اس میں لوگ بچیوں کے والدین پر پریشر ڈالتے ہیں تو وہ مقدمات واپس ہو جاتے ہیں، اسی طرح میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے جواب دیا ہے کہ 9 مقدمات میں وقوعہ بے بنیاد ہونے کی وجہ سے اخراج کی رپورٹ مرتب کی گئی ہے۔ منسٹر صاحب نے گیارہ فرمایا ہے جبکہ یہاں پر 9 کا جواب ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 9 مقدمات کے اخراج کی رپورٹ بنائی گئی ہے تو کیا رپورٹ کی تفصیل آپ کے پاس ہے کیونکہ میرے حلقے میں ایک تھانے کے اندر دو مقدمات ہیں جس کا مجھے پتا ہے کہ بچیوں پر pressure ڈال کر وہ مقدمات واپس لئے گئے ہیں؟ کیا اس قسم کی کوئی رپورٹ آپ کے سامنے آئی ہے کیونکہ میرا نہیں خیال کہ یہ تفصیل آپ کے پاس ہو کہ کس تاریخ اور کن وجوہات کی بناء پر بچیوں کے مقدمات واپس ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ جو تحریری طور پر جواب دیا گیا ہے اُس وقت 9 مقدمات خارج ہوئے تھے لیکن چونکہ میں اس وقت اس معزز ایوان میں جواب دے رہا ہوں تو میرا یہ فرض بنتا ہے کہ latest situation اس معزز ایوان کے سامنے رکھی جائے اس لئے latest situation یہ ہے کہ گیارہ مقدمات کا اخراج ہوا ہے اور گیارہ کے گیارہ مقدمات کی خارجی رپورٹ میں معزز ممبر کو آج ہی provide کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 75 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ریجن میں جیلوں کے نام، قیدیوں / حوالاتیوں کو دیئے جانے والے کھانے سے متعلقہ تفصیلات

***75: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ریجن میں کون کون سی جیلیں ہیں، ان جیلوں میں اسیران پر فی قیدی روزانہ کے حساب سے کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) مذکورہ جیلوں کے قیدیوں اور حوالاتیوں کو جو کھانا دیا جاتا ہے اس کی ہفتہ وار menu کی تفصیل جیل وار فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کو معیاری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کو پانی فلٹریشن پلانٹ سے فراہم کیا جارہا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) لاہور ریجن میں جیلوں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ سنٹرل جیل لاہور	2۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور
3۔ ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	4۔ ڈسٹرکٹ جیل قصور
5۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	6۔ ڈسٹرکٹ جیل نارووال
7۔ سنٹرل جیل گوجرانوالہ	

جبکہ حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبری SO(R&P) 1-9/99 Vol-11 مورخہ 30.05.2014 کے مطابق 59.61 روپے فی قیدی روزانہ کے حساب سے رقم دی جاتی ہے۔

(ب) قیدیوں اور حوالاتیوں کے ہفتہ وار menu کے مطابق جو کھانا فراہم کیا جاتا ہے وہ ایک ہی menu پر مشتمل ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام سٹور کی جانے والی اشیاء بعد از معائنہ انسپکشن کمیٹی اور حاصل کردہ نمونہ جات کی لیبارٹری بذریعہ فوڈ اتھارٹی پنجاب، لاہور سے کرائی جاتی ہے اور پاس ہونے کی صورت میں مذکورہ اشیاء کی فراہمی پنجاب کی تمام جیلوں پر برائے خوراک اسیران کی جاتی ہے۔ مزید برآں کھانا تیار ہونے کے بعد جیل اسیران کو کھانا تقسیم سے پہلے ہر متعلقہ جیل کا ڈاکٹر خوراک کا معائنہ کرتا ہے اور پاس ہونے کی صورت میں اسیران میں کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ جیل خانہ جات پنجاب میں ایک سکیم جس میں 34 جیلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کا کام تکمیل کے مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔

مزید برآں اس سکیم سے پہلے NGO اور مخیرّ حضرات کے تعاون سے 30 جیلوں پر 42 واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے جا چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایک قیدی پر روزانہ خوراک کی مد میں جو پیسے خرچ کئے جاتے ہیں وہ 59 روپے 61 پیسے ہیں لیکن اب 10 روپے کی روٹی اور 15 روپے کا نان ہو چکا ہے جبکہ یہ صبح کا ناشتہ، دوپہر اور رات کا کھانا بھی دیتے ہیں تو یہ کس طرح سے manage کرتے ہیں کیونکہ یہ 60 روپے بھی پورے نہیں بنتے۔ اگر دس روپے کی روٹی لگائی جائے تو 60 روپے کی خالی روٹی ہی بن جاتی ہے۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ کس طرح سے manage کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال یہ کیا ہے کہ 59.61 روپے ایک قیدی کا دن کی روٹی کا خرچہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ سوال ذرا repeat کر دیں کیونکہ میں مصروف تھا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ایک قیدی پر خوراک کی مد میں روزانہ جو رقم خرچ کی جاتی ہے وہ 59 روپے 61 پیسے ہے۔ میں نے سوال یہ کیا ہے کہ دس روپے کی روٹی اور 15 روپے کا نان ہو چکا ہے تو اس رقم میں خالی روٹی بھی پوری نہیں ہوتی للذا یہ صبح کا ناشتہ، دوپہر اور رات کا کھانا جو قیدی کو دیتے ہیں یہ کس طرح سے manage کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے درخواست ہے کہ اگر ان کو پنجاب کی کسی بھی جیل سے کھانے کے معیار کے حوالے سے کوئی شکایت آئی ہو یا کسی قیدی کو آج تک کھانا نہیں دیا گیا تو یہ مجھ سے سوال کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے valid point کا ذکر کرتے ہوئے آپ سے کہا ہے کہ جو آپ نے figure دیا ہے اُس میں قیدیوں کا کیسے گزارا ہو رہا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ 59.61 figure ہی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک جیل میں کم از کم تین ہزار یا تین ہزار سے زائد قیدیوں کا جب مشترکہ کھانا پکایا جاتا ہے تو figure almost یہی بنتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ مشترکہ ہوتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جیسے انہوں نے menu بھی بتایا ہے کہ ہفتے میں دو دفعہ چکن بھی دیتے ہیں اور ساری روٹیاں بھی دیتے ہیں لہٰذا مجھے یہ فارمولا بتا دیں کیونکہ مجھ سے میرے گھر کے اخراجات پورے نہیں ہو رہے تاکہ میں ان کے فارمولے کو adopt کر کے اپنے گھر کا خرچہ چلا سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم بھی ان سے فارمولا لیتے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! مجھ سے تو میرے گھر کا خرچ نہیں چل رہا اس لئے مجھے یہ فارمولا دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے فارمولا اچھا ہے اِن سے لینا چاہئے۔ منسٹر صاحب! آپ یہاں سے فارغ ہو کر چیمبر میں تشریف لائیں تاکہ میں آپ سے فارمولا لے لوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر اسمبلی اپنے لیڈران سے پوچھ لیں کہ آیا انہیں کھانے میں ایسی کوئی شکایت آئی ہے کیونکہ ان دنوں اِن کا خوب آنا جانا لگا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب! بات کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں شکایت کی بات نہیں کر رہا کیونکہ ظاہری بات ہے کہ یہ بڑے قابل ہیں اور رات کو تین تین بجے چھاپے بھی مارتے ہیں تو definitely بہتری کے لئے ہی کیا ہوگا۔ یہ جو بہتری لے کر آئے ہیں کہ 59 روپے 61 پیسے میں ایک قیدی کو صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا بھی دیتے ہیں تو میرا بڑا سادہ سا سوال فارمولے کے متعلق ہے کہ صبح کے ناشتہ میں کتنے پیسے، دوپہر کے کھانے میں کتنے پیسے اور رات کے کھانے میں کتنے پیسے خرچ کرتے ہیں تاکہ میں اپنے گھر کا خرچ بھی چلا سکوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اور منسٹر صاحب آپس میں بیٹھ کر فارمولا طے کر لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ فارمولا تو already چل رہا ہے بس ہاؤس کو ذرا بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بیٹھ کر یہ فارمولا طے کر لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ فارمولا تو بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جب ان قیدیوں کا اکٹھا کھانا پکتا ہے تو اس پر یہی خرچ آتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں، لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ فارمولا یا expenses کی بات نہیں ہے بلکہ 2002 سے 2007 کے پیریڈ میں پہلی دفعہ پنجاب کی جیلوں میں ایک standard menu طے اور introduce کروایا گیا تھا۔ اس menu کو کسی سرکاری افسر نے introduce نہیں کیا تھا بلکہ اُس وقت وزیراعلیٰ جناب پرویز الٰہی نے باقاعدہ Nutritionists کی ٹیم تشکیل دی تھی جنہوں نے باقاعدہ nutritional value کو مدنظر رکھتے ہوئے قیدیوں کے لئے خوراک کا menu تیار کیا تھا۔ آج بھی جیلوں میں انڈے دیئے جاتے ہیں، گوشت، مرغی اور سبزیاں بھی دی جاتی ہیں لہٰذا قطع نظر اس کے کہ خرچہ کتنا آتا ہے۔ جس طرح منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ کسی بھی جیل سے اِس وقت تک یہ شکایت نہیں آئی کہ قیدیوں کو کھانا نہیں مل رہا۔ تمام جیلوں میں قیدیوں کو کھانا مل رہا ہے اور تمام قیدی کھانے کے standard سے مطمئن ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں intervene اس لئے کیا ہے کیونکہ جیل خانہ جات ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ sister ڈیپارٹمنٹ ہے لہٰذا sister ڈیپارٹمنٹ ہونے کے ناتے یہ بات میرے علم میں تھی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کے توسط سے معزز ایوان کو بتا دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میری بڑی مودبانہ گزارش ہے کہ میرا سوال ابھی تک وہیں ہے اور مجھے میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ 59 روپے 61 پیسے میں یہ کس طرح manage کرتے ہیں لہٰذا اُس کا فارمولا بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! انہوں نے ایک بات clear کر دی ہے کہ یہ کھانا مشترکہ طور پر تیار ہوتا ہے جس کے بعد اُس کا جو figure نکلتا ہے وہ 59.61 روپے بنتا ہے۔ Order in the House.

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے گھر میں جو کھانا پکتا ہے وہ بھی سارے افراد کے لئے اکٹھا ہی پکتا ہے لیکن بڑی کوشش کرنے کے باوجود بھی اتنی رقم میں تیار نہیں ہوتا۔ میں وہ فارمولا پوچھ رہا ہوں جس کے تحت یہ 59 روپے 61 پیسے میں manage کر لیتے ہیں۔ یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور مہنگائی کی باتیں ہو رہی ہیں اگر یہ بتادیں تو یہ پتا چل جائے ناں اور یہ تو مہنگائی کو کنٹرول کرنے کا بڑا اچھا فارمولا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! فارمولا وہی ہے جو گھروں میں استعمال ہوتا ہے کہ اس میں مرچیں ڈالی جاتی ہیں، نمک اس میں ڈالا جاتا ہے اور ہلدی ڈالی جاتی ہے۔ یہ پکانے کا فارمولا پوچھ رہے ہیں تو جو گھروں میں پکتا ہے وہی وہاں پر پکتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! متعلقہ وزیر یہاں موجود ہیں تو وہی میرے سوال کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنے گھر کے کھانے کے متعلق بات کر رہے ہیں تو میری ان سے گزارش ہے کہ کیا ان کے گھر میں 3000 بندے رہتے ہیں تو جب 3000 یا 3200 لوگوں کا کھانا اکٹھا پکتا ہے تو اخراجات یہی آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کے سوال کا جواب آ چکا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے جواب نہیں ملا اور گزارش یہ ہے کہ آپ کو پتا ہے اور آپ بھی رکھ رکھاؤ والے اور سوشل بندے ہیں۔ جب ہمارے ہاں کوئی شادی بیاہ کا function ہوتا ہے تو اس وقت ہزاروں کی تعداد میں ہی لوگوں کا کھانا پکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب ہزاروں بندوں کا کھانا پکتا ہے پھر بھی وہ اتنے پیسوں میں تیار نہیں ہوتا۔ مجھے یہ بتادیں کیونکہ ہم نے شادی بیاہ اور بھی کرنے ہیں کہ ہزاروں لوگوں کے لئے کھانا پکانا ہے تو مجھے یہ فارمولا بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! اگلے سوال پر آتے ہیں اور آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لیں تو وہ آپ کو فارمولا دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! دیکھیں، ہم عوام کی نمائندگی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں اور عوام مہنگائی سے پریشان ہیں تو اگر ایک فارمولا مل جائے تو اس سے عوام کی پریشانی ختم ہو سکتی ہے۔۔۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ سوال ہنسی اور مذاق میں اڑانے والا نہیں ہے کیونکہ معاملہ قیدیوں کی خوراک کا ہے اور وہ لوگ جو پابند سلاسل ہیں جبکہ آج کل آپ دیکھتے ہیں کہ فوڈ اتھارٹی جس طرح چھاپے مار رہی ہے اور جس طرح کی substandard food ہمارے آزاد لوگ جو سوسائٹی میں کھا رہے ہیں اور جو bulk میں چیزیں تیار ہو کر periphery میں جس میں چپس، دودھ، حلوے اور دیگر چیزیں جس standard کی دی جا رہی ہیں اور جس طرح ہمارے آزاد لوگوں کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ پابند سلاسل لوگوں سے متعلق ہمارے محترم وزیر نے کہا ہے کہ کوئی شکایت آئی ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ اس معاشرے میں قیدی کی شکایت کبھی آ سکتی ہے؟

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ اس کا جواب بہت ضروری ہے کہ 59 روپے میں تین وقت کا کھانا بے چارے قیدیوں کو کیسے دے رہے ہیں کیونکہ یہ قیدیوں کے حقوق کا مسئلہ ہے اس لئے آپ اسے اس طرح آسانی سے نہیں لے سکتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کی details ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جو کھانا دیا جاتا ہے اور جیسا کہ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ زرعی یونیورسٹی کے National Institute of Food Science and Technology کی ایک کمیٹی بنی تھی جس نے باقاعدہ ایک menu دیا ہوا ہے تو یہ کھانا اس menu کے مطابق دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس details ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!جی، بالکل میرے پاس details ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔آپ معزز ممبر کو details provide کر دیں۔ڈاکٹر صاحب! آپ kindly منسٹر صاحب سے details لے لیں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!میں ڈاکٹر صاحب کو ابھی details فراہم کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ڈاکٹر صاحب!آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان سے details لے لیں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!جیل میں اس menu کے مطابق کھانا دیا جاتا ہے جس میں ایک آدمی کو اڑھائی سے تین ہزار کیلوریز چاہئیں تو اس معیار کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!منسٹر صاحب مجھے details دیں گے تو میں اس کی رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اگلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری اشرف علی:جناب سپیکر!ابھی تو ہم پہلے سوال پر ہی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چودھری صاحب!تین ضمنی سوال آپ نے کر لئے ہیں تو آپ منسٹر صاحب سے details لے لیں۔

چودھری اشرف علی:جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ ہمارا مذہب اسلام انسان کے بنیادی حقوق پر بڑا focus کرتا ہے اور قرآن پاک واحادیث مبارکہ میں بھی قیدیوں کے بارے میں بڑی تاکید کی گئی ہے اور بڑا زور دیا گیا ہے کیونکہ وہ تو بے چارے بے بس اور مجبور ہوتے ہیں۔قید میں لوگ سارے گنہگار نہیں ہیں اور میں یہ بات اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کیونکہ میں بھی ہفتہ دس دن جیل کی ہوا کھا چکا ہوں اور میں نے کوئی قصور بھی نہیں کیا تھا۔مجھے اس وقت سے ایک ذاتی تجربہ ہے کہ وہاں جو لوگ پابند سلاسل ہیں وہ سارے گنہگار نہیں ہیں، ان میں بہت سارے

بے گناہ بھی ہیں تو ان کی آواز تو نکلتی ہی نہیں ہے اور ان کی آواز کون سنے گا۔ یہ بات میں نے صرف اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے ذاتی تجربہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

(اذان ظہر)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب کسی بھی چیز کا تعین کیا جاتا ہے تو بلاشبہ اسے justify بھی کیا جاتا ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ کوئی فیصلہ کر لیا جائے اور اس کی justification بھی نہ کی جائے۔ بلاشبہ جب کمیٹی نے 59 روپے 61 پیسے کا تعین کیا ہو گا تو اسے انہوں نے justify بھی کیا ہو گا کیونکہ ہم نئے تجربات سے گزرتے ہیں تو اتنے پیسوں میں ممکن نہیں ہے کہ کسی بھی بندے even کہ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ایک دودھ پیتے بچے کو آپ دودھ میں پانی ملا کر فیڈر پلاتے رہیں تو وہ بھی اتنے پیسوں میں سارا دن دودھ نہیں پی سکتا۔

جناب سپیکر! میری گزارش صرف اتنی ہے کہ منسٹر صاحب اس کو ذرا seriously take up کر لیں، اس پر meeting call کر لیں اور اس کی رپورٹ کے لئے بہتر تو یہی ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں یا پھر منسٹر صاحب اس۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کو منسٹر صاحب اس کی detail provide کر دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! نہیں۔ detail نہیں بلکہ ہاؤس میں رپورٹ submit کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ہاؤس میں رپورٹ آپ submit کر دیجئے گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! نہیں۔ وہ رپورٹ منسٹر صاحب نے ہاؤس میں submit کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب آپ کو detail دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! Rules کے مطابق منسٹر صاحب نے ہاؤس میں رپورٹ submit کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! جیسے ڈاکٹر صاحب نے بات کی ہے کہ وہ رپورٹ ہاؤس میں put up کر دیں گے تو ایسے ہی آپ کر لینا۔ اب نئے سوال کی طرف آتے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! آپ ruling دے دیں ناں تاکہ وہ کمیٹی کے سپرد کر دیں یا پھر ہاؤس میں رپورٹ پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! کمیٹی کے سپرد نہیں ہو سکتی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ آپ کی discretion ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ جیسے ڈاکٹر صاحب details لے لیں گے اور آپ بھی لے لینا۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ بڑا اچھا کام ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا اجر دینا ہے کیونکہ قیدیوں کے لئے آواز اٹھانا اور اقدامات کرنا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! چلیں، اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ نے بہت وقت لے لیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 327 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد منیب سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ڈرائیونگ لائسنسوں کے غلط اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*327: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ناتجربہ کار ڈرائیوروں کی غفلت کی وجہ سے روزانہ ہزاروں کی تعداد میں حادثات ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بنیادی وجہ ڈرائیونگ لائسنسوں کا غلط اجراء ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا لائسنسنگ برانچ میں کرپشن مافیا کا راج ہے جو لوگوں کو ٹیسٹ لئے بغیر ناجائز طریقے سے لائسنس جاری کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں سرگودھا لائسنسنگ برانچ کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن تحقیقات کر رہا ہے اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے اور حکومت اس غلط نظام کی درستی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ بات درست ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر حادثات ہو رہے ہیں لیکن ہزاروں کی تعداد میں نہیں ہیں اس سلسلہ میں ٹریفک پولیس بمطابق احکامات افسران بالا روزانہ کی بنیادوں پر غفلت اور لاپرواہی سے ڈرائیونگ کرنے والے ڈرائیورز کے خلاف قانونی کارروائی کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں سرگودھا پولیس کی طرف سے باقاعدہ ڈرائیونگ سکول بنایا گیا ہے جہاں پر ڈرائیونگ سیکھنے کے لئے آنے والے مرد و خواتین کو ڈرائیونگ کی عملی تربیت کے ساتھ ساتھ ٹریفک قوانین سے آگاہی سے متعلق لیکچرز بھی دیئے جاتے ہیں اس کے علاوہ ٹریفک ایجوکیشن یونٹ مختلف مقامات پر عوام الناس کو ٹریفک قوانین سے متعلق ایجوکیٹ بھی کرتا ہے۔

(ب) یہ کہنا کہ حادثات کی بنیادی وجہ ڈرائیونگ لائسنسوں کا غلط اجراء ہے قطعاً درست نہ ہے کیونکہ لائسنس کے اجراء کے لئے باقاعدہ SOPs ترتیب دی گئی ہیں جن پر عمل کر کے میرٹ پر ڈرائیونگ لائسنسوں کا اجراء کیا جاتا ہے متعدد حادثات میں ڈرائیور حضرات کے پاس ڈرائیونگ لائسنس ہی نہ ہوتے ہیں جس پر کنٹرول کرنے کے لئے لائسنس کے بغیر ڈرائیونگ کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس سلسلے میں اعلیٰ حکام اس بات پر بھی غور کر رہے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک کی طرح ہمارے ملک میں بھی ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء سے پہلے تین ماہ کا تربیتی کورس کروایا جائے تاکہ ہمارے ڈرائیور حضرات ڈرائیونگ کی تمام تکنیکوں سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ ٹریفک ایجوکیشن سے بھی آشنا ہوں۔

(ج) ڈرائیونگ ٹیسٹ کے بغیر ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کمرشل اور نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کے سلسلے میں بمطابق موٹر وہیکل آرڈیننس، 1965 کے تحت ٹیسٹ بورڈ تشکیل دیا گیا ہے جس میں کم از کم تین ممبرز ہوتے ہیں، لائسنس کے حصول کے لئے آنے والے امیدواران پہلے فائل مکمل کروانے کے بعد جمع کرواتے ہیں ان کا شناختی کارڈ چیک کیا جاتا ہے، حاضری شیٹ پر دستخط

کروائے جاتے ہیں اور بائیو میٹرک حاضری بھی لی جاتی ہے اس کے علاوہ کمرشل ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹ کی باقاعدہ مووی بنائی جاتی ہے جس میں امیدوار کم از کم دو مرتبہ اصل شناختی کارڈ کے ہمراہ کیمرہ کے سامنے آکر اپنی حاضری شو کرتا ہے اور ٹیسٹ دیتا ہے اور وہ مووی متعلقہ حکام کو بھجوائی جاتی ہے۔ بالا پراسس کے بعد یہ الزام لگانا کہ بغیر آئے لائسنس issue کیا جاتا ہے بعید از قیاس ہے اور نہ ہی لائسنسنگ برانچ سے متعلق کسی بھی قسم کی کرپشن کی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(د) لائسنس برانچ کے متعلق کوئی بھی انکوائری محکمہ انٹی کرپشن میں نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ بڑا اہمیت عامہ رکھنے والا سوال ہے جس میں ڈرائیونگ لائسنسوں کے متعلق پوچھا گیا ہے تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ڈیپارٹمنٹ نے admit کیا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں یہ حادثات نہیں ہوتے لیکن ہوتے تو ہیں تو اس کے لئے کیا معیار ہے۔ یہ سرگودھا ڈویژن سے متعلق سوال ہے تو سرگودھا ڈویژن میں monthly, fortnightly or weekly کتنے لائسنس جاری کرتے ہیں جس میں HTV یعنی heavy لائسنس کتنے جاری ہوتے ہیں اور کار، موٹر سائیکل وغیرہ کے کتنے جاری کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں گزارش ہے کہ جو لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اس کے لئے باقاعدہ ایک طریق کار ہے۔ طریق کار سے میری مراد یہ ہے کہ باقاعدہ ٹریفک پولیس نے ایک SOP develop کیا ہوا ہے اُس SOP کے تحت ٹیسٹ لے کر لائسنس جاری کئے جاتے ہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سرگودھا میں کوئی specific period یہ فرمادیں کہ کون سے پریڈ کی ان کو تعداد چاہئے میں معلومات ان کو فراہم کر دوں گا کہ کون سے پریڈ سے لے کر کون سے پریڈ تک کتنے لائسنس جاری کئے گئے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پریڈ بتادیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی مہربانی اُن کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ جیسے بھی وہ ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے میں نے کوئی ایسا سوال نہیں کیا یہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر سرگودھا ہے

ٹریفک والوں نے ایک معیار بنایا ہوا ہے کہ ہر ڈویژنل سطح پر لائسنسوں کی ایک تعداد ہے ان کی تعداد fix ہے پنجاب میں 9 ڈویژن ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ ٹائم پریڈ بتادیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کوئی ٹائم پریڈ نہیں ہے ایل ٹی وی لائسنس، ایچ ٹی وی لائسنس یہ جتنے جاری ہوتے ہیں ہر ڈویژن کو انہوں نے monthly allotment کی ہوئی ہے۔ میں ہاؤس کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں جو اصل پوائنٹ ہے کہ جیسے لاہور ڈویژن ہے لاہور میں لائسنسوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یہاں پر بہت زیادہ تعداد میں جاری ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ساہیوال میں میری اطلاع کے مطابق 48 کے قریب monthly جاری ہوتے ہیں، سرگودھا میں کتنے ہیں؟ یہ concerned سوال سرگودھا کا تھا میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم ایک uniform policy بنائیں گے کہ پورے پنجاب میں جتنے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ڈرائیونگ لائسنس دیئے جائیں اور روز سب لوگ پورا پنجاب یا پورا پاکستان ہم سفر میں رہتے ہیں تو لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے سے بچا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! Any figure

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر کا کہنا درست ہے کہ زیادہ سے زیادہ لائسنسز جاری ہونے چاہئیں گورنمنٹ کی بھی یہی منشا ہے کہ جتنے زیادہ لائسنس جاری ہوں گے تو یہ بات ensure ہو گی کہ گاڑی چلانے والا لائسنس یافتہ ہے نہ کہ کوئی ٹرینی ہے یا وہ ایسا شخص ہے جس کے پاس لائسنس نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ کے interest کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں عوام کی زندگیوں کا مسئلہ ہے اور یہ اہم بات ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے یا سی پی او کی طرف سے کوئی ایسی instruction ہیں کہ ہر ضلع میں ماہانہ یا سالانہ اتنے لائسنس جاری کئے جائیں گے as such کوئی پابندی نہیں ہے یہ انحصار ہے لوکل پولیس کا ہے کہ ضلع میں وہ اپنی ضرورت کے مطابق جتنی درخواستیں اُن کی پاس آتی ہیں ٹیسٹ لے کر وہ لائسنس جاری کرتے ہیں سی پی او کی طرف سے یا صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے اُن پر کوئی قدغن نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال ملک صاحب! اب آپ تشریف رکھیں آپ نے دو سوال کر لئے ہیں اب دوسرے ممبر کو سوال پوچھنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت ضروری سوال ہے اسی سے متعلقہ سوال ہے میری صرف گزارش ہے، میں منسٹر صاحب کو چیلنج نہیں کرتا میرے سینئر ہیں یہ بات درست ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! نہیں اجازت ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: چودھری صاحب! تسی تے ہمیشہ ای اجازت دِتی اَے۔

جناب سپیکر! ان کی طرف سے in writing direction ہے میں اس بات کو on the floor of the House چیلنج کرتا ہوں کہ یہ لاہور میں 96 کے قریب ہیں اور ساہیوال میں 48 کے قریب ہیں اور میں منسٹر صاحب سے یہ ادب سے گزارش کر رہا ہوں کہ یہ uniform policy کر دیں۔ میرا یہ دو حرف کا سوال ہے کے یہ uniform policy کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کس لحاظ سے uniform کر دیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہتے ہیں لاہور میں 96 یا جتنے بھی ہیں۔ اتنا لوگوں کا رش ہے جس طرح انہوں نے بتایا ہے کہ جتنے applicants ہیں یقین کریں لوگ رُل رہے ہوتے ہیں، وہاں پر لائسنس لینے والوں کی لائنیں لگی ہوئی ہیں، وہاں پر اُن کو ٹائم ہی نہیں ملتا، وہاں پر concerned DSP بیٹھا ہوتا ہے جو انہوں نے تین رکنی کمیٹی بتائی ہے وہاں پر لوگ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ 48 پورے ہو گئے ہیں آپ اگلے ماہ آجائیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا uniform policy کر دیں گے، برابر کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش ہے میں نے پہلے بھی عرض کی ہے as such کوئی پابندی نہیں جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ جس ضلع میں جتنی ضرورت ہو گی اُتنے جاری کئے جائیں گے کسی ضلع پر کوئی پابندی نہیں لگی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! Thank you very much for giving your time sir. Supplementary question ہے I belong from Sargodha as well اس سوال کے اندر انہوں نے SOPs کی بات کی ہے I will come directly to my question to the Honourable Minister کہ انہوں نے جو SOPs بتائے ہیں کہ بائیو میٹرک والے ہیں تو جو بائیو میٹرک والے ہیں اُس کا ایک سرگودھا میں second station بنادیں اور کیا وہ ہے یا نہیں ہے اور secondly ہمارے سرگودھا میں تین درخواستیں انٹی کرپشن کے اندر آئی ہوئی ہیں کہ جو ایچ ٹی وی لائسنس ہے I am talking specifically about HTV licenses اُس کے اوپر کارروائی کیا ہوئی ہے اور کیا اُس کا جو مصدقہ دو نمبر ایچ ٹی وی کے لائسنسز بنا رہے ہیں kindly آپ اس پر کیا SOPs بنائیں گے اور کیا ایکشن لیں گے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک لائسنس برانچ سے متعلق کہ کرپشن سے متعلق کوئی درخواستیں تھیں یا کیسز pending ہیں اس میں جواب اور دیا گیا ہے کہ لائسنس برانچ کے متعلق کوئی بھی inquiry محکمہ انٹی کرپشن میں نہ ہے یہ ہم نے categorically جواب دیا ہے۔ جو سرگودھا میں ہمارا licensing centre ہے اُس کو اپ گریڈ کرنے کے متعلق جو معزز ممبر نے سفارشات یا تجاویز دی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے interest میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کو اپ گریڈ کرنے کے لئے پوری کوشش کی جائے گی اور اُس کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز منسٹر صاحب! انہوں نے SOPs پوچھے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ایچ ٹی وی والی جو میں نے آپ کو request کی ہے ہمارے لوکل اخبار میں ایک سقم چل رہا ہے کہ duplicate نام تبدیل کر کے License number is the same but the name is different with the photograph اُس کے اوپر بھی kindly تھوڑا سا ایکشن لیں تو I will be really grateful.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر ایکشن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس بات کی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کے متعلق انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟ چلیں پوچھ لیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو عام ڈرائیور ٹیسٹ دینے کے لئے جاتے ہیں تو وہ غریب آدمی ہوتا ہے کوئی نوکری لینے کے لئے جب وہ لائسنس بنوانے کے لئے جاتا ہے تو جب ٹیسٹ ہوتا ہے یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنا ٹرک یا بس لے کر آئیں یہ حکومت نے arrange کرنا ہوتا ہے انہوں نے گاڑی provide کرنا ہوتی ہے تو ایک غریب آدمی اپنی گاڑی کیسے لا سکتا ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کوئی لائسنس ایشو کرنے سے پہلے کوئی ٹریننگ کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو انہوں نے فرمایا کہ جو ڈرائیور لائسنس جاری کرنے کے لئے ٹیسٹ لیا جاتا ہے وہ وہیکل گورنمنٹ مہیا کرے تو اس سلسلے میں ان کی تجویز پر انشاء اللہ تعالیٰ غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ گورنمنٹ اس وقت کیا اقدامات کر رہی ہے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لائسنسز کے اجراء کے سلسلے میں بہت احتیاط برتی جاتی ہے اور کوشش اس بات کی کی جاتی ہے کہ کسی ایسے بندے کو لائسنس جاری نہ کیا جائے کہ جو کل انسانی جانوں سے کھیلنے کا مرتکب ہو سکے۔ جو باقاعدہ SOPs develop کی گئی ہے وہ ایک نہیں ہماری تین SOPs ہیں تینوں SOPs کی کاپی میرے پاس موجود ہے اگر کوئی معزز ممبر اُس میں کوئی contribute کرنا چاہتا ہے تو ہم اُس سسٹم کو بہتر بنانا چاہتے ہیں اگر آپ کی تجویز آئے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم سسٹم کو بہتر بنانے کے لئے ہر اقدام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں آپ تجویز دے دیں۔ جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری صاحب! سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 229 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کی جیلوں میں فیملی رومز تعمیر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*229: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں مقید اسیران کو conjugal rights کی سہولت میسر کرنے کے لئے حکومت نے صوبہ کی چار جیلوں سنٹرل جیل ملتان، سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل راولپنڈی میں فیملی رومز تعمیر کروائے ہیں اگر یہ درست ہے تو کیا مذکورہ جیلوں میں مقید اسیران کو conjugal rights کی سہولت میسر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن قیدیوں کی سزا پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو انہیں سال میں تین مرتبہ اپنی بیوی سے ملاقات کا حق دیا گیا ہے اگر درست ہے تو لاہور ریجن کی جیلوں کے کتنے قیدیوں کو جنوری 2017 سے آج تک یہ حق دیا گیا ہے جیل وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر کی باقی ماندہ جیلوں میں بھی فیملی رومز تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، ہاں! یہ بات درست ہے کہ جیلوں میں مقید اسیران کو conjugal rights کی سہولت دینے کے لئے حکومت نے صوبہ کی چار جیلیں جن میں سنٹرل جیل ملتان، سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل راولپنڈی میں فیملی رومز تعمیر کروائے گئے ہیں۔ یہ فیملی رومز functional نہ ہوئے ہیں اس لئے سہولت میسر نہ ہے۔

(ب) پنجاب پریژن رولز 1978 کے رول نمبر 545-A کے تحت ایسا قیدی جس کی سزا پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو تو اس کو بیوی سے سال میں تین مرتبہ ملاقات کا حق دیا گیا ہے اور اس دوران ان کا بچہ جس کی عمر چھ سال سے کم ہو وہ بھی ساتھ رہ سکتا ہے۔

مزید یہ کہ ابھی تک صوبہ پنجاب کی چار جیلوں میں یہ فیملی رومز functional نہ ہوئے ہیں۔البتہ اس کے SOPs برائے ملاقات کا طریق کار وغیرہ طے کرنا باقی ہے اور اس کے بعد ملاقات کی اجازت دی جائے گی۔

(ج) اس ضمن میں پنجاب کی فی الحال چار جیلوں میں فیملی رومز تعمیر کروائے گئے ہیں اور ان فیملی رومز کے functional ہونے کے SOPs بنائے جا چکے ہیں۔ حتمی منظوری کے بعد یہ فیملی رومز باقاعدہ طور پر چلائے جائیں گے۔اس تجربہ کے بعد پنجاب کی باقی ماندہ جیلوں پر اسی طرز کے فیملی رومز تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کا جو جواب ہے اس کے دوسرے حصہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ مزید یہ کہ ابھی تک صوبہ پنجاب کی چار جیلوں میں یہ فیملی رومز functional نہ ہوئے ہیں۔البتہ اس کے SOPs برائے ملاقات کا طریق کار وغیرہ طے کرنا باقی ہے اور اس کے بعد ملاقات کی اجازت دی جائے گی۔اسی سوال کے جز (ج) میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ اس ضمن میں پنجاب کی فی الحال چار جیلوں میں فیملی رومز تعمیر کروائے گئے ہیں اور ان فیملی رومز کے functional ہونے کے SOPs بنائے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے کہہ رہے ہیں کہ نہیں بنائے گئے بعد میں خود ہی فرما رہے ہیں کہ بنائے گئے ہیں۔ اس میں سے کس جواب کو درست مانا جائے، کیا انہوں نے House کا privilege breach نہیں کیا؟ محکمہ اس کو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے کہ اس سوال کا جواب معزز ایوان میں جانا ہے لہٰذا اس پر غور و خوض کر کے جواب تیار کرے۔یہ تو House کا privilege breach کرنے کے مترادف ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! پنجاب کی چار جیلوں میں یہ rooms بنائے گئے ہیں جن میں سے تین جیلوں میں complete ہو چکے ہیں اور ایک جیل راولپنڈی میں ابھی complete ہونا باقی ہے۔ جونہی راولپنڈی جیل میں complete ہو جائیں گے تو انشاء اللہ اس کے SOPs تیار کر کے مقید اسیران کو conjugal rights دے دیئے جائیں

گے اس کے لئے ہم نے مورخہ 04-12-2018 کو محکمہ ہوم سیکرٹری کو لیٹر بھی ارسال کر دیا ہے میرے پاس اس کی کاپی موجود ہے اگر معزز ممبر لینا چاہیں تو میں انہیں مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! چونکہ آپ custodian of the House ہیں تو بلاشبہ اس معزز ہاؤس کے privilege کا خیال کرنے کی ذمہ داری سب سے زیادہ آپ ہی کے کاندھوں پر آتی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے تاریخ وصولی جواب 11-دسمبر 2018 انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ تین جیلوں کے SOPs بن چکے ہیں مجھے بتایا جائے کہ وہ کب بنے ہیں، کیا یہ 11-دسمبر 2018 سے پہلے بنے ہیں، اگر پہلے بنے ہیں تو پھر یہ جواب غلط ہو گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ معزز ممبر سن نہیں سکے۔ میں نے SOPs نہیں کہا بلکہ rooms کہا ہے کہ تین جیلوں میں rooms complete ہو چکے ہیں اور راولپنڈی جیل میں ہونا باقی ہے۔ جب وہ complete ہو جائیں گے پھر ہم چاروں جیلوں میں اسے start کر دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ فیصلہ بھی آپ نے ہی کرنا ہے کہ کس نے سنا ہے کس نے نہیں سنا ہے۔ انہوں نے خود ہی فرمایا ہے کہ چار جیلوں میں rooms مکمل ہو چکے ہیں۔ جو یہاں لکھا ہوا ہے میں وہ بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ figure چیک کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ چار جیلوں سنٹرل جیل ملتان، سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل راولپنڈی میں family rooms تعمیر کروائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ کب تعمیر ہوئے ہیں؟ یہ تو آج کی بات کر رہے ہیں کہ تین ہوئے ہیں اور جواب میں ارشاد فرما رہے ہیں کہ چار ہوئے ہیں۔ یہ تو ساری contradiction ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا اپنے figures چیک کر لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں نے figures چیک کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پاس figures کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہی ہیں کہ family rooms تعمیر کروائے گئے ہیں۔ میں بالکل اپنی statement پر قائم ہوں کہ تین جیلوں میں complete ہو چکے ہیں، جو راولپنڈی جیل ہے اس میں 75 فیصد کام ہو چکا ہے اور صرف 25 فیصد رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا ابھی تک وہ functional نہیں ہوئے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، ابھی تک وہ functional نہیں ہوئے۔

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! میں تو point out کر رہا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ میرے ضمنی سوال کا جواب ابھی تک بھی نہیں آیا۔ جو میں نے point out کیا وہ یہ ہے کہ جز (ب) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ البتہ اس کے SOPs برائے ملاقات، طریق کار وغیرہ طے کرنا باقی ہیں یعنی کہ rooms functional ہو چکے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: functional نہیں ہوئے۔ ابھی منسٹر صاحب نے یہی کہا ہے کہ یہ functional نہیں ہوئے۔

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ دو جگہوں پر غلط ہوا ہے اب اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کیا یہ سوال کمیٹی کو refer کرنا ہے یا نہیں؟ یہ آپ کی discretion ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کے تمام سوالات ہی کمیٹی کو refer کر دیں؟

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے تو request ہی کرنی ہے فیصلہ تو آپ نے کرنا ہے۔ آپ دیکھ لیں اگر یہ بنتا ہے تو کر دیں اگر نہیں بنتا تو نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نہیں بنتا۔

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! اس میں غلط بیانی ہے۔ یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ SOPs final ہو چکے ہیں اور خود ہی فرما رہے ہیں کہ SOPs final نہیں ہوئے۔ پھر خود ہی فرما رہے ہیں کہ چار جیلوں میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ چار جیلوں کی منظوری دی گئی تھی۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے یہ وہ بھی تو پڑھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ان کو بات تو کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس کی history اس طرح سے ہے کہ آج سے کئی سال پہلے جب چیف جسٹس افتخار حسین صاحب نے راولپنڈی جیل کا visit کیا تو انہوں نے فوری طور پر سپریم کورٹ کی طرف سے آرڈر جاری کئے کہ بڑی سنٹرل جیلوں میں اسیران کو conjugal rights دیئے جائیں۔ اس طرح چار جیلوں کی منظوری دی گئی تھی جن میں سے تین جیلوں کے rooms complete ہو چکے ہیں اور چوتھی راولپنڈی جیل میں ابھی 25 فیصد کام باقی رہتا ہے۔ اس کے باوجود ہم نے مورخہ 04-12-2018 کو لیٹر نمبر 86481 ہوم سیکرٹری کو SOPs بنانے کے لئے ارسال کر دیا ہے۔ اگر معزز ممبر کہیں تو میں انہیں اس لیٹر کی کاپی بھی فراہم کر سکتا ہوں۔

جناب بلال اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بلال اکبر صاحب!

جناب بلال اکبر خان: جناب سپیکر! معزز ممبر چودھری اشرف علی اور منسٹر صاحب جو بات کر رہے ہیں اس ضمن میں، میں صرف آپ کے لئے ایک بات کہنا چاہوں گا۔ پہلے بھی یہاں پر بہت سارے ایسے سوالات آئے ہیں جن کا جواب کچھ دیا جاتا ہے اور لکھا کچھ اور ہوتا ہے۔ یہاں پر بھی جو بات معزز وزیر کر رہے ہیں وہ بالکل درست ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب بلال اکبر خان: جناب سپیکر! میرا یہی سوال ہے کہ یہاں پر لکھا گیا ہے کہ SOPs بنائے جا چکے ہیں اور ایک دفعہ لکھا ہے کہ SOPs نہیں بنے۔ ہمیں اس پر clarity نہیں ہو رہی ہے۔ یہ بار بار یہی بتا رہے ہیں کہ کمرے تیار ہو رہے ہیں حالانکہ یہاں SOPs کی بات ہو رہی ہے کمروں کی بات تو ہو نہیں رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے آپ کو بڑی detail سے بتادیا ہے کہ تین complete ہو چکے ہیں اور راولپنڈی جیل میں ابھی 25 فیصد کام مکمل نہیں ہوا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال ظہیر اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 333 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: جھانگی والا روڈ پر مسجد شہید کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*333: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور جھانگی والا روڈ موضع گوٹھ لشکری پر واقع ایک سو سال سے زائد واقع مسجد کو شہید کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس مسجد کو گرانے سے قبل محکمہ ہذا یا دیگر کسی ایجنسی، ادارے یا افسر کی طرف سے اس کو شہید کرنے کا نوٹس جاری ہوا تھا تو اس کی نقل فراہم کریں نیز اس مسجد کو شہید کرنے کی وجوہات بتائیں اور اس کے ذمہ داران کون ہیں، ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) لشکری گوٹھ جھانگی والا روڈ بہاولپور پر محمد اسلم عباسی کے زرعی رقبہ بر لب سڑک واقع تقریباً 2/3 مرلے پر دربار شیر شاہ اور اس کے ساتھ ملحقہ پختہ اینٹوں کی چار دیواری دے کر نماز پڑھنے کے لئے جگہ مختص کی ہوئی تھی۔ ملزمان محمد اسلم عباسی اور اعجاز رامے نے باہم مشورہ ہو کر بذریعہ ایکسکیویٹر اور ٹریکٹر ٹرالی سے مسجد کو شہید کر دیا۔

(ب) مسجد متذکرہ بالا کو شہید کرنے کے لئے کسی ایجنسی یا ادارے یا افسر کی طرف سے کوئی نوٹس جاری نہ ہوا تھا بلکہ محمد اسلم عباسی نے اپنا زرعی رقبہ اعجاز رامے کو ہاؤسنگ سکیم کے لئے فروخت کر دیا۔ تاہم مقامی پولیس نے محمد یونس ولد محمد طفیل سکنہ لشکری گوٹھ کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 142/18 مورخہ 16.07.18 بجرم 295/448/427/34 ت پ تھانہ صدر بہاولپور بر خلاف محمد اکرم عباسی ولد الہیٰ بخش قوم عباسی سکنہ گوٹھ لشکری اور محمد اعجاز رامے سکنہ علامہ اقبال ٹاؤن جھانگی والا روڈ بہاولپور و دیگر 8/9 کس نامعلوم الاسم ملزمان درج رجسٹر ہوا، مقامی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے موقع سے ایکسکیویٹر اور ٹریکٹر ٹرالی کو قبضہ پولیس میں لیا۔ دوران تفتیش بمطابق ریونیو ریکارڈ مسجد

شیر شاہ بخاری پراونشل ہائی وے کی ملکیتی ایک مرلہ اور محمد اسلم عباسی کی ملکیتی دو مرلے پر تعمیر شدہ تھی جو مستقبل قریب میں جھانگی والا روڈون وے ہونے کے دوران شہید ہونے کا اندیشہ تھا۔ محمد اکرم عباسی کے بھائی محمد اسلم نے پرانی مسجد شہید کرواکر اپنی ملکیتی زمین میں رقبہ 6½ مرلے مسجد کے نام انتقال کروادیا ہے، ملزمان محمد اکرم عباسی اور محمد اعجاز رامے نے بعدالت جناب ASJ صاحب بہاولپور سے اپنی عبوری ضمانتیں کروالیں اور شامل تفتیش ہوئے ہر دو فریقین کے مابین بلمشافہ گفتگو کرائی گئی دونوں فریقین کی طرف سے ایک کمیٹی تشکیل دے کر فیصلہ کیا گیا کہ 6½ مرلہ کی نئی مسجد تعمیر کی جائے کمیٹی کے فیصلہ پر عملدرآمد کرتے ہوئے 6½ مرلہ کی خوبصورت پختہ اینٹوں سے مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ مسجد شہید کرنے کا معاملہ تشکیل دی گئی کمیٹی، مدعی مقدمہ الزام علیہان کے مطابق ختم ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! مجھے جز (الف) میں بڑا گھما پھرا کر جواب دیا گیا ہے کہ دربار شیر شاہ اور اس کے ساتھ ملحقہ پختہ اینٹوں کی چار دیواری دے کر نماز پڑھنے کے لئے جگہ مختص کی ہوئی تھی حالانکہ یہ مسجد جو شہید کی گئی ہے یہ سو سالہ پرانی مسجد تھی جہاں پر پانچ وقت اذان دی جاتی تھی اور ہر روز صبح کے وقت چھوٹے بچے آکر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے۔ اس میں بڑا گھما پھرا کر کہا گیا ہے کہ یہ جگہ مختص کی ہوئی تھی جبکہ یہ سو سالہ قدیمی مسجد تھی جس کو شہید کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! یہ سو سالہ پرانی مسجد تھی اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ مسجد کے لئے جگہ مختص کی ہوئی تھی۔ انہوں نے جز (ب) میں کہا ہے کہ excavator اور ٹریکٹر ٹرالی کو پولیس نے قبضہ میں لیا ہے۔ اگر محکمے نے excavator کی سپرداری کرائی ہے تو وہ مجھے دکھادی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میرے معزز بھائی کو پورے حقائق کا شاید علم نہیں ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ یہ ایک مسجد تھی جسے باقاعدہ شہید کیا گیا۔ اسے کسی گورنمنٹ کے ادارے

نے شہید نہیں کیا بلکہ کسی پرائیویٹ پارٹی نے شہید کیا تھا۔ان کے خلاف باقاعدہ مقدمہ درج ہوا، انہیں گرفتار کیا گیا اور قانونی کارروائی کی گئی۔اس کے بعد اہلیان علاقہ نے متفق ہو کر ایک جرگہ ترتیب دیا جس نے یہ طے کیا کہ اس مسجد کو دوبارہ تعمیر ہونا چاہئے اور پھر وہ مسجد دوبارہ تعمیر ہوئی۔ جرگے کا فیصلہ میرے پاس موجود ہے، جو سٹیمپ پیپر پر agreement کیا گیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے اور وہاں پر مسجد دوبارہ تعمیر ہو چکی ہے اس کی تصاویر بھی میرے پاس موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ یہ سب کچھ منسٹر صاحب سے لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے پاس تصاویر موجود ہیں، agreement موجود ہے اور سٹیمپ پیپر بھی موجود ہے۔اب یہ معاملہ وہاں پر ختم ہو چکا ہے اور as such کوئی tension نہیں ہے۔ مسجد تعمیر ہو چکی ہے جس کی تصاویر میں آپ کو پیش کر دیتا ہوں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرے پاس محکمہ مال کی رپورٹ موجود ہے اگر لاء منسٹر کے پاس نہیں ہے تو میں ان کو provide کر دیتا ہوں۔اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں اس کو پڑھ کر سنا دوں؟ اس میں لکھا ہوا ہے کہ حسب الحکم جناب ریونیو آفیسر، سرکل جھانگی والا 31-07-2018 موقع پر پہنچا۔ مسجد شریف شیر شاہ بخاری واقع تھی جو کہ شہید ہو چکی ہے۔روڈ جھانگی والا کی پیمائش کی گئی۔ خسرہ مذکورہ میں مسجد شریف واقع جزوی بجانب جنوب مالکیہ مالکان محمد اسلم وغیرہ موجود تھے۔بقیہ مسجد مالکیہ پراونشل ہائی وے جھانگی والا روڈ میں تعمیر شدہ تھی اور خسرہ نمبر پراونشل ہائی وے کی ملکیت 2 کنال 11 مرلے ہے اور باقی رقبہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! sorry میں interrupt کر رہا ہوں۔کیا یہ مسجد شہید ہونے سے پہلے کی رپورٹ ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! نہیں، یہ بعد کی رپورٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کب کی رپورٹ ہے اس میں date لکھی ہو گی۔آپ وہ ذرا date بتا دیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! یہ تاریخ 05-08-2018 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بتائیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ 2 کنال 11 مرلے زمین پر اونشل ہائی وے کی تھی تو یہ مسجد اس پر اونشل ہائی وے کی زمین پر تعمیر تھی۔ یہ پراونشل ہائی وے کی پراپرٹی تھی.It is not the property of any person

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ پراونشل ہائی وے کی پراپرٹی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر issue یہ تھا، وہاں پر ایک مسجد بنی ہوئی تھی اور اس مسجد کو demolish کر دیا گیا۔ جن لوگوں نے مسجد کو demolish کیا ان کے خلاف پرچہ درج ہوا اور انہیں گرفتار کیا گیا۔ اس کے بعد اہل علاقہ نے ایک جرگہ تشکیل دیا اور اس جرگہ نے باقاعدہ اس معاملے کو حل کرنے کے لئے مسجد کی دوبارہ تعمیر کا فیصلہ کیا۔ اس جرگہ کی رپورٹ بھی موجود ہے، جو اشٹام پیپر پر agreement ہوا وہ بھی موجود ہے اور مسجد کی تصاویر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف معزز ممبر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب ان کا issue کیا ہے؟ مسجد شہید ہوئی اور جنہوں نے شہید کی ان کے خلاف کارروائی ہوئی۔ اب مسجد دوبارہ تعمیر ہو گئی اور اہل علاقہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آج بھی مسجد وہاں پر موجود ہے، لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور اس سے استفادہ کر رہے ہیں لیکن اس وقت issue کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جگہ جس کی بھی تھی ایک غلط کام ہوا، غلط کام کو درست کر لیا گیا اور علاقے میں جو ایک tension تھی وہ ختم ہو گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! منسٹر صاحب نے detail بتا دی ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! یہ ایف آئی آر 142/18 جو درج ہوئی ہے۔ اس میں مدعی یا ملزمان میں جو بھی طے ہوا، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ اس ایف آئی آر کا مدعی بہاولپور کا ہر باشعور شہری ہے اور اس ایف آئی آر کا مدعی ہر مسلمان ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جو private persons تھے انہوں نے یہ مسجد شہید کر دی۔

جناب سپیکر! میں نے facts کے ساتھ detail دی ہے کہ یہ پراونشل ہائی وے کی زمین تھی اور اس زمین پر مسجد تعمیر تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب نے details provide کر دی ہیں۔ اگر آپ details لینا چاہتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان سے details لے لیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری ایک دوسری request ہے کہ اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو بہاولپور میں اس جگہ کا visit کرلے کہ آیا یہاں پر مسجد تھی یا نہیں تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر کمیٹی تشکیل نہیں دی جا سکتی۔ آپ کے پاس details میں answer آچکا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! اس وقت تک وہاں پر کوئی مسجد تعمیر ہوئی ہے، اس میں کوئی اذان ہوئی اور نہ ہی اس مسجد میں کسی نے نماز پڑھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ categorically بتا دیں یہ چاہتے کیا ہیں؟ کیا یہ چاہتے ہیں کہ اس مسجد کو دوبارہ demolish کر دیا جائے۔ جب ایک issue جو مذہبی issue تھا وہ ختم ہو گیا ہے تو آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس tension کو ختم کریں اور بجائے اس کو ختم کرنے کے آپ اس کو اور رنگ دے رہے ہیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ پراونشل ہائی وے کی زمین تھی، یہ کسی کی پراپرٹی نہیں تھی اور مسجد کو شہید کرنے کا کسی کو کیا حق پہنچتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب نے detail پوری دے دی ہے۔ اگر آپ details چاہتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور details لے لیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! وہاں پر مسجد نہیں بنی، وہاں پر کوئی مسجد تعمیر نہیں ہوئی۔ اگر مسجد تعمیر ہوئی ہے تو یہ مجھے بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! kindly ان کو پکچر دے دیں۔ ملک صاحب! آپ آجائیں، آپ پکچر لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 348 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سنٹرل جیل اور ہائی سکیورٹی جیل میں موجود طبی سہولیات و دیگر تفصیلات

*348: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال میں ہسپتال موجود ہے تو کتنی کلاسز پر موجود ہے، کیا اس میں (اے) اور (بی) کلاس کی کیٹیگری کے اسیران کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا ہسپتال ہذا میں (اے) کلاس، (بی) کلاس کیٹیگری کے اسیران سے ماہانہ کچھ رقم وصول کی جاتی ہے یا ان اسیران کو سرکاری کھاتہ سے مفت علاج کیا جاتا ہے اگر ہاں تو ان پر سالانہ کتنی لاگت آتی ہے وہاں پر کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں تمام طبی سہولیات وادویات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت سنٹرل جیل ساہیوال اور ہائی سکیورٹی پریزن میں موجود طبی سہولیات کو مزید بہتر بنانے اور سہولیات کی فراہمی کے لئے بہتر اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں 48 بیڈز و ار 14 سیپرٹ سیلز پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جس میں کسی قسم کی کلاسز کی تفریق موجود نہ ہے۔ ہسپتال میں (ای) اور (بی) کلاس کی کیٹیگری کا اسیر داخل ہے اور نہ ہی ایسی کوئی سہولت موجود ہے۔ موجودہ ہسپتال دو وارڈز (rehabilitation A) جس میں نئے آنے والے منشیات کے عادی مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور B وارڈ میں متفرق مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور سیپرٹ سیلز میں ذہنی مریض اور وبائی امراض میں مبتلا مریضوں کو داخل کر کے علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال ایک حساس ادارہ ہے جہاں پر (ای) یا (بی) کلاس کے قیدیان کو رکھنے کی کوئی سہولت میسر نہ ہے۔ صرف ہائی پروفائل دہشتگرد اسیران جن کا تعلق مختلف کالعدم تنظیموں سے ہے، رکھے جاتے ہیں اور بارہ بستروں کا ہسپتال ہے۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال کے ہسپتال میں کلاس A اور B کا کوئی اسیر داخل نہ ہے جبکہ اس کلاس کا کوئی مریض داخل ہی نہیں تو ان سے رقم وصولی کا جواز ہی نہیں بنتا اور نہ ہی کسی قسم کے سرکاری کھاتہ سے مفت علاج معالجہ اور طبی سہولیات کا جواز بنتا ہے بلکہ اس کے

برعکس سنٹرل جیل ساہیوال کے ہسپتال میں میرٹ پر مستحق مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں تمام ہائی پروفائل اسیران مقید ہیں ان کو طبی سہولیات سرکاری کھاتہ سے مہیا کی جاتی ہیں۔ پریزن ہذا پر ECG مشین، لیبارٹری، USG، ڈینٹل چیئر میسر ہے۔ ایک میڈیکل آفیسر مستقل بنیادوں پر تعینات ہے جبکہ وقتاً فوقتاً ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال سے کنسلٹنٹس ڈاکٹر visit کرتے ہیں اور ہائی پروفائل اسیران کا معائنہ کرتے ہیں۔ مزید برآں ادویات کا مناسب سٹاک بھی موجود ہے۔

(ج)

1۔ سنٹرل جیل ساہیوال میں کلینیکل لیبارٹری موجود ہے جس میں اسیران کے لیبارٹری ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔

2۔ ڈینٹل روم موجود ہے جس میں ڈینٹل یونٹ انسٹال ہے اور فنکشنل ہے۔ محکمہ صحت ساہیوال کی جانب سے ڈینٹل سرجن ہفتہ میں تین دن visit کرتا ہے اور اسیران کا دانتوں کے متعلق علاج کیا جاتا ہے۔

3۔ ایکسرے روم موجود ہے اور ایکسرے مشین کے لئے مجاز اتھارٹی کو لکھ دیا گیا ہے۔

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں ہائی پروفائل اسیران کو چونکہ پریزن ہذا سے برائے تشخیص (جیساکہ MRI, X-ray) یا بغرض علاج آپریشن ڈی ایچ کیو یا دیگر tertiary care ہسپتالوں میں منتقل کرنے کی ضرورت گاہے بگاہے پڑتی رہتی ہے جس کے لئے مجاز اتھارٹی سے باقاعدہ طریق کار کے مطابق اجازت لی جاتی ہے مگر چونکہ خطرناک اسیران کی مختلف ہسپتالوں میں منتقلی ایک بہت بڑا سکیورٹی رسک ہوتا ہے اور سرکاری خزانے پر اضافی سکیورٹی کا بہت زیادہ بوجھ پڑتا ہے اس لئے ادارہ ہذا نے اندرون پریزن ہسپتال میں ڈی ایچ کیو کی سطح کا (Diagnostic Centre) اور آپریشن تھیٹر قائم کرنے کی سکیم بحوالہ دفتر ہذا لیٹر نمبر 1323 مورخہ 13.02.2017 اور نمبر 2876 مورخہ 27.02.2018 کے تحت مجاز اتھارٹی کو بھجوائی ہے اور اس ضمن میں Rough Cost Estimate & PC-1 برائے آپریشن تھیٹر ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال، ڈپٹی انسپکٹر جنرل ساہیوال ریجن، ساہیوال بحوالہ چٹھی نمبری 4780 مورخہ 10.04.2018 کے تحت ارسال کیا جا چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے concerned Minister سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سنٹرل جیل ساہیوال اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال میں اس وقت کتنے اسیران موجود ہیں اور ان کے لئے ڈاکٹرز کتنے موجود ہیں اور پیرامیڈکس کتنے موجود ہیں یہ بتادیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ میرے پاس پورے پنجاب کا پروفارما ہے اور وہ میں ان کو بتادیتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے آپ سے صرف ساہیوال کے بارے میں پوچھا ہے۔ آپ specific ساہیوال کے بارے میں بتائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال میں 601 اسیران ہیں اور سنٹرل جیل ساہیوال میں 1985 اسیران موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! اگلا ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، اسی میں ہے اور میں نے پوچھا تھا۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اپنا دل وڈا کرلو۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تہاڈا اتنا وڈا دل اے تسی ناں سوڑا کریا کرو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! No, cross talk.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نال میرا چلدا رہندہ اے، کوئی بات نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ continue کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے وہی ضمنی سوال عرض کیا تھا اور آپ نے سنا ہے۔ اب میں دوبارہ repeat کردیتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ کتنے اسیران ہیں، ان کے لئے کتنے ڈاکٹرز available ہیں اور کتنا پیرامیڈکس سٹاف موجود ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! محرک ڈاکٹرز اور پیرامیڈکس سٹاف کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے تو اسیران 601 اور 1950 ہیں۔ اسی ratio سے جتنے ڈاکٹرز required ہیں وہاں پر موجود ہیں۔ پیرامیڈکل سٹاف اور even یہاں پر ضرورت کے مطابق ڈی ایچ کیو سے specialist بھی ہر week کے بعد باقاعدہ جیل کا visit کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ریگولر visit کرتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، ریگولر اور weekly visit کرتے ہیں۔ میری معزز ممبر سے یہ گزارش ہے کہ اگر آپ کو اس حوالے سے کوئی شکایت آئی ہے تو وہ mention کر دیں اور میں وہ دور کراتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ ملک صاحب! کوئی شکایت ہے؟ منسٹر صاحب نے on the floor of the House کہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں لیکن میرا سوال وہی ہے اور پہلا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! انہوں نے ڈاکٹرز کا تو بتا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے، آپ ہمارے بڑے میرٹ والے سپیکر ہیں اور ہمارے معزز ممبر اور بھائی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے عرض یہ کیا ہے کہ جو یہ ratio اپنے تک رکھے ہوئے ہیں وہ ratio بتائیں ناں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سی ratio؟ ڈاکٹر کی ratio؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ مریضوں کے حساب سے ratio ہے۔ اب ratio کیا ہے مجھے کیا پتا؟ میں نے simple question کیا ہے کہ کتنا سٹاف posted ہے، کتنے ڈاکٹرز available ہیں، کتنا پیرامیڈکس سٹاف ہے، نرسیں کتنی ہیں اور ڈسپنسرز کتنے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! kindly آپ بتا دیں کہ ادھر ڈاکٹرز کتنے ہیں اور دوسرا اسٹاف کتنا ہے؟ آپ تھوڑی سی detail دے دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! دو ڈاکٹرز ہیں، دو نرسیں ہیں اور ایک اردلی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! شکریہ۔ جی، ملک صاحب! Are you satisfied or not?

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ ابھی تو بات شروع ہوئی ہے۔ اب آپ منسٹر صاحب سے پوچھیں کہ یہ کون سی ratio ہے کہ 1950 اور 601 جو کہ تقریباً 2500 سے زیادہ اسیران بنتے ہیں اور ان پر صرف دو ڈاکٹرز ہیں۔ can you imagine? تو اب یہ ratio کیا ہے اور کیا معیار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس میں تھوڑا سا بتا دیں کہ پالیسی کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں explain کرنا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ 1950 اسیران ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کہ سارے کے سارے بیمار ہیں۔ اس میں دو دن پہلے کی رپورٹ ہے، اس ratio کے مطابق 110 مریض ہسپتال میں چیک کئے گئے ہیں اور Two hundred something Central Jail میں چیک کئے گئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ 1950 اسیران بیمار ہیں اور 1950 اسیران کے لئے ہر وقت ایک ڈاکٹر چاہیئے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Malik sb! I hope, you satisfied, now.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات سے agree نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سب صبح ہاؤس میں آتے ہیں جب ہمارا اجلاس ہوتا ہے، اللہ کا کرم ہے ہم 371 لوگ ہیں اور الحمد للہ ہم سب تندرست ہیں اور چل کر آتے ہیں لیکن ہمارے لئے پورا اسٹاف موجود ہے۔ لیڈی ڈاکٹر موجود ہے پیرا میڈیکس بھی موجود ہیں۔ یہاں 371 لوگوں کے لئے دو ڈاکٹر موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس لئے کہ آپ وی آئی پی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہاں ڈاکٹر بہت کم ہیں کیا یہ ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟ میں ایک اور بات کی طرف نشاندہی کرنا چاہتا ہوں انہوں نے لکھا ہے کہ طبی سہولیات سرکاری کھاتہ سے مہیا کی جاتی ہیں اور محکمہ صحت ساہیوال کی جانب سے ایک ڈینٹل سرجن پورے ہفتے میں تین دفعہ visit کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کوئی ایسا SOP بنائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کوئی ایسا SOP بنالیں اور ملک صاحب جو بتا رہے ہیں ان کے لئے منسٹری کی طرف سے جتنا کر سکتے ہیں kindly ان کی take care کر لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ ڈاکٹر first aid کے لئے ہیں۔ پنجاب کی ہر جیل کی متعلقہ ڈی ایچ کیو ہسپتال کے ساتھ affiliation ہے جونہی کوئی ایمرجنسی سمجھی جاتی ہے یا کوئی مریض serious ہو تو اسے فوری ڈی ایچ کیو ہسپتال میں shift کر دیا جاتا ہے اور ہر جیل میں ایمبولینسز کھڑی ہیں اور یہ ڈاکٹر تو first aid کے لئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایمبولینسز کھڑی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! پنجاب کی ہر جیل میں ایمبولینسز کھڑی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے خود جیلیں visit کی ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں نے خود چار جیلوں کا visit کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ادھر ایمبولینسز موجود ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، موجود ہیں۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Sure?

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، بالکل sure، ملک صاحب ساہیوال کی دونوں جیلوں سے verify کر سکتے ہیں کہ دونوں جیلوں میں ایمبولینسز موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ملک صاحب کو visit کروادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ جا کر visit کر لیں لیکن خرچہ آپ برداشت کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی دعوت کروں گا اور ان کو کھانا بھی کھلاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی فرما کر اسے seriously take up کر لیں۔ آپ کہتے ہیں satisfied تو I am satisfied لیکن یہ بڑا اہم سوال ہے اور یہ ان لوگوں سے متعلقہ ہے جو بے چارے اپنا concerned سپرنٹنڈنٹ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا جو بھی ان کا افسر ہوتا ہے اس کے خلاف شکایت نہیں کر سکتے۔ ان کا تو گارڈ انچارج بھی بہت بڑا افسر ہوتا ہے وہ اس کے خلاف بھی شکایت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے جواب میں خود لکھا ہے کہ جب مریض بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے لئے انہیں اجازت لینا پڑتی ہے اور باقی سارا کچھ بھی کرنا پڑتا ہے جس کے لئے وقت required ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال ہی کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ٹائم ختم ہو رہا ہے اس لئے میں اگلے سوال پر جا رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے tertiary care کے لئے جیل حکام کو ایک PC-I بھیجا ہوا ہے جس میں MRI اور ایکسرے مشین کے لئے لکھا ہوا ہے۔ کیا یہ دونوں مشینیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اپنا سوال دُہرا دیتا ہوں کہ MRI اور ایکسرے مشین کے لئے ان کا PC-I منظور شدہ ہے کیا یہ دونوں مشینیں دینے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک یہ مشینیں دے دیں گے؟

جناب سپیکر! میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہیپاٹائٹس ایک عام مرض ہے کیا اسے diagnose کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی سسٹم موجود ہے؟ کیا وہاں ہسپتال میں ان کے پاس ہیپاٹائٹس سی کی ادویات موجود ہیں؟ وزیر صاحب دونوں باتیں بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو ہیلتھ سے متعلقہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جیل میں محکمہ جیل خانہ جات نے ادویات وغیرہ مہیا کرنا ہوتی ہیں اور diagnose بھی انہوں نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہیپاٹائٹس diagnose کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی سسٹم ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ان کا بڑا valid question ہے۔ ہیپاٹائٹس کے لئے ہمارے پاس ہر چیز موجود ہے اور اس کی ادویات بھی موجود ہیں بلکہ وہاں پر جتنے بھی ٹیسٹ کرائے جاتے ہیں ان کی مکمل لسٹ میرے پاس ہے اگر آپ حکم دیں تو میں انہیں دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! لسٹ لے لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جہاں تک ادویات کا تعلق ہے وہ صرف ہیپاٹائٹس کی نہیں بلکہ life save کرنے کے لئے 181 ادویات جیلوں میں موجود ہیں۔ ان کی لسٹ بھی میرے پاس موجود ہے اگر آپ حکم دیں تو وہ بھی میں معزز ممبر کو دے سکتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اب ٹائم نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری specific بات ہے میں آگے پیچھے نہیں جا رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ پورے پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ میں صرف ساہیوال کی بات کر رہا ہوں کہ کیا ساہیوال کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس سی diagnose کرنے کے لئے کوئی آلہ موجود ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان کے اپنے PC-I میں MRI اور ایکسرے مشینوں کا موجود ہے اور انہوں نے خود admit کیا ہے کہ جب کسی مریض کے ساتھ اچانک کوئی

حادثہ ہو جاتا ہے اسے اچانک کوئی بیماری ہو جاتی ہے تو اس کی اجازت لیتے لیتے وہ اللہ کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ملک صاحب کو تفصیل دے دیں۔ ملک صاحب! ٹائم over ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ کے پاس ٹائم نہیں ہے تو پھر مہربانی کر کے اس سوال کو pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اس کی تفصیل منسٹر صاحب سے لے لیں لیکن سوال pending نہیں ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کی تفصیل اسمبلی میں بیان کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تفصیل لے کر بے شک اسمبلی میں lay کر دیں لیکن ابھی تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں ۔ منسٹر صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 530 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی کے گرد و نواح میں بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات اور روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*530: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیرودھائی راولپنڈی کے گرد و نواح میں بچوں سے بدفعلی/ زیادتی کے کیس سامنے آ رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقہ کے مکین اپنے بچوں کے تحفظ کے لئے انتہائی پریشان ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرک ڈرائیور اور اوباش بچوں کو جنسی ہراسگی کا شکار کر رہے ہیں اور کئی افراد پیسوں کے عوض بھی بچوں سے جنسی مشقت لے رہے ہیں؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس طرح کے واقعات کے سدّباب اور روک تھام کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) سال رواں میں قبل ازیں مطابق ریکارڈ تین مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں جن میں ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھجوایا گیا ہے۔ اس ضمن میں کوئی بھی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے سردست ایسے واقعات سامنے نہ آ رہے ہیں۔

(ب) اس نوعیت کی کوئی شکایت سامنے نہ آئی ہے۔

(ج) اس نوعیت کی کوئی شکایت سامنے نہ آئی ہے۔

(د) شکایت کی صورت میں فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے قانون باقاعدہ تحفظ فراہم کرتا ہے مزید نگرانی جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں بھی اور نہیں بھی۔ آج کل ان تمام اڈوں پر ایسے کیسز ہو رہے ہیں کہ پیسوں کے عوض بچوں سے یہ جنسی مشقت لی جاتی ہے۔ میں specifically راولپنڈی کی بات نہیں کر رہی بلکہ پورے پنجاب میں یہی حالات ہیں۔ اس طرح کے کیسز اس وجہ سے بھی رپورٹ نہیں ہوتے کہ والدین اپنی عزت کی خاطر خاموش رہتے ہیں اور وہ اسی میں مصلحت سمجھتے ہیں۔ مجھ سے ذاتی طور پر تین ایسی فیملیوں نے رابطہ کیا ہے جو اس علاقے کی surrounding میں رہتی ہیں اور وہ اپنے بچوں کی سکیورٹی کے حوالے سے بہت پریشان ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ٹائم نہیں ہے لہٰذا آپ سوال کریں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہماری حکومت کا کوئی ایسی ٹیم یا کوئی ایسی کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ ہے جو یہ سب مانیٹر کرے اور ہمیں ان جگہوں اور ان چیزوں کی نشاندہی روزانہ کی بنیاد پر ملتی جائے اور اس کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ ایک ضمنی سوال پڑھ رہی ہیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! آخری سوال یہ ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے، کتنے کیسز کا فیصلہ ہوا، کتنے ملزمان کیفر کردار تک پہنچے اور کتنے ایسے کیسز تھے جو سفارش یا کسی اور وجہ سے خارج ہوئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا سوال صرف تھانہ پیرودھائی تک confine تھا لیکن اب یہ ضمنی سوال میں پورے پنجاب کا اور پانچ سالوں کا data پوچھ رہی ہیں لہٰذا اس کے لئے fresh question دے دیں تو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ اس کے لئے fresh question دے دیں۔ Now, the question hour is over. اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں بارڈر ملٹری پولیس سے متعلقہ تفصیلات

2: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے چند اضلاع میں بارڈر ملٹری پولیس موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان اضلاع کی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی، ہاں!

(ب) بارڈر ملٹری پولیس، ڈیرہ غازی خاں اور راجن پور کے اضلاع میں موجود ہے اور کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس، ڈیرہ غازی خاں اور راجن پور اس فورس کو اپنے اپنے ضلع میں کنٹرول کرتے ہیں۔

فیصل آباد شہر میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد اور وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

23: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟
(ب) اس شہر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟
(ج) اس شہر میں روزانہ کتنی چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کی واردات ہوتی ہیں؟
(د) اس شہر میں بڑھتی ہوئی جرائم کی وارداتوں کی وجوہات کیا ہیں؟
(ہ) حکومت ان جرائم پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) فیصل آباد میں کل 41 تھانہ جات اور پانچ چوکیاں ہیں۔
(ب) فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	سکیل	منظور
ڈی آئی جی	20	01
ایس ایس پی	19	02
ایس پی	18	07
اے ایس پی	17	03
ڈی ایس پی	17	20
ڈی ایس پی (لیگل)	17	04
انسپکٹر (لیگل)	16	17
انسپکٹر	16	90
سب انسپکٹر	14	395
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	11	728
ہیڈ کانسٹیبل	09	974
کانسٹیبل	07	6398

(ج) شہر میں روزمرہ کرائم کی شرح اوسط 6 مقدمات رابری جبکہ 9 مقدمات چوری کے درج ہوتے ہیں جب کہ اس کے علاوہ اوسط کرائم کی تعداد 82 روزمرہ ہے۔
(د) شہر میں بڑھتے ہوئے کرائم کی سب سے بڑی وجہ کم نفری ہے، فیصل آباد شہر کی آبادی زیادہ اور پولیس کی نفری کم ہے جس کی وجہ سے روزمرہ کرائم میں اضافہ ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔
(ہ) حکومت پنجاب جرائم پر قابو پانے کے لئے پولیس افسران کے ساتھ میٹنگز کر رہی ہے جس میں کرائم کنٹرول کرنے کے حوالے سے جامع حکمت عملی تیار کی جا رہی ہے کہ کرائم کی شرح کو کنٹرول کیا جا سکے، اس کے علاوہ حکومت پنجاب ضلع ہذا میں مزید نفری

بھرتی کرنے کی تجویز پر غور وفکر کر رہی ہے تاکہ نفری کی کمی کو پورا کر کے کرائم کی شرح کو کنٹرول کیا جاسکے۔

صوبہ میں قیدیوں کے لئے نئی جیلیں بنانے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

29: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ میں قیدیوں کی تعداد کے مد نظر نئی جیلیں بنانے کا کوئی پروگرام حکومت ترتیب دے رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف و ب)

جی، ہاں! صوبائی حکومت پنجاب کے مختلف اضلاع میں نئی جیلیں تعمیر کروانے کا منصوبہ ترتیب دے چکی ہے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل نئی جیلیں آئندہ MTDF2018-22 پروگرام میں شامل کرنے کے لئے تجویز ارسال کر چکی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ	ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب
ڈسٹرکٹ جیل خوشاب	ڈسٹرکٹ جیل لاہور
ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی	ڈسٹرکٹ جیل چکوال

مزید برآں 45 جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے لئے ایک سکیم کی منظوری ہو چکی ہے اور دو جوڈیشل لاک اپ پنڈی بھٹیاں اور سمندری پر کام جاری ہے جبکہ گوجرہ جوڈیشل لاک اپ کی بھی ڈیپارٹمینٹل ڈویلپمنٹ سب کمیٹی سے منظوری ہو چکی ہے لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی کام شروع نہ ہو سکا۔ باقی جوڈیشل لاک اپ کے Rough Cost Estimate منگوائے جا رہے ہیں۔

لاہور کی جیلوں میں قیدیوں سے موبائل فونز، سمز اور منشیات برآمد ہونے سے متعلقہ تفصیلات

32: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کی جیلوں میں سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران قیدی اور حوالاتیوں سے کل کتنے موبائل فونز، سمز، منشیات اور دیگر ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں؟

(ب) کیا اس سلسلہ میں ذمہ داران سرکاری ملازمین کا تعین کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی نیز ذمہ داران سرکاری ملازمین کے نام اور عہدوں سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) جو اہلکاران ملوث پائے گئے وہ کب سے قیدیوں اور حوالاتیوں کو موبائل فونز، سمز اور منشیات وغیرہ سپلائی کر رہے تھے؟

(د) جن قیدیوں اور حوالاتیوں سے یہ ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام اور مقدمات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل لاہور

جیل ہذا پر 17-2016 اور 18-2017 میں برآمد شدہ ممنوعہ اشیاء کی تفصیل درج ذیل ہے:

موبائل فونز=Nil سمز=01

منشیات= 150 نفر اسیران سے برآمد ہوئی۔

خود ساختہ کٹ=11 عدد میموری کارڈ=01 عدد نقد رقم=17 بار

سنٹرل جیل لاہور

جیل ہذا پر 17-2016 اور 18-2017 میں برآمد شدہ ممنوعہ اشیاء کی تفصیل درج ذیل ہے:

موبائل فونز=02 سمز=07 چارجر=01 عدد

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور

جیل ہذا پر سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران اسیران سے برآمد ہونے والی ممنوعہ اشیاء جیل میں جنرل تلاشی کے دوران برآمد ہوئیں۔ جیل ہذا پر کوئی بھی ملازم ممنوعہ اشیاء سپلائی نہ کرتا ہے۔ بلکہ اسیران تاریخ پیشی سے واپسی پر اپنے نازک اعضاء، پیٹ اور منہ میں منشیات چھپا کر اندرون جیل لاتے ہیں۔

سنٹرل جیل لاہور

جاوید اقبال وارڈر مورخہ 15.07.2017 کو مذکورہ ملازم کے چارج سے موبائل برآمد ہوا جس وجہ سے مذکورہ ملازم کو شوکاز نوٹس دیا گیا اور دو سال کی سالانہ ترقی بند کرنے کی سزا دی گئی۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل لاہور

جیل ہذا پر سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کوئی بھی ملازم ممنوعہ اشیاء سپلائی کرنے میں ملوث نہ پایا گیا ہے۔

سنٹرل جیل لاہور

جیل ہذا پر سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کوئی بھی ملازم ممنوعہ اشیاء سپلائی کرنے میں ملوث نہ پایا گیا ہے۔

(د) سنٹرل جیل لاہور

وہ قیدی اور حوالاتی جن سے ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام اور مقدمات تفصیل درج ذیل ہے:

(i) عظیم ولد عزیز الرحمٰن (حوالاتی) مقدمہ نمبر 223/14 جرم 7-ATA /POPA 121/122/148/149/13/20/65/4/5-ESA تھانہ وحدت کالونی سے مورخہ 09.09.2017 کو موبائل فون برآمد ہوا۔

(ii) ساجد ولد ارشاد (قیدی) مقدمہ نمبر 70/2012 جرم 302 ت پ تھانہ ستر ہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے مورخہ 21.10.2018 کو موبائل فون برآمد ہوا۔ 02 سم۔

(I) سجاد ولد شیر محمد (حوالاتی) مقدمہ نمبر 1834/10 جرم 401 تھانہ گلبرک لاہور سے مورخہ 27.01.2017 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(II) تنویر ولد حنیف (حوالاتی) مقدمہ نمبر 33/16 جرم 401 تھانہ شادمان لاہور سے مورخہ 06.02.2017 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(III) رفیق ولد یعقوب (قیدی سزائے موت) مقدمہ نمبر 157/2008 بجرم 302/109/148/149/ATA(2) ت پ تھانہ راجہ جنگ قصور سے مورخہ 06.04.2017 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(IV) محبوب ولد بلوچ خان (حوالاتی) مقدمہ نمبر 919/18 بجرم 379/411 تھانہ کاہنہ لاہور سے مورخہ 14.05.2018 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(V) حسن رضا ولد سلیم (حوالاتی) مقدمہ 935/18 بجرم- 394/411/337-F1-F2 گرین ٹاؤن لاہور سے مورخہ 04.07.2018 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(VI) جمیل ولد منیر (قیدی) مقدمہ نمبر 637/04 بجرم 302/34 تھانہ فیروزوالہ سے مورخہ 17.08.2016 کو 02 سم برآمد ہوئیں۔

03- چارجر

(I) ظہیر ولد امین (قیدی) مقدمہ نمبر 286/2002 بجرم 7-ATA تھانہ نارووال سے مورخہ 05.06.2017 کو 01 چارجر برآمد ہوا۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور

وہ قیدی اور حوالاتی جن سے ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام اور مقدمات تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور ریجن کی جیلوں کے نام اور اسیران سے متعلقہ تفصیلات

33: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ریجن کی جیلوں میں کتنے اسیران کی گنجائش ہے اور کتنے اسیران بند ہیں، جیل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ جیلوں کے کل رقبہ، کورڈ ایریا اور نان کورڈ ایریا کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ جیلوں میں اس وقت کتنے اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں جیل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اسیران کی تعداد کے لحاظ سے مذکورہ جیلوں کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ جیلوں میں اسیران کو دی جانے والی سہولتوں کے بارے میں جیل وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) اس وقت لاہور ریجن میں سات جیلیں functional ہیں جس میں رکھنے کی گنجائش 9085 ہے جبکہ 14337 اسیران مقید ہیں۔ جیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

جیل	گنجائش	موجودہ مقید
سنٹرل جیل لاہور	2360	3757
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	1425	2723
ڈسٹرکٹ جیل قصور	596	994
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	2000	3055
ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	982	1885
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	722	1544
ڈسٹرکٹ جیل نارووال	1000	379

(ب) اس وقت لاہور ریجن کی سات جیلوں کا ٹوٹل رقبہ جس میں کورڈ ایریا اور نان کورڈ ایریا ہے۔ جیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

جیل	ٹوٹل رقبہ	کورڈ ایریا	نان کورڈ ایریا
سنٹرل جیل لاہور	62 ایکڑ 4 کنال	43 ایکڑ	19 ایکڑ 4 کنال
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	40 ایکڑ 1 کنال 5 مرلہ	40 ایکڑ کنال 5 مرلہ	--
ڈسٹرکٹ جیل قصور	32 ایکڑ 4 کنال 10 مرلہ	23 ایکڑ 4 کنال	8 ایکڑ 5 کنال 4 مرلہ
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	30 ایکڑ 2.5 کنال	30 ایکڑ 2.5 کنال	--

ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	155کنال 08مرلہ	92کنال 06مرلہ	63کنال 28مرلہ
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	19ایکڑ	13ایکڑ 5کنال	05ایکڑ 3کنال
ڈسٹرکٹ جیل نارووال	52ایکڑ	28ایکڑ	24ایکڑ

(ج) لاہور ریجن کی سات جیلوں میں 5252 گنجائش سے زائد اسیران مقید ہیں۔ جو کہ 58 فیصد زائد ہیں۔ جیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

جیل	گنجائش سے زائد	فیصد اضافہ
سنٹرل جیل لاہور	1397	59%
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	1298	91%
ڈسٹرکٹ جیل قصور	398	67%
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	1055	53%
ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	903	92%
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	822	114%
ڈسٹرکٹ جیل نارووال	621(-)	(-)62%

(د) جی، ہاں! حکومت ان جیلوں کی توسیع کے لئے ارادہ رکھتی ہے اور مندرجہ ذیل جیلوں میں گنجائش بڑھانے کے لئے کام ہو رہا ہے اور ہو چکا ہے۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں ایک مکمل حصہ نئی جیل تعمیر کیا جا چکا ہے۔

سنٹرل جیل لاہور میں بارکس اور سیلز زیر تعمیر ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں بارکس اور سیلز زیر تعمیر ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں بارکس اور سیلز زیر تعمیر ہیں۔

باقی مذکورہ جیلوں کے RCE برائے تعمیر بارکس اور سیلز منگوائے جا رہے ہیں۔

(ہ) مندرجہ ذیل جیلوں میں مختلف اقسام کی سہولیات میسر کی جاتی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام جیل	سہولیات
سنٹرل جیل لاہور	اسیران کو شیڈول کے مطابق تین وقت کا کھانا، موسم گرما میں صاف ٹھنڈا اور فلٹر پانی اور گرمی سے بچاؤ کے لئے پنکھے، exhaust فین، ہوادار بارکیں اور سردی کے موسم میں کمبل، بارکوں میں پلاسٹک شیٹ لگائی جاتی ہے۔ مزید برآں خواتین وارڈر میں چارپائیاں اور گرمی میں ایئر کولر لگائے جاتے ہیں جبکہ سردی میں خواتین بارک میں ہیٹر لگائے جاتے ہیں۔ نادار حوالاتیوں میں کپڑے، جوتیاں، صابن، تیل وغیرہ بذریعہ مخیر حضرات اسیران میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اسیران کو مذہبی ایجوکیشن، ووکیشنل، technical ایجوکیشن بھی دی جاتی ہے جبکہ انڈور سپورٹس بھی کروائے جاتے ہیں۔ اسیران اپنے لواحقین سے جیل میں نصب PCO سے بات بھی کر سکتے ہیں۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ	اسیران کو تازہ اور معیاری خوراک مہیا کی جاتی ہے۔ فلٹریشن پلانٹ کا پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے۔ ملاقات کی سہولت میسر ہے۔ جیل میں لائبریری کی سہولت میسر ہے۔ دینی اور دنیاوی تعلیم کی سہولت میسر ہے۔ ٹیلی فون کے لئے PCO کی سہولت میسر ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل قصور	جیل میں اسیران کو پینے کے لئے فلٹر شدہ پانی موسم گرما میں چیلرز کے ذریعہ سے ٹھنڈا پانی مہیا کیا جاتا ہے اور عام استعمال کے لئے موسم کے مطابق گرم اور ٹھنڈا پانی دستیاب ہوتا ہے۔ اسیران کو سونے کے لئے کمبل اور دریاں فراہم کی جاتی ہیں۔ نوعمر اسیران اور خواتین اسیران کو علیٰحدہ علیٰحدہ بلاکس میں مقید رکھا جاتا ہے جہاں پر دیگر کسی اسیر کی رسائی ممکن نہ ہے۔ نوعمر اسیران کے لئے بہترین تعلیمی سہولیات اور غیر نصابی سرگرمیوں کے لئے indoor کھیلیں لڈو، کیرم بورڈ اور بیڈمنٹن اس کے علاوہ خبریں اور دیگر پروگرامز دیکھنے ٹیلی ویژن کی سہولت موجود ہے۔ خواتین اسیران کو ایمبرائڈری اور کپڑے سلائی کرنے کا کورس، تعلیم وتربیت کے لئے فیمیل ٹیچر کی سہولت اور اس کے علاوہ جیل ہسپتال میں 24 گھنٹے ڈسپنسر اور کوالیفائیڈ نرسنگ سٹاف کے علاوہ میڈیکل آفیسر اور لیڈی میڈیکل آفیسر کے ساتھ ہر طرح کی ادویات و سہولیات میسر ہے۔ نشہ کے عادی اسیران کے لئے rehabilitation سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ تمام اسیران کے لئے مذہبی ٹیچر اور نماز، روزہ کے لئے مساجد و عالم دین علماء کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	اسیران کو ٹھنڈے فلٹر واٹر کی سہولت میسر ہے۔ اسیران کو گرم روٹی فراہم کرنے کے لئے الیکٹرک اوون لگایا گیا ہے۔ اسیران کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ آف پنجاب کے تعاون سے رسمی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مزید برآں یہ کہ نوعمر اسیران کے لئے غیر سرکاری تنظیم "رہائی ایجوکیشنل ووکیشنل سکول سسٹم" کے تعاون سے رسمی و غیر رسمی کے ساتھ ساتھ ووکیشنل ٹریننگ (کمپیوٹر کورسز، ٹیلرنگ) کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	اسیران کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ صحت کی راہنمائی میں دو عدد فلٹریشن پلانٹس اسیران کی صاف پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، ایک عدد بڑا چلر جبکہ تمام بارکوں میں الیکٹرک واٹر کولر موجود ہیں جو فلٹریشن پلانٹ سے منسلک ہے۔ اسیران کی بارکوں کی صفائی روزانہ دوبار کروائی جاتی ہے۔ ہسپتال میں ڈاکٹر بروقت موجود ہوتا ہے اور کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں ڈی ایچ کیو شیخوپورہ سے بھی مدد حاصل کر لی جاتی ہے۔ اسیران کو گورنمنٹ کے جاری کردہ مینول کے مطابق کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔ جیل اسیران کی تعلیم وتربیت کے لئے گورنمنٹ کی جانب سے اساتذہ مقرر کئے گئے ہیں جو اسیران کو بنیادی تعلیم سے لے کر ایم اے لیول تک تعلیم دیتے ہیں۔ جیل میں دینی تعلیم کا بھی بندوبست ہے۔ خواتین اسیران کو سلائی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	جیل میں اسیران کے میڈیکل چیک اپ کے لئے ڈاکٹر تعینات ہے۔ 24 گھنٹے ڈسپنسر کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکر مستقل تعینات ہے۔ ٹھنڈے پانی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے۔ مذہبی تعلیم دی جارہی ہے۔ اسیران کو کھیلنے کے لئے والی بال، کیرم بورڈ، لڈو اور بیڈمنٹن کی سہولت اس کے علاوہ PCO کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اسیران کو معاشرے میں ایک اچھا شہری بنانے کے لئے ٹیوٹا کی مدد سے تین

	قسم کے کورسز (الیکٹریشن، ہوم اپیلاسز، پلمبر) کروائے جاتے ہیں۔ خواتین اسیران کے لئے سلائی سکول بنایا گیا جس میں سلائی کرنے والی خواتین کو اجرت دی جاتی ہے۔ منشیات کے عادی اسیران کی صحت کی بحالی کے لئے rehabilitation کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ خواتین کے کھانا پکانے کے لئے علیحدہ صاف ستھرے اور معیاری کچن کی سہولت دی گئی ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل نارووال	اسیران کو تازہ اور معیاری خوراک مہیا کی جاتی ہے۔ فلٹریشن پلانٹ کا پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے۔ ملاقات کی سہولت میسر ہے۔ دینی اور دنیاوی تعلیم کی سہولت میسر ہے۔

بہاولپور ڈویژن میں قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

65: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور ڈویژن خاص کر ضلع بہاولپور میں یکم جنوری 2018 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی، راہزنی اور دیگر کس کس جرائم کے مقدمہ جات درج ہوئے، تھانہ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) ان مقدمہ جات میں کتنی اشیاء کی ریکوری ہوئی، کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کا چالان عدالتوں میں پیش کر دیا گیا ہے اور کتنے کا چالان ابھی تک عدالتوں میں پیش نہیں ہوا؟

(د) حکومت کب تک ان مقدمہ جات کے مفرور ملزمان گرفتار کرنے اور ان سے اشیاء کی ریکوری کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صرف زیر تفتیش مقدمات جن کا چالان مرتب نہیں ہو لپینڈنگ ہیں۔

(د) ان مقدمات کے مفرور ملزمان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 75 ض ف اور 87 ض ف کی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ ان ملزمان کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ضبط کرنے کے لئے کارروائی زیر دفعہ 88 ض ف کا تحرک کیا جارہا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی تعداد
اوران کی ویلفیئر کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

82: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی کل موجودہ تعداد کیا ہے ؟

(ب) صوبہ کی جیلوں میں نابالغ قیدیوں کی موجودہ تعداد کیا ہے مندرجہ بالا قیدیوں کے لئے جیل میں ان کی ویلفیئر کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں سہولیات بحوالہ خواتین ونابالغ قیدی ان کی ذہنی، جسمانی، روحانی، نصابی اور غیر نصابی سہولیات سے متعلق آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قید خواتین کی کل تعداد 889 ہے۔ جن کی جیل وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں بند نابالغ اسیران کی کل تعداد 650 ہے۔ جن کی جیل وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں مقید خواتین اور بچوں کو دی جانے والی سہولیات اور فلاح و بہبود کے لئے کئے گئے اقدامات درج ذیل ہیں:

1۔ مختلف غیر سرکاری تنظیمات (NGOs) کی طرف سے اسیر خواتین کو فنی تعلیم دی جاتی ہے، جس میں پرس بنانا، کڑھائی اور کمپیوٹر کلاس شامل ہے۔

2۔ مختلف غیر سرکاری تنظیمات (NGOs) کی طرف سے خواتین اسیران کو مفت قانونی معاونت اور مشاورت فراہم کی جاتی ہے۔

3۔ TEVTA پنجاب کی طرف سے خواتین اسیران کو گھریلو ٹیلرنگ اور بیوٹیشن کے کورسز کروائے جارہے ہیں۔

4۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے ناخواندہ خواتین اسیران کو بنیادی اور غیر رسمی تعلیم دی جارہی ہے۔

5۔ خواتین اسیران کی معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ سماجی بہبود کی طرف سے سوشل ویلفیئر آفیسر (لیڈی) جیلوں پر مستقل تعینات ہے۔

6۔ خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے خواتین وارڈ میں مختلف غیر سرکاری تنظیمات (NGOs) کی طرف سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں۔ جہاں غیر سرکاری تنظیمات (NGOs) کے تعاون سے کتابیں بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

7۔ خواتین وارڈ میں قومی اور مذہبی تہوار مثلاً عیدین، میلادالنبیؐ، یوم آزادی، یوم پاکستان، قائد ڈے، اقبال ڈے اور کرسمس وغیرہ مکمل مذہبی اور ملی جوش و جذبے کے ساتھ منائے جاتے ہیں اور اس موقع پر رنگارنگ تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور تحائف اور مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔

8۔ خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے اور اس موقع پر سالگرہ کا کیک کاٹنے کے علاوہ تحائف مثلاً چاکلیٹس، بسکٹس، جوس وغیرہ بچوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازاں بچوں کے لئے ٹی وی، کیرم بورڈ، لڈو، کرکٹ، فٹبال، والی بال کی سہولیات بھی میسر ہیں۔

9۔ وقتاً فوقتاً نادار اور مستحق خواتین اسیران کو بنیادی ضرورت کی اشیاء مثلاً تیل، صابن، شیمپو، تولیہ، ٹوتھ پیسٹ، کپڑے، کمبل اور جوتے وغیرہ مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔

10۔ ایسی خواتین اسیران جو کہ شیر خوار بچوں کے ساتھ مقید ہیں ان کو روزانہ 467 ملی لیٹر دودھ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ ایک سال یا اس سے زائد عمر کے شیر خوار بچوں کے لئے بھی 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔

11۔ حاملہ خاتون اسیر کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔

12۔ بیمار خاتون اسیر کے لئے 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔

13۔ خواتین کے ساتھ مقید بچوں کو متعدی امراض سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے اور ویکسین باقاعدگی سے لگوائی جاتی ہے۔

14۔ خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں اور حاملہ خواتین کو ہفتے میں تین مرتبہ پھل مہیا کیا جاتا ہے۔

15۔ تمام خواتین اسیران کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، پنجاب یونیورسٹی لاہور، یونیورسٹی آف سرگودھا کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے کی سہولت میسر ہے۔

16۔ تمام خواتین اسیران کو ناظرہ قرآن پاک، ترجمہ قرآن پاک اور حفظ قرآن پاک اور دیگر بنیادی مذہبی کورسز کرنے کی سہولت میسر ہے۔

17۔ تمام خواتین اسیران کو اپنے خونی رشتہ داروں سے بذریعہ ٹیلیفون اندرون جیل قائم Prisoners Call Offices(PCOs) سے ٹیلیفون کال کرنے کی سہولت میسر ہے۔

18۔ تمام خواتین اسیران کو میڈیکل کی سہولیات میسر ہیں اور اس مقصد کے لئے خاتون میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں۔ علاوہ ازیں ضلعی صدر مقام ہسپتال سے ایمر جنسی کی صورت میں سپیشلسٹ / گائنی کالوجسٹ کو بلا لیا جاتا ہے۔ سپیشلسٹ / گائنی کالوجسٹ ہفتہ وار بھی خواتین کے چیک اپ کے لئے جیل پر آتی ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ماہ میں دو دفعہ سیشن جج صاحبان جیلوں کا دورہ کرتے ہیں اور معمولی جرائم میں قید خواتین کو رہائی دلواتے ہیں اور کسی قسم کی شکایت کی صورت میں شکایت کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔

لاہور: تھانہ ساندہ میں 2018 کے دوران قتل اور بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

120: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2018 کے دوران تھانہ ساندہ لاہور میں اب تک بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان میں تفتیش کے بعد اب تک کتنے مقدمات کے چالان عدالت میں پیش کئے جا چکے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ساندہ تھانہ میں 01.01.2018 تا 25.10.2018 تک بچوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کا کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو جہاز سے آف لوڈ کرنا

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے قائد حزب اختلاف خود تو نہیں پہنچے لیکن آپ ہاؤس کے custodian ہیں اس لئے میں یہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ کل صبح قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف اپنے بھائی کو ملنے کے لئے دوہا جانا چاہتے تھے لیکن انہیں ایف آئی اے نے ائرپورٹ پر روک لیا جس کی سارا دن خبر چلتی رہی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا نام ECL میں تھا اور نہ ہی اس طرح black list نام کی کوئی چیز ہے؟ آئین کے آرٹیکل۔10 کے تحت یہ انسانی حقوق کی militantly violation ہے کہ بغیر کسی وجہ کے قائد حزب اختلاف کو باہر جانے سے روک دیا گیا جبکہ عدالت نے بھی ان کو protection دی ہوئی تھی۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف آئین کے آرٹیکل 199 کے تحت ہائی کورٹ میں گئے تھے۔ عدالت نے ان کو protection دی اور نیب کو ہدایت کی تھی کہ آپ کوئی بھی ایکشن کرنے سے پہلے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو inform کریں گے۔ ہائی کورٹ کی یہ categorically instructions تھیں۔ نیب اور ایف آئی اے نے ہائی کورٹ کی instructions کو بھی violate کیا ہے۔ آئین پاکستان میں آرٹیکل۔10 سے لے کر آرٹیکل۔30 تک انسانی حقوق کا ذکر ہے اور آئین میں سب سے زیادہ انسانی حقوق کی value ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں اور ہم یہ معاملہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ یہ rude attitude مناسب نہیں ہے۔ یہ rude attitude آج ہمارے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے تو کل حکومتی ممبران کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں پچھلے دور حکومت میں حزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھا کرتا تھا اور آج ہم اپوزیشن میں ہیں۔ یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے کیونکہ یہ ایک میوزیکل چیئر ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم نے ہمیشہ اپوزیشن میں بیٹھے رہنا ہے اور آپ نے ہمیشہ حکومت میں رہنا ہے۔

جناب سپیکر! اہم چیز یہ ہے کہ ہم نے amicably چلنا ہے، ایک دوسرے کی عزت کرنی ہے اور اس ہاؤس کی عزت بڑھانی ہے نہ کہ ہم ہاؤس کی عزت کو mitigate کرنا شروع کر دیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پورے میڈیا کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کا rude attitude انتہائی نامناسب ہے۔ ہم تو صبر کے ساتھ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں لیکن

کب تک ؟اس قسم کے روّیے بہت نقصان دہ ہوتے ہیں۔یہ میرا اور آپ سب کا پاکستان ہے،انہی روّیوں کی وجہ سے ہم پہلے بہت زیادہ نقصانات اُٹھا چکے ہیں۔

جناب سپیکر!ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس amicably چلے اور ہمارے قائدین کا یہ فیصلہ ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت چلے لیکن تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی بلکہ تالی ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No, doubt. We have to respect each other. We have to give and take respect to each other. ہم نے اس معزز ہاؤس کو عزت دینی ہے۔Because the world is watching us. وزیر قانون!کیا آپ اس کا جواب دیں گے ؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔مجھے بات کر لینے دیں پھر وزیر قانون اکٹھا جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،آپ بھی بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!کل جو کچھ ہوا وہ آپ کے علم میں ہو گا۔محترم قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا نام ECL میں تھا اور نہ ہی ان کا نام بلیک لسٹ میں تھا۔دس دن پہلے جسٹس باقر نجفی کی عدالت میں نیب نے یہ بیان دیا کہ ہمیں ان کی گرفتاری کی ضرورت نہیں ہے۔جس تاریخ کو انہیں بُلایا جاتا ہے وہ پیش ہو جاتے ہیں اور جس انکوائری میں طلب کیا جاتا ہے وہ چلے جاتے ہیں۔کل جس طرح سے انہیں باہر جانے سے روکا گیا میں پورے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی معزز شہری کو اس طرح سے نہیں روکا جا سکتا۔ہم بین الاقوامی covenants and conventions کے signatory ہیں اور آئین پاکستان right to movement کو administrate کرتا ہے۔Fundamental rights مقدس کتابوں کے بعد الہامی ہوتے ہیں اور ان کی violation قوموں کو تباہ کر دیتی ہے۔

جناب سپیکر!میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ یہ قائد حزب اختلاف کے ساتھ بلکہ ہم سب کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور اس سے ہمارے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔اگر قائد حزب اختلاف کا نام ECL میں ہوتا تو پھر ٹھیک تھا۔نام ECL میں ڈالنے کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں اور اس میں cogent evidence دینی پڑتی ہے لیکن

without any cogent evidenceان کو بیرون ملک جانے سے روکا گیا جو کہ اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ:

اینی ویتھ نہ پائیے کل نوں رَل کے بہہ نہ سکئے
اک دوجے نوں اپنے دل دی گل وی کہہ نہ سکئے
تیرا میرا جھگڑا خواب کسے دا کر نہ دیوے پورا
ایہہ نہ ہووے ایس دھرتی تے دوویں رَہ نہ سکئے
بہت شکریہ

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! مجھے بھی اس حوالے سے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف، میں، آپ یا پاکستان کا کوئی بھی شہری ہو اسے پاکستان کے آئین کا آرٹیکل۔15 یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ پاکستان کے اندر اور باہر freely move and resideکر سکے۔ آئین پاکستان کا آرٹیکل۔10 تمام شہریوں کو right to fair trial and due process of lawکی guaranteeدیتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت، وزارت داخلہ اور نیب کی جانب سے ان دونوں قانونی اور آئینی حقوق کی کل دھجیاں اُڑائی گئی ہیں۔ قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا نام ECLمیں شامل نہیں تھا۔

جناب سپیکر! ہم یہ جانتے ہیں کہ ECL کی طاقت کو ہمیشہ discretionary طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جناب زلفی بخاری کا نام ECLپر تھا لیکن ان کو ملک سے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا نام ECLپر نہیں ہے لیکن ان کو باہر جانے سے روکا گیا۔ کل کے اس عمل سے تو آمریت کی بُو آتی ہے۔ ہمیں وہ دور یاد آتا ہے جس وقت پرویز مشرف برسر اقتدار تھا اور اُس وقت بھی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو freely movementکی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

جناب سپیکر! آج تو بقول حکومت کے ایک نیا پاکستان قائم کر دیا گیا ہے تو پھر کیوں وہ اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں کہ جن سے آمریت کی بُو آتی ہے؟ ہمیں تاریخ سے سبق سیکھنا

چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پرویز مشرف کو صحت عطا فرمائے، کل جو لوگوں کی movement کو regulate کرتے تھے آج وہ کہیں نہیں ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں احمد فراز نے فرمایا ہے کہ:

اُسے خبر نہیں تاریخ کیا سکھاتی ہے
رات جب کسی خورشید کو شہید کرے
تو صبح اک نیا سورج تراش لاتی ہے

جناب سپیکر! کرسیاں اور اقتدار آنی جانی چیزیں ہیں لہٰذا ان کو لوگوں کے خلاف discretionary طور پر استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف ڈٹے رہیں گے، جرأت اور بہادری کے ساتھ مقابلہ کرتے رہیں گے۔

یونہی ہمیشہ اُلجھتی رہی ہے زلف سے خلق
نہ اُن کی رسم نئی نہ اپنی ریت نئی
یونہی ہمیشہ کھلائے ہیں ہم نے آگ میں پھول
نہ اُن کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ Let the Minister for Law respond. جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران نے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف چونکہ ان کے قائد ہیں، ان کے ساتھ ایک واقعہ ہوا اور یہ natural ہے کہ معزز ممبران نے اپنے جذبات کا اظہار کرنا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کے لئے proper forum نہیں ہے۔ ایف آئی اے اور نیب دونوں کا تعلق حکومت پنجاب سے نہیں ہے۔ کل جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو صوبائی حکومت کی وجہ سے جہاز سے offload کیا گیا اور نہ ہی اس میں صوبائی حکومت کا کوئی عمل دخل ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کے خلاف cases ہیں تو ان کے خلاف باقاعدہ cases چل رہے ہیں۔ ان کی انکوائری اور تفتیش ہو رہی ہے۔ وہ شامل تفتیش ہو بھی رہے ہیں، نہیں بھی ہو رہے، ان کے دوسرے بھائی شامل تفتیش ہوتے ہوتے ملک سے باہر چلے گئے اور واپس تشریف نہیں لا رہے چنانچہ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ ابھی ایک معزز ممبر فرما رہے

تھے کہ ہمیں یہاں پر ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ جس کے تحت ہم ایک دوسرے کی عزت کر سکیں اور ہم معاملات کو آگے لے کر بھی چل سکیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبران سے یہ التجا کروں گا کہ آپ کے جو معاملات حکومت پنجاب سے متعلق ہیں وہ بتائیں، سر آنکھوں پر، انشاء اللہ تعالیٰ ان کا قانون کے مطابق ازالہ بھی ہو گا لیکن جو چیز ہمارے متعلق نہیں ہے اس بارے میں ہم مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں ایک ایسے مسئلے کو اُٹھایا جا رہا ہے جو کہ صوبائی حکومت سے متعلق نہیں ہے۔ آپ خود اس بات کو مان رہے ہیں کہ دو وفاقی ادارے یعنی ایف آئی اے اور نیب کی طرف سے یہ کارروائی کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا maturity کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ کا حق بنتا ہے، آپ نے on the floor of the House اپنا concern show کیا، آپ نے بات کی اور آپ کی بات on record آ گئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی بات ایوان نے سُن لی، میڈیا نے بھی سُن لی، آپ نے بحیثیت کارکن اپنے قائد سے متعلق جذبات کا اظہار کیا ہے اور بطور ایک سیاسی کارکن میں آپ کے جذبات کا احترام کرتا ہوں۔ اگر ایک معاملہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے تو پھر آپ ہی بتا دیں کہ اس سلسلے میں حکومت آپ کے ساتھ کیا تعاون کر سکتی ہے؟ آپ بتائیں، انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہ بھی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے متعلقہ جو بھی کام ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس سے اپوزیشن کو مایوس نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میں اس لحاظ سے اپوزیشن کے روّیے کی تحسین کرتا ہوں کہ گزشتہ چند دنوں سے ایوان کا وہ ماحول نہیں ہے جو کہ ابتدائی دنوں میں تھا۔ آہستہ آہستہ چیزیں بہتر ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ maturity آ رہی ہے اور اگر یہ maturity اسی طرح آتی رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی اور ہم بھی دونوں فریقین اپنے فرائض سے احسن طریقے سے عہدہ برآ ہو سکیں گے اس لئے میں پھر request کرتا ہوں کہ آئیں ہم مل کر وہی کریں جس کا ہمیں اختیار ہے اگر پنجاب حکومت سے متعلقہ ان کے کوئی grievances ہیں یہ بتائیں I assure you انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُنہیں دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں شوگر ملز کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا حلقہ تحصیل صادق آباد ہے تو ہمارے ساتھ صوبہ سندھ کا بارڈر ہے۔ صوبہ پنجاب کی شوگر ملیں میرے حلقے کی چھ یونین کونسلوں کے شوگر کین کی pass books نہیں بنا رہیں کیونکہ ہم پنجاب کے رواتی ہیں ہم پنجاب میں revenue دیتے ہیں اور وہ شوگر ملز والے ہر دوسرے سال نئی شوگر مل خرید لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری شوگر ملز loss میں ہیں۔ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ اپنا گنا صوبہ سندھ میں لے کر جائیں یہ کون سا قانون ہے؟ وزیر قانون یہاں پر تشریف فرما ہیں وہ بتائیں کہ ہم صوبہ پنجاب کے رواتی اپنا گنا صوبہ سندھ میں بیچنے جائیں یا پنجاب میں فروخت کرنے جائیں؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے پانی چوری ہونے پر 12-نومبر کو پُرامن احتجاج کیا تھا۔ وہاں کے پُرامن غریب کسانوں اور معزز ممبران اسمبلی کے اوپر ایک ایف آئی آر ہوئی۔ پاکستان تحریک انصاف ہر ضلع اور ہر صوبہ میں احتجاج کرتی تھی اُن پر کتنی ایف آئی آرز ہوئیں؟ ایک پُرامن احتجاج ہوا ہے اُس پر آپ ایف آئی آرز کر رہے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ وہ جھوٹی ایف آئی آر ہے اُس کو ختم کیا جائے اگر وہ ایف آئی آر ختم نہ ہوئی تو یہ احتجاج بڑھ بھی سکتے ہیں اور یہ احتجاج بڑے شہروں اور اسمبلیوں تک بھی آ سکتے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں کیونکہ وہ احتجاج پانی چوری کے حوالے سے تھا۔ پینے کے پانی، جانوروں کو پلانے اور فصلوں کے لئے پانی کی چوری پر احتجاج تھا اگر اس پر بھی ایف آئی آرز ہوں گی تو یہ انصاف نہیں ہے۔ آپ کی پارٹی پاکستان تحریک انصاف ہے تو آپ انصاف کا علم لے کر نکلے ہیں تو یہ انصاف کریں۔ 150 غریب اور پُرامن احتجاج کرنے والے شہریوں کے اوپر ایف آئی آر ہوئی ہے۔ تحصیل صادق آباد کا اے ایس پی کس بنیاد پر یہ ساری چیزیں کر رہا ہے۔ لاء منسٹر صاحب اس معاملے پر ایکشن لیں۔

جناب سپیکر! میں نے 15 دن پہلے تحریک استحقاق جمع کرائی تھی لیکن ابھی تک اُس کا بھی کوئی response نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، تشریف رکھیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بولنے کا موقع دیں۔ وزیر قانون بہت competent person ہیں اور وہ ابھی فرما رہے تھے کہ اس واقعہ کا تعلق پنجاب حکومت کے ساتھ نہیں ہے۔ صوبہ پنجاب کے ساتھ اس واقعہ کا تعلق کیوں نہیں ہے قائد حزب اختلاف صوبہ پنجاب کا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون و پارلیمانی امور سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس واقعہ کا تعلق پنجاب سے نہیں ہے تو پھر پنجاب حکومت کا وزیر اطلاعات میڈیا پر کیوں کہہ رہا ہے کہ کل جو کچھ ہوا ہے وہ ٹھیک ہوا ہے اور قانون کے مطابق ہوا ہے اور ابھی ہم ان کے بہت سارے اور لوگوں کو بھی گرفتار کریں گے۔ وزیر اطلاعات کے میڈیا پر بیان کا جواب ضرور دیں کہ وہ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر ہمارے معزز ساتھیوں نے اپنے قائد کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا اُس کے حوالے سے وزیر قانون نے نہایت ہی ایک اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں آپ اُس کی نشاندہی کریں ہم وہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ابھی میرے دوست نے پنجابی کے چند ایک اشعار پڑھے جس کے آخر میں انہوں نے کہا:

اِہ ناں ہووے کہ اسیں کل نُوں دھرتی تے کتھے رہ وی ناں سکیے

جناب سپیکر! یہ ایک دھمکی ہوتی ہے ہم نے آپ کے ساتھ اور آپ نے ہمارے ساتھ رہنا ہے۔ فیض احمد فیض نے بھی اسی طرح کہا تھا کہ:

تھور گڈ کے پُھل گُلاب منگو
اک چو کے شہد شراب منگو
تُساں کیتیاں اے تُساں بُھگتنا اے
آپے ویلے ناں پُچھنا گُچھنا سی
ہن کسے توں کی حساب منگو

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس کے ممبر کے بنیادی حقوق کو سلب کیا جاتا ہے اُس کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے تو میری سمجھ سے یہ باہر ہے کہ بطور custodian of the House اب آپ اس بات کا کیسے جواب دیں گے کہ اُن کو کسی فیڈرل ادارے ایف آئی اے یا نیب نے تنگ کیا ہے تو چونکہ اُنہوں نے پابندی لگائی ہے ہم بات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! آپ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو ایک طرف کر دیں کہ وہ ہمارے قائد ہیں میں کہہ رہا ہوں کہ اگر کوئی اس ہاؤس کا عام ممبر بھی ہے تو کسی ادارے کی کیا جرأت ہے کہ بغیر کسی الزام یا انکوائری کے باہر جانے سے روکا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں تھوڑا سا explain کر دوں۔ We are all equal ہم سب کی عزت برابر ہے۔ بات یہ ہے کہ over the years اس میں ترامیم نہیں ہوئیں۔ ہم نے اس چیز پر بیٹھنا ہے اور وزیر قانون و پارلیمانی امور بھی بیٹھے ہوئے ہیں, It is like too early, we have to sit down. ہمیں کمیٹی بنانی پڑے گی کیونکہ اس کے علاوہ بھی اور بہت سے معاملات ہیں۔ سینئر معزز ممبران کی کمیٹی بنے تاکہ تمام ضروری ترامیم کی جائیں۔ ہم نے معزز ممبران کا وزن بڑھانا ہے، اُس کو کم نہیں کرنا کیونکہ ہم سب برابر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس حوالے سے seriously amendments چاہئیں اور آج آپ میرے پاس آئے تھے تو ہم نے بیٹھ کر بہت سے معاملات پر ابھی discussions کرنی ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کوئی فیڈرل ادارہ ہماری صوبائی اسمبلی کے کسی معزز ممبر کے ساتھ زیادتی کرتا ہے تو کیا ہمارے وزیر قانون اُن سے پوچھ بھی نہیں سکتے کہ یہ زیادتی کیوں ہوئی ہے، وزیر قانون فیڈرل ادارے سے پوچھ کر اس ہاؤس کو بتا سکتے ہیں کہ اس ہاؤس کے ممبر کے ساتھ زیادتی کیوں ہو رہی ہے اور کیا یہ اس ہاؤس کے ممبر کو ownership نہیں دینا چاہتے کہ ممبر کا تعلق جس پارٹی سے بھی ہو کہ اس ممبر کے ساتھ یہ زیادتی کیوں کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ابھی جناب نصیر احمد نے جو بات کی اُس حوالے سے آپ نے بڑی درست بات کی ہے کہ ہمارے ایک معزز ممبر کے ساتھ ایک واقعہ ہوا ہے تو آپ نے اُس کی نشاندہی کی ہے۔ اب آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں ہم متعلقہ اداروں سے رپورٹ لے لیتے ہیں جو رپورٹ آئے گی اس معزز ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون نے on the floor of the House ensure کیا ہے کہ وہ فیڈرل ادارے سے رپورٹ لے کر اس معزز ہاؤس میں بتائیں گے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر قانون نے جو جواب دیا ہے اس کا legally یہی جواب بنتا تھا لیکن کاش! وہ ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے جواب دیتے۔ پاکستان پیپلز پارٹی ہمیشہ اس کی victim رہی ہے اور ہم جن دوستوں کے ساتھ یہاں حزب اختلاف میں اکٹھے بیٹھے ہیں کاش! انہوں نے ایسے measures لئے ہوتے تو آج ہمیں یہ بات کہنی پڑتی اور نہ ہی وزیر قانون کی طرف سے یہ جواب سننا پڑتا۔ پاکستان پیپلز پارٹی جب اٹھارہویں ترمیم کر رہی تھی تو ہم نے ان سے request کی تھی کہ آرٹیکل۔ 63 ,62 ایک ڈکٹیٹر کا بنایا ہوا قانون ہے اس میں ترمیم ہونی چاہئے لیکن اُس وقت ہمیں یہ کہہ کہ refuse کر دیا گیا کہ یہ جنرل صاحب کا بنایا ہوا قانون ہے اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی اور ہم اس کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ اسی ہاؤس میں یہ لوگ دس سال تک حکمران رہے ہیں Rules of Procedures انہی کے بنائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! کاش! یہ اُس وقت بھی پروڈکشن آرڈر کے بارے میں بھی کوئی فیصلہ کر لیتے لیکن شاید انہیں یہ گماں تھا کہ ہم نے ہمیشہ اقتدار میں رہنا ہے اور یہ جیلیں پاکستان پیپلز پارٹی کے لئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس وقت بھی condemn کر رہا تھا کہ یہ غلط ہو رہا ہے اور میں آج بھی اس کو condemn کرتا ہوں کہ جو حکومت کر رہی ہے وہ غلط کر رہی ہے ماسوائے ان چند لوگوں کے جو ہر دفعہ پارٹیاں بدل کر اقتدار میں چلے جاتے ہیں لیکن نظریاتی لوگ نے جنہوں نے اپنی پارٹیوں اور اصولوں پر قائم رہنا ہے ان کے لئے یہ مشکلات ہمیشہ ہوں گی۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے گزارش ہے کہ آج وہ اپوزیشن کا یہ درد اپنا درد سمجھیں اور اس میں بہتری لانے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! اسی ہاؤس کے ممبران اور وزراء صاحبان جب میڈیا پر گفتگو کرتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ وہ نیب کے spokesperson ہیں۔ یہ جب نیب کے spokesperson بنیں گے تو پھر احتساب اور انتقام میں بڑا تھوڑا سا فرق ہے۔ اسے لوگ احتساب نہیں انتقام سمجھیں گے۔ ہم کبھی بھی احتساب کے خلاف نہیں رہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ احتساب شفاف ہونا چاہئے اور ہر آدمی کا ہونا چاہئے۔ وہ چاہے اس ہاؤس کا ممبر ہے، چاہے بیوروکریسی میں ہے، چاہے جوڈیشری میں ہے، چاہے سول سوسائٹی سے ہے یا فوج میں ہے اس کا احتساب ہونا چاہئے۔ اس احتساب کو خدارا انتقام نہ بنائیں کیونکہ کل کو آپ نے بھی اس کو face کرنا ہے۔ ہمیں یہ چاہئے کہ ہم ایسی اقدار چھوڑ کر جائیں کہ آنے والے ہمیں بُرا نہ کہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے calmly اور بڑے اچھے انداز سے جواب دیا ہے۔ میں اس سلسلہ میں ایک بات ضرور کروں گا کہ ہم پارلیمانی سسٹم کے تحت چلتے ہیں۔ یہ سسٹم اسی طرح ہے جس طرح ایک جسم ہوتا ہے۔ اگر پاؤں کے انگوٹھے پر بھی کوئی زخم ہوتا ہے تو وہ درد پورے جسم میں اوپر تک جاتا ہے۔ اگر اوپر والوں کو وفاقی لیول پر کوئی مشکل آتی ہے تو وہ نیچے تک محسوس ہوتی ہے۔ یہ پارلیمانی سسٹم ہے اگر صدارتی سسٹم ہو تو اس میں اور چیزیں ہوتی ہیں۔ اس میں ہم بالکل الگ نہیں ہیں۔ ہم اس طرح نہیں رہ رہے کہ وفاق الگ ہے اور ہم الگ ہیں۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری تجویز یہ ہے کہ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے مثبت جواب دیا ہے اگر ہم ہاتھ نہیں روک سکتے تو کم از کم ایک قرارداد مذمت ہمارے ہاؤس سے منظور ہونی چاہئے یہ صرف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے لئے نہیں بلکہ ممبر صوبائی اسمبلی کے حق میں منظور ہونی چاہئے۔ اگر کوئی ہمارے ممبران کو اس طرح کوئی ادارہ rude attitude کے ساتھ deal کرے گا تو پوری اسمبلی کو اس کا درد محسوس ہو گا۔

جناب سپیکر! میں rightly دیکھ رہا ہوں کہ اس پر بڑا اچھا positively gesture آیا ہے اور درد محسوس ہو رہا ہے۔ میری تجویز ہے کہ راجا صاحب اس پر مہربانی کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے جو باتیں کی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اپوزیشن بنچوں پر جو دوست بیٹھے ہوئے ہیں سب کو اندر سے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ ماضی کی وہ غلطیاں ہیں جن کا خمیازہ آج وہ بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے بالکل درست کہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی ہم ان غلطیوں سے سبق نہیں سیکھ رہے۔ گزشتہ دس سالوں میں اگر انہوں نے Rules of Business میں ترمیم کر لی ہوتی تو آج یہاں پر پروڈکشن آرڈر جاری ہو چکا ہوتا۔ یہ الزام کس پر ڈالیں گے تو یہ کام آپ کے کرنے والے تھے لیکن دس سالوں میں آپ نے یہ کام نہیں کئے۔

جناب سپیکر!آج بھی یہاں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے کہا ہے کہ ایک سیاسی کارکن ہونے کے ناتے آپ کو بات کرنی چاہئے تھی۔آپ کے دل میں بطور ایک سیاسی کارکن درد ہونا چاہئے تھا تو سیاسی کارکن اس ملک میں کیا کرے۔یہ پنجاب اسمبلی ہے اس اسمبلی کا ممبر خواجہ سلمان رفیق گرفتار ہوا ہے تو اس کا آپ نام نہیں لیتے اور میاں محمد شہباز شریف کے بیٹے کا نام لیتے ہیں۔کیا یہ اس جماعت میں کارکنوں کی عزت ہے؟ خدا کے لئے یہ مت کریں۔یہاں پر ایک کارکن جو اس ہاؤس کارکن ہے اس کی ہم بات نہیں کر رہے جو اس ہاؤس کارکن نہیں ہے اس کا ہم احتجاج کر رہے ہیں۔یہ غلط بات ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ آج بھی اپنے ماضی سے سبق نہیں سیکھ رہے بلکہ آج بھی یہ ایک خاندان کے غلام بنے ہوئے ہیں۔خدا کے لئے کارکنوں کی عزت کریں۔کارکنوں کو عزت دیں گے تو آپ کی عزت ہوگی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!میں نے قرارداد کی بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!یہ قرارداد اپنے پاس رکھیں۔یہ میری بات کا جواب دیں۔صبح سے لے کر اس وقت تک آپ نے خواجہ سلمان رفیق کا نام تک نہیں لیا۔آپ کیا بات کرتے ہیں؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!میں راجا صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں۔انہوں نے جو بات جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور ان کے والد کے بارے میں کی ہے۔ہم ہاؤس کے معزز ممبر کی بات کر رہے ہیں ہم جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی بات نہیں کر رہے بلکہ قائد حزب اختلاف کی بات کر رہے ہیں۔ہم آپ کے ساتھی کی بات کر رہے ہیں۔ہم ان کے لئے آپ کو کہہ رہے ہیں کہ ان کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔اگر ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو اس سارے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔آپ مہربانی فرمائیں اور ان چیزوں پر غور کریں۔اس کے علاوہ جو دوسری بات آپ نے فرمائی ہے تو اس بارے میں ہمارے دوست ابھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر اب آپ ماضی کی باتیں چھیڑیں گے تو وہ مناسب نہیں رہے گا۔ ہمیں اپنا مستقبل روشن دیکھنا چاہئے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اس ہاؤس کے تقدس کو پامال ہونے سے بچائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح یہ ماحول چل رہا ہے یقیناً اس میں سب کی contribution ہے اور آہستہ آہستہ چیزیں improve ہو رہی ہیں۔ یہاں ابھی لاء منسٹر نے بڑی جذباتی سی باتیں کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں تھیں۔

جناب سپیکر! میں حقائق سامنے رکھنے کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ خواجہ سلمان رفیق کی بات صبح سے چل رہی ہے نہ صرف صبح سے چل رہی ہے بلکہ کل سے چل رہی ہے۔ اس بات کا وزیر قانون کو بھی علم ہے۔ ہمارا ان کے ساتھ چار دفعہ رابطہ ہوا ہے، یہ یہی کہہ رہے تھے کہ میں باہر آتا ہوں اور بیٹھ کر آپ سے بات کرتا ہوں۔ انہوں نے یہاں پر بات اور کر دی ہے اور ہمارے ساتھ بات اور کر رہے ہیں تو ایسی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ماحول کو جذباتی بنا کر تالی بجوانے کے لئے بات کریں گے تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ ہماری آپ سے بھی دو دفعہ میٹنگ ہو چکی ہے اور خواجہ سلمان رفیق پر بھی بات ہوئی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ خواجہ سلمان رفیق صرف ہماری پارٹی سے ہیں بلکہ وہ اس ایوان کے معزز ممبر ہیں اس لئے ان کے لئے بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے کہوں گا کہ بات کو اس طرح توڑ کر پیش نہیں کرنا چاہئے جبکہ ان پر بات ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھتے، ہم آپ دونوں کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر guideline بنانی ہے تاکہ ہم اس کو آگے لے کر چلیں۔ آج ہمارے ساتھ یہ ہو رہا لیکن یہ سمجھیں کہ کل سب کے لئے یہی حالات ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں مل کر راستہ نکالنا ہے۔ انشاء اللہ جیسا کہ آپ کی طرف سے مثبت باتیں آ رہی ہیں اور ہمارے ساتھی بھی اس کو realize کر رہے ہیں کہ پچھلے دور میں ہم یہ کام نہیں کر سکے تو غلط ہوا تھا۔ آج بھی اگر ہم اس میں ترامیم نہیں لائیں گے یا اس پر غور و فکر نہیں کریں گے تو شاید کل آپ کو بھی یہ سب کچھ بھگتنا پڑے۔ اس لحاظ سے ہمیں جذبات میں نہیں آنا چاہئے اور تالیاں بجا کر

معاملات آگے نہیں بڑھتے۔ ہم آپ کا صبح سے انتظار کر رہے ہیں۔آپ نے ہمیں تین دفعہ کہا ہے کہ آپ ٹائم دے رہے ہیں اور یہاں بات دوسری کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ آج صبح ان سے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اس سلسلے میں اب بھی ہم ان سے بیٹھ کر بات کریں گے اور اس کا کوئی حل نکالنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے پھر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ سیشن کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں آپ کچھ کر لیتے۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ وہ ایک علیحدہ issue ہے اس پر ہم بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن پھر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ محترم سپیکر صاحب ہمارے لئے قابل احترام اور ہمارے بڑے بھائی ہیں وہ دس سال اس ایوان کے سپیکر رہے ہیں۔ ملک صاحب میرے بھائی ہیں وہ بھی دس سال سے ممبر چلے آ رہے ہیں اور بھی ہمارے دوست ایسے ممبر ہیں جو کہ دس سال سے اسمبلی ممبر چلے آ رہے ہیں۔ دس سالوں میں ان کو یہ بھی احساس نہیں ہوا کہ اس ایوان کا اگر کوئی ممبر گرفتار ہوا ہے تو اس کے پروڈکشن آرڈر۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ وزیر قانون کے بعد بات کر لیں ابھی آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ ہی کے دور میں مولانا اعظم طارق، اشرف سوہنا اور مونس الٰہی کا پروڈکشن آرڈر refuse کیا گیا تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ victimization نہیں ہوئی یہ تمام آپ نے ہی refuse کئے ہیں یہ ہم نے نہیں کئے تھے۔

جناب سپیکر! میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ ماضی میں جو کچھ ہوا ہے اس کو بھول جائیں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر way forward نکالیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی بہتر راستہ نکل آئے گا۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ کہا تھا کہ ایک شخص جو کہ اس ہاؤس کے ممبر اور لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ہیں ان کے ساتھ کیا ہوا کہ ان کو جہاز سے disembark کیا گیا۔ دوسرے انہی کے ممبر انہی کے ساتھی جن کو جیل میں ڈال گیا ہے ان کا یا لیڈر آف دی اپوزیشن کس کا زیادہ privilege breach ہوا ہے؟ میرا دکھ یہ تھا کہ جو جیل میں گیا ہے اس کی بات پہلے کریں اور باقی باتیں بعد میں کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں پھر وزیر قانون سے request کروں گا کیونکہ وہ دوبارہ ماضی کی باتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! انہوں نے confess کیا ہے کہ ماضی میں ان سے غلطیاں ہوئی ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہاں پر غلط بات نہیں ہونی چاہئے۔ یہاں پر facts پر مبنی بات ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ نے confess کر لیا ہے کہ آپ سے ماضی میں غلطیاں ہوئی ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جی، غلطیاں ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! Any way جو کچھ بھی ہوا ہے تو اب ہم کو آگے کی طرف بڑھنا چاہئے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آگے بڑھیں لیکن راجا صاحب بار بار وہی باتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ٹھیک ہے آپ ایک منٹ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! events ہوتے ہیں تو ان کا ایک sequence ہوتا ہے۔ اب کل کے دن جو events ہوئے ہیں ان میں سب سے پہلے صبح 3:00 بجے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا event ہوا۔ اس کے بعد کل دوپہر کے بعد ہمارے معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق گرفتار

ہوئے اور پچھلے وقت نیب نے مریم اورنگزیب کے خلاف کارروائی کر دی۔ ہم sequence کے ساتھ چل رہے تھے۔ ہم آپ کے پاس اور وزیر قانون کے پاس بھی حاضر ہوئے۔ اب اس کی دو شقیں ہیں جن میں سے ایک شق قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مجریہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت دیگر قواعد کو معطل کر کے قاعدہ 114 کے تحت ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ قاعدہ 114 کے تحت میں اجازت مانگنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہم کل اور آج بھی آپ کو اور وزیر قانون کو دو تین مرتبہ ملے۔ وزیر قانون کا ہم باہر انتظار بھی کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کو appreciate کروں گا کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر پنجاب اسمبلی کا مسئلہ ہے تو ہم تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں تو میں راجا صاحب کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ کہ آپ مہربانی کریں اور آپ خواجہ سلمان رفیق کو نہ دیکھیں خواجہ سلمان رفیق نہیں ہے بلکہ one member of this august House has been arrested اور اس کے پروڈکشن آرڈر کی بات ہے۔

جناب سپیکر! اس میں کل جناب محمد وارث شاد، جناب محمد بشارت راجا، حسنین خان دریشک اور جناب مراد راس بھی ہو سکتا ہے تو اس سلسلے میں، میں صرف یہ عرض کروں گا یہ صرف مہربانی کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے قرارداد پیش کرنے کے حوالے سے بات کی ہے تو یہ مجھے پہلے اپنی قرارداد دیں تاکہ میں اس کو دیکھ لوں اس کے بعد اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کوئی غیر قانونی اور غیر آئینی واقعہ رونما ہوا ہے اگر ایک بندہ جہاز سے disembark ہوا ہے تو کیا وہ قانون کے خلاف تھا اگر کوئی گرفتار ہوا ہے تو کیا وہ قانون کے خلاف تھا؟ تو آئیں مل کر بیٹھیں ہم بات کرتے ہیں پھر کس چیز کی ہم مذمت کر رہے ہیں۔ اگر کسی ادارے نے ایک قانونی طریق کار اختیار کیا ہے اور کسی کو گرفتار کیا ہے تو اس میں کس بات کی مذمت کی جا رہی ہے؟ Nobody is above law کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں بلکہ سب قانون کی نظر میں برابر ہیں تو اس لئے مذمت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا آئیں پہلے بات

کریں اور اس کے بعد ہم اس کے contents دیکھتے ہیں کہ اس میں contents کیا ہیں اس کے بعد ہم بات کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب نے clarify کر دیا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بالکل صحیح بات کی ہے ہم ان کی بات سے agree کرتے ہیں اور ابھی ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! جی، ابھی سیشن کے بعد آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ اس کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں اس پر کوئی decision نہیں ہوا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 174/18 جناب گلریز افضل گوندل کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سرگودھا: پھگھوال کے جنگلات سے لکڑی چوری کے واقعات میں اضافہ

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پھگھوال ضلع سرگودھا میں سینکڑوں ایکڑ پر جنگلات تھا مگر اب موقعہ پر درخت بہت کم رہ گئے ہیں۔ اس جنگل سے چند روز قبل ہزاروں من لکڑی اور درخت کاٹ کر فروخت کر دیئے گئے ہیں جن میں سے چار ٹرک لکڑی سے بھرے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ اس کی تحقیقات پر اس لکڑی چوری میں محکمہ جنگلات کے ملازمین بھی ملوث پائے گئے تھے۔ ان ملازمین اور لکڑی چوری میں ملوث افراد کے خلاف کوئی قانونی اور محکمانہ کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ ابھی تک درختوں کی غیر قانونی کٹائی جاری ہے اور لکڑی چوری ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے جنگل دن بدن کم ہو رہا ہے۔ حکومت کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے اور عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اب منسٹر سکولز ایجوکیشن تحریک التوائے کار نمبر 161/18 کا جواب دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

گوجرانوالہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ مذکورہ معاملہ اخباری خبر پر مبنی ہے۔ گوجرانوالہ شہر میں 153 پرائیویٹ سکولز ایسے ہیں جو نئے کھلے ہیں جو شعبہ تعلیم ضلع گوجرانوالہ سے رجسٹرڈ نہ ہیں۔ شعبہ تعلیم گوجرانوالہ کے متعلقہ عملے نے ان سکولوں کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز کیا اور انہیں ہدایت جاری کی کہ وہ فوری طور پر محکمے سے اپنی رجسٹریشن کروائیں۔ محکمانہ کارروائی کے بعد سکولوں کی رجسٹریشن کے لئے درخواستیں جمع کروا دی گئی ہیں۔ ضروری چھان بین اور مذکورہ شرائط پر پورا اترنے والے سکولوں کو رجسٹرڈ کر دیا جائے گا۔ جہاں تک گوجرانوالہ میں بعض نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے monogram والی کتب اور سٹیشنری مارکیٹ سے زیادہ مہنگی فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے گوجرانوالہ کے نجی تعلیمی اداروں کو بغیر رجسٹریشن کے چلنے اور دیگر خلاف ضابطہ کارروائیوں سے روکنے کی غرض سے عمومی ضابطہ اخلاق برائے پرائیویٹ سکولز کے نام سے مراسلہ نمبری 8063 مورخہ 10-11-2018 بھی جاری کر رکھا ہے جس میں انہیں ہر غیر قانونی فعال اقدام سے منع کیا گیا ہے۔ گوجرانوالہ کے غیر رجسٹرڈ اداروں کی کڑی نگرانی رکھی جا رہی ہے، انہیں فوری طور پر رجسٹرڈ کیا جا رہا ہے اور اس ضمن میں عملدرآمد کے لئے فیڈریشن آفیسرز کو ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن نہ صرف گوجرانوالہ بلکہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں کی نگرانی کے لئے پوری طرح کوشاں اور متحرک ہے۔ اگر اس حوالے سے کبھی بھی نجی تعلیمی اداروں کے خلاف کوئی شکایت محکمہ کے نوٹس میں لائی جائے گی تو اُس ادارے کے خلاف قانون کے مطابق فوری ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں جو introduction of Bills ہیں۔

مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Right to Public Services Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Right to Public Services Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Right to Public Services Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Domestic Workers Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Domestic Workers Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Domestic Workers Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Skills Development Authority Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Skills Development Authority Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Board of Technical Education (Amendment)Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

The House is adjourned to meet on Thursday 13th December 2018 at 11:00 a.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات،13۔دسمبر2018
(یوم الخمیس،5۔ربیع الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 9

631

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13-دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی، صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اور امور نوجواناں و کھیلیں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

خواتین کی سماجی حیثیت پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

633

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعرات، 13-دسمبر 2018

(یوم الخمیس، 5-ربیع الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ
الْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (54) ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (55) وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ
قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (56)

سورة الأعراف 54 آيات 56

کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اسی نے سورج اور چاند ستاروں کو پیدا کیا سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے)۔ یہ اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے (54) (لوگو) اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (55) اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور اللہ سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے (56)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اللھم صلے علی سیدنا و مولنا محمد و علی آلہ وصحابہ و بارک وسلم
جب حسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بِن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
اللھم صلے علی سیدنا و مولنا محمد و علی آلہ وصحابہ و بارک وسلم
جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان علیؓ
اس وقت رسول اکرمؐ کے دربار کا عالم کیا ہوگا
نہ میں مست ہوں نہ الست ہوں مجھے میکدے کی خبر نہیں
تیرے نام نے وہ نشہ دیا مجھے ہر نشے سے بچا لیا
میرے مصطفیٰؐ میرے مجتبیٰؐ سا حسینؓ آیا نہ آئے گا
انہیں دیکھنا ہو جو خواب میں تو درود ان پہ پڑھا کرو

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امور نوجوانان و کھیلیں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امداد باہمی، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امور نوجوانان و کھیلیں کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

MS TALAT FATEMEH NAQVI: Mr Speaker! I would congratulate you for restoring the old uniform for the Punjab Police and I would also like to suggest that there should be a Police Hospital.

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا مائیک نہیں چل رہا۔ آپ وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر کر لیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! میری چھوٹی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات کے بعد آپ بات کرنا اور چونکہ آپ کا مائیک نہیں چل رہا اس لئے ساتھ والے مائیک پر آ جانا۔ پہلا سوال نمبر 44 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 56 بھی جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 440 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل ہیڈکوارٹر سلانوالی سٹی میں سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر ومرمت اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*440: رانا منور حسین: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر سلانوالی شہر میں رانا محمد غوث خان ملٹی پرپز سپورٹس سٹیڈیم کب تک مکمل تعمیر ہو جائے گا؟

(ب) اس پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب تک پر ہو جائیں گی؟

(د) سپورٹس سٹیڈیم کب تک handover ہو جائے گا؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) سلانوالی سٹیڈیم جون 2017 میں مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) سٹیڈیم کی منظور شدہ رقم 31.075 ملین تھی جس میں سے 27.459 ملین خرچ ہو چکی ہے جس کے اندر سٹیڈیم مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) اس سکیم کا PC-IV ابھی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے موصول نہ ہوا ہے جس کی وجہ سے اسامیوں کی منظوری کا عمل شروع نہ ہوا ہے۔ PC-IV جیسے ہی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی جانب سے موصول ہوگا، اسامیوں کی منظوری کے لئے تفصیلات محکمہ خزانہ کو بھجوادی جائیں گی

(د) ہینڈاوور کا عمل PC-IV مکمل ہونے کے بعد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! جواب میں فرمایا گیا ہے کہ PC-IV کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات نے کوشش کی ہوئی ہے لیکن ابھی تک PC-IV نہیں بنا جب تک PC-IV نہیں بنے گا اس وقت تک یہ سٹیڈیم hand over take over نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ PC-IV کب تک بنے گا اور یہ سٹیڈیم کب تک hand over take over ہو جائے گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال نمبر بول دیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر بولا ہے۔
جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ آپ سے متعلقہ سوال نہیں ہے بلکہ یہ سپورٹس منسٹر سے متعلقہ ہے۔
رانا منور حسین: جناب سپیکر! آج یہاں پر وزیر مواصلات و تعمیرات اور وزیر سپورٹس بھی موجود ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں چونکہ یہ سٹیڈیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اگر دونوں منسٹر صاحبان مہربانی فرما دیں تو PC-IV بھی تیار ہو جائے گا اور سٹیڈیم hand over take over بھی ہو جائے گا۔
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!
وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! ہم نے اس سٹیڈیم سے متعلق محکمہ مواصلات و تعمیرات کو request forward کی ہے۔ انشاء اللہ PC-IV جلدی complete ہو جائے گا۔
رانا منور حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب میرے پڑوسی ہیں، میرے ساتھ والے حلقے سے ہیں یہ میرے بھائی ہیں میں ان سے مطمئن ہوں اور میں ان سے کوئی ایسی بات نہیں کروں گا۔
جناب سپیکر: چلیں، ویسے ہی مل لیا کریں۔
رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اس سوال کے سلسلے میں منسٹر صاحب کے چیمبر میں ملا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جو سٹیڈیم تحصیل ہیڈ کوارٹرز یا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پر بن رہے ہیں لیکن ابھی تک مکمل نہیں ہوئے ان میں کچھ ترامیم ہو جائیں گی تو کیا جو سلانوالی کا سٹیڈیم بن رہا ہے اس میں کچھ ترامیم کر کے کچھ اور مراعات دیں گے تاکہ لوگوں کو فائدہ ہو سکے اور ہماری تحصیل میں کھیلوں کو زیادہ سے زیادہ فروغ مل سکے؟
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!
وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر سے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ان کا سٹیڈیم صرف نام کا multi-purpose ہے میں نے ان سے کہا ہے کہ ہم واقعی اس سٹیڈیم کو multi-purpose بنا دیں گے۔
جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔
محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 257 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول
کے ایکٹ کا نوٹیفکیشن جاری کرنے اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*257: محترمہ حمیدہ میاں: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول ایکٹ 2018 جو کہ 16۔مئی 2018 کو پاس ہوا کیا حکومت نے ایکٹ بننے کے بعد اس یونیورسٹی کا سرکاری طور پر نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے تو کس تاریخ کو نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے اگر نوٹیفکیشن جاری نہیں ہو سکا تو وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کا PC-I تیار ہو چکا ہے کیا یہ محکمہ کے عبوری ترقیاتی بجٹ کا حصہ بنا اگر نہیں تو کیا یہ سالانہ ترقیاتی بجٹ 19-2018 کا حصہ ہو گا یا دوبارہ نظر انداز ہو گا؟

(ج) The Punjab Tainjin University of Technology, Lahore کا بل 17۔مارچ 2018 کو پاس ہوا اور چھ دنوں بعد یونیورسٹی کا افتتاح کر دیا گیا۔

(د) کیا محکمہ دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے قیام کو اُسی رفتار سے حتمی شکل دینے کا ارادہ رکھتا تھا جس طرح The Punjab Tainjin University of Technology, Lahore کے لئے کیا گیا تھا۔ چانسلر کمیٹی / سنڈیکیٹ کب تک تشکیل دی جائے گی دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے وائس چانسلر کا تقرر کب تک ہو گا، پہلی کلاسوں کا آغاز / پہلا اکیڈمک سیشن کب تک شروع ہو گا نیز فیکلٹی ممبرز کی تقرری کب تک عمل میں آئے گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول ایکٹ 16۔مئی 2018 کو پاس ہوا جس کے تحت موجودہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول کو اپ گریڈ کر کے یونیورسٹی کا نوٹیفکیشن جاری ہونا تھا۔ معاملہ ہذا کو محکمہ صنعت نے اپنی ترجیحات میں شامل کرتے

ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد رولز آف بزنس 2011 کے تحت صوبائی کابینہ کی منظوری کے لئے بھجوادیا ہے۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کا 2.1 بلین کا PC-I تیار ہو چکا ہے۔ سال 19-2018 کے لئے مبلغ 120 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) درست ہے۔

(د) پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کو The Punjab Tainjin University of Technology, Lahore کی طرز پر حتمی شکل دی جائے گی اس ضمن میں تمام کمیٹیز وائس چانسلر اور فیکلٹی کا تقرر کابینہ کی منظوری کے بعد جلد عمل میں لایا جائے گا۔ اسی طرح جلد از جلد کلاسز شروع کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! میرا سوال یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے حوالے سے تھا اس سوال کے جز (ج) کے اندر محکمے نے تسلیم کیا ہے کہ پنجاب تینجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور کا ایکٹ پاس ہونے کے چھ دن بعد یونیورسٹی functional ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ رسول یونیورسٹی کا ایکٹ مئی 2018 میں پاس ہوا لیکن سات ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک محکمے نے اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری نہیں کیا، اتنی تاخیر کی کیا وجہ ہے؟ اس کے اندر میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ عبوری ترقیاتی بجٹ کے اندر بھی یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے لئے رقم مختص کی گئی تھی لیکن یہ سکیم اس وقت بھی unapproved تھی اور اب بھی unapproved ہے۔ محکمہ پی اینڈ ڈی نے جولائی میں محکمے کو اعتراضات دور کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہ اعتراضات ابھی تک دور نہیں کئے گئے اور اسے approve بھی نہیں کیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بعض محکموں سے بڑی جلدی میں چیزیں پاس کروالی جاتی ہیں لیکن یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس کا بجٹ کدھر سے آنا ہے اور کیسے آنا ہے۔ پچھلی گورنمنٹ کو شوق تو بڑا رہا ہے کہ یونیورسٹی بنادی جائے اور سارے معاملات کر دیئے جائیں جب یہ پاس کر رہے تھے تو انہیں اس وقت چاہئے تھا کہ وہ اس کا بجٹ بھی ساتھ

allocate کرتے۔ اب انہوں نے کہا کہ چھ دنوں کے اندر تینجن یونیورسٹی ٹاؤن شپ لاہور کا افتتاح کر دیا گیا بالکل ایسے ہی ہوا جیسے لکھا ہوا ہے۔ انہیں ribbon cutting کی تو بہت جلدی تھی لیکن انہیں چاہئے تھا کہ مہربانی کر کے اس کا بجٹ رکھ کر فیتہ کاٹ دیتے۔ فیتے کاٹنے تو بہت آسان ہیں لیکن اس کو چلانا بڑا مشکل ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تینجن یونیورسٹی کی بات کی ہے اس کے لئے اب ہم نے آ کر -/300 ملین روپیہ release کیا ہے کیونکہ یہ چائنیز کے ساتھ collaboration ہے اور وہاں جو فیکلٹی ہے وہ بھی چائنیز کے ساتھ ہے۔ ہم اس یونیورسٹی کے بجٹ اور دوسرے معاملات حل کر رہے ہیں۔ محترمہ نے جو پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض ہے کہ جب نگران حکومت آئی تو انہوں نے اسے take up نہیں کیا اب ہم نے اسے take up کیا ہے اور اب یہ نوٹیفکیشن کے لئے کابینہ کے اندر چلا گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کابینہ میٹنگ کے اندر یہ چیزیں ہو جائیں گی۔ 06-11-2018 کو Standing Committee on Legislative Business نے اسے منظور کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب اسے صوبائی کابینہ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اور یہ 20-11-2018 کو بھیج دیا گیا ہے۔ جیسے ہی کابینہ اسے منظور کرتی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو چلانے کے باقی معاملات اور بجٹ کے معاملات بھی حل کر لئے جائیں گے۔

محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہو گی کہ بے شک حکومت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ہو یا پی ٹی آئی کی ہو عوام کا کام ہونا چاہئے لہٰذا منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اسے expedite کرائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ہمارے دور میں ہی رسول کالج پر کام شروع ہو گیا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس وقت کافی کام ہو گیا تھا لیکن اس کے بعد جیسے باقی پراجیکٹ روکے گئے تھے یہ بھی روک دیا گیا تھا۔ محترمہ کی ہمت ہے کہ انہوں نے آخری دنوں میں کچھ کر کرا کر کچھ کام شروع کرا لیا تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس وقت یہ ادھر ہی تھے۔

جناب سپیکر: اب انشاء اللہ مل کر یہ کام کر لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! ویسے یہ ضرور بننا چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ کالج ہے اور کالج کو ہی یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا ہے۔ میں on the floor of the House آپ اور اس ایوان کے ساتھ commitment کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس یونیورسٹی کو بنائیں گے۔ ہمارا پروگرام تھا کہ 100 دنوں میں چار ٹیکنیکل یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ان کے دور میں The Punjab Tianjin University of Technology ٹاؤن شپ میں قائم ہوئی تھی جس کے بارے میں تھوڑی دیر پہلے میں نے وضاحت کی ہے کہ اس یونیورسٹی کے لئے 300 ملین روپے کا بجٹ ہم نے allocate کیا اور یہ grant یونیورسٹی کو جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول قائم کی جا رہی ہے، تیسری یونیورسٹی انشاء اللہ تعالیٰ ہم ڈیرہ غازی خان میں بنائیں گے جس کا بل تھوڑے دنوں تک اسمبلی کے اندر پیش کر دیا جائے گا اور ہم چوتھی ٹیکنیکل یونیورسٹی راولپنڈی میں بنائیں گے۔ 100 دنوں کے اندر ہمیں چار ٹیکنیکل یونیورسٹیاں بنانے کا target دیا گیا تھا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو پورا کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول میں کام ہوتا ہوا نظر آئے گا۔ میں آپ سے commitment کرتا ہوں کہ as early as possible اس کی فیکلٹی اور وائس چانسلر کا تقرر کر دیا جائے گا۔ محترمہ نے اپنے سوال میں مزید سوالات بھی کئے ہیں لیکن ابھی انہوں نے ان کی بابت نہیں پوچھا تو میں ان کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی کابینہ اس یونیورسٹی کا نوٹیفکیشن کر دے گی تو پھر ہماری Search Committee وائس چانسلر کی selection کے لئے معیار کے مطابق عمل کرے گی۔

جناب سپیکر! وائس چانسلر کی selection کے بعد سنڈیکیٹ تشکیل دیا جائے گا۔ اس یونیورسٹی کی کلاسیں کب شروع ہوں گی؟

جناب سپیکر! میں ابھی اس حوالے سے کوئی یقین دہانی تو نہیں کروا رہا، مارچ اور پھر ستمبر میں داخلوں کا سیشن ہوتا ہے تو ہماری کوشش ہے کہ اس یونیورسٹی میں ستمبر کے سیشن کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے یونیورسٹی کی فیکلٹی کے حوالے سے بھی پوچھا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ وائس چانسلر کی selection کے بعد فیکلٹی ممبرز کی تقرری بھی کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 629 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین: پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ
کے قیام اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*629: محترمہ حمیدہ میاں: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 29-مارچ 2016 کو پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ نے منڈی بہاؤالدین میں سمال انڈسٹری اسٹیٹ کے قیام کی منظوری دی اور محکمہ صنعت نے سالانہ ترقیاتی بجٹ 17-2016 اور 18-2017 میں 39 کروڑ روپے مختص کئے اب تک 17.868 کروڑ روپے زمین کی خریداری پر خرچ ہو چکے ہیں اور بقایا رقم 21.132 کروڑ روپے ڈائریکٹوریٹ آف ڈبلیو اینڈ ڈی (پی ایس آئی سی) کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کئے گئے ہیں تاکہ سڑکوں و چاردیواری کی تعمیر اور دیگر امور پر خرچ کئے جائیں تجویز کردہ زمین پر تعمیراتی کام کب شروع ہو گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پلاٹوں کی بکنگ کے لئے مسلسل اشتہاری مہم چلانے کے باوجود 320 پلاٹوں میں سے صرف 67 پلاٹ بک ہو سکے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں نیز پلاٹوں کو فروخت کرنے کے لئے کوئی اور تجویز بھی زیر غور ہے؟

(ج) کیا حکومت اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اس سکیم کو کامیاب کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) تجویز کردہ زمین پر تعمیراتی کام کے لئے تمام ضروری تیاری مکمل کر لی گئی ہے۔ تاہم زمین سے متعلقہ کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ جونہی اس کا فیصلہ آتا ہے تو موقع پر تعمیراتی کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ 67 پلاٹ بک ہوئے ہیں تاہم زمین سے متعلقہ کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہونے کی وجہ سے دلچسپی رکھنے والے افراد ہچکچاہٹ کا شکار ہیں لہٰذا اس سلسلے میں لوگوں کو انڈسٹریل اسٹیٹ میں کاروبار قائم کرنے کے لئے متعلقہ مقامی صنعتکاروں سے مختلف سطحوں پر میٹنگز کا سلسلہ جاری ہے۔

(ج) حکومت اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اس سکیم کو کامیاب کروانے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے۔اس مقصد کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت مقدمہ کو جلدازجلد نمٹانے کے لئے کوشاں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں منڈی بہاؤالدین کے لئے سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کی منظوری دی گئی تھی اور میں نے اسی حوالے سے یہ سوال دیا ہے۔اس سوال کے جواب میں محکمہ نے لکھا ہے کہ:

"اس بارے میں ایک مقدمہ لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔"

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق لاہور ہائی کورٹ نے محکمہ کو direction دے دی ہے کہ آپ نے جو award جاری کیا تھا اس کو revise کریں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میرا وزیر صنعت سے ضمنی سوال ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ direction کون سی تاریخ کو دی تھی اور اس پر کس حد تک عملدرآمد کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس کا تھوڑا سا پس منظر بیان کروں گا۔یہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ خواہشات پر مبنی بنائی گئی کیونکہ یہاں پر یہ انڈسٹریل اسٹیٹ کارآمد نہیں ہے۔اُس وقت کے وزیراعلیٰ نے سمال انڈسٹریل اسٹیٹ منڈی بہاؤالدین کے قیام کے لئے ایک directive جاری کیا تھا جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔اس کو اگر میں سادہ اور آسان لفظوں میں بیان کروں تو یہ کہوں گا کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ کی گردن کے اُوپر چاقو رکھ کر یعنی زبردستی اس انڈسٹریل اسٹیٹ کو منظور کروایا گیا تھا۔29-مارچ 2016 کو اس انڈسٹریل اسٹیٹ کا اعلان ہوا تھا اور یہ تقریباً 54 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔اس کے کل 320 پلاٹس ہیں جن میں چار کنال کے 10، دو کنال کے 54، ایک کنال کے 182 اور دس مرلہ کے 74 پلاٹس ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ پلاٹس تو رہائشی کالونی والے لگتے ہیں۔ دو کنال یا ایک کنال کے پلاٹ پر انڈسٹری کیسے لگے گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل درست ہے۔اس انڈسٹریل اسٹیٹ کا کل بجٹ 626.547 ملین روپے کا ہے جس میں سے 390 ملین روپے حکومت پنجاب نے دینے ہیں اور 236.54 ملین روپے self-finance کے تحت یعنی پلاٹس بیچ کر حاصل کئے جائیں گے۔ابھی تک اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں صرف 67 پلاٹس فروخت ہوئے ہیں۔ان 67 پلاٹس کی فروخت سے 60.84 ملین روپے حاصل ہوئے اور یہ پلاٹ installments پر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر محترمہ حمیدہ میاں سے سوال کرتا ہوں کہ اس جگہ پر کروڑوں روپے ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ جہاں پر colonization نہیں ہو سکتی؟

جناب سپیکر! معزز ممبر محترمہ حمیدہ میاں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ کیا حکومت اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اس سکیم کو کامیاب کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ یہ سوال انہوں نے ہم سے پوچھا ہے تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ انڈسٹریل اسٹیٹ آپ نے اپنے علاقے میں بنوا تو لی لیکن اس کو کامیاب بنانے کے لئے آپ کی حکومت نے کیا کیا تھا؟

جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پلاٹوں کی بکنگ کے لئے مسلسل اشتہاری مہم چلانے کے باوجود 320 پلاٹوں میں سے صرف 67 پلاٹس فروخت ہو سکے ہیں؟

جناب سپیکر! ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے اس جگہ پر انڈسٹریل اسٹیٹ کیوں بنوائی، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ سے اس کو کیوں زبردستی منظور کروایا گیا اور حکومت کے پیسے کیوں ضائع کئے گئے؟

جناب سپیکر! اب معزز ممبر اپنے سوال میں پوچھ رہی ہیں کہ یہاں پر پلاٹ فروخت کیوں نہیں ہو رہے اور colonization کیوں نہیں ہو رہی؟ تو اس کا جواب یہی ہے کہ جب آپ نے غلط جگہ پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنائی ہے تو پھر یہاں پر colonization نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! چونکہ اس پر اب public or tax money خرچ ہو چکی ہے لہٰذا اس کو مکمل کیا جائے گا۔لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے ابھی تک کیس dispose of نہیں ہوا،

اس کی اگلی تاریخ پیشی 23۔جنوری 2019 ہے، جیسے ہی کورٹ کی طرف سے عائد کی گئی legal binding ہٹ جاتی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جتنی جلدی ممکن ہو سکے گا اس انڈسٹریل اسٹیٹ کو مکمل کریں گے اور اس کی colonization کے لئے جو کچھ ممکن ہو سکتا ہے وہ کریں گے تاکہ وہاں پر لوگوں کو روزگار مل سکے۔انہوں نے غلط کام کیا ہے لیکن ہم انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ اس کو درست کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، بڑی اچھی بات ہے۔

محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! وزیر صنعت نے فرمایا ہے کہ یہ انڈسٹریل اسٹیٹ چاقو کے زور پر منظور کروائی گئی ہے، اگر یہ سکیم feasible نہیں تھی اور چاقو کے زور پر محکمہ صنعت نے 18۔کروڑ روپے کی زمین خرید لی ہے تو پھر محکمہ کے ذمہ داران کے خلاف انکوائری ہونی چاہئے۔اس منصوبہ کی باقاعدہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ نے منظوری دی تھی اور گجرات چیمبر آف کامرس کے ممبران نے کہا تھا کہ ہم خود اس سکیم میں self-sustainable basis پر انوسٹمنٹ کریں گے۔

جناب سپیکر! تین ماہ پہلے میں نے وزیر صنعت کو ایک درخواست دی تھی کہ لاہور سُندر انڈسٹریل اسٹیٹ اور منڈی بہاؤالدین سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے الگ الگ terms and conditions رکھی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہاں پر پلاٹ خریدنے اور انڈسٹری لگانے کے لئے درخواستیں نہیں آ رہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میری اس درخواست پر پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ میں غور کیا جائے، اگر باقی انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے terms and conditions کو آسان کیا گیا ہے تو پھر منڈی بہاؤالدین انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے بھی terms and conditions کو آسان بنایا جائے۔ شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز ممبر کی درخواست محکمہ کے پاس ضرور آئی ہو گی، صبح میں نے اپنے محکمہ سے ان کی درخواست کی بابت معلوم کیا تھا۔ محکمہ کا point of view یہ ہے کہ انڈسٹریل پلاٹ ٹرانسفر نہیں ہو سکتا اور یہ شرط اس لئے لگائی جاتی ہے کیونکہ حکومت اس پلاٹ کو رعایتی نرخوں پر develop کر کے دیتی ہے۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر یہ چاہتی ہیں کہ real estate کی طرح اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں پہلے ایک بندہ پلاٹ خریدے، وہ اپنے پاس ایک سال رکھے اور پھر آگے دوسرے بندے کو فروخت کر دے تو ایسا ممکن نہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے باقاعدہ اس حوالے سے ایک قانون بنایا تھا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے پلاٹس ہاؤسنگ کالونی کے لئے یا پراپرٹی ڈیلرز کو نہیں دیئے جائیں گے تاکہ وہ آگے فروخت نہ کر سکیں یعنی انڈسٹریل اسٹیٹ کے پلاٹس پر باقاعدہ یہ پابندی لگائی گئی تھی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں اور معزز ممبر چاہتی ہیں کہ یہ پابندی اُٹھالی جائے جو کہ ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسا ہونا بھی نہیں چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ real estate نہیں بلکہ صنعتی اداروں کے لئے حکومت یہ زمین سستی بیچ رہی ہے اور اس کے لئے ایک طریق کار طے کیا گیا ہے۔ میرے پاس سابق وزیر اعلیٰ کا directive موجود ہے اور اسے سوال کرنے والی معزز ممبر نے issue کروایا تھا۔ آپ بے شک ان سے پُوچھ لیں۔ اب میں اس پر زیادہ بولوں گا تو وہ مناسب نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، جانے دیں۔ سوالات ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کے لئے کاغذ خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

*44: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور نے سال 2013 تا 2018 میں کتنا کاغذ خریدا؟

(ب) کیا مذکورہ کاغذ اوپن ٹینڈر کے ذریعہ خریدا؟

(ج) کس کس فرم نے بولی میں حصہ لیا؟

(د) کس کس فرم کو کاغذ کی فراہمی کے ٹھیکے دیئے گئے؟

(ہ) کیا ان ٹینڈرز میں PPRA قوانین کی پابندی کی گئی اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور نے سال 2013 تا 2018 میں 1360 میٹرک ٹن کاغذ خریدا جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	میٹرک ٹن (ریم)	میٹرک ٹن (ریل)
2013-14	80	120
2014-15	220	180
2015-16	100	180
2016-17	350	---
2017-18	130	---

(ب) ہاں۔ مذکورہ کاغذ بذریعہ اوپن ٹینڈر خرید ا گیا۔

(ج) بولی میں مندرجہ ذیل فرموں نے حصہ لیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

2013-14

1۔ ٹریڈ انٹرنیشنل

2۔ بابری نیازی پرنٹرز

3۔ انصار برادرز

2014-15

1۔ منڈیالی پیپر ملز

2۔ ٹریڈ انٹرنیشنل

3۔ انصار برادرز

2015-16

1۔ شہزاد ایجوکیشنل سروسز

2۔ زیڈاے کارپوریشن

3۔ پریمئیر پیپر ملز

4۔ گریس پرنٹ اینڈ پیک

5۔ بابری نیازی پرنٹرز

2016-17

1۔ منڈیالی پیپر ملز

2۔ ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز

3۔ انصار برادرز

4۔ ولید انٹرپرائزز

2017-18

منڈیالی پیپر ملز

(د) جن فرموں کو ٹھیکے دیئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

2013-14	ٹریڈ انٹرنیشنل، لاہور
2014-15	ٹریڈ انٹرنیشنل، لاہور
2015-16	زیڈ اے کارپوریشن
2016-17	ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز،
2017-18	منڈیالی پیپر ملز

(ہ) کاغذ خریدتے وقت حکومت پنجاب کے PPRA قوانین کی سختی سے پابندی کی گئی۔ تصدیق کے لئے اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محکمہ کوآپریٹو کی جانب سے کسانوں کی فلاح کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*56: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ کوآپریٹو نے صوبہ میں کسانوں کی فلاح کے لئے سال 2015 تا 2018 کوئی منصوبہ شروع کیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) جی، ہاں!

(ب) محکمہ کوآپریٹو نے صوبے میں کسانوں کی فلاح کے لئے سال 2015 تا سال 2018 جو منصوبے شروع کئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گوداموں کی بحالی

کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں 2018-2016 میں ایک سکیم شروع کی گئی جس کا نام "پنجاب میں مشترکہ کاشتکاری کا اجراء" تھا جس کا بجٹ 107.786 ملین تھا۔ کوآپریٹو فارم سروس سنٹرز سیالکوٹ، سرگودھا، ننکانہ صاحب، جھنگ، بھکر، اوکاڑہ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور کے لئے محکمہ تعمیرات و مواصلات کو 2.7 ملین یعنی ہر ضلع کے لئے تین لاکھ کے حساب سے دیئے گئے تاکہ کوآپریٹو فارم سروس سنٹرز کی ناکارہ عمارات کو استعمال میں لایا جائے جو صرف اس کی افادیت میں اضافہ کرے، چھ اضلاع میں رقوم گوداموں کی مرمت پر خرچ ہوئی ان گوداموں کی عمارات کی حالت انتہائی

خستہ حال تھی اور چار دیواریاں چھتیں بھی گر چکی تھیں جن میں موسمی حالات کے پیش نظر سامان رکھنا ممکن نہ تھا اب ان کی حالت قدرے بہتر ہو گئی ہے۔ کئی گوداموں میں چھتیں ڈال دی گئی ہیں اور باقی ماندہ میں چار دیواریاں اور فرش مرمت کروا دیئے گئے ہیں اور اب وہ قابل استعمال ہیں تین اضلاع کی رقوم مقررہ وقت میں خرچ نہیں ہو سکیں اور خطا ہو گئیں۔

کھاد اور بیجوں کی تقسیم

پنجاب میں مشترکہ کاشتکاری کے اجراء کے تعارف کے تحت کوآپریٹو فارم سروس سنٹرز سیالکوٹ، سرگودھا، ننکانہ صاحب، جھنگ، بھکر، اوکاڑہ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور حافظ آباد کے لئے 66.1205 ملین مختص اور مہیا کئے گئے اور کسانوں سے 100 فیصد وصول کر کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو واپس جمع کروا دیئے گئے اور 10 کوآپریٹو فارم سروس سنٹرز کو کھاد اور بیج کی فراہمی سے متعلقہ اضلاع میں فصلوں پر اچھے اثرات مرتب ہوئے۔

کھجوروں کے پودوں کی فراہمی

پنجاب میں مشترکہ کاشتکاری کے اجراء کے تعارف کے تحت یوکے اور یواے ای سے درآمد کردہ 10000 کھجوروں کے پودوں کا ٹشو کلچر بہترین نشوونما کے لئے ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد کی زیر نگرانی الگ تشکیل شدہ نرسری میں رکھوایا گیا ہے اس کی لاگت 29.293 ملین روپے ہے۔ فروری 2019 تک کھجوروں کے پودے زرعی انجمن امداد باہمی کے ممبران میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

بارانی علاقے کے کسانوں کے لئے بلاسود ٹریکٹر کی فراہمی

محکمہ امداد باہمی کے تحت گزشتہ کئی دہائیوں سے بارانی علاقوں کے کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے بلاسود قرضوں کی فراہمی کی یہ سکیم چلتی آ رہی ہے مگر رقوم کی عدم دستیابی کی بنیاد پر یہ سکیم کچھ دیر کے لئے فعال رہی مگر محکمہ کی کاوشوں کی بنا پر مبلغ سات کروڑ روپے محکمہ خزانہ کی طرف سے اجراء کر کے اس کو فعال کیا جا رہا ہے اس وقت رجسٹرار کوآپریٹوز کے دفتر میں بارانی علاقوں کے کسانوں کی زرعی امداد بذریعہ فراہمی بلاسود ٹریکٹر بارانی علاقوں میں فعال انجمن ہائے کی تعداد کے تناسب سے زیر غور ہے قرعہ اندازی کے بعد جلد اس کا اجراء کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ کے صنعتی شعبہ جات میں روزگار کے لئے پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

17: جناب نصیر احمد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

حکومت صوبہ بھر کے صنعتی شعبہ میں روزگار کے مواقع بڑھانے کے لئے کون سی پالیسی پر عمل پیرا ہے اس پالیسی اور اس کے نتائج سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

اگرچہ پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے تاہم روزگار کے مواقع بڑھانے کے لئے صنعتوں کا فروغ نہایت ضروری ہے۔ محکمہ صنعت صنعتوں کے فروغ کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور مروجہ پالیسی مجریہ 2002 کے تحت صنعتوں کے قیام کے لئے محکمہ سے کسی اجازت نامہ کی ضرورت نہ ہے۔ پالیسی ہذا کے تحت پالیسی پر ضلعی حکومتیں صنعتوں کے قیام کے لئے منفی اور مثبت علاقہ جات مختص کرتی ہیں اور مثبت علاقہ جات میں صنعتوں (ماسوائے شوگر مل، سیمنٹ فیکٹری، الکوحلی مشروب، اسلحہ و بارود، کرنسی اور سکیورٹی پرنٹنگ، تیزی سے بھڑک اٹھنے والا آتش گیر مواد، تابکاری مواد) کے قیام کے لئے محکمہ کی طرف سے کوئی پابندی نہ ہے۔ حالیہ پالیسی کے تحت محکمہ صنعت ایک سہولت کار کا کردار ادا کرتے ہوئے صنعتکاروں کو مفید معلومات فراہم کرتا ہے تاکہ ملک میں صنعتی پیداوار بڑھے اور روزگار کے مواقع میسر آئیں۔

مزید برآں حکومت صنعتکاروں کی سہولت کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام عمل میں لا رہی ہے جہاں پر تمام بنیادی سہولتیں سڑکیں، بجلی اور گیس مہیا کی جاتی ہیں۔ صنعتوں میں متعلقہ اہلیت کی بہتری کے لئے سکل ڈویلپمنٹ کونسل اور ٹیوٹا کے تعاون سے ہنر مند افراد کی فنی و ہنر مندانہ صلاحیتوں کی بہتری کی تربیت کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے جس سے یقینی طور پر عوام کے لئے روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔

صوبہ میں کھیلوں کے فروغ اور یونین کونسل کی سطح پر کئے گئے اقدامات کی تفصیلات

24: جناب نصیر احمد: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　صوبہ میں کھیلوں کے فروغ کے لئے سال 2017 میں کیا اقدامات اٹھائے گئے اور اب تک کیا کام کیا گیا ہے؟

(ب) ہر یونین کونسل کی سطح پر کھیلوں کے فروغ کے لئے حکومت نے کوئی منصوبہ بندی کی ہے،اس کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) صوبہ میں کھیلوں کے فروغ کے لئے محکمہ کھیل نے 2017 میں 245 کھیلوں کی سہولیات میں سے 55 سہولیات مکمل کیں جن سے صوبہ بھر کے نوجوان فائدہ اٹھا رہے ہیں اور باقی بہت جلد مکمل ہو جائیں گی۔ اس سال محکمہ نے کھیلوں کی 204 سہولیات پر کام جاری ہے۔ جن میں سے 130 کے قریب اس سال مکمل کر لی جائیں گی اور صوبہ بھر کے نوجوان ان سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی صحت مندانہ سر گرمیاں جاری رکھ سکیں گے۔

(ب) یونین کونسل کی سطح پر کھیلوں کے فروغ کے لئے حکومت ہر یونین کونسل کو بجٹ فراہم کرتی ہے لہٰذا اس جز کا جواب محکمہ لوکل گورنمنٹ سے لیا جانا مناسب ہو گا۔

ضلع گوجرانوالہ میں (بوائز و گرلز) ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ و ٹیکنیکل کالجز کی تعداد اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

37: چودھری اشرف علی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنے (بوائز و گرلز) ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوشن میں کس کس skill کی تعلیم کہاں تک دی جارہی ہے؟

(ج) مذکورہ انسٹیٹیوشنز میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کون کون سی منظور شدہ اسامیاں کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا حکومت ہنر مند افراد تیار کرنے کے لئے مذکورہ انسٹیٹیوشنز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل 17 ادارے ہیں۔ جن میں سے 12 ادارے بوائز اور پانچ ادارے گرلز کے ہیں۔ ان اداروں میں سے چار ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس،

9ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس، ایک ٹیکنیکل کالج اور تین سروس سنٹرز ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ کے انسٹیٹیوشنز میں 48 سکلز (skills) میں تعلیم دی جارہی ہے جن میں سے چھ ٹیکنالوجیز تین سالہ، سات ٹریڈز دو سالہ، 14 ٹریڈز ایک سالہ اور 21 ٹریڈز چھ ماہ مدت کے ہیں۔ ان کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ کے اداروں میں کل منظور شدہ 497 (اسامیاں) ہیں جن میں سے 283 پر اور 214 (اسامیاں) خالی ہیں۔

- ٹیچنگ کی کل 186 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 107 پر اور 79 اسامیاں خالی ہیں۔
- نان ٹیچنگ سٹاف کی 311 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 176 پر اور 135 اسامیاں خالی ہیں۔

ادارہ وار تفصیل (اسامی خالی ہونے کی مدت کے ساتھ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گوجرانوالہ میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (برائے خواتین) کا آغاز کیا جارہا ہے جس کا PC-I منظور ہو گیا ہے اور مشینری اور ایکوپمنٹ کی پروکیورمنٹ جاری ہے۔

صوبہ کے روایتی کھیلوں کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

74: جناب نصیر احمد: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے روایتی کھیل جس میں کبڈی، کشتی وغیرہ شامل ہیں ان کھیلوں کی بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) روایتی کھیلوں کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی جارہی ہے؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) صوبہ میں روائتی کھیلوں کبڈی اور کشتی وغیرہ کے فروغ کے لئے حکومت درج ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے:

1. سالانہ سپورٹس کیلنڈر میں ان کھیلوں کو شامل کیا گیا ہے۔

2. تحصیل سطح سے لے کر صوبائی سطح تک سپورٹس کیلنڈر میں ان کھیلوں کے مقابلہ جات کا انعقاد کیا جائے گا۔
3. تحصیل سطح پر صوبہ بھر میں ان کھیلوں کے مقابلہ جات مکمل ہو چکے ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ کی سطح کے کھلاڑیوں کے انتخاب کے لئے مقابلے جاری ہیں۔

(ب) روائتی کھیلوں مثلاً کبڈی و کشتی وغیرہ کو زندہ رکھنے کے لئے سولہ سال سے کم عمر کھلاڑیوں کے مقابلہ جات منعقد کروائے جا رہے ہیں اور یہ مقابلہ جات ہر سال منعقد کروائے جائیں گے نیز یہ مقابلہ جات تحصیل سطح، ضلعی سطح، ڈویژنل سطح اور صوبائی سطح پر کروائے جائیں گے۔ اس سے نوجوان نسل میں روائتی کھیلوں کے ساتھ لگاؤ پیدا ہو گا اور جونیئر و سینئر کھلاڑیوں کی بڑی تعداد مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے دستیاب ہو گی۔

لاہور: سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹوں اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

127: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کتنے رقبے پر مشتمل ہے؟
(ب) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟
(ج) کن افراد کو یہ پلاٹ کس مقصد کے لئے الاٹ کئے گئے اور ان سے فی کنال کتنی رقم لی گئی ہے اور کتنے افراد سے بقایا رقم لینی ہے۔ ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 1802 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔
(ب) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ رائیونڈ روڈ لاہور میں 724 پلاٹ ہیں جن کے سائز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) 724 پلاٹس میں سے 717 پلاٹس الاٹ کئے جا چکے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل:
(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سات عدد پلاٹس خالی ہیں جو کہ کسی کو الاٹ نہیں کئے گے جن کی تفصیل۔

(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بارہ افراد / کمپنیوں سے -/5,133,713 روپے بقایاجات وصول کرنے ہیں جن کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ حلقہ پی پی-120 میں کھیلوں کے گراؤنڈز سے متعلقہ تفصیلات

148: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپورٹس گراؤنڈ موجود ہیں؟

(ب) کیا حکومت رجانہ ٹاؤن تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ اور ہاکی سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل سپورٹس گراؤنڈز موجود ہیں۔

نمبر شمار	جگہ
(i)	چک نمبر 151 گ ب
(ii)	چک نمبر 254 گ ب
(iii)	چک نمبر 184 گ ب
(iv)	منی سٹیڈیم (فٹبال / ہاکی) چک نمبر 335 گ ب، رجانہ سے سات کلو میٹر
(v)	گورنمنٹ ہائی سکول 151 گ ب
(vi)	گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول رجانہ
(vii)	گورنمنٹ ہائی سکول 336 گ ب سرابہ
(viii)	گورنمنٹ ہائی سکول 264 گ ب
(ix)	گورنمنٹ ہائی سکول 288 گ ب
(x)	گورنمنٹ ہائی سکول 361 گ ب
(xi)	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 293 گ ب
(xii)	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول رجانہ
(xiii)	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 361 گ ب
(xiv)	زیر تعمیر سپورٹس گراؤنڈ چک نمبر 341 گ ب ننگلاں
(xv)	زیر تعمیر سپورٹس گراؤنڈ چک نمبر 343 گ ب جڑاہاں

(ب) موجودہ ADP میں رجانہ ٹاؤن تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ اور ہاکی سٹیڈیم بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

ساہیوال سپورٹس گراؤنڈ کمیر کی منظوری اور جاری کام سے متعلقہ تفصیلات

189: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں سپورٹس گراؤنڈ کمیر کی سرکاری طور پر منظوری دی گئی ہے اگر ہاں تو کب، اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا ان پر کام جاری ہے اگر ہاں تو کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا کام باقی ہے، ان کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کریں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف)

1۔ ہاں! یہ درست ہے کہ سپورٹس گراؤنڈ کمیر کی منظوری محکمہ سپورٹس نے مورخہ 15۔مئی 2017 کو دی جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 18-2017 میں شامل کی گئی۔ اس سکیم کے فنڈز پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ سپورٹس بورڈ کو مختص کر دیئے گئے جبکہ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے محکمہ سپورٹس کو آگاہ کیا کہ یہ سکیم محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس ہے اور اس پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کی جانب سے کام کرنا مناسب نہ ہے لہٰذا پراجیکٹ ڈائریکٹر نے مختص فنڈز محکمہ پی اینڈ ڈی کو چٹھی نمبر PD/PMU/SBP/LHR/18/1248 مورخہ 03-01-2018 کے ذریعے واپس کر دیئے۔

2۔ کیونکہ تمام نئی سکیمز PMU کی جانب سے شروع کی جاتی تھیں اور یہ سکیم نئی شروع ہوئی تھیں اس لئے اس سکیم کے فنڈز PMU کو مختص ہوئے۔

3۔ مزید برآں اس سکیم کی چھان بین پر معلوم ہوا کہ محکمہ بلڈنگ مواصلات و تعمیرات ساہیوال نے بغیر کسی منظوری کے اپنی مرضی سے یہاں کام شروع کروایا ہوا ہے جو محکمہ سپورٹس کے علم میں نہ ہے اور کمیر میں محکمہ سپورٹس کو گراؤنڈ بنانے کے لئے کوئی اور جگہ نہ ملی۔

(ب) محکمہ سپورٹس حکومت پنجاب کی جانب سے کوئی کام جاری نہ ہے۔

لاہور میں محکمہ کوآپریٹو کے انسپکٹرز کی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

208: جناب نصیر احمد: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کوآپریٹو انسپکٹرز کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) کیا موجودہ تعداد منظور شدہ اسامیوں سے مطابقت رکھتی ہے؟

(ج) حکومت نئی بھرتی کا ارادہ کب تک رکھتی ہے؟

وزیرامداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) لاہور ضلع میں انسپکٹر کوآپریٹوز کی 9 اسامیاں ہیں۔

(ب) جی، ہاں!

(ج) انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز (بی ایس۔14) کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن عمل میں لائی جاتی ہے۔ بھرتی کے حوالہ سے حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی جگہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

219: جناب نصیر احمد: کیا وزیرامداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی جگہ کہاں کہاں ہے؟

(ب) لاہور میں کل کتنی زمین پر ناجائز قابضین ہیں؟

(ج) حکومت ناجائز قابضین سے قبضہ واگزار کرانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیرامداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی ملکیتی کوئی جگہ نہ ہے۔

(ب) لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی ملکیتی کوئی زمین نہ ہے لہٰذا محکمہ امداد باہمی کی کوئی زمین ناجائز قابضین کے قبضہ میں نہ ہے۔

(ج) کیونکہ امداد باہمی کی ملکیتی کوئی زمین نہ ہے لہٰذا کسی قسم کا ناجائز قبضہ یا قابضین سے قبضہ واگزار کروانے کی قسم کے اقدامات کی ضرورت نہ ہے۔

گوجرانوالہ: ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کے قیام اور پلاٹوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

228: چودھری اشرف علی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون گوجرانوالہ کا قیام کب عمل میں لایا گیا یہ کتنے رقبہ پر محیط ہے اور اس میں کتنے پلاٹس کس کیٹیگری کے بنائے گئے؟

(ب) مذکورہ پلاٹس صنعتکاروں کو کن بنیادوں اور شرائط پر الاٹ کئے گئے؟

(ج) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(د) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون ہیں اب تک کتنے پلاٹس پر کون سی صنعت لگائی جاچکی ہے؟

(ہ) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون میں تیار کردہ کون سی مصنوعات کن ممالک کو برآمد کی جارہی ہیں اوران برآمدات سے سالانہ کتنازرمبادلہ حاصل ہوتاہے؟

(و) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کی کامیابی کے لئے حکومت نے اب تک کیااقدامات اٹھائے ہیں اوران اقدامات کی وجہ سے برآمدات میں کتنااضافہ ہوا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون گوجرانوالہ کا قیام 2002-11-06 میں عمل میں آیا اس کا انفرسٹرکچر 2007 میں مکمل ہوا اور ایکسپورٹ پروسیسنگ زون گوجرانوالہ کا عملہ اکتوبر 2012 میں تعینات ہوا۔ اس کا کل رقبہ 113 ایکڑ ایک کنال 12 مرلے پر محیط ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل کیٹیگری کے 212 پلاٹس ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹگری	تعداد پلاٹس
چار کنال (اے)	96عدد
دو کنال (بی)	48عدد
ایک کنال (سی)	25عدد
دس مرلہ (ڈی)	43عدد
میزان:	212عدد

(ب) شرائط کالیٹر ایوان کی میز پر رکھ دیا گیاہے۔

(ج) گوجرانوالہ پنجاب کااہم صنعتی شہر ہے اس کی مصنوعات کو بیرون ملک ایکسپورٹ کرنے کی غرض سے چیمبر آف کامرس گوجرانوالہ کے پرزور اصرار پر مذکورہ اسٹیٹ کو ای پی زیڈ کادرجہ 2002-11-06 کو دیا گیا تاکہ گوجرانوالہ کے صنعتکاروں کی مصنوعات دوسرے ممالک کو ون ونڈو آپریشن کے تحت بھجوا کر زرمبادلہ کمایا جاسکے۔

(د) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون گوجرانوالہ میں اب تک پچاس پلاٹس پر درج ذیل صنعتیں لگائی گئی ہیں۔

1-	کچن ویئر	2-	پیکجز
3-	پلاسٹک پروڈکٹس	4-	پلاسٹک دانہ
5-	میٹل پروڈکٹس	6-	باتھ روم پلاسٹک فٹنگ
7-	سوئی گیس فٹنگ	8-	ہینڈی کرافٹس پیکجز
9-	کاٹن یارن	10-	فائبر ڈور (فرنیچر)
11-	گارمنٹس	12-	ایلومینیم کچن ویئر
13-	الیکٹرک اشیاء	14-	فارماسوٹیکل
15-	ڈائننگ اینڈ ٹیکسٹائل	16-	سوپ مینو فیکچرنگ

(ہ) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون میں زیادہ تر تیار کردہ کچن کک ویئر میلا مائن پروڈکٹس، سٹیل اینڈ سٹیل کے برتن، گارمنٹس، سوپ پروڈکٹس کی برآمد افغانستان، مراکش، سعودی عرب، عرب امارات کو کی جاتی ہیں۔ جو زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

2013-14	2015-16	2017-18	2018-19
626%	630%	715%	803%

(و) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون اتھارٹی نے انوسٹرز کو مختلف ترغیبات دی ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہر سال برآمدات میں اضافے کا جواب سوال نمبر (ہ) میں دیا جا چکا ہے۔

اوکاڑہ: بصیرپور میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

292: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ بصیرپور ضلع اوکاڑہ میں سٹیڈیم اور کھیلوں کے لئے گراؤنڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان کھیلوں سے محروم ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں سٹیڈیم اور کھیلوں کا گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بصیر پور میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہے۔ بصیر پور میں مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم موجود ہے جس کا رقبہ 40 کنال (بشمول مکمل چار دیواری) ہے۔

مذکورہ سٹیڈیم میں درج ذیل سہولیات موجود ہیں۔

1- فٹبال گراؤنڈ 2- کرکٹ گراؤنڈ

3- سوئمنگ پول 4- سٹیج

(ب) جز (الف) پر دیئے گئے جواب کی بنیاد پر یہ درست نہ ہے۔ بصیر پور میں مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم کئی سالوں سے علاقہ کے نوجوانوں اور کھلاڑیوں کو کھیلوں کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ بصیر پور شہر اور ارد گرد کے علاقوں سے کھلاڑی روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ سٹیڈیم میں پریکٹس کرتے ہیں۔ مذکورہ سٹیڈیم میں گاہے بہ گاہے مختلف گیمز کے ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(ج) مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم کی موجودگی میں کسی دوسرے سٹیڈیم یا کھیلوں کے میدان کی فی الوقت کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: وارث شاد صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

قواعد کو معطلی کی تحریک پیش کرنے کی اجازت

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کل آپ یہاں پر تشریف فرما نہیں تھے میں نے عرض کی تھی کہ ہمارے اس ہاؤس کے معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق کے حوالے سے قواعد کی معطلی کی تحریک قاعدہ 234 کے تحت پیش کی تھی اور ہمارا وفد اس حوالے سے چیمبر میں ڈپٹی سپیکر اور وزیر قانون پارلیمانی امور سے ملا بھی تھا۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض یہ تھی کہ ہم روایات کو خود تھوڑا سا بدلیں۔ پرانی روایات کو اگر ہم لے کر بیٹھ گئے تو پھر یہ ہاؤس اور civilization نہیں چل سکتی۔ جس طرح تہذیبوں کا ارتقاء ہوا ہے اسی طرح چیزیں ارتقاء کی طرف چلی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے عرض کیا تھا کہ خواجہ سلمان رفیق اس ہاؤس کے معزز ممبر ہیں اسی طرح کل میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہو سکتا ہے اور اُدھر سے بھی کل کوئی ممبر ہو سکتا ہے۔ ہمارے کچھ پرانے دوستوں کو اگر پروڈکشن آرڈر پر نہیں بلایا گیا تو میں اُس کو condemn کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وہ کام ٹھیک نہیں ہوا تو اس سلسلے میں وزیر قانون نے کہا تھا کہ آپ صبح آ جائیں تو میں قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں اس حوالے سے آپ ہاؤس کی sense لے لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ابھی نہیں۔ آپ لوگ اتنی جلدی نہ کریں کیونکہ یہ کام اتنی جلدی والا نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے سوا باقی تمام صوبائی اسمبلیوں کے rules میں پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے یہ چیزیں ہیں اور unfortunately پچھلے 10 سال میں آپ میں سے کسی نے بھی یہ بات نہیں کی کہ پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے ترامیم کی جائیں۔ اب جب آپ کے اپنے اوپر پڑی ہے تو آپ پچھلوں کو بھی condemn کر رہے ہیں یہ اس طرح نہیں ہے اس معاملے کو دیکھنا پڑے گا کہ اس کی legal implications کیا ہیں اور ہم نے اپنے rules بھی دیکھنے ہیں۔ وزیر قانون! اس حوالے سے آپ کی کوئی بات ہوئی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف نے کل اس مسئلے کو یہاں پر اُٹھایا تھا اور میں نے اُس کے نتیجے میں یہی گزارش کی تھی کہ یہ معاملہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کیونکہ ہمارے Rules of Procedure میں کوئی ایسی provision نہیں ہے لیکن معزز ممبر کا خیال یہ تھا کہ اگر ہم اس حساب سے ایک تحریک پیش کریں اور اُس تحریک کے ذریعے خواجہ سلمان رفیق کو اسمبلی اجلاس میں بلا لیا جائے یا پروڈکشن آرڈر کے متبادل کوئی بندوبست کر لیا جائے تو کیا یہ ممکن ہے؟

جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں ایڈووکیٹ جنرل آفس میں بھی بات کی ہے اور دیگر دوستوں سے بھی بات کی ہے اس میں مسئلہ یہ ہے کہ میرے خیال میں کسی بھی پارلیمانی تاریخ

میں یہ مثال نہیں ملتی کہ کوئی آدمی جو کسی بھی مقدمہ میں جوڈیشل آرڈر کے تحت پابند ہو اُس کو اسمبلی ایک قرارداد یا تحریک پیش کر کے طلب کر لے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر ہم یہ کریں گے بھی تو یہ implement نہیں ہو گا تو میں سمجھتا ہوں اور جس طرح آپ نے فرمایا کہ جلدی نہیں ہے۔ آپ rules amendment کرنے کے لئے ایک تحریک پیش کر دیتے اور اُس کا ایک مناسب طریقہ اختیار کر لیں کیونکہ مجھے یقین ہے اور میں نے ابھی جناب سپیکر سے بات بھی نہیں کی ہے لیکن مجھے جناب سپیکر کی جمہوری سوچ کا اندازہ ہے کہ اگر جناب سپیکر چاہیں تو یہ کام immediately ہو سکتا ہے، rules بھی change ہو سکتے ہیں اُن میں ترمیم آ سکتی ہے لیکن پچھلے دس سالوں میں آپ نے جمہوریت کی جس چیمپئن شپ کا مظاہرہ کیا اور اس مسئلے کو سوچا ہی نہیں کیونکہ آپ کے ذہن میں تھا کہ ہم نے تو تا قیامت اس صوبے میں حکمران رہنا ہے اور اگر کسی نے بھگتنا ہے تو ان لوگوں نے بھگتنا ہے لیکن جس طرح آج سپیکر صاحب نے فرمایا کہ آپ کے سر پر آن پڑی ہے تو تھوڑا سا relax ہو کر آئیں اور مل بیٹھ کر اس کا کوئی مناسب راستہ نکالیں۔ اس کو اس طرح جلدی میں نہیں کیا جا سکتا کہ ہم اس ہاؤس کے لئے embarrassment create کر لیں کہ ہم فلاں ملزم کو ہاؤس میں لانے کے لئے قرارداد پیش کریں تو بات یہ ہے کہ جو بندہ عدالتی حکم کے تحت پابند ہے اُس کو ہاؤس کس طرح طلب کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر! معزز ممبر اس بات پر بار بار بضد ہیں کہ rules suspend کر دیئے جائیں rules suspend کر کے کیا کریں گے جب ایک قانون موجود ہی نہیں ہے تو rules suspend کر کے ہم کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: ہمیں آپ لوگوں سے ہمدردی ہے اور ہم چاہتے بھی ہیں لیکن کسی طریق کار، کسی اصول اور کسی قانون کے مطابق ہی ہو گا۔ یہ بات بھی اپنی جگہ سوچنے والی ہے کہ انسان کو تحمل کے ساتھ اور خاص طور پر جب کوئی انسان حکومت میں ہو وہ اور زیادہ جُھک کر اور تحمل کے ساتھ اگر کوئی کام کرے تو سو مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ ٹھیک ہے کچھ جا رہے ہیں کچھ آ رہے ہیں، کچھ پھر جا رہے ہیں تو میں کچھ ایسی باتیں نہیں کہنا چاہتا جس سے کسی کی دل آزاری ہو، یہ چیزیں سوچنی چاہئیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اُن کو پتا چل گیا ہے کہ آپ اس issue پر تین چار بار بولے ہیں تو آپ کی حاضری لگ گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے پتا ہے وہاں پر جو حاضریاں لگتی ہیں اُس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور جو ساتھ بیٹھتے ہیں وہی مرواتے ہیں۔ جس نے یہاں اسمبلی میں پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے rules amendment نہیں ہونے دیئے جو بندہ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ملوث ہے اُس کو پکڑیں جس نے چیف منسٹر کو غلط راستے پر لگایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اُس نے ہر کام غلط بتایا۔ مجھے نہیں پتا جس نے اپنی آنکھوں سے سارا کچھ دیکھا ہوا ہے۔ جب میں چیف منسٹر تھا اُس وقت یہ سب تو باہر چلے گئے تھے لیکن اُس وقت کسی کو تنگ نہیں کیا گیا۔ ہم نے اپنے دور میں اُنہیں بھی سہولت دی جن کی آج نمائندگی کر رہے ہیں۔ انہیں سب سے زیادہ سہولتیں میرے دور میں ملی ہیں۔ اُنہیں پروٹوکول بھی ملا ہے، اُن کی فیکٹریاں بھی بند نہیں ہونے دیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے اور جیسے جناب محمد بشارت راجا نے بھی کہا ہے کہ اقتدار اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہے اور وہی سارے جہانوں کا بادشاہ ہے، وہی سب کچھ کرنے والا ہے۔ انسان کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ذرا سوچے کہ اس کے اثرات کیا ہوں گے۔ کل کو میں بھی اس میں آ سکتا ہوں، کل کو میرے ساتھ بھی یہ ہو سکتا ہے۔ یہ سارے کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھے ہیں کہ بندوں سے اُمید کوئی نہیں ہے۔ بندہ وہ ہوتا ہے جو جھک کے چلے، صبر سے چلے، کچھ کرنے سے پہلے کچھ سوچے اور اپنے ساتھ اچھے مشیر رکھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے پتا ہے رانا ثناء اللہ خان کے سامنے بولنے کی آپ کی کیا جرأت ہے؟ آپ دل سے کہتے ہوں گے کہ یہ غلط حرکتیں ہو رہی ہیں مجھے ایک بندہ بتائیں جو اُٹھ کے بولا ہو کہ رانا ثناء اللہ خان غلط کہہ رہا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

ان لوگوں کو جہاں پہنچایا گیا ہے اس میں رانا ثناء اللہ خان کا major role ہے، سانحہ ماڈل ٹاؤن میں بھی اس کا major role ہے اور ان کو نقصان پہنچانے کے لئے اُس نے یہ سارا کچھ کیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے دل کھول کر دل کے پھپھولے سامنے رکھ دیئے ہم نے بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ سُن لئے۔

جناب سپیکر: اِدھر سے صبر نہیں آ رہا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب مجھے بھی سُن لیں۔ وہ ایک شعر ہے ناں:

کبھی ہم بھی تھے تم سے آشنا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جناب سپیکر! کبھی آپ ہمارے ساتھ تھے اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور آپ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا حصہ تھے۔ میں یہ عرض کروں کہ 2002 سے 2007 تک ہم اکٹھے تھے تو ہم اُس وقت بھی نہیں کر پائے اُس وقت تو رانا ثناء اللہ خان کی وہ بھی پوزیشن نہیں تھی ناں۔ ہم اُس وقت بھی یہ کام نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ میری بات سنیں، میں آپ کی تصحیح کرتا ہوں کہ اس وقت یہ issue آیا ہی نہیں۔ ہم نے یہ issue آنے ہی نہیں دیا۔ ایسا ہوا ہی نہیں اس لئے کسی نے point out بھی نہیں کیا تھا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری دوسری بات سن لیں کہ میں استدعا کروں گا۔ میرا اور آپ کا ہمیشہ سے عزت کا رشتہ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اپنے ماضی سے نکل کر دیکھیں کہ یہ سیٹ جو آپ کو ملی ہے یہ وزیر اعلیٰ سے بھی اوپر ہے۔ اب آپ above board سپیکر بن کر دکھائیں باقی مسئلہ قانون کا رہ گیا جو راجا صاحب نے کہا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں دو section پڑھ دوں گا۔ اس میں اگر گنجائش نکلے تو ٹھیک ہے ورنہ آپ جو فرمائیں گے میں اس طرح کر لوں گا۔

جناب سپیکر! میں 234 پڑھوں گا کہ:

234: Suspension of Rules: Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules, a member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Assembly and if the motion is carried, the rule in question shall stand so suspended.

جناب سپیکر: آپ کس rule کو suspend کرنے کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! 115کے تحت rules suspendکر کے 234 ہے۔ اب آپ کا مسئلہ powersکا ہے۔ راجا صاحب نے فرمایا ہے کہ precedentہے۔

جناب سپیکر! میں precedentدے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! Rule-234 suspensionکے لئے ہے تو ruleہے ہی نہیں تو suspendکیا کرنا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ruleپڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ Rule-114 Right to move resolution ہے۔ میں نے resolution moveکی ہے۔ مجھے Rule-114 allowکرتا ہے کہ:

> Right to move resolution: Subject to the provisions of these rules, a member or a Minister may move a resolution relating to a matter of general public interest.

جناب سپیکر! اب آپ کی powersاور precedentپر آ جاتے ہیں۔ آپ رول 235 پر آئیں یہ کہتا ہے:

> **Residuary powers of the Speaker:** All matters not specifically provided for in these rules and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such manner as the Speaker may, from time to time, direct.

جناب سپیکر! یہ آپ کو extra ordinaryاختیارات دیتا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے کہا ہے کہ آج تک ایسا precedent موجود نہیں ہے۔ میں یہاں precedentدے دیتا ہوں۔ میں نے اپنی resolutionمیں لکھا ہے کہ رول 235 کے تحت جان محمد جمالی سپیکر بلوچستان اسمبلی نے یہ residuary powers exerciseکی تھیں۔ انہوں نے پروڈکشن آرڈر کئے۔ Where there’s a will, there’s a way.

جناب سپیکر! میں آپ سے بالکل کوئی جھگڑا اور لڑائی نہیں کرتا۔ آپ مجھے اور میرا مزاج جانتے ہیں۔ ہم 07-2002 تک اکٹھے رہے ہیں۔ میں کسی بھی غلط چیز پر stand نہیں لیتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجھ میں یہ قوت ہے۔

جناب سپیکر! میں کسی کو دکھانے کے لئے کرتا ہوں اور نہ ہی میں نے اُس وقت کبھی آپ کو پلیز کرنے کے لئے کوئی کام کیا تھا۔ میں اُس وقت بھی جو بات سچ ہوتی تھی جناب کے اور راجا صاحب کے سامنے بھی بڑی عزت اور احترام کے ساتھ سچ بولتا تھا۔

جناب سپیکر! میں آج توقع کرتا ہوں کہ آپ آج میرا یہ resolution allow کریں گے، آپ House کی sense لے لیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں تین terms اُدھر بیٹھا ہوں۔ آج ادھر بیٹھنے والے سارے لوگ اُدھر بیٹھے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی بھی جیل جا سکتا ہے اور ہم پینڈوؤں کا کیا ہے، ہم تو یہاں سے جائیں گے تو ہو سکتا ہے کہ جیل میں چلے جائیں۔ ہم پینڈوؤں کا culture ہی یہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو request کروں گا اور استدعا کروں گا کہ خواجہ سلمان رفیق انتہائی شریف النفس انسان ہیں۔ آپ ان کے پروڈکشن آرڈر کے لئے مہربانی کریں۔ مجھے allow کریں اور House کی sense لیں اور پروڈکشن آرڈر جاری کریں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کی اتنی زیادہ مہربانیاں ہیں۔ آپ نے تو آج مجھے بڑا با اختیار بنا دیا ہے۔ آج آپ نے کیا کمال کیا ہے؟ اس وقت بات یہ ہے کہ اگر جمالی صاحب نے کیا تھا تو انہوں نے rules بنائے تھے۔ یہ rules ساری اسمبلیوں میں ہیں، میں نے چیک کیا ہے کہ سندھ اسمبلی، خیبر پختونخوا اسمبلی میں ہے یہاں پر rules نہیں ہیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ پچھلے دنوں یہاں پر آپ کی ذات پر حملے ہوئے لیکن آپ نے اپنے مزاج اور administrative qualities سے صرف نظر کیا۔

جناب سپیکر! ہر ممبر کا آپ سے درخواست کرنے کا حق ہے، انہوں نے بھی کی ہے لیکن جو rules ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ Rules are not only for fools, but it is also for wise.

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے 2011 میں پروڈکشن آرڈر کے لئے Rules of Procedure میں ترمیم کے لئے move کیا تھا لیکن مجھے اجازت نہیں ملی تھی۔ میں اس وقت اپوزیشن لیڈر تھا۔ یہاں وزیر قانون نے جو بات کی ہے میں اس کو second کرتا ہوں کیونکہ میں ان کی wisdom کا میں معترف ہوں کہ آپ اس کو ہمیشہ کے لئے کرنے کے لئے move کریں اور rules میں ترمیم کر لیں۔ آپ وقتی طور پر relief لینے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں بعد والے لوگوں کے لئے relief نہیں چاہتے۔ یہ attitude ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ غلط کام کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ غلط کام کے عادی ہیں۔ انہوں نے پچھلے دس سال بھی سارے غلط کام کئے ہیں اور یہ اپوزیشن کے دور میں بھی غلط کام ہی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کیونکہ عادات نہیں بدلتیں۔ عادت فی الموت پرانا محاورہ ہے تو آج اس عادت کو بدل لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم پہلے تو غلط کرتے رہے ہیں مگر آج ہم ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں گو کہ وہ جیل میں چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ جیل میں جانے کا ہر کسی کو افسوس ہوتا ہے اور پڑوسیوں کو تو خصوصاً افسوس ہوتا ہے وہ آپ کے پڑوس میں بیٹھتے رہے ہوں گے۔ میں نے کل یہ عرض کیا تھا کہ جو بویا ہو گا وہی کاٹنا ہو گا۔ میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا لیکن بہت بڑے شاعر فیض نے کہا تھا کہ:

تھور گڈ کے، پھل گلاب منگو
اک چوکے، شہد شراب منگو
تساں کیتیاں نے، تساں بھگتنا اے
ہن کسے توں کی حساب منگو

جناب سپیکر! جو کچھ کیا ہوتا ہے اس کو بھگتنا پڑتا ہے لیکن میں اس بات پر یہ کہوں گا کہ ہم اس بات کے حق میں ہیں کہ اگر فیڈریشن میں پروڈکشن آرڈر کے رولز ہیں تو federating units میں بھی ہونے چاہئیں لیکن units والوں نے ایسا نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آپ نے بالکل بجا فرمایا کہ انہوں نے یہی سمجھا تھا کہ یہ پانچ سال کے بعد دوسرے پانچ سال آئے ہیں تو اس کے بعد پانچ کا پہاڑہ پڑھا جائے گا۔ یہ پانچ کا پہاڑہ کسی نہ کسی جگہ پر ختم ہو جاتا ہے اور پھر چھ کا شروع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہ نیک نیت ہیں تو rules amend کرنے کے لئے ترمیم لے کر آئیں otherwise اس کی کوئی provision نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں انتہائی ادب کے ساتھ معزز ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ rules کی جو interpretation کر رہے ہیں وہ بھی درست نہیں ہے۔ اگر غور سے پڑھا جائے تو 234 یہ ہے کہ:

> **Suspension of rules:** Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules,

جناب سپیکر! جو existing ہیں ان میں اگر کوئی inconsistency آتی ہے یا کوئی difficulty آتی ہے تو پھر اس کو ہم suspend کر کے آگے چل سکتے ہیں لیکن ایک چیز موجود ہی نہیں ہے تو inconsistency کیسے ہو گی۔ اس کے بعد آپ کی جو residuary powers ہیں اس حوالے سے یہ بات کرتے ہیں تو جو اسمبلی رولز موجود ہیں ان کے تحت ہی آپ کے اختیارات ہیں، ان میں اگر کہیں کوئی غلطی، کوتاہی یا inconsistent with to prevailing condition ہے تو اس کو آپ درست کر سکتے ہیں لیکن محترم چاہتے ہیں کہ قاعدہ 234 کے تحت رولز کو suspend کرنے کا حکم جاری کریں تو ہم کون سے rules suspend کریں؟ ہمارے پاس تو ایسا کوئی rule ہی نہیں ہے جس کے تحت ان کو طلب کیا جا سکتا ہے یا ان کے پروڈکشن آرڈر جاری کئے جا سکتے ہیں۔ قاعدہ 234/235 میں اگر کہیں کوئی غلطی پائی جائے، کوئی رکاوٹ ہو یا اس میں کوئی clarity نہ ہو تو وہ آپ کے پاس اختیارات ہیں اس کو دور کر سکتے ہیں لیکن ایک چیز موجود ہی نہیں ہے تو قاعدہ 234 کے تحت آپ کس طرح پروڈکشن آرڈر جاری کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں پھر یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ ایک آدمی جو عدالتی حکم کے تحت گرفتار ہوا اور جوڈیشل ریمانڈ پر ہے آپ کے پاس کیا اختیار ہے کہ یہ House resolution pass کر دے کہ فلاں شخص جو کہ ریمانڈ پر ہے اس کو رہا کر دیں، کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے۔ یہ بلوچستان کی بات کر رہے تھے تو بلوچستان والوں نے ایک مرتبہ یہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے یہ realize کیا اور وہ اپنے رولز میں ترمیم لے کر آئے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بلوچستان ہی کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ اپنے پنجاب کی بات کریں۔ پنجاب میں آپ نے کچھ کیا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ ایک منٹ بیٹھیں اور بات سن لیں۔ لاء منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں جب آپ بات کر رہے تھے تو کسی نے مداخلت نہیں کی۔ میں بات کر رہا ہوں آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کی بات سنیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ بلاوجہ اس مسئلے کو غلط رنگ دیا جا رہا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترم سابق سپیکر صاحب floor لینا چاہ رہے ہیں ان کے علم میں بھی یہ بات ہے کہ سپیکر کے اختیارات محدود ہیں کہ سپیکر یہ اختیار استعمال نہیں کر سکتا کہ کسی عدالتی حکم میں مداخلت کرے۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ پروڈکشن آرڈر جاری کرتی ہے تو ان کے رولز میں ان کے پاس اختیار موجود ہے اور آپ کے پاس اختیار نہیں ہے۔ یہ آپ کو قرارداد کے ذریعے سے ایسا اختیار دینا چاہتے ہیں کہ جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی کیونکہ وہ شخص عدالتی حکم کے تحت پولیس کی custody میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو بات کی ہے اس میں انہوں نے آپ کے اختیار کو بھی چیلنج کر دیا ہے کہ آپ کو اختیار حاصل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہاؤس کے custodian کے متعلق تھوڑی سی زیادہ ہو گئی ہے اور custodian کے متعلق اس طرح کی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے رانا محمد اقبال خان کا احترام کرتے ہوئے ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے don't try to misconstrue my statement میں قطع کلامی کی معافی چاہتا ہوں۔ آپ میرے الفاظ کو توڑ مروڑ کر پیش مت کریں۔ I am on personal explanation.

رانا محمد اقبال خان: وزیر قانون! آپ میرے محسن اور میرے بھائی ہیں میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن آپ custodian of the House کے اختیارات کو چیلنج کر رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا افسوس ہے آپ نے کل بھی یہ بات کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ غلط بات ہے اور میری integrity کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ آپ نے دس سالوں میں یہ نہیں کیا تو پھر اس سے پہلے تو یہ اختیارات آپ کے پاس موجود تھے custodian of the House اس وقت کے وزیر اعلیٰ تھے ان کے اختیار میں بھی یہ بات تھی۔ ایسی بات پہلے کبھی ہاؤس میں آئی ہی نہیں ہے چودھری ظہیر الدین نے بات کی ہے کہ 2011 میں میرے سامنے ایسی کوئی بات آئی تھی تو میرے سامنے کبھی ایسی کوئی بات نہیں آئی۔

جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ چودھری ظہیر الدین آپ ہم پر الزام لگا رہے ہیں آپ کے پاس پہلے بھی حکومت رہی اور اب بھی آپ کے پاس حکومت ہے، اگر اب بھی آپ اس کو کرنا چاہیں گے تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آج کا یہ جو معاملہ ہے اس میں آپ اپنے اختیارات کو استعمال کریں۔ اس ہاؤس کے معزز ممبر کو پرسوں پکڑا گیا ہے اور ہم پرسوں سے درخواستیں دے رہے ہیں اگر آپ اس ہاؤس کے ممبران کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں تو میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری اس درخواست کو نہ صرف قاعدہ 234 کے تحت بلکہ آپ کا اپنا ذاتی اختیار موجود ہے اس کو استعمال کریں گے اور اس کا بعد میں آپ قانون بھی بنوا سکتے ہیں، آپ بعد میں اس کو suspend بھی کر سکتے ہیں لہٰذا آپ اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے جو rule بنائیں گے تو میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں اور میرے تمام ساتھی اس معاملے میں اس ہاؤس کا ضرور ساتھ دیں گے۔ میں امید واثق رکھتا ہوں۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں کیونکہ مجھے بھی پتا ہے۔ میں رانا محمد اقبال خان اور ان کی فیملی کا دل سے بہت احترام کرتا ہوں اس بات کا

رانا صاحب کو بھی علم ہے۔ رانا صاحب! جو facts ہیں ان کو بڑی معذرت کے ساتھ clear کرنا ضروری ہے میں جان بوجھ کر وہ بات نہیں کر رہا تھا جب آپ کے سامنے بھی یہ issue آیا تھا تو آپ بھی یہ issue حل نہیں کر سکے تھے اور وہ بھی same issue تھا۔ اب چودھری ظہیر الدین! آپ اپنی بات کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس وہ اختیار نہیں تھا اور میں نے اس issue کو سپورٹ بھی کیا تھا لیکن میں حکومت کا حصہ نہیں تھا میں نے آپ والی کرسی پر آنے سے ایک دن پہلے اپنی پارٹی سے resign کیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے interrupt کر رہے ہیں تو cross talk اچھی بات نہیں ہے مجھے آپ سے یہ امید نہیں ہے۔ میں نے اللہ کے فضل و کرم سے اس ہاؤس کو۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! نہیں، نہیں، اب آپ چودھری ظہیر الدین کی بات سن لیں کیونکہ وہ اس وقت اپوزیشن لیڈر تھے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری نظر میں رانا صاحب کا بہت احترام ہے اور میرا ذاتی تجربہ پچھلے صرف دس سالوں پر محیط نہیں ہے بلکہ میں ان کو بہت عرصے سے جانتا ہوں کہ یہ غلط بات نہیں کرتے اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف طریق کار کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات جب ہمارے معزز ممبر سوہنے خان اور ایک دو مزید ساتھی پکڑے گئے تو میں یہ بات اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں نے اپوزیشن لیڈر کے طور پر move کیا تھا لیکن ان کو میرے خیال میں کسی بھی وجہ سے یہی کہا گیا تھا کہ ایسے رولز نہیں ہیں لیکن یہ offer نہیں ہوئی تھی کہ رولز کو amend کر لیں۔

جناب سپیکر! میں جناب سے عرض کروں گا کہ خواجہ سلمان رفیق ہمارے ہاؤس کے ممبر ہیں ان کے بھائی فیڈرل کی طرف سے پروڈکشن آرڈر پر چلے جائیں گے لیکن اب شاید پروڈکشن آرڈر کے ذریعے سے ہی اسمبلیاں چلنی ہیں تو جو طریق کار ہے وہ میں نہایت ادب سے آپ،

رانا صاحب اور وزیر قانون کی خدمت میں عرض کروں گا کہ rules amend کرنے کے لئے procedure شروع کیا جائے اور اسی اجلاس کو اتنا extend کیا جائے کہ یہ پاس ہو جائے تو اس کے بعد آپ کو اختیارات مل جائیں تو یہ درخواست اپنی لے آئیں کیونکہ ہم ان کو یہاں اسمبلی میں لانے کے خلاف نہیں ہیں ہم غیر قانونی طور پر ایکٹ کرنے کے خلاف ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں یہ طریق کار بنا لیا گیا ہے اگر کوئی معزز منسٹر کسی سوال کا جواب دے رہا ہو تو آگے سے ایک دم یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ منسٹر کی تیاری نہیں ہے حالانکہ منسٹر صاحبان باقاعدہ تیاری کے ساتھ سوالوں کے جواب دے رہے ہوتے ہیں۔ یہاں پر بات کوئی ہوتی ہے اس کو اپنی مرضی کے مطابق رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں پہلی مرتبہ اس اسمبلی میں منتخب ہوکر نہیں آیا کہ میں قطعی طور سپیکر صاحب کے اختیارات کو چیلنج نہیں کر رہا بلکہ میں نے آپ کے اختیارات کے حوالے سے وضاحت کی ہے کہ وہ غلط فہمی پیدا کرنا چاہ رہے ہیں اور وہ آپ کو ایک ایسا اختیار دینا چاہ رہے ہیں میں ان الفاظ کو دہراتا ہوں کہ وہ آپ کو ایک ایسا اختیار دینا چاہ رہے ہیں جو اختیار استعمال کرنے کے بعد بھی یہ ہمیں یقین نہیں ہے کہ وہ implement ہوگا یا نہیں۔ اگر کل یہ اسمبلی قرارداد پاس کر دیتی ہے نیب اور عدلیہ اس قرارداد کو مانتی ہی نہیں ہے تو اس اسمبلی کی کیا عزت رہے گی؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ذرا بیٹھ جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اسمبلی کی نہیں بلکہ سیاستدانوں کی بات کرتا ہوں کہ ہم کس کی وجہ سے بے عزت ہو رہے ہیں؟ یہ چوریاں یا جو کچھ بھی نکل رہا ہے یہ ہمارا تو نہیں نکل رہا۔ یہ سب کچھ ان کا نکل رہا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کے اپنے دَور کے مقدمات قائم کئے ہوئے ہیں جن کے سلسلے میں آج یہ جیلوں میں جا رہے ہیں۔ باہر آتے ہیں تو victory بنا کر آتے ہیں۔ خدا کے لئے ہم سب کو بھی اپنے ساتھ کیوں ذلیل کر رہے ہیں؟ نیب کے متعلق ہم نہیں دیکھنا چاہتے کیونکہ انہوں نے جو کیا ہے قانون کے مطابق کیا ہے، اگر

غلط کیا ہے تو یہ عدالت میں جا کر اُس کو چیلنج کریں۔اس اسمبلی کو بیچ میں کیوں گھسیٹ کر لانا چاہتے ہیں؟اسمبلی کو آج تک آپ نے اختیار دیا ہی نہیں ہے۔ محترم رانا محمد اقبال خان اب باہر تشریف لے گئے ہیں حالانکہ یہ خود سپیکر تھے اور اسی ہاؤس میں یہ معاملہ take up ہوا تھا۔

جناب سپیکر!جب رانا ثناء اللہ خان نے کہہ دیا کہ میں نہیں کرنا چاہتا تو اُس وقت رانا محمد اقبال خان کہتے کہ as a custodian of the House میرا اختیار ہے لہٰذا میں کرواؤں گا۔ جب رانا ثناء اللہ خان کے سامنے کوئی بولنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا تھا تو اُس وقت custodian of the House کہاں تھے، کیا اُس وقت custodian of the House کو اپنے اختیارات کا احساس نہیں تھا اور یہ مسئلہ اُس وقت حل کیوں نہیں ہوا؟

جناب سپیکر!میرے دوست جناب محمد معاویہ بیٹھے ہوئے ہیں جن کے والد کا دو دفعہ یہاں سے پروڈکشن آرڈر refuse کیا گیا لہٰذا میں آپ سے request کروں گا کہ اُن کو بھی سنیں۔ بطور بیٹے کے اِن کے دل پر کیا گزری ہو گی جس وقت ان کے باپ کو اسمبلی میں پیش نہیں کیا گیا۔ بطور ایک باپ کے آپ کے دل پر اُس وقت کیا گزری جس دن چودھری مونس الٰہی کو اس ہاؤس میں پیش نہیں کیا گیا حالانکہ اُس وقت محترم رانا محمد اقبال خان ہی ہاؤس کے custodian تھے۔

جناب سپیکر!میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کسی بھی قرارداد کے ذریعے آپ کو کوئی ایسا اختیار نہیں دینا چاہتے جس کو استعمال کرتے ہوئے آپ کو کوئی embarrassment ہو۔آپ بہتر طور پر اپنے اختیارات کو سمجھتے ہیں، استعمال کرنا جانتے ہیں and you are the best judge لہٰذا آپ کا جو فیصلہ ہو گا ہمیں قابل قبول ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ وفاق میں اِس وقت جو لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، ایک وقت تھا جب وہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ میرے والد مولانا اعظم طارق شہید کے پروڈکشن آرڈر کو refuse کیا گیا اور یہی لوگ حکمران تھے۔یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ تقریباً 20 سال کا عرصہ گزر گیا ہے اور میں جوان ہو کر اس اسمبلی میں پہنچ گیا ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ کریم نے فرمایا:

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان دنوں کی اُلٹ پھیر ہوتی رہتی ہے لیکن اصل بندہ وہ ہے جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر کمزور لوگوں کو نہ بھولے۔ مجھے بہت خوشی ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ آج اقتدار انصاف پسند لوگوں کے پاس ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومتی پارٹی کا حصہ ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ اقتدار کی کرسی پر بیٹھنے کے باوجود آج بھی حکومتی بنچوں پر بیٹھے معزز ممبران وہ بات کر رہے ہیں جو سنجیدہ اور mature سیاستدان کو کرنی چاہئے۔ اُس وقت یہ لوگ کہاں تھے جب دو مرتبہ انہوں نے میرے والد کے پروڈکشن آرڈر کو refuse کیا، چودھری مونس الہیٰ کے پروڈکشن آرڈر کو refuse کیا اور سوہنا صاحب کے ساتھ بھی یہی واقعات ہوئے؟ اگر بیس سال پہلے انہوں نے یہ آرڈر کئے ہوتے تو آج یہ دن اِن کو نہ دیکھنا پڑتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اگر اپنے دل کی بات پوچھوں تو مجھے 1997 کا وہ زمانہ یاد ہے جب میں باہر کرسیوں پر آکر اپنے والد کا انتظار کیا کرتا تھا اور باہر دروازے پر آکر انتظار کرتا تھا کہ کون سا وقت آئے گا جب میں اپنے والد کا چہرہ دیکھ سکوں گا؟ ہزاروں ووٹ لے کر کامیاب ہونے والوں کے ساتھ انہوں نے یہ سلوک، ظلم اور زیادتی کی ہے؟

جناب سپیکر! اگر میں اپنا دل دیکھوں اور 1997 کے اپنے جذبات دیکھوں تو خدا کی قسم میرے جذبات یہ ہیں کہ کسی کو بھی پروڈکشن آرڈر نہیں ملنے چاہئیں اور اِن کو وہیں پر پڑا رہنا چاہئے۔ انہوں نے قرآن اور دین کے علماء اور پُرامن سیاستدانوں کے ساتھ ظلم کیا ہے لیکن اللہ کرے کہ میں اُن لوگوں میں نہ ہو جاؤں جو اقتدار میں پہنچنے کے بعد کمزور کے احساسات کا احساس نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں محترم وزیر قانون اور پارٹی کے اندر ہونے والی اس تمام تر debate کا حامی ہوں کہ پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے ہمیں ایک مضبوط قانون سازی کرنی چاہئے اس لئے نہیں کہ کل آنے والے وقت میں ان کے ساتھ کیا ہوگا بلکہ اس لئے کہ جو زخم انہوں نے دیئے ہیں ہم اِن کو وہ نہیں دینا چاہتے۔

"ایناں نے ماڑی کیتی اے پَر اسیں ایناں نال چنگی کر کے جاواں گے۔"

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے ایک گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سعید اکبر صاحب! ذرا مختصر کریں کیونکہ باقی ایجنڈا کافی رہتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ نہایت ہی اہمیت کے حامل subject پر آج یہاں پر discussion ہو رہی ہے اور نہایت ہی اہم باتیں یہاں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوسری دفعہ سپیکر بنایا ہے۔ جیسے یہاں راجا صاحب نے فرمایا اور رولز آف پروسیجر کی جو کتاب آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے تو جو رولز آج کے ایجنڈے میں آڑے آئیں گے آپ with the consent of this House اُن کو relax کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر قرارداد کی بات کی جاتی ہے تو میں اس بات کے خلاف نہیں ہوں لیکن ہم نے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر سینکڑوں قراردادیں 1985 سے لے کر آج تک دیکھی ہیں۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، سعید اکبر صاحب! ذرا مختصر کر لیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ کے سامنے یہاں کتنی قراردادیں پاس ہوئی ہیں۔ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ، پنجاب گورنمنٹ اور کئی اداروں کی قراردادیں پاس کیں مگر چونکہ قرارداد کی حیثیت تو ہوتی ہے لیکن قانونی گرفت نہیں ہوتی البتہ ہمارے ایم پی اے صاحبان کے دل کی بھڑاس یا اُن کا مسئلہ قرارداد کے ذریعے ہاؤس میں آ جاتا ہے۔ اگر کسی دوست کی رولز کے ساتھ تشفی یا تسلی نہیں ہو سکتی تو اس ہاؤس کے ممبر ایڈووکیٹ جنرل کو بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح چودھری ظہیر الدین نے فرمایا کہ اس کے اوپر practical کام کیا جا سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُس کا کوئی حاصل بھی ہو گا اور نتیجہ بھی نکلے گا۔ میں نے سارے رولز دیکھے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! رولز میں اِس وقت کوئی provision نہیں ہے جس میں آپ پروڈکشن آرڈر جاری کر سکیں۔ جس طرح میرے بھائی جناب محمد وارث شاد قرارداد کے

حوالے سے فرماتے ہیں تو اس بات پر میں ہاؤس سے اور آپ سے یہ request کرتا ہوں کہ یہ قرارداد پاس کروادیں لیکن پھر اس کی کیا حیثیت ہوگی بلکہ یہ اتنا بڑا fire back ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اور راجا صاحب نے بتا دیا ہے۔ آپ مختصر کر لیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم گورنمنٹ کو direct کر سکتے ہیں لیکن کسی عدالت کو قرارداد کے تحت کس طرح direct کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے اور یہ بات ہوگئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سب کی بات سن لی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اتنی باتیں یہاں ہوئی ہیں آخر ہم بھی ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ایک سیکنڈ ذرا بیٹھ جائیں۔ راجا صاحب! اس میں issue یہ ہے اور قطع نظر اس کے کہ پہلے کیا ہوتا رہا ہے کیونکہ ایک دن تو آنا ہے کہ ہم نے ان چیزوں سے نکل کر سوچنا ہے کہ وہ پہلے کیا کرتے رہے ہیں یا انہوں نے کیا کیا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر آپ نے ہماری بات ہی نہیں سننی تو ہم سب احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: آپ بات تو سن لیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ کو یہ علم ہی نہیں کہ میں آپ کی favour میں بات کر رہا ہوں۔ چلیں، جاتے ہیں تو جائیں لیکن میں ہاؤس کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس میں نہیں پڑنا چاہئے کہ ہم سے پہلے والوں نے کیا کیا ہے۔ اگر انہوں نے غلط کام کئے ہیں تو اگر ہم آج صحیح کام کریں گے تو credit ہمارے ان دوستوں کو ہی ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اسے ہار اور جیت کا مسئلہ نہ بنائیں بلکہ ایک ایسی historical چیز کریں کہ جس سے واقعی پتا چلے کہ آپ نے اب بہت سیکھ لیا ہے اور واقعی دل سے جمہوریت پسند لوگ ہیں تو

ایسا کام کر جائیں کہ پھر ریکارڈ کا حصہ رہے گا۔ جب سے یہ اسمبلی بنی ہے تو اگر اتنے سالوں سے یہ کام کسی نے نہیں کیا۔ ایک چیز سامنے آئی ہے تو ہم اپنی ذات کو چھوڑیں، میں بھی، آپ بھی اور ہم سب اپنی ذات کو چھوڑیں۔ راجا صاحب! ہم سب اپنی ذات کو چھوڑیں کہ اس وقت یہ ہوا تھا اور چودھری ظہیر الدین نے ٹھیک کہا کہ "اس وقت یہ ہوا تھا" اور ادھر معزز ممبر جناب محمد معاویہ نے بھی کہا کہ "اس وقت بھی یہ ہوا تھا" اور اب بھی مجھے ان سے کوئی توقع نہیں ہے کہ خدانخواستہ خدانخواستہ انہیں پھر اقتدار ملے تو پھر یہی کریں گے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان کی طرف نہیں دیکھنا بلکہ ہم نے اچھائی کی طرف دیکھنا ہے اور ایک تاریخ ساز کام کرنا ہے جس کا creditآپ کو ملے خاص طور پر حکومت کا اور اس اسمبلی کا imageعام لوگوں کی نظروں میں بہتر ہو کہ ہم صرف اپنی ذات کے لئے ایسا نہیں کرتے اور ہم صرف ایسا کسی کو خوش کرنے کے لئے نہیں کرتے بلکہ ایک اصولی کام ہم نے کیا ہے۔ اس کے اوپر ہم ایک fruitful thoughtاور تھوڑا وقت لے کر سارے معزز ممبران سوچیں اور discussکریں۔ راجا صاحب! آپ وزیر اعلیٰ سے بات کر لیں اور پارٹی کے لوگ بھی بات کر لیں تو ایک senseمتفقہ طور پر آنی چاہئے۔ جب ایک متفقہ senseآئے گی، ظاہر ہے انہیں تو اتنا برداشت نہیں ہے کہ میں جو بات کر رہا ہوں وہ بھی نہیں سنی۔ راجا صاحب! بات یہ ہے کہ ہم اس بات کو اس طرح ختم نہ کریں بلکہ اس کا کوئی positiveاور حتمی نتیجہ نکالیں جس سے اس اسمبلی کے وقار اور عزت میں اضافہ ہو۔ جو اس ہاؤس میں معزز ممبران اس وقت ہیں تو ان کی عزت اور وقار میں اضافہ ہو تو یہ ایک تاریخ کا حصہ ہے۔

راجا صاحب! آپ، چودھری ظہیر الدین اور میرے علاوہ یہاں پر کتنے ممبران ہیں جو بڑی دیر سے اسمبلیوں میں آ رہے ہیں۔ 1985 سے ہم اسمبلیوں میں آ رہے ہیں یعنی 34 سال ہو گئے ہیں تو 34 سالوں کے تجربے کا اب positive endہونا چاہئے۔ ہم یہ نہ سوچیں کہ اس پروڈکشن آرڈر کا فائدہ انہیں ہو جائے گا بلکہ اب آپ فائدہ اور نقصان نہ سوچیں۔ اب آپ ایک ایسی تاریخ بنائیں جس سے آنے والی اسمبلیوں کے لئے مثال ہو کہ انہوں نے اپنی ذات کی پروا نہیں کی بلکہ ایک ایسا کام کیا ہے جس سے جمہوریت کو بھی فائدہ ہوا ہے، اسمبلی کا وقار بڑھا ہے اور آپ لوگوں کی عزت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

راجا صاحب! ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ بیٹھ کر اس کے اوپر کام کرنا ہے اور پھر ایک positiveچیز سامنے لے کر آئیں جو کہ متفقہ طور پر آئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!میں ایکrequestکرنا چاہوں گا کہ جس طرح آپ نے فرمایا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک احسن اقدام ہے اور ہمیں اچھی روایات قائم کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کوassureکرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہم ترمیم کے لئے ایک ڈرافٹ لے کر آئیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی ہاؤس سے پاس کروائیں گے irrespective of the factکہ اس کا کس کو فائدہ ہوتا ہے اور کس کو نقصان ہوتا ہے لیکن یہ ایک اچھا کام انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے کرنا ہے اور ہم نے آپ کی قیادت میںon the floor of the Houseایک نئی سیاسی روایت انشاء اللہ تعالیٰ قائم کرنی ہے۔

جناب سپیکر:راجا صاحب!میری بھی یہی خواہش ہے کہ یہcreditانہیں جائے اور یہcredit انہیں لینا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین):جناب سپیکر!آپ نے بہت بڑا دل کرتے ہوئے ایک بہت ہیvisionary leadershipکاrole playکیا ہے اور آپ ایکrole model کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ جو لوگhurtہوتے ہیں جوaggrievedہوتے ہیں آپ نے ان کے لئے تازہ ہوا کی کھڑکی کھولنے کا جو فیصلہ کیا ہے یہ تاریخی قدم ہوگا اور میں جس بات کی ان سے requestکر رہا تھا کہ آئیں اکٹھے مل کر یہ کام کرتے ہیں تو آپ نے حکومتی بنچوں کو اور وزیر قانون نے جس طریقے سےpleadکیا ہے، ہم غلط کام کرنے سے ہمیشہ بچیں گے لیکن اب جو کوئی بھی اپوزیشن میں بیٹھا ہوگا یاeven treasury benchesسے کسی کو اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنا ہوگا تو اس کے لئے آپ کے اس فیصلے کے بعد ایک روشنی کی رمق ملے گی جو کہ اسے نظر آئے گی۔

جناب سپیکر!میں اس ہاؤس کی طرف سے آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ترمیم آئے گی اور اس کے بعد پروڈکشن آرڈر بھی آیا کرے گا۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ راحیلہ نعیم:جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر:جی، کورم کی نشاندہی کی گئی لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 29 جناب جعفر علی ہوچہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 31 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 190/18 محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

سرکاری افسر کا اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے شہری کو نقصان پہنچانا

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں بذریعہ تحریک التوائے کار اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم معاملہ کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں جس میں ایک سرکاری افسر نے نہ صرف اپنے سرکاری اثر و رسوخ کا ناجائز استعمال کیا بلکہ دھوکا دہی اور فراڈ کا بھی مرتکب ہوا اور قومی خزانے کو جعل سازی سے نقصان پہنچایا۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے ایک عزیز شیخ احسان نے ایک خاتون بسم اللہ اعوان سے 248 کنال اراضی رائیونڈ روڈ لاہور کے قریب 2003 میں خریدی اور 25 لاکھ روپے بیعانہ ادا کر دیا اور اخبار میں ایک اشتہار بھی دے دیا تاکہ اگر کسی کو اعتراض نہ ہو۔

جناب سپیکر! بسم اللہ اعوان بجائے بقایا رقم لے کر رجسٹری کروانے کے لئے ملک سے باہر چلی گئیں بلکہ کئی مرتبہ رابطہ کرنے کے باوجود واپس نہ آئیں تو شیخ احسان نے عدالت سے رجوع کر لیا اور کیس ابھی تک عدالت میں چل رہا ہے۔ 2016 میں بسم اللہ اعوان کا بھانجا نبیل اعوان پنجاب میں سیکرٹری تعلیم مقرر ہوا اور اس سے قبل ڈپٹی سیکرٹری وزیراعلیٰ بھی رہا اور اس وقت کے وزیراعلیٰ کے قریب تصور ہوتا تھا اُس نے اپنی خالہ سے والدہ کے نام مختار عام لیا اور اپنے والد کے نام رجسٹری کروالی۔ حالانکہ مختار عام پہ لکھا ہوا ہے کہ جب تک مقدمات عدالت میں ہیں یہ پراپرٹی مختار عام کسی کو منتقل نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود اس سرکاری افسر نے اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے ناجائز طریقہ سے ایک ہی دن میں فرد بیچ لی، اسی دن ٹکٹیں لگوا کر سادہ کاغذ پر رجسٹری کروالی جو کہ طریقہ عرصہ دراز سے متروک ہو چکا ہے اور اسی دن اپنے والد کے نام سے انتقال کروالیا جو کہ قانوناً غلط ہے اور اپنے ایک فرنٹ مین کے ذریعے سے شیخ احسان اور اس کے ایک ساتھی طاہر چودھری پر جعلی کاغذات تیار کرنے کا مقدمہ کروا کر انہیں دھمکایا کہ اس اراضی سے علیحدہ ہو جائیں۔ اس مقدمہ میں شیخ احسان کو بے گناہ قرار دیا گیا کیونکہ یہ جھوٹ پر مبنی مقدمہ تھا۔

جناب سپیکر! اس تمام صورتحال سے پولیس اور متعلقہ حکام کو متعدد بار آگاہ کیا لیکن کسی بھی ادارے نے شنوائی نہیں کی۔ یہ اختیارات کے ناجائز استعمال اور شریف شہریوں کو زبردستی اُن کی جائیداد سے محروم کرنے کا ایک سرکاری افسر کی دیدہ دلیری کا واقعہ ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ ایوان کی کارروائی کو معطل کر کے اس اہم اور اس سنگین مسئلہ پر بحث کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ ایک انتہائی serious معاملہ ہے جس کی نشاندہی محترمہ نے کی ہے اس سے پہلے بھی ایک دو دفعہ محترمہ سے اس سلسلے میں میری بات بھی ہوئی تھی اور میں نے معاملات کو سمجھنے کی کوشش بھی کی تھی میں نے انہیں یقین دلایا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کا کوئی حل نکال لیں گے۔

جناب سپیکر! میں اب آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ معاملہ کو سپیشل کمیٹی کو بھیج دیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ہم وہاں sort out کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 1 کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ ایک مہینے کے اندر ہاؤس میں پیش کرے۔ راجا صاحب! اس کو sort out ضرور ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ ٹھیک ہے؟

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

خواتین کی سماجی حیثیت پر

پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

جناب سپیکر: اب گورنمنٹ بزنس ہے ایجنڈا پر Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women for the year 2016 اب اس پر بحث میں جو معزز ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

اس کا آغاز وزیر خواتین ترقی کریں گی۔ جی، محترمہ اس رپورٹ کو move کر دیں۔

MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT(Ms Ashifa Riaz): Mr Speaker! I move for discussion on Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women for the year 2016.

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پر بحث کو کل پر رکھ لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کیونکہ ابھی تو اپوزیشن کا بائیکاٹ چل رہا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعتہ المبارک مورخہ 14-دسمبر 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعتہ المبارک، 14۔دسمبر 2018

(یوم الجمع، 6۔ربیع الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 10

683

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14۔دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات بہبود آبادی، خوراک اور محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

خواتین کی سماجی حیثیت پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

685

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 14-دسمبر 2018

(یوم الجمع، 6-ربیع الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11:00 بجے زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا
مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ
وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ
وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

سورة النّسَاء 144 آیات 147

اے اہل ایمان! مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا صریح الزام لو؟ (144) کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے۔ اور تم ان کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے (145) ہاں جنھوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑا اور خاص اللہ کے فرمانبردار ہو گئے تو ایسے لوگ مومنوں کے زمرے میں ہوں گے اور اللہ عنقریب مومنوں کو بڑا ثواب دے گا (146) اگر تم (اللہ کے شکر گزار رہو اور (اس پر) ایمان لے آؤ تو اللہ تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اور اللہ تو قدر شناس اور دانا ہے (147)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بنے ہیں دونوں جہاں شاہِ دوسراؐ کے لئے
سجی ہے محفل کونین مصطفیٰؐ کے لئے
حضورؐ نور ہیں محمودؐ ہیں محمدؐ ہیں
جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثناء کے لئے
گدائے کوئے مدینہ ہوں کس کا منہ دیکھوں
انہیؐ کی بخششیں کافی ہیں مجھ گدا کے لئے
میرے کریمؐ میرے چارہ سازؐ و بندہ نوازؐ
تڑپ رہا ہوں تیرےؐ شہر کی ہوا کے لئے

اعلان

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے لئے کمیٹی تشکیل

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اعلان منجانب سپیکر صاحب کل 13۔دسمبر 2018 کو ہاؤس کی کارروائی کے دوران خواجہ سلمان رفیق کے پروڈکشن آرڈر کا معاملہ زیر بحث رہا۔ اُس وقت سپیکر جناب پرویز الٰہی اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ اس حوالے سے Rules of Procedure میں ترمیم کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دیں گے۔ سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویز الٰہی نے اپنے چیمبر میں قائد ایوان کی مشاورت سے پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے Rules of Procedure میں ترمیم کرنے کے لئے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے جس میں پاکستان تحریک انصاف سے تین ممبران، پاکستان راہ حق پارٹی کے سربراہ جناب محمد معاویہ، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے نامزد کردہ دو ممبران اور ممبر پاکستان پیپلز پارٹی کے نامزد کردہ شامل ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تحریک

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> To consider the issue of the cost of ongoing schemes of 2007-08 which escalated manifold due to unnecessary and criminal delays by the previous government
>
> کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 24۔دسمبر 2018 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

To consider the issue of the cost of ongoing schemes of 2007-08 which escalated manifold due to unnecessary and criminal delays by the previous government

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 24-دسمبر2018 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

To consider the issue of the cost of ongoing schemes of 2007-08 which escalated manifold due to unnecessary and criminal delays by the previous government

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 24-دسمبر2018 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ جات بہبود آبادی، خوراک اور محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے میں محکمہ جات بہبود آبادی، خوراک، محنت وانسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: No point of order. Please be seated.

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر286 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے دیہاتوں اور قصبوں میں دودھ میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*286: چودھری اشرف علی: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہاتوں اور قصبوں میں جگہ جگہ دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں اور شہریوں کو کریم نکال کر دودھ سپلائی کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کریم نکلے ہوئے دودھ کو گاڑھا کرنے کے لئے اس میں نہروں اور جوہڑوں کا پانی ملایا جاتا ہے جس میں صنعتی فضلہ اور سیوریج کا پانی ملا ہوتا ہے جو بعد ازاں مختلف بیماریوں کا سبب بنتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو ملاوٹ شدہ مختلف اقسام کے کیمیکلز، کھاد اور پاؤڈر سے تیار شدہ دودھ سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو دودھ سپلائی کرنے کے لئے مختلف اقسام ممنوعہ کیمیکلز اور پلاسٹک کے ڈرم استعمال کئے جاتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی وجہ سے شہری مختلف امراض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ شہریوں کو خالص اور ملاوٹ سے پاک دودھ فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف تا و) سوالات میں بیان کردہ حقائق درست نہ ہیں۔تاہم چند شرپسند عناصر اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اب تک 13828 دودھ کے احاطوں / دکانوں کا معائنہ کیا جن میں سے 10125 کو اصلاحی نوٹس جاری کئے، 1165 کو جرمانہ عائد کیا، 154 احاطوں / دکانوں کو سربمہر کیا گیا اور اس کاروبار میں ملوث بارہ افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئیں۔

علاوہ ازیں ملاوٹ شدہ دودھ اور دودھ سے تیار شدہ اشیاء خوردونوش جس میں دہی، مکھن، کھویا، گھی، آئس کریم، ربڑی والا دودھ اور دیگر ملاوٹ شدہ اشیاء کی بھاری مقدار کو تلف کیا گیا تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا جو آج کا سوال ہے یہ ایک بہت burning issue ہے اور تقریباً صوبے کی پوری عوام متاثرین میں شامل ہے لیکن بد قسمتی سے محکمے نے اس سوال کو بالکل بھی سنجیدگی سے نہیں لیا اور نہ ہی اس معزز ایوان میں جواب جمع کرواتے ہوئے اس ایوان کے privilege کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ یہ وہ معاملات ہیں جو کہ چھوٹے بڑے، مرد و خواتین سب کی زبان پر ہیں ابھی تک ہم صوبہ میں رہنے والے اپنے بچوں، بڑوں اور اپنے بزرگوں کو خالص دودھ نہیں مہیا کر سکے۔

جناب سپیکر! فوڈ اتھارٹی یا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے جب بھی کارروائی کی غرض سے ناکے لگائے یا دودھ سپلائی کرنے والے حضرات کو چیک کیا تو ہم نے میڈیا پر یہ خبریں دیکھیں اور سنیں کہ جہاں پر بھی دودھ کو چیک کیا گیا تو کبھی بھی ہمیں یہ خبر نہیں ملی کہ وہ دودھ خالص نکلا ہے۔ ہم نے جب بھی ٹی وی میں دیکھا اور اخبارات میں پڑھا کہ فلاں جگہ پر داخلی اور خارجی راستوں پر ناکے لگا کر فوڈ اتھارٹی نے کارروائی اور اتنے من دودھ ناقص اور غیر معیاری ہونے کی وجہ سے تلف کر دیا گیا لیکن جواب میں۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مراد راس!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ فوڈ سے متعلق سوالات کو کچھ دیر کے لئے pending کر دیں۔

Because Food Minister is not here yet. So, we are waiting for him

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مراد راس! آپ منسٹر صاحبان ہاؤس کی proceeding کو serious نہیں لے رہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ناں جی! This is not the way and I am very sorry! جب سے میں اس chair پر بیٹھا ہوں دو مرتبہ ایسا ہو چکا ہے ایک مرتبہ مواصلات و تعمیرات کے منسٹر یہاں پر present نہیں تھے. and now, the Food Minister is not present here.

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کل رات میری فوڈ منسٹر سے بات ہوئی تھی ان کی والدہ کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ بہاولپور گئے ہوئے تھے۔ ان کو پتا تھا کہ آج سیشن ہے وہ پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے تو میرا خیال ہے کہ وہ تھوڑی دیر میں آ جائیں گے۔ آپ نے پچھلے دنوں میں دیکھا ہو گا کہ وہ ہاؤس میں بھی نہیں آ رہے تھے اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کی والدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اگر یہ کہتے ہیں تو میں سوالات کے جوابات دینے کے لئے حاضر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! ٹھیک ہے۔ محکمہ خوراک سے متعلقہ تمام سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

(نوٹ: اس مرحلہ پر وزیر خوراک کی عدم موجودگی کی بناء پر محکمہ خوراک کے تمام سوالات pending ہوئے۔)

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 636 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر کوئی معزز ممبران کے behalf پر سوال کرنا چاہتا ہے تو کرلے نہیں تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چوہدری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چوہدری افتخار حسین چھچھر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سوشل سکیورٹی ویلفیئر ہسپتالوں کے ڈرائیورز کی ڈیوٹی سے متعلقہ تفصیلات

*638: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں تمام سوشل سکیورٹی ویلفیئر ہسپتالوں میں ڈرائیورز حضرات بارہ گھنٹے ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اضافی چار گھنٹے ڈیوٹی کرنے کا معاوضہ 1000 روپیہ ماہانہ ادا کیا جاتا ہے جو کہ موجودہ مہنگائی کے تناسب سے ناکافی ہے؟

(ج) کیا حکومت سوشل سکیورٹی ویلفیئر کے ہسپتالوں کے ڈرائیورز صاحبان سے شفٹ وار ڈیوٹی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی، ہاں! حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق ادارہ کے ہسپتالوں میں ڈرائیورز حضرات بارہ گھنٹے ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں جن کو اضافی ڈیوٹی انجام دینے کی مد میں ماہانہ مبلغ۔/1000 روپیہ بطور اوور ٹائم الاؤنس دیا جاتا ہے۔

(ب) جی، ہاں! ڈرائیور حضرات کو اضافی ڈیوٹی انجام دینے کی مد میں ماہانہ مبلغ 1000 روپیہ بطور اوور ٹائم الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ چونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن جاری کردہ مورخہ 02.09.2004 کے تحت پنجاب سول سیکرٹریٹ میں تعینات سٹاف کار ڈرائیورز/ڈسپیچ رائڈرز/مکینکس نیز لاہور ہائی کورٹ کے جج صاحبان کے ساتھ ڈیوٹی پر مامور سٹاف کار ڈرائیورز کے مروجہ اوور ٹائم الاؤنس مبلغ۔/700 روپے ماہانہ کو بڑھا کر مبلغ۔/1000 روپے ماہانہ کر دیا گیا لہٰذا ادارہ ہذا نے بھی اپنی گورننگ باڈی کی 87ویں میٹنگ منعقدہ مورخہ 28.12.2004 میں منظوری کے بعد ادارہ میں تعینات ڈرائیورز اور ڈسپیچ رائڈرز کے اوور ٹائم الاؤنس کو مبلغ۔/700 روپے سے بڑھا کر مبلغ۔/1000 روپے ماہانہ کر دیا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں ادارہ ہذا میں تعینات ڈرائیور حضرات کے اوور ٹائم الاؤنس میں اضافہ حکومت پنجاب کی جانب سے اوور ٹائم الاؤنس میں کئے جانے والے اضافہ سے منتج ہے۔

(ج) ادارہ میں تعینات ملازمین کے ڈیوٹی اوقات حکومت پنجاب کے ماتحت محکمہ جات بشمول محکمہ صحت کے زیر انتظام ہسپتال و ڈسپنسریوں میں مروجہ ڈیوٹی اوقات کے مطابق مقرر کردہ ہیں۔ اگر حکومت پنجاب اپنے ملازمین کے ڈیوٹی اوقات میں ردوبدل کرتی ہے تو ادارہ بھی اپنے ہسپتالوں و دیگر دفاتر میں ایسی تبدیلی لائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ملازمین سے اضافی چار گھنٹے ڈیوٹی لی جاتی ہے تو اس کے عوض ایک ہزار روپے ماہانہ الاؤنس دیا جاتا ہے جو کہ بہت کم ہے تو کیا ڈیپارٹمنٹ یہ الاؤنس ان کی تنخواہ کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! حکومتِ پنجاب کی ہدایت کے مطابق اگر حکومت 12 گھنٹے ڈیوٹی کرنے والوں کے 1000 روپے الاؤنس میں اضافہ کرنا چاہتی ہے تو ہم بھی کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو اگر کوئی اعتراض نہیں ہے تو یہ الاؤنس کی رقم میں اضافہ کر دیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! 2004 میں 700 روپے سے بڑھا کر 1000 روپے الاؤنس کیا گیا تھا۔ 2004 سے لے کر آج تک ان کے الاؤنس میں اضافہ نہیں کیا گیا تو بہتر ہوتا کہ پچھلے دس سالوں میں الاؤنسز میں اضافے کی کوئی مثال ہمارے سامنے ہوتی تو ہم بھی کر دیتے۔ بہرکیف ہمارے سوشل سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کے ڈرائیورز کی تنخواہ محکمہ صحت سے دُگنا ہے۔ اگر محکمہ صحت یا حکومت اس میں اضافہ کرے گی تو پھر ہم بھی مزید اس میں اضافہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو میں یہ بھی نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ تو آپ کی مرضی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنا ضمنی سوال کرلوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں اب اپنا حساب دینا چاہئے اور ہر وقت دس سال، دس سال کا رونا نہیں رونا چاہئے۔ انہوں نے جز(ج) میں کہہ دیا ہے تو یہاں ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی بیٹھی ہیں تو وہ دیکھ لیں۔ اگر یہ اضافہ کر دیں تو ان ڈرائیور صاحبان کے لئے فائدہ ہو جائے گا جو یہ اضافی ڈیوٹی دیتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is not a question but this is a suggestion.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ایک تجویز ہے۔ جز(ج) میں یہ clear پوچھا گیا تھا کہ کیا حکومت سوشل سکیورٹی ویلفیئر کے ہسپتالوں کے ڈرائیور صاحبان سے شفٹ وار ڈیوٹی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں جو شفٹ وار نہیں کروا رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی چل رہی ہے لیکن اگر ہم اضافی ڈیوٹی لیتے ہیں تو اس پر ایک ہزار روپے الاؤنس دے رہے ہیں جو اُس کی تنخواہ کے ساتھ شامل ہے۔ اگر محکمہ صحت حکومتِ پنجاب اس میں اضافہ کرے گا تو میں پھر سے بتا رہا ہوں کہ اس میں ضرور اضافہ ہو گا۔ باقی جہاں تک یہ بات کہ پچھلی حکومت کیا کرتی رہی ہے تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے جب آپ کا درد نکل کر بطور اپوزیشن ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ وہ سوالات یا وہ کام جو آپ اپنے دَور میں نہیں کر سکے تو اس تکلیف کا ہمیں شدت سے احساس بھی ہے اور ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ اس طرح کے سوالات اُبھر کر ہماری حکومت میں آ رہے ہیں۔ ہم انشاء اللہ وہ تمام تر سہولیات دیں گے اور محکموں کے تمام لوگوں کا خیال بھی رکھیں گے جو پچھلی حکومت نہیں رکھ سکی۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمیں تو درد ہے لیکن ان کا غم باہر آ رہا ہے۔ انہیں کہیں کہ سوال کا جواب دیں بجائے اس کے کہ منسٹر صاحب غمگین ہو رہے ہیں۔ میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں آپ کی طرف بھرپور توجہ دے رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: مہربانی۔ جناب سپیکر! مہربانی۔ میں نے جو سوال پوچھا تھا اُس کا منسٹر صاحب جواب نہیں دے رہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اُن کا جواب ٹھیک ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ جز (ج) میں یہ clear پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت سوشل سکیورٹی ویلفیئر کے ہسپتالوں کے ڈرائیور صاحبان سے شفٹ وار ڈیوٹی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟ یہ بڑا سادہ سا سوال تھا لیکن وہ پھر اسی چکر میں پڑ گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ حکومتِ پنجاب یا محکمہ صحت اگر ضرورت سمجھے گا تو ہمارا ڈیپارٹمنٹ بھی اس کو آگے لے کر چلے گا لیکن ابھی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ shift hours میں as such کام نہیں ہے۔ ہمارے ہسپتالوں کی ڈیوٹی دو بجے ختم ہو جاتی ہے۔ اگر ہمیں مزید ڈیوٹی لینی پڑی تو اس میں ہم اضافہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ ملک صاحب! I hope you are satisfied now

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اگر satisfy ہیں تو ہم بھی satisfy ہو جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ مطمئن ہوں کیونکہ سوال آپ نے پوچھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ایک specific سوال ہے کہ کیا یہ شفٹ وار ڈیوٹی کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کا یہ جواب ہاں یا ناں میں بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے تو محکمہ صحت پر ڈال دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے clarify کر دیا ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں parallel دو قوانین نہیں چل سکتے۔ میں یہاں پر صرف point out کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ سوشل سکیورٹی ویلفیئر کے ہیڈ آفس میں جو ڈرائیور ڈیوٹی دے رہے ہیں وہ شفٹ وار آٹھ گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں پھر ان کی دو چھٹیاں ہفتہ اور اتوار ہوتی ہیں جبکہ فیلڈ کے ڈرائیوروں کو صرف اتوار کی چھٹی ملتی ہے اور ان کی ڈیوٹی بھی 12 گھنٹے ہوتی ہے اس لئے ایک ڈیپارٹمنٹ کے اندر دو قوانین چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے 2004-09-02 کے نوٹیفکیشن کے تحت الاؤنس 700 سے بڑھا کر 1000 روپے کا ذکر کیا ہے لیکن میری اطلاعات کے مطابق 700 سے بڑھا کر 2500 روپے کیا گیا تھا لہٰذا منسٹر صاحب kindly اس کو چیک کر لیں کہ اگر یہ 2500 روپے ہے تو 2500 روپے الاؤنس ہی کر دیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اگر ماضی کی حکومتوں نے ان ڈرائیوروں کو oblige نہیں کیا تو موجودہ حکومت کر دے کیونکہ ان کا manifesto ہی یہی ہے کہ انہوں نے ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو سہولت دینی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ کا سوال کیا ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہی ہے کہ چلو یہ ماضی میں نہیں ہوا لیکن یہ حکومت تو دعویٰ کر کے آئی ہے لہٰذا یہ اُن ڈرائیوروں کی آٹھ گھنٹے ڈیوٹی کر دیں یا پھر الاؤنس 2500 روپے کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے اوپر ذمہ داری صرف ان پانچ سال کی نہیں بلکہ پچھلے دس سال کی بھی ہے۔ میں پھر سے کہہ رہا ہوں کہ ان کی وہ تمام تر خواہشات جو پچھلے دس سال میں پوری نہیں ہوئیں جو ان کے لیڈر ان پوری نہیں کر سکے وہ انشاء اللہ ہمارے وزراء بہت جلد پوری کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اسی سوال پر ضمنی سوال کرنا ہے کیونکہ اگلا سوال آپ کا ہی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اسی پر ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب! فرمائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پنجابی اِچ گل کراں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پنجابی میں نہیں اُردو میں بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بات غلط ہے۔ مجھے پنجابی کی سمجھ ہی نہیں آتی۔ آپ اُردو میں یا انگلش میں بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ غلط کہاں ہوئی؟ میری عرض تو سُن لیں۔ میں پنجابی ہوں اور مجھے پنجابی بولنے کا حق ہے بلکہ تمام اسمبلیوں میں اُن کی اپنی زبان بولی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! میں آپ کو اجازت ہی نہیں دے رہا اس لئے آپ اُردو میں ہی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کے لئے اُردو بول دیا کروں گا اور منسٹر کے لئے پنجابی میں بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ میرے لئے اُردو میں بات کریں اور پنجابی بول کر اُردو میں ترجمہ کر دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، میں ترجمہ کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! ترجمہ word to word ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف توں پُچھنا چاہنا آں کہ اِک ہزار روپے کس قانون دے تحت اوہناں نوں overtime دے charges دِتّے جاندے نیں تے دوجا ایہہ اِک ہزار دا تعین کس طرح کردے نیں؟ اگر اِک آدمی مہینے دے اندر اِک ڈیوٹی overtime کردا اے تے اِک آدمی 30 دن کردا اے تے اوہناں دا تعین کس طرح ہوندا اے کہ ایہنوں ہزار روپیہ تے فلاں نوں گھٹ دیندے نیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب اُردو میں بھی کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اب آپ کے لئے میں اُردو میں سوال کروں گا۔ میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! اس کے بعد انگلش میں بھی ترجمہ کر دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اُردو تے پنجابی اِچ ای گل کراں گا۔ اُردو صرف تہاڈے لئی بولنی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب! بولیں۔ (قطع کلامیاں)

جی، No cross talksشاہ صاحب کو اُردو میں ترجمہ کرنے دیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ہزار روپیہ کس قانون کے تحت دیا جاتا ہے نیز ایک آدمی اگر مہینے میں ایک ڈیوٹی overtime کرتا ہے اور ایک آدمی 30 دن overtimeکرتا ہے تو اس کا تعین کیسے ہوتا ہے کہ اس آدمی کو کتنے پیسے دینے ہیں؟

MR DEPUTY SPEAKER: Now, this was better in Urdu.

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اس کا تعین حکومتِ پنجاب نے کرنا ہے اور اُسی کو ہی ہم نے follow کرنا ہے۔ ایہہ حکومتِ پنجاب نے کرنا اے تے اسیں اوس چیز نوں follow کرنا اے۔ رہ گئی میرے محکمے دی گل تے میری محکمے دے ڈرائیوراں دیاں تنخواہواں اینیاں ہیں نیں، جے میں تہانوں دس دیواں تے ایہہ نہ ہووے کہ کل نوں ساری اپوزیشن وی ڈرائیوراں دی بھرتی واسطے application دینی شروع کر دیوے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے آپ کی توجہ چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ کوئی جواب نہیں ہے کہ گورنمنٹ نے تعین کرنا ہے۔ میں نے اِن سے simple پوچھا ہے اور مجھے یہ (ن) لیگ والی treatment نہ دیں۔ میں حکومت میں نہیں رہا بلکہ ہمیشہ اپوزیشن میں رہا ہوں اور میں نے اِن سے ایسی کوئی بات نہیں پوچھ لی جس کے لئے وہ اتنا تپ پا ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ہم ایک ہزار روپیہ overtime دیتے ہیں تو میں نے پوچھا ہے کہ کس قانون کے تحت دیتے ہیں لہٰذا انہوں نے مجھے قانون بتانا ہے؟ میں نے ساتھ یہ بھی پوچھا ہے کہ اگر ایک آدمی ایک دن overtime اور ایک آدمی 30 دن overtime کام کرتا ہے تو اس کا تعین کیسے کرتے ہیں؟ میں نے صرف یہ پوچھا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر صاحب تسیں ذرا اِک منٹ بہہ جاؤ تے مینوں گل کر لین دیو۔ باقی رہ گئی گل ڈرائیور رکھن دی تو ایہناں نوں شاید ایہہ نئیں پتا، ایہہ آپ ڈرائیور ای رہ ہوئے نیں۔ ایہناں دا قانون تے ایہناں دا سارا کج کسے ہور جگہ تے ہوندا اے تے power corridors کوئی ہور نیں پر ایہہ نئیں نیں۔ بڑی مہربانی (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جو ڈرائیور صاحبان اپنی ڈیوٹی سے چار گھنٹے زیادہ ڈیوٹی کرتے ہیں اُن کو ایک ہزار روپیہ الاؤنس تنخواہ کے ساتھ دے دیا جاتا ہے۔ اب یہ کس قانون کے تحت دیا جاتا ہے تو اس حوالے سے میں نے پہلے بتایا کہ حکومتِ پنجاب کے 2004 کے اندر 700 روپے سے بڑھا کر 1000 روپے الاؤنس کیا تھا تو ابھی چونکہ بہت کم عرصہ ہمیں اقتدار میں آئے ہوا ہے تو ہم اس قانون کو study بھی کریں گے کیونکہ 2004 سے 2018 تک یہ نہیں بڑھا اس لئے اس کو study کر کے اور اس قانون کو دیکھ کر فیصلہ کریں گے کہ اسے بڑھنا چاہئے یا نہیں۔ رہ گئی دوسری بات تو میں بالکل ڈرائیور رہا ہوں اور ڈرائیور ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن میں پھر سے آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے محکمہ کے ڈرائیوروں کی تنخواہیں وزراء کی تنخواہوں کے برابر ہیں اور پھر سے آپ لوگوں کے لئے دروازے کھلے ہیں اور اگر کوئی apply کرنا چاہتا ہے تو وہ apply کرے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question hour is over.

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

محکمہ پاپولیشن ویلفیئر پنجاب کے ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*636: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پاپولیشن ویلفیئر پنجاب کے زیر انتظام ہر ضلع میں Expansion 0f family welfare centre, introduction of community based family planning workers18-2014 شروع کیا گیا اور گزشتہ چار سال سے ضلع گجرات سمیت تمام اضلاع میں تقریباً سات ہزار ملازمین کام کر رہے ہیں لیکن اب ان کو ملازمتوں سے فارغ کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت دوسرے محکموں کی طرح (جیسے کہ ڈینگی ورکرز/پولیو ورکرز) ان ملازمین کو کن وجوہات کی بناء پر ریگولر نہیں کر رہی، تفصیلات سے مطلع فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ یہ منصوبہ محکمہ پاپولیشن ویلفیئر پنجاب کے زیرِانتظام پنجاب کے ہر ضلع میں شروع کیا گیا ہے۔ یہ ترقیاتی منصوبہ پنجاب کے 22 اضلاع میں شروع کیا گیا۔ یہ وہ اضلاع ہیں جن میں شرح مانع حمل ادویات کا استعمال بہت کم تھا اور جہاں محکمہ کے Service Delivery Points بھی کم تھے۔

اضلاع کے نام:

1۔ اٹک	2۔ بہاؤلنگر	3۔ بہاولپور
4۔ بھکر	5۔ چکوال	6۔ ڈیرہ غازی خان
7۔ گجرات	8۔ حافظ آباد	9۔ جہلم
10۔ منڈی بہاؤالدین	11۔ میانوالی	12۔ مظفر گڑھ
13۔ نارووال	14۔ اوکاڑہ	15۔ رحیم یار خان
16۔ پاکپتن	17۔ سرگودھا	18۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ
19۔ قصور	20۔ خوشاب	21۔ لیّہ
22۔ راجن پور		

اس ترقیاتی منصوبہ کے تحت 3596ملازمین بھرتی کئے گئے اور منصوبہ کے تکمیل کی تاریخ31-دسمبر 2018ہے۔ قواعد و ضوابط کے مطابق ترقیاتی منصوبوں میں بھرتی ملازمین کی مدتِ ملازمت منصوبہ کی تکمیل تک ہوتی ہے پھر بھی محکمہ نے ان ملازمین کی مدتِ ملازمت میں توسیع کے لئے سمری وزیرِاعلیٰ پنجاب کوارسال کردی ہے۔

(ب) حکومتِ پنجاب کے قواعد و ضوابط کے مطابق ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے بعد محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ان کی مکمل جانچ پڑتال کرتا ہے۔اس منصوبہ کی افادیت کے متعلق فیصلہ کیا جاتا ہے اور اسی بنیاد پر محکمہ فنانس ان اسامیوں کی منظوری دیتا ہے۔ محکمہ نے اس منصوبہ کا PC-IV جمع کروادیا ہے اور اس کی جانچ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کر رہا ہے۔ جیسے ہی final evaluation کے نتائج محکمہ بہبودِ آبادی کو موصول ہوں گے ان کی روشنی میں محکمہ مزید اقدامات کرے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1: جناب نصیر احمد: کیاوزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر حکومت نے کوئی منصوبہ بندی کی ہے تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

محکمہ بہبود آبادی پنجاب صوبہ بھر میں 2100 فلاحی مراکز، 129 فیملی ہیلتھ کلینکس، 86 موبائل سروس یونٹس اور 1332 سوشل موبلائزرز کے ذریعے فیملی پلاننگ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ حکومت پنجاب کی سربراہی میں محکمہ نے بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر پچھلے کچھ عرصہ میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1۔ صوبائی کابینہ سے صوبہ کے لئے پاپولیشن پالیسی کی منظوری۔

2۔ صوبہ بھر میں موزوں جوڑے (Eligible Couples) کے لئے مفت مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

3۔ دور دراز علاقوں میں عوام الناس کو فیملی پلاننگ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے 86 موبائل سروس یونٹس کی فعالی۔

4۔ مانیٹرنگ اور رپورٹنگ میکنزم کی بہتری کے لئے M-Governance سسٹم کا انعقاد۔

5۔ فیملی پلاننگ سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر آگاہی مہم کا انعقاد۔

6۔ دفتری اوقات کے بعد عوام الناس کو فیملی پلاننگ کی سہولیات کی فراہمی کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت پائلٹ بنیاد پر صوبہ کے پانچ اضلاع میں "خوشحال گھرانہ کلینکس" کے نام سے فرنچائزڈ کلینکس کا قیام۔

7۔ ڈویژنل ہیڈکوارٹر کی سطح پر adolescent ہیلتھ سنٹرز کا قیام۔

نیز یہ کہ محکمہ نے مالی سال 19-2018 کے لئے مندرجہ ذیل نئے منصوبہ جات بنائے ہیں:

1۔ موزوں جوڑوں / کلائنٹس کی ای رجسٹریشن۔

2۔ Multi-Sectoral پاپولیشن ویلفیئر پروگرام پنجاب۔

3۔ فیملی ہیلتھ کلینک ٹریننگ سنٹر سیالکوٹ کی تعمیر۔

4۔ صوبہ کے دس مزید اضلاع میں فرنچائزڈ کلینکس کا قیام۔

گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے زیر انتظام
سکولوں کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

41: چودھری اشرف علی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے کتنے سکولز کس کس جگہ پر قائم ہیں، ان کے covered اور non covered ایریا کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سکولز میں زیر تعلیم (طلباء وطالبات) کی تعداد سکول وار اور کلاس وار آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سکولز کو 18-2017 کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی؟

(د) مذکورہ سکولز میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) مذکورہ سکولز میں داخلہ لینے کے لئے طلباء وطالبات کے لئے کیا معیار رکھا گیا ہے؟

(و) کیا مذکورہ سکولز میں صنعتی کارکنوں کے بچوں کے علاوہ دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے بچے بھی داخلہ لے سکتے ہیں تو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام و جگہ سکولز	Area Covered	Non-Covered
1)	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) پیپلز کالونی Y بلاک سُپر مارکیٹ، گوجرانوالہ	18449 sq:ft	23کنال16مرلہ
2)	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء)(شام کی شفٹ) پیپلز کالونی Y بلاک سُپر مارکیٹ،	"	"
3)	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) پیپلز کالونی Y بلاک سُپر مارکیٹ، گوجرانوالہ	3کنال10مرلہ 24کنال	24کنال
4)	ورکرز ویلفیئرہ سکول((طالبات) (شام کی شفٹ) پیپلز کالونی Y بلاک سُپر مارکیٹ، گوجرانوالہ	"	"
5)	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) گلشن کالونی، جی ٹی روڑ، ڈاکخانہ سیکنڈری بورڈ، گوجرانوالہ	3.5کنال	4کنال
6)	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء)(شام کی شفٹ) گلشن کالونی، جی ٹی روڑ، ڈاک خانہ سیکنڈری بورڈ، گوجرانوالہ	"	"
7)	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) گلشن کالونی، جی ٹی روڈ، ڈاک خانہ سیکنڈری بورڈ، گوجرانوالہ	3کنال	4.1/2کنال
8)	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات)(شام کی شفٹ) گلشن کالونی، جی ٹی روڈ، ڈاک خانہ سیکنڈری بورڈ، گوجرانوالہ	"	"
9)	ورکرز ویلفیئر سکول، ماڈل کالونی، وزیرآباد	23مرلہ (پرائیویٹ بلڈنگ)	21مرلہ

(ب) گوجرانوالہ میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے سکولوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سکولز کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	تفصیل بجٹ	کل بجٹ	اخراجات
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) پیپلز کالونی بلاک سُپر مارکیٹ، گوجرانوالہ	انتظامی اخراجات	41962146	307079265
		دیگر اخراجات	6262234	3587460
		کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	23027200	11339087
		کل	71251580	52005812
2	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) (شام کی شفٹ) پیپلز کالونی Y بلاک سُپر مارکیٹ، گوجرانوالہ	انتظامی اخراجات	8838698	1078015
		دیگر اخراجات	936076	110605
		کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	7859420	3428647
		کل	17634194	4617267
3	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات پیپلز کالونی	انتظامی اخراجات	47756934	47663335
		دیگر اخراجات	3082001	3960522

	Y بلاک سپر مارکیٹ، گوجرانوالہ	کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	23752400	65028277
		کل	74591335	6502827
4	ورکرز ویلفیئر سکول((طالبات) (شام کی شفٹ) پیپلز کالونی Y بلاک سپر مارکیٹ، گوجرانوالہ	انتظامی اخراجات	9659821	9528711
		دیگراخراجات	533240	655859
		کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	65823348	4619285
		کل	16771409	14803855
5	ورکرز ویلفیئر سکول(طلباء) گلشن کالونی، جی ٹی روڈ، ڈاکخانہ سیکنڈری بورڈ، گوجرانوالہ	انتظامی اخراجات	20835672	20439812
		دیگراخراجات	3264958	2566001
		کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	9060860	4918642
		کل	33161490	23924455
6	ورکرز ویلفیئر سکول(طلباء) (شام کی شفٹ) گلشن کالونی، جی ٹی روڈ، ڈاک خانہ سیکنڈری بورڈ، گوجرانوالہ	انتظامی اخراجات	9067178	2892633
		دیگراخراجات	574030	211803
		کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	5306100	3233308
		کل	14947308	6337744
7	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) گلشن کالونی، جی ٹی روڈ، ڈاک خانہ سیکنڈری بورڈ، گوجرانوالہ	انتظامی اخراجات	18643117	20716214
		دیگراخراجات	2418295	2191697
		کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	14387835	9062850
		کل	35449247	31970761
8	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات)(شام کی شفٹ) گلشن کالونی، جی ٹی روڈ، ڈاکخانہ سیکنڈری بورڈ، گوجرانوالہ	انتظامی اخراجات	9068305	8261985
		دیگراخراجات	596359	525206
		کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	7155600	4698317
		کل	16770324	13485509
9	ورکرز ویلفیئر سکول، ماڈل کالونی، وزیرآباد	انتظامی اخراجات	18410260	8572632
		دیگراخراجات	2863500	2567645
		کارکنان کے بچوں کے لئے سہولیات	15596389	4508382
		کل	36870149	15648659

(د) ان سکولز میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کو کتابیں، کاپیاں، سٹیشنری، یونیفارم اور ٹرانسپورٹ فری مہیاء کی جاتی ہے۔

(ہ) شرائط برائے صنعتی کارکن:

1) سوشل سکیورٹی یا EOBI کا حامل۔
2) (ب)فارم برائے شناختی کارڈ(مکمل) درخواست کے ساتھ منسلک کرنا ہوگا۔
3) تمام بچے اور بچیاں داخل کے لئے اہل ہوں گے۔
4) داخلہ خالصتاً ٹیسٹ / میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔
5) ورکر کا ادارہ فیکٹری ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ ہونا لازمی ہے۔

(و) جی، ہاں! سکول کی تمام کلاسز میں داخلے کے لئے مختص نشستوں پر صنعتی کارکنان کے بچے داخلے کے اہل ہوں گے۔ صنعتی کارکنان کے بچوں کے داخلہ کے بعد باقی ماندہ (اگر کوئی ہو) پرائیویٹ طلباء و طالبات داخلہ لے سکتے ہیں۔ اس صورت میں بھی پرائیویٹ طلباء وطالبات کی تعداد ہر کلاس میں تعداد کا 20 فیصد سے زیادہ نہ ہو گا۔

گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے سکولز
اور زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

108: چودھری اشرف علی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کے کتنے سکولز کہاں کہاں پر طلباء وطالبات کو تعلیم دے رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ سکولز میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعداد کتنی ہے، سکول وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سکولز میں داخلہ لینے کے لئے مطلوبہ معیار / طریق کار اور شرائط کیا ہیں؟

(د) مذکورہ سکولز میں طلباء وطالبات کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) مذکورہ سکولز میں ٹیچنگ و نان ٹیچنگ سٹاف کی کون کون سی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کون سی اسامیاں پُر اور کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، سکول وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(و) محکمہ محنت نے آخری سکول کب اور کہاں کہاں قائم کیا تھا؟

(ز) کیا محکمہ صنعتی کارکنان کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے کالج بھی قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) مذکورہ سکولز میں زیرِ تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول کا نام	طلباء وطالبات کی تعداد
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ	1339
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، پیپلز کالونی گوجرانوالہ	1521
3	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائز)، گلشن کالونی گوجرانوالہ	731
4	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز)، گلشن کالونی گوجرانوالہ	805
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ) ایوننگ شفٹ)	256

6	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(گرلز)، پیپلز کالونی گوجرانوالہ(ایوننگ شفٹ)	318
7	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(بوائز)، گلشن کالونی گوجرانوال(ایوننگ شفٹ)	358
8	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(گرلز)، گلشن کالونی گوجرانوالہ(ایوننگ شفٹ)	372
9	ورکرز ویلفیئر سکول، وزیر آباد	388

(ب) مذکورہ سکولز میں زیرِ تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول کا نام	طلباء وطالبات کی تعداد
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(بوائز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ	1339
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(گرلز)، پیپلز کالونی گوجرانوالہ	1521
3	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(بوائز)، گلشن کالونی گوجرانوالہ	731
4	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(گرلز)، گلشن کالونی گوجرانوالہ	805
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(بوائز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ(ایوننگ شفٹ)	256
6	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(گرلز)، پیپلز کالونی گوجرانوالہ(ایوننگ شفٹ)	318
7	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(بوائز)، گلشن کالونی گوجرانوالہ(ایوننگ شفٹ)	358
8	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(گرلز)، گلشن کالونی گوجرانوالہ(ایوننگ شفٹ)	372
9	ورکرز ویلفیئر سکول، وزیر آباد	388

(ج) مذکورہ سکولز میں داخلہ لینے کے لئے مطلوبہ معیار طریق کار اور شرائط درج ذیل ہیں:

ورکرز ویلفیئر سکولوں میں ورکرز کے بچوں کو داخلہ لینے کے لئے محکمہ کی طرف سے جاری کردہ داخلہ پالیسی کی شرائط وضوابط پر پورا اُترنا لازم ہے۔ داخلہ لینے کی اہلیت درج ذیل ہے:

- صنعتی کارکن کا فیکٹری ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ ہونا لازم ہے۔
- رجسٹرڈ صنعتی کارکنان کے تمام بچے ورکرز ویلفیئر سکولوں میں داخلہ لینے کے اہل ہیں۔
- صنعتی کارکن کا ای او بی آئی یا سوشل سکیورٹی کارڈ کا حامل ہونا ضروری ہے۔
- اُمیدوار طالب علم کا نادرا کی طرف سے جاری کردہ فارم (ب) کا حامل ہونا لازم ہے۔
- نرسری کلاس میں داخلہ لینے کے لئے داخلہ لینے کی آخری تاریخ کے وقت اُمیدوار طالب علم کی عمُر 4.5 سے 5.5 ہونی چاہئے۔

(د) مذکورہ سکولز میں طلباء وطالبات کو درج ذیل سہولیات مہیا کی جارہی ہیں:

- مفت کتب/کاپیاں
- مفت سٹیشنری
- مفت یونیفارم
- مفت ٹرانسپورٹ

(ہ) مذکورہ سکولز میں ٹیچنگ ونان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شُدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) پر ملاحظہ فرمائیں۔

(و) محکمہ محنت نے آخری سکول درج ذیل مقامات پر قائم کئے ہیں:

سکول کا نام	قیام کی تاریخ	پتا
ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)، وار برٹن	02.01.2017	لیبر کالونی چاندی کوٹ وار برٹن، ضلع ننکانہ صاحب
ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) وار برٹن	02.01.2017	لیبر کالونی چاندی کوٹ وار برٹن، ضلع ننکانہ صاحب

(ز) محکمہ صنعتی کارکنان کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے کالج قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ محکمہ اپنے قائم کردہ اٹھارہ ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکولوں کے ذریعے صنعتی کارکنان کے بچوں کو ہائر سیکنڈری سطح تک مفت کوالٹی ایجوکیشن مہیا کر رہا ہے۔ تاہم کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم کے حصول کے لئے صنعتی کارکنان کے بچوں کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔

چنیوٹ: محکمہ محنت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

195: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ محنت کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ محنت کے کتنے سکول اور ہسپتال / ڈسپنسری کہاں کہاں ہیں؟

(ج) اس ضلع کے رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) اس ضلع میں شوگر مل جن کے کارکن محکمہ سے رجسٹرڈ ہیں ان کے نام اور ان میں کام کرنے والے رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) اس وقت محکمہ کس کس مل کے خلاف کس کس بناء پر کارروائی کر رہا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ محنت کا ایک دفتر ہے جس میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 9 ہے جن میں پانچ ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ چار اسامیاں خالی ہیں تفصیل بلحاظ نام، عہدہ اور گریڈ ضمیمہ (الف) پر ملاحظہ فرمائیں جبکہ مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کی تین ڈسپنسریاں اور ایک ایمرجنسی سنٹر کام کر رہے ہیں۔ جن میں ملازمین کی تفصیل بلحاظ نام، عہدہ اور گریڈ ضمیمہ (ب) پر ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول نہ ہے جبکہ ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیرانتظام تین ڈسپنسریاں اور ایک ایمرجنسی سنٹر قائم ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈسپنسری /ایمرجنسی سنٹر	پتا
1	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چنیوٹ	محلہ عزیزآباد شاہ دولت روڈ چنیوٹ
2	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری رمضان شوگر ملز بھوآنہ	میسرز رمضان شوگر ملز بھوآنہ
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سفینہ شوگر ملز لالیاں	میسرز سفینہ شوگر ملز لالیاں
4	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر چنیوٹ	چنیوٹ روڈ بلمقابل شمس ٹیکسٹائل ملز

(ج) مذکورہ ضلع میں سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 6827 ہے۔

(د) اس ضلع میں تین شوگر ملز ہیں جن کے نام رمضان شوگر مل جھنگ روڈ چنیوٹ، مدینہ شوگر ملز فیصل آباد روڈ چنیوٹ اور سفینہ شوگر ملز سرگودھا روڈ چنیوٹ ہیں جن کے کارکنان کرشنگ سیزن 18-2017 میں 2585 اور آف سیزن میں 1429 رہے ہیں تاحال کرشنگ سیزن شروع نہیں ہوا ہے۔ ملز کے تمام کارکنان کے نام اور ولدیت وغیرہ کی معلومات آجر کی جانب سے ہر ماہ دفتر سوشل سکیورٹی کو بھجوائی جاتی ہیں اور یہ ریکارڈ دفتر ہذا میں موجود ہے۔

(ہ) محکمہ محنت ضلع چینوٹ میں اس وقت جن ملز کے خلاف کیسز دائر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	فیکٹری کا نام	کیس کی نوعیت	کیسز کی تعداد	عدالت	ریمارکس
1	رمضان شوگر مل	انڈر پے منٹ آف ویجز ایکٹ	1	معاوضہ کمشنر	زیر سماعت ہے
2	احمد انٹر پرائزز	انڈر پے منٹ آف ویجز ایکٹ	1	معاوضہ کمشنر	زیر سماعت ہے
3	احمد انٹر پرائزز	معاوضہ	1	معاوضہ کمشنر	زیر سماعت ہے
4	شان انڈسٹریز پرائیویٹ لمٹیڈ	انڈر پے منٹ آف ویجز ایکٹ	3	معاوضہ کمشنر	زیر سماعت ہے
5	عبداللہ فائبرز	انڈر پے منٹ آف ویجز ایکٹ	1	معاوضہ کمشنر	زیر سماعت ہے
6	عبداللہ فائبرز	معاوضہ	1	معاوضہ کمشنر	زیر سماعت ہے

لاہور میں فیکٹریوں / صنعتی یونٹس کی تعداد
اور لیبر انسپکٹرز کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

198: جناب نصیر احمد: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں اس وقت کتنی فیکٹریاں اور صنعتی یونٹس کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں لیبر انسپکٹرز کی کتنی اسامیاں ہیں اور ان میں سے کتنی خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا لیبر انسپکٹرز کی موجودہ تعداد فیکٹریوں کی چیکنگ کرنے کے لئے ان کی تعداد سے مطابقت رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) لاہور میں اس وقت فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ کارخانہ جات کی کل تعداد 2184 ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں فیکٹری انسپکٹرز کی کل 16 اسامیاں ہیں جبکہ ایک اسامی فی الوقت خالی پڑی ہے۔

(ج) فیکٹری انسپکٹرز کی موجودہ تعداد فیکٹریوں کی چیکنگ کرنے کے لئے ناکافی ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ محکمہ لیبر کے قیام سے تادم تحریر کارخانہ جات کی تعداد میں خاصاً اضافہ ہو چکا ہے جبکہ اسی تناسب سے محکمانہ انسپکٹرز کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا جو کہ اب ناگزیر ہو چکا ہے اور اس مقصد کے لئے تجاویز زیر غور ہیں۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

220: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں چائلڈ لیبر پر پابندی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچوں سے مزدوری کروانے پر یا مزدوری پر رکھنے والے کو سزا دی جا سکتی ہے؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو 2013 سے 2018 تک کتنے کیسز حکومت کے سامنے آئے اور اس پر کیا کارروائی کی گئی، اس بارے میں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) چائلڈ لیبر کے حوالے سے سابق حکومت کی کارکردگی کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ میں چائلڈ لیبر پر پابندی ہے جس کا اطلاق Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت پنجاب بھر میں ہو چکا ہے۔ قانون مذکورہ کے تحت پندرہ سال سے کم عمر افراد بچے کی تعریف میں آتے ہیں جن کے کام کرنے پر پابندی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ بچوں سے مزدوری کروانے پر یا مزدوری پر رکھنے والے کو قانون مذکورہ کے مطابق ادارے کو سیل کرنا، ایف آئی آر کا اندراج، کم از کم سات دن اور زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک قید کی سزا اور کم از کم 10,000 روپے جرمانہ اور زیادہ سے زیادہ 50,000 روپے جرمانہ سزا دی جا سکتی ہے۔

(ج) مجاز انسپکٹرز نے Employment of Children Act,1991 کے تحت 2013 سے ستمبر 2016 تک 7895 کیسز عدالتوں میں دائر کئے اور انجام کار قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مبلغ -/2700600 روپے جرمانہ ہوا جبکہ بعد ازاں دو قوانین بنام Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 and Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 بنائے گئے جس کے تحت اب تک کی کارکردگی درج ذیل ہے:

Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016

Inspections	CL Found	BK Sealed	FIR Lodged	Arrests
15029	1085	245	1046	871

Punjab Restriction on Emloyment of Children Act, 2016

Inspections	CL Found	BK Sealed	FIR Lodged	Arrests
15714	3583	16	212	55

(د) سابقہ حکومت کے دور میں دو قوانین پنجاب اسمبلی سے منظور کروائے گئے جن کے نام درج ذیل ہیں:

(i) Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016.

(ii) Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016

مذکورہ قوانین کے ذریعے سابقا قانون بنام Employment of Children Act, 1991 کو repeal کر دیا گیا اور پندرہ سال سے کم عمر افراد کو بچہ قرار دے کر ان کی ملازمت پر پابندی لگا دی گئی۔

مزید برآں ممنوعہ شعبہ جات کی تعداد 38 کر دی گئی جن میں 15 سے 18 سال تک کے adolescents کے کام پر پابندی لگا دی گئی۔

گوجرانوالہ میں پاپولیشن ویلفیئر
کے مراکز اور خاندانی منصوبہ بندی سے متعلقہ تفصیلات

300: چودھری اشرف علی: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز کو سال 17-2016 اور 18-2017 میں کتنے فنڈز اور ادویات فراہم کی گئیں یہ فنڈز کس کس مد میں خرچ کئے گئے؟

(ج) مذکورہ مراکز پر آنے والے مرد و خواتین کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق آگاہی کے لئے محکمہ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ہ) ضلع گوجرانوالہ میں سال 17-2016 سے آج تک کتنے مرد و خواتین نے نس / نل بندی کروائی، کیا ان مرد و خواتین کو one day wage compensation دی گئی؟

(و) پاپولیشن ویلفیئر کے مرکز کس طریق کار کے تحت قائم کئے جاتے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ بہبود آبادی کے 64 فلاحی مراکز، پانچ فیملی ہیلتھ موبائل یونٹس اور دو فیملی ہیلتھ کلینکس کام کر رہے ہیں جن کی فہرست مع پتا جات فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ بہبود آبادی کے 64 فلاحی مراکز، پانچ فیملی ہیلتھ موبائل یونٹس اور 2 فیملی ہیلتھ کلینکس کو 17-2016 میں تنخواہوں کی مد میں 73336800 اور آپریشنل فنڈز کی مد میں 10181660 روپے دیئے گئے جبکہ مذکورہ مراکز کو

18-2017 میں تنخواہوں کی مد میں 80447500 اور آپریشنل فنڈز کی مد میں 10441080روپے دیئے گئے۔

آپریشنل اخراجات کی مد میں مراکز کی بلڈنگز کے کرائے، یوٹیلٹی بلز، Contigency بلز، TA / DA اور پٹرول جیسے اخراجات شامل ہیں.

ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ بہبود آبادی کے 64فلاحی مراکز، پانچ فیملی ہیلتھ موبائل یونٹس اور دو فیملی ہیلتھ کلینکس کو17-2016اور18-2017 میں بالترتیب16اور 10اقسام کی ادویات فراہم کی گئیں.

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز پر تولیدی صحت کی مندرجہ ذیل جامع سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ جامع فیملی پلاننگ کی خدمات
2۔ محفوظ ممتااور حاملہ عورت کی صحت کی نگرانی
3۔ بچوں کی صحت کی نگرانی
4۔ سنِ بلوغت کے مسائل
5۔ نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل
6۔ جنسی بیماریاں ایچ آئی وی ایڈز کا کنٹرول
7۔ بانجھ پن کی مینجمنٹ اور عمر رسیدہ عورت کی تولیدی صحت کے مسائل
8۔ عام بیماریوں کا علاج

(د) ضلع گوجرانوالہ میں خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق آگاہی کے لئے اور اس کی افادیت کو نمایاں طور پر اجاگر کرنے کے لئے مختلف نوعیت کی آگاہی سرگرمیاں دیہی اور شہری علاقوں میں تسلسل کے ساتھ جاری ہیں جن کی تفصیل درج زیل ہے:

1۔ گروپ میٹنگز
2۔ کمیونٹی میٹنگز
3۔ مزدوروں کے لئے لیکچر
4۔ بھٹوں پر فری میڈیکل اور فیملی پلاننگ کیمپ
5۔ مذہبی سکالرز کا سیمینار
6۔ آبادی اور ترقی پر سیمینار
7۔ بچوں کے لئے پتلی تماشہ اور میجک شو
8۔ صحت مند بچوں کے مقابلے
9۔ صحافیوں کے ساتھ سیشن
10۔ سکول ٹیچرز کے ساتھ سیشن
11۔ روایتی کشتیاں
12۔ ثقافتی دن
13۔ سٹیج ڈرامہ
14۔ محفلِ مشاعرہ
15۔ کبڈی میچ

مزید برآں فلاحی مراکز اور دیگر یونٹس کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور عملہ کی ڈیوٹی پر حاضری کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ کے آفیسران پر مشتمل مانٹیرنگ سسٹم مؤثر طور پر کام کر رہا ہے۔

(ہ) ضلع گوجرانوالہ میں سال 17-2016 سے لے کر 30۔ نومبر 2018 تک (6657) خواتین نے نس بندی اور (130) مرد حضرات نے نل بندی کروائی جبکہ محکمہ بہبود آبادی کی مروجہ پالیسی کے تحت نس / نل بندی کروانے والے مرد و خواتین کو One Day Wage Compensation فراہم نہیں کی جاتی.

(و) پاپولیشن ویلفیئر کے فلاحی مراکز حکومت کی منظوری کے بعد بمطابق منظور شدہ تعداد پانچ سے سات ہزار آبادی کے علاقہ میں قائم کئے جاتے ہیں۔

محکمہ بہبود آبادی میں مختلف گریڈ کی پروموشن سے متعلقہ تفصیلات

307: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) بہبود آبادی میں ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی اسامیاں کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) اسسٹنٹ ڈائریکٹر سے ڈپٹی ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر سے ڈائریکٹر پروموشن کا طریق کار اور قواعد و ضوابط سے مطلع فرمائیں؟

(ج) کتنے ڈپٹی ڈائریکٹر کام کر رہے ہیں کیا وہ مطلوبہ معیار اور طریق کار کے مطابق پر موٹ ہوئے ہیں اور وہ تمام فارملٹی پوری کرتے ہیں، حکومت ڈپٹی ڈائریکٹر کی خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) بہبود آبادی میں ڈائریکٹر کی کل سیٹوں کی تعداد چار ہے اور تمام سیٹیں پُر ہیں۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کی کل سیٹوں کی تعداد آٹھ ہے جن میں سے سات پُر ہیں جبکہ ایک سیٹ تاحال خالی ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی سیٹوں کی کل تعداد آٹھ ہے اور تمام سیٹیں پُر ہیں۔

(ب)

(1) ڈپٹی ڈائریکٹر سے ڈائریکٹر۔

پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 2009 ترمیم شدہ 2014 میں ڈائریکٹر کی پروموشن کے لئے ضروری ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر کو کم از کم 12 سال BS-17 میں سروس کا تجربہ حاصل ہو اور کم از کم تین سال BS-18 میں تجربہ ضروری ہے اور PPG کورس MPDD سے پاس کیا ہو۔

(2) اسسٹنٹ ڈائریکٹر سے ڈپٹی ڈائریکٹر۔

پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 2009 ترمیم شدہ 2014 میں ڈپٹی ڈائریکٹر کی پروموشن کے لئے ضروری ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو کم از کم (BS-17) میں پانچ سال کا تجربہ ضروری ہے اور MPDD سے (BS-17) سے (BS-18) ٹریننگ کورس PSMG کا پاس کرنا ضروری ہے۔

(ج) اس وقت بہبود آبادی میں کل سات ڈپٹی ڈائریکٹرز کام کر رہے ہیں تمام ڈپٹی ڈائریکٹرز مطلوبہ طریق کار کے مطابق پروموٹ ہوئے ہیں اور وہ اپنی تمام فارملیٹیز پوری کرتے ہیں اور جیسے ہی کوئی سینئر آفیسرز اپنی مطلوبہ قابلیت پوری کرے گا تو خالی سیٹ پُر کر دی جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ابھی میرا سوال مکمل نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ سوال کرنے والے معزز ممبران سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ مطمئن ہیں تو میں ابھی مطمئن نہیں ہوا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب! آپ سید حسن مرتضیٰ کو مطمئن کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کہاں بیٹھیں گے کیونکہ اب تو اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں تو یہ مجھے مطمئن کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاؤس میں ہی بیٹھ جائیں اور بے شک ابھی ہاؤس میں ادھر ہی ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار جناب محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی جناب سمیع اللہ خان کے دو بھائیوں کی وفات پر دعائے مغفرت

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان کے دو بھائی پچھلے 15/20 دنوں میں وفات پا گئے ہیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب سمیع اللہ خان کے دو مرحوم بھائیوں کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے جناب ابو حفص محمد غیاث الدین نے فاتحہ خوانی کروائی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار ایک تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں تو اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"Rules of Procedures صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ Rules کو معطل کر کے انسانی حقوق کے محاذ پر پاکستان کی سفارتی کامیابی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedures 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ Rules کو معطل کر کے انسانی حقوق کے محاذ پر پاکستان کی سفارتی کامیابی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedures 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ Rules کو معطل کر کے انسانی حقوق کے محاذ پر پاکستان کی سفارتی کامیابی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

انسانی حقوق کے حوالے سے سفارتی کامیابی حاصل کرنے پر وفاقی حکومت کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان انسانی حقوق کے محاذ پر ایک بڑی سفارتی کامیابی حاصل کرنے پر وفاقی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ وفاقی حکومت کی کاوش سے امریکہ کو مذہبی پابندیوں کی خصوصی فہرست سے پاکستان کا نام اس وقت واپس لینا پڑا جب امریکی حکام کو دفتر خارجہ طلب کر کے احتجاجی مراسلہ دیا گیا اور اس الزام کو یکسر مسترد کر کے دوٹوک الفاظ میں یہ باور کروایا کہ پاکستان ہر لحاظ سے اقلیتوں کے حقوق کا ضامن ہے۔ پاکستان کا قومی کمیشن برائے انسانی حقوق مکمل طور پر فعال ہے اور پاکستان کو کسی ملک سے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا درس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

پاکستان کے آئین میں نہ صرف اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے بلکہ پاکستان کی وفاقی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں ان کے لئے سیٹیں بھی مختص کی گئی ہیں۔ یہ ایوان سفارتی سطح پر پاکستان کی مزید کامیابیوں کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان انسانی حقوق کے محاذ پر ایک بڑی سفارتی کامیابی حاصل کرنے پر وفاقی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ وفاقی حکومت کی کاوش سے امریکہ کو مذہبی پابندیوں کی خصوصی فہرست سے پاکستان کا نام اس وقت واپس لینا پڑا جب امریکی حکام کو دفتر خارجہ طلب کر کے احتجاجی مراسلہ دیا گیا اور اس الزام کو یکسر مسترد کر کے دوٹوک الفاظ میں یہ باور کروایا کہ پاکستان ہر لحاظ سے اقلیتوں کے حقوق کا ضامن ہے۔ پاکستان کا قومی کمیشن برائے انسانی حقوق مکمل طور پر فعال ہے اور پاکستان کو کسی ملک سے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا درس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان کے آئین میں نہ صرف اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے بلکہ پاکستان کی وفاقی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں ان کے لئے سیٹیں بھی مختص کی گئی ہیں۔ یہ ایوان سفارتی سطح پر پاکستان کی مزید کامیابیوں کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

MRS AZMA ZAHID BUKHARI: Mr Speaker! I oppose.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بھی اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں as a patriotic پاکستانی شہری یہاں تک یہ بات admit کرنے کے لئے تیار ہوں کہ پاکستان کو defame کرنے کے لئے جو لسٹ میں نام ڈالا گیا اور by the way جس کو اپنی کامیابی تصور کیا جا رہا ہے۔ یہ شاید ٹرمپ حکومت کا بھی ایک "یوٹرن" ہے کہ پہلے جس طرح سے اسے publicize کیا گیا، پاکستان کو defame کیا گیا اور یہ بھی کہنے میں دو آراء نہیں ہیں کہ اقلیتوں کے حوالے سے ہمارے ملک میں ابھی بھی وہ حالات نہیں ہیں کہ جنہیں آئیڈیل کہا جا سکتا ہے لیکن ہمارے ملک کا اندرونی معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! یہ سفارتی کامیابی کے اوپر مجھے اعتراض ہے۔ اس کو آپ سفارتی کامیابی کیسے کہیں گے؟ پاکستان پہلے سے "واچ لسٹ" میں شامل تھا اور پاکستان کے اندر اقلیتوں کے حوالے سے جو اوپر نیچے واقعات ہوئے ہیں اور پھر حکومت پاکستان کا ایک قادیانی کو اکنامک فورم کے اندر اپنی کونسل کے اندر شامل کرنا اور پھر وہاں سے "یوٹرن" لے کر اسے نکال دینا اس نے international community کے اندر بھی بہت بڑا setback create کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تین مزید اکانومسٹ نے اپنے نام withdraw کر لئے۔

جناب سپیکر! اب اسے سفارتی کامیابی آپ کیسے کہیں گے کہ پوری دنیا میں یہ فیصلہ کیا گیا اور اس کے بعد یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے پومپیو صاحب جب آپ کے ملک میں آئے تو آپ نے کہا کہ ہمارے ساتھ انہوں نے بڑی اچھی گفتگو کی اور انڈیا جا کر انہوں نے کہا کہ ہم نے انہیں کہا ہے کہ terrorism پر بات کرنی ہے اور یہ اس پر بات نہیں کرنا چاہتے تو اپنی غلطیوں کو سمجھ کر آگے بڑھنا ایک دانشمندی ہے لیکن "یوٹرن" کی حکومت کا دوسرا "یوٹرن" لینا میں سمجھتی ہوں کہ عمران خان کا اس میں کوئی کمال نہیں ہے بلکہ پاکستان اس وقت sub-continent کے اندر جو جغرافیائی اہمیت رکھتا ہے اور افغانستان کے ساتھ جنگ کے اندر جو پاکستان کا role اس وقت ہے تو پاکستان کی دنیا کو ضرورت ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کے تحت یہ ایک same فیصلہ کیا گیا لیکن اس کے اوپر یہ کہنا کہ کامیابی ہے تو یہ وہی کامیابی ہے کہ جیسے تین دفعہ مختلف سفارتی محاذ کے اوپر آپ نے منہ کی کھائی۔

جناب سپیکر! جب آپ نے کہا کہ مجھے فرانس کے صدر نے فون کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے بات کرنے کے لئے تو فون ہی نہیں کیا تھا بلکہ ٹائم لینے کے لئے فون کیا تھا پھر آپ کہتے ہیں کہ ہمیں انڈیا نے بہت مذاکرات کی دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم نے مذاکرات کی کوئی دعوت ہی نہیں دی تو یہ نمبر ٹانکنے کی بجائے اقلیتوں کے حوالے سے معاملات کو دیکھنا ہوگا۔ پاکستان میں حالات آئیڈیل نہیں ہیں تو پاکستان میں حالات کو بہتر کرنا ہوگا۔ ہمیں اقلیتوں کو وہ جائز مقام دینا ہوگا جیسا کہ اس flag کے اندر سفید رنگ جس کو indicate کرتا ہے۔ اقلیتوں کے ساتھ ہمارے ملک میں زیادتیاں ابھی بھی ہوتی ہیں لیکن یہ کوئی اور نہیں بتائے گا بلکہ اسے ہمیں خود دیکھ کے کرنا ہے۔ اس میں شرمندہ ہونے کی بجائے یہ کہا جائے کہ یہ سفارتی کامیابی ہے تو I am sorry کہ اس کے اوپر تو پھر ان کی عقل پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک قرارداد پیش کی گئی جسے oppose کیا گیا اور rules کے مطابق جو لوگ اسے oppose کرتے ہیں انہیں بولنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ Initially جب یہ قرارداد put نہیں ہوئی تھی تو محترمہ نے بھی اُس کو oppose کیا، جناب محمد وارث شاد نے بھی اُس کو oppose کیا۔ وہ رولز کے مطابق نہیں تھا جب قرارداد put کر چکے اُس کے بعد محترمہ نے اُس کو oppose کیا آپ نے اُن کو بولنے کا موقع دیا fair enough لیکن اب اگر اس کو open debate کے لئے رکھیں گے تو وہ رولز کے منافی ہوگا اس لئے کہ صرف وہی لوگ بات کر سکتے ہیں کہ جو اس کو oppose کریں میرا صرف یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں راجا صاحب کی بات کو clarify کر دوں جس وقت آپ نے یہ قرارداد put کی تو اُس وقت بالکل راجا صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اُس وقت ہی آپ کو موقع دینا چاہئے تھا اُس وقت آپ نے جلدی سے decision کے لئے ہاؤس کی sense لے لی۔ اُس کے بعد جب آپ نے یہ قرارداد پڑھنے کے لئے allow کیا تو allow ہونے کے بعد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بھی oppose کیا، میں نے بھی oppose کیا تو اب جو contents ہیں اُس کو محترمہ عظمی زاہد بخاری نے بھی oppose کیا، میں نے بھی oppose کیا۔ اب آپ ہمیں سنیں گے اُس کے بعد آپ ہاؤس کی sense لیں گے بھلے ہمارے arguments bulldoze ہو جائیں لیکن یہ اس طرح نہیں کہ آپ ہمیں بولنے کا موقع ہی نہ دیں جس طرح وزیر قانون فرما رہے ہیں اور بولنے کے بغیر آپ ہاؤس کی sense لے لیں۔ آپ ہمیں بولنے دیں ہمارے arguments سنیں اُس کے بعد آپ جو مرضی decision لے لیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! very short پھر اُس کے بعد منسٹر صاحب respond کریں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ کا ردار کو میں آپ کے توسط سے پہلے تو I am still doubtful کہ whether they are taking the name back کیا اُنہوں نے نام واپس لیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ آپ نے اپنا صوابدیدی اختیار استعمال کیا ہے ان کو اجازت دی ہے ضرور ارشاد فرمائیں لیکن یہ رولز کے against ہے یہ precedent نہیں بننا چاہئے کہ کوئی نہ بھی oppose کریں تو پھر بھی وہ بولے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! thank you very much! ابھی تو یہ جو نیوز ہے we should confirm it کہ whether they have taken the name back کیا انہوں نے پاکستان کا نام اُس لسٹ سے نکال دیا ہے؟ کیونکہ until this morning we all were not aware کے یہ اتنی بڑی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور دوسری بات یہ ہے جو محترمہ عظمیٰ کاردار فرما رہی ہیں کہ یہ بہت بڑی سفارتی کامیابی ہے اور جیسے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بہت سارے precedents quote کئے ہیں جو اس حکومت کی سفارتی ناکامی کے بہت بڑے شواہد ہیں جس میں سب سے بڑی گواہی وہ ہے جب ہم نے کرتارپور کی راہداری کھولی اُس پر جس طرح ہم نے ڈھول ڈھمے بجائے اور پھر ہمارے Foreign Minister نے جو ایک غیر ذمہ دارانہ بیان دیا کہ یہ جناب عمران خان نے گگلی کروادی ہے اور پھر اس گگلی والے بیان کو اُسی وقت واپس لینا پڑا اور اُس کے ساتھ جو ملکوں کے اندر ایک مہذب طریقے سے تعلقات کے استوار کا راستہ تھا جو کہ ہماری اتنے بڑے محاذ پر سفارتی کامیابی تھی اگر corridor open کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اسی حوالے سے بات کریں تاکہ پھر منسٹر صاحب respond کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اسی حوالے سے بات کر رہا ہوں کیونکہ سفارتی کامیابی کا اُس میں ذکر ہے اور سفارتی کامیابی کا اس میں عندیہ دیا گیا ہے۔ میں تو سفارتی ناکامیوں کی باتیں بھی کرنا

چاہتا ہوں جو بڑی seriousنوعیت کی کہی گئی ہیں کہ جب ہمارے یہاں پر انڈیا کے وزیراعظم تشریف لائیں تو اُس پر تو ہماری بھنویں تن جائیں اور ایک کرکٹر، ایک کامیڈین، ایک صرف صوبائی اسمبلی ممبر اور صوبائی اسمبلی کا ایک وزیر آئے تو ہماری ساری قیادت دست بدست وہاں پر کھڑی ہو تو یہ میرا خیال ہے کہ یہ اتنی بڑی کامیابی نہیں ہے اور پھر اُس کو گگلی کی نذر کر کے جو تعلقات استوار ہوئے ہم نے اُس کو خراب کیا۔ ہمیں پہلے اس نیوز کی confirmation کر لینی چاہئے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ آپ کی مہربانی تو میں نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو ہم خوامخواہ ایک چیز نہیں بنتی اُس کا کریڈٹ لینا چاہتے ہیں اس کی اگر depth میں جائیں تو یہ جو کچھ ہوا ہے یہ امریکہ میں ہماری سفارتی ناکامی ہے کہ سب سے پہلے تو آپ یہ دیکھیں کہ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا دین، ہمارا مذہب، ہماری جو اسلامی تعلیمات وہ یہ کہتی ہیں کہ ہم نے بالکل دوسرے مذاہب کو بھی مکمل مذہبی آزادی دینی ہے اور on the whole اِکا دُکا واقعات ضرور ہوتے ہیں لیکن پاکستان میں مکمل طور پر اقلیتوں کو تحفظ حاصل ہے اور مذہبی آزادی ہے as compared to India. جہاں ادھر انڈیا کا نام نہیں ہے تو اگر سفارتی کامیابی کی بات آپ کرتے ہیں تو وہ اُس انڈیا کی سفارتی کامیابی ہے جنہوں نے احمد آباد کا massacre کیا، جنہوں نے ابھی سکھوں کے ساتھ کیا رویّہ اختیار کیا اور جو لوگ انڈیا میں ٹرک پر گائے لے کر جا رہے ہوتے ہیں اُن کو بھی گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے اگر سفارتی کامیابی کی بات کرنی ہے تو پھر انڈیا کی سفارتی کامیابی ہے کہ انڈیا کا نام اُس میں نہیں آیا اور پاکستان کا نام اُس میں ڈالا گیا تو یہ انتہائی پاکستان کی سفارتی ناکامی ہے کہ پاکستان کا نام اس لسٹ میں ڈالا ہی کیوں گیا۔ کشمیر میں کیا ہو رہا ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کشمیر میں انڈیا ظلم کر رہا ہے، وہاں ایک لاکھ کے قریب کشمیری شہید کر دیئے گئے ہیں۔ صبح شام وہاں شہادتیں ہو رہی ہیں اور ہماری یہ سفارتی کامیابی ہے؟ کہتے ہیں یہ ہماری سفارتی کامیابی ہے کہ ایک لفظ بھی انڈیا کے خلاف امریکہ نہیں کہتا یہ سفارتی لیول پر پاکستان

کی انتہائی ناکامی ہے وہ کیوں نہ ہو جس طرح کے آپ ٹویٹ کرتے ہیں، جس طرح کاآپ ٹرمپ کے ساتھ ٹویٹر کا مقابلہ لگا کر بیٹھے ہیں، جس طرح مارک پومپیو کے ساتھ آپ سلوک کرتے ہیں اور جس طرح آپ باہر جاتے ہیں تو اُن کا ڈپٹی سیکرٹری بھی آپ کو receive کرنے کے لئے نہیں آتا تو یہ ہے آپ کی سفارتی کامیابی؟ آپ ادھر قرار داد پاس کرانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ on the whole یہ ہمارے پاکستان کی بے عزتی ہے کہ اتنی چھوٹی سی بات پر امریکہ کو ہم کیا میسج دے رہے ہیں۔ ہم اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہوتے ہیں یہ اس طرح کا روّیہ نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں پورے ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ یہ پاکستان کی عزت کا سوال ہے اس قسم کے چھوٹے چھوٹے appreciation نہ لیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ابھی ایک قرار داد جو محترمہ عظمیٰ کاردار نے پیش کی اور اُدھر سے ہماری بہت ہی محترمہ عظمیٰ سمیع اللہ خان نے اُس کو oppose کیا اُس کے بعد جو کچھ کارروائی ہو رہی ہے وہ رولز کے مطابق نہیں ہے آپ کی صوابدید کے مطابق ہو رہی ہے آپ نے اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے Rules پڑھ لئے ہیں there shall be no discussion on the resolution which has not been opposed. میں نے اس لئے پڑھ دیا ہے اور آپ کو clarify کر دیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اپوزیشن سے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے دو چار دفعہ یوٹرن کا ذکر کیا کہ یہ یوٹرن لئے گئے۔ یہ اصطلاح گھوڑے کی طرح استعمال کی جاتی ہے، اس کو rethinking بھی کہتے ہیں۔ اگر ایک یوٹرن 1970 میں لے لیا جاتا کہ اُدھر تم اِدھر ہم۔ اس کو سوچ کر rethink کر کے یہ نہ کہا جاتا اور یوٹرن لے کر کہا جاتا کہ نہیں ہم نے اکٹھے رہنا ہے تو آج ملک دو ٹکڑے نہ ہوا ہوتا۔ وہ اس یوٹرن کی کمی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر جنرل ضیاء الحق ایک غاصب،۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پہلے میں اپنی بات مکمل کر لوں پھر یہ بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ rules کی بات ہے اور یہ متعلقہ منسٹر نہیں ہیں جو متعلقہ منسٹر ہیں وہ جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب! میں نے rules پڑھ دیئے ہیں آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اگر ضیاء الحق نے rethink کر لیا ہوتا کہ میں نے افغانستان میں کلاشنکوف کلچر کے لئے اپنے بندے نہیں بھیجنے اور وہ یوٹرن لے کر کہہ دیتے کہ ہم نے اپنی زمین پر کسی کی لڑائی لڑنی ہے اور نہ کسی کی لڑائی لڑنے کے لئے کسی کے ملک میں جانا ہے تو آج ہم اس دہشت گردی کا شکار نہ ہوتے۔ وہ بھی ایک یوٹرن miss تھا۔ اس کے بعد اگر میاں محمد نواز شریف جب تیسری دفعہ وزیر اعظم منتخب ہوئے تھے تو وہ rethink کرتے کہ جو میں پہلے دو دفعہ کر چکا ہوں اب اسے ختم کر دوں، دوبارہ کھال نہ اتاروں اور اگر وہ یوٹرن لے لیتے تو آج وہ یہ تکلیفیں نہ بھگتتے۔ یہ اتنا یوٹرن کا نام نہ لیا کریں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سفارتی سطح پر اگر کامیابی کا ذکر نہیں کرنا تو نہ کریں لیکن جناب محمد وارث شاد نے جو کہا ہے کہ میں انڈیا کی سفارتی کامیابی قرار دیتا ہوں تو میں اس کو یہاں condemn کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جو بات محترمہ عظمیٰ سمیع اللہ خان نے کی ہے اس میں انہوں نے چند باتیں sense کی کی ہیں میں ان کو سراہتا ہوں کہ ہم نے مل کر چلنا ہے۔ ایسے الفاظ استعمال ہونے چاہئیں جس طرح انہوں نے کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کا مشکور ہوں کہ آج انہوں نے اچھے الفاظ استعمال کئے۔ انہوں نے انڈیا کی کوئی تعریف نہیں کی اور یہ ان کی قابل ستائش بات ہے کہ انہوں نے اس کو انڈیا کی سفارتی کامیابی قرار نہیں دیا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی جو سفارتی کامیابیاں ہیں وہ اس طریقے سے ہو رہی ہیں کہ جو ٹرمپ دھمکیاں دیتا تھا وہ صرف پرائم منسٹر کی خودداری ہی تھی جس کے نتیجے میں انہوں نے خط لکھا۔ پینٹاگون کے representative اس پر شرمسار ہوئے اور یہ بھی کہا کہ اس خطے میں پاکستان کے بغیر امریکہ کی پالیسی کامیاب ہو نہیں سکتی۔ جب وزیراعظم جناب عمران خان نہیں تھے انہوں نے جا کر UNO کے convoy کو روکا اور اس طرح سے پاکستان کی عزت بڑھائی۔ انہوں نے اس وقت وہاں پر سفارتی کامیابی پاکستان کے لئے حاصل کی جبکہ اس وقت وزیراعظم میاں محمد نواز شریف تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ House rules کے مطابق چلے۔ شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ میں نے پہلے بھی point out کیا تھا کہ ہم نے rules کے مطابق چلنا ہے۔ یہاں ایک قرارداد پیش ہوئی، اس کو oppose کیا گیا، اس پر خیالات کا اظہار کیا گیا اور میں بطور لاء منسٹر صرف ایک منٹ اس کا جواب دینا چاہتا ہوں اس کے بعد آپ بے شک اس کو House کے sense کے لئے put فرما دیں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو جناب محمد وارث شاد کے حوالے سے بات کروں گا کہ جنہوں نے صرف حاضری لگانے کے لئے یہ بات کرنا چاہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے جو انڈیا کی سفارتی کامیابی کا یہاں پر دعویٰ کیا ہے میں اس کو condemn کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے اس کو سب سے پہلے oppose کیا۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں point of explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! This is no way

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی باری میں کسی نے بات نہیں کی اب آپ تشریف رکھیں۔ This is not the way۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے اس کو oppose کیا اور ان کا جو اس کو oppose کرنا تھا That was well thought. انہوں نے سوچ سمجھ کر اس کو oppose کیا اور باقاعدہ تیاری کے بعد اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اگر یہ ٹیپ چلا کر سن لیا جائے تو انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ فیصلہ درست ہے لیکن اس کو کامیابی نہیں کہا جا سکتا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو درست فیصلے ہوتے ہیں وہی کامیابی کا پیش خیمہ ہوتے ہیں اس لئے یہ درست فیصلہ تھا اور یہی حکومت پاکستان کی کامیابی کا باعث ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس فیصلے کے پیچھے ایک دن کا کام نہیں ہے بلکہ یہ حکومت پاکستان کی سفارتی سطح پر کئے جانے والے اقدامات کے نتیجے میں ہوا ہے۔ یہ acknowledge کیا گیا ہے کہ پاکستان میں موجودہ حکومت کے regime میں اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہیں اور اس پر تسلی کرتے ہوئے انہوں نے اگر یہ فیصلہ کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت پاکستان کی کامیابی ہے۔ اس کو کسی طور پر بھی ناکامی یا کسی اور پیرائے میں نہیں دیکھا جا سکتا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان انسانی حقوق کے محاذ پر ایک بڑی سفارتی کامیابی حاصل کرنے پر وفاقی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ وفاقی حکومت کی کاوش سے امریکہ کو مذہبی پابندیوں کی خصوصی فہرست سے پاکستان کا نام اس وقت واپس لینا پڑا جب امریکی حکام کو دفتر خارجہ طلب کر کے احتجاجی مراسلہ دیا گیا اور اس الزام کو یکسر مسترد کر کے دوٹوک الفاظ میں یہ باور کروایا کہ پاکستان ہر لحاظ سے اقلیتوں کے حقوق کا ضامن ہے۔ پاکستان کا قومی کمیشن برائے انسانی حقوق مکمل طور پر فعال ہے اور پاکستان کو کسی ملک سے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا درس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان کے آئین میں نہ صرف اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے بلکہ پاکستان کی وفاقی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں ان کے لئے سیٹیں بھی مختص

کی گئی ہیں۔ یہ ایوان سفارتی سطح پر پاکستان کی مزید کامیابیوں کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

خواتین کی سماجی حیثیت پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر سالانہ رپورٹ اور The Punjab Commission on Status of Women ہے۔ اب میں محترمہ حنا پرویز بٹ کو دعوت دیتا ہوں---

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! باقی ممبران تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہاں وزیر قانون بھی فرما رہے تھے اور آپ نے بھی فرمایا تھا کہ جب کوئی قرارداد پیش ہوتی ہے تو جو لوگ اس کو oppose کرتے ہیں وہ بات کرتے ہیں اور relevant Minister اس کا جواب دیتے ہیں۔ چودھری ظہیر الدین جو میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور بزرگ ہیں میں ان کے ساتھ اسی اپوزیشن میں رہا ہوں۔ ان کی رائے بڑی مقدم ہے لیکن میں ایک ریکارڈ کی درستی کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس بھٹو صاحب کے یوٹرن کے حوالے سے انہوں نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف اس کو clarify کرنا چاہتا ہوں۔ جناب عباس اطہر نے وہ lead لگائی تھی اور انہوں نے بعد میں وضاحت بھی دی تھی کہ میں نے یہ اس پیرائے میں لگائی ہے اور نہ ہی بھٹو صاحب نے یہ کہا تھا۔ جناب عباس اطہر کی statement آج بھی موجود ہے۔ اس پر یہ کہنا کہ اگر بھٹو صاحب یوٹرن لے لیتے، انہوں نے نام نہیں لیا لیکن چونکہ وہ اسے quote کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت کی یہ بات ہے اس وقت چودھری صاحب بھٹو صاحب کے ساتھ تھے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس کے بعد یہ محترمہ کے ساتھ بھی رہے۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ یوٹرن انہوں نے پرویز مشرف کے دور میں لیا اور (ق) لیگ کا ساتھ دیا۔ واقعی ان کی کامیابی ہے کہ وہ آج بھی اقتدار میں بیٹھے ہیں میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ حنا پرویز بٹ! باقی ممبران تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جو انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ جناب عباس اطہر کی statement تھی تو میں اس کو تسلیم کرتا ہوں لیکن بھٹو صاحب کی طرف سے اس کی تردید نہیں آئی تھی حالانکہ انہوں نے بعد میں پانچ سال تک حکومت بھی کی۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب ضرورت تھی اس وقت یوٹرن نہیں لیا تھا میں یہاں پر ساڑھے چار سال اپوزیشن لیڈر رہا ہوں جس وقت یہ حکومت میں تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم ان کے ساتھ تھے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! نہیں، وہ صرف چھ ماہ اپوزیشن میں رہے۔ وہ اپوزیشن میں چھ ماہ کے لئے آئے تھے جب میاں محمد نواز شریف نے ان کو وہاں سے نکال دیا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب اور چودھری صاحب آپ دونوں ہمارے لئے بزرگ ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو اس کے بعد موقع دوں گا۔(شور وغل)
جی، محترمہ حنا پرویز بٹ! Please order in the House.

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تمام معزز ممبران کو remind کرانا چاہوں گی کہ 16th December 2018 in the next two days ہم fourth Anniversary of the Army Public School terrorist attack کو یاد کریں اور آج میں وزیر قانون سے request کروں گی کہ ہم If we can present a resolution on the Army Public School I'm going to read it out 16۔دسمبر 2014 آرمی پبلک سکول پر دہشت گردوں نے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر محترمہ resolution پیش کرنا چاہتی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ rules کو suspend کرنے کے لئے ایک proper resolution آپ کو لکھ کر دیں اور properly پیش کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم jointly یعنی متفقہ طور پر اس کو پاس کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ محترمہ! آپ اس کو continue کریں۔ آپ اپنی resolution بھی submit کرا دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے resolution submit کرا دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم یہ دیکھ لیتے ہیں۔ ہم اس پر discussion کرا لیتے ہیں۔ آپ قرارداد بنا لیں پھر اس قرارداد کو take up کر لیتے ہیں۔ چلیں! آپ رپورٹ پر بحث continue کریں۔ محترمہ کا مائیک on کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف اس نکتہ پر چند لمحوں کے لئے واک آؤٹ کر کے جا رہا ہوں کہ آپ کا شاہ صاحب کو بزرگ کہنا نہیں بنتا۔ شاہ صاحب کہیں سے بزرگ لگتے ہیں؟ چودھری ظہیر الدین کی بزرگی تو نظر آتی ہے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! انہوں نے خود کہا ہے کہ ہم لوگ colleague رہ چکے ہیں that means اگر وہ colleague ہیں تو اس کا مطلب بزرگ بھی تو ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں، میں واک آؤٹ کر رہا ہوں۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ واک آؤٹ نہ کریں۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ! آپ رپورٹ پر بحث کریں۔ قرارداد بعد میں take up کر لیتے ہیں۔

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! First of all I want to speak about the stutus report on the Commission for Women which was being submitted. As a member I had to search for the report in 2016 and it was a very big report. So I think before any discussion that starts in the Assembly all of the honourable members should be given executive summary of the report for example this is the executive summary for the report and I think a lot of members don't even know the

کہ آج status of woman commission پر discussion ہے تو یہ ایک بہت اچھی practice ہو گی کہ تمام ممبران کو commission کی رپورٹ ملے

Because a lot of women want to know about it and want to speak on it?

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ اس کو table کر دیں۔

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! Yesterday when I was trying to prepare on it this is one thing I thought

جناب سپیکر! میں نے فوزیہ وقار سے یہ summary لی۔ I thought this is a very good thing کہ آپ کو باقی ممبران کو بھی یہ summary دینی چاہئے تھی۔ First of all I think

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! محترمہ! اردو میں بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk. ان کو بات کرنے دیں۔ جی، محترمہ! carry on.

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! The commission was formed in 2014 and three major works of the commission were Gender Equality, Women Representation and thirdly, the Women rights should be protected and Women Empowerment should be there. So, I want to give credit to this Commission that it.

کہ سب سے important چیز ہے ان کا data is very authentic. اگر آپ دیکھیں تو Federal Ministry of Human Rights نے بھی recognize کیا ہے کہ پنجاب کا data most authentic ہے اور انہوں نے باقی سب صوبوں کو یہ کہا ہے کہ ان کی practices follow کریں اور

Mr Speaker! Not only in Punjab or Pakistan this data is most authentic in Asia because the Gender Management Integration System of the database that has been developed is very good and gender parity report I have basically studied it and I think that gender parity report should also be available to each and every member

اس کے علاوہ

Mr Speaker! In our tenure in 2016 the Fair Representation of Women Bill was passed and in which sixty six Laws were amended and thirty three percent of women empowerment was given

جناب سپیکر! اس میں strong women were kept on board and what I know کہ ہماری بہت strong عورتیں جو ہیں وہ انڈسٹری اور tourism کے شعبہ میں آئیں اس کے علاوہ a helpline was established اگر آپ ابھی بھی دیکھیں تو till, yesterday we have five hundred calls which are coming on the helpline اس میں اگر آپ helpline پر call کریں تو خواتین اپنے مسئلے بتا بھی سکتی ہیں اور ان کو proper guidance بھی ملتی ہے کہ آگے کیا ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ جس Yesterday the first batch of Police training was completed in which gender sensitive delivery was very evident اگر آپ کی خواتین پولیس سٹیشن میں آئیں

تو ان کو کیسے sensitize کیا جاتا ہے اور کل اس کا first batch of the police training was completed in 2016 اس کے علاوہ two batches are started now اور the training of the Nikah Registrars ہوئی one thing I would like to say کہ ابھی کا جو بجٹ آیا ہے اس میں نکاح رجسٹرار کے بجٹ میں cut کر دیا گیا ہے which I don't think is a good option and I think we should reconsider it in the next Budget اگر ہماری women empowerment کی policies آرہی ہیں اور women empowerment کے لئے کچھ positive steps ہیں تو اس میں بجٹ کو cut نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ خواتین کے لئے civil defence training sessions start کئے گئے۔ which is a very incredible thing. So only one reservation I would like to put is that I think the Commission still now is not autonomous and 2014 میں کمیشن بنا ہے اور اب 2018 ہو گئی ہے تو ابھی تک کمیشن کے رولز نہیں بنے۔

So I think we should now, focus on the rules of commission should be made immediately. Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، next محترمہ عابدہ بی بی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ شمسہ علی!

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! محترمہ حنا پرویز بٹ نے ابھی جو Punjab Commission on the Status of Women کا بتایا ہے تو کیا یہ discussion شروع ہو چکی ہے جبکہ ایک طرف سے وہ کہہ رہی ہیں ہم سب کے پاس رپورٹ کی کاپیاں نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ پر discussion شروع ہو چکی ہے۔

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں اس پر اپنا point of view دینا چاہوں گی اور مجھے تقریباً چالیس سال ہو گئے ہیں، میں سپریم کورٹ کی ایڈووکیٹ بھی ہوں اور میں نے human rights میں بھی تھوڑی بہت humble contribution بھی کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں پر دیکھا ہے کہ جب پنجاب میں National Commission on the Status of Women بنا تھا تو اس وقت بھی we were very much a part of it کہ خواتین کے بارے میں national level پر ایسا کمیشن ہونا چاہئے کیونکہ جب تک آپ کی خواتین اور بچے مضبوط نہیں ہوں گے، جب تک ان کے لئے اچھی

طرح اور proper کام نہیں کیا جائے گا، جب تک ہم ان کے rights کو protect نہیں کریں گے، ان کو آگے لے کر نہیں جائیں گے، ان کے لئے پوری holistic اور جامع قسم کی پالیسی نہیں بنے گی اور ان پر پھر implementation نہیں ہو گا تب تک ہمارا ملک کہیں بھی آگے جانے والا نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ یہ دیکھیں even جو ہمارا قرآن کریم ہے اس کی آیت ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، ایک دوسرے کے مدد گار ہیں۔ وہ اچھا کام کرنے کا حکم دیتے ہیں اور غلط کام کرنے سے روکتے ہیں۔ یہ آپ کو قرآن کریم نے پالیسی دی ہے کہ آپ کی کوئی بھی حکومت اس وقت نہیں چل سکے گی جب تک خواتین اور مرد یکساں طور پر اس میں شامل نہیں ہوں گے اور decision making میں وہ شامل نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! دیکھیں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد Ministry of Women Development devolve ہو کر provincial subject بن گیا ہے۔ ہماری Ministry of Women Development کے parallel ایک Punjab Commission on the Status of Women کا ادارہ بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ بالکل ادارہ ہونا ضروری ہے لیکن جب آپ معزز خواتین کی parallel bodies بنائیں گے تو ادھر بھی آپ کے فنڈز ضائع ہو رہے ہیں اور آپ کی منسٹری کو یہ معلوم ہی نہیں کہ Punjab Commission on the Status of Women میں کیا ہو رہا ہے؟ میں اس کی ایک مثال دیتی ہوں یہ کسی پر blame game کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں معلوم ہوا کہ Punjab Commission on the Status of Women نے کرسٹل ہال پی سی میں دو دن کا بہت بڑا function کیا لیکن آپ یقین کریں کہ میں اپنی منسٹر صاحبہ کے پاس گئی اور کہا کہ آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں کہ یہاں پر خواتین کے حوالے سے کوئی function ہو رہا ہے تو منسٹر صاحبہ کہنے لگیں کہ مجھے تو خود نہیں پتا یعنی صوبے کی منسٹر برائے وومن ڈویلپمنٹ کو اس function کا پتا ہی نہیں تھا۔ انہیں اس function میں تمام خواتین ایم پی ایز کو بلانا چاہئے تھا لیکن کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں تھی۔

جناب سپیکر! میں کسی کو blame نہیں کر رہی لیکن یہ جو disconnect ہے ہم نے اسے صحیح کرنا ہے محترمہ حنا پرویز بٹ کے بہت اچھے points تھے لیکن میں ان سے بالکل agree

نہیں کرتی۔ جب میری سیکرٹری وومن ڈویلپمنٹ سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کمیشن Its comes under the Women Development Ministry لیکن ہمیں ابھی تک یہ feel ہو رہا ہے کہ parallel bodies بنی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ہمارا crisis centre ہے جو خواتین کے violence کا کام کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کی legal aid کی ایگزیکٹو ممبر ہوں۔ اسے کوئی own نہیں کر رہا تھا وہ پہلے فیڈرل گورنمنٹ میں تھا پھر صوبائی گورنمنٹ میں آیا لیکن ابھی تک بھی اسے کسی نے own نہیں کیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہماری وومن ڈویلپمنٹ کے نیچے آئے even جو sexual harassment کے حوالے سے ہمارے ombudsperson ہیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House please. Sindhu Sb! please be seated.

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! جب تک ہم سب کو اکٹھا نہیں کریں گے اس وقت تک بہتر نتائج ناممکن ہیں۔ اتنی بجٹ allocations ہیں لیکن وہ سارا بجٹ کہاں جا رہا ہے؟ ہم نے خواتین کے لئے صرف پالیسیاں نہیں بنانی بلکہ انہیں service بھی provide کرنی ہے لیکن اس طرف کسی کا دھیان ہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہم سب پر اتنا بڑا بوجھ ہے اگر ہم سب سوچیں تو ایک ایک ممبر پر تین لاکھ لوگوں کا بوجھ ہے آپ سوچیں کہ ہم انہیں کیا deliver کر رہے ہیں؟ میں سمجھتی ہوں ہمارا یہ فرض ہے اور ہم سب پر یہ بوجھ ہے۔ اگر ایک فیملی کے پانچ بندوں کا بوجھ ہوتا ہے تو ہم ساری رات جاگ کر سوچتے ہیں کہ صبح کیسے جائیں گے ان پر خرچ کیسے ہو گا اور ان کی ٹرانسپورٹ کا کیا ہو گا؟ لیکن یہاں پر ایک ایک ممبر پر تین تین لاکھ لوگوں کا بوجھ ہے، ہم بہت ذمہ دار ہیں اور ہمیں اس بارے میں سوچنا ہے۔ اپوزیشن میں بیٹھی بھی ہماری خواتین ہیں۔

جناب سپیکر! میں کہنا چاہتی ہوں کہ 2014 میں یہ Commission on the Status of Women بنا اور یہ رپورٹ 2016 کی ہے۔ فی الحال اس میں ہمارا کوئی لینا دینا نہیں لیکن میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ میں نے جو حالات دیکھے ہیں میں نے جو disconnect دیکھا ہے اس پر مجھے بہت افسوس ہے۔ جب تک ہم خواتین کو مضبوط نہیں کریں گے اس وقت تک خواتین اپنا کردار کیسے ادا کریں گی؟ نپولین نے کہا تھا کہ آپ مجھے مضبوط مائیں دو تو میں آپ کو مضبوط قوم دوں گا لیکن ہم ابھی تک اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!انشاء اللہ میں Children's rights پر کسی وقت دوبارہ بات کروں گی چونکہ اس وقت ہمارے پاکستان میں سارے بچے لاوارث ہیں۔ ہم نے یہ چیزیں دیکھنی ہیں اور صرف on the face دیکھ کر یہ باتیں decide نہیں کرنی بلکہ ہمیں بیٹھ کر اسے دیکھنا ہے چونکہ یہ ایک بہت ہی serious concern ہے۔اگر یہ پالیسی کے لئے یا ریسرچ کے لئے ہے تو ٹریننگ کیسے کی، کس کو ساتھ لیا اور انہیں بٹھا کر اکٹھا کیوں نہیں کیا اور کیا اس کا سارا فائدہ خواتین کو ہوا؟ یہ چیزیں اس طرح کبھی بھی آگے چلنے والی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے دیکھا ہے کہ ہم خواتین کے کاموں کو بہت lightheartedly لیتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج تک خواتین کے لئے جتنے ادارے اور قوانین بنے ہیں انہیں اکٹھا کریں چونکہ یہ ہم پر ایک بہت بڑی responsibility ہے لہٰذا میں اس ہاؤس کو کہتی ہوں کہ ہم سب اکٹھے چلیں، میرا نہیں خیال کہ کوئی ایسا ہوگا جو اس پر agree نہیں کرے گا کہ خواتین کے لئے جامع پالیسی بنے اور ایک منسٹری ہو جس کے نیچے خواتین کی جتنی بھی organizations ہیں وہ ضرور کام کریں لیکن کوئی responsible تو ہو۔یہاں پر تو ایک اس طرف بیٹھا ہے ایک ادھر بیٹھا ہے ایک ادھر بیٹھا ہے اور ابھی تک ہمیں کوئی سمجھ نہیں آئی۔آپ دیکھیں کہ خواتین کی کیا کیا اور کہاں کہاں ضرورت ہے خواتین سب سے بڑی health providers ہوتی ہیں، سب سے زیادہ ڈومیسٹک کام کرنے والی خواتین ہیں اور جتنی بھی لیبر ہے اس میں خواتین کا کیا role ہے؟ چاہے ایگریکلچر لیبر ہے، چاہے formal labour ہے اور چاہئے informal labour ہے۔ ان میں خواتین کی بہت زیادہ contribution ہے جسے ہمیں strengthen کرنے کی ضرورت ہے لیکن ہم نے اسے بالکل lightheartedly لیا ہوا ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔We have to sit with the Ministry and we have to see کہ ہمیں کہاں کہاں اور کس کس جگہ پر اکٹھا مل کر چلنا ہے اور خواتین کے لئے ہر جگہ پر بہتری کرنی ہے۔اب آگے لوکل باڈیز آ رہی ہیں جب تک ان میں خواتین کی پوری شمولیت نہیں ہوگی تو فعال کام نہیں کر سکتے جو اس ملک کو آگے لے کر جائے جو ہمیشہ کے لئے sustainable development کی طرف جائیں۔

جناب سپیکر!میری یہی گزارش ہے کہ ہمیں اس چیز کی بہت ضرورت ہے۔یہ رپورٹ 2016 کی ہے اس پر ہم کیا کہہ سکتے ہیں چونکہ ابھی تک تو ہمیں اس کی کاپی بھی نہیں ملی۔

جناب سپیکر! میری پورے ہاؤس سے یہ request ہے کہ ہم اس پر seriously بات کریں کہ کہاں کتنا بجٹ allocate ہوا اور ہم نے اسے آگے لے کر کیسے جانا ہے اور کہاں پر ہمارا آپس میں disconnect ہے۔

(اذان جمعہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! Carry on

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کرنی تھی کہ ہمیں خواتین کے لئے بیٹھ کر اس پر بہت seriously اور holistic قسم کا کام کرنا ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہماری منسٹری کے نیچے خواتین کے لئے کہاں اور کس طرح کا کام ہو رہا ہے اور جو فنڈز جا رہے ہیں کیا وہ صحیح سمت جا رہے ہیں، پالیسی میں کون سے جا رہے ہیں اور services provision میں کون سے جا رہے ہیں۔ میری again گزارش ہے کہ ہم سب کو مل بیٹھ کر اس پر seriously کام کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیس سیکنڈ میں بات مکمل کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! سپیکر کھول دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیکر نہیں مائیک۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! شکریہ۔ شاید مائیک ہی ہو مجھے تو سارا مشکل سا لگتا ہے۔ میں نے کرتار پور راہداری پر اپنے تحفظات اور ملک کی نیشنل سکیورٹی کے حوالے سے سوال اور تحریک التوائے کار جمع کرائی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ انہیں جلد از جلد لایا جائے۔ اس میں میرا یہ issue ہے کہ آپ نے جو بارڈر کھولا ہے کیا یہ احمدیوں کے لئے کھولا ہے یا سکھوں کے لئے کھولا ہے؟ یہ بڑا نیشنل اور sensitive issue ہے اسے روکا نہ جائے کیونکہ یہ پاکستان، اسلام اور ختم نبوت کے عقیدے پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ پچھلی گورنمنٹ نے عورتوں کے issues پر بہت کام کیا ہے۔ اس میں Punjab Commission on the Status of Women بنا تھا وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بنا تھا اور ombudsperson بھی بنا تھا چونکہ عورتوں کے بہت زیادہ issues تھے اور ہم ہمیشہ سمجھتے ہیں کہ عورتوں کو ان کا حق نہیں ملتا۔ اس میں بہت ساری چیزیں cover کی گئی تھیں جس میں Inheritance Laws, Prison's laws اور نکاح رجسٹرار کی ٹریننگ شامل تھی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ women in leadership and their role in leadership اور کچھ research based studies بھی ہوئی تھیں یعنی ہم نے بہت سارے issues cover کئے تھے۔ ان سب چیزوں کو وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور وومن کمیشن نے بھی cover کیا تھا۔ ہم جتنے issues resolve کرتے تھے کمیشن ان کی نگرانی کرتا تھا کہ آیا ان سب سفارشات پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں؟ لہٰذا آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے دَور حکومت میں خواتین کے معاملات کے بارے میں کام نہیں ہوا یا پچھلی حکومت نے خواتین کی بہتری کے لئے کچھ نہیں کیا بلکہ میں یہ کہوں گی کہ پچھلی حکومت نے خواتین کے حقوق کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کروں گی کہ جو کام ہم نے شروع کئے تھے یا آپ شروع کریں گے اگلی حکومتوں کو انھیں جاری رکھنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارے ذاتی کام نہیں بلکہ عورتوں کی بہتری کے لئے ہیں۔ عورتوں کی آبادی اس وقت تقریباً مردوں کے برابر ہے یعنی پنجاب میں عورتوں کی آبادی مردوں کے more or less equal ہے لہٰذا عورتوں کی بہبود کے لئے کام کرنا انتہائی ضروری ہے۔ حکومت عورتوں کی بہتری کے لئے جو بھی کام کرے گی اپوزیشن اس کا ساتھ دے گی۔ آپ عورتوں کے معاملات میں مزید بہتری کرتے جائیں تاکہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیوں کو تعلیم، صحت اور وراثت کے حوالے سے بہتر سے بہتر حقوق اور سہولتیں مل سکیں۔
قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ:

> "We are two wheels. So, we have to make other wheel at par with the first wheel and we can have better Pakistan, better progress of the

nation which we will be proud of". Thank you so much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب محترمہ عابدہ بی بی! بات کریں گی۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! وومن ڈویلپمنٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔یہ بالکل درست ہے کہ پچھلی حکومتوں کے اندر خواتین کی بہتری کے لئے بہت سے قوانین منظور کئے گئے لیکن ان قوانین کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکا کیونکہ ان پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔آج بھی پاکستان کے اندر خواتین کے اُوپر ظلم و تشدد ہوتا ہے اور انہیں ان کے حقوق نہیں ملتے۔کیا کسی نے یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ عورتوں کے حقوق کے حوالے سے ہمارا مذہب اسلام کیا کہتا ہے؟ اسلام ایک واحد مذہب ہے کہ جس نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! قرآن پاک میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں بڑے واضح احکامات دیئے گئے ہیں۔جتنے حقوق اسلام نے عورتوں کو دیئے ہیں وہ کسی اور مذہب نے نہیں دیئے لیکن کیا وہ تمام حقوق پاکستان کی خواتین کو حاصل ہیں؟

جناب سپیکر! میں کہوں گی کہ یہ حقوق عورتوں کو نہیں دیئے جاتے۔قوانین برائے نام بنائے گئے ہیں اور اگر ان قوانین پر عملدرآمد نہیں ہو گا تو پھر ان کا کیا فائدہ ہے؟ مسلم لیگ (ن) کی معزز خواتین ممبران میری بہنیں ہیں اور مجھے انہیں دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ وہ بہت اچھی سیاسی ورکرز ہیں۔

جناب سپیکر! میری ان سے اور پی ٹی آئی کی خواتین ممبران سے درخواست ہے کہ ہم سب ایک جگہ مل بیٹھ کر خواتین کے مسائل کو حل کرنے کی خاطر اور ان کی بہتری کے لئے کام کریں۔اگر آپ سب چاہتی ہیں کہ واقعی پاکستان کی خواتین کو empower کیا جائے، انہیں ان کے حقوق ملیں اور اس حوالے سے جو قوانین بن چکے ہیں ان پر عملدرآمد ہو تو پھر ہم سب ممبران کو مل کر کام کرنا پڑے گا۔خواتین پاکستان کا وہ طبقہ ہے جو کہ پِسا ہوا ہے، ان کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے لہٰذا ہم سب کو متحد ہو کر ان کی بہتری کے لئے کام کرنا پڑے گا۔یہ بہت ضروری ہے کہ ہم خواتین کو پاکستان کے اندر وہ حقوق دلوائیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے اندر بیان کئے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ہم پاکستان میں خواتین کو empower کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے اپنے سیاسی ماحول کو تبدیل کرنا پڑے گا۔خواتین کو empower کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں خواتین کو جنرل الیکشن میں زیادہ سے زیادہ ٹکٹ جاری

کریں۔ آگے لوکل باڈیز کے الیکشن آ رہے ہیں تو ہمیں ان انتخابات میں خواتین کو زیادہ سے زیادہ ٹکٹ جاری کرنے چاہئیں۔ پی ٹی آئی یہ practice اسلام آباد میں کر چکی ہے۔ ہم نے لوکل باڈیز کے انتخابات میں چیئرمین اور وائس چیئرمین کے ٹکٹ عورتوں کو جاری کئے تھے۔ اگر ہم خواتین کو واقعی empower کرنا چاہتے ہیں تو پھر انہیں صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی اور لوکل باڈیز کے انتخابات میں زیادہ سے زیادہ ٹکٹ جاری کرنے پڑیں گے۔ جب خواتین ان اداروں کے اندر آئیں گی تو وہ زیادہ ایمانداری، محنت اور لگن سے کام کریں گی۔ یہاں پر تمام پارٹیوں کی خواتین ممبران بہت اچھے طریقے سے کام کر رہی ہیں۔ خواتین کو بہت سے مسائل درپیش ہیں، چھوٹی چھوٹی بچیوں اور بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی ہوتی ہے۔ ہمیں سنجیدگی کے ساتھ متحد ہو کر ان مسائل کو resolve کرنے کے لئے سوچنا ہوگا۔ ہمیں خواتین کو حقوق دلوانے کے لئے بہتر قانون سازی کرنی چاہئے اور پھر اس پر عملدرآمد بھی کروانا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرے پاس اس وقت دو دن پہلے یعنی پرسوں کا "ڈان" اخبار ہے۔ یہ ہمارے ملک کا ایک top and well reputed newspaper ہے۔ اس میں دو بڑی alarming خبریں چھپی ہیں اور یہ دونوں انتہائی اہم خبریں governance کے حوالے سے ہیں۔ میں یہ lead story آپ کی اجازت سے پڑھ دیتا ہوں:

> "Government's disregard for IG's opinion lays bare differences."

جناب سپیکر! اصل میں یہ CCPO, Lahore کی تعیناتی کے حوالے سے آئی جی پنجاب اور وزیراعلیٰ کا ایک جھگڑا چل رہا ہے اور میں اس کی تفصیل یہاں پر بیان نہیں کرنا چاہتا۔ اسی اخبار میں دوسری خبر اس سے بھی زیادہ ہولناک ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! تھوڑا سا صبر کریں اور میری پوری بات تو سُن لیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اسی "ڈان" اخبار میں دوسری خبر چھپی ہے۔ یہاں لکھا گیا ہے کہ:

> "Political influence being used to get favorite A.C.E posting."

جناب سپیکر! ملتان کے ACE Director ترین صاحب کو بدل کر وہاں پر ڈیرہ غازی خان کے جونیئر افسر کو لگا دیا گیا ہے جس پر ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن نے احتجاج کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک انتہائی ضروری بات عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہاؤس کی یہ روایت ہے کہ یہاں پر printed material read out کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ خصوصی طور پر اخبارات میں چھپنے والی خبریں لا کر یہاں پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ 1989 کی بات ہے، اخبار میں لکھا ہوا تھا کہ ایک منہ بولے سالا کو چھرا گھونپ دیا گیا اور یہ رشتہ کہیں موجود نہیں ہے لیکن یہ خبر یہاں پڑھ دی گئی تھی لہٰذا میں یہ گزارش کروں گا کہ یہاں پر printed material اور خصوصی طور پر اخبارات کی خبریں پڑھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ اور وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا) نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16-دسمبر 2014 کے سانحہ APS کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16-دسمبر 2014 کے سانحہ APS کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16-دسمبر 2014 کے سانحہ APS کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16-دسمبر 2014 کے سانحہ APS کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سانحہ اے پی ایس کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"16-دسمبر 2014 کو آرمی پبلک سکول پر سفاک دہشت گردوں نے حملہ کر کے معصوم بچوں کو بے دردی سے شہید کیا۔ 16-دسمبر 2018 کو دہشت گردی کے اس واقعہ کو چار سال مکمل ہو جائیں گے لیکن آج بھی پوری قوم دکھ اور غم میں مبتلا ہے یہ ایوان سانحہ اے پی ایس کے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے والدین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ آرمی پبلک سکول کے واقعہ کو چار سال مکمل ہونے پر حکومت سے استدعا ہے کہ 16-دسمبر کو دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خلاف قومی دن قرار دیا جائے۔

یہ ایوان دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے جوانوں کو سلام پیش کرتا ہے۔ پوری قوم کو ملک سے انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کا عہد کرنا ہوگا۔ ہمارے ملک و قوم کا مستقبل امن سے جُڑا ہوا ہے جس کو یقینی بنانے کے لئے انتہا پسندی، عدم برداشت، دہشت گردی کا خاتمہ ناگزیر ہے۔

یہ ایوان پوری قوم سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پُرامن پاکستان کے لئے یکجا ہو جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"16-دسمبر 2014 کو آرمی پبلک سکول پر سفاک دہشت گردوں نے حملہ کر کے معصوم بچوں کو بے دردی سے شہید کیا۔ 16-دسمبر 2018 کو دہشت گردی کے اس واقعہ کو چار سال مکمل ہو جائیں گے لیکن آج بھی پوری قوم دکھ اور غم میں مبتلا ہے یہ ایوان سانحہ اے پی ایس کے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے والدین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ آرمی پبلک سکول کے واقعہ کو چار سال مکمل ہونے پر حکومت سے استدعا ہے کہ 16-دسمبر کو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف قومی دن قرار دیا جائے۔

یہ ایوان دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے جوانوں کو سلام پیش کرتا ہے۔ پوری قوم کو ملک سے انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کا عہد کرنا ہوگا۔ ہمارے ملک و قوم کا مستقبل امن سے جُڑا ہوا ہے جس کو یقینی بنانے کے لئے انتہا پسندی، عدم برداشت، دہشت گردی کا خاتمہ ناگزیر ہے۔

یہ ایوان پوری قوم سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پُرامن پاکستان کے لئے یکجا ہو جائے۔"

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"16۔دسمبر 2014 کو آرمی پبلک سکول پر سفاک دہشت گردوں نے حملہ کر کے معصوم بچوں کو بے دردی سے شہید کیا۔ 16۔دسمبر 2018 کو دہشت گردی کے اس واقعہ کو چار سال مکمل ہو جائیں گے لیکن آج بھی پوری قوم دکھ اور غم میں مبتلا ہے یہ ایوان سانحہ اے پی ایس کے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے والدین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ آرمی پبلک سکول کے واقعہ کو چار سال مکمل ہونے پر حکومت سے استدعا ہے کہ 16۔دسمبر کو دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خلاف قومی دن قرار دیا جائے۔

یہ ایوان دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں شہید ہونے والے سکیورٹی اداروں کے جوانوں کو سلام پیش کرتا ہے۔ پوری قوم کو ملک سے انتہاپسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کا عہد کرنا ہوگا۔ ہمارے ملک و قوم کا مستقبل امن سے جڑا ہوا ہے جس کو یقینی بنانے کے لئے انتہاپسندی، عدم برداشت، دہشت گردی کا خاتمہ ناگزیر ہے۔

یہ ایوان پوری قوم سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پُرامن پاکستان کے لئے یکجا ہو جائے۔"

یہ قرارداد سیمابیہ طاہر، وزیر قانون اور محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے jointly دی گئی ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس قرارداد میں "خراج تحسین" کے الفاظ کی جگہ "خراج عقیدت" کے الفاظ کر دیئے جائیں تو یہ بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان کا valid point ہے لہذا "خراج تحسین" کے الفاظ کی جگہ "خراج عقیدت" کے الفاظ شامل کر دیئے جائیں لہذا اب آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(33)/2018/1889. Dated: 19th December, 2018 The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **14th December, 2018 (Friday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 28/12/2018

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION On-
-Health 485
ABIDA BIBI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual report of the Punjab Commission on Social Status of Women for the year 2016 737
ABBAS ALI SHAH, SYED
DISCUSSION On-
-Health 480
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Abundance of unregistered schools in Gujranwala 523, 625
-Causing harm to a citizen by a Government officer by misusing of powers 678
-Increase in air pollution and smog due to negligence of traffic police in Gujrat 446
-Increase in timber theft from forests of Phaghowal, Sargodha 624
-Problems faced by people due to Attock Oil Refinery in Rawalpindi 522
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-10th December, 2018 365
-11th December, 2018 499
-12th December, 2018 553
-13th December, 2018 631
-14th December, 2018 683
AKHTAR ALI, CHAUDRY

questions REGARDING-
-Deduction of group insurance of government employees and interest thereupon *(Question No. 542*)* 513
-Details about Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 254)* 437
-Group insurance scheme of government servants *(Question No. 541*)* 509
-Vacant posts of doctors in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 233)* 436
ALLA-UD-DIN, SHEIKH

point of order REGARDING-
-Demand for constitution of a House Committee on operation against encroachments in Lahore 543
AMJAD MEHMOOD CHAUDHRY, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Problems faced by people due to Attock Oil Refinery in Rawalpindi 522

PAGE NO.

ANNUAL REPORT OF THE PUNJAB COMMISSION ON THE STATUS OF WOMEN FOR THE YEAR 2016-
-Discussion 678
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. *(Minister for Labour & Human Resource)*

Answers to the questions REGARDING- 710
-Details about ban on child labour *(Question No. 220)* 692
-Duty of drivers in Social Security Hospitals *(Question No. 638*)*
-Number and budget of schools running under administrative control of Labour Department in Gujranwala *(Question No. 41)* 703
-Number of factories/industrial units and vacant posts of Labour Inspectors in Lahore *(Question No. 198)* 709
-Number of offices and employees of Labour Department in Chiniot *(Question No. 195)* 707
-Number of students in schools running under administrative control of Labour Department in Gujranwala *(Question No. 108)* 705
ASHRAF ALI, CHOUDHARY
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Abundance of unregistered schools in Gujranwala 523
-Increase in air pollution and smog due to negligence of traffic police in Gujrat 446

Call attention Notice REGARDING- 441
-Dacoity in Murad pur district Sialkot

questions REGARDING- 506
577
-Computerization of Record of Revenue Department in district Gujranwala *(Question No. 90*)* 602
-Construction of faimily rooms in prisons of Lahore *(Question No. 229*)*
-Details about prisons and prisoners in Lahore region *(Question No. 33)* 434
-Establishment and area of THQ Hospital Kamonkey *(Question No. 227)* 369
-Establishment of Children Hospitals at division level and shortage of beds in Children Hospital Lahore *(Question No. 88*)* 656
-Establishment of Export Processing Zone in Gujranwala and allotment of plots therein *(Question No. 228)* 688
-Matter of adulteration in milk *(Question No. 286*)* 561
-Names of jails in Lahore region and details about diet provided to prisoners therein *(Question No. 75*)* 702
-Number and budget of schools running under administrative control of Labour Department in Gujranwala *(Question No. 41)* 651
-Number of Vocational Training Institutes and Technical Colleges in Gujranwala and posts therein *(Question No. 37)* 705
-Number of students in schools running under administrative control 711

PAGE NO.

of Labour Department in Gujranwala *(Question No. 108)*
-Population Welfare and family planing centres in Gujranwala *(Question No. 300)* 599
-Recovery of mobile phones, SIM cards and narcotics from prisoners in jails of Lahore *(Question No. 32)* 407
-Vacant posts in pad Surgery Department Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 620*)*

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

questions REGARDING- 423
-Burn units in hospitals of Lahore *(Question No. 139)*
-Details about MRI and CT Scan Machines in Jinnah and General Hospitals Lahore *(Question No. 142)* 426
-Dilapidated wards and building of Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 140)* 425
-Number of hepatitis patients admitted in Mayo Hospital Lahore during 2017 *(Question No. 138)* 422
-Number of hospitals in Sheikhupura and vacant posts therein *(Question No. 272*)* 388
-Number of wards and beds in Children Hospital Lahore *(Question No. 141*)* 425

B

BILAL FAROOQ TARAR, MR.

point of order REGARDING-
-Getting the Leader of Opposition Mian Muhammad Hamza Shahbaz Sharif down from aero plane 611

BILLS *(Introduced in the House)*-
-The Punjab Board of Techinal Education (Amendment) Bill 2018 628
-The Punjab Domestic Workers Bill 2018 627
-The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018 626
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 626
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 627
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018 627

C

Call attention Notices REGARDING- 441
-Dacoity in Murad pur district Sialkot 443
-Firing in main bazar of Kot Naina, Narowal 439
-Murder of a citizen in Bambanwala tehsil Daska district Sialkot 535
-Triple murder in jurisdiction of Police Station Bombanwala, Sialkot

CHIEF MINISTER OF PUNJAB

PAGE NO.

-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.

COMMITTEE-
-Constituting a committee regarding amendment in Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 687

COOPERATIVES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 656
-Illegal possessors over land of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 219)* 655
-Number of posts of Inspectors of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 208)* 648
-Steps taken for welfare of farmers by Cooperative Department *(Question No. 56*)*

D

DISCUSSION On-
-Annual report of the Punjab Commission on Social Status of Women for the year 2016 680, 726
-Health 447-497

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Issues of the cost of ongoing schemes of 2007-08 which escalated manifold due to unnecessary and criminal delays by the previous government 687

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demises of mother of Muhammad Jahanzaib Khan Khichi Minister for Transport and grand father of Choudhry Muhammad Adnan, MPA 369
-On sad demises of two brothers of Sami Ullah Khan, MPA 715

FOOD DEPARTMENT-

question REGARDING- 688
-Matter of adulteration in milk *(Question No. 286*)*

G

GHAZANFAR ABBAS, MR.

question REGARDING- 519
-Staff and vehicles of Rescue 1122 in district Bhakkar *(Question No. 102)*

GHAZANFAR ABBAS SHAH, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Health 484
GULRAIZ AFZAL GONDAL, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Increase in timber theft from forests of Phaghowal, Sargodha 624

H

HAMEEDA MIAN, MS.

questions REGARDING-
-Establishment of Punjab Small Industires Corporation Board in Mandi Bahauddin *(Question No. 629*)* 642
-Issuance of notification of the Punjab University of Technology Rasool Act 2018 and budget thereof *(Question No. 257*)* 638

HASSAN MURTAZA, SYED

questions REGARDING- 416
-Details about BHUs in PP-95, Chiniot *(Question No. 57)*
-Number of offices and employees of Labour Department in Chiniot *(Question No. 195)* 707
HEALTH-
-General discussion 447-497
HINA PERVAIZ BUTT, MS.
DISCUSSION On-
-Annual report of the Punjab Commission on Social Status of Women for the year 2016 728
467
-HEALTH

point of order REGARDING- 543
-Demand for taking action on murder of two ladies in front of court in Khanewal 430

653
questions REGARDING-
-Provision of funds to trust hospitals *(Question No. 156)* 740
-Total area of Sundar Insdustrial Estate Lahore and size of plots therein *(Question No. 127)*
739

Resolution REGARDING-
-Tribute paid to martyrs of Army Public School incident
SUSPENSION OF RULES-

PAGE NO.

-Motion for suspension of rules for presetation of a resolution

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Cases of rape and murder of younger girls in Lahore *(Question No. 21*)* 558
-Demolishment of mosque situated at Jhangiwala road, Bahawalpur *(Question No. 333*)* 582
-Details about crimes in Bahawalpur division *(Question No. 65)* 605
-Number of Police Stations and Check Posts in Faisalabad *(Question No. 23)* 597
-Posting of Border Military Police in the province *(Question No. 2)* 597
-Registered cases of sexual assault and murder of Children in Police Station Sandha in 2018 *(Question No. 120)* 608
-Steps taken for control over child abuses in surroundings of Rawalpindi *(Question No. 530*)* 595
-Wrongly issuance of driving licence in Sargodha *(Question No. 327*)* 570

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

questions REGARDING-

-Absence of stadium and play ground in Basirpur, Okara *(Question No. 292)* 658
-Duty of drivers in Social Security Hospitals *(Question No. 638*)* 692
-Repair and construction of BHU Faizabad Okara *(Question No. 569*)* 411

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

question REGARDING-

-Establishment of Export Processing Zone in Gujranwala and allotment of plots therein *(Question No. 228)* 656
-Establishment of Punjab Small Industires Corporation Board in Mandi Bahauddin *(Question No. 629*)* 642
-Issuance of notification of the Punjab University of Technology Rasool Act 2018 and budget thereof *(Question No. 257*)* 638
-Number of Vocational Training Institutes and Technical Colleges in Gujranwala and posts therein *(Question No. 37)* 651
-Policy for creation of opportunities of employment in industrial field *(Question No. 17)* 650
-Purchase of paper for Government Printing Press Lahore *(Question No. 44*)* 646
-Total area of Sundar Insdustrial Estate Lahore and size of plots therein *(Question No. 127)* 653

INTIMATION about-

-Arrest of Khawaja Salman Rafiq MPA (PP-157) 557

PAGE NO.

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

questions REGARDING-

-Facility of Dog Bite (Rabies) Vaccine in Hospital of Lahore *(Question No. 84)* 419

-Making the Maternity and General Outdoor functional in Karol Ghati Hospital, Lahore *(Question No. 139*)* 376

-Number of women prisoners in prisons of Punjab and steps taken for welfare thereof *(Question No. 82)* 606

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

DISCUSSION On-

-Health 473

points of order REGARDING-

-Demand for bringing, the resolution about establishment of bench of High Court in Gujranwala, on agenda 536, 541

-Getting the Leader of Opposition Mian Muhammad Hamza Shahbaz Sharif down from aero plane 610

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 709

-Details about ban on child labour *(Question No. 220)* 692

-Duty of drivers in Social Security Hospitals *(Question No. 638*)*

-Number and budget of schools running under administrative control of Labour Department in Gujranwala *(Question No. 41)* 702

-Number of factories/industrial units and vacant posts of Labour Inspectors in Lahore *(Question No. 198)* 709

-Number of offices and employees of Labour Department in Chiniot *(Question No. 195)* 707

-Number of students in schools running under administrative control of Labour Department in Gujranwala *(Question No. 108)* 705

M

MANAN KHAN, MR.

Call attention Notice REGARDING- 443

-Firing in main bazar of Kot Naina, Narowal

MANAZAR HUSSAIN RANJHA

DISCUSSION On-

PAGE NO.

-HEALTH 488

questions REGARDING- 394
-Number of Basic Health Units in PP-74 Sargodha and repair and construction thereof *(Question No. 345*)* 403
-Upgradation of Tehsil Head Quarter Hospital Sargodha *(Question No. 346*)*

Resolution REGARDING- 529
-Demand for withdrawal of decision about withdrawal of subsidy on agricultural tube wells

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-

-HEALTH 454

Resolution REGARDING- 720
-Congratulation paid to Federal Government on getting diplomatic success with reference to human rights

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik

MINISTER FOR COOPERATIVES
-See under Muhammad Aslam, Mehar

MINISTER FOR FOOD
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
(Was also assigned Assembly Business pertaining to S & GAD and Home)
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR POPULATION WELFARE
-See under Muhammad Hashim Dogar, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR PRISONS
-See under Zawar Hussain Warraich, Mr.

MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer Ud Din, Ch.

MINISTER FOR REVENUE & COLONIES
-See under Muhammad Anwar, Malik

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.

PAGE NO.

MINISTER FOR YOUTH AFFAIRS & SPORTS
-See under Muhammad Taimoor Khan, Mr.
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

point of order REGARDING- 668
-Permission for presentation of motion for suspension of rules

MOMINA WAHEED, MS.

questions REGARDING- 408
-Causes of deaths of under one year child's *(Question No. 430*)* 709
-Details about ban on child labour *(Question No. 220)* 595
-Steps taken for control over child abuses in surroundings of Rawalpindi *(Question No. 530*)* 546

zero hour notice REGARDING-
-Demand for withdrawal of increase in fee of Private Medical Colleges

MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.

question REGARDING-
-Regularization of employees of Population Welfare Department *(Question No. 636*)* 700

MUHAMMAD ANWAR, MALIK *(Minister for Revenue & Colonies)*

Answers to the questions REGARDING-
-Charging fee against issuance of Title Deeds from Land Record Centres *(Question No. 122)* 520
-Computerization of Record of Revenue Department in district Gujranwala *(Question No. 90*)* 507
-Number of Land Record Computer Centres and performance thereof *(Question No. 32*)* 503
-Number of Land Record Computer Centres in the Punjab and details about issuance of Title Deeds *(Question No. 72)* 518
-Number of offices of Revenue Department in Faisalabad city and employees therein *(Question No. 59)* 517

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
486
-HEALTH

point of order REGARDING- 536
-Demand for bringing, the resolution about establishment of bench of High Court in Gujranwala, on agenda
QUESTIONS regarding- 432
-Establishment of Sahiwal Medical College and sanctioned

PAGE NO.

posts therein *(Question No. 188)* 587
-Medical facilities in Central Jail and High Security Jail Sahiwal *(Question No. 348*)* 431
-Number of beds in RHC Kameer and matter of upgradation of thereof *(Question No. 174)* 655
-Sanction of construction of Kamair Sports Ground Sahiwal and working stage over there *(Question No. 189)*

MUHAMMAD ASLAM, MEHAR *(Minister for Cooperatives)*

Answers to the questions REGARDING-
-Illegal possessors over land of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 219)* 656
-Number of posts of Inspectors of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 208)* 656
-Steps taken for welfare of farmers by Cooperative Department *(Question No. 56*)* 648

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING-
-Establishment of Export Processing Zone in Gujranwala and allotment of plots therein *(Question No. 228)* 657
-Establishment of Punjab Small Industires Corporation Board in Mandi Bahauddin *(Question No. 629*)* 642
-Issuance of notification of the Punjab University of Technology Rasool Act 2018 and budget thereof *(Question No. 257*)* 638
-Number of Vocational Training Institutes and Technical Colleges in Gujranwala and posts therein *(Question No. 37)* 651
-Policy for creation of opportunities of employment in industrial field *(Question No. 17)* 650
-Purchase of paper for Government Printing Press Lahore *(Question No. 44*)* 647
-Total area of Sundar Insdustrial Estate Lahore and size of plots therein *(Question No. 127)* 653

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

QUESTIONS regarding-
-Illegal possession over land of dispensary in Chak No. 294/G.B Toba Tek Singh *(Question No. 150)* 429
-Play grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 654

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs was also assigned Assembly Business pertaining to S & GAD and Home)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Causing harm to a citizen by a Government officer by misusing of powers 679

Answers to the questions REGARDING- 558

PAGE NO.

-Cases of rape and murder of younger girls in Lahore *(Question No. 21*)* 514
-Deduction of group insurance of government employees and interest thereupon *(Question No. 542*)* 582
-Demolishment of mosque situated at Jhangiwala road, Bahawalpur *(Question No. 333*)* 509
-Group insurance scheme of government servants *(Question No. 541*)* 596
-Steps taken for control over child abuses in surroundings of Rawalpindi *(Question No. 530*)* 571
-Wrongly issuance of driving licence in Sargodha *(Question No. 327*)* 628

BILLS *(Discussed)*-
-The Punjab Board of Techinal Education (Amendment) Bill 2018 627
-The Punjab Domestic Workers Bill 2018 626
-The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018 626
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 627
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 627

-THE PUNJAB TECHNICAL EDUCATION AND VOCATIONAL TRAINING AUTHORITY (AMENDMENT) BILL 2018 441

Call attention Notices REGARDING-
-Dacoity in Murad pur district Sialkot 443
-Firing in main bazar of Kot Naina, Narowal 439
-Murder of a citizen in Bambanwala tehsil Daska district Sialkot 535

-TRIPLE MURDER IN JURISDICTION OF POLICE STATION BOMBANWALA, SIALKOT 687

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding- 540

-ISSUES OF THE COST OF ONGOING SCHEMES OF 2007-08 WHICH ESCALATED MANIFOLD DUE TO UNNECESSARY AND CRIMINAL DELAYS BY THE PREVIOUS GOVERNMENT 612

points of order REGARDING-
-Demand for bringing, the resolution about establishment of bench **OF HIGH COURT IN GUJRANWALA, ON AGENDA** 660, 667, 671
-Getting the Leader of Opposition Mian Muhammad Hamza Shahbaz Sharif down from aero plane 724
-Permission for presentation of motion for suspension of rules 525

PAGE NO.

Resolutions REGARDING-
-Congratulation paid to Federal Government on getting diplomatic success with reference to human rights
-Demand for provision of employment to beggars

MUHAMMAD HASHIM DOGAR, MR. *(Minister for Population Welfare)*

Answers to the questions REGARDING-
-Population Welfare and family planing centres in Gujranwala *(Question No. 300)* 711
-Procdure for promotion of different grades in Population Welfare Department *(Question No. 307)* 713
-Regularization of employees of Population Welfare Department *(Question No. 636*)* 700 701
-Steps taken for control over increasing population *(Question No. 1)*

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

point of order REGARDING- 672
-Permission for presentation of motion for suspension of rules

questions REGARDING- 414 413
-Annual budget of DHQ Hospital Jhang *(Question No. 616*)*
-Facilities of Radiation and MRI in DHQ Hospital Jhang *(Question No. 614*)*

MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.

question REGARDING- 570
-Wrongly issuance of driving licence in Sargodha *(Question No. 327*)*

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.

question REGARDING-
-Reasons of closure of Dialysis Machines in THQ Hospital Sheikhupura *(Question No. 130)* 420

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

Call attention Notice REGARDING- 439
-Murder of a citizen in Bambanwala tehsil Daska district Sialkot

questions REGARDING- 517 597
-Number of offices of Revenue Department in Faisalabad city and employees therein *(Question No. 59)* 713
-Number of Police Stations and Check Posts in Faisalabad *(Question No. 23)*
-Procdure for promotion of different grades in Population Welfare Department *(Question No. 307)* 447

PAGE NO.

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 10th December, 2018
MUHAMMAD TAIMOOR KHAN, MR. *(Minister for Youth Affairs & Sports)*

Answers to the questions REGARDING- 659
-Absence of stadium and play ground in Basirpur, Okara *(Question No. 292)* 636
-Construction and repair of sports stadium in tehsil head quarter Sillanwali, Sargodha *(Question No. 440*)* 654
-Play grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 655
-Sanction of construction of Kamair Sports Ground Sahiwal and working stage over there *(Question No. 189)* 652
-Steps taken by Government for development of traditional sports *(Question No. 74)* 651
-Steps taken for development of sports at Union Council level *(Question No. 24)*
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.
DISCUSSION On- 478
-HEALTH

points of order REGARDING- 609
-Getting the Leader of Opposition Mian Muhammad Hamza Shahbaz Sharif down from aero plane 659, 662
-Permission for presentation of motion for suspension of rules 431

question REGARDING- 719
-Number of BHUs and RHCs in Khushab *(Question No. 170)*

Resolution REGARDING-
-Congratulation paid to Federal Government on getting diplomatic success with reference to human rights
MUMTAZ ALI, MR.
DISCUSSION On-
-Health 472
MUNAWAR HUSSAIN, RANA

question REGARDING-
-Construction and repair of sports stadium in tehsil head quarter Sillanwali, Sargodha *(Question No. 440*)* 636
MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Abundance of unregistered schools in Gujranwala 625
MUSSARAT JAMSHED, MS.

PAGE NO.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Causing harm to a citizen by a Government officer by misusing of powers 678

question REGARDING- 518
-Gifts received by Ex-Chief Minister *(Question No. 87)*

Resolution REGARDING- 548
-Demand for declaring the year 2019 as the year of awareness of human rights in Pakistan 548
SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presetation of a resolution

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-10th December, 2018 368
-11th December, 2018 502
-12th December, 2018 556
-13th December, 2018 634
-14th December, 2018 686
NASEER AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-HEALTH 481

questions REGARDING- 521
-Allotment policy of government residences to government servants *(Question No. 241)* 558
-Cases of rape and murder of younger girls in Lahore *(Question No. 21*)* 519
-Charging fee against issuance of Title Deeds from Land Record Centres *(Question No. 122)* 428
-Details about beds and patients in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 145)* 434
-Facility of community based health care in Lahore *(Question No. 210)* 656
-Illegal possessors over land of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 219)* 709
-Number of factories/industrial units and vacant posts of Labour Inspectors in Lahore *(Question No. 198)* 503
-Number of Land Record Computer Centres and performance thereof *(Question No. 32*)* 518
-Number of Land Record Computer Centres in the Punjab and details about issuance of Title Deeds *(Question No. 72)* 433
-Number of Mental Hospitals *(Question No. 209)* 655
-Number of posts of Inspectors of Cooperative Department in

PAGE NO.

Lahore *(Question No. 208)* 650
-Policy for creation of opportunities of employment in industrial field 597
(Question No. 17) 599
-Posting of Border Military Police in the province *(Question No. 2)*
-Proposals for establishment of new prisons *(Question No. 29)* 646
-Purchase of paper for Government Printing Press Lahore
(Question No. 44)* 608
-Registered cases of sexual assault and murder of Children in
Police Station Sandha in 2018 *(Question No. 120)* 652
-Steps taken by Government for development of traditional sports
(Question No. 74) 701
-Steps taken for control over increasing population
(Question No. 1) 650
-Steps taken for development of sports at Union Council level
(Question No. 24) 648
-Steps taken for welfare of farmers by Cooperative Department
(Question No. 56)*

NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*

Resolution REGARDING-

-Demand for withdrawal of decision about withdrawal of subsidy on agricultural tube wells 529

NEELUM HAYAT MALIK, MS.

Resolution REGARDING-

-Demand for improvement in system of cameras insatlled by Punjab Safe City Authority 527

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 5th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 3rd December, 2018 743

PAGE NO.

P

points of order REGARDING-

-Demand for bringing, the resolution about establishment of bench of High Court in Gujranwala, on agenda 445, 536
-Demand for constitution of a House Committee on operation against encroachments in Lahore 543
-Demand for taking action on murder of two ladies in front of court in Khanewal 543
-Getting the Leader of Opposition Mian Muhammad Hamza Shahbaz Sharif down from aero plane 609
-Permission for presentation of motion for suspension of rules 659

Population Welfare Department-

questions REGARDING-

-Population Welfare and family planing centres in Gujranwala *(Question No. 300)* 711
-Procdure for promotion of different grades in Population Welfare Department *(Question No. 307)* 713
-Regularization of employees of Population Welfare Department *(Question No. 636*)* 700
-Steps taken for control over increasing population *(Question No. 1)* 701

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Annual budget of DHQ Hospital Jhang *(Question No. 616*)* 414
-Causes of deaths of under one year child's *(Question No. 430*)* 408
-Details about BHUs in PP-95, Chiniot *(Question No. 57)* 416
-Details about Mobile Health Units *(Question No. 218*)* 381
-Establishment and area of THQ Hospital Kamonkey *(Question No. 227)* 434
-Facilities of Radiation and MRI in DHQ Hospital Jhang *(Question No. 614*)* 413
-Facility of community based health care in Lahore *(Question No. 210)* 434
-Illegal possession over land of dispensary in Chak No. 294/G.B Toba Tek Singh *(Question No. 150)* 429
-Making the Maternity and General Outdoor functional in Karol Ghati Hospital, Lahore *(Question No. 139*)* 376
-Number of Basic Health Units in PP-74 Sargodha and repair and construction thereof *(Question No. 345*)* 394
-Number of beds in RHC Kameer and matter of upgradation of thereof *(Question No. 174)* 431
-Number of BHUs and RHCs in Khushab *(Question No. 170)* 431

388

PAGE NO.

-Number of hospitals in Sheikhupura and vacant posts therein *(Question No. 272*)* 412
-Number of Rural Dispensaries and Government Rural Dispensaries in district Khanewal *(Question No. 585*)* 438
-Number of THQs, RHCs, BHUs in district Layyah and vacant posts therein *(Question No. 270)* 411
403
-Repair and construction of BHU Faizabad Okara *(Question No. 569*)*
-Upgradation of Tehsil Head Quarter Hospital Sargodha *(Question No. 346*)* 418
-Vacant posts of paramedical staff in RHCs, BHUs and THQs in Bahawalpur *(Question No. 66)*

PRISONS DEPARTMENT-

questions REGARDING- 577
-Construction of faimily rooms in prisons of Lahore *(Question No. 229*)* 602
-Details about prisons and prisoners in Lahore region *(Question No. 33)*
-Medical facilities in Central Jail and High Security Jail Sahiwal *(Question No. 348*)* 587

-Names of jails in Lahore region and details about diet provided to prisoners therein *(Question No. 75*)* 561
-Number of women prisoners in prisons of Punjab and steps taken for welfare thereof *(Question No. 82)* 606
599
-Proposals for establishment of new prisons *(Question No. 29)*
-Recovery of mobile phones, SIM cards and narcotics from prisoners in jails of Lahore *(Question No. 32)* 599

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 5TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY of the Punjab commenced on 3rd December, 2018 743

Q

QAISAR IQBAL, MR.

point of order REGARDING-
-Demand for bringing, the resolution about establishment of bench **OF HIGH COURT IN GUJRANWALA, ON AGENDA** 445, 539,541

PAGE NO.

questions REGARDING-

COOPERATIVES DEPARTMENT-

-Illegal possessors over land of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 219)* 656

-Number of posts of Inspectors of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 208)* 655

-Steps taken for welfare of farmers by Cooperative Department *(Question No. 56*)* 648

FOOD DEPARTMENT-

-Matter of adulteration in milk *(Question No. 286*)* 688

HOME DEPARTMENT-

-Cases of rape and murder of younger girls in Lahore *(Question No. 21*)* 558

-Demolishment of mosque situated at Jhangiwala road, Bahawalpur *(Question No. 333*)* 582

-Details about crimes in Bahawalpur division *(Question No. 65)* 605

-Number of Police Stations and Check Posts in Faisalabad *(Question No. 23)* 597

-Posting of Border Military Police in the province *(Question No. 2)* 597

-Registered cases of sexual assault and murder of Children in Police Station Sandha in 2018 *(Question No. 120)* 608

-Steps taken for control over child abuses in surroundings of Rawalpindi *(Question No. 530*)* 595

-Wrongly issuance of driving licence in Sargodha *(Question No. 327*)* 570

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

-Establishment of Export Processing Zone in Gujranwala and allotment of plots therein *(Question No. 228)* 656

-Establishment of Punjab Small Industires Corporation Board in Mandi Bahauddin *(Question No. 629*)* 642

-Issuance of notification of the Punjab University of Technology Rasool Act 2018 and budget thereof *(Question No. 257*)* 638

-Number of Vocational Training Institutes and Technical Colleges in Gujranwala and posts therein *(Question No. 37)* 651

-Policy for creation of opportunities of employment in industrial field *(Question No. 17)* 650

-Purchase of paper for Government Printing Press Lahore *(Question No. 44*)* 646

-Total area of Sundar Insdustrial Estate Lahore and size of plots therein *(Question No. 127)* 653

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

-Details about ban on child labour *(Question No. 220)* 709

-Duty of drivers in Social Security Hospitals *(Question No. 638*)* 692

-Number and budget of schools running under administrative control of Labour Department in Gujranwala *(Question No. 41)* 702

-Number of factories/industrial units and vacant posts of Labour Inspectors in Lahore *(Question No. 198)* 709

707

PAGE NO.

-Number of offices and employees of Labour Department in Chiniot
(Question No. 195) 705
-Number of students in schools running under administrative control
of Labour Department in Gujranwala *(Question No. 108)*
711

Population Welfare Department-
-Population Welfare and family planing centres in Gujranwala 713
(Question No. 300)
-Procdure for promotion of different grades in Population Welfare 700
Department *(Question No. 307)*
-Regularization of employees of Population Welfare Department 701
(Question No. 636)*
-Steps taken for control over increasing population 414
(Question No. 1) 408

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT- 416
-Annual budget of DHQ Hospital Jhang *(Question No. 616*)* 381
-Causes of deaths of under one year child's *(Question No. 430*)*
-Details about BHUs in PP-95, Chiniot *(Question No. 57)* 434
-Details about Mobile Health Units *(Question No. 218*)*
-Establishment and area of THQ Hospital Kamonkey 413
(Question No. 227) 434
-Facilities of Radiation and MRI in DHQ Hospital Jhang
(Question No. 614)* 429
-Facility of community based health care in Lahore *(Question No. 210)*
-Illegal possession over land of dispensary in Chak No. 294/G.B 376
Toba Tek Singh *(Question No. 150)*
-Making the Maternity and General Outdoor functional in 394
Karol Ghati Hospital, Lahore *(Question No. 139*)*
-Number of Basic Health Units in PP-74 Sargodha and repair and 431
construction thereof *(Question No. 345*)* 431
-Number of beds in RHC Kameer and matter of upgradation of
thereof *(Question No. 174)* 388
-Number of BHUs and RHCs in Khushab *(Question No. 170)*
-Number of hospitals in Sheikhupura and vacant posts therein 412
(Question No. 272)*
-Number of Rural Dispensaries and Government Rural Dispensaries 438
in district Khanewal *(Question No. 585*)* 411
-Number of THQs, RHCs, BHUs in district Layyah and vacant posts 403
therein *(Question No. 270)*
-Repair and construction of BHU Faizabad Okara *(Question No. 569*)* 418
-Upgradation of Tehsil Head Quarter Hospital Sargodha *(Question No. 346*)*
-Vacant posts of paramedical staff in RHCs, BHUs and THQs 577
in Bahawalpur *(Question No. 66)* 602

PRISONS DEPARTMENT-
-Construction of faimily rooms in prisons of Lahore *(Question No. 229*)* 587

PAGE NO.

-Details about prisons and prisoners in Lahore region *(Question No. 33)* 561
-Medical facilities in Central Jail and High Security Jail Sahiwal *(Question No. 348*)* 606
-Names of jails in Lahore region and details about diet provided to prisoners therein *(Question No. 75*)* 599
-Number of women prisoners in prisons of Punjab and steps taken for welfare thereof *(Question No. 82)* 599
-Proposals for establishment of new prisons *(Question No. 29)*
-Recovery of mobile phones, SIM cards and narcotics from prisoners in jails of Lahore *(Question No. 32)* 519

REVENUE & COLONIES DEPARTMENT- 506
-Charging fee against issuance of Title Deeds from Land Record Centres *(Question No. 122)* 503
-Computerization of Record of Revenue Department in district Gujranwala *(Question No. 90*)* 518
-Number of Land Record Computer Centres and performance thereof *(Question No. 32*)* 517
-Number of Land Record Computer Centres in the Punjab and details about issuance of Title Deeds *(Question No. 72)*
-Number of offices of Revenue Department in Faisalabad city and employees therein *(Question No. 59)* 521

S & GAD DEPARTMENT- 513
-Allotment policy of government residences to government servants *(Question No. 241)* 518 509
-Deduction of group insurance of government employees and interest thereupon *(Question No. 542*)* 519
-Gifts received by Ex-Chief Minister *(Question No. 87)* 423
-Group insurance scheme of government servants *(Question No. 541*)*
-Staff and vehicles of Rescue 1122 in district Bhakkar *(Question No. 102)* 419

SPECIALIZED HEALTHCARE DEPARTMENT-
-Burn units in hospitals of Lahore *(Question No. 139)* 428
-Construction of surgical tower at the place of DHQ Hospital building Gujranwala *(Question No. 68)* 426
-Details about beds and patients in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 145)* 437
-Details about MRI and CT Scan Machines in Jinnah and General Hospitals Lahore *(Question No. 142)* 425
-Details about Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 254)* 385
-Dilapidated wards and building of Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 140)* 369
-Establishment of burn unit in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 149*)* 402
-Establishment of Children Hospitals at division level and shortage of beds in Children Hospital Lahore *(Question No. 88*)* 432
-Establishment of hospitals for drug addicted persons in

PAGE NO.

Bahawalpur *(Question No. 332*)* 419
-Establishment of Sahiwal Medical College and sanctioned posts therein *(Question No. 188)* 379
-Facility of Dog Bite (Rabies) Vaccine in Hospital of Lahore *(Question No. 84)* 422
-Making Wazirabad Institute of Cardiology functional *(Question No. 148*)* 433
-Number of hepatitis patients admitted in Mayo Hospital Lahore during 2017 *(Question No. 138)* 425
-Number of Mental Hospitals *(Question No. 209)* 391
-Number of wards and beds in Children Hospital Lahore *(Question No. 141*)* 430
-Posting of Paramedical staff in Bahawalpur Cardiac Centre *(Question No. 162*)* 420
-Provision of funds to trust hospitals *(Question No. 156)* 417
-Reasons of closure of Dialysis Machines in THQ Hospital Sheikhupura *(Question No. 130)* 407
-Vacant posts and recruitment in Civil Hospital and B.V Hospital Bahawalpur *(Question No. 64)* 436
-Vacant posts in pad Surgery Department Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 620*)* 658
-Vacant posts of doctors in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 233)* 636

YOUTH AFFAIRS & SPORTS DEPARTMENT- 654
-Absence of stadium and play ground in Basirpur, Okara *(Question No. 292)*
-Construction and repair of sports stadium in tehsil head quarter Sillanwali, Sargodha *(Question No. 440*)* 655
-Play grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 652
-Sanction of construction of Kamair Sports Ground Sahiwal and working stage over there *(Question No. 189)* 650
-Steps taken by Government for development of traditional sports *(Question No. 74)*

-STEPS TAKEN FOR DEVELOPMENT OF SPORTS AT UNION COUNCIL LEVEL *(QUESTION NO. 24)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-10th December, 2018 447
-13th December, 2018 677

R

RAHEELA NAEEM, MRS.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on

PAGE NO.

13th December, 2018 677

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

-10th December, 2018 367
-11th December, 2018 501
-12th December, 2018 555
-13th December, 2018 633
-14th December, 2018 685

REPORT-

-General discussion on annual report of the Punjab Commission on Social Status of Women for the year 2016 726

Resolutions REGARDING-

-Condemnation of attack upon Chinese Consulate in Karachi and tribute paid to security forces of making the attack failed 531
-Congratulation paid to Federal Government on getting diplomatic success with reference to human rights 716
-Demand for closing issuance of Domicile Certificates and declaring the National Identity Card the Domicile 526
-Demand for declaring the year 2019 as the year of awareness of human rights in Pakistan 548
-Demand for improvement in system of cameras insatlled by Punjab Safe City Authority 525
-Demand for provision of employment to beggars 529
-Demand for withdrawal of decision about withdrawal of subsidy on agricultural tube wells 740
-Tribute paid to martyrs of Army Public School incident

REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Charging fee against issuance of Title Deeds from Land Record Centres *(Question No. 122)* 519
-Computerization of Record of Revenue Department in district Gujranwala *(Question No. 90*)* 506
-Number of Land Record Computer Centres and performance thereof *(Question No. 32*)* 503

-Number of Land Record Computer Centres in the Punjab and details about issuance of Title Deeds *(Question No. 72)* 518
-Number of offices of Revenue Department in Faisalabad city and employees therein *(Question No. 59)* 517

PAGE NO.

S

S & GAD DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Allotment policy of government residences to government servants *(Question No. 241)* 521
-Deduction of group insurance of government employees and interest thereupon *(Question No. 542*)* 513
-Gifts received by Ex-Chief Minister *(Question No. 87)* 518
-Group insurance scheme of government servants *(Question No. 541*)* 509
-Staff and vehicles of Rescue 1122 in district Bhakkar *(Question No. 102)* 519

SAJID AHMED KHAN, MR.

Resolution REGARDING-

-Condemnation of attack upon Chinese Consulate in Karachi and tribute paid to security forces of making the attack failed 531

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA

-Intimation about arrest 557

SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*

Answer to the question REGARDING-

-Matter of adulteration in milk *(Question No. 286*)* 689

SEEMABIA TAHIR, MS.

DISCUSSION On-

-HEALTH 459

SHAFI MUHAMMAD, MIAN

DISCUSSION On-

-HEALTH 450

question REGARDING-

-Details about Mobile Health Units *(Question No. 218*)* 381

SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR.

question REGARDING-

-Number of THQs, RHCs, BHUs in district Layyah and vacant posts therein *(Question No. 270)* 438

SHAHEEN RAZA, MS.

questions REGARDING-

-Construction of surgical tower at the place of DHQ Hospital 419

PAGE NO.

building Gujranwala *(Question No. 68)*
-Establishment of burn unit in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 149*)* 385
-Making Wazirabad Institute of Cardiology functional *(Question No. 148*)* 379

SHAHIDA AHMED, MS.

question REGARDING-

-Number of Rural Dispensaries and Government Rural Dispensaries in district Khanewal *(Question No. 585*)* 412

SHAMSA ALI, MS.

DISCUSSION On-

-Annual report of the Punjab Commission on Social Status of Women for the year 2016 731

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

point of order REGARDING-

-Demand for taking action on murder of two ladies in front of court in Khanewal 544

SPECIALIZED HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Burn units in hospitals of Lahore *(Question No. 139)* 423
-Construction of surgical tower at the place of DHQ Hospital building Gujranwala *(Question No. 68)* 419
-Details about beds and patients in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 145)* 428
-Details about MRI and CT Scan Machines in Jinnah and General Hospitals Lahore *(Question No. 142)* 426
-Details about Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 254)* 437
-Dilapidated wards and building of Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 140)* 425
-Establishment of burn unit in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 149*)* 385
-Establishment of Children Hospitals at division level and shortage of beds in Children Hospital Lahore *(Question No. 88*)* 369
-Establishment of hospitals for drug addicted persons in Bahawalpur *(Question No. 332*)* 402
-Establishment of Sahiwal Medical College and sanctioned posts therein *(Question No. 188)* 432
-Facility of Dog Bite (Rabies) Vaccine in Hospital of Lahore *(Question No. 84)* 419
-Making Wazirabad Institute of Cardiology functional *(Question No. 148*)* 379

PAGE

NO.

-Number of hepatitis patients admitted in Mayo Hospital Lahore during 2017 *(Question No. 138)* 422
-Number of Mental Hospitals *(Question No. 209)* 433
-Number of wards and beds in Children Hospital Lahore *(Question No. 141*)* 425
-Posting of Paramedical staff in Bahawalpur Cardiac Centre *(Question No. 162*)* 391
-Provision of funds to trust hospitals *(Question No. 156)* 430

-Reasons of closure of Dialysis Machines in THQ Hospital Sheikhupura *(Question No. 130)* 420
-Vacant posts and recruitment in Civil Hospital and B.V Hospital Bahawalpur *(Question No. 64)* 417
-Vacant posts in pad Surgery Department Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 620*)* 407
-Vacant posts of doctors in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 233)* 436

SUSPENSION OF RULES-

-Motion for suspension of rules for presetation of a resolution

548, 715, 739

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Allotment policy of government residences to government servants *(Question No. 241)* 521
-Details about crimes in Bahawalpur division *(Question No. 65)* 605
-Gifts received by Ex-Chief Minister *(Question No. 87)* 518
-Number of Police Stations and Check Posts in Faisalabad *(Question No. 23)* 598
-Posting of Border Military Police in the province *(Question No. 2)* 597
-Registered cases of sexual assault and murder of Children in Police Station Sandha in 2018 *(Question No. 120)* 608
-Staff and vehicles of Rescue 1122 in district Bhakkar *(Question No. 102)* 519

USMAN MEHMOOD, SYED

DISCUSSION On-

-HEALTH

452

USWAH AFTAB, MS.

Resolution REGARDING-

-Demand for improvement in system of cameras insatlled by

PAGE NO.

Punjab Safe City Authority 528

UZMA KARDAR, MS.
DISCUSSION On-
-Health 476

Resolution REGARDING-
-Congratulation paid to Federal Government on getting diplomatic success with reference to human rights 716
SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presetation of a resolution 715

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING- 414
-Annual budget of DHQ Hospital Jhang *(Question No. 616*)* 422
-Burn units in hospitals of Lahore *(Question No. 139)* 409
-Causes of deaths of under one year child's *(Question No. 430*)* 419
-Construction of surgical tower at the place of DHQ Hospital building Gujranwala *(Question No. 68)* 429
-Details about beds and patients in Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 145)* 416
-Details about BHUs in PP-95, Chiniot *(Question No. 57)* 382
-Details about Mobile Health Units *(Question No. 218*)* 427
-Details about MRI and CT Scan Machines in Jinnah and General Hospitals Lahore *(Question No. 142)* 437
-Details about Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 254)* 425
-Dilapidated wards and building of Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 140)* 435
-Establishment and area of THQ Hospital Kamonkey *(Question No. 227)* 386
-Establishment of burn unit in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 149*)* 370
-Establishment of Children Hospitals at division level and shortage of beds in Children Hospital Lahore *(Question No. 88*)* 402
-Establishment of hospitals for drug addicted persons in Bahawalpur *(Question No. 332*)* 433
-Establishment of Sahiwal Medical College and sanctioned posts therein *(Question No. 188)* 414

PAGE NO.

-Facilities of Radiation and MRI in DHQ Hospital Jhang *(Question No. 614*)* 434
-Facility of community based health care in Lahore *(Question No. 210)* 420
-Facility of Dog Bite (Rabies) Vaccine in Hospital of Lahore *(Question No. 84)* 380
-Making Wazirabad Institute of Cardiology functional *(Question No. 148*)* 429
-Illegal possession over land of dispensary in Chak No. 294/G.B Toba Tek Singh *(Question No. 150)* 376
-Making the Maternity and General Outdoor functional in Karol Ghati Hospital, Lahore *(Question No. 139*)* 395
-Number of Basic Health Units in PP-74 Sargodha and repair and construction thereof *(Question No. 345*)* 432
-Number of beds in RHC Kameer and matter of upgradation of thereof *(Question No. 174)* 431
-Number of BHUs and RHCs in Khushab *(Question No. 170)* 422
-Number of hepatitis patients admitted in Mayo Hospital Lahore during 2017 *(Question No. 138)* 388
-Number of hospitals in Sheikhupura and vacant posts therein *(Question No. 272*)* 433
-Number of Mental Hospitals *(Question No. 209)* 413
-Number of Rural Dispensaries and Government Rural Dispensaries in district Khanewal *(Question No. 585*)* 438
-Number of THQs, RHCs, BHUs in district Layyah and vacant posts therein *(Question No. 270)* 426
-Number of wards and beds in Children Hospital Lahore *(Question No. 141*)* 392
-Posting of Paramedical staff in Bahawalpur Cardiac Centre *(Question No. 162*)* 430
-Provision of funds to trust hospitals *(Question No. 156)* 421
-Reasons of closure of Dialysis Machines in THQ Hospital Sheikhupura *(Question No. 130)* 411
-Repair and construction of BHU Faizabad Okara *(Question No. 569*)* 404
-Upgradation of Tehsil Head Quarter Hospital Sargodha *(Question No. 346*)* 417
-Vacant posts and recruitment in Civil Hospital and B.V Hospital Bahawalpur *(Question No. 64)* 407
-Vacant posts in pad Surgery Department Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 620*)* 437
-Vacant posts of doctors in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 233)* 418
-Vacant posts of paramedical staff in RHCs, BHUs and THQs in Bahawalpur *(Question No. 66)* 448, 482
DISCUSSION On- 547

PAGE NO.

-HEALTH

zero hour notice REGARDING-

-Demand for withdrawal of increase in fee of Private Medical Colleges 465

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED

DISCUSSION On-

-HEALTH

YAWAR KAMAL KHAN, RAJA

Resolution REGARDING-

-Demand for closing issuance of Domicile Certificates and declaring the National Identity Card the Domicile 526

YOUTH AFFAIRS & SPORTS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Absence of stadium and play ground in Basirpur, Okara *(Question No. 292)* 658

-Construction and repair of sports stadium in tehsil head quarter Sillanwali, Sargodha *(Question No. 440*)* 636

-Play grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 654

-Sanction of construction of Kamair Sports Ground Sahiwal and working stage over there *(Question No. 189)* 655

-Steps taken by Government for development of traditional sports *(Question No. 74)* 652

-Steps taken for development of sports at Union Council level *(Question No. 24)* 650

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

questions REGARDING-

-Demolishment of mosque situated at Jhangiwala road, Bahawalpur *(Question No. 333*)* 582

-Details about crimes in Bahawalpur division *(Question No. 65)* 605

-Establishment of hospitals for drug addicted persons in Bahawalpur *(Question No. 332*)* 402

-Posting of Paramedical staff in Bahawalpur Cardiac Centre *(Question No. 162*)* 391

-Vacant posts and recruitment in Civil Hospital and B.V Hospital Bahawalpur *(Question No. 64)* 417

-Vacant posts of paramedical staff in RHCs, BHUs and THQs in Bahawalpur *(Question No. 66)* 418

PAGE NO.

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*

point of order REGARDING- 665, 669

-Permission for presentation of motion for suspension of rules

Resolution REGARDING- 722, 720

-Congratulation paid to Federal Government on getting diplomatic success with reference to human rights

ZAINAB UMAIR, MS.

DISCUSSION On-

-HEALTH 470

ZAKIA KHAN, MS.

DISCUSSION On-

-Annual report of the Punjab Commission on Social Status of Women for the year 2016 736

-HEALTH 462

ZAWAR HUSSAIN WARRAICH, MR. *(Minister for Prisons)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of faimily rooms in prisons of Lahore *(Question No. 229*)* 577

-Details about prisons and prisoners in Lahore region *(Question No. 33)* 602

-Medical facilities in Central Jail and High Security Jail Sahiwal *(Question No. 348*)* 587

-Names of jails in Lahore region and details about diet provided to prisoners therein *(Question No. 75*)* 562

-Number of women prisoners in prisons of Punjab and steps taken for welfare thereof *(Question No. 82)* 606

-Proposals for establishment of new prisons *(Question No. 29)* 599

-Recovery of mobile phones, SIM cards and narcotics from prisoners in jails of Lahore *(Question No. 32)* 600

zero hour notice REGARDING- 546

-Demand for withdrawal of increase in fee of Private Medical Colleges